فہرست مضامین ترجمہ کتاب اول از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس

بعون صانع حکیم و فضل خلاق قدیم سبحانه تعالیٰ
اندنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ حاوی مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد اول
ترجمہ قانون شیخ بو علی سینا
بزبان اردو مترجمہ قدوہ ارباب تحقیق و زبدہ اصحاب تدقیق یکتا زمن شمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسہ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالک و دو اخبار
مطبع منشی نولکشور که بمنزلهٔ مطلع مهر جهانتابی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی حمد جو لائق اوسکی شان کے شئون غیر متناہیہ سے ہو بشر سے محال ہے اور اوس کی ثنا اور توصیف مین بقدر لائق بہ شان ممدوح کے زبان گویائی
لال بلکہ اگر فقط ایک خاص قسم کی نعمت کا حمد جو اوسی خاص حکمت بالغہ اور صنعت بیچون وچرا کی نظر سے محامد اور اوصاف بیان ہون یعنی خلقت انسانی
مین جو جو رموز او حکمت غیر متناہی صانع نجیر سبحانہ وتعالی برہانہ نے بمفاد وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ کے مخلوق کو اوس سے زیادہ تر معتدل طبعی کوئی
حیوان مخلوق نفرمایا اور نہ اوس سے زیادہ شریف مخلوق کوئی اور براہ کمالات غیر بدنی کے ایجاد فرمایا وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ سے اس کا پتا بخوبی لگتا ہے
اور علم تشریح اعضا اور اوسکے بعد علم علاج یعنی طب جسمانی اور بعد اوسکے علم اخلاق جو طب روحانی ہے اکثر وجوہ فضیلت انسانی کو بمثل قطرہ از دریا ہے
بیان کرتے ہین بالجملہ اگر فقط اسی ایک نعمت کا حمد اور شکر کیا جائے تو کیونکر ہو سکتا ہے اسلیے کہ ایک ایک نعمت ان نعمتہائے غیر متناہی سے ایسی ہے کہ
دونو عالم کا حمد اوسکے مقابل مین بہت کم وزن معلوم ہوتا ہے بہرحال حمد اور شکر کے بعد نعت برگزیدہ کونین باعث ایجاد نشاتین مقدم الایجاد خاتم الوجود
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا ہون جو در حقیقت علۃ غائی ہماری ایجاد اور آفرینش اور فی الواقع ذریعہ ہماری شرافت اور کرامت اور حسن تقویم
کی ذات مقدس اوسی جناب کی ہے اور درود نامحدود اونپر اور اون ارواح مقدسہ پر جنہون نے ابواب مدینہ علم نبوی کے ہین من علیہم الی یوم حیہم صلوات نامیہ
زاکیہ بادوام یدوم الدوام ویکون او لایکون کون الاکوان بعد اسکے ہیچمدان بحت العبد الراجی الی رحمۃ رب المشرقین سید غلام حسنین کنتوری بخدمت
ارباب فطنت وذکا وصاحبان ذہن رسا کے گزارش کرتا ہے کہ اس خاکسار کو بعد فراغ علوم ورسمیہ حسیہ وعقلیہ اور بعد تحصیل علوم دینیہ کے جسقدر اس ناچیز
کو فرصت وی تہی جب متوجہ بطرف فن طب کے ہوا اور جو مبادی از قسم علوم اور فنون کے بطور مقدمات اس علم کے ہین از قسم ریاضیات وطبعیات خواہ اونکے
مسائل کلیہ خواہ اعمال جزئیہ اور نیز کسیقدر فن کیمیا جسکا جاننا طبیب کو بنظر ترکیب اور تحلیل اجزا کے بہت ضرور ہے اور بدون مشاقی اعمال کیمیائی از قسم حل
وعقد وتعفین وتقطیر وغیرہ چارہ نہیں ہے کسیقدر حاصل کر چکا تب خیال اسکا ہوا کہ ہمارے اہل اسلام مین باوجودیکہ علم طب کی کتابین ایسی عمدہ اور قواعد
ایسے صحیح اور بے خلل اور بہتر ہین اور مدلل ہین اسکی کیا وجہ ہے کہ اس فن خاص کے ماہر اور عامل بہت کم لوگ ہوتے ہین اور کیا وجہ ہے کہ باوجود کثرت درس وتدریس

کتب طب کی اونے ادنے مسائل سے اعلی اعلی درجہ کے لوگ واماندہ رہجاتے ہین بعد کمال غور اور تامل کے ایسا گمان ہوا کہ جسقدر خلط مبحث اور علوم اور فنون میز
متاخرین اہل اسلام نے کر دیا ہے فن طب مین کہی جسکی بنا اکثر تجربات پر کیا ہے گو زمانہ جالینوس وغیرہ سے قیاس کے ذریعہ سے تقویت اون احکام کی کی گئی ہے مگر بنا
کار بالکل قیاس فاسد الاساس پر نہین ہو سکتا اور اگر کسیقدر ہے تو اتنا نہین ہے کہ بس اوسی کے پیچھے پڑکے اصل غرض سے دور رہین پہر درس تدریس مین یہہ
کیفیت ہے کہ جو کتب بالفعل مروج ہین اکثر کیا بلکہ جمیع کا ماخذ قانون شیخ بوعلی ٹہرا ہے اور اوسیکا حوالہ کتابی اور زبانی دونو طرح سے دیا جاتا ہے اور جو نقصانات
اوس کتاب مین بوجہ غلطی کتاب اور ناقلین کے خواہ جو جو تناقض اور اغلاط اصل مولف سے اوسکی خاص تحقیق مین یا بوجہ اغلاط مترجمین کے جنہون نے یونانی سے عربی
مین ترجمہ کیا تہا اوسکی اصلاح اور درستی مین انبار کتب کے طیار ہین اور اسکی خبر نہین ہے کہ شیخ گو محقق کامل ہے مگر خطا سے کیونکر معصوم ہو سکتا ہے
قرشی کی شرح دیکھیے تو عجب گل کہلا ہوا ہے ایک مسئلہ نہین چہوڑتے جو مخدوش نہو اور گیلانی اور آملی کو دیکھیے تو اونکی توجیہات نسبت مباحثہ لاطائل
کی دفعاً عن الشیخ وحمایۃً عنہ کیا ہو رہے ہین مین ان کاملین کی توہین اور تہجین نہین کرتا ہون بلکہ مین اقرار کرتا ہون کہ یہی ایک فن نہایت دقیق ہے
اور مشاغبۃً اس کا چرچا خوب ہے مگر میرا مطلب یہ ہے کہ اصل غرض طبیب کی ایسی نزاع لفظی اور تحقیقات منطقی خواہ طبعی اور الہی سے شاید پوری نہین
ہو سکتے اور شاید شیخ بہی جس وقت کسی مقام پر ترجیح قول بقراط اور جالینوس مین ایسی تقریر یا اضطراب اس کتاب مین کرتا ہے اوسکی نظر مقصور
نزاع لفظی پر نہین ہوتی چنانچہ ناظرین کتاب قانون پر بخوبی واضح ہوگا ✢ علاوہ برآن اس اختلاف نسخ نے قانون ایسی عمدہ کتاب کو ایسا بیکار کر دیا ہے
کہ باینہمہ وضوح اور سلاست بیانی جو خاص طریقہ بوعلی سے پہیلی اور چیستان سے بہی زیادہ دقیق ہو گئی ہے ✢ اور اب اس زمانہ کے اطبائے محققین اور
ماہرین جو منحصر چند انفاس مین سمجھے جاتے ہین اگرچہ لفظ طبیب اور محقق کامل کلی غیر محصور ہے اونکا قول تو بر ملا یہی ہے کہ شاید قانون کسیکی سمجھہ مین نہین
آسکتا ہے گو شفا اور اشارات جو بہ نسبت قانون کے علوم کلیہ مین تصنیف ہوتی مین سمجھہ مین آجائے ✢ اور اگر کوئی بیچارہ طالب علم مرتے کہپتے اس
درجہ تک پہونچے تو اوسکو درس قانون مین جو جو سختیان جہیلنی پڑتی ہین اوسکا بیان کیا ضرور ہے کہ عیان را چہ بیان ایک خاندان کے
عقیدہ کی بات مین نے یہہ بہی سنی ہے کہ شیخ نے عمداً مقامات قانون کو مغلق کر دیا ہے جسمین ہر کس وناکس کی سمجھہ مین نہ آئی اور وہ رموز
سینہ بسینہ اونہین لوگون کو پہونچتے ہتے ہین جو حامل اسرار شیخ کے ہین جیسے ارباب تصوف اور علم باطن کے غوامض اسرار کا یہی حال ہے وہ لوگ
یہی کہتے ہین کہ جب شراح متقدمین باینہمہ علم وکمال جو اس زمانہ مین قریب بمحال ہے غرض اصلی شیخ کو نہ سمجہی تو اب کون سمجھ سکتا ہے ✢
بہر حال اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب علم طب کا حاصل ہونا قطعاً محال ہے اسلئے کہ مدار کار جس کتاب پر ہے وہ تو بطور رموز اور چیستان کے ایسی ہے
جیسے مصنفات جابر اور جلدکی علم کیمیا مین خواہ مصنفات ابن عربی وغیرہ تصوف مین خواہ مصنفات علما حروف جفر اور جمل اور دقائق مین پھر کس طرح سے
یہہ علم حاصل ہو سکے ✢ راقم خاکسار کو یہ ظن فاسد بطرف شیخ کے جو معلم علوم طبعی اور الہی اہل اسلام مین تہا نہین ہو سکتا اور کبہی ان اوہام باطلہ کو صحیح نہین
تصور کر سکتا ہے خصوصاً جب اوسکی عادت پر بانی دیگر مصنفات مین بخوبی دیکھی جاتی ہے کہ ہر جگہہ تخلیط جدل اور خطابت سے بیزار دل وجان نار اضر
ہوتا ہے اور خاص قانون کے اکثر مباحث مین جو مسئلہ منجر بحث طبعی خواہ منطقی کیطرف ہے اوس سے کیسی دامن کشی اور اعراض کرتا ہے تو پہر ایسے
شخص کو جو در پے توضیح و ایضاح اور تعلیم اور ارشاد کے ہو مین چیستان کو کیونکر تجویز کرون ✢ باین لحاظ میری رائے اسکی مقتضی ہوئی کہ اصل
کتاب قانون کو جو در حقیقت ایک نہایت اعلی درجہ کی کتاب ہے اور میرا رتبہ اوسکی نکات اور غوامض اسرار کے سمجہنے کا نہین ہے اور نہ مجہے
دعوی اور ناز اپنی ہمہ دانی کا اور نہ مجہے ہوس لن ترانی کی ہے فقط اس غرض سے کہ جو مطالب ظاہری اوس کتاب کے ہین اونکو ایسی عبارت سلیس
اردو مین بطور ترجمہ کے لکہون جس پر اکثر اذہان متوسطہ کی رسائی باسانی ہو اور شاید طالب علم جو درجہ اوسط پر اس فن کے پہونچا ہو اوسی یہ ترجمہ کسی

قدر مفہم عبارات قانون کا ہوجاوے اور کسی قدر زحمت ان بیچارونکی کم ہو اور شاید یہ میری سعی اور کوشش منافی اصل غرض مصنف قانون
کی نہو جنے اسکو واسطے افادہ عام کے تصنیف کیا ہے اگرچہ یہ ہیچمدان گمان کرتا ہے کہ اس زمانہ کے ارباب علم کے اذہان مین جو مقدمات
مشہورہ غیر برہانیہ بہ نسبت انشا خواہ اسرار علوم کے ٹھہری ہین اونسے نتائج بہ نسبت میرے نکالین گے اور میرا حال اس ترجمہ کی نسبت
وہی ہوگا جو اوائل اسلام مین بہ نسبت فارابی وغیرہ دیگر مترجمان کتب یونانی کا زبان عربی مین ہوا ہے اور جسطرح یونانی دان عربی کیطرف
ان علوم کے مترجم ہونے سے مدعی اسکی تھے کہ اب علم کی قدر کم ہوجاویگی اور اسکا مرتبہ گھٹ جاویگا وہی حال میرا بھی ہے بہ نسبت اس
ترجمے کے اور ظاہر ہے چونکہ زبان شریف سے کم رتبہ زبان کیطرف مین اس کتاب کا ناقل ہون اسوجہ سے مجھے ملامت زیادہ ہوگی لیکن مین
اپنے خدائے یگانہ کی قدرت یاد دلانیکی غرض سے جس نے اختلاف السنہ اور اختلاف الوان کو اپنی عجائب قدرت مین شمار کیا اور فرمایا کہ
مِنْهَا اخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ اسکا مرتکب ہوا ہون اور مین جانتا ہون کہ شاید مجھسے پہلے حکیم ارزانی وغیرہ فارسی مین اکثر کتابین اس علم کی ترجمہ
کر گئے ہین گو اونکے معاصرین چین بجبین ہوئے اور اونکے ترجمہ کو نظر حقارت سے دیکھا گیا لیکن آج ہندوستان مین لاکھون نہین تو ہزارون طبیب
بذریعہ انہین تراجم کے ہوئے ہین اور لاکھون مریض اونکی کتابونکے پڑھنے والونکے علاج سے شفا پاتے ہین کہ شاید اتنی برکت اور اتنا فیض عربی زبان کی
کتاب پڑھنے والے طبیبونکو میسر نہین ہے علاوہ بران ہمیشہ سے یہی عادت مستمر ہے کہ جب کوئی عمدہ شئی کسی ولایت مین ایجاد ہوئی اور وہان کی زبان
کی کتب مین مروج ہوئی دوسرے ولایت کے اہل علم پہلے اوس زبان کو بغرض تحصیل اوسی شئی کے سیکھکر اپنی ولایت کے متعلمین کیواسطے اپنی زبان خاص
مین اوسکا ترجمہ کرتے چلے آتے ہین کیا طالب علم ہندی کے اوستادی اور فیثاغورس کی شاگردی مین سیکھا ہے اور کیا یہ فعل بالکل خلاف اوضاع سلف
بہ نسبت انتقال علوم کے ایک زبان سے دوسری زبانکی طرف پہلے ہی عمل ہوا ہے۔ اور کیا پچھلے مترجمین کو نتیجہ اپنی جانکاہی اور دماغ سوزی کا نہین ملا جو مین
اوس سے محروم رہونگا اور کیا میرے معاصرین بوجہ ہمعصر ہونیکے آج مجھپر تخطیہ کرینگے آیندہ آنیوالے زمانہ مین ایسے منصف پیدا ہونگے جو میری [illegible]
ہان ایک بات کا لحاظ ضرور ہے کہ اگر بہ طبق لازمہ بشری مجھسے نقل اور ترجمہ مین کسیطرح کی خطا واقع ہوئی ہو خواہ مین اصل مطلب مرموز کا جو بقول
بعضے ماہران چیستان پہیلی ہے خوب نسمجھا ہون اوس مقام پر اگر کوئی میری خردہ گیری کرے وہ امر واقعی ہے مگر اس عیب کی تخصیص کچھ مجھپر نہین
ہے اگر مین خواہ کوئی اور معاصر خواہ کوئی اور متقدم جسنے مطلب غلط سمجھا ہو اگر زبان عربی مین اوسے بیان کرے گا تو کیا یہ زبان محض بوجہ عربیت
کے اس خطا کو دور کر دیگی مجھے تو یہی گمان ہے کہ مطلب غلط کسی عبارت مین بیان کیا جائیگا ضرور غلط ہوگا اور زبان عربی مین اگر گنجایش غلطی کی
کچھ کم ہے تو شاید منشی امیر احمد صاحب لکھنوی کو تاویل اقوال شاہ جمجاہ دین پناہ کج کلاہ خاقان ابن الخاقان اعنی جناب واجد علی شاہ بہادر
دام اقبالہ کی بہ نسبت آسانی ہوتی ہوگی بہرحال اون اغلاط کے رفع کی امید مین معاصرین اور آیندہ کاملین سے ہر طرح یکسان رکھتا ہون شاید اگر
میرے عذر کمفہمی کو قبول فرمائین گے تو اوسکی اصلاح ضرور کر دینگے اور شاید جن مقامات مین حیثیت عبارات اور بے تکلف ترجمہ جو آمد طبیعت بر ولایت
کرے گا اگر پسند خاطر ارباب نظر ہوگا اوسکو عوض یہہ زحمت اختیار فرماکر اصلاح فرمائینگے اسلیے کہ گھوڑے ہی سے گھوڑیکا سوار گرتا ہے اور آگ سے
لوہار اور آتشباز زیادہ جلتا ہے اور دریا مین اکثر ملاح ہی ڈوبتا ہے اور تلوار سے اکثر سپاہی مرتا ہے اور علاج مین اکثر طبیب ہی خطا کرتا ہے
تصنیف مین مصنف ہی غلط کرتا ہے تو جو نقصانات اس ترجمہ مین باوجود اجتماع نسخ عدیدہ اور شروح کثیرہ کے باقی رہگئے اونکی وقعت جسقدر راقم
خاکسار کو ہے اوتنی اگر ناظر کتاب ہذا کو ہوگی تو شاید میرے عذر کو زیادہ قبول کریگا اور جسقدر نامساعدت زمانہ نسبت راقم الحروف کے بروقت
تحریر اوراق ہذا کے ہے اوسکو اگر تمامہ ناظرین بالکلیہ جانینگے شاید میرے ایک عذر کو ہزار عذر کے برابر تصور فرمائینگے تاہم چونکہ قدر دان علم و ہنر

فیض رسان کرم گستر یکتائی عصر وحید الدہر مجمع بذل وعطا کان جود وسخا فارس مضمار جود وکرم عالی گوہر والا ہمم عالی ہمم ہنر پرور منشی نول کشور
جو بانی مبانی اکثر ہین نہایت مستعجل اتمام ہوئے لہذا عجالتہ یہہ اوراق حیز تحریر مین آئے اور اگرچہ بعض احباب نی اشارہ رجوع بطرف ترجمہ فارسی حکیم
شریف خان دہلوی کی کیا تہا مگر راقم الحروف کو کسی جلد کا اوس ترجمہ کی اسوقت تک کہ اتمام جلد کلیات کر چکا ہون اور حمیات کی بہی تا
آخر مباحث بحران کی ترجمہ سے فارغ ہو گیا ہون پتہ نہین ملتا اور کچہہ مجہے زیادہ پابندی بہی ایسی نہین ہے ہان اگر تا اختتام کتاب ہذا کوئی
جلد ملی گی دیکہا جائیگا وکم ترک الاول للآخر * اب مین مختصر بیان اون چیزونکا کرتا ہون جو واسطے تسہیل کتاب ہذا تمام کتاب کی ترجمہ مین ملحوظ رکہی
گئے ہین اوّل یہہ ہے کہ ہر ایک فقرہ بعد تمام ہونیکے آئندہ فقرہ سے بخط عرضی جدا کیا گیا تاکہ ناظر کتاب ہذا کو واسطے سمجہنے اس ترجمہ و نیز سمجہنے اصل
کتاب کی بوجہ افراز فقرات کی مدد کامل ملتی ہے دوسری جس لفظ کی ترجمہ سے محاورہ اردو خراب ہوتا تہا وہ لفظ بعینہ لکہکر اوسکی ساتہہ اوسکا
ترجمہ بعد لفظ یعنے خواہ لفظ اور خواہ لفظ یا کے جو حروف عاطفہ ہی ہے اور اکثر مترجمین علوم جدیدہ از قسم فروع علم ہیئت و ہندسہ و حساب و
فروع طبعیات کی زبان انگریزی سے بطرف اردو یہہ ایک اصطلاح خاص قبل ازین مقرر کر لی ہے اونکی پیروی سے یہہ اتفاق ہوا ہے * * * *
تیسری جو مصطلحات علم طبعی خواہ ہیئت کی زیادہ معروف تہے اونہین بخطر توضیح واضحات کی چہوڑ دیا اور جو زبان زد عام و خاص نتہے حاشیہ خواہ متن مین اونکی
بہی توضیح کر دی چوتہی واسطے زیادہ آسانی کی جو اوقات معالجہ خواہ تدبیرات مین مہینہ فارسی ترکی وغیرہ مذکور تہے اونکی تحویل تخمینی بطرف ماہ ہای
مروجہ ہندوستان کی کر دی گئی پانچوین اکثر آلات فصد اور حجامت خواہ قدح اور جرع خواہ حمام کی آلات خواہ پچپونا اور فرش مرضا کی اور ازین قبیل
اور آلات اور ظروف وغیرہ جو مروج ولایت عرب خواہ وسط ایشیائی جہانکا شیخ الرئیس متوطن تہا اونکی عوض جو چیزین ہندوستان مین مروج ہین
اونکی بہی تصریح کر دی ہے چہٹی دوائین جو بزبان عربی و یونانی درج کتب طبی ہین حتی الوسع اونکی ہندی بہی لکہدی اگرچہ یہہ امر زائد ہے اور مفید
نہین مگر کلموا الناس علی قدر عقولہم کی یہی معنی ہین ساتوین امراض کے اسامی بہی جہانتک ممکن ہے زبان اردو بلکہ ہندی کی لکہدئے
گئے ہین اور جو امراض جدید ہندوستان کے اطبا نے دریافت کئے ہین اور اونکے معالجات بہی بحسب اونکی تجارب کی جدید ہین اونکا اضافہ کر دیا ہے
تاکہ اصلی غرض اس کتاب کی پوری ہوئے آٹہوین مجربات خاص مولف کی جو بہ نسبت امراض کے ہین اور وہ مجربات اساطین اطبائے ہند
و نیز کامل بید اور ماہران اہل تجربہ سے مجہے پہونچے اور معمول بہ فقیر کے ہین وہ بہی اضافہ کر دئے ہین نوین اکثر مقامات پہ تخمینہ قیاسی جو بہ نسبت
اصول کیمیائی خواہ ضبط اوزان صنفی خواہ اندازہ کیفیات کی ضرورت ہوئی ہے مثلاً وزن پانی کا خواہ وزن حرارت اور جوش دینے کا اوسی نظر
تحقیق حال کے جو آلات اوسکی واسطے طیار ہوئے ہین اور جو قواعد بالفعل مروج ہین جیسے مقیاس الحر یعنے تہرما وغیرہ حتی الوسع اونسے اوسکی مقدار
کو ضبط کر دیا ہے دسوین حساب اوزان اور تخصیص اور جمع تفریق ضرب اور قسمت وغیرہ کی اگر کہین ضرورت پڑی ہے جو علامات بالفعل
باختصار و تسہیل مروج ہین اور جن قواعد سہل سے اب اعمال حسابی کئے جاتے ہین اوسی طور پر لکہا ہے چنانچہ علامت جمع کی + اور علامت تفریق کی —
اور علامت ضرب کی × اور علامت قسمت کی ÷ اور علامت مساوی خواہ حاصل عمل کی = لکہدی ہے گیارہوین کسی مقام پہ
اگر ضرورت زیادہ توضیح کی ہوئی تو بذکر مثلہ خواہ عبارت جداگانہ جسمین پابندی ترجمہ کی وجہ سے زیادتی اور کمی کا اختیار ہے کچہہ عبارت بڑہا بہی
دی ہے اور اضافہ اور اصل کا تفرقہ یہہ رکہا ہے مترجم کہتا ہے اور پہر جب عبارت زاید تمام ہو چکی جلی قلم سے لفظ تمّ کی لکہدی ہے
بارہوین اگر کسی مقام پہ قیاس منطقی کی کسی مقدمہ پر تشنیع کی ہے یہہ نظر کی ہے خواہ عکس مستوی خواہ عکس نقیض خواہ تلازم شرطیات سے
کوئی مقدمہ ثابت خواہ منتج کیا ہے بالاجمال اشارہ اوسی قاعدہ میزانی کیطرف بہی کر دیا ہے کہ طالب علم کو جودت زیادہ ہو اور خود تشنیع کی استدلال

برہانی خواہ جدلی مین جو نقصان اور خلل تھا اوسے ذکر نہین کیا اسلئے کہ منصب ترجمہ اور تنقیح کا درستی اصل اور متن کی جہانتک ممکن ہو نہ اوسکو
خراب کرنا چاہیے قرشی وغیرہ کا شوار ہے تیسیر ہوئین جس مسئلہ خواہ تدبیر علاجی خواہ اور کسی قسم کا حوالہ اجمالی شیخ نے دیا ہی اوسکی تصریح مع نشان
فصل اور جملہ اور تسلیم اور فن کی بخوبی کر دی ہے تاکہ دقت نہ ہے چوتھے ہوئین امور مفصلہ بالا کے سوا اور امور جزوی جو خطبہ توضیح کے
کسی خاص مقام پر مناسب معلوم ہوئے کہ اونکی تفصیل دشوار ہے مرعی رہین ناظرین با تمکین کو خود ہی بروقت ملاحظہ مقامات لائقہ کے واضح
ہونگے * آپ پہلین بطریق عذر تقصیر ہو کر تا ہوں اور کہتا ہوں کہ ابتدا سے خلقت سے آجتک نسبت ایک امر غریب کے یہی معاملہ جار
ہی کہ جبتک اوس شئے غریب کی الجملہ غرابت بوجہ تجدد کے باقی رہتی جبلی انسان یہی ہی کہ اوسکی نسبت تعصب کرتے ہین اور یہ طریقہ کچھ خاص ہندوستانی
لوگونکا نہین ہے بلکہ علی العموم یہی قاعدہ مستمر ہے اس نظر سے اگر کوئی قصد ترک ایجاد اور اخفائے ما فی الضمیر کا کرے سلسلہ تحقیقات اور ایجاد کا
قطعاً مسدود ہو جاوے - اور اگر یہ خیال ہو کہ ہمارا فعل جدید مطبوع عام اور مقبول انام ہو یہ تو اوس سے بھی زیادہ دشوار بلکہ بنظر عادت محال
ہے بایین خیال مین ناظرین کتاب ہذا سے درخواست اس امر کی نہین کر سکتا کہ بالضرور میرے اس فعل کو پسند کرین لیکن اتنا خیال ضرور فرمائین
کہ آجتک کوئی شئے ایسی موجود نہوئی ہوگی صنعت انسانی مین کہ اوسکے نقصانات کے رفع کیواسطے زمانہ ہزارون خواہ سیکڑون برس کا درکار نہوا ہو
اسیطرح اگر یہ ترجمہ بھی مقامات عدیدہ مین غلط خواہ کسی اور وجہ سے کہ منجملہ اوسکی عدم تاویہ مراد بعینہ سے ہے برآمد ہوا امید کرین کہ آیندہ جب
کثرت انظار سے اسکی ناہمواری درست ہوتی رہیگی آخر کو پاک صاف ہو کر جیسا چاہئے ویسا ہی ہو جائیگا اور میری گزارش خاص بہ نسبت اطبار
اور ماہران فن کے یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی غلطی جسمین مین کسی اور مقدم شارح سے برابر ہون خواہ وہ تناقض جو اصل کتاب مین بموجب بیان مندرجہ
بالا کے ہے اوسکی برائی سے مجھے معذور رفرمائین اور اگر بالضرور رفع الزام ہی لگانے کا منشا ہو تو اسکا بھی لحاظ فرمائین کہ ایسی کوئی غلط بات نہین ہے
کہ بتاویل صحیح نہو سکی یعنے علوم غیر تعلیمی کی اساس شاید جو بات اونکی قیاسات کے ذریعہ سے غلط ہوتی ہے کسی اور کی مقدمات برہانی خواہ جدلی
کے ذریعہ سے صحیح بھی ہو جائے - تاہم مجھے اپنی خاص احباب سے امید ہی کہ اگر اس کتاب کو بنظر اصلاح دیکھین اور اسکی غلطی کی اصلاح جہانتک ممکن فرمائین
بعید از الطاف دوستانہ اور اقتضائے نصفت سے نہوگا اور خاص اہل علم خصوصاً متطببین سے یہ گزارش ہے کہ چونکہ اختلاف نسخ اصل کتاب کا اسقدر
تھا کہ اگر مین متعرض حوالہ اون اختلافات کا ہوتا حجم کتاب زیادہ ضخیم ہوتا اسلئے سوائے مقامات غیر ضروری خواہ ایسے مقامات کہ جنکا اختلاف
نسخ مثل اختلاف وقوع اشکال ہندسی کے ہے یعنی باوجود تغیر الفاظ کے اصل معنے مین چندان فرق نہین ہوتا ہی - اور قسم کی اختلاف کا تا امکان
تعرض کر دیا ہی اور ترجیح کی علامت یہ قرار دی ہی کہ جو نسخہ تحقیق مترجم مین انسب تھا پہلے اوس کا ترجمہ کر کے بلفظ تردید دوسری نسخہ کا
ذکر کیا ہے مگر اوسمین رعایت اسکی ضرور رہی ہی کہ مطلب کتاب مین خبط پیدا نہو - چونکہ خطبہ اور دیباچہ قانون کا مختلف طور پر دیکھا گیا
ایک یہ بھی طرز ہے کہ فہرست ہر حصہ کی داخل اوسی حصہ مین مذکور تھی ہر قسم خاکسار نے فہرست حصہ اول کا ترجمہ دیباچہ ہر اور بہت توضیح
اور تصریح کے ساتھ مع نشان صفحہ وغیرہ کے لگا دیا ہی کہ ہر فصل اور جملہ اور تعلیم اور فن کے دیکھنے کی ضرورت کیوقت زیادہ وقت نہو اور جہان کہین
اصل کتاب مین لفظ فصل صرف سے نفی اور مقام کی نظر سے اوسکا فصل جدا گانہ ہونا مناسب تھا جیسے اکثر مقامات مین کتاب امراض جزویہ خواہ
حمیات کی جلدین وہان لفظ فصل لکھدی ہی اسقدر اختلاف کو محمول بر غلط نہ فرماوینگے اسلئے کہ خاکسار نے جو تمہید یا مناسب تعلیم بھی
ہے اوسکی لحاظ سے ترتیب مقرر کی ہی اور نیز اہل فن کے رد بدل ہونا شان تحقیق سے بعید ہے اور خلاف وسیاق متقدمین اور کاملین کی
ہر فصل ہوئی تو کیا اور بیان اور ذکر ہوا تو کیا اصل مطلب اور مسئلہ سمجھنا چاہئے ہان اگر اس تبدیل سے کوئی خرابی ہوتی جیسے اقلیدس

کی اشکال اور مقالات کی اولٹ پلٹ خواہ اور فروع بندے کی اشکال کے عکس اور تبدیل سے لازم آتی ہو اور مین نے براہ غلط فہمی عکس ترتیب
کردیا ہو اوسکی اصلاح فرماینگے اور معذور جانینگے۔ مین نشانہ تیر ملامت ہونگا اوسیوقت تک ہو چکا جبسے بسم اللہ اور تمہید کے بعد شروع تسوید اوراق
ہذا کا کیا ہے۔ اور بخدمت محاورہ دانان لکھنو اور فصحائے دہلی کے گزارش ہے کہ اگرچہ مولد اور موطن خاکسار کا قصبہ کنتور متصل بہرام گھاٹ
تحصیل فتحپور ضلع نواب گنج بارہ بنکی مضافات لکھنو سے ہے اور دس برس کی عمر سے خدمت اکابر شہر لکھنو مین حاضر رہا ہون اور کسیقدر شعور
اور لطائف محاورات کی سمجھ کاملین سے اوپر بھی رکھتا ہون اور باینہمہ بروقت تصنیف کتاب ہذا کی اہل زبان شہر سے مشکوک الفاظ کی تحقیق
بھی کرتا رہا ہون تاہم مین کسیطرح قادر اوس فصاحت اور صحت پر نہین ہوسکتا جو لکھنو اور دہلی کے چار پانچ برس کے لڑکے کو بوجہ خلقت کے حاصل ہے
بیت بچہ بط اگرچہ دوشبینہ بود ٭ آب دریاش تا بسینہ بود ٭ مجد الدین فیروزآبادی صاحب قاموس جنکی مہارت اور کمالات پر اوسکی مصنفات
آجتک دلیل واضح ہین اور آج کمتر کوئی ایسا کسی ولایت بلکہ خاص عرب مین ہوا ہوگا جو اوسکی تصنیفات سے مستفید نہو پھر قفلے الصراح سے ہو گئے
فارسیت آہی گئی اور چھپ نسکا چہ جائے کہ یہ خاکسار اردو کا علم ادب اچھی طرح نہین جانتا ہے بہرحال اگر کسی مقام پر محاورہ مین خواہ تذکیر و تانیث کا
فرق پائین یہ عذر واقعی جاگزین خاطر رہے اور یہ بھی خیال ہو کہ یہ فن لسانی نہین ہے خیال کیجیے کہ اکثر الفاظ خاص فارسی کو اطبا فی قرب بالکل کے
عبارات مین بخوبی تصرفات کلمات عربی کے اوپر جاری کردیے پس باینہمہ بالائی علم تصور کرین۔ علمائے نحو عرب کی خدمت مین ضرور گزارش
یہ ہے کہ شیخ الرئیس کی عبارت مین جسطرح جو لفظ وارد ہوے خاکسار اوسکا پابند رہا ہے آپکے قواعد کا زیادہ پابند نہین ہوسکتا ہون ٭٭٭
فقہائے اہل اسلام کیخدمت مین گزارش ہے کہ اگر کسی مقام پر بتتبع اصل کتاب کی بعض محاسن اور منافع ادویہ محرمہ خصوصاً شراب کی درج ہوئے
اول تو کلام اللہ فرماتا ہے قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا کسی چیز کو نافع کہنا اسکا مقتضی نہین ہے کہ اوسکا استعمال بھی عیاذاً باللہ جائز سمجھا
کیا جائے دوم بنظر تقلید ترجمہ کے کچھ اون منافع کا اقرار اور اعتقاد بھی لازم نہین اکثر علمائے اہل اسلام جو پابند ترجمے کے ہوئے ہین وہ بھی اسیوجہ
سے معذور سمجھے گئے اخلاق ناصری اور اخلاق جلالی وغیرہ و دیگر کتب طبیہ اسکی گواہ ہین اس مختصر اعتذار کے بعد اب وقت اسکا آیا ہے کہ ترجمہ اصل
کتاب کا خطبہ سے شروع کرون ٭ واسال اللہ الاعانۃ والتوفیق بالاتمام انہ خیر موفق و معین وعلیہ توکلتی فی الابتداء و منہ بدایۃ الانتہاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا سے اعانت چاہتا ہون اور خدا ہی پر توکل کرتا ہون۔ حمد خدا کی اسقدر کرتا ہون جو لائق اوسکی شان کے ہو اور مناسب بخشش کے
شیوع احسان کے ہے۔ اور درود و ثنا محمد و حمد اکا اوسکی نبی پر جنکا نام نامی محمد صلعم اور اونکے اور آل اصحاب پر نازل ہو بعد حمد اور صلوۃ کے واضح ہو
کہ مجھسے میرے ایسے بعض خاص احباب نے کہ جنکے سوال کو مین رد نہین کرسکتا اور اونکی حاجت روائی مجھپر بقدر میری وسعت اور امکان
کے لازم تھی درخواست کی اس بابت کی کہ اونکے لیے مین ایک کتاب فن طب مین ایسی تصنیف کرون جو شامل طب کے قواعد کلیہ اور جزئیہ
پر اسطرح سے ہو کہ باوجود اختصار کے جتنے مسائل اور احکام اوسمین مندرج ہون مشرح بھی ہون اور باوجودیکہ بیان مسائل اور احکام کا
جو حق ہے بخوبی ادا ہو جائے اور پھر ایجاز کی رعایت رہے اجابت اوسکی التماس کے نظر سے میں نے قصد تصنیف کا کیا اور تجویز مناسب اوس
کتاب کی ترتیب مین یہ ٹھہری کہ پہلے مین امور عامہ کلیہ دونو قسم نظری اور عملی طب کے بیان کرون۔ اوسکے بعد ادویہ مفردہ کی قوتون مین جو
احکام کلی ہین اور اونکے احکام جزئی ادویہ کے بیان کرون۔ اوسکے بعد امراض خاص ہر ایک عضو کا اسطرح بیان کرون کہ پہلے اوس عضو خاص

کی تشریح اور جو منفعت اوسکی خلقت مین ہے لکہکر بعد ازان اکثر مقامات مین اوس عضو کی حفظ صحت کے اسباب بہی لکہون مگر یہہ تشریح
اعضای مرکبہ کی ہے جو کتاب امراض جزئیہ مین درج ہوگی اور اعضای مفردہ کی تشریح کتاب اول یعنی فن کلیات مین درج کی ہے اور اسی طرح
منافع اعضائی مفردہ کو اسی کتاب اول مین بیان کرونگا پہر کتاب امراض جزئی مین بعد ذکر حفظ صحت عضو خاص کے بطور عام امراض عضو
مخصوص اور اسباب امراض اور طرق استدلال اوپر اونہین امراض کے اور معالجہ اون امراض کا بطور کلی اور عام طریقہ سے لکہونگا جب ان
سب امور سے فراغت ہو جائیگی امراض جزئیہ اوس عضو کے مذکور ہونگے اور اس مقام پر بہی اکثر حکم کلی تعریف مرض اور اسباب عام
اور دلائل کلیہ کا پہلے ذکر کرکے اوسکے بعد خاص احکام جزئی کا ذکر کرونگا پہر معالجہ کا قانون عام پہلے ذکر کرکے معالجہ جزئی کو دوائی بسیط
خواہ مرکب سے بیان کرونگا اور معالجہ عام خواہ علاج خاص مین اگر اونہین دواؤنکا استعمال مناسب ہے جنکا ذکر کتاب ادویہ مفردہ کی جداول
اور نقشہ جات مین کر لیا ہے جنسے طالب علم اوس مقام پر پہونچکر واقف ہو سکتا ہے بہرحال ایسے ادویہ کو مکرر ہر ایک مقام پر بیان نکرونگا
بلکہ اوسی مقام کا حوالہ کر دیا جائیگا مگر کوئی ضروری وجہ اگر جسکا ذکر ضرور ہے البتہ مکرر لکہی جائیگی اور جو دوائے مرکب ایسی ہے کہ اوسکے منافع اور
اوسکے بنانیکا طریقہ لائق اسی کے ہے کہ اوسکا ذکر قرابادین مین کیا جائے اوسکی نسبت بہی یہی طریقہ ملحوظ ہے - پہر اس کتاب مین امراض جزئی کے تمام
کرچکے ایسا مناسب معلوم ہوا کہ ایک اور کتاب اون امراض کی بیان مین لکہون جو امراض خصوصیت کسی خاص عضو سے نہین رکہتے جیسے حمیات
وغیرہ اور انہین امراض کے بعد قواعد زینت کو بہی ذکر کرونگا اور اس کتاب مین بہی وہی طریقہ بیان کا مرعی ہے جو ترتیب امراض خاصہ کے
باب مین مذکور ہوچکا ہے - پہر اگر خدای تعالی توفیق اتمام اس کتاب کی دے اوسکے بعد قرابادین مین مرکبات ادویہ کو حسب خواہش جمع کرون - اور یہہ
تمام کتاب اول سے آخر تک چونکہ شامل بیان ضروری اور لابدی مسائل اور احکام طب پر باختصار ہے باین نظر ایسی نہین ہے کہ جو طبیب قصد معالجہ
امراض کا بالفعل کرے اوسکو اکثر مسائل مندرجہ کتاب ہذا معلوم خواہ یاد نہون یعنے کم سے کم جسقدر علم طبیب کو ضرور ہے اوسپر یہہ کتاب شامل
ہے اور اس سے زیادہ جو اور چیزین بکار آمد طبیب کی ہین اونکا حصر دشوار ہے لیکن اگر بحکم خدا تعالی مرگ نے مجہے مہلت دی بعد اتمام اس کتاب
کے دوبارہ ایک اور کتاب جو زوائد پر شامل ہو تصنیف کرونگا اور اب اسی کتاب کے ابواب اور فصول کو جمع کرتا ہون - اس کتاب کو پانچ کتابون پر
قسمت کرتا ہون **کتاب اول مین** طب کے امور کلیہ کا بیان ہے **کتاب دوم مین** ادویہ مفردہ کا بیان ہے ٭٭٭
کتاب سیوم مین امراض جزئیہ جو انسانکے اعضائے جسمانی مین سر سے لیکر پاؤن تک عارض ہوتی ہین وہ اعضائے ظاہری ہون خواہ
باطنی اونکا بیان ہے **کتاب چہارم مین** اون امراض کا بیان جو کسی خاص عضو سے تخصیص نہین رکہتے اسی کتاب مین احکام
زینت کی بہی مذکور ہونگے **کتاب پنجم مین** ادویہ مرکبہ کا بیان ہے اور یہی قرابادین ہے **کتاب اول** مین چار فن ہین ٭٭٭
فن اول مین چہ تعلیمین ہین **تعلیم پہلے** مین دو فصلین ہین **فصل اول** علم طب کی تعریف - طب ایسا علم ہے کہ جس سے
انسانکے بدنکے حالات از قبیل صحت اور زوال صحت دریافت ہوتی ہین فائدہ اس علم سے یہ ہے کہ صحیح آدمی کی صحت کا حفظ کیا جاوے اور بیمار
کی صحت جو زائل ہوچکی ہے وہ پہیر لائی جائے - اس تعریف پر یہہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ علم طب کی دو قسمین ہین ایک قسم نظری دوسرے
عملی اور جب ہمنے کہا کہ طب ایک علم ہے یعنی ایک ادراک ہے تو تمام علم طب نظری ٹہرا مترجم کہتا ہے علم نظری اوس کو کہتے ہین
کہ آدمی کی قوت باطنی اوسمین کارگر ہو اور قوت حواس خمسہ ظاہری کی کوئی تصرف اوسمین نکرسکے جیسے منطق خواہ فلسفہ اولی خواہ اصول طبعیات
اور علم عملی وہ علم ہے کہ جسمین حواس خمسہ ظاہر سے کام لیا جائے جیسے فلاحت جرثقیل کیمیا وغیرہ **جواب** اس اعتراض کا یہہ ہے کہ ہر ایک صناعت

مین نظری اور عملی دونو قسمین ہوتی ہین اور ہر علم مین لفظ نظری اور عملی سے جو مراد ہوتی ہے اون سب کی بیان کی ہمکو اس مقام پر کوئی ضرورت
نہین ہے البتہ علم طب مین جو دو قسمین نظری اور عملی کی ٹھہرائی گئی ہین اونسے جو غرض ہے وہ ہم بیان کرتے ہین - جب کوئی کہے کہ طب کی بعض
قسمین نظری ہین اور بعض عملی تو یہہ خیال کرنا چاہئے کہ قسم نظری طب کی وہ ہو کہ جسکا سیکہہ لینا درکار ہے اور قسم عملی وہ ہو کہ جسمین مباشرت عمل کی
بھی درکار ہے جیسا اکثر لوگ خیال کرتے ہین بلکہ اس مقام پر یہہ سمجھنا لائق ہے کہ یہان نظری اور عملی سے کچھ اور مراد ہے اور وہ یہہ ہے کہ حقیقت دونو قسم علم
طب کی علمی باتین ہین اور عملی اور نظری مین فرق یہ ہے کہ جس قسم کو ہم نظری کہتے ہین اوسمین بیان اصول قواعد کا ہوتا ہے اور دوسری قسم جسکو عملی کہتے ہین
اوسمین بیان کیفیت مباشرت اور استعمال اونہین قواعد کا ہوتا ہے پہر ایک کو نظری اور دوسرے کو عملی جو قرار دیتے ہین مراد یہ ہے کہ قسم نظری وہ ہے
کہ اوسکی تعلیم فقط مفید اعتقاد اور ادراک قواعد کی ہوتی ہے اور کیفیت عمل کی بیان سے تعرض نہین کیا جاتا ہے **مثلاً** کہتے ہین کہ حمیات کی تین قسمین
ہین یا مزاج انسانکی نو قسمین ہین اور عملی قسم مین علم طب کی یہ مقصود نہین ہوتا ہے کہ بالفعل یہہ عمل کرنا چاہئے یا مزاولت حرکات بدنیہ کی بالفعل اسمین
درکار ہے بلکہ اوسمین بیان ایک قسم کی رائے اور تجویز کا ہوتا ہے کہ یہہ تجویز اور رائے متعلق بیان کیفیت اور عمل سے ہوتی ہے جیسے طب مین بیان کرتے
ہین کہ جتنے ورم گرم ہین ابتدای علاج مین ضرور ہے کہ ایسی چیزین استعمال کیجائین کہ جو رادع ہون اور برودت پیدا کرین اور تکثیف مسامات کرین اور پھر
بعد رادعات کے ساتھ مرخیات ملائی جائین اوسکے بعد انتہا مین بوقت انحطاط مرض کے مرخیات محللہ پر اقتصار کیا جائے سواے اون ورمونکے جنکے مادہ کو اعضاے
رئیسہ نے اعضاے خسیسہ کیطرف دفع کیا ہو - پس یہ تعلیم ایک رائے اور تجویز کا فائدہ دیتی ہے کہ وہ بیان کیفیت عمل کی ہے نہ کہ نفس عمل کی پس جب ان دونو
قسمونکو تم نے جانا تو ایک علم نظری اور دوسرے سے اوسکو علم عملی حاصل ہوگا گو کبھی عمل نکرے - **دوسرا اعتراض** اس مقام پر یہہ بھی وارد ہوتا ہے کہ حالات
بدن انسانکی تین ہین صحت اور مرض اور حالت متوسطہ کہ نہ وہ صحت ہے اور نہ مرض اور اوپر علم طب کی تعریف مین فقط دوہی حالتونکا ذکر کیا گیا یہہ
اعتراض اگر معترض سمجھ کر غور کرے ہماری عبارت پر وارد نہوگا اسلیے کہ جب وہ فکر کریگا تو نہ تین حالتونکا بدن انسانی مین قائل ہونا اوسے درست معلوم
ہوگا اور نہ یہ بات اوسے صحیح معلوم ہوگی کہ اگر واقع مین کوئی حالت ثالثہ بدن انسان مین ہوتی ہے اور ہمنے اوسکو تعریف علم طب مین ترک کر دیا
اور ذکر نہین کیا - اب ہم فرض کرتے ہین کہ اگر مذہب تثلیث صحیح بھی ہو تو ہمارا قول (زوال صحت) شامل ہے مرض اور حالت ثالثہ دونونکو
اسلیے کہ حالت ثالثہ جو کہ لوگون نے نکالی ہے اوس پر تعریف صحت تو صادق نہین آتی یعنی حالت ثالثہ کو یہ نہین کہہ سکتے کہ وہ ایک حالت
ہے یا ایک ملکہ ہے کہ اوسکی موجودگی مین افعال سلیمہ موضوع خواہ صاحب حالت سے صادر ہون اور نہ حالت ثالثہ کی تعریف بعینہ تعریف صحت کی
کر سکتے ہین جیسے کہ مرض کی تعریف کیجاتی ہے ہان اگر صحت کی تعریف مین ایسی قیدین اور شرطین بڑہائین جنکی کچہ حاجت نہین ہے اور قسمو
ہماری تعریف علم طب کی البتہ حالت ثالثہ کو شمول نہین تھا ہی کرینگے مگر ہمکو اوسوقت اطبا سے کسیطرح کا مناقشہ نہوگا اسلیے کہ تجویز تعریفات اور حدود
ایک امر اصطلاحی ہے اور نزاع لفظی سے کوئی فائدہ طبیبونکو نہین ہے نہ تو نزاع لفظی مناسب اونکی شان کے ہے اور نہ علم طب مین نزاع لفظی کچہ فائدہ
دے سکتی ہے - حالت ثالثہ کا موجود ہونا بدن انسانی مین یا نہ ہونا یہ امر علم طب مین محقق نہین ہو سکتا ہے بلکہ طبعیات مین اوسکی تحقیق بخوبی کی گئی
ہے وہان سمجھنا چاہیے

فصل دوسری علم طب کے موضوعات کے بیان مین

چونکہ علم طب مین بدن انسانکے حالات سے بنظر حصول صحت
و زوال صحت بحث ہوتی ہے اور ہر ایک چیز کا علم جیسے پورا حاصل ہوتا ہے جب اوس چیز کے اسباب جانے جائین بشرطیکہ اوس چیز کیواسطے واقع مین
کچھ اسباب بھی ہون اسی جہت سے طب مین ضرورت اس بات کی ہے کہ اسباب صحت و مرض کے پہلے دریافت کیے جائین - صحت و مرض کے اسباب
ظاہری بھی ہوتے ہین اور پوشیدہ بھی ہوتے ہین کہ اونکو حس نہین دریافت کر سکتی ہے بلکہ استدلال عقلی عوارض سے کر کے وہ اسباب دریافت کیے جاتے ہین

اسی سبب سے طبیب بھی پہچاننا اون عوارض کا جو صحت و مرض کو مخصوص ہیں بہت ضرور ہے علوم حکمیہ میں یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ جس شئے
کا ادراک اور علم اوسکے اسباب اور مبادی پر موقوف ہوتا ہے اوس شئے سے علم اسباب اور مبادی مقدم ہوتا ہے اور اگر اوس شئے کیواسطے اسباب اور
مبادی نہوں تو اوسکے عوارض اور لوازم ذاتیہ کے دریافت کرنے سے اوس شئے کا علم پورا ہوتا ہے - اسباب کی اس مقام پر چار قسم کی ہیں مادی صوری
فاعلی غائی مادی اسباب وہ چیزیں ہیں کہ جنمیں صحت یا مرض حاصل ہوتی ہے خواہ حصول اوسکا بوضع قریب ہو جیسے عضو یا روح یا بوضع بعید ہو جیسے
اخلاط یا اوس سے زیادہ تر بعید قیاس کیا جائے جیسے ارکان اربعہ - ارکان اور اخلاط کو بحسب ترکیب موضوعات میں سے علم طب کے ٹھہرایا ہے اگرچہ بعد ترکیب
کے جو استحالہ ہوتا ہے اور کیفیت ارکان اور اخلاط کی بدل کر ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی ہے اوس استحالہ کو بھی انکی موضوع علم طب کی ہونے میں دخل ہے اور جو چیز کہ بنظر ترکیب
و استحالہ موضوع کسی علم کی قرار دیجاتی ہے وہاں اوس ترکیب اور استحالہ کے بعد جو وحدت حاصل ہوتی ہے اوسکا بھی لحاظ کیا جاتا ہے اور یہاں پر وہ وحدت کہ جو ان
اخلاط اور ارکان کثیرہ کو عارض ہوتی ہے یا تو وہ مزاج ہے یا ہیئت ہے مزاج تو بعد استحالہ کے ہوتا ہے اور ہیئت بسبب اجتماع و ترکیب کے پیدا ہوتی ہے اسباب فاعلی صحت
و مرض کی دو قسم ہیں مغیرہ و حافظہ مغیرہ وہ چیزیں ہیں کہ جو کیفیات اور حالات بدن انسانی کو تغیر دیا کرتے ہیں اور حافظہ وہ چیزیں ہیں کہ محافظت کرتی ہیں
بدن انسانی کی خواہ از قسم ہوا کے ہوں یا وہ چیزیں کہ جو قریب بعنصر ہوا ہیں خواہ کھانیکی چیزیں اور پانی یا اور پینے کی چیزیں اور جو قریب بمزاج ان چیزوں کے ہو خواہ
استفراغ یا احتقان یا مخصوص بلاد و مساکن اور انسے متصل کیفیات اور چیزیں خواہ حرکات و سکونات بدنیہ یا نفسانی حرکات و سکون کہ جسمیں خواب و
بیداری بھی داخل ہے یا ایک سن کے دوسرے سن میں پہونچنا مثلاً لڑکپنے سے جوان ہونا خواہ ایک ہی سن میں اختلاف بنظر اوقات اربعہ کے پیدا ہونا یا اجناس اور
صناعات اور عادات میں استحالہ پیدا ہونا یہ سب اسباب مغیرہ و حافظہ شمار کیے جاتے ہیں اور اسیطرح وہ چیزیں جو بدن انسان پر وارد اور اوسکے متصل ہوتی ہیں
مثل ضماد اور طلا خواہ آگ اور پانی اور برف اور روغن وغیرہ کے خواہ طبیعت کے مخالف نہوں یا مخالف ہوں - اسباب صوری صحت و مرض کے وہ قوتیں
ہیں کہ جو بعد حاصل ہونے مزاج کے حادث ہوتی ہیں اور بعد ترکیب کے پیدا ہوتی ہیں - اسباب تامی و غائی صحت و مرض کے وہ افعال ہیں جو بدن انسان
سے صادر ہوتے ہیں جنکے شناخت میں معرفت قوی اور شناخت اون ارواح کی جو حامل قوی کی ہیں ضرور دخل ہے چنانچہ ہم آگے بیان کرینگے - یہ جو
موضوعات علم طب کی اوپر بیان کیے گئے فقط ان ارکان سے موضوع قرار دیے گئے ہیں کہ علم طب بیان کرتا ہے کہ بدن انسان کیونکر صحیح رہتا ہے اور کیونکر
مبتلائے مرض ہوجاتا ہے اب اگر تمام و کمال مباحث علم طب کی خیال کیے جائیں اور قواعد حفظ صحت و ازالہ مرض کے موضوعات کا بھی لحاظ کیا جائے تو ضرور
موضوعات میں کچھ اور چیزیں بنظر اسباب و آلات حفظ صحت و ازالہ مرض کے بڑھینگے - حفظ صحت و ازالہ مرض کے اسباب یہ ہیں تدبیر ماکول و مشروب
یا اختیار کرنا ہوائے مناسب کا خواہ مقدار معین پر حرکت و سکون کرنا خواہ کسی دوسرے علاج کرنا یا علاج بعمل ید کرنا ہے سب چیزیں ایسی ہیں کہ
انکو اطبا تینوں قسم حالات بدن انسان کے اسباب تجویز کرتے ہیں یعنے صحت و مرض اور تیسری وہ قسم ہے کہ جو حالت ثالثہ سے موسوم ہے کہ اوسکا
ہم آگے ذکر کرینگے اور یہ بھی بیان کرینگے کہ باوجودیکہ حقیقتاً درمیان صحت و مرض کے واسطہ نہیں ہے پھر کیونکر یہ لوگ تیسری قسم کو قرار دیتے جاتے ہیں
اور کیا سبب ہے کہ ہم انکو متوسط درمیان صحت و مرض کے قرار دیتے ہیں - یہ تھوڑی سی تفصیل جو اوپر بیان کی گئی اس سے ہمکو اجمالاً اسقدر ظاہر
ہوا کہ علم طب میں اتنی چیزوں پر نظر کیجاتی ہے ارکان مزاج اخلاط اعضائے بسیطہ اعضائے مرکبہ ارواح قواے طبعی قواے حیوانی قواے نفسانی افعال
حالات ثلاثہ مذکورہ - یعنی صحت و مرض و حالت ثالثہ اور ان تینوں کے اسباب ماکولات اور مشروبات یا ہوائیں اور پانی یا مخصوص بلاد اور مساکن اور
استفراغ اور احتقان اور صناعات اور عادات اور حرکات بدنی و نفسانی اور اسیطرح سکون اور سنان اور اجناس اور جو چیزیں بدن پر وارد ہوتی ہیں
امور غریبہ ہیں اور تدبیر طعام اور مشروبات اور اختیار کرنا ہوا کے مناسب کا اور مقرر کرنا حرکات اور سکونات کا اور استعمال دواؤں کا اور عمل بالید واسطے حفاظت صحت اور عادات واسطے

واسطے حفظ صحت کے اور علاج کرنا ایک ایک مرض کا جداگانہ — انہین سے بعض چیزونکا جاننا طبیب پر بنظر منصب طبابت اسطرح پر واجب ہی کہ
اون چیزونکی ماہیات کا تصور او تصدیق اونکے وجود کی کر لی اور اونکو وہی معلوم کرے اور یہ سمجھے کہ ان چیزونکا ماننا ہمکو ضرور ہے اور یہ چیزین ہمارے
اصول موضوعہ مین داخل ہین علم طبعی مین یہ چیزین بدلیل ثابت کیجاتی ہین اور اسکو اعتقاد ان چیزونکے وجود کا اس بنا پر کرنا چاہیئے کہ گویا کسی معتمد
حکیم طبعی نے اسکے واسطے یہ موضوعات مقرر کئے ہین — ان موضوعات مین کچھ ایسی چیزین ہین کہ جن پر دلیل و برہان لانا طبیب کو نہی نہین ہوسکتا ہے
— ان موضوعات مین جو چیزین از قسم مبادی ٹھہرائی جاتی ہین اونکی نسبت طبیب کو بھی لازم ہے کہ تقلیداً اونکے وجود کو مانے اسلیے کہ مبادی علوم
جزئیہ اون علوم مین مسلمات قرار دیے جاتے ہین اور علوم کلیہ مین اون پر برہان لائی جاتی ہے اور اسیطرح ہر علم جو بہ نسبت کسی دوسرے علم کے
فرع یا جزئی قرار دیا جاتا ہی اوسکی مبادی کا ثبوت جو علم اوس پر مقدم ہی یا جسکا یہ علم جزئی یا فرع قرار دیا گیا ہی اوس مین بیان کیا جاتا ہی یہان تک کہ چڑھتے
چڑھتے جمیع علوم کے مبادی فلسفہ اولی مین ثابت کیے جاتے ہین اور اس علم کو علم مابعد الطبیعہ بھی کہتے ہین — بعض طبیبونکا طریقہ جو ٹھہر گیا ہی کہ شروع
مین علم طب کے اثبات عناصر اور مزاج وغیرہ بدلائل طبعیہ کرتے ہین اور اسیطرح وہ باتین کہ جو طبیب کیواسطے طبعیات مین اصول موضوعہ قرار دی گئی ہین
اونکا ثبوت بھی علم طب مین بدلائل کرنے لگتے ہین اون لوگونکو اس طریقہ مین دو قسم کی غلطیان درپیش ہوتی ہین ایک تو یہ کہ جو باتین علم طب مین داخل نہین
ہین اونہین بطور خلط مبحث طب مین ذکر کرتے ہین اور دوسری غلطی یہ ہوتی ہے کہ اپنے گمان مین وہ یہ جانتے ہین کہ ہمنے ان چیزونکو بدلیل ثابت
کر دیا حالانکہ اونسے کوئی چیز ثابت نہین ہوسکتی ہی — اسی جہت سے طبیب پر واجب ہی کہ اون چیزونکی ماہیت کا تصور کرکے جو باتین اونمین سے
بدیہی خواہ بین الثبوت نہین ہین اونکے وجود کو تقلیداً مانے اور اونکا اثبات حکیم طبعی کو سپرد کرے — موضوعات علم طب مین جو بین الثبوت ہین
منجملہ اونکے ایک تو ارکان اربعہ ہین کہ آیا یہ موجود ہین یا نہین اور موجود ہین تو کتنے ہین اور انکی تعداد کیا ہے دوسرے مزاج ہی کہ اسکا وجود بھی ثابت ہی
یا نہین اور ہے تو کسطرح ہی اور کتنی قسمین ہین تیسرے اخلاط ہین کہ انکا وجود اور تعداد اور کیفیت اور اسیطرح قوتون کا وجود اور مقدار اور مکان وجود
انکا خواہ ارواح انکا وجود اور تعداد اور محل وجود یہ سب باتین طبیب کو اصول موضوعہ مین داخل کرنی چاہئین اور یہ بھی کہ ہر ایک تغیر حال کیا خواہ ثبات اور
استمرار ہے کو بحال واحد ایک سبب درکار ہوتا ہی پھر وہ سبب کتنے ہین یہ بھی اصول موضوعہ مین داخل ہی — لیکن اعضا جسمانی اور اون کے
منافع اور فوائد کو بطور حس دیکھنا چاہئیے اور بذریعہ تشریح دریافت کرنا چاہئیے — وہ چیزین کہ جنکا تصور کرنا طبیب پر واجب ہی اور اوسکے بعد اون کا
وجود بدلیل ثابت کرنا بھی لازم ہے وہ امراض اور اسباب جزئیہ اور علامات امراض کے ہین اور کیفیت طریقہ ازالہ مرض اور حفظ صحت کی ان باتونمین
جو بدیہی نہو طبیب کو اوسی بدلیل اور برہان تفصیلی ثابت کرنا چاہئیے اور اوسکی مقدار اور وقت مقرر کرنا چاہئیے — جالینوس کا دستور ہے کہ جب
وہ قصد کرتا ہی کہ قسم اول پر اقامت برہان کرے یعنے جن چیزونپر دلیل لانا ہمنے علم طب مین ناجائز قرار دیا ہی جالینوس جب اونکی دلائل کا ذکر
کرتا ہی اوسوقت اپنے تئین طبیب نہین سمجھتا ہی بلکہ وہ حکیم فیلسوف بنکر اون دلائل کو ذکر کرتا ہی اور اوسے اوسوقت ایسا خیال ہوتا ہی کہ علم
طبعے مین بحث کر رہا ہی اور طب سے بالکل الگ ہوگیا ہی جیسے کوئی فقیہ کامل جسوقت قصد کرتا ہے کہ وجوب متابعت اجماع کی صحت ثابت کرے
تو اوسوقت وہ فقیہ اپنے کو فقیہ نہین سمجھتا ہی بلکہ اپنے تئین متکلم جانکر درپی اثبات اس مسئلہ کے ہوتا ہی اسلیے کہ طبیب بحیثیت طبیب ہونیکے اور فقیہ بنظر
فقیہ ہونیکے اسکی قدرت نہین رکھتا ہی کہ ان باتونکو بدلیل ثابت کرے اور اگر باوجود لحاظ اپنے منصب کے یہ دونو درپے اثبات ایسے امور کے ہون تو
بے شک دور محال لازم آئیگا **تعلیم دوسری ارکان کے بیان مین** اور وہ ایک ہی فصل ہے ارکان چند اجسام بسیطہ کو کہتے ہین جو بدن
انسانکے اجزاے اولیہ ہین اونکی تقسیم مختلف صورتونکی اجسام کی طرف ممکن نہین ہے اور اونکے ملنے اور مرکب ہونیسے انواع مختلفہ کائنات کی پیدا ہوتی ہین

طبیب اس بات کو مسلم مانتے وہ چار ہین زیادہ نہین وہ اونمین سے سبک او خفیف اور دو ثقیل او بھاری ہین خفیف تو آگ اور ہوا اور ثقیل پانی
اور مٹی زمین کی — زمین ایک جسم بسیط ہے کہ روسے الثقل موضع طبعی اوسکی ٹھہرنے کا بیچ بین تمامی کرات عالم کے ہے کہ وہ اوس مقام مین بالطبع ٹھہری ہے
ہے اور اگر بیچ مین کل کے نہوتی تو بالطبع حرکت کرکے اوسی مقام پر آجاتی بسبب ثقل مطلق اپنی کے طبیعت اوسکی سرد و خشک ہے مراد یہ ہے کہ اگر طبیعت اوسکی
بحال خود باقی رہے اور کوئی سبب خارجی تغیر اوسکے اصل طبیعت مین پیدا نکرے تو اوس سے برودت اور یبس محسوس ہوگا — زمین کا وجود کائنات
کیواسطے چسپیدگی اور ثبات اور حفظ اشکال اور ہیات کا فائدہ دیتا ہے — پانی جسم بسیط ہے موضع طبعی اوسکا یہ ہے کہ زمین کو وہ شامل ہو اور ہوا اوسکو
شامل ہو یعنے وہ سطح جو واقع ہو کہ سطح مقعر یا اندرونی اوسکی متصل ہو سطح محدب یا بیرونی زمین سے اور سطح محدب پانی کی متصل سطح مقعر ہوا سے بشرطیکہ کرہ زمین اور
ہوا دونو اپنی وضع طبعی پر باقی ہون اور یہ وضع مخصوص پانیکی ثقل اضافی کہلاتی ہے مترجم کہتا ہے زمین کیواسطے از روی قیاس اور شاہد کے
دو مرکز پائے گئے ہین ایک مرکز حجم جو مقابل ثقل مطلق کے ہے اور ایک مرکز ثقل کہ وہ مرکز حجم سے ہٹا ہوا ہے یہ اوسکا ثقل اضافی ہے بہ نسبت اتصال کرۂ
آب و ہوا کے پیدا ہوا ہے تفصیل اس مسئلہ کی اور مقدار فاصلہ کے درمیان دونو مرکزونکی فروع طبعیات مین دیکھنے چاہیے اور بلاحظہ ہیئت کرات عالم
سے بخوبی دریافت ہوسکتا ہے کہ مرکز ثقل مرکز حجم سے کتنا ہٹا ہوا ہے ختم پانیکی طبیعت سرد و تر ہے یعنی جسوقت پانی کے ساتھ کوئی
دوسری چیز نہو اور نہ کوئی سبب خارجی مخالف طبیعت کے پانی مین اثر کرے برودت اوسکی محسوس ہوگی اور ہمراہ برودت کے ایک حالت جسکو ہم
رطوبت کہتے ہین یہی محسوس ہوگی رطوبت اوس حالت کا نام ہے کہ پانی اپنی اصل خلقت مین اس کیفیت پر ہے کہ ادنی سبب سے حدود مختلفہ کو
بسہولت قبول کرتا ہے اور بہت آسانی سے اوسکی اجزا کا اتصال زائل ہوجاتا ہے اور آسانی پھر متصل واحد ہوجاتا ہے اور ہر ایک شکل کو آسانی
قبول پھر کرلیتا ہے اور اوس شکل کی حفاظت نہین کرسکتا ہے بلکہ بسہولت اوسی ترک کردیتا ہے — پانی جو ایک جز مادی کائنات کا ٹھہرا ہے فائدہ
اوسکا یہ ہے کہ جسام مرکبہ باسانی ہیئات کو قبول کرین جو اونکے اجزا پر حسب تشکیل اور تخطیط اور تعدیل درکار ہے اسلیے کہ جسم رطب اگرچہ بسہولت ہیات
شکلیہ کو ترک کرسکتا ہے لیکن قبول اشکال بھی باسانی کرتا ہے جیسے کہ جسم یابس بدشواری قبول ہیات شکلیہ کرتا ہے مگر بعد قبول کسی شکل کے پھر اوس
شکل کا چھوڑنا بھی اوسے دشوار ہوتا ہے مترجم کہتا ہے لوہار خوب جانتا ہے کہ لوہے کی گولی سے کیل بنانا کتنا دشوار ہے کہ اوس دشواری
کی نسبت موم کی گولی سے صورت کیل اور تیر کی بنانی بہت کم وقت رکھتی ہے ختم جب کسی جسم یابس کو جسم رطب کے ساتھ خمیر کرین تو جسم یابس جسم رطب
سے ملکر استفادہ قابلیت تمدید اور تشکیل کی پاتا ہے اور جسم رطب کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ بہ نسبت اپنی ذاتی خاصیت کے اوس مین حفظ شکل کی قوت
بڑھ جاتی ہے اسلیے کہ جسم رطب کو ایک استواری اور تعدیل قوی حاصل ہوتی ہے اور جسم یابس بسبب آمیزش جسم رطب کے اپنی پراگندگی اجزا سے
محفوظ رہتا ہے اور جسم رطب بسبب آمیزش جسم یابس کے ایک چسپیدگی پیدا کرکے اپنے سیلانسے محفوظ رہتا ہے — ہوا ایک جسم بسیط ہے اوسکا موضع
طبعی پانیکی اوپر اور آگ کی نیچے ہے اور بہ نسبت ہوا کی اضافی ہے طبیعت اوسکی گرم تر ہے اوسی طرح جیسے طبیعت زمین اور پانیکی بیان ہوئی یعنی بدون
آمیزش کسی دوسری جسم کے یا بدون حادث ہونے کسی سبب خارجی کے اوسکی حرارت اور رطوبت محسوس ہوتی ہے — ہوا جو کائنات کا ایک جز مادی
قرار دیا گیا فائدہ یہ ہے کہ پانی اور مٹی کے جو اجزا نہایت متصل ہین انکا اتصال دور کرکے تخلخل پیدا کرے اور مسامات باقی رہین اور لطافت اور خفت جسم
سے حاصل ہو اسلیے کہ جسم جسقدر قلیل المسامات ہوتا ہے مثل سونے وغیرہ کے اوتنا ہی ثقیل اور وزنی ہوتا ہے اور جسقدر مسامات زیادہ ہوتی ہین اوسیقدر
سبک ہوتا ہے جیسے دھنی ہوئی روئی — آگ جسم بسیط ہے اوسکا موضع طبعی کل اجرام عنصریہ کے اوپر ہے اور مکان اوسکا سطح مقعر اوس فلک کی ہے
جہان تک کون و فساد منتہی ہوتا ہے اور یہ مکان اوسکا بنظر خفت مطلقہ کے ہے — طبیعت آگ کی گرم و خشک اور اوسکی موجودگی کائنات میں جز مادی

—اور جس وقت کیفیات اربعہ متساوی ہونگی معتدل حقیقی ہوگا اوسکی پانچ صورتین ہین پہلی صورت
یہ ہے کہ زیادتی خواہ کمی عنصر واحد مین ہو اس صورت مین مزاج یقینًا غیر معتدل ہوگا اور اس صورت کی ایک مثال
یہ ہے کہ ہم ایک جسم مرکب حدید اور قلعی سے فرض کرین چونکہ حدید مین اجزا ناری ایک اور مائی دو اور ترابی تین اور
ہوائی ایک ہوا اور قلعی مین اجزا ناری دو اور مائی دو اور ہوائی ایک اور ترابی ایک پس مجموع اجزا ناری تین اور باقی چار چار اور یہ مزاج بارد در درجہ اول کا
دوسری صورت یہ ہو کہ زیادتی خواہ کمی دو عنصر مین علی السویہ ہو مگر وہ دونون عنصر اضداد حقیقی نہون
بلکہ اضداد مشہورے ہون جیسے سونا کہ اجزائی ناری اور ہوائی اس کے دو دو ہین اور اجزائے مائی اور ترابی
ایک ایک ہین جیسا کہ جدول ذیل سے واضح ہوگا۔
تیسری صورت یہ ہے کہ زیادتی دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقے نہین ہین مگر زیادتی عنصر
متساوی ہو اسمین بھی اعتدال حقیقے نہوگا جیسے تانبا کہ اجزا ناری اس کے تین اور مائی ایک اور ترابی
تین اور ہوا سے دو ہین —
چوتھے صورت یہ ہے کہ زیادتی خواہ کمی دو عنصر مین ہو جو ضد حقیقے ہین مگر زیادتے
غیر متساوی ہو اور اس صورت مین بھی مزاج غیر معتدل ہوگا —
پانچوین صورت یہ ہے کہ زیادتے تین عنصر مین بمقدار غیر متساوی ہو اوس کی
مثال اس جدول سے واضح ہوگی۔

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
ذہب	۳	۲	۲	۳
فضہ	۱	۴	۲	۳
میزان	۴	۶	۴	۶

پہلی صورت

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
حدید	۱	۳	۲	۱
قلعی	۲	۱	۲	۳
میزان	۳	۴	۴	۴

دوسری صورت

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
ذہب	۲	۱	۱	۲

تیسری صورت

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
نحاس	۳	۳	۱	۲

چوتھے صورت

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
اسرب	۱	۳	۲	۲

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
نحاس	۳	۳	۱	۲
نحاس چینی	۳	۴	۱	۱
میزان	۶	۷	۲	۳

—اور تفصیلے بیان اس قاعدہ کا انشاء اللہ تعالے بحث استخراج مزاج ادویہ
بسیطہ یا مرکبہ مین کیا جائیگا یہ مقام استطرادی ہے زیادہ تفصیل کی گنجائش نہین ہے — متن
معتبر فن طب مین معتدل اور غیر معتدل سے یہ دونو قسمین جو اوپر بیان ہوئین انمین سے کوئی نہین
ہے بلکہ طبیب کو واجب ہے کہ وہ اپنے مسلمات اور اصول موضوعہ مین یہ بھی داخل کرے کہ معتدل
حقیقی کا موجود ہونا محال ہے چہ جاکہ کسی انسان کا مزاج یا انسان کی کسی عضو خاص کا مزاج معتدل حقیقی ہو — یہ بھی جاننا چاہئے کہ لفظ معتدل
جسے اطبا اپنے فن مین استعمال کرتے ہین وہ مشتق تعادل سے نہین ہے جسکے معنی ہموزن اور برابر ہونیکے ہین بلکہ معتدل مشتق ہے عدل
کی قسمت سے یا بمعنی کہ وہ مرکب جسے اطبا معتدل کہتے ہین خواہ تمام بدن فرض کیا جائے یا عضو مخصوص اوسکو عناصر کی کیفیات اور کمیات سے ایسا
پورا حصہ ملا ہے جو نہایت مناسب بدن انسانی کے ہو — یعنی ایسی قسمت معتدل اور نسبت مناسب جو انسان کے حصہ مین آئی ہے نہایت قریب
ہو جاتی ہے اوس اعتدال حقیقی سے جسکا اوپر ذکر کیا گیا اور یہ بات شاذ و نادر بعض افراد انسان مین پائی جاتی ہے — یہ اعتدال جسکا طب مین اعتبار
ہے بہ نسبت بدن انسان کے یہی اعتدال اضافی ہے یقینًا پس طرف غیر انسان کے کہ جسے یہ اعتدال حاصل نہین ہے اور نہ مزاج اوسکا قریب
بمزاج انسان ہے بہ نظر اعتدال حقیقے کے اس اعتدال اضافی انسان کی آٹھ صورتین معتبر ہوتی ہین پہلی صورت یہ ہے کہ نوع انسانی میں
یہ معتدل قیاس کیا جائے اور مقیس بنایا جائے بہ نسبت اوس چیز کے کہ جو مختلف اعتدال مین ہے اور خارج از نوع انسانی ہے دوسری
صورت یہ ہے کہ مقیس گردانا جائے بہ نسبت اپنی نوع کے اون اشخاص سے جنکے مزاج کا اعتدال مختلف ہے تیسری صورت
نوع انسانی کی ایک صنف نسبتہً اس کا اعتدال مقیس ہو بہ نسبت اون لوگون کے جو اوس صنف سے خارج ہین اور نوع انسانی مین داخل ہین

چوتھی صورت ایک صنف خاص نوع انسانیکا مزاج مقیس ہو بہ نسبت اون لوگونکے جو اوسی صنف مین داخل ہین اور مختلف الاعتدال ہین - پانچوین صورت ایک شخص خاص ایک صنف نوع انسانی مین سے ایسا معتدل ہو کہ مقیس گردانا جاسکے بہ نسبت مختلف الاعتدال کے جو خارج ہے اوس شخص سے اور صنف اور نوع مین داخل ہے - چھٹی صورت شخص واحد بنظر اختلاف احوال اور اوقات اپنی کے کبھی معتدل ہو اور کبھی غیر معتدل ساتوین صورت ایک ہی شخص بہ نسبت ایک عضو خاص کے معتدل ہو بہ نسبت اون اعضا کے جو اوس عضو سے خارج ہین اور اوسکے بدن مین داخل ہین غیر معتدل ہو آٹھوین صورت ایک ہی شخص بحسب عضو خاص کے معتدل ہو اور مقیس ہو اپنی ذاتی احوال اوسی عضو کی نسبت مین پہلی صورت یعنی انسان کا اعتدال مزاج بہ نسبت سائر موجودات کائنات کی ایک ایسی بات ہے کہ اوسکو بہت گنجائش ہے اور کسی حد خاص مین محدود نہین اور یہی کوئی امر اتفاقی نہین ہے بلکہ اس صورت کی دو حدین افراط اور تفریط کے ہین کہ اونمین سے جب کسی حد کو تجاوز کرے مزاج انسانی باطل ہو جائیگا ایک جانب تفریط کے ہو اوسکے تجاوز بہائم مین شمار کیا جائیگا دوسری جانب افراط اعتدال کی ہے کہ بساطت اور تجرد عن المادہ کی خواص اوس حد کے تجاوز سے پیدا ہوتے ہین عالم کون فساد سے نکلکر روحانیات اور ملکوتیات مین داخل ہو جائیگا - جنمین ان دو حدون افراط و تفریط کے متوسطات بیشمار ہین کہ تفاوت مراتب انسانی اون مراتب کو ظاہر کرتا ہے دوسری صورت وہ درمیانی مزاج ہے اعتدال مین دو حدون افراط و تفریط کے جسکا پہلے صورت مین بیان کیا گیا مگر یہہ اعتدال ایسے شخص مین پایا جاتا ہے جسکا مزاج نہایت معتدل ہو اور وہ صنف بہ نسبت اور اصناف کے غایت اعتدال پر ہو اور سن بھی ایسا ہو کہ اوس سے بڑہ کر نشو و نما اور سن مین نہو سکے - اگرچہ یہہ معتدل وہ اعتدال حقیقی نہین رکھتا جسکا وجود ابتدا سے فصل مین ہم محال بیان کر چکے تاہم ایسا معتدل نہایت عزیز الوجود ہے اگر بالفرض ایسا انسان کسی اقلیم کے کسی شہر معتدل مین پایا جاوے تو اوسکا اعتدال قریب بہ اعتدال حقیقی بطور قضیہ اتفاقیہ کے نہوگا بلکہ اوسکے اعضا حارہ مثل قلب و اعضائی بارد مثل دماغ و رطب مثل جگر و یابس مثل استخوان کی آپسمین متکافی ہونگے اور جتنا ان اعضا کی موازنہ مین تعادل زیادہ ہوگا اوسیقدر یہ شخص مزاجمین معتدل حقیقی کے قریب ہوگا - ایک عضو خاص کے اعتبار سے کوئی آدمی ایسا معتدل نہین ہو سکتا ہان جلد ایک ایسا عضو ہے کہ وہ تنہا اس درجہ اعتدال کو پہونچ سکتا ہے چنانچہ ذکر اسکا ہم باب تشریح مین اور کچھ آخر فصل ہذا مین بھی کرینگے - ارواح اور اعضا رئیسہ کے اعتبار سے بھی کوئی فرد بشر قریب بہ اعتدال حقیقی نہین ہو سکتی بلکہ ان دونو کے اعتبار سے خارج اعتدال سے ہو کر مائل بجانب حرارت و رطوبت ہوگا اسلئے کہ مبدأ حیات قلب اور روح ہے اور یہ دونو نہایت گرم اور بافراط مائل بجانب حرارت ہین بقائے حیات بجہت حرارت کے اور نشو و نما بوجہ رطوبت کے ہے بلکہ حرارت رطوبت سے قوام پاتی ہے اور غذا لیتی ہے - اعضائے رئیسہ تین ہین جیسا آگے بیان کرینگے اونمین سے ایک دماغ ہے سرد مزاج ہے پر اوسکی برودت اسقدر نہین ہے کہ حرارت قلب و جگر کی تعدیل کرے اور خشک مزاج اعضا رئیسہ مین فقط قلب ہے لیکن اوسکی خشکی اتنی نہین ہے کہ رطوبت دماغ و جگر کے تعدیل کرے اور دماغ بھی اسقدر بارد نہین ہے اور قلب بھی اسقدر یابس نہین لیکن قلب بہ نسبت دماغ و جگر کے یابس ہے اور دماغ بہ نسبت قلب و جگر کے بارد ہے - تیسری صورت معتدل کی بہت گنجائش کم رکھتے ہے بہ نسبت قسم اول یعنی اعتدال نوعی کی مگر اوس سے ایک عرض صالح اور موزون متکافی ہے کہ وہ مزاج صالح ہے ایک گروہ کا چند گروہونسے بقیاس طرف ایک اقلیم کے اور اقالیم سے یا بہ نسبت ایک ہوا کی باقی ہواؤن سے مثلاً اہل ہند کا ایک مزاج ہے کہ وہ تمام ہندوستان مین پایا جاتا ہے اور اونکی صحت اوسی مزاج سے قائم رہتی ہے یا صقالبہ کیواسطے ایک

مزاج مناسب ہے کہ اونکی صحت اوسی پہ موقوف ہی ہر ایک مزاج ان دونو اقلیمونکا بقیاس اپنی صنف کی معتدل ہے اور بقیاس دوسری صنف کے غیر معتدل ہندوستانی کسی آدمی کی بدن کی کیفیت مزاج اگر مثل مزاج صقلابی کی ہو جاوے تو وہ شخص بیمار ہوگا یا مر جائیگا اسیطرح صقلابی کے مزاج کی کیفیت اگر مثل مزاج ہندی کی ہو تو وہ بھی یا مریض ہوگا یا ہلاک ہوگا۔ بیان سے یہ معلوم ہوا کہ ہر ایک صنف سکان معمورہ کیو اسطے ایک مزاج خاص ہے کہ وہانکی ہوا کی موافق وہی مزاج ہے اور اس مزاج کیو اسطے عرض اور گنجایش بھی ہے اور اس عرض کیو اسطے دونو جانب افراط اور تفریط کے بھی ہین۔ **چوتھی صورت** وہ ہو درمیانی مزاج ہی اور واسطہ ہے جنھین عرض مزاج اقلیم کے جسکا تیسری قسم مین ذکر ہوا اس چوتھی قسم کے مزاج کے معتدل سے یہ مراد ہی کہ اس صنف مین اوس سے زیادہ کوئی معتدل نہین ہے۔ **پانچوین صورت** نہایت تنگ تر ہے بہ نسبت قسم اول اور ثالث کے اوس سے وہ مزاج مراد ہے کہ ایک شخص معین کیو اسطے تا وقتیکہ وہ زندہ صحیح موجود ہے اوسکے واسطے ایسے مزاج کی ضرورت ہی۔ اس مزاج کے لیئے بھی عرض ہی جسے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتے ہین بہت ضروری اس مقام پہ یہ امر جاننا چاہیئے کہ ہر ایک شخص ایک مزاج خاص کا مستحق ہے کہ اوسمین دوسرے کی شرکت ممکن نہین ہے یا نادر ہے۔ **چھٹھین صورت** وہ مزاج ہے جو اہے درمیان دو حدون افراط و تفریط (صورت پنجم) کے وہ مزاج ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی شخص کو حاصل ہو تو افضل حال پر اون حالات سے ہوگا جن حالات پر اوسے ہونا چاہیئے یعنی جتنے حالات اوسکے لائق بحال ہین اونمین سے افضل حالات سے متصف ہوگا **ساتوین صورت** یہ وہ مزاج ہے کہ ہر ایک نوع عضو کو اعضا کی اسپر ہونا واجب ہے اور دوسری نوع کو اسکے مخالف مزاج درکار ہے مثلاً استخوان کو واجب ہی کہ اوسکا مزاج یابس زیادہ ہو اور دماغ کو ضرور ہے کہ اوسمین رطوبت زیادہ ہو اور قلب مین حرارت کی زیادہ ضرورت ہی اور پٹھہ مین برودت کی ضرورت زیادہ ہے اس مزاج کی واسطے بھی عرض ہے جسے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتے ہین مگر یہ عرض نسبت عرض اقسام مقدمہ کی کمتر ہے **اٹھوین صورت** یہ مزاج واسطہ ہے ساتوین صورت کی افراط و تفریط کے درمیان مین یہہ مزاج ایک خاص عضو کا ہے ایسا کہ جسوقت اوس عضو کو یہہ مزاج حاصل ہو تو اوسکا حال افضل حالات لائقہ پر ہوگا۔ جب بلحاظ انواع کائنات کی مزاجونکا کیا جاوے تو اونمین سے نوع انسان کا مزاج اقرب باعتدال حقیقی ٹھہریگا پھر اگر اعتبار اصناف کا بھی کرین تو ہمارے نزدیک یہہ بات صحیح ہی کہ جو آبادی موازی معدل النہار کی واقع ہے اور اوس آبادی مین اسباب ارضیہ کے سبب سے کوئی امر مخالف باعتدال نہین عارض ہوا مثلاً پہاڑ یا دریا وغیرہ اوسمین نہین واقع ہین اوس مقام کے رہنے والونکا مزاج ایسا ہے کہ قریب باعتدال حقیقی ہی۔ اور ہماری تحقیق مین یہ بھی ثابت ہوا ہے جو لوگ گمان کرتے ہین خط استوا پر بسبب قرب شمس کے چونکہ حرارت زیادہ ہوتی ہے اعتدال حقیقی باقی نہین رہتا ہے اونکا یہہ گمان غلط ہے ہم نے یہ ثابت کیا ہے کہ مسامتت شمس کی اس مقام پر کمتر مضر ہے اور بکثرت ہوا کو تغیر دیتی ہے بہ نسبت اون مقامات کی کہ جنکا عرض بلد اس مقام سے زیادہ ہے اگرچہ وہان پر مسامتت شمس نہین ہوتی ہے لیکن جسوقت آفتاب اونکی سمت الراس کے قریب آتا ہی اونکو تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور ہوا مین وہانکے تغیر زیادہ ہوتا ہے۔ خط استوا کے رہنے والونکے سب حالات اچھے ہوتے ہین اور اونکے حالات کی فضیلت یکسان رہتی ہے اور کسی فصل کی ہوا اونکے مزاج کی ایسی مخالف نہین ہوتی ہے جسکا ضرر نمایان ہو بلکہ اونکا مزاج ہمیشہ یکسان رہتا ہے ہمنے اس مسئلہ خاص مین ایک رسالہ تصنیف کیا ہے جسمین اپنی اس رائے کو بدلیل ثابت کیا ہے۔ بعد سکان خط استوا کے معتدل مزاج اصناف انسان مین چوتھی اقلیم کے رہنے والے ہین اسلیئے کہ وہ لوگ ایسی جگہ مین ہین کہ ہمیشہ مسامتت آفتاب سے چونکہ اونکے سر پر نہین رہتی ہے لہذا اس گرمی سے وہ نہین جلتے ہین جیسے رہنے والے آخر اقلیم ثانی اور اقلیم ثالث کے اور یہی یہہ لوگ یعنی اقلیم رابع کے رہنے والے اونکے اخلاط مین خامی اور بدن مین زیادتی خیرہ پن کی نہین ہے بہت ہمیشہ دور رہنے آفتاب کی اونکی سمت الراس سے جیسے آخر اقلیم پنجم کے رہنے والے ہین جو

اقلیم اوس سے زیادہ عرض رکھتی ہے ۔ ایک شخص خاص معتدل وہی ہوتا ہے جو فی نفسہ معتدل ہو اور اوسکی صنف بھی سب سے زیادہ معتدل ہو اور نوع سے کہ جو سب انواع سے معتدل ہے ۔ اعضای انسانی کا حال تو اوپر ظاہر ہوا کہ اعضائی رئیسہ بھی قرب اعتدال حقیقی سے نہیں رکھتی بلکہ یہہ بات جاننی ضرور ہے کہ جملہ اعضا کی بہ نسبت گوشت اعتدال حقیقی سے قریب ہے اور اوس سے زیادہ جلد معتدل ہے جلد کا تو یہہ حال ہے کہ اگر ایک پانی جسمین برابر برف اور کھولتا ہوا پانی ملائین اور اوسکا اثر جلد تک پہونچائین شاید اوسکا کچھ اثر جلد تک نہ پہونچیگا شاید کہ جلد مین جسقدر گرمی خون اور رگونکی پہونچتی ہے اور جتنی تبرید عصب کی پہونچتی ہے برابر ہو جاتی ہے اور اسیطرح اگر ایک جسم نہایت خشک اور دوسرا نہایت تر دونون برابر کچھ ملاکر جلد سے ملائین ظاہرا جلد پر کچھ بھی اثر نہوگا اسبات کی شناخت کہ جلد متاثر نہین ہوتی ہے یہہ ہے کہ وہ اپنے حس سے ان چیزونکا ادراک نہین کرتی ہے ۔ یہہ دو معتدل صورتین اجسام کی جو اوپر لکھی گئین کہ جنکا جلد احساس نہین کرتی اور منشا عدم انفعال کا اپنے اعتدال جلد کا ٹھیرایا اور دعوی کیا جنسے کہ جنکا نہین چیزونکے معتدل ہے اوسکی وجہ یہہ ہے کہ اگر جلد معتدل نہوتی بلکہ ان معتدل چیزونکے مخالف ہوتی تو البتہ انکا کچھ اثر جلد کو پہونچتا اور محسوس ہوتا اس لیئے کہ جو چیزین متفق عناصر سے مرکب ہوتی ہین اور طبیعت مین مخالف نہین ضرور ایک دوسرے سے منفعل ہوتا ہے ۔ ایک چیز دوسری چیز سے اوسی وقت متاثر اور منفعل نہین ہوتی ہے جب کہ دونو کسی ایک کیفیت مین شریک ہون اور یہہ مشارکت کیفیت کی اونمین تشابہ ہو ۔ مثال ہم سمجھتا ہے اکثر امتحان ہوا ہے کہ طبیب اور مریض جسوقت دونو ایک ہی درجہ کی تپ رکھتے ہون اوسوقت مریض کا لمس طبیب کو گرم نہین معلوم ہوتا ہے یا کسی سبب خارجی سے اگر ہتھیلیان سرد ہو جاتی ہین تو صحیح آدمی بذریعہ لمس کی تمیز تجویز کیا جاتا ہے غرض اس سے یہہ ہے کہ دو چیزین جب کیفیت مین برابر ہوتی ہین اونمین سے ایک دوسرے سے متاثر نہین ہوتا اختلاف کیفیات مین البتہ انفعال بھی ہوتا ہے اور احساس بھی ۔ ملتقی جلد کا بھی یہہ حال ہے کہ مختلف مقامات کی جلد مختلف قسم کا اعتدال رکھتی ہے ہاتھ کی جلد تمام جسم کی جلد سے زیادہ معتدل ہے اور ہاتھ مین کف کی جلد سب سے زیادہ معتدل ہے اور اوس سے زیادہ راحت کی جلد معتدل ہے اوس سے زیادہ انگلیونکے پیٹ کی جلد ہے وہ معتدل ہے اوس سے زیادہ سبابہ کی جلد معتدل ہے اور اوس سے زیادہ سبابہ کے اوپر کا جو پور ہے اوسکی جلد معتدل ہے ۔ اور انگلیونکے پور گویا کہ بالطبع حاکم ہین ملموسات کی مقدار دریافت کرنیمین جسطرح حاکم کو واجب ہوتا ہے کہ دونو جانب افراط اور تفریط دونو کو سنبھالے رہے تاکہ جو کوئی توسط اور میانہ روی سے باہر ہو فورا اوسے پہچان لے اسیطرح ان انگلیون کا حال ہے کہ جو شے از قسم ملموسات اعتدال سے خارج ہو اوسے فورا پہچان لیتی ہین ۔ جو چیزین اوپر بیان ہو چکین اونکے جاننے کے بعد یہہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہم جسوقت کسی دوا کو معتدل کہین تو ہماری یہہ مراد نہین ہوتی ہے کہ وہ دوا معتدل حقیقی ہے اس لیئے کہ یہہ تو غیر ممکن ہے اور نہ یہہ مطلب ہے کہ جیسے انسان اپنے مزاج مین معتدل ہے اوتنی یہہ دوا بھی معتدل ہو نہین تو یہہ دوا خاص جوہر انسانی سے عینیت رکھتی بلکہ ہماری غرض اعتدال دوا سے یہہ ہے کہ جسوقت حار غریزی یعنی روح یا خون انسانکے بدن سے یہہ دوا منفعل ہو تو ایک ایسی کیفیت اسے لاحق ہوگی کہ وہ کیفیت مخالف اعتدال اور بخارج ایک دو طرفون مساوات بدن انسانی سے نہوگی یعنی حار غریزی سے وہ دوا کچھ متاثر نہوگی بجہت تشابہ کیفیت کے پس گویا کہ یہہ دوا بھی معتدل ہے بہ نسبت اوس اثر کے جو بدن انسان کی نسبت ذکر کیا گیا اسیطرح کسی دوا کو جب حار یا بارد ہم کہین تو یہہ غرض نہین ہے کہ وہ اپنے جوہر ذاتی مین نہایت حرارت و برودت رکھتی ہے یا اوسکا جوہر ذاتی بدن انسان سے زیادہ حار یا زیادہ بارد ہے ورنہ وہ سے معتدل سے یہہ مراد ہوگی کہ اوسکا مزاج مثل مزاج انسان کے معتدل ہو بلکہ حرارت و برودت مزاج دوا سے یہہ مراد لیتے ہین کہ وہ جسقدر حرارت خواہ برودت انسانکو بدن مین پیدا کرتی ہے حرارت اور برودت اصلیہ بدن انسانی سے زیادہ ہوتی ہے اسی جہت سے بعضے دوا بقیاس مزاج انسان کے

اور عقرب کی مزاج مین وہی دوا گرمی پیدا کرتی ہے یا ایک دوا بہ نسبت مزاج انسان کے گرم ہوتی ہے اور سانپ کی مزاج کی نسبت وہی دوا سرد قرار
دیجاتی ہے بلکہ انسان مین خاص ایک دوا بہ نسبت زید کے جسقدر گرم ہوتی ہے اوتنی گرم بہ نسبت عمرو کے نہین ہوتی اسی فائدہ پر بنا کرکے معالجین
کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب کسی شخص کی تبدیل مزاج کرنا چاہین ایک دوا پر اقتصار نکرین جسوقت کہ اوسکا اثر ظاہر نہوتا ہو بلکہ دوسری دوا بدل دین
مزاج معتدل مین ہمکو جو کچھ بیان کرنا تہا جب کر چکے تو اب غیر معتدل کا بھی بیان کرنا چاہیے تا ہم کہتے ہین کہ غیر معتدل مزاج خواہ بقیاس
کسی نوع کے فرض کیا جائے یا کسی صنف یا شخص یا عضو سے نسبت دیا جائے اوسکی بھی آٹھ صورتین ہوسکتی ہین مگر یہہ آٹھون صورتین
اس بات مین تو مساوی اور مشترک ہین کہ مزاج معتدل کے مخالف اور مقابل ہین اور خروج اعتدال مین مختلف ہین اونکا اختلاف اسطرح
پر جاری ہوتا ہے کہ یا تو خروج اعتدال سے بوجہ بساطت ہو اور علی الاطلاق غیر معتدل ہو یہہ بات اوسی صورت مین ہوتی ہے کہ جس معتدل
سے اس مزاج کو نسبت دیجاے اوس سے اسکو ایک ہی طرح کی مخالفت خواہ مضادت واقع ہو مثلاً فقط حرارت مین تضاد ہو یا فقط برودت
مین اور علی ہذا القیاس دوسری صورت یہہ ہے کہ اس مزاج کا خروج اعتدال سے بسیط نہو بلکہ مرکب ہو کہ دو کیفیتون متضادہ مین خروج
اعتدال سے ہو۔ اور بسیط غیر معتدل جو ایک ہی قسم کی مضادت رکھتا ہے یا وہ مضادت کیفیت فاعلہ مین رکھتا ہو اور اوسکی دو قسمین
ہین یا زیادہ گرم ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نرکھتا ہو یا زیادہ سرد ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور
یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نرکھتا ہو۔ اور اگر مضادت کیفیت منفعلہ مین رکھتا ہو اوسکی بھی دو قسمین ہین یا خشکی اوسمین مقدار مناسب
سے زیادہ رکھتا ہے لیکن حرارت اور برودت اوسکی مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہے خواہ رطوبت اوسمین مقدار مناسب سے زیادہ ہے اور
برودت اور حرارت مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہے۔ یہہ چارون قسمین مضادت بسیطہ کی ایسی نہین ہین کہ ایک زمانہ مین تک انکی
کیفیت کا اثر واحد باقی رہے اور جو اثر انکین مانع اثر اصلی کا ہوتا ہے پیدا نہو مثلاً غیر معتدل بسیط جسکی حرارت مقدار مناسب سے زیادہ ہے
اگرچہ بعد استعمال کے کسی بدن مین پہلے حرارت ہی پیدا کرتا ہے تہوڑے زمانہ کے بعد یبس بھی پیدا کرتا ہے اسیطرح غیر معتدل البسیط جو بارد زیادہ
ہو مقدار مناسب سے بعد تہوڑے زمانے کے بدن مین رطوبت بھی مقدار مناسب سے زیادہ پیدا کرتا ہے اور یہہ رطوبت غریبہ کہلاتی ہے اور
اسیطرح غیر معتدل البسیط جسمین یبس اندازہ لائق سے زیادہ ہو وہ بھی برودت غیر مناسب پیدا کرتا ہے اور غیر معتدل البسیط جسمین رطوبت غیر مناسب
ہو اگر یہہ رطوبت بافراط ہے تو نسبت غیر معتدل یابس کے تبرید زیادہ کرتا ہے اور اگر بافراط رطوبت نہو البتہ حفاظت بدنکی دیر تک کرکے آخر کو
پھر ایسی برودت پیدا کرتا ہے جو مقدار مناسب سے زیادہ ہو **فائدہ** ان بیانات سے اتنا تو ضرور سمجھ مین آتا ہے کہ اعتدال اور صحت کو جسقدر مناسبت
حرارت سے ہے اتنی برودت سے نہین ہے۔ غیر معتدل البسیط کی تو یہہ چارون قسمین بیان ہوچکین اب باقی رہا غیر معتدل جو دو کیفیتون مین مضادت
کسی مزاج معتدل سے رکھے اوسکی بھی چار صورتین ہین **پہلی صورت** یہہ ہے کہ حرارت اور رطوبت ساتھ ہی حد اعتدال سے زیادہ ہون **دوسری صورت**
کہ حرارت اور یبوست دونون اعتدال سے خارج ہو **تیسری صورت** کہ برودت اور رطوبت مین ساتھ ہی غیر معتدل ہو **چوتھی صورت**
برودت اور یبوست مین معاً خارج از اعتدال ہو۔ اب چونکہ حرارت اور برودت کی زیادتی معاً خواہ رطوبت اور یبوست کی زیادتی معاً
ایک مزاج مین جمع نہین ہوسکتی اسلیئے یہہ دو صورتین ترکیب یعنی اجتماع دو کیفیتون متضادہ کی شمار اقسام سے ساقط کردی گئین اگرچہ
قسمت عقلی اونکو شامل تہی۔ ان آٹھون صورتون مین ہر ایک صورت کا یہہ حال ضرور ہے کہ یا بلا مادہ ہوگی یا مع مادہ ہوگی بلا مادہ ہونے
کی یہہ معنی ہین کہ مزاج اس غیر معتدل کا بدن انسان مین محض ایک کیفیت پیدا کرے وہ کیفیت اسدرجہ کی نہو کہ اوسکی جہت سے کسی خلط

کو نفوذ کی قابلیت اس بدن کو حاصل ہو کہ پھر وہ خلط اسی کیفیت غیر معتدلہ سے متکیف ہو کر بدن انسان کو متغیر کرے جیسے حرارت مدقوق کی خواہ
برودت تگرگ زدہ یا برف زدہ کی کہ یہہ غیر معتدل بلا مادہ کی پوری مثال ہے - اور با مادہ ہونیکے یہہ معنے ہین کہ بدن انسان کی ایسی کیفیت
یہہ غیر معتدل کردے کہ اوس سے ایک خلط مناسب اوسی کیفیت کی اس بدن مین نافذ ہو اور یہی کیفیت غیر معتدلہ اوسپر غالب ہو جیسے بلغم
زجاجی سے سردی جسم انسانی کو حاصل ہوتی ہے خواہ صفراء کراثی و زنجاری سے جو سخنی پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد [illegible] ان دونو خلطون سے
جو کیفیت ہوتی ہے وہ ظاہر ہے اور کتاب ثالث و کتاب رابع مین انشاء اللہ تعالی ہر واحد مزاج سادہ و گانہ کی مثالین بتفصیل بیان
کیجاینگی - جاننا چاہیے کہ مزاج مادہ کی ساتھہ دو طرح سے خیال کیا جاتا ہے اس لئے کہ یہہ عضو کبھی تو تر ہوتا ہے کہ مادہ مین بھیگ جاتا ہے
اور کبھی مجاری اور بطون مین یہہ مادہ محتبس ہو جاتا ہے اور یہہ احتباس ہی کبھی تو اوس عضو مین ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی نہیں پیدا کرتا ہے اس مقام کے مناسب اہم
مین بحث اسیقدر تھی جو اس فصل مین کی گئی ان بیانات مین جو باتین غیر واضح ہین طبیب کو چاہیے کہ اونکو مسلم جانے اور اونکا بدلیل ثابت کرنا
حکیم طبعی کے سپرد کرے - **فصل دوسری تعلیم ثالث مزاج اعضا کے بیان مین** خالق تبارک و تعالی نے ہر حیوان اور ہر عضو حیوان کو ایک
مزاج خاص عطا فرمایا ہے جو اوسکے لائق اور مناسب تھا اور جسمین اوس مخلوق کے احوال اور افعال کی مصلحت تھی اور جتنا اوس حیوان یا عضو
کو تحمل ممکن تھا تحقیق اس مسئلہ کی حکیم فیلسوف پر واجب ہے طبیب کو اس سے کچھہ واسطہ نہین ہے - انسان کو خالق عالم نے ایسا مزاج معتدل
عطا فرمایا جو معتدل اس عالم کون و فساد مین ممکن تھا اور باوجود اعتدال مزاج کے اس مزاج کو مناسبت اوسکی قوی سے ایسی عطا فرمائی کہ اونکا
فعل و انفعال تمام ہوتا ہے اور ہر عضو خاص کو جو مزاج اوسکے لائق تھا عطا فرمایا اسی بنا پر بعض اعضا کا مزاج نہایت گرم اور بعض کا نہایت
سرد اور بعض کا نہایت خشک اور بعض کا نہایت تر پیدا کیا - نہایت گرم مزاج بدن انسان مین روح اور دل ہے کہ جو منبع روح کا ہے
اوسکے بعد خون اگرچہ وہ جگر مین پیدا ہوتا ہے لیکن بوجہ اتصال قلب کے استفادہ اس قدر حرارت کا کرتا ہے جو کبد مین نہین ہے خون کے
بعد حرارت مین درجہ کبد کا ہے اس لئے کہ جگر بشکل خون بستہ کے ہے اوسکے بعد عضو حاریہ یعنی ریہ بعد اوسکے گوشت ہے کہ اوسکی گرمی ریہ کی گرمی سے
بہی کم ہے اس جہت سے کہ ریشہ ہائے عصب جو سرد مزاج ہے گوشت مین لپٹے ہوتے ہین اوسکے بعد حار مزاج عضل یعنے پٹہ کہ وہ گوشت سے
بہی کمتر گرم ہے اسلئے کہ اوسمین عصب اور رباط کی آمیزش ہوتی ہے اوسکے بعد طحال یعنی تلی کی حرارت ہے کہ اسمین درد خون کا ہوتا ہے اوسکے
بعد گردونکی گرمی ہے کہ اونمین خون کم ہوتا ہے اوسکے بعد گوشت دونو پستان اور انثیین یعنے خصیہ کا اوسکے بعد طبقات جو رگہائے جہندہ مین ہوتے ہین
نہ بلحاظ اونکے جوہر عصبی کے بلکہ بذریعہ اوس خون اور روح کے جو انمین رہتے ہین گرمی پہونچتی ہے بعد اوسکے طبقات اون رگونکے جو ساکن ہین
اور اونمین فقط خون موجود ہے بعد اوس کی جلد تمام بدن کی بعد اوسکی جلد کف دست کی جسے ہم اوپر معتدل لکھہ چکے ہین - سب سے زیادہ سرد
چیز بدن انسان مین بلغم ہے اوسکے بعد بالونکی سردی ہے بعد اوسکے ہڈی اوسکے بعد غضروف یعنی کُری اور اوسکے بعد رباط اوسکے بعد وتر
یعنی زردہ اوسکے بعد غشا یعنے جہلی بعد اوسکے عصب یعنی پٹھہ بعد اوسکے نخاع یعنی حرام مغز بعد اوسکی دماغ یعنے بہیجا بعد اوسکے شحم یعنے
چربی بعد اوسکے سمین یعنی [illegible] بدن انسانی کی اوسکے بعد جلد سب سے رطب چیز بدن انسان مین بلغم ہے اوسکے بعد خون بعد اوسکے [illegible]
اوسکے بعد چربی بعد اوسکے دماغ اوسکے بعد حرام مغز بعد اوسکے گوشت پستان و انثیین اوسکے بعد پہیپھڑا بعد اوسکے جگر پھر طحال بعد اوسکے
گردے اوسکے بعد عضل اوسکے بعد گُرمی بعد اوسکی جلد - یہہ ترتیب وہ ہے جسے جالینوس نے مقرر کیا ہے لیکن اس بات کا جاننا بہت
ضرور ہے کہ پہیپھڑا اپنے جوہر ذاتی خواہ طبیعت مین زیادہ تری نہین رکھتا اسلئے کہ ہر عضو اپنے مزاج اصلی مین مشابہ اپنی غذا کی ہوتا ہے اور

مزاج حار ضعفی مین مشابہ اوس چیز کے ہوتا ہی جو اوسکی غذا سے بڑھی پھر چونکہ پھیپھڑے کی غذا نہایت گرم خون ہے جسمین صفرے کی آمیزش
زیادہ ہوتی ہے اور یہ بات ہمکو قول جالینوس سے ظاہر ہوئی اس غذا کا مقتضا تو یہی تہا کہ مزاج پھیپھڑے کا گرم مائل بخشکی ہوتا لیکن
چونکہ بہت سی فضول رطوبت کی اون بخارات سے جو بدن مین اوٹھتے ہین اور پھیپھڑے کیطرف ازقسم نزلات گرتے ہین اس جہت سے
اسکی یبوست جاتی رہی اور شدید الرطوبت ہی بنا رہا — جگر کی نسبت ریہ کی زیادہ رہا ہے اور اوسکی رطوبت غریزی بہ نسبت ریہ کے بہت
زیادہ ہے اور ریہ رطوبات سے بھیگتے اور تر رہتے ہین جگر سے زیادہ ہی اور اگرچہ ہمیشہ تر رہنا اسکا رطوبت ذاتی کو بھی بڑہاتا ہے —
اسیطرح ضرور ہے کہ حال بلغم کا سمجھا جائے اور خون کا بھی لحاظ کیا جائے ایک خاص جہت سے وہ یہہ ہے کہ بلغم جو کسی چیز کی ترطیب
کرتا ہے اکثر اوپر ہی اوپر بہگو دیتا ہے اور تر کرتا ہے اور خون کی ترطیب جس چیز مین ہوتی ہے اوسکی جوہر ذاتی مین رطوبت بڑہتی ہی علاوہ
بران بلغم طبعی مائی کبھی فی نفسہ رطوبت مین زیادہ ہوتا ہے اسلئے کہ خون چونکہ نضج اوسکا پورا ہوتا ہی یا بہت بہت سی رطوبت اوس کی
متحلل ہو جاتی ہے یعنی بلغم مائی سے جسوقت خون بنتا ہے بوجہ نضج کے اوسکی رطوبت متحلل ہوجاتی ہے — آیندہ بہت قریب معلوم ہوگا کہ بلغم
طبعی درحقیقت خون ہے کہ بعض قسم کی استحالہ کی وجہ سے بلغم ہو گیا ہی — سب سے زیادہ خشک انسان کے بدن مین بال ہے جو بخار دخانی سے
پیدا ہوتا ہے اسطرح پر کہ خلاء بخاری متحلل ہوکر محض دخانیت بستہ ہوجاتی ہے بعد اوسکے ہڈی کی یبوست ہے کہ وہ سب اعضا مین سختی اور صلابت
زیادہ رکہتی ہے لیکن ہڈی بال کے بہ نسبت رطوبت زیادہ رکہتی ہی اسلئے کہ اوسکی پیدائش خون سے ہوتی ہے اور اوسکی ساخت ایسی ہے
کہ رطوبت اصلی کو جذب کرلیتی ہے اور اوسپر قدرت رکہتی ہے اسی جہت سی بعض ہڈیون سے اکثر حیوانات کو غذا سے کثیر ملتی ہے اور بالون
سے بقدر غذا بھی نہین ملتی ہے ہان شاذ و نادر شاید کسی حیوان کو اس سے تغذیہ ہوتا ہو جیسا بعضون نے گمان کیا ہے کہ شپرہ بالونکو ہضم
بھی کرلیتا ہے اور بآسانی حلق سے اوتار لیتا ہے مگر ہم جسوقت دو مقدارین برابر ہڈی اور بال سے ہموزن لیکر قرع انبیق مین تقطیر کرین!
ہڈی سے پانی اور دہنیت زیادہ ٹپکیگی کہ اوتنی بالون سے نہ ٹپکیگی اور ثفل ہڈی کی تقطیر مین کم رہیگا اور بالونکی تقطیر مین زیادہ اس تجربہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ ہڈی مین بالون سے زیادہ رطوبت ہے بعد ہڈی کی یبوست غضروف کی ہی اوسکے بعد رباط کی بعد اوسکے وتر کی بعد اوسکے
جہلی کی اوسکے بعد شرائین اوسکے بعد اوردہ اوسکے بعد اون پٹہونکی جو آلہ حرکت ہین بعد اوسکے یبوست قلب کی ہے اوسکے بعد یبوست
اون پٹہونکی ہے جو کہ آلہ حس ہین اسلئے کہ جو پٹھے آلہ حرکت ہین اونکی برودت اونکی یبوست کی معاون زیادہ ہے معتدل سے اور اعصاب حس کے
برودت مین تو زیادہ ہین مگر یبوس مین بہ نسبت معتدل کے انکو زیادتی نہین ہے بلکہ شاید یبوست مین قریب بمعتدل ہین اگرچہ برودت
بھی معتدل سے انکو بقدر بعید نہین ہے بعد ان پٹہونکی یبوست جلد کی ہی **فصل تیسری تعلیم ثالث سے امزجہ اسنان**
اور اجناس کے بیان مین انسان کی عمر طبعی کے چار حصہ مقرر کیے گئے اونمین سے ہر ایک حصہ کا ایک نام جداگانہ ہی اور لفظ
سن کی ہر ایک حصہ پر ایک ہی معنی مین بولی جاتی ہے — پہلا حصہ سن نمو اور سن حداثت کہلاتا ہی تیس برس کے قریب تک اسکا زمانہ ہے
اسکے بعد سن وقوف ہے جسے سن شباب بھی کہتے ہین اوسکی حد پینتیس ۳۵ یا چالیس برس تک ہی بعد اوسکے سن انحطاط ہی مگر اوس سن مین
قوت اصلی باقی رہتی ہے یہہ سن ارباب کہولت کا ہی ساٹھ برس تک اسکی نہایت ہی اور پھر سن انحطاط کا کہ جسمین ظہور ضعف قوت کا بھی
ہوتا ہے اور یہہ سن مشایخ کا ہی آخر عمر تک مگر سن حداثت کی پانچ قسمین کی جاتی ہین اونمین سے پہلا سن طفولیت ہے جبتک لڑکے کی اعضا
مستعد حرکات نشست و برخاست کی نہین ہوتے ہین یہ سن طفولیت کہلاتا ہی دوسرا سن صبی ہے کہ لڑکا چلنے پہرنے لگتا ہی مگر ابھی اعضا میں

شدت توانائی کی نہین ہوتی اس سن کو زمانہ کی حد جب تک ہے کہ سب دانت نہین عوام دودہ کے دانت کہتے ہین گر نجائین اور اونکی عوض + + +
نئے دانت سب نہ نکل آئین تیسرا سن مترعرع ہے جو بعد شدت اور درشتی اعضا اور سب دانت نکلنے کے اور قبل بلوغ کے ہوتا ہے چوتہا سن غلامیت
اور بلوغ ہے اوسکا زمانہ جبتک ریش و بروت برآمد ہوکر رہتا ہے پانچوان سن فتی ہے اسکا زمانہ جب تک کہ نمو ٹہرجاتا ہی باقی رہتا ہی ۔ صبیان
یعنی سن طفولیت سے لیکر سن حداثت تک انکا مزاج حرارت مین قریب باعتدال ہوتا ہے اور رطوبت مین گویا کہ اعتدال سے زائد ہوتا ہے
مترجم کہتا ہے اگرچہ اس سن مین حرارت بہت زائد ہوتی ہے مگر زیادتی رطوبت کی جسسے برودت لازم ہے اس حرارت کا کسر اور
انکسار کرکے اوسکو قریب باعتدال کردیتی ہے متقدمین اطبا مین صبی اور شاب کی حرارت مین اختلاف واقع ہے بعضونکی یہہ رائے ہی کہ صبی کی
مزاج مین حرارت زیادہ ہے اسی جہت سے اونمین نمو بہی زیادہ ہوتا ہے اور اوسکے افعال طبعیہ مثل خواہش طعام اور ہضم وغیرہ بہی اکثر اور ہمیشہ بالا
رہتے ہین یہہ دلیل زیادتی حرارت کی سن صبی مین اولی ہے ۔ اور دوسری دلیل یہہ ہے کہ اس سن مین چونکہ حرارت غریزیہ کی اصلی جو مادہ منی سے اونکو
ملتی ہے تازہ اور مجتمع ہوتی ہے اس جہت سے اونکی حرارت بہ نسبت شبان کے زیادہ ہوتی ہے ۔ بعضونکی یہہ رائے ہی کہ حرارت غریزی
جوانونمین بہت قوی ہوتی ہے اور خون اونمین زیادہ اور متین یعنے پختہ اور معتدل القوام ہوتا ہے اور اسی جہت سے اونکی نکسیر زیادہ
پہوٹتی ہے ۔ ایک یہہ بہی دلیل کثرت حرارت جوانون کی تجویز کرتے ہین کہ مزاج اونکا مائل بصفراویت ہوتا ہی اور لڑکونکا مزاج مائل بہ بلغمیت
ہوتا ہے اور چونکہ جوانونکی حرکات قوی تر ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہی اور استمراء اور ہضم طعام اونکا قوی ہوتا ہے اسکا بہی منشا
حرارت ہے ۔ لڑکونمین زیادتی شہوت طعام کی جو منشا حرارت ٹہرائی ہے یہہ بات صحیح نہین ہے بلکہ کثرت شہوت طعام کا منشا برودت
ہوتی ہے اسیوجہ سے اکثر شہوت کلبی بوجہ برودت کے پیدا ہوتی ہے جوانون مین جو ہمنے شدت ہضم طعام کا دعوے کیا دلیل اوسکی یہہ ہے کہ اونمین
تشنج اور سقے اور تخمہ کمتر عارض ہوتا ہے جیسا لڑکونکو اکثر بوجہ سوء ہضم عارض ہوتا ہی ۔ مزاج جوانونکا جسنے جو مائل بصفراویت کہا اوسکا ثبوت
یہہ ہے کہ اکثر امراض حارہ مین مبتلا ہوتے ہین مثل حمائے غب کے اور سقے اونکی اکثر صفراوی ہوتی ہے بخلاف اسکی لڑکونکے امراض بارد رطب
ہوتے ہین کہ اونکے تپین بلغمی ہوتے ہین اور اکثر اونکی قے مین بلغم برآمد ہوتا ہی ۔ نمو کی زیادتی لڑکونمین بہی بوجہ قوت حرارت نہین ہوتی
بلکہ اوسکا منشا کثرت رطوبت ہی اور بہوک کی زیادتی اونمین نقصان حرارت پر بخوبی دلالت کرتی ہے یہہ خلاصہ دلائل مذہب فریقین
کا ہے مگر جالینوس ان دونون گروہ کا مذہب کو رد کرتا ہی اور اوسکی رائے یہہ ہی کہ دونونکی حرارت قوت مین برابر ہے اور دراصل مین تفاوت
فرق یہہ ہے کہ لڑکونمین مقدار حرارت زیادہ ہے اور کیفیت یعنی حدت اور لذع کمتر اور جوانونمین مقدار حرارت کم ہوتی ہے اور کیفیت یعنی
حدت و لذع بیشتر توضیح قول جالینوس کا یہہ ہے فرض کرو کہ ایک ہی حرارت مقدار واحد مین خواہ ایک ہی جسم لطیف حار مقدار واحد
کا بکیفیت واحد کبھی تو ایسے جسم مین پہیلی اور منتشر ہو کہ جسکا جوہر رطوبت زیادہ رکہتا ہے مثل پانی کی اور کبھی جسم یابس مین مثل پتہر وغیرہ کی
پہیلی اور منتشر ہو اس فرض خاص مین ہم یقیناً پانی کی مقدار مین گرمی زیادہ پائینگے اور کیفیت حدت مین نرمی اور اونکی ملموس ہوگی بخلاف
پتہر کے کہ اوسکی مقدار حرارت گو کم ہوگی مگر حدت کی کیفیت بدرجہ زیادہ ہوگی اسیطرح سے لڑکی اور جوانونکی حرارت تصور کرنی چاہیے
چونکہ لڑکونکی پیدایش منی کثیر الحرارت سے ہوئی ہے اور ابہی اس حرارت کو وہ اسباب بہم نہین پہونچے جو اوسے تحلیل مین لائین کہ لڑکا مثل
اسپ تیز رو کے تیزی مین چلا جاتا ہی اور رفتہ رفتہ نمو چلا آتا ہے ابہی ٹہرا نہین ہی کسی حد پر مقتضا ہر مین قطار ثلثہ کو لیس کی حرارت کیطرف رجوع
کرنیکا کیا مذکور ہے ۔ اور جوانونکو اگرچہ کوئی ایسا سبب بہم نہین پہونچا جو حرارت غریزیہ کو بڑہائے اور نہ ایسا کوئی سبب واقع ہوا جو اوسکو بجہا سکے

بلکہ وہ حرارت محفوظ رہتی ہے بجہت رطوبت کی جو کیفیت اور کمیت مین ساتھ ہی کم ہو اور اسیطرح محفوظ رہے گی یہانتک کہ حرارت زمانہ انحطاط کو پہونچے —
رطوبت جوانونمین اگرچہ بنسبت لڑکپن کے کم ہو جاتی ہے مگر اتنی کم نہین ہوتی ہے کہ حفاظت حرارت غریزیہ نکرسکے البتہ پیری مین انکو کم ہوتی ہے
بیشک یہہ بات صحیح ہو کہ لڑکپن کی رطوبت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ نمو مین بھی بکار آمد ہوتی ہے اور حفاظت حرارت غریزیہ بھی کرتی ہے بعد اوسکے
جوانونمین اتنی باقی رہجاتی ہے کہ دونون باتونکو تو کافی نہین ہوسکتی ہے مگر ایسا نہین کہ ایک بات کو بھی کافی نہو سکے اسی جہت سے جو ایسا
ہوا کہ رطوبت جوانونکی بدرجہ اوسط ہے کہ ایک امر دو باتونمین ضرور بکار آمد ہو یہہ بات تو محال عقلی ہے کہ رطوبت کی مقدار اتنی ہو کہ تنمیہ کو تو کفایت
کرے اور حفظ حرارت غریزیہ نکرسکے اسلیے کہ جو چیز اصل کی حفاظت نہین کرسکتی وہ اوسپر کسی چیز کو بڑہانیکی کیا طاقت رکھے گی پس یہی بات
باقی رہی کہ جوانونکی رطوبت اسقدر کم ہوتی ہے کہ حفظ حرارت کرسکتی ہے اور نمو کیواسطے کافی نہین ہوتی — یہہ بھی معلوم رہے کہ جس سن
کا ذکر ہو رہا ہے وہ سن شباب ہے جسے ہم اوپر سن وقوف کہہ چکے ہین [illegible] لکھتا ہے اس فقرے سے شیخ یاد دہی کرتا ہے کہ سن وقوف
مین چونکہ نمو ٹھہر جاتا ہے اور انحطاط کسی قوت کا نہین ہوتا یہہ بات صریح دلیل ہے کہ حرارت غریزی اپنی اصل پر محفوظ رہتی ہے — دوسرے
فریق ثانی کا یہہ قول ہے کہ نمو جو بچپن مین ہے بوجہ رطوبت ہے نہ بسبب حرارت کے یہہ قول محض باطل ہے اسلیے کہ رطوبت واسطے نمو کی بمنزلہ
مادہ کے ہے اور مادہ بنفسہ خود منفعل ہوتا ہے محتاج ہوتا ہے جب تک کہ کوئی قوت فاعلہ اوسمین اثر نکرے اور قوت فاعلہ نمو کیواسطے یا نفس
ہے یا طبیعت جو باذن پروردگار تعالی شانہ کے مگر نفس یا طبیعت بلا کسی آلہ کے کچھہ فعل نہین کرسکتی وہ آلہ بھی حرارت غریزیہ ہے اس سے
ظاہر ہوا کہ نمو کا سبب فاعلی حرارت ہو سکتی ہے نہ رطوبت — یہہ بات جو ان لوگون نے کہی کہ قوت اشتہاے طعام لڑکونمین بوجہ برودت مزاج
ہوتی ہے یہہ بھی محض باطل ہے کہ وہ شہوت فاسد جو بوجہ برودت مزاج کے ہوتی ہے اوسکے ساتھہ ہضم جید اور رغبت دلیہی جزو بدن کب
ہوتی ہے حالانکہ لڑکونمین اکثر اوقات استمرا بہت اچھی طرح ہوتا ہے اگر یہہ بات نہوتی تو اوسکی غذا سے جس قدر جزو بدن ہو کر نمو مین کام آتی ہے
وہ بہ نسبت جزو متحلل کے زیادہ نہوتی کبھی لڑکونکو جو سوء ہضم عارض ہوتا ہے اوسکا سبب یہہ ہے کہ حرص اونکی غالب ہوتی ہے اور ترتیب
طعام مین بد اطواری کرتے ہین اور بیقاعدہ تقدیم و تاخیر غذا اونکی واقع ہوتی ہے اور اکثر وہ غذائین جو ردی الکیموس خواہ مرطوب ہین بمقدار
کثیر کہاتے ہین اور انکو بعد حرکات فساد انگیز اونسے سرزد ہوتے ہین با یوجہ بکثرت چونکہ فضول اونکی معدے مین مجتمع ہوتے ہین کہ
محتاج کثرت تنقیہ کے ہوتی ہین خصوصا اونکے پیہپہڑونمین اجتماع فضول بہت ہوتا ہے اس جہت سے اونکی سانس مین بشدت تواتر اور سرعت پیدا
ہوتی ہے اور اونکی نبض مین عظم نہین ہوتا کیونکہ اونکے قوتین ابہی تمام نہین ہوئین — یہان تک بیان مزاج صبی اور شاب کا تہا جس طرح
پر جالینوس نے کیا اور شیخ نے اپنی عبارت مین اوسکے مطابق تحریر کیا — اب یہہ بھی جاننا بہت ضرور ہے کہ حرارت غریزی بعد مدت کے سن
وقوف کی نقصان شروع کرتی ہے اس سبب سے کہ اوسکا مادہ رطوبت کو وہ ہوا کہ جو محیط بدن انسان ہے جذب کرتی ہے اور حرارت غریزی
ہوا کے جذب کو اندر سے نہین روکتی ہے اور اوسکے ساتھہ حرکات بدنی اور نفسانی جو ضروری ہین یہہ بھی مددگار ہوتے ہین اور طبیعت اس
سن مین مقابلہ سے ان سب باتونکے عاجز ہوتی ہے اسواسطے کہ مدت سے زمانہ اسکو مقابلہ مین ان امور کے گذر چکا اور قوت جسمانی
متناہی ہے اسکی برہان علم طبیعی مین مذکور ہو چکی ہے اس قوت کا فعل خواہ طبیعت کا ایراد بدل ما یتحلل یکسان نہین ہوسکتا — ہان اگر یہہ قوت
غیر متناہی ہوتی اور ہمیشہ ایراد بدل ما یتحلل برابر بمقدار واحد کیا کرتی (یہہ مراد ہماری نہین ہے کہ تحلل ہمیشہ بمقدار واحد ہوتا) بلکہ زیادتی تحلل کی ہر روز
پیدا ہوتی جب ایسا ہوتا تو بدل بمقاومت اور بمقابلہ تحلل کا کرسکتا بلکہ تحلل بالکل نہ باقی رطوبت کو کر دیتا اور جبکہ فقط تحلل فنائی رطوبت کرنے

کافی ہے پس جبکہ اوسکے ساتھ حرکات بدنی و نفسانی ملین اور دونو ملکر نقصان قوت پر آمادہ اور مستعد ہون پھر نقصان قوت کی کیا کیفیت ہوگی
اسوقت ضرور ہوگا کہ مادہ فنا ہوجاوے اور حرارت منطفی ہو خصوصاً جسوقت کہ انطفاء حرارت پر علاوہ کمی مادہ کے ایک سبب دوسرا معین ہو کہ وہ
رطوبت غریبہ ہے جو ہمیشہ بسبب بخیر منہضم ہونے غذا کے پیدا ہوتی جاتی ہے اور اطفاء حرارت پر معین ہوتی رہتی ہے دو وجہ سے
ایک وجہ یہہ ہے کہ اس رطوبت کی وجہ سے حرارت کی مکان مین تنگی ہوتی ہے گویا کہ حرارت اس رطوبت غریبہ مین ڈوبی
جاتی ہے دوسری وجہ یہہ ہے کہ یہہ رطوبت اپنی کیفیت مین حرارت کی ضد واقع ہے اسواسطے کہ یہہ رطوبت بلغمی بارد ہے — یہی
نقصان حرارت کا رفتہ رفتہ موت طبعی تک پہونچا دیتا ہے ہر شخص کیواسطے بسبب اوسکے مزاج اولی کے مقرر ہے عام ازین کہ اوس زمانہ کی
جبتک ہو کہ قوت طبعی حفظ رطوبت کرسکے انسان مین ہر شخص کیواسطے اجل مسمی مقرر کی گئی ہے کہ وہ اشخاص انسانی مین بنظر اختلاف امزجہ
کے مختلف ہوتی ہے اور یہہ اجلین طبعی ہین اور اس عالم مین بعضی بھی اجل واقع ہوتی ہے کہ وہ طبعی سے الگ ہے اور ہر ایک کی ایک مقدار جداگانہ ہے
حاصل اس بیان سے یہہ ہوا کہ بدن صبیان اور شبان کا حار بالاعتدال ہے اور بدن کہول اور مشائخ کے بارد ہین لیکن صبیان کے بدن
مین رطوبت حد اعتدال سے زیادہ ہے کہ نمو کی ضرورت ہے اور اس زیادتی پر تجربہ دلالت کرتا ہے کہ انکی ہڈیان اور اعضا سب نرم ہوتی ہین
اور قیاس عقلی بھی زیادتی رطوبت پر اعانت کرتا ہے اسلئے کہ انکے ایام کا استحالہ منی یا دم سے ہونیکو تھوڑا زمانہ گذرا ہے اور خون اور روح بخاری
کی حرارت ابھی اونسے بخوبی برطرف نہین ہوئی ہے — کہول اور خصوصاً مشائخ جسطرح انکی مزاج برودت زیادہ ہے یبوست بھی زیادہ ہے اسپر تجربہ
شاہد ہے کہ انکی ہڈیان سخت ہوتی ہین اور جلد انکی سوکھی ہوئی کہ اوسپر جھریان پڑی ہوتی ہین اور قیاس عقلی بھی یہی تجویز کرتا ہے کہ زمانہ دراز گذر چکا
ہے اور خون اور روح بخاری سے انکے جسم کے استحالہ کا — اجزائی ناری شبان اور صبیان مین برابر ہین اجزے نامی اور ہوائی صبیان مین زیادہ ہین
اجزائی ارضی کہول اور مشائخ مین زیادہ ہین اور شباب کا مزاج بہ نسبت مزاج صبی کے زیادہ معتدل ہے لیکن یبوست انمین بہ نسبت مزاج صبی کے زیادہ ہے
اور بہ نسبت مزاج شیخ اور کہل کے جوان حار مزاج ہے اور شیخ بہ نسبت جوان اور کہل کے اپنے اعضائے اصلی کے مزاج مین یبوست زیادہ رکھتا ہے اگرچہ
بنظر رطوبت غریبہ کے شیخ ان دونون سے مرطوب زیادہ ہے — انسان کا بنظر اصناف کے یہہ حال ہے کہ عورتونکا مزاج بہ نسبت مردونکے سرد زیادہ ہے
اسی وجہ سے صفت مردی سے اصل خلقت مین قاصر رہی ہین اور رطوبت بھی انکے مزاج مین بہ نسبت مردونکے بہت ہے بسبب برودت مزاج کے عورتونکے
فضول بکثرت ہوتے ہین اور قلت ریاضت بھی انکا ایک سبب تجویز کیا گیا ہے اور جوہر لحمی عورتونکا ضعف ترکیب زیادہ رکھتا ہے اس لحاظ کہ متخلخل اور
نرم ہوتا ہے اگرچہ جوہر لحمی مردونکا بجہت ترکیب اور مخالطت کے زیادہ تنگ ہے اسلئے کہ اوسکا گوشت بوجہ کثافت کے زیادہ برودت سے متاثر ہوتا ہے کہ
اوسمین رگین اور ریشہ ہای عصب نفوذ کیے ہوتے ہین — سکان بلاد شمالی کا مزاج نہایت مرطوب ہے اور پانیمین بیٹھنے والے ملاح اور دہولی وغیرہ
جنکے بیٹھنے پانیمین رہنے سے تمام ہوتے ہین یہہ بھی مرطوب المزاج ہین اور جوان دونون قسمونکے خلاف ہین یعنی خواہ بلاد جنوبی مین رہتے ہین یا خشکی
کے پیشہ ور ہین اوسنکے مزاج بخلاف مزاج ان دونو قسمون کے یابس ہین — علامات ہر قسم کے مزاج کی قریب ہے کہ ہم ذکر کرین جہان ذکر علامات کلیہ و
جزئیہ کا ہوگا تعلیم چوتھی مین دو فصلین ہین — **فصل پہلی ماہیت خلط اور اقسام خلط کے بیان مین** خلط ایک جسم تر روان ہے
کہ پہلے استحالہ غذا کا اوسکی طرف ہوتا ہے اقسام خلط مین ایک خلط محمود ہوتی ہے وہ ایسی چیز ہے کہ جزو ہوجاتی ہے جوہر مغتذی سے خو
خواہ تنہا خلط یا اوسکے ساتھ کوئی دوسری چیز اور مشابہ ہوجاتی ہے جوہر مغتذی سے تنہا یا دوسری چیز سے اگر الغرض یہہ خلط قائم مقام
بدل ما یتحلل شے کا ہوتی ہے اوس چیز کے جو متحلل ہوتی ہے اور اوسکی مین فضول بھی پیدا ہوتے ہین اور ایک خلط ردی ہوتی ہے جسمین یہہ لیاقت نہین

جو خلط محمود ہیں پس ان کی کمی شاذ و نادر کبھی خلط ردی سے خلط محمود بنتی ہے خلط ردی کی جو تمیز ایک یہ بات ہے کہ اگر خلط محمود نہ بنے تو بدن سے دفع ہو جائے
اور متفرق ہو کر بدن سے دور ہو۔ ہم کہتے ہیں کہ رطوبات بدن کی بعض اقسام اولی ہیں اور بعض ثانوی اقسام اولی یہی اخلاط اربعہ ہیں جنکا ہم ذکر
کر چکے ہیں اور اقسام ثانوی کی دو قسمیں ہیں فضول ہیں یا غیر فضول فضول کو بھی عنقریب ذکر کرینگے غیر فضول وہ چیزیں ہیں کہ حالت ابتدائی سے
مستحیل ہو کر اور صورت بدل کر اعضا میں نفوذ کر لی ہیں لیکن ابھی جزو اعضا مفردہ کی جز نہیں ہوتی باقی ہیں اور فعل نفوذ کا تمام ہو جاتا ہے انکی چار قسمیں ہیں
ایک وہ رطوبت ہے جو اندرون اطراف چھوٹی رگوں کے جو گرد اعضائے اصلیہ کے واقع ہیں محصور ہوتی ہے اور یہ رگیں بوجہ اس رطوبت کے
اعضائے اصلی کو رطوبت پہونچانے والی ہیں **دوسری** وہ رطوبت ہے کہ جو اعضائے اصلی میں مثل شبنم کے پھیلی ہوئی ہے اسکو یہ استعداد ہے
کہ غذا اعضا کی ہو جائے جسوقت بدن کو کوئی اور غذا نہ پہونچے اور اسکی یہی استعداد رکھتی ہے کہ اعضائے اصلی کو تری پہونچائے جسوقت بسبب
کسی درشت حرکت وغیرہ کے خشکی عارض ہو **تیسری** وہ رطوبت ہے جسکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہوتا ہے اور یہ رطوبت غذا ہے کہ جو مستحیل
بجوہر اعضا ہوتی ہے بجہت مشابہت مزاج کی لیکن ابھی پوری طور تمام استحالہ تمام نہیں پائی ہے اسلیے کہ قوام تمام کے بعد تو اعضا میں شمار کی جائیگی
پھر رطوبت انکو نہ کہہ سکینگے **چوتھی** وہ رطوبت ہے جو اعضائے اصلی میں داخل ہے ابتدائی نشو سے اسی رطوبت کی جہت سے اتصال اجزا
کا انہیں ہوتا ہے سبب اس رطوبت کا نطفہ سے ہے اور مبدء نطفہ کا اخلاط سے ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ رطوبات خلطیہ محمودہ اور وہ رطوبات
جنکو ہم نے فضول تعبیر کیا ہے اونکا بھی چار قسموں میں انحصار ہے **ایک** جنس خون ہے کہ جو چاروں میں افضل ہے اور بلغم اور صفرا اور سودا ہیں
خون بالطبع حار رطب ہے طبعی اور غیر طبعی طبعی سرخ رنگ کہ اوسمیں بدبو نہیں ہوتی ہے شیرین ہوتا ہے اور غیر طبعی کی دو قسم ہیں **ایک قسم**
وہ ہے کہ اسکا مزاج اپنے حال کی بہت بانسبت کسی چیز کے بدل گیا ہو مگر اسطرح پر کہ اوسمیں سوء مزاج پیدا ہوا مثلا بارد ہو گیا خواہ حار ہو گیا **دوسری**
قسم وہ ہے کہ اوسمیں کوئی خلط ردی پیدا ہوئی اسکی دو صورتیں ہیں یا تو خلط ردی خارج سے وارد ہو کر اوسمیں نافذ ہوئی اور اوسکے
مزاج کو فاسد کر دیا یا کہ خلط ردی اوسی خون سے پیدا ہوئی مثلا اوسمیں عفونت بڑھ گئی پس اوسکا جوہر لطیف مستحیل بہ صفرا کیطرف ہو گیا
اور کثیف جزو سودا کیطرف مستحیل ہوا اور یہ دونو اوسمیں باقی رہے خواہ ایک انمیں کا باقی رہا اس جہت سے اوس خون کا مزاج متغیر ہوا یہہ
دوسری قسم کے خون غیر طبعی کی کیفیت میں مختلف ہوتی ہے بحسب اختلاف اوس چیز کے جو اسمیں ملتی ہے خواہ اصناف بلغم کے ملے یا سودا کے
خواہ صفرا کے خواہ مائیت اوسمیں داخل ہو۔ کبھی یہہ خون بمنزلہ دُرد کی ہو جاتا ہے کبھی رقیق اور کبھی سیاہ ایسا ہوتا ہے کہ جسکی سیاہی شدید ہوتی
ہے کبھی سپید رنگ ہوتا ہے اور اسیطرح اسکی بو اور مزہ بھی متغیر ہوتا ہے اور کبھی تلخ ہو جاتا ہے اور کبھی نمکین اور کبھی ترش ہوتا ہے بلغم بھی
طبعی اور غیر طبعی دو نوع پر ہوتا ہے بلغم طبعی وہ ہے کہ جسمیں صلاحیت اس بات کی ہو کہ وہ کسیوقت خون ہو جائے اس لیے کہ وہ درحقیقت خون
ہے کہ ابھی اوسکا نضج پورا نہیں ہوا وہ ایک قسم بلغم شیرین کی ہے جسمیں شدت سے برودت نہیں ہے بلکہ وہ بقیاس طرف بدن کی قلیل البرودت
ہے اور بقیاس طرف خون اور صفرا کی بارد ہے کبھی قسم بلغم شیرین کی غیر طبعی بھی ہوتی ہے وہ بلغم ایسا ہوتا ہے کہ جو ذائقہ ہم آگے ذکر کرینگے
وہ ذائقہ اوسمیں نہیں ہوتا ہے اگرچہ اتفاقا اوسمیں خون طبعی بھی مل جائے اور اکثر یہہ بلغم بروقت خروج نزلہ کے خواہ نفث میں محسوس ہوتا ہے
بلغم طبعی جو شیرین ہے جالینوس اوسکی نسبت ایسا گمان کرتا ہے کہ طبیعت نے اوسکے واسطے جو کوئی عضو خاص مثل سانچے کر دیا ہوا ہو
نہیں آمادہ کیا خصوصا جیسا کہ مرہ صفرا اور سودا کیواسطے ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ بلغم نہایت قریب ہے خون سے کل اعضا اسکے محتاج ہیں اسلیے
قائم مقام خون کے گردانا گیا اور کوئی عضو خاص کہ جسکی فقط یہی غذا ہو نہیں مخلوق ہوا۔ میں جالینوس کے قول کی شرح اسطرح پر کرتا ہوں کہ ا

بلغم کیطرف حاجت دو وجہوں سے ہی ایک تو ضرورت ہی اور دوسری منفعت سے ضرورت دو سببون سے ہی ہے ایک سبب اون مین سے یہہ ہے کہ
بلغم قریب اعضا کے موجود رہے جس وقت غذا بہم نہپونچے وہ غذا جو آتا وہ خون صالح ہونیکے ہوتی ہے اور مفقود ہونا اوس غذا کا یا بوجہ کیفیت
احتباس کے معدہ اور جگر مین خواہ بذریعہ اور اسباب عارضیہ کے ایسی وقت فقدان غذا مین قوتین اعضا کی بذریعہ اپنی حرارت عزیزی کے متوجہ
بطرف اس بلغم کے ہوکر اسی نضج وجگر ہضم کرینگی اور اس بلغم سے غذائے صالح بنائینگی اور جسطرح حرارت عزیزی اس بلغم کو نضج دیکر منہضم کر کے خون
صالح بناتی ہے اسیطرح حرارت غریبہ کبھی اسکو متعفن کر کے فاسد بھی کردیتی ہے اور اس قسم کی ضرورت مرۂ سودا اور صفرا کیواسطے نہیں ہے
اسواسطے کہ یہہ دونو بلغم کی اس بات مین شریک نہین ہین کہ حرارت عزیزی اونکو خون صالح بنادے اگرچہ اس بات مین اونکو شرکت ضرور ہے
کہ حرارت غریبہ دونو کو مثل بلغم مذکور کے فاسد اور متعفن کردیتی ہے دوسرا سبب یہہ ہے کہ یہہ بلغم خون سے ملے تاکہ تغذیہ اون اعضا
کا جو بلغمی مزاج ہین کرے وہ اعضا کہ جو خون انکی غذا ہوتا ہی اوسمین ایک معلوم حصہ بلغم کا ہونا واجب ہی مثل دماغ کے اور یہہ بات مرۂ صفرا
اور سودا کیواسطے بھی موجود ہے - اور منفعت اس بلغم کی یہہ ہے کہ اعضا اور مفاصل جو کثیر الحرکۃ ہین بذریعہ اس بلغم کے تر ہین اور انکو
بسبب حرارت اور احتکاک (یعنی رگڑ) سے ایسی خشکی عارض نہو اور یہہ منفعت در اصل منتہائے ضرورت پر واقع ہے ---- بلغم جو غیر طبعی ہوتا ہی کبھی اوسمین
سے فضلہ مختلف القوام ہوتا ہی یہانتک کہ حس بھی اوسکے قوام کا اختلاف دریافت کرلیتی ہے یہی بلغم مخاطی کہلاتا ہی اور بعض بلغم غیر طبعی
مستوی القوام حس مین معلوم ہوتا ہی مگر حقیقت مین مختلف القوام ہے اسکو بلغم خام کہتے ہین اور بعض قسم بلغم کی نہایت رقیق ہوتی ہے وہ
مائی کہلاتی ہے اور بعض نہایت غلیظ ہوتی ہے وہ بلغم ابیض ہے جو جصی کہلاتا ہے یہہ بلغم ہے کہ جسکا جز لطیف متحلل ہو گیا ہے
اس جہت سے کہ اوسکا بسبب فزادہ مفاصل مین بہت دیر تک احتباس رہا ہے یہی بلغم سب سے زیادہ غلیظ تر ہے اور بلغم کی ایک قسم مالح یعنی شور ہوتی ہے
اور سب سے زیادہ گرم مزاج اور خشک کوئی بلغم نہین ہوتا ہے اور جو ملوحت پیدا ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہے کہ تھوڑی سی رطوبت مائی کم ذائقہ
خواہ بالکل بے ذائقہ اوسکے ساتھ اجزائے ارضیہ محترقہ خشک مزاج تلخ مزہ باعتدال ملتے ہین اس لئے کہ اگر وہ بکثرت ملین تو ملوحت نہ پیدا ہو بلکہ

تلخی پیدا ہو جمیع املاح کے پیدا ہونیکی یہی صورت ہی اور پانی کی شوریت کی بھی یہی وجہ ہے راکھ یا سجی یا چونے وغیرہ سے جو نمک بنایا جاتا ہے
اوسکی بھی یہی ترکیب ہی کہ بہت سے پانی مین اوس شئے کو پکاتے ہین جسکا نمک بنانا منظور ہوتا ہے پھر اوس پانی کو صاف کرکے جوش دیتے ہین
یہانتک کہ نمک جم جاتا ہی کبھی اس پانیکو بعد صاف کرنیکے بحال خود رہنے دیتے ہین کہ وہ بستہ ہو جاتا ہے اسیطرح بلغم رقیق بے مزہ خواہ
کم مزہ اوسمین بھی جس وقت مرۂ یابسہ جو بالطبع محترق ہے بوزن معتدل ملتا ہے اوسکو نمکین اور گرم کردیتا ہی یہہ بلغم صفراوی ہی مگر جالینوس
لکھتا ہی کہ یہہ بلغم اپنی عفونت سے نمکین ہوتا ہے یا کوئی مائیت اسمین ملکر نمکین کردیتی ہے مین اس قول کی شرح کرتا ہون عفونت اسکو اسطرح
نمکین کردیتی ہے کہ اوسمین احتراق پیدا کرکے رمادیت موجود کرتی ہے اور سبب رماد رطوبت سے ملتا ہے پھر وہی صورت نمک بنانے کی جو اوپر
بیان ہوئی پیدا ہوجاتی ہے اور مائیت کو جو جالینوس نے کہا ہی کہ اسمین ملکر شوریت پیدا کرتی ہے مجھے ایسا گمان ہے کہ تنہا مائیت احداث
ملوحت مین کافی نہین ہوسکتی ہے ظاہر اعبارت جالینوس سے معلوم ہوتا ہی کہ بجائے لفظ (او) کہ جو تقسیم کے معنے پیدا کرتا ہے اصل عبارت جالینوس
مین لفظ (واو) تھی اب اسوقت معنی عبارت کی یہہ ہونگے (کہ یہہ بلغم بسبب اپنی عفونت کی مع ایک مائیت کے جو اسمین ملتی ہے نمکین ہوجاتا ہی)
اسوقت کلام جالینوس کا صحیح المعنی اور تمام ہو جاتا ہی - ایک بلغم ترش بھی ہوتا ہے جیسے بلغم حلو کی دو قسمین بیان ہوئین ایک تو وہ کہ جسکی
حلاوت لذاتہ ہوتی ہی دوسرا وہ کہ اوسکی حلاوت کسی امر خارجی کیوجہ سے ہوتی ہی اسیطرح ترش بلغم کی بھی دو قسمین ہین ایک قسم

تو بسبب ملنے ایک شی غریب کی حاصل ہوتی ہے یعنی سوداے حامض جسکا ذکر ہم آگے کرینگے وہ ملتا ہے **دوسری قسم** مین ترشی کسی امر ذاتی
کی وجہ سے ہوتی ہے وہ امر ذاتی یہہ ہے کہ اس بلغم شیرین کو یا جو بلغم کہ شیرین ہونیوالا ہے پہلی ایک قسم کا غلیان اور جوش عارض ہو جیسے
اور عصارات شیرین مین جوش آتا ہے بعد اوسکے ترشی پیدا ہو — ایک قسم بلغم کی عفص یعنے بکٹھی ہوتی ہے یہہ عفوصت کبھی بسبب
برودت ذاتی کے جو بلغم کو عارض ہوتی ہے پیدا ہوتی ہے اوسکا مزہ مائل بعفوصت ہو جاتا ہے اس لئے کہ اوسکی مائیت منجمد ہوکر بجہت تغیر
کے اوسکا استحالہ تہوڑا سا ارضیت کی طرف ہو جاتا ہے اور اسوقت حرارت اتنی ضعیف ہوتی نہین جو اوسکو جوش مین لاکر ترش کر دے اور حرارت
ایسی قوی ہوتی ہے جو اوسکو نضج تام دے اسی جہت سے وہ عفص رہ جاتا ہے — بلغم کی ایک قسم زجاجی بھی ہے جو ثخین اور غلیظ مثال زجاج
گداختہ کی ہوتا ہے لزوجت اور ثقل مین اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی نہایت پھیکا اور شاید اس پھیکے بلغم مین سے غلیظ وہی بلغم خام ہے اوسکی
طرف تحلیل ہو جاتا ہے یہہ قسم بلغم کی وہ ہے کہ پہلی مائی اور بارد تھی اور عفونت اسمین پیدا نہین ہوئی تھی اور نہ اسمین کوئی اور چیز ملی تھی بلکہ
الگ ایک جگہہ بند پڑا تھا یہانتک کہ غلیظ گاڑہا ہو گیا اور برودت اوسکی بڑہ گئی — اوپر کے بیان سے یہہ معلوم ہوا کہ بلغم فاسد کی بلحاظ طعم کے
چار قسمین ہین — مالح حامض عفص مسیخ یعنے نمکین ترش بکٹھا پھیکا اور بجہت قوام کے بھی بلغم کی چار قسمین ہین مائی زجاجی مخاطی جصی اور بلغم
خام مخاطی مین داخل ہے — صفرا بھی طبعی ہوتا ہے اور ایک بطور فضلہ کے غیر طبعی بھی ہوتا ہے صفرا طبعی خون کا رغوہ یعنی کف ہے سرخ رنگ ناصع یعنی
خالص اور سبک اور تیز ہوتا ہے جسقدر اس خلط مین گرمی زیادہ پہونچتی ہے سرخی زیادہ بڑہتی ہے جسوقت جگر مین پیدا ہوتا ہے اسکی دو قسمین
ہوتی ہین **ایک قسم** اسکی ہمراہ خون کی رگون مین چلی جاتی ہے **دوسری قسم** صاف ہوکر مرارہ کو پہونچتی ہے اور جو حصہ خون
کے ساتھہ جاتا ہے اوسکے جانے کی ایک ضرورت ہے اور ایک منفعت ضرورت تو یہہ ہے کہ خون کے ساتھہ ملکر جو اعضا بلحاظ اپنے مزاج کے مستحق
اس بات کے ہین کہ اونکی غذا مین ایک جزو صالح صفرا کا داخل ہو اون اعضا کا یہہ جزو تغذیہ کرتا ہے جسقدر کہ تقسیم مین اوس عضو کو اس سے
حصہ پہونچتا ہے مثل ریہ کے — اور منفعت اسکی یہہ ہے کہ خون کو لطیف کرکے اوسکو تنگ راہون مین نفوذ کی قابلیت بخشے — جسقدر صفرا
صاف ہوکر مرارہ کیطرف متوجہ ہوتا ہے اوسکا جانا بھی بنظر ضرورت اور منفعت کے ہے ضرورت بہ نسبت تمام بدن کی تو یہہ ہے کہ فضول صفرا اوس سے
تمام بدن کی تخلیص ہو جاتی ہے اور محفوظ رہتا ہے اور بجہت عضو خاص کے یہہ ضرورت ہے کہ مرارہ کا تغذیہ کرتا ہے — منفعت اسکی مرارہ مین جانیکی
دو ہین **ایک** یہہ ہے کہ معا کو ثقل اور بلغم لزج سے دہو کر صاف کر دیتا ہے **دوسری** یہہ ہے کہ معا مین لذع یعنی خلش پیدا کرتا ہے اور
اسیطرح عضل مقعد مین لذع پیدا کرتا ہے تاکہ اوسکو حاجت براز کی محسوس ہو اور واسطے قضاے حاجت کی اوسے حاجتمند کر سکے اور اٹھائے
— اسیوجہ سے اکثر جب سدہ اوس مجری مین پڑتا ہے جو مرارہ سے معا تک اوترا ہے قولنج عارض ہوتا ہے — صفرا غیر طبعی اوسکی ایک قسم یہہ ہے
کہ خروج اوسکا طبعیت سے بہ سبب کسی غریب شی کے ہو جو اوس سے ملی اور ایک قسم یہہ ہے کہ بسبب اوسکی خروج کا مزاج طبعی سے خود اوسکی
ذات ہو بایں طور کہ وہ اپنے جوہر ذات مین غیر طبعی ہو **پہلی قسم** تو بہت مشہور و معروف ہے کہ شے غریب جو اوس سے ملتی ہے وہ بلغم
ہے اس صفرے کی پیدایش اکثر جگر مین ہوتی ہے — اسی قسم اول سے ایک طرحکا صفرا وہ ہے جو بہت کم مشہور ہے اوسمین جو شے غریب
ملتی ہے وہ سودا ہوتا ہے مشہور و معروف یا تو مرہ صفرا ہے یا مرہ مخیہ ہے اس لئے کہ جو بلغم اوسمین ملتا ہے اگر رقیق ہو تو اوس سے مرہ صفرا
پیدا ہوتا ہے اور اگر بلغم غلیظ اوس سے ملے تو مرہ مخیہ پیدا ہوتا ہے یعنے وہ صفرا کہ جو مشابہ ہے انڈے کی زردی سے اس صفرا سے غیر طبعی کی جو غیر مشہور
قسم ہے اوسکا صفرا سے محترقہ نام ہے اوسکی پیدایش دو طرح سے ہوتی ہے ایک یہہ ہے کہ صفرا فی نفسہ سوختہ ہو جائے اور اوسمین رمادیت پیدا ہو کہ

اوسکا ۔ لطیف اس رطوبت سے جدا ہو بلکہ رطوبت اوسمین مختلط ہو جاے اور یہہ بدترین اخلاط ہی اسیکو صفراے محترقہ کہتے ہین دو
پیدایش کی یہہ ہے کہ سودا خارج سے وارد ہو کر اوسمین ملجاے یہہ بہ نسبت قسم سابق کے اسلم ہے اور رنگ اس قسم کا سرخ ہو
اور نہ اوسمین چمک ہوتی ہے بلکہ نہایت مشابہہ خون سے ہے فرق اتنا ہی کہ رقیق ہوتا ہی اور کبھی ایسا اس رنگ سے متغیر بھی ہو جاتا ہی جیسے ابار ۔ رنگ
بدلنے والے پیدا ہون ۔ وہ صفرا جو اپنی طبیعت سے خود بخود خارج ہوتا ہے ایک قسم اوسمین کی اکثر جب پیدا ہوتی ہے تو جگر مین پیدا ہوتی ہے اور
دوسری قسم کی پیدایش جب ہوتی ہی تو معدے مین ہوتی ہے وہ قسم صفرا کہ جسکا تولد اکثر جگر مین ہوتا ہی صنف واحد ہی کہ لطیف خون جسوقت
محترق ہو اوس سے یہہ صفرا پیدا ہوتا ہی اور جو مقدار خون کی احتراق سے کثیف ہو جاتی ہے اوس سے سودا بنتا ہی اور جو قسم کہ اکثر معدے مین
پیدا ہوتی ہے اوسکی دو قسمین ہین کراثی و زنگاری شاید کہ صفراے کراثی مخی کے احتراق سے پیدا ہوتا ہی اس لیئے کہ مخی جسوقت محترق ہوتا ہے
تو احتراق اوسمین ایک سواد پیدا کرتا ہی اور یہہ سیاہی جسوقت زردی سے ملتی ہے درمیانی رنگ ان دونو کا سبز پیدا ہوتا ہے زنگاری کی پیدایش غالبا
اسطرح پر ہوتی ہے کہ جب صفراے کراثی کے احتراق مین شدت ہوتی ہے یہانتک کہ اوسکی رطوبات جلکر فنا ہو جاتی ہین اور مایل بیاض کیطرف بوجہ
خشکی کے ہو جاتا ہی اس لیئے کہ حرارت پہلے جسم تر مین یہہ اثر کرتی ہے کہ اوسے سیاہ کر دیتی ہے پھر جتنی جتنی حرارت بڑہتی جاتی ہے سیاہی کو کم
کرتی جاتی ہی اور اوسکی رطوبت کو فنا کرتی ہے یہانتک کہ سفید کر دیتی ہے ۔ اس مسئلہ کی ثبوت مین تر لکڑی کی مثال سمجھنی چاہیئے کہ پہلا اوسکا
کوئلہ بنتا ہے اوسکی بعد راکھ ہو جاتی ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ حرارت جسم تر مین سیاہی پیدا کرتی ہے اور خشک مین سپیدی اور برودت جسم تر مین
سفیدی پیدا کرتی ہے اور خشک مین سیاہی یہہ دونو حکم جو ہمنے کراثی اور زنگاری مین کیئے ہین محض تخمینی ہین ۔ صفرے کی زنگاری قسم جمیع اقسام صفرا
مین بہت گرم اور نہایت ردی اور بڑی قاتل ہے یہہ بہی کہتے ہین کہ یہہ قسم جوہر سمی سے ہی ۔ سودا چوتہی خلط ہے طبعی بہی ہوتا ہی اور فضلہ غیر
طبعی دم محمود کا درد ہے اور تفل اور عکر الدم ہے مزہ اسکا شیرین اور عفص کے درمیان مین ہے جگر مین جب پیدا ہوتا ہی تو اوس کی دو قسمین ہو جاتی ہین
ایک قسم خون کی ساتھ اعضا مین نفوذ کرتی ہے **دوسری** قسم طحال کی طرف چلی جاتی ہے اور جو قسم کہ خون کی ساتھ نفوذ کرتی ہے اوسکی
ایک ضرورت ہی اور منفعت بھی ہے ضرورت تو یہہ ہے کہ خون سے ملکر بمقدار واجب تغذیہ مین ہر ایک ایسے عضو کے اعضاے بدن سے بکار آمد ہو
جسکی غذا مین جزء صالح سودا کا پڑنا ضرور ہے مثل ہڈیونکے ۔ اور منفعت یہہ ہے کہ خون کو مضبوط کرے اور تقویت دی اور تکثیف کرے ۔ طحال
کیطرف سودا کی جو قسم جاتی ہی وہ اوسیقدر ہوتا ہی کہ جسے خون اپنے ہمراہ لینے سے چہوڑ دیتا ہی اور اوس سے مستغنی ہوتا ہی اوسکا نفوذ بہی طحال مین بنظر
ضرورت اور منفعت دونو کے ہوتا ہے ۔ ضرورت بحسب نام بدتر تو یہہ ہے کہ تنقیہ فضول کرے اور بہ حسب ایک عضو خاص کی یہہ ہے کہ طحال کی
غذا ہی اور منفعت اسکی جب ہوتی ہے کہ جب طحال سے کہنچکر فم معدے پر پہونچے یہہ منفعت دو طرح کی ہے **ایک** تو یہہ ہے کہ فم معدے کو
مضبوط کرتا ہے اور تکثیف و تقویت اوسکی کرتا ہے **دوسری** یہہ ہے کہ فم معدے مین بوجہ اپنے مزہ خاص کی خارش پیدا کرتا ہی اوسوقت معدہ
متنبہ گرسنگی پر ہوتا ہی اور بھوک معلوم ہوتی ہی یہہ بھی **ضرور جاننا چاہیے** کہ جو صفرا مرارہ کیطرف کہچتا ہے وہی ہے کہ جس سے خون مستغنی ہوتا ہے
اور اوسکو اپنی اصلاح مین صفرے کیطرف کچہہ حاجت نہین ہوتی ہے اور جو صفرا مرارہ سے معا کیطرف کہچکر جاتا ہے اوسکی مرارہ کو کچہہ پروا نہین ہوتی ہے
اسی طرح سودا بہی جسقدر طحال کیطرف کہچکر جاتا ہے وہی ہے کہ جسکی خون کو کچہہ ضرورت نہین ہے اور جو سودا طحال سے کہچکر فم معدے کی طرف
جاتا ہی اوس سے طحال بے پروا ہوتی ہے اور جسطرح وہ صفرا کہ مرارہ سے معا کو جاتا ہی قوت دافعہ پر آگاہی دیتا ہی اسفل معا سے اسیطرح یہہ سودا
جو فم معدے کیطرف کہچتا ہی قوت جاذبہ پر اوپر سے آگاہی دیتا ہے فسبحان اللہ احسن الخالقین ۔ سودا غیر طبعی وہ ہے کہ جو بطریق رسوب اور ثفل

سری صورت اس کی گرخالص نہین ہے رنگ

حرارت جسم تر مین سیاہی پیدا کرتی ہے اور خشک مین سپیدی اور برودت برعکس

کہ نہیں ہوتا ہے بلکہ بطور خاکستر اور احتراق کی ہوتا ہے اس لیے کہ ترشی مین ضمن ارضیت ملتی ہے اونمین اجزاے ارضیہ کی تمیز و ظہر ہوتی ہے
یا بطریق رسوب اور ترشی سے مثال اسکی واسطے خون کی سوداے طبعی سے دیجاتی ہے یا تمیز بجہت احتراق کے ہوتی ہے کہ لطیف متحلل ہو جاے
اور کثیف بقت باقی رہے مثال اسکی واسطے خون اور اخلاط کے سوداے فضلی سے دیجاتی ہے جسکا نام مرہ سودا ہے۔ رسوب سوداے خون کے
جو اور کسی خلط کیواسطے نہو اسکی وجہ یہہ ہے کہ بلغم مین بوجہ لزوجت کی کوئی چیز تہ نشین نہین ہوتی مثل تیل کے اور صفرا مین رسوب بجہت
لطافت اور قلت اجزاے ارضیہ کے نہین ہوتا اور یہی چونکہ صفرا ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور زیادہ اجزا اسکے خون سے ملے ہوے تمام بدن مین
ہوتے ہین اونکی تمیز اور انفصال خون سے دشوار ہے اور یہی اوسکا رسوب بقدر معتد بہ نہین دریافت ہوسکتا اور اگر متمیز بھی ہو تو رسوب
اتنا نہین ٹھہرتا ہے کہ متعفن ہو اور سرعت دفع ہو پس جسوقت متعفن ہو لطیف اوسکا متحلل ہو اور کثیف اوسکا سوداے حراقیہ ہو کر باقی رہے
کہ جسمین رسوب نہو۔ سوداے فضلیہ کی کئی قسمین ہین ایک قسم خاکستر صفراے حراقیہ کی ہے اور وہ مزہ مین تلخ ہوتی ہے اس سودا کے بیچ
اور اوس صفرا مین جسکا ہمنے صفراے محترقہ نام رکہا ہے فرق یہہ ہے کہ صفراے محترقہ مین خاکستر مخلوط نہین ہوتی ہے اور یہہ سودا خود خاکستر
ہے بذات خود متمیز ہے اور اسکے اجزاے لطیف متحلل ہوتے ہین دوسری قسم سوداے فضلیہ کی رماد بلغم ہے اور بلغم کے اجزای احتراقی
سے پیدا ہوتی ہے اگر بلغم نہایت لطیف مائی ہو اوسکی رمادیت نمکین ہوگی ورنہ ترش خواہ عفص ہوگی تیسری قسم سوداے فضلیہ
کی وہ ہے کہ خاکستر خون اور اوسی خون کی حراقت سے پیدا ہوتی ہے یہہ قسم نمکین مائل باندک حلاوت ہوتی ہے چوتھی قسم
سوداے فضلیہ کی خاکستر سوداے طبعیہ کی ہوتی ہے اگر سوداے طبعی رقیق ہو تو اوسکی خاکستر خواہ اوسکے اجزاے محترقہ بہت ترش
ہونگے جیسے سرکہ جب زمین پر گرتا ہے جوش مین آکر ایسی ترشی بو دیتا ہے کہ اوسکی بو سے مکھیان وغیرہ بھاگتی ہین اور اگر سوداے طبعی
غلیظ ہو تو اوسکی رماد اور حراقت مین ترشی کم ہوتی ہے بلکہ کسیقدر عفوصت اور تلخی اوس کے مزہ مین ہوتی ہے۔ اب معلوم ہوا کہ قسم سوداے
ردی کی تین ہین ایک قسم سودا کی وہ ہے جو رماد ہے صفرا کی جسوقت صفرا مین احتراق ہو اور لطیف اوسکا متحلل ہو جاے۔ اور دو قسمین وہ ہین
کہ جو اسکے اوپر مذکور ہوئین وہ سودا جو احتراق بلغم سے پیدا ہوتا ہے دیر مین ضرر کرتا ہے اور اوسکی ردائت بھی کم ہوتی ہے اور بہت جلد
فساد انگیز سوداے صفراوی ہوتا ہے مگر بوجہ لطافت کے علاج پذیر سب قسمون سے زیادہ ہے باقی دو قسمین جنکی ردائت اور زیادہ تجویز کی گئی
اونمین جو زیادہ ترشی رکھتا ہے اوسکی ردائت بھی زیادہ ہے لیکن ابتدا مین اگر اوسکا تدارک کیا جاے تو علاج پذیر ہونیکی قابلیت زیادہ
رکھتا ہے تیسری قسم اونمین کی جسکا جوش زمین پر گرنے سے کم ہوتا ہے اور رنگ اور قیام اوسکا اعضا مین کم ہوتا ہے اور حدت و رداءت مین منتہی طرف
اہلاک کی ہوتا ہے مگر تحلل اوسکا بہت دشوار ہے اور نضج پانے مین اوسکے نہایت دقت ہے علاج پذیر بھی مشکل سے ہوتا ہے یہی سب قسمین
ہین اخلاط طبعیہ اور فضلیہ کی جو اوپر بیان ہوئین — جالینوس کہتا ہے کہ راے صائب نہین ہے اوس شخص کی جسنے گمان کیا کہ خلط طبعی فقط
خون ہے اور سب اخلاط فضول ہین انکی احتیاج بالیقین ثابت نہین ہے دلیل اس راے کے غلط ہونیکی یہہ ہے کہ اگر تنہا خون ہی خلط طبعی ہوتا کہ
تغذیہ اعضا کا وہی کرتا تو سب اعضا ایک ہی مزاج کے ہوتے اور قوام اونکا مشابہ ہوتا پہر ہڈی مین بہ نسبت گوشت کی سختی زیادہ نہوتی اور چونکہ
ہڈی مین سختی زیادہ ہے اوسکی اور کوئی وجہ نہین ہے مگر یہہ کہ اوسکے خون مین آمیزش سودا کی ہوئی ہے کہ جو جوہر صلابت اور سختی ہے اسیطرح
اگر فقط خون سے تغذیہ فرض کیا جاے تو دماغ بہ نسبت گوشت کے زیادہ نرم نہو گا چونکہ نرم ہے اسکا سبب بجز اسبات کے کہ اسکی غذا مین خون کے ساتھ
جوہر نرم بلغم کا بھی ملتا ہے اور کچھ نہین ہے۔ خون کو یہ صفت تو ضرور حاصل ہے کہ جمیع اخلاط کو ساتھ ملا رہتا ہے جب اسکا اخراج کرین تو اخلاط

سے منفصل ہو کر نکلتا ہے — ایک مثال چارون خلطون کے محسوسات کی ہم بیان کرتے ہین برتن مین ایک چیز بھری ہوئی ہے کہ اوسمین بطور کف اوپر نکلتا ہے جو چیز اوپر نظر آتی ہے وہ صفرا ہے اور ایک چیز مثل سپیدی بیضۂ مرغ کے ہے وہ بلغم ہے اور ایک چیز تہ نشین ہے وہ سودا ہے اور ایک چیز مائی ہے کہ جسمین رطوبت محسوس ہوتی ہے اور جسکا فضلہ بول مین دفع ہوتا ہے یہہ مائیت داخل اخلاط مین نہین ہے کیونکہ مائیت کی پیدایش مشروبات سے ہوتی ہے جو غذا سے بدن نہین ہوتے حاجت مشروب کی طرف اس وجہ سے ہے کہ غذا کو رقیق کرے اور اوسکو نفوذ کے قابل کر دے اور خلطون کی پیدایش تو ماکول اور مشروب دونون سے ہوتی ہے مگر وہ مشروب جو غاذی ہو غاذی کے یہہ معنی ہین کہ بالقوہ شبیہہ ہو اجزاے بدنی کی جو چیز بالقوہ شبیہہ بدن انسان کی ہے وہ جسم مرکب ہے نہ بسیط اور پانی بسیط ہے اسلیے یہہ غاذی نہین ہو سکتا ہے — بعض کم فہم آدمی ایسا گمان کرتے ہین کہ قوت بدن کی کثرت خون کی تابع ہے اور ضعف بدن تابع قلت خون کے ہے حال آنکہ یہہ بات صحیح نہین ہے بلکہ معتبر یہہ ہے کہ بدن کو خون سے کسقدر نصیب اور حصہ پہونچا ہے اور بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ اخلاط مین جسوقت زیادتی اور کمی ہو بعد اسکے کہ جو مقدار مناسب انکے بدن کے واسطے ہے اوس نسبت پر جو ہے ہو چکین جب بھی صحت محفوظ رہتی ہے یہہ خیال بھی صحیح نہین ہے بلکہ ضرور ہے ہر خلط کیواسطے کہ باوجودیکہ وہ مقدار مناسب پر ہو اوسکے واسطے ایک مقدار محفوظ ہونی چاہیے جسکی نسبت کسی دوسری خلط سے نہ لیجاے بلکہ اوسکی مقدار فی نفسہ لیجاتی ہے — اخلاط کے بیان مین بہت سی مباحث ایسی باقی رہگئی ہین کہ جو طبیبونکے درجے کے موافق نہین ہین اونسے فلاسفۂ طبعی بحث کرتے ہین

فصل دوسری تعلیم چوتھی کیفیت تولد اخلاط کے بیان مین — جاننا چاہیے کہ ہضم غذا کا سبب منقطع یعنے چبانیکو ہوتا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ منہ کی سطح معدہ کی سطح سے متصل ہے بلکہ یہہ دونو سطحین گویا ایک ہی ہین اور اوسی معدہ کی سطح سے منہ کی سطح مین بجہت شدت اتصال کے قوت ہاضمہ موجود ہوتی ہے اگرچہ وہ اسقدر نہین ہے جو معدہ مین ہے تاہم جسوقت کہ چبائی ہوئی چیز کو سطح اندرونی منہ کی ملتی ہے کسیقدر اوسمین تغیر پیدا کرتی ہے اسی تغیر کا یہہ بیان اثر دیکھنے مین ہوتا ہے کہ جیسے دانہ گیہون کا حرارت غریزیہ جو اوسمین واقع ہے دیتی ہے اسیواسطے گیہون کو اگر منہ مین چبا کر دنبل یا اور خراج پر لگائین جتنا سود فائدہ کریگا اگر گیہون کو پیسکر پانی مین ملا کر خواہ پکا کر لگائین اتنا مفید نہوگا — اسیواسطے کہا ہے کہ اس بات پر دلیل کہ چبائی ہوئی چیز مین کسیقدر ہضم قبل از انحدار شروع ہو جاتا ہے یہہ ہے کہ بعد چبانیکے اوسکا اصلی مزہ اور بو باقی نہین رہتی پھر جب انحدار اوسکا معدہ مین ہوتا ہے وہان جاکر ہضم تام ہوتا ہے یہہ ہضم فقط حرارت معدہ سے نہین ہوتا ہے بلکہ اور بھی کسیقدر حرارت معدہ کی داہنی طرف جگر سے یا بائین طرف طحال سے پہونچتی ہے — طحال بھی ایسی فائدہ حرارت دیتی ہے نہ بذریعہ اپنے جوہر کے بلکہ بواسطہ شرائین جو اوسکے کے جو اوسمین ہین معدہ کو ملتی ہین غذا کے مقدم حصہ بیشتر رگین جو بھی حرارت پہونچتی ہے وہ حرارت ثرب کی ہے جو ایک عضو شحمی ہے قابل حرارت کا بسبب ہے بسبب شحم کے اس حرارت کو معدہ تک پہونچاتا ہے — ... کی جانب ... جو حرارت پہونچتی ہے اسلیے کہ قلب حجاب کو گرم کرکے اس ذریعہ سے معدہ کو گرم کرتا ہے جب غذا ہضم ہوتی ہے تو پہلے غذا اکثر حیوانات مین کیلوس بنتی ہے اور بہیئہ شرکت مشروب کی صورت کیلوس کی اوسپر طاری ہوتی ہے — کیلوس ایک جوہر سیال جو مثل آش جو غلیظ کے ہے بعد کیلوس ہونے کے لطیف اسکا معدہ سے اور امعا سے جذب ہو کر طرف عروق کے دفع ہوتا ہے ان رگون کا ماساریقا نام ہے اور یہہ پتلی رگین ہین سخت متصل امعا سے متصل جب غذا دفع ہو کر انمین پہونچتی ہے انہین سے ایک رگ جسکا باب کبد یا دروازہ جگر نام ہے اوسمین ہو کر جگر مین نافذ ہوتی ہے کہ اوسکی اجزا اوسکی شاخین باب کبد کی جو داخل اور چھوٹی چھوٹی اور ضعیف مثل بال کے باریک ہین اور اونکے منہ ... سے اخر ہے اول اوسکی منہ سے جو پشت جگر پر نکلی ہے اور کوئی چیز ان چھوٹی چھوٹی راہون کے اندر ہو کر نافذ نہین ہو سکتی مگر جسقدر پانی یا کوئی چیز مشروب زیادہ رقیق

ہم استعمال کرتے ہیں تو اسلیے کہ بدنکو تھوڑے پینے پانی کی ضرورت ہو اور پانی جسقدر پیا جاتا ہے غذا کی تنفیذ کیواسطے تاکہ غذا رقیق ہو کر باریک باریک رگوں میں در آئے ۔ جب غذا
ان چھوٹی چھوٹی رگوں کے اندر داخل ہوتی ہے ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا سارا جگر اس تمام کیلوس کو ملاقی ہوتا ہے اور ملجاتا ہے اسی جہت سے فعل جگر کا اسپر
کیلوس میں شدید اور سریع ہوتا ہے اسوقت اس کیلوس کا پہر طبخ ہوتا ہے اور ہر طبخ میں ایک چیز مثل کف کے اوپر ہوتی ہے اور ایک چیز تہ نشین
مثل رسوب کے ہوتی ہے اور کبھی ان دونوں کے ساتھ اگر طبخ میں افراط ہو جائے ایک چیز محترق اور اگر پورا طبخ نہو تو ایک چیز خام بھی پیدا ہوتی ہے
۔ کف تو صفرا ہے اور رسوب سودا اور یہہ دونوں طبعی خلط ہیں اور سوختہ چیز میں لطیف صفرا سے ردی یعنی غیر طبعی اور کثیف سودا سے ردی یہہ دونوں
غیر طبعی ہیں اور خام وہی بلغم ہے اور جو شے صاف ہو کر خوب نضج پاتی ہے وہی خون ہے مگر جبتک جگر میں رہتا ہے نہایت پتلا ہوتا ہے یعنی جتنی
غلاظت خون کو لائق ہے اوتنی نہیں ہوتی ہے اس لیئے کہ وہ اسوقت جسکی طرف محتاج نہیں ہے اسمیں ملی ہوتی ہے اور پتلے کا سبب
یعنی تنفیذ غذا اوپر مذکور ہو چکا ۔ پہر یہہ خون جگر سے جب الگ ہوتا ہے تو اوس رطوبت زائدہ سے پاک اور صاف ہو جاتا ہے جسکی حاجت واسطے
تنفیذ غذا کے تھی اور اب وہ حاجت مرتفع ہو گئی یہہ رطوبت جگر سے کھنچکر اوس رگ میں آتی ہے جو گردونکی طرف اوتری ہے اور اپنے ہمراہ
خون اسقدر لاتی ہے کہ جو براہ کمیت اور کیفیت گردونکے غذا کی لائق ہو اس رطوبت کی چکنائی اور دموییت دونو گردونکی غذا ہوتی ہے اور
جو کچھہ اس رطوبت میں باقی رہتا ہے وہ بطرف مثانہ اور احلیل کے آجاتا ہے ۔ خون جسکا قوام اچھا ہوتا ہے ایک بڑی رگ کی طرف سے کہ
جو پشت کبد سے نکلی ہے اور وہ میں آتا ہے اور وہ رگیں ہیں پاکن جو کبد سے نکلی ہیں اور یہہ خون جداول اور وہ میں آتا ہے اور جداول اور وہ
سے ہو کر سواقی جداول میں آتا ہے سواقی سے جداول سے رواضع سواقی میں آتا ہے کہتا ہے جداول اور سواقی اور رواضع کا بیان
باب تشریح جگر میں دیکھنا چاہیے میان اوسکی تفصیل میں نازل ہو کا ملتمس پہر رواضع سے خون نکلکر پتلی پتلی رگیں جو مثل بال کے ہیں اونمیں
آتا ہے اون رگوں کی مونہہ سے اعضائے جسم میں مترشح ہوتا ہے یہہ اندازہ مقرر کیا ہوا اوس حکیم کا ہے جسکی حکمت سب پر غالب ہے ۔ خونکی پیدائش
کا سبب فاعلی حرارت معتدلہ ہے اور سبب مادی غذا میں جو معتدل حصہ نکلے اور سبب صوری نضج کامل ہے اور اوسکی علت غائی بدنکا غذا دینا
۔ صفرائے طبعی جو کف خون کا ہوتا ہے اوس کا سبب فاعلی حرارت معتدلہ اور صفرائے محترقہ کا سبب فاعلی حرارت ناری مفرط یعنی زائد خصوصا
وہ حرارت جو جگر میں ہوتی ہے اور سبب مادی غذا میں جو چیز لطیف اور چرب اور حلو اور حریف اور تیز ہے اور سبب صوری نضج کا بحد افراط پہونچ
جانا اور علت غائی ضرورت اور منفعت دونونکا ذکر فصل اول میں ہو چکا ہے ۔ بلغم کا سبب فاعلی نقصان حرارت کا ہے اور سبب مادی
اوسکا جو غذا کہ غلیظ بارد رطب بالزوجت ہو اور سبب صوری بلغم کا کمی نضج کی ہے اور علت غائی ضرورت اور منفعت جو اوپر بیان ہو چکی ہے
سودائے طبعی کا سبب فاعلی حرارت معتدل اور سودائے محترقہ کا جو حرارت حد اعتدال سے بڑہ جائے اور سبب مادی سودا کا جو غذا کہ غلیظ ہو اور نہ
رطوبت اوسمیں نہو ایسی غذا اگر گرم مزاج ہو واسطے تولد سودا کے سبب قوی ہوتی ہے اور سبب صوری اوسکا ثقل جو تہ نشین ہوتا ہے وجہہ
یا اوسمیں سیلان نہیں ہوتا ہے یا تحلل نہیں ہوتی ہے اور علت غائی اوسکی وہی ضرورت اور منفعت ہے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ۔ سودا اکثر بسبب
حرارت جگر کے پیدا ہوتا ہے یا طحال میں ضعف ہو جائے یا برودت ایسی پہونچے کہ اخلاط میں انجماد پیدا کرے یا زمانہ دراز احتقان میں گذرے
یعنی اخلاط بدن میں محتقن اور بستہ رہیں کہ اونکا خروج کسی استفراغ کے ذریعہ سے نہو یا امراض بہت پیدا ہوں اور مدت میں اونکے طول
کہ اخلاط کو خاکستر کر دیں ۔ جسوقت سودا میں کثرت ہو اور درمیان جگر اور معدہ کے ٹھہرے خون اور اخلاط جیدہ کا تولد کم ہوتا ہے اسی جہت سے
بدن میں خون کم نظر آتا ہے ۔ اس بات کا جاننا ضرور ہے کہ حرارت اور برودت تولد اخلاط کے سبب فاعلی ہیں مع دیگر اسباب کے مگر حرارت معتدلہ

خون کو پیدا کرتی ہے اور افراط حرارت سے صفرا پیدا ہوتا ہے اور نہایت افراط حرارت سے سودا پیدا ہوتا ہے بسبب فرط احتراق کے اور برودت بلغم کو پیدا کرتی ہے زیادہ برودت سے سودا پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ زیادتی انجماد کی ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو قوتیں منفعلہ ہیں بمقابلہ قوتوں فاعلہ کے اونکی رعایت بھی کرنی چاہیے اور اس بات پر اعتقاد قائم کر دینا واجب نہیں ہے کہ ہر مزاج اور مرکب سے اوسکی شبیہ بالاصالت پیدا ہوتی ہے اور ضد اوس مزاج کی بالعرض اوس سے نہیں پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ مزاج کو ایسا اکثر اتفاق ہوتا ہے کہ اپنے ضد کو بالعرض پیدا کرتا ہے چنانچہ بارد یابس مزاج رطوبت غریبہ کو پیدا کرتا ہے جو اوسکے ضد ہے اور یہہ فعل اس مزاج کا بوجہ مشاکلت اور مشابہت کے نہیں ہے بلکہ برودت اور یبوست کی وجہ سے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہوتا ہے اور بلغم کامل جس سے جذب رطوبات ہو نہیں ہونے پاتا باعث سے رطوبت غریبہ پیدا ہوتی ہے بالادمالت یہ رکوبت لازم ہے عدم نضج کو جو لازم ہے برودت اور یبوست کو مثال اسکی ایک آدمی نحیف وضعیف ہوتا ہے جسکے جوڑ بند ڈھیلے اور بال بدن پر کم اور جلد سرد اور نرم نازک اور رنگ پھیکا اور ایسی بالعرض کو مشابہ ہے جو بوڑھے شیخوخت میں بلغم پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ مزاج شیخوخت کا درحقیقت بارد یابس ہے اور بلغم کی رطوبت بلحاظ یابس مزاج کے رطوبت غریبہ معلوم ہوتی ہے یہ بھی جاننا بہت ضرور ہے کہ واسطے خون کے اور جو خلط ہمراہ خون کے رگوں میں جاری ہوتا ہے ایک ہضم تیسرا بھی ہے علاوہ ان دو ہضموں کے جو اوپر مذکور ہوئے اور جسوقت یہہ خون مع دیگر اخلاط کے اعضا پر تقسیم ہوتا ہے پس جبکہ ہر عضو کو حصہ خاص پہونچتا ہے اوسوقت ایک ہضم چوتھا بھی ہوتا ہے — **پہلا ہضم** جو معدہ میں ہوتا ہے اوسکا فضلہ براز ہے جو براہ امعا دفع ہوتا ہے **دوسرا ہضم** جو کبد میں ہوتا ہے اوس کا فضلہ بیشتر تو براہ بول دفع ہوتا ہے اور باقی بطرف طحال اور مرارہ کے جاتا ہے **تیسرا اور چوتھا ہضم** کا فضلہ ذریعہ تحلل کے دفع ہوتا ہے کہ وہ محسوس نہیں ہے جیسے پسینہ اور میل اور نہیں دونوں ہضموں کا فضلہ ہے جو منافذ محسوسہ مثل ناک اور کان کے یا منافذ غیر محسوسہ مثل مسامات کے دفع ہوتا ہے خواہ منافذ طبیعی مثل [illegible] اورام منفجرہ کے خواہ وہ زائد چیزیں ہوں جو بڑھنے اوگتی ہیں مثل بال اور ناخن کے اونکی راہ سے دفع ہوتا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسکے اخلاط رقیق ہو جاتے ہیں اوسکے اخلاط کے نکلنے اور استفراغ پانے سے ضعف ہوتا ہے اور بسبب وسیع ہونے مسامات کے اذیت پاتا ہے ضعف قوت کا اس سبب سے ہے کہ تحلل جسقدر زیادہ ہو ضعف قوت اوسکا تابع ہوتا ہے اور یہہ بھی سبب ہے کہ اخلاط رقیقہ کا تحلل اور استفراغ آسان ہے اور جس چیز کا تحلل اور استفراغ آسان ہوتا ہے اوسکے ہمراہ تحلل روح کا بھی بیشتر ہوتا ہے پس روح کی تحلل سے یقیناً ضعف پیدا ہوتا ہے — اور یہہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسطرح ان اخلاط کے واسطے اسباب پیدایش اور تولد میں درکار ہیں اسیطرح انکو بدن میں حرکت کرنیکے واسطے بھی اسباب درکار ہیں — حرکت جسمانی اور دیگر اشیائے حارہ خون اور صفرا کو حرکت دینے کے اسباب ہیں اور کبھی سودا کو بھی حرکت دیتے ہیں اور اوسکی تقویت بھی کرتی ہیں مگر سکون اور آرام بلغم کو تقویت دیتا ہے اور بعض سودا کے اقسام کو اور اوہام بذات خود محرک اخلاط ہیں مثلاً سرخ چیز کا دیکھنا محرک خون ہے اسیواسطے جو شخص رعاف میں مبتلا ہو اوسکو منع کیا جاتا ہے کہ جو شے سرخ اور چمکدار ہو اوسکی طرف نہ دیکھے — اسیقدر بیان اخلاط اور کیفیت اونکے تولد کی مناسب اس مقام کے تھی جو ہم نے ذکر کیا اب شایع فاضلین کے ان باتوں کو صواب اور خطا ہونے میں جو کیا ہے طبیعیین سے ہے اطبا سے نہیں ہے

تعلیم پانچویں میں ایک فصل اور پانچ جملے ہیں فصل میں بیان ماہیت عضو اور اقسام عضو کا

اعضا اون اجسام کا نام ہے جو اول آمیزش اخلاط سے پیدا ہوتے ہیں جیسے اخلاط مادہ اجسام میں جو اول آمیزش ارکان سے متولد ہوتے ہیں اعضا کی اولی دو قسمیں ہیں مفرد اور مرکب اعضائے مفردہ وہ ہیں کہ جو جزو محسوس اون اعضا میں سے کسی عضو کا لیا جاوے اوسکا نام اور اوسکی حد ذاتی اور کل کا نام ایک ہی ہوگا مثلاً گوشت اپنے اجزا میں بھی کیفیت رکھتا ہے پارہ گوشت بھی گوشت کہلاتا ہے اور عصب جتنی شاخیں اوسکے اجزا ہیں سبکی کیفیت

رکھتے ہیں اور ہڈی کی بہ نسبت اپنے اجزا کی اسی صفت پر ہے اور جو عضو مثل ان تینو کے ہو وہ عضو مفرد ہے اور ان اعضائے مفردہ کو
اعضائے متشابہۃ الاجزا بھی کہتے ہیں - اور اعضائے مرکبہ وہ اعضا ہیں جنکی جزو اور کل کا نام اور انکی حد ایکسی نہو جیسے ہاتھ پاؤں مونہہ
کہ مونہہ کی جزو کو مونہہ نہیں بولتے اور ہاتھ کے جزو کو ہاتھ نہیں کہتے ان اعضائے مرکبہ کو اعضائے آلیہ بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ یہہ اعضا
آلہ ہیں واسطے نفس کے اوسکی حرکات اور افعال کے تمام ہونیکے واسطے - اول اعضائے متشابہۃ الاجزا سے ہڈی ہے یہہ سخت پیدا
کی گئی اسواسطے کہ بنائے قیام بدن اور ستون اوسکی حرکات کا ہو اور اوسکے بعد غضروف یعنی کری وہ بہ نسبت ہڈی کے نرم ہے اور لچکی ہے
اور بہ نسبت تمام اعضا کے سخت ہے فائدہ اوسکی خلقت کا یہ ہے کہ ہڈیونکا اعضائے نرم سے متصل ہونا بوجہ حسن انجام پاوے ایسا نہو کہ سخت
اور نرم دو چیزیں بے کسی درمیانی شے کے ترکیب پائیں کہ نرم کو سخت سے اذیت ہو خصوصاً جسوقت کہ چوٹ لگے یا تنگ جگہ میں دبے بلکہ یہی
ترکیب مناسب ہے کہ درجہ بدرجہ سختی گھٹتی جاوے اور نرمی بڑھتی جاوے جیسی ترکیب شانہ کی ہڈی میں اور پسلیوں کے اطراف خلفی میں اور جیسی
نرم ہڈی خنجرہ کے نیچے یعنی استخوان سر سینہ - ایک یہ بھی فائدہ خلقت غضروف کا ہے کہ اوسکی جہت سے مفاصل جو آپس میں قریب قریب ہیں
اور ایک دوسرے کو صدمہ رگڑ کا پہونچتا ہے اونمیں حسن انتظام پیدا ہو کہ وہ بسبب صلابت کے ریزہ ریزہ نہو جائیں اور ایک یہ بھی فائدہ خلقت
غضروف کا ہے کہ جسوقت کوئی عضل کسی ایسے عضو کیطرف کھنچتا ہے کہ جسمیں ہڈی نہو تو غضروف پر اعتماد کرتا ہے اس شکل میں غضروف قوت پاتا ہے
جیسے عضل اجفان یعنی پلکونکے کوئے اسجگہہ پر غضروف انکی عضلات کیواسطے ستون اور دعامہ یعنی ٹیک اونکے اوتار کے واسطے ہو گئی ہے
کبھی اکثر مقامات میں احتیاج ہوتی ہے کہ ایک شے جو بہت قوی ہو جیسے حنجرہ میں اوسکے واسطے ایک اعتماد حائل ہو غضروف کی [illegible]
چند شمار کیا جاتا ہے تیسرے وہ جسم ہے کہ جسکا محل نبات یا مقام روئیدگی دماغ ہے یا نخاع رنگ اوسکا سفید ہے [illegible] نرم [illegible]
اور جدا ہونے میں سخت اسکی خلقت اس غرض سے ہوئی ہے کہ اعضا کا احساس اور حرکت تمام ہو [illegible]
پیدا ہوتے ہیں اور مشابہ ہیں [illegible] اعضا متحرک ہیں [illegible]
کی ہوتا ہے یا بوجہ انقباض عضل کے اور رجوع کرنے عضل کے طرف اپنے کے وہ جذب پیدا ہوتا ہے اور کبھی اعضائے متحرکہ کو ڈھیلا کرتے ہیں وہ [illegible]
جو بوجہ انبساط عضل کے جسوقت وہ اپنی ہیئت اصلی کیطرف پھرے [illegible] خواہ مقدار طول میں جسوقت عضلہ کے بڑھنے کی ضرورت ہو اور [illegible]
طبعی عضلہ کی مقرر ہے اوسپر باقی رہے اوسوقت بھی یہی اوتار فائدہ استرخا کا دیتے ہیں جسطرح ہم [illegible] معلوم کرینگے [illegible] ہیئت کو
بعض عضلات میں یہ اوتار اکثر مرکب اوس چیز سے ہیں کہ جو عضلہ میں نافذ ہوکر اوسکی دوسری جانب نکلتی ہے اور یہی اوتار [illegible] ترکیب
کہ جنکا ذکر ہم اوتار کے بعد کرینگے اور وہ رباطات ہیں - رباطات بھی جسم عصبانی [illegible] معلوم ہوتے ہیں ہڈیوں [illegible] اگر [illegible]
عضل کے پہونچتے ہیں اور وہاں پر بھی رباطات مع اعصاب اور اوتار کے مجتمع ہوکر ریشہ ریشہ کر کے بطور لیف کے ملحق ہوتے ہیں انمیں سے جو
متصل عضلہ کے ہوتی ہیں اوسپر گوشت آجاتا ہے اور عضلہ سے جدا ہوتی ہیں منفصل تک خواہ عضو متحرک تک وہ بذات خود جمع ہو کر وتر کو پہنچاتی ہیں
- یہ رباطات جنکا ہمنے ذکر کیا یہہ بھی اجسام مشابہ عصب ہوتے ہیں بعض کو انمیں سے مطلق رباط کہتے ہیں اور بعض انمیں کا اسم عصب
نام رکھا جاتا ہے جو رباط کہ عضلہ تک پہونچتا ہے اوسکا فقط رباط نام رکھا گیا اور جو رباط اعضا تک نہیں پہونچتا ہے بلکہ اوسنے دونو کنارے دو ہڈیوں کے
منفصل کا میل کر دیا خواہ اور اعضا کے درمیان وصل پیدا کیا اور مضبوط یا استوار کی ایک چیز [illegible] کو دوسری چیز سے کر دی یہہ رباط [illegible]
بھی اسے کہتے ہیں یا اسم عصب مخصوص ہوتا ہے - رباطات میں کسی ایک کو بھی حس مطلق نہیں ہے اسمیں مصلحت ہے تاکہ اس کو اذیت نہ پہونچے

اوس حرکت اور رگ پرنے سے جو کیفیت اسکو لازم ہے رابطہ کی منفعت اوپر کے بیان سے معلوم ہو چکی - اوسکے بعد شریانات ہین یہہ اجسام
دل سے اوگتے ہین اور رسیدہ ہو کر بطرف اعضا کی اور مجوف طولانی ہوتے ہین او عصبانی ہین کہ جنکا جوہر رباطی ہی انکو واسطے حرکت
انبساطی اور انقباضی دو نون ہین ان دونون حرکتونکا فصل اور جدائی سکونات سے ہوتا ہے انکی خلقت کا فائدہ یہہ ہے کہ قلب مین ہوا
پہونچا کر ترویح کرین اور بخار دخانی جو قلب مین پہونچتا ہی اوسے دفع کرین اور روح کو تمام اعضا پر تقسیم کرین - انکے بعد اوردہ ہین یہہ
رگین خلقت اور بناوٹ مین مثل شریان کی ہین لیکن یہہ جگر سے اوگتی ہین اور ساکن ہین انکی خلقت کا فائدہ یہی ہے کہ خون کو
تمام اعضا پر تقسیم کرین - اوسکے بعد اغشیہ ہین جنکی بناوٹ غیر محسوس عصبانی ریشون سے ہی جنکا حجم باریک ہوتی ہے یہہ جھلیان ہین وہ
مخلوق ہوئی ہین کہ اور اجسام کی سطح کو ڈھانپ لین اور اون سب کو اوپر پہونچ جائین اسمین کئی منفعتین ہین ازانجملہ یہہ منفعت ہے کہ وہ
اجسام اپنی شکل اور ہیئت پر باقی رہین ازانجملہ یہہ بہی ہے کہ ایک عضو کو دوسرے عضو سے تعلق ہو جائے اور ربط پیدا کرے یہہ جھلی اپنے ساتھ
عصبات اور رباط کو جو فراہم ہوا ہی ان اعضا کی ریشون تک پس اوسکی بناوٹ اسی رباط سے پوری ہو گئی ہے جیسے گروہ اعضا کی
ازانجملہ یہہ منفعت ہی کہ جو اعضا اپنے جوہر ذاتی مین فاقد الحس ہین یعنے حس نہین رکہتے ہین اونکو اسواسطے یہہ جھلی بالعرض ایک سطح حساس
بذات ہو کہ جو چیز اوس عضو عدیم الحس کو ملی خواہ جو بات اوس جسم مین حادث ہو جسمین یہہ جھلی لپٹی ہوئی ہو بالضرور دریافت کر لے اور جن اعضا کو
ہمنے فاقد الحس کہا ہے اوراو نپر یہہ جھلی لپٹی ہے وہ یہہ ہین ریہ جگر طحال و گردے کہ یہہ سب ذاتی حس نہین رکہتے ہین جن چیزونکی
حس انہین ہوتی ہے بذریعہ انہین جہلیونکے ہوتی ہے جو ان پر لپٹی ہین جب ان اعضا مین کوئی ریح یا کسی قسم کا ورم پیدا ہو موذی احساس
ہوجاتا ہی ریح کو تو جھلی بالذات ادراک کرتی ہے بذریعہ تمدد کے جو جھلی مین اوسوقت پیدا ہوتا ہے اور ورم کا احساس جھلی تو بالذات نہین کرتی
بلکہ سبب جھلی کا عضو متعلق ہونا اوسکا عضو جاننے والا لٹک رہی ہے اوسکے ذریعہ سے بالعرض کرتی ہے اسواسطے کہ جس عضو مین ورم ہوتا ہی
وہ ثقیل ہے اوسمین ایک رجحان اور میل ایسا پیدا ہوتا ہی کہ جو سبد اعضا تک اوسکا اثر پہونچتا ہے - بعد جھلی کے گوشت ہی وہ ایک بہرتی ہے
روزن وار - یہہ سب اعضا بدن کے ہین اور قوتین اونکی جن پر اعتماد بدن کا ہی بدن مین مقرر کی گئین - ہر عضو کو ایک قوت اصلی اور غریزی
ہی کہ اوسکے ذریعہ سے ہر عضو کی تغذی یعنے اوس عضو کا غذا پانا تمام ہوتا ہے اور تغذی جذب غذا کرنا اور اوسکا ٹہرالینا اور اوسکی صورت بدلکر
اپنے مشابہ کر لینا اور اوس مشابہ صورت کو اپنے مین ملا لینا اور فضلہ کو دفع کر دینا استنے افعال سے تمام ہوتی ہے - اور بعد قوت غذیہ کے اعضا کی
قوتون مین اختلاف ہے بعض اعضا کو علاوہ تغذی کی اور ایک قوت ہی کہ وہ قوت اوسکی غیر سے بطرف عضو کے پہونچتی ہے اور بعض اعضا ایسے
ہین کہ اونمین یہہ قوت نہین ہے - جسوقت یہہ اعضا آپسمین مرکب ہوتے ہین کبہی ایک عضو قابل اور معطی پیدا ہوتا ہی اور کبہی معطی غیر
قابل پیدا ہوتا ہے اور کبہی قابل غیر معطی پیدا ہوتا ہی اور کبہی ایسا عضو پیدا ہوتا ہے کہ نہ قابل ہوتا ہی اور نہ معطی یہہ تقسیم کہتا ہی
قابل کسی عضو کو اس لحاظ سے کہتے ہین کہ کسی چیز کو یا کسی وصف کو اپنے غیر سے قبول کرے اور معطی اوسکو کہتے ہین جو کسی قوت یا وصف
کو دوسرے کو عطا کرے اور بلحاظ ان دو وصفونکے ثبوت اور سلب کے تقسیم عقلی سے چار صورتین نکلتی ہین اسمین پیدا ہوتا عضو قابل معطی
کا ایسا ہی ہے کہ اسمین کسیکو شک نہین ہے اسلئے کہ دماغ اور جگر دونون ایسے عضو ہین کہ بالاجماع یہہ دونون قابل قوت حیات اور حرارت
غریزی اور روح کی قلب سے ہین یعنے قلب جو مبدء قوت حیات اور حرارت غریزی اور روح کا ہی اوس سے ان قوتونکو قبول کرتے ہین
اور اسیطرح دماغ اور جگر مبدء ایک قوت کی ہین کہ اوس قوت کو اپنے غیر کو عطا کرتے ہین یعنی معطی ہین - دماغ مبدء حس کا ہی علی الاطلاق

ایک قوم کے نزدیک اور ایک قوم کے نزدیک علی الاطلاق مبدء حس کا نہین ہے۔ اور جگر تغذیہ کا مبدء علی الاطلاق ہے ایک قوم کے نزدیک اور بعضے
کہتے ہین کہ جگر مبدء تغذیہ کا علی الاطلاق نہین ہے۔ وہ عضو کہ جو قابل ہے اور معطی نہین ہے اوسکے وجود مین شک کرنا اس سے بھی زیادہ بعید تر
ہے کہ کوئی شخص عضو قابل معطی کے وجود مین شک کرے۔ گوشت ایسا عضو ہے کہ قابلیت قوت حس و حیات کی رکھتا ہے اور کسی قوت کا مبدء نہین ہے
جو اوسکو کسی عضو کو عطا کرے اور اوسکا معطی کہلائے۔ اب دو قسمین جو باقی رہین اونمین سے ایک کے وجود مین یعنے معطی غیر قابل کے درمیان اطبا
اور کبرا فلاسفہ کے اختلاف واقع ہے اکبر فلاسفہ یعنی ارسطاطالیس کہتا ہے کہ یہہ عضو قلب ہے اور اصل اول ہر قوت کی ہے اور سب اعضا کو قوت تغذیہ
اور حیات اور ادراک اور حرکت کی دیتا ہے اور خود قابل کسی قوت کا دوسرے عضو سے نہین ہے یہہ غیر قابل اور معطی ہے۔ اطبا اور بعض متقدمین
فلاسفہ نے ان قوتونکو اعضا مین بر سبیل تجویز کیا ہے ان لوگونکا یہہ قول ہے کہ قلب معطی ان قوتونکا ان اعضا کو نہین ہے اور ایسا کوئی عضو
نہین ہے جو معطی غیر قابل ہے ہمارے نزدیک قول اول براہ تحقیق اور بہ تدقیق نظر کے اصح معلوم ہوتا ہے اور قول اطبا کا بادی النظر مین اظہر ہے
۔ چوتھی قسم کہ جو نہ قابل ہو نہ معطی اوسکے وجود مین بھی مابین اطبا اور فلاسفہ کے اختلاف ہے ایک گروہ کا یہہ مذہب ہے کہ ہڈیان اور گوشت بے حس
اور جو چیزین مثل اونکے بدن مین ہے انکی بقا ایسی قوتونسے ہے کہ اونہین مین خاص پائی جاتی ہے وہ قوت اور اعضا معطیہ سے ان کو نہین پہونچی مگر
یہہ اعضا بوجہ ان قوتونکے سمالت پر ہین کہ جب انکی غذا ان تک پہونچتی ہے اوسکا تقرب اور استحالہ کو خود یہی اعضا کافی ہوتے ہین پس یہہ اعضا
ایسے ہین کہ نہ کسی کو کچھ دیتے ہین اور نہ کسی عضو سے کوئی قوت حاصل کرتے ہین یعنے یہہ اعضا نہ معطی ہین اور نہ قابل ہین۔ ایک گروہ کی رائے
یہہ ہے کہ یہہ اعضا جو ابھی مذکور ہوئے انکی قوتین ذاتی نہین ہین بلکہ جگر یا قلب سے یہہ قوتین انکو پہونچتی ہین اول خلقت مین اور جب یہہ قوتین پہونچ
چکین اور انہین جاگزین ہوئین پھر ہمیشہ قایم رہتی ہین۔ طبیب پر یہہ بات واجب نہین ہے کہ ان دونو مذہبون سے مذہب حق کی تلاش
کرے اور برہان عقلی سے اس اختلاف کو مٹائے اوسپر نظر طب کی اسقدر گنجائش نہین ہے اور نہ اوسکی مباحث مین پر اس اختلاف کے سبب ہوگز
کوئی ضرر پہونچیگا اور نہ اوسکے اعمال مین سبب رفع اس اختلاف کے کوئی مضرت ہے مگر اتنا جاننا اور اعتقاد کرنے مین نسبت اختلاف اول کے طبیب کو کچھ
ضرر نہین ہے کہ قلب مبدء حس و حرکت کا واسطے دماغ کے اور مبدء قوت مغذیہ کا واسطے کبد کے ہو یا نہو مگر دماغ خواہ بنفسہ خواہ بعد اعطائے قلب کے
مبدء افعال طبیعیہ مغذیہ کا ہے بنسبت تمام اعضا کے۔ اور دوسرے اختلاف مین بھی طبیب کو اسقدر اعتقاد مین کچھ ضرر نہین ہے کہ حصول اولی
قوت مغذیہ کا ہڈی وغیرہ مین جگر سے ہے خواہ ہڈی وغیرہ بذاتہ اس قوت کی مستحق ہو یا ان دونون صورتون سے کوئی صورت ہو مگر اب اتنا اعتقاد کرنا
ضرور ہے کہ بعد تمام خلقت ان اعضا کو فیضان اس قوت کا جگر سے نہین ہوا کرتا ہے اسطرح کہ اگر راہ آمد و شد قوت کی جگر اور ان اعضا کے
درمیان بند ہو جائے اور ہڈی کیواسطے ایک غذا موجود ہو فعل تغذیہ کا ہڈی نکر سکے جسطرح حس و حرکت جسوقت کہ وہ پٹھہ جو دماغ سے آیا ہے
بند ہو جائے باطل ہو جاتی ہے۔ بلکہ اب یہہ قوت واسطے ہڈی کے بمنزلہ قوت اصلی کے ہو گئی ہے جبتک ہڈی اپنے مزاج پر باقی ہے۔ اب اسوقت
ہم طبیب کیواسطے شرح کیفیت اقسام اعضا کی بیان کرتے ہین اور بشرح و بسط حال اعضائے رئیسہ اور اعضائے خادمہ رئیسہ اور اعضائے دوسرے
بلا خدمت کا اور حال اون اعضا کا جو نہ رئیسہ اور نہ مرئوسہ ہین بیان کرتے ہین **اعضائے رئیسہ** وہ ہین کہ جو مبدء ہین اولی قوتون کے بدن مین
اسلیئے کہ بدن بنظر اضطرار اونکے حفظ بقائے شخص اور نوع مین حاجتمند ہے بسبب حاجت بقائے شخص کے اعضائے رئیسہ تین ہین **قلب** جو مبدء قوت
حیات کا اور **دماغ** جو مبدء قوت حس و حرکت کا **جگر** ہے مبدء تغذیہ کی قوت کا اور بسبب بقائے نوع بھی یہہ تینون اعضائے رئیسہ ہین اور چوتھا عضو جو
خاص بقائے نوع کا محتاج الیہ ہے وہ **انثیان** ہے کہ اونکی ضرورت ایک طرحکا اضطرار بھی ہے اور ایک قسم کا اونسے منفع بھی حاصل ہوتا ہے اضطرار اسوجہ

تولید منی کے ہے کہ اوس سے حفاظت نسل کی قائم ہے اور نفع یہ ہے کہ تمام ہوتا ہیئت اور مزاج مرد اور عورت کا جو عوارض لازمہ انواع حیوان کا ہے
اور اعضای شہوت حیوان مین داخل نہین ہے انثیین سے ہوتا ہے اعضائی خادمہ رئیسہ بعض اونمین کے خدمت مہیئہ کرتے ہین یعنی اوس
خدمت سے کسی دوسری بات پر آمادگی ہوتی ہے اور بعض اعضائی خادمہ خدمت مؤدیہ کرتے ہین خدمت مہیئہ کا منفعت نام ہے اور خدمت
مؤدیہ کو خدمت علی الاطلاق کہتے ہین خدمت مہیئہ فعل عضو رئیس پر مقدم ہوتی ہے اور خدمت مؤدیہ فعل رئیس سے موخر ہوتی ہے اور قلب
کیواسطے خدمت مہیئہ کرنے والا ریہ ہے اور خادم مؤدی شرائین ہین - دماغ کیواسطے خادم مہیئی جگر ہے اور تمام اعضائی غذا کا اور حفظ روح کا
اور خادم مؤدی دماغ کا عصب ہے اور جگر کا خادم مہیئی معدہ ہے اور خادم مؤدی اوردہ ہین انثیین کے خادم مہیئی وہ اعضا ہین جو تولید منی کی ان
انثیین سے پہلے کرتے ہین اور خادم مؤدی انثیین کا مردون مین احلیل ہے اور وہ رگین جو درمیان انثیین اور احلیل کے واقع ہین اسیطرح عورتون
مین خادم مؤدی وہ رگین ہین جنکی طرف منی ہوکر محیل یعنی مکان حمل تک پہونچتی ہے عورتونکیواسطے رحم ایک عضو زائد ہے جسمین منی کی
منفعت تمام ہوتی ہے - جالینوس کہتا ہے کہ اعضا مین کوئی ایسا عضو ہے کہ اوسکو واسطے فقط فعل ہے اور کوئی عضو ایسا ہے کہ جسکے واسطے
منفعت ہے فعل نہین ہے اور کسی عضو کیواسطے فعل و منفعت دونون ہین پہلے کی مثال قلب ہے دوسرے کی ریہ تیسرے کی جگر ہے مین اس قول کی
شرح کرتا ہون کلام جالینوس مین فعل سے یہ مراد ہے کہ جو بات تنہا ایک ہی چیز سے تمام ہوتی باتین خواہ افعال حیات شخص خواہ بقائی نوع
مین داخل ہین مثال اس بات کی اسیطرح قلب کیواسطے تولید روح کی کہ یہ بات فقط قلب سے تمام ہوتی ہے اور اون چیزون مین داخل ہے
جو بقائی نوع یا حیات شخص مین درکار ہین اور منفعت سے جالینوس کے قول مین اسجگہ وہ چیز مراد لینی چاہیے کہ جو آمادہ کرے ایک فعل کی قبول
کرنے پر کسی دوسرے عضو کو یہانتک کہ فعل تمام ہو جائے فائدہ دیتی ہین حیات شخص یا بقائی نوع کو جیسے ریہ ہوا کو آمادہ کرتا ہے کہ قلب کی
ترویح کرکے بقائی شخص کا فعل تمام ہو جائے اور جگر جیسے ہضم ثانی کرتا ہے اور ہضم ثالث اور رابع کیواسطے آمادہ کرتا ہے اوس چیز کو جو ہضم اول
کے فعل کو تمام کرتی ہے تاکہ صلاحیت اسکے پیدا ہوئے نشو نما [illegible] واسطے غذا دینے اوسی جگر کے اوسوقت کہ یہہ جگر اپنا فعل اسمین کرچکے
اور یہ فعل تمام ہو چکے اور ایک معین ایسا ہے جس سے ایک فعل [illegible] ہو اور اس فعل معین کو منفعت مین داخل
کرنا چاہیے اور اس سے منفعت مراد لینی چاہیے - پھر ہم اب تو بیان اعضا کا شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ منجملہ اعضا کے کچھ ایسے
اعضا ہین کہ منی سے پیدا ہوتے ہین یہی اعضا متشابہ الاجزا ہین سوائے لحم اور شحم کے اور کچھ اعضا ایسے ہین کہ خون سے پیدا ہوتے ہین
جیسے لحم اور شحم کہ انکے سوا ہر ایک چیز مرد اور عورت دونونکی منی سے پیدا ہوتی ہے مگر بنا بر قول حکمائی محققین کے نر مادہ دونونکی منی سے
اعضا پیدا ہوتے ہین جسطرح کہ جنین سینے پنیر کہ انفحہ اور لبن سے پیدا ہوتا ہے اور جیسے مبدہ بستگی پنیر کا انفحہ مین ہے اوسیطرح بستگی
صورت اعضا کا نر کی منی مین ہے اور جیسے مبدہ قبول کرنے بستگی یا انعقاد کا دودہ مین ہے اسیطرح مبدہ انعقاد صورت اعضا یا قوت
قوت منفعلہ مادہ کی منی مین ہے پھر جسطرح ہر واحد پنیر مایہ اور لبن سے جزو ذاتی جنین کی ہین جو پنیر بنتا ہے اسیطرح دونو منی نر و مادہ
کو جنین کی جزو ذاتی ہین - یہ قول تھوڑی سی مخالفت بلکہ مباینت سی قول جالینوس سے رکھتا ہے اسلیے کہ جالینوس کی یہ رائے ہے کہ ہر ایک منی
نر و مادہ کیواسطے قوت عاقدہ اور منعقدہ دونون ہین اور با اینہمہ یہ بات ناجائز نہین ہے اگر ہم کہین کہ قوت عاقدہ نر کی منی مین قوی تر
ہے اور منعقدہ مادہ کی منی مین اقوی ہے — [illegible] چونکہ ظاہر قول جالینوس سے یہ بات برآمد نہین ہوتی ہے کہ نر کی
منی مثل پنیر مایہ کی سبب انحلال انعقاد کا ہوتی ہے اسلئے شیخ نے قول اول کو جالینوس کے قول کی مخالفت تجویز کیا ہے لیکن تحقیق اس مسئلہ کی تفصیل

ایسی ہے جیسے احساس اور مٹی شئے کو جسطرف اوسی شئے کی جیسے فربہ نسبت کرکہ وہ احساس مین بدنکے اور اوسکا بنا بدن کی ہے جیسے بنا کشتی کی اوسپر
اوسکی لکڑی پر ہوتی ہے کہ جب پہلے کمڑی کی جاتی ہے کہ اوسکو بعد سب لکڑیان ملائی جاتی ہین - بعض ہڈیان بدن سے نسبت بچاؤ شش اور وقایہ کے
رکھتی ہین جیسے ہڈی یافوخ یعنے تالوکی - اور بعض ہڈیان ایسی ہین کہ جنکی نسبت بدن سے مثل ہتھیار کے ہے جس سے بڑے بڑے صدمے اور ٹکرے اور ٹھوکر کی
دفع کی جاتی ہین جیسے وہ ہڈیان جنکا سناسن نام ہے اور یہ وہ ہڈیان ہین جو پشت کے فقرون پر مثل کانٹونکے نکلی ہوئی ہین - اور بعض
ہڈیان وہ ہین جنسے بھرتی مفاصل کے سوراخونکی ہوتی ہے جیسے عظام سمسمانیہ جو درمیان سلامیات کی ہوتی ہین - بعض وہ ہڈیان ہین
کہ جو اجسام اونکی طرف تعلاقہ محتاج ہین اونکو متعلق کیے ہوئے ہین جیسے ہڈی لام کی صورت کی عضل حنجرہ اور زبان وغیرہ کیواسطے - اور کل
ہڈیان وعامہ اور قوام بدنکی ہین جو ہڈی ان ہڈیونمین سے ایسی ہے کہ اونکیطرف بدن فقط بوجہ آڑ یا حفاظت کی محتاج ہے اور تحریک اعضا مین اونکی
طرف حاجت نہین رکہتا وہ ہڈیان سمت یعنی ٹھوس پیدا کی گئین اگرچہ انمین مسام اور رخنے چھوٹے سوراخ ضروری ہی ہین - اور جو ہڈیان
کہ اونکی طرف بدنکو بوجہ تحریک اعضا بہی حاجت ہے اونکی مقدار تجویف مین زیادتی کی گئی اور اونکی تجویف ٹہیک وسط مین ایک ہی بنائی
گئی تاکہ جرم اوسکا غذا کے متفرق مقامات پر ٹہرنیکا محتاج نہو نہین تو یہ ہڈی نرم ہوجاتی بلکہ اوسکا جرم سخت ہوا اور اوسکی غذا ایکجا ہوئی
اور مخ اوسکی غذا تجویز ہوئی جسے حرام مغز کہتے ہین وہ اوسکے جوف مین بہری گئی زیادہ تجویف ان ہڈیونکی اسواسطے رکھی گئی جسمین بہاری
نہون اور سبک رہین اور ایک ہی تجویف بنانے کا یہ فائدہ ہے کہ جسمین جرم انکا سخت رہے اور جتنی جرم کی اسغرض سے ہے کہ جسمین
ہر وقت حرکات عنیفہ کے ٹوٹ نجائین اور حرام مغز اسواسطے رکھا گیا کہ انکی غذا اپنے بموجب اوس طریقہ کے جو ہم فصل اول مین بیان
کرچکے ہین اور یہ بہی فائدہ حرام مغز کا ہے کہ انکو ہمیشہ رطوبت دیا کرے تاکہ بسبب عنیف حرکت کے انمین تفت عارض نہو یعنے پارہ پارہ نہون
یہ بہی ایک فائدہ حرام مغز کا ہے کہ انکی تجویف کے اندر داخل ہوکر انکو مثل اجسام مصمتہ کے کردے اور تجویف کم ہوجائے جتنی حاجت مضبوطی کی
زیادہ ہوتی ہے اوتنی تجویف کم ہوتی ہے اور جتنی حاجت استواری کی کم ہوتی اوتنی تجویف زیادہ ہوتی ہے - نرم ہڈیان اسواسطے پیدا کی
گئین کہ امر غذا مذکور تمام ہوا اور ایک حاجت زیادہ اونکی طرف یہ ہے کہ اونمین ایک شی اسطرح نفوذ کرے جیسے بو ہمراہ ہوا کے بر وقت
سونگنے کے اوس ہڈی مین نفوذ کرتی ہے جسکا مصفات نام ہے اور جیسے فضول جنکو دماغ دفع کرتا ہے اونمین نفوذ کرتے ہین - سب
ہڈیان قریب قریب آپسمین ملی ہوئی ہین اور کسی دو ہڈی کے درمیان مین ہٹنے کی مسافت نہین ہے بلکہ بعض ہڈیونمین اتنی مسافت کم ہے
کہ لواحق غضروفیہ خواہ شبیہ بغضروف اون ہڈیونکی درمیانی جگہہ کو بہردیتے ہین ان لواحق کی خلقت اوسی منفعت کی راہ سے ہے جس منفعت
کیواسطے غضروف کی خلقت ہوئی ہے اور جہان رعایت اس منفعت کی نہو اون دو ہڈیونکے درمیان مین ایک مفصل پیدا کیا گیا ہے بدون لاحقہ
غضروفیہ کے جیسے فک اسفل یعنے نیچے کا جبڑا - قریب قریب چیزین جو درمیان ہڈیونکے ہین اونکی کئی قسمین ہین کسی مین اسقدر بُعد ہے
کہ جتنا مفصل نرم مین ہوتا ہے اور کسی مین اسقدر بُعد ہوتا ہے کہ جتنا بُعد مفصل تنگ غیر مضبوط مین ہو اور کسی مین اسقدر فاصلہ ہے جتنا مفصل
مضبوط مین ہو خواہ وہ مفصل گڑا ہوا ہو خواہ درزدار ہو خواہ چسپیدہ - مفصل سلس یعنے نرم وہ مفصل ہے کہ جسکی دو ہڈیونمین سے ایک
ہڈی بآسانی حرکت کرسکے بلا اسکے کہ اوسکے ساتھ دوسری ہڈی کو حرکت ہو جسطرح مفصل رسغ کا یعنی جوڑ کلائی اور بازو کا - اور مفصل عسر
غیر موثق وہ جوڑ ہے جو درمیان پیوند سر دست اور استخوان کتف کے واقع ہے یا وہ جوڑ جو درمیان دو ہڈیون منجملہ استخوانہائے پشت پا کے
واقع ہے اور عسر غیر موثق اسوجہ سے ایسے جوڑ کو کہتے ہین کہ ایک دو ہڈیونکی حرکت آسان دشوار اور کم ہے - اور مفصل موثق وہ جوڑ ہے جسکی

دو ہڈیونمین سے ایک ہڈی کو تنہا بالکل حرکت نہو جیسے سینہ کی ہڈیونکے جوڑ - اور مفصل مرکوز وہ جوڑ ہے کہ اوسکی ایک ہڈی دوہڈیونمین رہا وتی
پائی جاوے اور دوسرے کیواسطے نقرہ ہو جسمین یہ زیادتی گڑی ہو اور اسیواسطے جبر گڑے کہ اوسے حرکت نہو جیسے دانتونکی جڑین - اور مفصل
مدروز وہ جوڑ ہے جسکی ہر ہڈی کیواسطے دونو ہڈیونمین سے تخاریز یعنی فاصلے ہین دندانہ دار جیسے آرہ ہوتا ہے اور دندانہ اس ہڈی کے
تیز ہوتے ہین جنکا فونمین اوس دوسری ہڈی سکے جیسے رُئین گرتے ٹھہیرے تا پڑسکے بترونکو جوڑ دیتے ہین اور اس جوڑکا نام شان
اور درز رکھتا ہی جیسے جوڑ کھوپڑی کے - اور مفصل ملزق ایک تو وہ جوڑ ہے جسمے طول مین لغزش ہے جیسے جوڑ درمیان دونون ہڈیون ساعد
کے اور دوسرا ملزق وہ جوڑ ہے جو عرض مین لغزش کرے جیسے ہڈیان پشت کی نیچے کی فقرونکی اسواسطے کہ اوپر کے فقرون کی ہڈیان مفاصل غیر
موثق ہین

فصل دوسری تشریح قحف اور اوسکی منفعت کی بیان مین

کھوپڑی کی سب ہڈیونکی منفعت یہ ہے کہ وہ
دماغ کی سپر ہے اور اوسکو بہت آفات سے محفوظ رکھتی ہی مختلف قسمونکی متعدد ہڈیان کھوپڑی کی اسواسطے بنائی گئین کہ تقسیم اوسکی
دو حملونپر ہو ایک حملہ کا اعتبار بنظر اون فوائد کے ہو جو خاص ہڈیونسے متعلق ہے دوسرے حملہ کا اعتبار بنظر اون فوائد کے ہو جنکو ہڈیان
کھوپڑی سے ہین اوس سے تعلق ہو پہلے حملہ کی منفعتین دو قسم کی ہین ایک منفعت تو یہ ہے کہ اگر بسبب اتفاق کھوپڑی کی کسی جزو مین کوئی آفت پہنچے
مثلاً ٹوٹ جائے یا عفونت آجائے یہ ضرور نہو کہ تمام کھوپڑی کو یہ آفت شامل ہو جائے جیسے اگر ایک ہی ہڈی ہوتی دوسری منفعت یہ ہے کہ ایک
عضو مین اختلاف اجزا کا سختی نرمی تخلخل تکاثف رقت غلظت نہین ممکن تہا اور کھوپڑی مین یہ اختلاف درکار ہے بنظر اوس حاجت کی جسکو
عنقریب ہم ذکر کرینگے پس اختلاف اقسام ہڈیون سے یہ سب باتین حاصل ہوئین - دوسرا حملہ اسکی منفعت مختلف طور پر تمام ہوتی ہے
کوئی منفعت بقیاس نفس دماغ کے ہے بایں طور کہ جسوقت بخارات غلیظ ہو جائین کہ نفوذ اونکا ہڈیونسے دشوار ہو بسبب غلظت مادہ
مسامکے مختلف اقسام کی ہڈیون سے یہ فائدہ ہوا کہ وہ بخارات دماغ سے جدا ہو جائین تاکہ تنقیہ دماغ کا بوجہ تحلل بخارات کے ہو جاوے اور ایک
منفعت اسکی بقیاس اوس لیف عصب کے ہے جو عضائے سر مین پراگندہ ہو اور اختلاف سے ان ہڈیونکے اوسکے واسطے راہ بن گئی -
دو منفعتین اسکی مشترک ہین دماغ اور دوا ور چیزونمین پہلی منفعت بقیاس عروق اور شرائین داخلی ہے کہ تاکہ اونکے واسطے طریق اور
منفذ ہے بنے دوسری منفعت بقیاس مدد اوس حجاب کے ہے جو غلیظ اور ثقیل ہے کہ اوسکے اجزا طرح بطرح متفرق ہین اسوجہ سے اوسکا بوجھ
دماغ پر نہین ہے - شکل طبعی اس ہڈی کی یعنی کھوپڑی کی گول ہے دو منفعتونکی وجہ سے ایک منفعت بنظر اشیائے داخلی کے ہے وہ منفعت
یہ ہے کہ شکل مستدیر مساحت اندرونی مین بڑی ہوتی ہے بہ نسبت اشکال مستقیمۃ الخطوط کے جسوقت احاطہ دورد و نوکا برابر ہو اور
جب مساحت اسکی بڑی ہوئی تو اسکے اندر بڑی چیز کے سمانے کی گنجایش بھی ہوگی دوسری منفعت بہ نسبت امر خارجی کے کہ شکل مستدیر پر صدمہ
چوٹ وغیرہ کا بوجہ قلت مصادمت کے بہت کم پہنچتا ہی اسواسطے کہ اسمین قلت مصادمت ہوتی ہے بہ نسبت شکل مستقیمۃ الخطوط کے کہ
جسمین زاویہ مستقیمہ پیدا ہو - کھوپڑی گول بھی ہے اور طولانی بھی اسکا فائدہ یہ ہے کہ منابت اعصاب دماغی طولانی وضع رکھتے ہیں اور یہی
وضع اونکے واسطے واجب ہے تاکہ اونمین تنگی اور انضغاط واقع نہو - کھوپڑی کیواسطے دو برآمدے آگے پیچھے ہین تاکہ دونو جانب سے جسقدر
بنے اوتر ہی ہین وہ مجال مناسب باقی رہین اور اسی شکل کیواسطے تین درزین حقیقی ہین اور دو کاذب حقیقی درزونمین سے ایک درز مشترک ہے
پیشانی کے ساتھ بشکل قوس جسکی صورت اسطرح ہے ⌒ اور اسکا اکلیل نام ہے اور ایک درز طول سر کی منصف ہے جو مستقیم ہے اوسکو
سہمی کہتے ہین اور جب اوسکا اتصال اکلیل سے اعتبار کیا جاتا ہے اوسکو سفودی کہتے ہین اوسکی صورت ایسی ہے کہ جیسے کسی قوس کے بیچ مین ایک تیر

لی جانب ایک خط مستقیم مثل عمود کے واقع ہو بایں صورت) — اور تیسری درز مشترک ہے درمیان سر کے پیچھے سے اور اوسکی قاعدہ میں اوسکی شکل ایسی ہے کہ جیسے کسی زاویہ سے کنارا سہم متصل ہو اسکو درز لامی کہتے ہیں اسواسطے کہ یونانیون کے لام سے کتابت میں مشابہ ہے بایں صورت (— اور دو درزین کاذب طول مین سر کے بطور موازات سہم کے دونو جانب سے واقع ہین اور ہڈیان مین سر کے پیوست نہین ہو گئی ہین — اسیواسطے اونکا قشریین نام ہے اور حقیقت حقیقی تینون درزون سے ملتی ہین اونکی شکل ایسی ہوتی ہے یہ شکل طبعی تام الدرز ہے لیکن سر کی شکلین غیر طبعی تین ہین پہلی یہ ہے کہ دو برآمدگین سے پیش سر برآمدہ نہو اسمین درز اکلیلی نہین ہوتی ہے دوسری شکل غیر طبعی یہ ہے کہ بجانب پشت سر کے برآمدہ نہو اسمین درز لامی نہین ہوتی تیسری شکل غیر طبعی یہ ہے کہ دونو برآمدگے نہون اور سر مثل کرے کے گول ہو کہ جسکا طول و عرض برابر ہو — فاضل الاطبا یعنی جالینوس نے کہا ہے کہ جسمین ابعاد برابر ہین عدل قسمت اسکا مقتضی ہے کہ اسمین تقسیم درزون کی برابر ہو اور چونکہ شکل طبعی مین قسمت درزون کی اسطرح پر تھی کہ طول مین ایک درز تھی اور عرض مین دو اب یہان یہ چاہیے کہ طول مین ایک درز ہو اور عرض مین بھی درز واحد ہو اور درز عرضی وسط عرض مین ہو ایک کان سے دوسرے کان تک جسطرح سے درز طول وسط طول مین ہے — فاضل جالینوس کہتا ہے کہ چوتھی شکل غیر طبعی سر کی نہین ہوسکتی ہے کہ مثلا طول کم ہو عرض سے اسواسطے کہ طول عرض سے جب ہی کم ہوگا کہ کوئی بطن بطون دماغ کم ہو یا جرم دماغ سے کسیقدر کم ہو اور یہ فرض مخالف حیات اور مانع صحت ترکیب ہے مقدم الاطبا بقراط نے بھی اصابت رائے کی ہے اسلیئے کہ سر کی چار ہی شکلین تجویز کی ہین ایک طبعی اور تین غیر طبعی اس مسئلہ کو خوب سمجھنا چاہیے

فصل تیسری پہلے جملے سے تشریح مین اون چیزون کی جو قحف سے نیچے ہین سر کیواسطے بعد اون چیزون کے

جو اوپر کی فصل مین بیان ہوئین پانچ ہڈیان اور ہین چار مثل دیوار کے گرد ہین اور پانچوین مثل قاعدہ کے کرسی ہوئی ہے یہ دیوارین یافوخ کی بہ نسبت سخت بنائی گئین اسواسطے کہ صدمہ چوٹ وغیرہ سے ان دیوارون پر زیادہ ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ ہے کہ حاجت تخلخل قحف اور یافوخ کی دو وجہ سے پڑتی ہے ایک تو اس وجہ سے تاکہ اوسمین تخلخل نفوذ کرے دوسری وجہ یہ ہے کہ دماغ پر گرانی پیدا نہو — ان چارون دیوارون مین سب سے زیادہ سخت وہ ہڈی ہے جو پشت سر کیطرف واقع ہے اسلیئے کہ وہ نگہبانی حواس سے پوشیدہ ہے — پہلی دیوار ہڈی پیشانی کی ہے اوسکے اوپر کی حد درز اکلیلی ہے اور نیچے کی حد ایک دوسری درز ہے کہ جو درز اکلیلی کے کنارے سے آنکھون پر چلی آئی ہے ابرو کے قریب یعنی نیچے ہوکر اور اوس درز کا آخر درز اکلیلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہے — دو دیوارین جو مین و یسار ہین اونمین دونو کان بنائے گئے ہین اونکا نام حجریین ہے کہ مثل پتھر کے سخت ہین اوپر سے ان دونونکو درز قشری محدود کرتی ہے اور نیچے کی جانب ایک درز ہے جو کنارے سے درز لامی کے آکر اوسکا انتہا درز اکلیلی تک پہونچتا ہے اور پیچھے سے ان دونون کو ایک جزو درز اکلیلی کا اور پیچھے سے ایک جزو درز لامی کا محدود کرتا ہے — چوتھی دیوار پشت سر کی اوسکو اوپر کی جانب سے درز لامی محدود کرتی ہے اور نیچے کی جانب سے وہ درز جو درمیان قحف اور وتدی کے مشترک ہے اور درز لامی کی دونو کنارے بہم درآوردہ ہوکر غائب ہوگئی ہے — پانچوین ہڈی جسے ہمنے قاعدہ دماغ کہا ہے وہ ہڈی سب ہڈیونکا بوجھ اوٹھائی ہوئے ہے اسکو وتدی کہتے ہین اسکی خلقت مین سختی دو منفعتون کیواسطے ہوا ہے ایک منفعت تو یہ ہے کہ بوجہ سختی کے بوجھ اوٹھانے پر مدد دیتی ہے اور دوسری منفعت یہ ہے کہ سخت جسم فضول کی عفونت کم قبول کرتی ہے یہ ہڈی ایسے مقام پر نصب کی گئی ہے کہ اسپر ہمیشہ فضول و مائی گرتے رہتے ہین اسواسطے اسکی سخت کرنے مین احتیاط کامل کی گئی — ہر ایک دو جانبون میں

یعنے کنپٹیو نمین دو ہڈیان سخت واقع ہین کہ جو ہمیشہ صدغ مین جاتا ہے اوسے چہپاتی ہین اور اونکی وضع طول صدغ مین بطور تو ریب کی ہے اور اونکا زوج نام ہے

فصل چوتھی سپلے جملہ سے فکین اور انف کی ہڈی کے بیان مین

ہڈیان فک اعلی اور صدغ کی اونکے شمار کو ہم بیان کرتے ہین اوسکے ساتھ درز جو فک اعلی مین ہین اونکا بھی ذکر کرینگے پس ہم کہتے ہین کہ فک اعلی کو اوپر سے ایک درز مشترک تحدید کرتی ہے جسکی شرکت درمیان فک اعلی اور پیشانی کے ہے اور وہ درز ابرو کی جانب سے طرف کنپٹی کی جاتی ہے اور پیچھے سو فک اعلی کی حد پر انتونکی جڑ مین ہین اور دونو جانب سے ایک درز فک اعلی کی حدہ ہے جو از طرف گوش آتی ہے اور فک اعلی اور عظم وتدی مین مشترک ہے وہ عظم وتدی جو پیچھے انحراس کے واقع ہے پہر اسکا اخیر کا کنارا وہ اسکی منتہا پر واقع ہے یعنی وہ کنارا اوپر ہو جھکتا ہو طرف انسی فک اعلی کو تھوڑا سا پس ایک درز بھی ہو جاتی ہے جو فرق کرتی ہے درمیان اس فک کے اور درمیان اوس درز کے جسکو ہم ذکر کرتے ہین وہ درز ایسی ہے کہ جو قطع کرتی ہے اعلائے حنک کو طولاً یہ چار درز فک اعلی کی ہین لیکن وہ درزین جو اسکی حدود مین داخل ہین اونمین سے ایک وہ درز ہے جو قطع کرتی ہے اعلائے حنک کو طولاً اور ایک درز دوسری ہے جو شروع ہوتی ہے درمیان دونو ابرو کے لیکر تا محاذات مابین ثنیتین کے یعنی اوپر کے اگلے دو دانت اور ایک درز اور ہے جو شروع ہوتی ہے دوسری درز کو مبدء سے اور مائل ہوتی ہے اوس مقام سے اوترتی ہوئی محاذات مین مابین رباعیہ اور ناب کو داہنی جانب سے چوتھی اسکی مثل ہے بائین طرف - ان تینون درزون کی درمیان ہین اور درمیان محاذات مناسبت اسنان مذکورہ کے دو ہڈیان جو بشکل مثلث ہین محدود ہوتی ہین لیکن قاعدے ان دونو مثلثون کی نزدیک مناسبت اسنان کے نہین ہین بلکہ درز آتی ہے قبل اسکے ایک درز قاطع جو قریب قاعدہ منخرین کی ہے بائین صورت اس لیے کہ تینون درزین اس درز قاطع سے مواضع مذکورہ تک تجاوز کرتی ہین اور نزدیک دونو مثلثون کے دو ہڈیان ایسی حاصل ہوتی ہین جنکو محیط ہوتی ہین دونو قاعدے مثلثون کے اور مناسبت اسنان اور دونو قسمین کنارے کی درزون سے ان دونو ہڈیونمین سے ایک کو دوسرے سے جدا کرتی ہے وہ چیز جو اوترتی ہے درز اوسط سی اہبت سی پہر ایک ہڈی مین دو زاویہ قائمہ پیدا ہوتے ہین نزدیک اس درز کی جو بطور عمود فاصل اوترتی ہے اور ایک زاویہ حادہ نزدیک ناببین کے اور ایک زاویہ منفرجہ نزدیک منخرین کے پیدا ہوتا ہے درز فک اعلی سے ایک وہ ہو درز ہے جو اوترتی ہے درز مشترک اعلی سے یہ درز شروع ہوتی ہے کنارے چشم سے اور جسوقت پہونچی ہے نقرہ تک یعنی ہنسلی تک تو وہان تین شعبون پر منقسم ہوتی ہے ایک شعبہ تو گذرتا ہے نیچے درز مشترک کے اوپر نقرہ چشم کے تا اینکہ متصل ابرو کے ہو جاتا ہے اور ایک درز یعنی دوسرا شعبہ اسکی قریب یوہین متصل ہوتا ہے بایسکے کہ نقرہ مین داخل ہو اور تیسری درز یعنی تیسرا شعبہ وہ بھی اسیطرح متصل ہوتا ہے مگر نقرہ مین داخل ہو کر اور جو درز ان تینون سے اسفل ہے بقیاس اوس درز کے جو زیر ابرو ہے پس وہ وہ درز ہے اوس مقام سے کہ مماس ہوتا ہے اوسکو اعلائے حنک مگر وہ ہڈی جسے درز اول ان تینون درزون سے جدا کرتی ہے وہ سب سے بڑی ہے اوسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہے جسکو درز ثانی جدا کرتی ہے اوسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہے جسکو درز ثالث جدا کرتی ہے

تشریح انف

ناک کی منفعتین ظاہر ہین اور وہ تین ہین پہلی منفعت یہ ہے کہ وہ معین ہوتی ہے بسبب اوس تجویف کے جو بہ شامل ہے استنشاق یعنی سونگہنے مین یہان تک کہ جمع ہوتی ہے او میں ہوا سے کثیر اور قبل ازانکہ دماغ مین پہونچے معتدل بھی ہو جاتی ہے اسواسطے کہ جو ہوا سونگھی جاتی ہے اکثر اوسکی تجویف مین پہونچتی ہے لیکن کسیقدر بمقدار صالح اوس مین سے دماغ مین بھی نفوذ کرتی ہے اور بھی اوسکا استنشاق کیواسطے جس سے سونگہنا کسی قدر ہوا ئے صالح کا مطلوب ہوتا ہے ایک مقام خاص مین جو آگے آلہ شم کے واقع ہے جمع کی جاتی ہے تاکہ ادراک زیادہ ہو اور موافق رایحہ مشموم کے ہو پس یہ تین منفعتین ایک منفعت مین ہین

مبحث

کھتا ہے ایک منفعت جمع ہونا ہوا کا دوسرے

متبدل ہونا اوسکا قبل اسکے کہ دماغ تک نافذ ہو تیسرے جمع ہونا کسیقدر ہوا کا آگے آلۂ شم کے بیچ **دوسری منفعت** یہ ہے
کہ تقطیع حروف اور تسہیل اخراج حروف مین معین ہوتی ہے تاکہ ہوا کل اوس مقام پر جمع نہو جائے جس جگہہ سے تقطیع حروف مطلوب
ہے جبکہ یہ دو منفعتین ایک ہی منفعت مین جز بعد ازان جو فایدہ معتد اسکا معین کرنے مین حروف کی دیتی ہے اور اسکی نظیر ایسی ہے کہ جیسے وہ
ثقب منسوب سوراخ جو بیچ مزمار کے واقع ہے تقدیر اس ہوا کی کرتی ہے اور اوس ہوا کے روکنے سے متعرض نہین ہوتی ہے **تیسری منفعت**
یہ ہے کہ جو فضول طرف سر کے دفع ہوتے ہین اونکیواسطے ناک بمنزلہ پردے اور محافظ کے ہے کہ وہ فضول دیکھنے سے پوشیدہ رہتے ہین اور
بھی اوسکے نکال ڈالنے پر بذریعہ نفخ کے ناک مددگاری کرتی ہے یہ دو منفعتین اسی تیسری منفعت مین داخل ہین - ناک کی ہڈیون کی ترکیب
دو مثلث ہڈیون سے ہے جن دونوں کے زاویہ اوپر سے ملجاتے ہین اور اون کے قاعدے قریب ایک زاویہ کے متماس ہوتے ہین اور اون دونون
مثلثون مین بجہت دو زاویون کے جدائی ہوتی ہے اور دونون ہڈیان ہر ایک انہین کی ایک اون دو درزون کنارے والی سے جو موہنہ کی درزون
مین مذکور ہو چکی ہین مرکب ہوتی ہے ان دونو ہڈیونکے نیچے کے کناری پر دو غضروف نرم واقع ہین کہ اونکے بیچ مین طول در زوسطانی ہر ایک
غضروف ایسا ہی کہ جسکا جزو اعلی جزو اسفل سے زیادہ سخت ہے اور حاصل یہ ہے کہ یہ غضروف اون دونون غضروفون سے صلابت مین زیادہ ہی
منفعت اسی غضروف وسطانی کی یہ ہے کہ ناک کی جدا جدا دو نتھنے بنادینا ہے تاکہ جب دماغ سے کوئی فضلہ اوترے تو اکثر ایک ہی نتھنے کی راہ سے
نکلے اور سارا راستہ استنشاق کا جو ہے ہوا ترویج دماغ کیواسطے جاتی ہے بند نکرے اسواسطے کہ اس ہوا سے روح دماغی کی تازگی ہے - وہ
دو غضروف کنارے والی جو ہین اونکی تین منفعتین ہین پہلی منفعت ایسی ہے کہ جو مشترک ہے جملہ اون غضروفونمین جو کنارے ہڈیون کے واقع
ہین اور اوسکے بیان سے ہمکو فراغت ہو چکی ہے دوسری منفعت یہ ہے کہ کشادگی اور کچھ گنجائش پیدا ہو اگر زیادہ استنشاق اور نفخ کی
ضرورت ہو تیسری منفعت یہ ہے کہ ممکن ہو گیا دستے نجار دخانی کی اسطرح پر کہ بروقت نفخ کے دو غضروف کھل جائین اور جدا جدا ہو جائین
اور کم ہو جائین اور لرزنے لگین - دونو ہڈیان ناک کی باریک اور سبک پیدا کی گئین اسلیے کہ احتیاج طرف خفت کی زیادہ ہے بہ نسبت
مضبوطی کے خصوصا باین لحاظ کہ اونمین ایسے اعضا نہین ملتے جو مورد آفات اور صدمات ہین اور یہی موضع مس ہے یہ دونو ہڈیان دور تر واقع ہین
فک اسفل یعنے نیچے کا جبڑا صورت اوسکی ہڈیونکی اور جبڑے کی منفعت بخوبی معلوم ہے کہ وہ دو ہڈیوں سے مرکب ہے ان دو ہڈیونکو نیچے ذقن
کا ایک مفصل موثق جمع کرتا ہے اور دو کنارے ان ہڈیونکے جو باقی رہے اونمین سے ہر ایک کناری پر ایک ہڈی خمدار بلند ہوتی ہے جو ترکیب پاتی ہے
ایک زیادتی درست اور ہموار کی ہونٹی کو ساتھ جو اوگتی ہے اوس ہڈی سے جو اس کنارے تک منتہی ہوتی ہے اور ایک دوسرے پر بوجہ بندش
رباطات کے گرہ نہین سکتی **فصل پانچوین پہلے جملہ سے دانتون کی تشریح مین** دانت کل بتیس ہین اور جن دانتون کا نواجذ
نام ہے بعض آدمیونمین نہین بھی ہوتے ہین اور یہ نواجذ وہ چار دانت ہین جو کنارون پر ہوتے ہین جنمین یہ چار دانت نہین ہوتے اونمین
اٹھائیس دانت ہوتے ہین - دانتونمین دو دانت وہ ہے جنکو ثنیتان کہتے ہین اوپر کی طرف اور دو دانت جو ہے جنکو رباعیتان کہتے ہین
یہ بھی اوپر ہوتے ہین اور اسیطرح دو دو نیچے کیطرف ہین یہ دانت واسطے کاٹنے کے پیدا کیے گئے اور دو دانت اوپر اور دو دانت نیچے ہین کہ اونکو انیاب
کہتے ہین وہ واسطے توڑنے کے پیدا ہوئے چار یا پانچ دانت نیچے اور اوپر جنکو اضراس کہتے ہین یہ واسطے پیسنے کے مخلوق ہوئے یہ سب بتیس یا اٹھائیس دانت
ہین - نواجذ اکثر اوسط زمانہ نمو مین اوگتے ہین اور وہ زمانہ بعد سن بلوغ کے وقوف تک ہی اسلیے کہ سن وقوف تیس برس کے قریب تک رہتا
ہے اور بہ نکہ یہ دانت اس سن مین اوگتے ہین انکو اسنان الحلم کہتے ہین دانتونکے واسطے جڑین ہین اور سرے ہین جو گرتے ہین اون ہڈیون کے

سوراخون مین موجود ہو جیسے ونین انکو ڈہانکے ہوئے ہین اور ہر ایک سوراخ کے گرد ایک زیادتی استخوانی گول پیدا ہوتی ہے جو شامل ایک دانت کو
ہوتی ہے اور اوسکو مضبوط کرتے ہین اس مقام پر قوی رباط آور ہوتے ہے اضراس کی ہر دانت کا ایک ہی سر ہوتا ہے لیکن اضراس جو نیچے
کے جبڑے مین ہوتے ہین کم سے کم اونکے دو دو سرے ہوتے ہین اور کبھی تین بھی ہو جاتے ہین خصوصًا دونو جذونکے واسطے اور وہ اضراس
جو اوپر کے جبڑے مین ہین کم سے کم اونکے واسطے تین سرے ہوتے ہین اور کبھی چار بھی ہو جاتے ہین خصوصًا دونو نواجذ کیواسطے اور کبھی اضراس
کے سرے اس سے بھی زیادہ ہوتے ہین بسبب اونکے بڑے ہونیکے اور کام زیادہ متعلق ہونیکے اور زیادہ سرے اوپر کے اضراس مین اسواسطے
ہوتے ہین کہ وہ معلق ہین - ثقل کا یہ حال ہے کہ اضراس کی میل کو خلاف جہت رؤس یعنی طرف بن دندان کی کر دیتا ہی - نیچے کے اضراس کا
ثقل مخالف اونکے گڑنیکے نہین ہے مترجم کہتا ہی چونکہ اوپر کے اضراس کی جڑ فوقانی ہے یعنی فک اعلی مین واقع ہے اور ثقل اونکا
بالطبع مائل بطرف فک اسفل ہے جدہر اونکا سر ہے اوسیطرف کا حجم بوجہ ثقل طبعی کے زیادہ ہوا اور سرے بھی متعدد ہوئے تحتانی اضراس کا حال بنظر
ثقل طبعی کے مخالف اضراس فوقانی کے ہی کہ اونکے ثقل کا میل الطبعی اونکی جڑون کی طرف ہی اسی وجہ سے ثقل اونکے گڑنیکا مخالف نہین ہے بلکہ
اونکے سرونکا بوجہ مائل جڑونکی طرف ہے اس سے انمین سرے زیادہ نہین ہوئے بجز کسی ہڈی مین حس یقینًا نہین ہے کہ وہ بذات خود چوٹ
وغیرہ کے صدمہ کو دریافت کرے مگر دانتونمین جو ادراک ہوتے ہین البتہ حس ہے جالینوس نے بھی کہا ہی اور تجربہ بھی شاہد ہے کہ دانتون مین حس
ہے ایک قوت جو دماغ سے آتی ہے اوسنی دانتونکی حس پر اعانت کی ہے تاکہ انکو درمیان سرد اور گرم اور دیگر مضرات کے تمیز حاصل رہے ++

فصل چھٹی جملہ اولی سے پشت کی منفعت کے بیان مین پشت کی خلقت چار منفعتون کیواسطے ہی پہلی منفعت یہ ہے
کہ وہ راہ ہے نخاع کی جسکی بدولت حیوان اپنی بقا مین محتاج ہے اسکا تفصیل بیان توخاص اسکے مقام پر کرینگے مگر یہان اتنا مجملاً کہتے ہین
کہ اگر سب پٹھے دماغ سے نکلتے پس جتنی مقدار اسوقت سر کی ہے اس سے بہت بڑی ہوتی اور بدن پر اوسکی بوجھ کا اوٹھانا بہت دشوار ہوتا اور پٹھے
کو منتہائے اطراف تک پہونچنے مین مسافت بعید قطع کرنی پڑتی اور ہمیشہ معرض آفات اور انقطاع رہتے - پٹھونکا طول اونکی قوتون کو اعضائے
ثقیلہ کے جذب کرنیمین طرف مبادی اور اصول اونمین اعضا کے سست کر دیتا بنظر ان قباحتونکے خالق جل جلالہٗ نے اتمام نعمت کرکے دماغ سے
ایک جزو جسکو ہم نخاع کہتے ہین اوتارا اسفل بدن تک مثل نہر کے تاکہ اوسکے ذریعہ سے قسمت عصب کی اوسکے جانبات اور اطراف مین پوری
ہو جائے اور مؤخر کی جانب یعنی بطرف پشت اوسے رکھا اسلیے کہ اوسکی موازات اور سامنا اور قرب اعضا کی بسبب مناسب باقی رہے بعد اوسکے
پشت کو گذرگاہ محفوظ اوس نخاع کیواسطے مقرر فرمایا دوسری منفعت یہ ہے کہ پشت ذریعہ محافظت اوس سینہ کے ہے اسواسطے اعضائے شریفہ
کے جو اوسکے سامنے رکھے ہین اسیواسطے پشت مین کانٹے اور گریان پیدا کی گئین تیسری منفعت یہ ہے کہ پشت پیدا کی گئی اسواسطے کہ
بنیاد ہو کل ہڈیونکیواسطے جیسے وہ لکڑی جو ناؤ کی تہ مین پہلے لگائی جاتی ہے اوسکے بعد اور لکڑیان گاڑی اور باندہی جاتی ہین اسیواسطے
پشت خلقت مین سخت اور مضبوط بنائی گئی چوتھی منفعت یہ ہے کہ بدن انسان کا قوام اور استقلال پشت سے حاصل ہوتا ہے اور [illegible]
مین حرکت کرتا ہی جھک کر اور پھیل کر اسپر قدرت بذریعہ پشت کی ہوتی ہے اسیواسطے پشت مین فقرہ گنڈہ ہوئے پیدا کیے گئے ایک ہڈی بڑی
مقدار کی نہین پیدا کی گئی اور جوڑان فقرونکے نہ بہت نرم بنائے گئے کہ قوام بدن مین سستی پیدا کرین اور نہ بہت مضبوط بنائے گئے کہ پہیرنیکو
منع کرین **فصل ساتوین جملہ اولی سے فقرات پشت کے بیان مین** فقرہ اوس ہڈی کو کہتے ہین کہ جسکے بیچ مین ایک روزن ہو
جسمین نخاع نفوذ کرے فقرہ مین چار زیادتیان ہوتی ہین دائنے اور بائین دو دو جانبون روزن مین ہوئی ہیں اور دو زیادتیان نیچے اور دو یعنی

ہین اور پیچ کی زیادتی کا نام شاخص فوقانی اور نیچے کی زیادتی کا نام شاخص تحتانی ہے اور اسکو نتکسہ بھی کہتے ہین اور کبھی چند زیادتیان بھی ہوتی ہین چار ایکطرف اور دو ایکطرف اور کبھی آٹھ بھی ہوتی ہین – منفعت ان زیادتیونکی یہ ہے کہ اتصال مفصلی مین انتظام پیدا ہوجاوے کسی جگہہ پر بذریعہ نقرہ یعنی مغاکچہ تھاما کرا اور کسیجگہہ پر بذریعہ اون سرونکے جو رؤس لقمیہ کہلاتے ہین – ان فقرونکو واسطے زوائد ہین اونکی یہ منفعت نہین ہے جو اوپر بیان ہوئی بلکہ یہ زوائد واسطے حفاظت کی مخلوق ہوئی اور قائم مقام سپر کے ہین کہ اپنے اوپر لیتے ہین اوس صدمے کو جو اون اعضائی شریفہ کیطرف متوجہ ہو اور لپٹے ہین اونپر رباطات اور یہ زوائد چوڑے اور سخت ہڈیان ہین کہ جو طول فقرات پر رکھی گئی ہین انمین جو فقرہ کے نیچے رکھی گئی ہے اوسکو شوک اور سناسن کہتے ہین اور جو فقرہ کے بیچ دیوار مین ہے اوسکو اجنحہ کہتے ہین اور ان زوائد سے حفاظت کی منفعت جو چیز کہ طول بدن مین رکھی ہے اوسکے زیادہ ہوتی ہی عصب اور عروق اور عضل سے بعض اجنحہ جو متصل اضلاع کی ہین اونمین ایک منفعت خاص اور بھی ہے وہ یہ ہی کہ اون اجنحہ مین نقرے پیدا کیے گئے ہین اس لیے کہ اون اجنحہ سے جب رؤس اضلاع کی محدب ہوکر مرتبط ان نقرات یعنی مغاکچونمین منہدم یعنی درست ہوجاوین کہ اوپر انکا کچہ جسم نمایان نہو ہر جناح کیواسطے ان اجنحہ مین دو دو نقرے ہین اور ہر ضلع کیواسطے دو دو زیادتیان محدب ہین جو ان نقرونمین پیوست ہوتی ہین بعض جناح کے دو سر ہین کہ وہ مشابہ جناح مضاعف یعنی دوہرے بازو کے ہوتا ہی اور یہ بات گردن کی مہرونمین ہے اوسکی منفعت آگی بیان ہوگی – فقرات کیواسطے سوائے بیچ کی ثقبہ کے اور بھی سوراخ ہین اسلیے کہ اونمین ہوکر عصب داخل ہوتا ہے اور نکلتا ہی اور رگونکی درآمد برآمد اونہین سوراخون سے ہوتی ہی کوئی ثقبہ پورا ایک ایک فقرہ مین پایا جاتا ہے اور کوئی فقرہ دو ثقبون مین لشرکت تمام ہوتا ہی اوسکا مقام حد مشترک ہے درمیان دونو فقرونکے اور کبھی فقرے کے نیچے اور اوپر دونو جانب ثقبہ ہوتا ہے اور کبھی ایک ہی طرف اور کبھی ایک فقرہ مین پورا نصف دائرہ اس ثقبہ کا ہوتا ہی اور کبھی ثقبہ ایک فقرے مین نصف دائرہ سے زیادہ ہوتا ہی اور دوسرے مین تھوڑا – ثقبہ کی پیدائش دونو جانب فقرہ مین ہوئی اور پیچھے فقرے کے نہوئی اس لیے کہ جو پیچھے ثقبہ ہوتا تو محافظت اوس چیز کی جو داخل اور خارج اوس مقام سے ہوتی ہے نہوسکتی اور بھی چونکہ فقرہ جانب خلف سے مورد صدمات ہی وہانپر ثقبہ ہونا مناسب نہین تھا اور فقرے کے آگے ثقبہ اسواسطے نہوا کہ اگر پیش رو ہوتا تو اون مقامات مین واقع ہوتا جن پر میل بدن کا از روئے ثقل طبعی اور حرکت ارادی کے ہے اور یہ حرکات اوسکو ضعیف کردیتے اور یہ بات نرہتی کہ ثقبہ کے اندر جو چیزین گذر کر ربط دیتی ہین اوس بندش مین استواری باقی رہی اور میل طبعی بھی ان اعصاب کی مخرج پر تنگی پیدا کرتا اور اسجگہہ پر سستی واقع ہوتی – یہ زوائد جو واسطے حفاظت کی ہین کبھی ان کے محیط رباطات اور عصب ہوتے ہین اور رباطات انکی گرد محیط ہوکر چکنا اور نرم کردیتے ہین تاکہ جو گوشت اونسے مماس ہو اوسکو انکی سختی کی اذیت نہ پہونچے – زوائد مفصلیہ بھی ایسے ہی ہین کہ وہ بھی مضبوط ہین اور بعض اونکا بعض سے نہایت مضبوطی سے ملاکر رکھا گیا ہی تعقیب اور اور ربط سے ہر طرف لیکن انکی تعقیب آگے سے زیادہ مضبوط ہی اور پیچھے سے نرم اور نامضبوط کیونکہ حاجت جھکنے اور دوہرے ہونیکی آگے زیادہ ہے بہ نسبت پیچیدہ ہونے اور الٹا دوہرا ہونی پشت کیطرف سے اور جب رباطات پشت کی جانب نرم ہوئی جو فضا اوس مقام پر واقع ہے اوسکو اگرچہ کم ہو رطوبات لزجہ بہر دینگی – فقرات پشت کی چونکہ اونکی تعقیب مین بافراط مضبوطی کی گئی ہے مثل استخوان واحد کے ہوگئی ہین اس خلقت کا فائدہ ثبات اور سکون مین ہوتا ہے اور نرمی انکی جو چند ہڈیونکی پیدائش سے حاصل ہوئی ہے وہ حرکت مین فائدہ دیتی ہے

فصل آٹھوین از جملہ اولی گردن کی تشریح مین اور اوس کی ہڈیون کی بیان مین

گردن کی پیدائش واسطے قصبہ ریہ کی ہے اور قصبہ ریہ کی پیدائش مین جو منفعتین ہین اونکو اپنے مقام مین ذکر کرینگے – چونکہ فقرے گردن کی اور خصوصاً اوپر کا فقرہ محمول ہے

اوس چیز پر جو اوسکے ماتحت پشت مین ہے واجب ہو کہ یہ فقرہ چہوٹا ہو اوسواسطے کہ محمول کا سبک ہونا حامل سے ضرور ہے جسوقت ارادہ حرکات
کا اوپر نظم طبعی کے کیا جائے - اور جسوقت کہ سب سے پہلے نخاع کا غلیظ اور عظیم ہونا مثل اول نہر کے واجب ہوا کیونکہ جو چیز جزو اعلی کو تمام عصب سے
خاص ہو وہ بہ نسبت اوس چیز کے جو اوسکے نیچے ہو بڑی ہونی ضرور ہے اسیواسطے واجب ہوا کہ ثقبہ فقرات عنق کے بہت وسیع ہون -
اور جبکہ چہوٹا ہوتا اور تجویف مین وسعت ہوتی ان دونو وجہون سے جرم فقرہ کا رقیق ہو گیا اس جہت سے ضرور ہوا کہ یہان وثاقت اور
مضبوطی پر ایک چیز ایسی معین ہو جو اوس ضعف کا تدارک کرے جسکا ذکر اوپر کی فصل مین ہو چکا ہے یعنے ثقل طبعی اور حرکات ارادی - پس
وہ معین اس فقرے مین صلابت کی زیادتی مقرر کی گئی یعنے فقرۂ عالیہ سب فقرونسے زیادہ مضبوط پیدا کیا گیا - اور چونکہ جرم ہر فقرہ کا گردن
کی فقرونمین سے رقیق ہے اسیواسطے اونکی سناسن چہوٹے پیدا کیے گئے اسواسطے کہ اگر یہ بڑے پیدا کیے جاتے تو فقرات کو آمادگی ٹوٹ جانے
اور آفت رسیدہ ہونیکی زیادہ ہوتی سناسن کی وجہ سے اور جب سناسن چہوٹے ہوئے تو اجنحہ بڑے پیدا کیے گئے جنہین دوہرے سوراخ مین واسطے چند
بہ نسبت اور جا ہونگے - اور چونکہ حاجت فقرونکو طرف حرکت کی زیادہ ہے بہ نسبت ثبات اور سکون کے اسواسطے کہ اوٹہانا فقرونکا عظام کثیرہ
کو اسقدر نہین پڑتا جتنا فقرونکو ماتحت چیزونکو اوٹہانا پڑتا ہے اسی سبب سے مفاصل گردن کے مہرونکے نرم پیدا کیے گئے بہ نسبت مفاصل تحت
گردن کے - اور چونکہ یہ چیز بوجہ نرمی کے انکی مضبوطی مین سے فوت ہو گئی تہی اوسکے مثل خواہ اوس سے زیادہ کہیت احاطہ عصب اور عضل
اور عروق کی وثاقت اور استواری پیدا ہو گئی اسوجہ سے مفاصل کی وثاقت مین زیادہ تاکید نہین کی گئی اور نہ مفاصل کی شدت توثیق
مین بوجہ اونکے نرم ہونیکی کی ہوسنے پائی بلکہ بہت مدار محتاج الیہ کو انکی نرمی اور احاطہ عصب اور عضل وغیرہ کا کافی ہو گیا - مترجم کہتا ہے
جسقدر ضرورت مضبوطی مفاصل کی تہی بہ نسبت مہرونکے نرم ہونیکے اوس سے زیادہ ضرورت کا احتمال تہا لیکن چونکہ مہرونکے گرد عصب اور عضل اور
عروق اسقدر مجتمع ہوئے کہ مہرونکی مضبوطی جسقدر بحالت صلابت ہونی چاہیے اب باوجود نرم ہونیکے اوسیقدر بلکہ اوس سے زیادہ پیدا
ہو گئی اسیوجہ سے مفاصل کی مضبوطی مین زیادہ اہتمام نہین کیا گیا بلکہ جتنی مضبوطی مفاصل کے مناسب تہی اوسی قدر باقی رہی - ماتن
زوائد مفصلیہ شاخصہ گردنکے اوپر اور نیچے بڑے بڑے اور بہت چوڑے نہین پیدا کیے گئے جیسے گردنکے نیچے کے زوائد کی خلقت ہوئی ہے
بلکہ گردن کی زوائد مفصلیہ کے قاعدے طولانی اور رباط نرم بنائے گئے اور مخارج اونکے عصب کو مشترک رکہے گئے جسطرح سے ہم اوپر ذکر کیا وجہ
اسکی یہ ہے کہ چونکہ ہر فقرہ کا جرم پتلا اور حجم صغیر تہا اسکو تحمل وسعت مجاری نخاع نہین تہا کہ خاص طور سے ثقبہ اسمین رکہے جاتے سوائے
اوس فقرے کے اونمین سے جسکو ہم آگے مستثنی کرینگے اور اوسکی مفصل کیفیت ذکر کرینگے - اب ہم کہتے ہین کہ مہرہ گردنکے شمار مین سات ہین اور یہی
مقدار عدد اور طول مین معتدل ہے اور ہر ایک فقرے کے واسطے اونمین سے سوا ہے فقرہ اولی اور ثانیہ کے کل گیارہ زوائد مذکورہ ہین کہ
ایک سنسنہ اور دو جناح اور چار زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر اور چار نیچے یہ سب گیارہ ہوئے اور ہر جناح کے دو شعبہ اور ایک دائرہ ہے پس
مخرج عصب ہر دو فقرونکے درمیان مین نصف پر قسمت پاتا ہے لیکن پہلے اور دوسرے فقرہ کے واسطے چند خواص ایسے ہین کہ وہ اونکے غیر مین
نہین پائے جاتے - یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ حرکات سر کی یمین و یسار ترکیب پاتی ہے اوس مفصل سے کہ جو درمیان سر اور فقرۂ اولی
کے ہے اور حرکت سر کی آگے اور پیچہے ترکیب پاتی ہے اوس مفصل سے جو درمیان سر اور فقرہ ثانی کے ہے اب واجب ہوا کہ پہلے ہم مفصل اول کو
بیان کرین - مفصل اول کی یہ صورت ہے کہ دو نوشاخصہ فقرۂ اولی پر اوپر کیطرف دو نوجانبون مین یمین و یسار سے دو نقرہ پیدا کیے گئے کہ اون
دونون مین دو زیادتیان استخوان سر کی داخل ہوتی ہین جسوقت ایک زیادتی اونمین کی بلند ہو اور دوسری اندر ہو جائے تو سر اندر والی کی

طرف مائل ہوتا ہے اور اس فقرہ پر دوسرے مفصل کا ہونا ممکن نہین ہے اس جہت سے اوسکے واسطے دوسرا فقرہ علیحدہ بنایا گیا کہ وہی فقرہ
ثانیہ ہے اور اوسکے جانب مقدم سے جو بطرف باطن ہے ایک زیادتی طویل اور سخت روئیدہ ہوئی جسکا گذر اور نفوذ ثقبۂ فقرۂ اولی مین آگے
نخاع کی ہوتا ہے اور ثقبہ ان دونون مین مشترک ہے اور یہ ثقبہ پیش و پس زیادہ طول رکہتا ہے بہ نسبت داہنے اور بائین کے اسلیے کہ داہین پیش
اور پس کے دو چیزین نفوذ کرنے والی ہین کہ جنکے مکان مین گنجایش بہ نسبت نافذ واحد کے زیادہ درکار ہے - اندازہ عرض کا موافق بڑے
نافذ کے اون دونون سے مقرر کیا گیا ہے اور اکبر نافذ نخاع ہے اور اس زیادتی کا نام سن ہے نخاع اس زیادتی سے بسبب رباطات قوی کے
پوشیدہ کر دیا گیا ان رباطات کی پیدایش اسیواسطے ہوئی کہ ناحیہ سن کو ناحیہ نخاع سے جدا کر دین تاکہ سن نخاع کو شکستہ نکرے اپنی
حرکت کے وقت اور نہ اوسکے سوراخون کی تنگی پیدا کرے - یہ زیادتی فقرہ اولی سے برآمد ہوتی ہے اور استخوان راس کے فقرہ مین گڑ جاتی ہے
اور اسکے گرد وہ فقرہ پہرتا ہے جو استخوان سر سے ملا ہے اور اسی سے حرکت سر کی آگے اور پیچہے ہوتی ہے - یہ سن آگے کی جانب دو منفعتون کے
واسطے پیدا کیا گیا ایک تو یہ کہ نہایت محافظت کرے دوسرے یہ منفعت ہے کہ پتلی جانب مہرہ کی داخلی ہو خارجی نہو - فقرہ اولی کی
خاصیت یہ ہے کہ اوسمین سنسنہ نہین ہے اسواسطے کہ اگر ہوتا تو اوسمین ثقل پیدا ہوتا اور اوسکے سبب سے معرض آفات ہوتا اسلیے کہ جو زیادتی
کسی ضرر قوی کی دافع ہوتی ہے وہ اکثر کسر اور آفات کو ضعیف مین پیدا بہی کر لیتی ہے اور یہ بہی سنسنہ نہونیکی وجہ ہے کہ اگر ہوتا تو عضل اور
عصب کثیر جو اسکے گرد ہین اوسکے شکستہ ہونیکا خوف تہا یا آنکہ حاجت اس مقام پر ایسے شوک نگاہدارندہ کی کم ہے اسلیے
کہ یہ فقرہ مثل ایک مدفون اور پوشیدہ چیز کی ہے فقرہ بسبب کی محافظات کے اندر جوکہ پیوستہ آفات سے محفوظ ہے اور انہین وجوہ سے اسمین
اجنحہ بہی مخلوق نہین ہوے خصوصاً جسوقت عصب اور عضل کی اکثر مقدار اوسکے اس فقرہ کے دونو پہلوؤنمین تنگی رکہی گئی اسلیے کہ اسکو سبب
سے نہایت قرب ہے پہر اجنحہ کیواسطے مکان مین گنجایش باقی نرہی - فقرہ اولی کو ایک یہ بہی خصوصیت ہے کہ عصب اسکے جانبین اور ثقبہ
مشترکہ سے نہین نکلتا بلکہ اون دو ثقبون سے نکلتا ہے جو اسکے اوپر کی دونو جانبون سے متصل ہین بطرف پشت کے اسلیے کہ اگر مخرج عصب کا
وہ مقام ہوتا کہ جس جگہ پر سے دونو زیادتیان سر کی برآمد ہوتی ہین اور فرو رفتہ ہوجاتی ہین اور جسجگہ اون دونون کی حرکات قوی ہوتی ہین
ہر آئینہ عصب کو اوس سے مضرت شدید پہونچتی اسیطرح اگر مخرج عصب کا اوس مقام پر ہوتا جسجگہ پر دوسرے فقرہ مین دونو زیادتی فقرہ
اولی کی واقع ہین وہ زیادتیان فقرہ اولی کی جو دونو فقرون فقرہ ثانیہ مین بذریعہ مفصل نرم کے جو متحرک آگے پیچہے ہے داخل ہوتی ہین تب
بہی ضرر ہوتا - مخرج عصب کا اس لائق نتہا کہ آگے اور پیچہے سے نکلتا بنظر اون اسباب کے جو اوپر انکے بیان مین ذکر کیے جاینگے اور نہ اس
لائق تہا کہ جانبین سے آگے کیطرف ہوتا اسواسطے کہ جانبین کی ہڈی پتلی ہے یہ سبب واقع ہونے اوس زیادتی کے جسکا نام سن ہے پس
چارہ کار یہی ٹہرا کہ نزدیک مفصل راس کے تہوڑا سا اور طرف پشت کے جانبین سے اسکی جگہہ قرار پائی یعنی جہان سے یہ عصب وسط مین نہ قرار پا
درمیان خلف اور جانب کے - بنظر ضرورت کے یہ بہی واجب تہا کہ دونو ثقبے چہوٹے ہون [illegible] ضرر ہوا کہ عصب دقیق ہون -
- اور دوسرے مہرہ مین عجائبات حکمت تہی کہ مخرج عصب کا اوسمین اوپر سے ہو جیسا کہ پہلے مہرہ مین تہا اسلیے کہ اوسمین خوف تہا کہ اگر
اوسکا مخرج عصب بہی مثل فقرہ اولی کے ہو تو بہت حرکت فقرہ اولی کی عصب ٹوٹ جائیگا اور [illegible] ہو جائیگا اس حرکت فقرہ اولی سے وہ حرکت
مراد ہے کہ جو [illegible] آگے کیطرف [illegible] ہوتی ہے - اور یہ بہی [illegible] مخرج عصب کا آگے یا پیچہے
[illegible]

شرکت رکہتا اور پھر ثانیہ عصب بنابت خطر ضرورت کو باریک ہوتا اور بنابت اول کی کمی کی تلافی نہوتی اور حاصل ان اعصاب سے ازدواج ضعیفہ یکجا
ہوجاتے اور فقرہ اولی کی شرکت بھی بدستور رہوتی — اور فقرہ اولی مین اگر دونو جانب سوراخ ہوتے ہکا فساد حال تو اوپر بیان ہو چکا ان
وجوہات سے واجب ہوا کہ ثقبے فقرہ ثانیہ کے دونو جانب سنسنہ مین ہون اوس مقام پر جہان محاذات دونو ثقبہ فقرہ اولی کی بہی باقی رہے
اور جرم فقرہ اولی کا دونو کی مشارکت کا متحمل ہو — زیادتی ہون کی جو دوسرے فقرہ مین نکلتی ہے بذریعہ ایک رباط قوی کی فقرہ اولی سے
بندہی ہوئی ہے مفصل سر کا فقرہ اولی کی ساتھ اور مفصل سر مع فقرہ اولی کی فقرہ ثانیہ کے ساتھ ہی اور یہ دونو مفصل کل فقرات مفاصل سے کے
نسبت نرم ہین اسلیے کہ ان دونون کو طرف اون حرکات کی حاجت شدید ہے جو ان دونون سے ہوتی ہین یعنے سر سے اور فقرہ اولی مع فقرہ ثانیہ
اور یہی حاجت ہی کہ نسبت اور حرکات کی یہ حرکات پوری اور ظاہر ہوا اور جسوقت سر کو مفصل ایک دو فقرون کی حرکت ہوتی ہے تو دوسرا
ان دونو کا اپنے مفصل کے ساتھ لازم ہو جاتا ہی اور مفصل مع اس فقرہ لازم کی بمنزلۂ واحد کی ہو جاتا ہے یہانتک کہ اگر سر کو آگے اور پیچھے حرکت ہو اور فقرہ
سر مع فقرہ اولی کی بمنزلہ استخوان واحد معلوم ہوتا ہی اور اگر سر کو طرف جانبین کی بلا تا ہے حرکت ہو تو فقرہ اولی اور ثانیہ بمنزلہ استخوان واحد کے
ہو جاتی ہین اسیقدر ہمارے ذہن مین کیفیت گردن کی فقرونکی اور اونکے خواص سے تھے جو لکہے گئے **فصل نوین از جملہ اولی سینہ
کی فقرات اور اون کی منفعت کی بیان مین** فقرے سینہ کی جن سے ضلاع متصل ہوتے ہین اور بعد اتصال کے اعضائے
تنفس کو گھیرتے ہین یہ گیارہ فقرے ہین جنہین سناسن اور اجنحہ ہین اور ایک فقرہ ہے اوسکے واسطے دو جناح نہین ہین پس سب بارہ فقرے
ہوئے اور ان فقرونکی سناسن متساوی نہین ہین اسواسطے کہ جو سناسن متصل اعضائے شریفہ کی ہے وہ بڑا اور قوی تر ہے — اجنحہ وہ دونون صدر
کی بخشش ہین اور مقام کے مہرون سے اس لیے کہ اتصال ضلاع کا اونہین مہرون سے ہوتا ہی سات فقرے اوپر والی فقرات صدر کے سناسن
بڑے ہین اور اجنحہ غلیظ ہین تاکہ قلب کی نگہبانی بطور کامل کیجاے اور جبکہ سناسن کو سرے کشادہ مین درستے تو اونکی زوائد مفصلیہ چھوٹی
اور عریض بنائی گئی فوقانی اسلیے کہ اونکی زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر کیطرف وہی ہین کہ جنہین فقرے التقام کے ہین یعنے وہ منفذ کہ جنکے اندر
مہرے چھپ جاتی ہین اور مفصلیہ شاخصہ جو نیچے کی جانب ہین اونہین سے نکلتی ہین وہ حد بہ کہ جو فقرونمین منہدم ہوتے ہین اور اوسکو سناسن
کا انحداب اسفل کیطرف ہوتا ہی — اور دسوین زیادتی مفصل کے اوپر یعنی نوین زیادتی اوسکی سناسن کہڑے ہوئی اور مضبوط ہین اور اسکی
زوائد مفصلیہ کیواسطے دونو طرف سے منفذ ہین سبب لقمہ کے اسلیے کہ اوسکا التقام اوپر اور نیچے دونو جانبون سے ہوتا ہی پھر جو دسوین مفصل
کے نیچے ہی اوسکا التقام اوپر سے ہی اور فقرہ اوسکا نیچے اور سناسن اوسکے منحدب اوپر کیطرف اور قریب ہے کہ ان سب کی منافع ہم ذکر کرین
— بارہوین فقرہ کیواسطے جناح نہین ہین اسلیے کہ شدت حاجت بجہت اضلاع کے کم ہے اور نگہبانی کی منفعت کیواسطے ایک دوسری تدبیر کی گئی
ہے کہ جو سناسن منفعت وقایہ کی ایک اور منفعت کو جامع ہے بیان اوسکا یہ ہے کہ جو فقرات یعنی سبان دوران کی اونکو حاجت عظیم زیادہ ہے
اور مفاصل کی مضبوطی بہی زیادہ درکار ہے اسلیے کہ وہ اپنے اوپر کی چیزونکا بوجہ اوٹہائے ہوئے ہین اسوجہ سے حاجت ہوئی کہ فقرہ اور تمام مفاصل
مین بعید کثیر ہون پس اوسکے مفاصل کی زوائد دو چند کیے گئے اور اسکی بہی حاجت ہوئی کہ جسطرف سے کہ خرزہ یعنی مہرے قطن متصل بارہوین
فقرہ صدر کا ہی اوسکے مشابہ ہو لہذا اوسکی زوائد مفصلیہ مضاعف کی گئے اور جو چیز قابل جناح کے نہین تہی ان زوائد مین خرچ ہو گئی بعد
اوسکے زیادہ وضع عریض لاحق ہوئی قریب ہر جہت کہ عریض ہوئی ہے بشابہ جناح کی ہو جاتی ہے اسطرح کی خلقت مین دو منفعتین جمع ہوئین
یعنے جناح کا بہی کام نکل آیا اور استواری بہی پیدا ہوئی یہ بارہوان فقرہ وہی ہے کہ جسکے منفصل کنارہ حجاب صدر کا ہی اور اس بارہوین مہرے کو

اور جتنے مہرے ہین اونکا چھوٹا ہونا اس طور کی مضبوطی سے کہ اونکی زوائد مفصلیہ زیادہ کیجائین مستغنی ہے بلکہ بزرگی اوسقدر کہ جو سناسن اور عجز سے پیدا ہوتی ہے تکثیر زوائد سے اونکو ادا کرتی ہے — اور چونکہ مہرے سینہ کے گردن کے مہرونسے بڑے تہے اس لیے ثقبہ مشترکہ دو مہرونپر برابر منقسم نہوا بلکہ تھوڑی تھوڑی کمی و بیشی اسطرح پر ہوئی کہ اوپر کے مہرکو اس ثقبہ سے بڑا حصہ ملا اور نیچے کی مہرکو کم اور یہ کمی و بیشی درجہ بدرجہ اسی نسبت پر واقع ہوئی کہ ایک ثقبہ پورا ایکہی مہرے کے واسطے مقرر ہوا جو دسوان مہرہ ہے اور باقی مہرے سینہ اور قطن کے اونکا جرم متحمل اس بات کا ہوا کہ پورے ثقبہ کو برداشت کرے لہذا مہرۂ قطن مین ایک داہنا اور ایک بایان رکھا گیا واسطے خروج عصب کے

فصل دسوین جملہ اولی سے فقرات قطن کے بیان مین فقرات قطن یعنے میانہ دوران بجانب پشت فقرات قطن سناسن اور عجز چھوٹے ہوتے ہین اور زوائد مفصلیہ اسفل کی جانب کے ایسے عریض ہین کہ مشابہ عجز و اقبہ کے ہین اور یہ پانچ فقرے ہین اور قطن مع عجز کے بمنزلہ قاعدہ کے ہے واسطے کل پشت کے اور تنہا قطن دعامہ اور حامل ہے واسطے استخوان سمانہ کے اور منبت ہے پاؤن کے پٹھونکا

فصل گیارہوین تشریح مین عجز کے ہڈیان عجز مین تین ہین اور وہی نہایت مضبوط فقرے ہین ازروے تھندم یعنی درستی اور ہمواری مفصل کی اور عجز کی عریض ہونے مین بھی یہ فقرے سب فقرون سے زیادہ ہین — عصب اون ثقبون سے ان فقرونکے نکلتا ہے کہ حقیقتاً انکی جانبین پر نہین واقع ہین تاکہ مفصل ورک کی مزاحمت اونکو نہو سکے بلکہ مفصل سے ورے اور بجہت داخل بطرف قدام اور خلف کی ہین اور ہڈیان عجز کی مشابہ ہڈیون قطن کے ہین

فصل بارہوین تشریح عصعص مین تہیگاہ کی ہڈی جسکا عصعص نام ہے مرکب تین فقرون غضروفی سے ہے کہ اونکیواسطے زوائد نہین ہین عصب کی پیدائش اونکے ثقبہ مشترکہ سے ہوتی ہے جسطرح کہ تین سے بوجہ چھوٹے ہونے فقرات کے اور تیسرے فقرے کے کنارہ سے ایک عصب مفرد نکلتا ہے کہ وہ زوج نہین ہے

فصل تیرہوین مقالہ خاتمہ کے منفعت پشت مین پشت کی ہڈیون کی نسبت کلام مناسب جدا جدا کر چکے اب مجموع پشت کی منفعت مین ایک کلام جامع ہم کرتے ہین — ساری پیٹھ بمنزلہ شئے واحد کے ہے اور جو فصل اشکال تھی یعنی شکل مستدیر اسکو ملی ہے اسلیے کہ شکل مستدیر بہ نسبت سب شکلونکے قبول آفات بروقت صدمات کی کم کرتی ہے اسیواسطے قبدار بنائی گئی اوپر کے فقرون کے سرے نیچے کیطرف اور نیچے کے سرے اوپر کیطرف اور جمع ہوگئے نزدیک واسطہ کے جو دسوان فقرہ ہے اور یہ دسوان فقرہ قبدار نہوا اگر کسیطرف اسمین قب ہوتا تو دونو کنارے نیچے اوپر کے آپس مین منہدم نہوتے — اور باندازہ نہ جھکنے اور جگہ نپانیکی درست بیٹھین — دسوان فقرہ واسطہ ہے واسطے سناسن کے عدد مین واسطہ نہین مجموع ہے بلکہ طول مین ہر گاہ کہ پشت محتاج حرکت دوہری ہونے اور جھکنے کی طرف جانبین کے ہے اور یہ بات اسطور پر تمام ہوتی ہے کہ واسطہ بجہت مندس حرکت مین زائل ہوتا ہے اور واسطہ کی فوقانی اور تحتانی چیزین بطرف اس جہت حرکت کو مائل ہوتی ہین گویا کہ دونون کنارے پشت کے مائل ہو کے آپس مین ملجاتی ہے اسلیے پشت کیواسطے لقم نہین پیدا کیے گئے بلکہ نقرہ مخلوق ہوے کہ پیدا ہو سکے لقم تحتانی اور فوقانی متوجہ کیے گئے اسے واسطہ کیطرف فوقانی ہو نازل اور تحتانی صاعد تاکہ زوال اوسی واسطہ کا بجہت میل کے آسان ہو اور فوقانی کو یہ بات حاصل ہو کہ طرف اسفل کے کچھ جاے اور تحتانی کو یہ بات حاصل ہو کہ بطرف فوق کے منجذب ہو

فصل چودہوین اضلاع کی تشریح مین اضلاع یعنی پسلیان حفاظت کرتی ہین آلات تنفس کو جنہین گھیرے ہوئے ہین اور اسیطرح بچاتی ہین آلات غذا کے اعالی کو یعنی اوپر والی آلات جیسے فم معدہ اور پسلی سب بدل کر ایک استخوان واحد نہین بنائی گئین ورنہ ثقل پیدا ہوتا اور کسی جگہہ آفت پہونچتی تو تمام عضو ماؤف ہوجاتا یہی ایک فائدہ تعدد پسلیون کا ہے کہ جسوقت حاجت زیادہ ہوتی ہے بالطبع

خواہ احشاء غذا سے ممتلی ہون یا نفخ ہو اور مکان وسیع کیواسطے ہو اسکے مجذب کی ضرورت ہو تو انبساط اضلاع کا سہل ہوجا ہے اور یہ بھی
ایک فائدہ ہے کہ اگر پسلیان متعدد ہون تو ان کے درمیان مین عضل صدر رہ سکے وہ عضل کہ جو افعال تنفس کا اور جو چیزین کہ متصل با فعال تنفس
ہین اونکا معین ہے - ہر گاہ سینہ محیط ریہ اور قلب کا ہے اور ان دونو کی ہمراہ جو چیزین ہین اونکا بھی احاطہ کیے ہوئے ہے پس ضرور ہوا
کہ اون دونو کی حفاظت اور نگہبانی مین نہایت احتیاط کیجائے اسواسطے کہ تاثیر اون آفتون کی جو ریہ اور قلب کو عارض ہوتی ہین بہت بڑی ہے
اور با اینہمہ مضبوطی اونکی جمیع جہات سے ایسی ہونی چاہیے کہ قلب و ریہ پر تنگی اور کچھ ضرر نہ پہونچنے پائے اسواسطے سات پسلیان اوپر کی جو اون چیزون کے
جو پیشتمل ہین اسطرح بنائی گئین کہ نزدیک سینہ کو ملتقی ہوئین اور پھیلا ہوئین عظم قص کی جمیع جوانب سے اور جو پسلیان متصل آلات غذا کی
ہین اونکی پیدایش مثل محزرہ یعنی ہیکل کے پیچھے سے ہے کہ اوسکو جاسہ نہین دریافت کر سکتا اور آگے سے متصل نہین ہوا بلکہ درجہ بدرجہ اوسمین
انقطاع پیدا ہوا سب سے اوپر جو پسلی ہے اوسکی مسافت مابین اطراف ظاہرہ کے کمتر ہے اور سب سے نیچے کی مسافت مابین اطراف سے زیادہ ہے
یہ بات اس غرض سے رکھی گئی کہ حفاظت اعضائے غذا کی مثل کبد و طحال وغیرہ پر مجتمع ہوجائین انمین گنجایش اور وسعت مکان معدہ کو بھی ملتی ہے
جسوقت غذاؤن سے پر ہو اوسمین تنگی نہ ہونے پائے اسیطرح بحالت نفخ رہی سکے - سات پسلیان کہ جو اوپر ہین اونکا نام اضلاع صدر ہے اور
یہ ہر جانب سے سات ہین وہ ترتیب والی انمین کی بڑی اور طولانی ہین اور کنارے کی چھوٹی اور یہی شکل کمال احتیاط سے ہے اسباب مین کہ اندرونی
شئے کو بخوبی شامل ہون اور پسلیان اول اپنی خمیدگی سے مائل بطرف اسفل ہوتی ہین پھر پلٹ کر دوسرا سرا انکا مائل بجانب فوق ہو کر متصل سینہ
ہوجاتا ہے جیسے ہم آگے ابھی بیان کرینگے تاکہ اشتمال ان پسلیون کا وسیع تر مکان مین ہو - ہر واحد مین ان اضلاع کی دو زایدہ تیان داخل ہوتی
ہین دو مفاک اندرونی مین جو ہر بازو پر واقع ہین ہر جہت سے ایک مفصل دوہرا پیدا ہوتا ہے اور یہی حال ہے سات پسلیون فوقانی کا سینہ کی
ہڈیون سے ہے پانچ چھوٹی پسلیان جو باقی رہین وہ بھی ہڈیان پیچھے کی اور اضلاع زور یعنی چھوٹی پسلیان کہلاتی ہین اسواسطے کہ یہ پوری
پسلیان نہین اور آگے سے متصل غضاریف پیدا کیے گئے تاکہ بروقت صدمہ سکے ٹوٹنے سے محفوظ رہین اور اعضائے نرم سے ملین اور حجاب سے بھی
انکو اتصال نہو کہ یہ سخت ہین بلکہ ملین [illegible] اور نرمی مین متوسط ہے **فصل پندرھوین تشریح مین قص یعنی**
سر سینہ کی قص یعنی سرسینہ مرکب ہے سات ہڈیون سے اور کل کی ایک ہڈی نہین پیدا کی گئی اوسی منفعت سے جو بیان ہو چکا اور یہ بیان مکرر ہوچکا ہے اور یہ بھی
منفعت ہے کہ نرم ہو مساعدت یعنی قوت دے سینے مین اوس چیز کے جو اسکے گرد ہے اعضائے تنفس سے بیچ انبساط کے اور اسیواسطے نرم پیدا کیے گئے غضاریف
سے ملی ہوئی تاکہ جو حرکت پوشیدہ انکی ہے اوس سے معین رہین اگرچہ مفاصل انکے موثق ہین اور سات ہڈیان بشمار اضلاع کے اسواسطے پیدا کی
گئین کہ اوسمین التصاق ایک ایک کا باقی رہے - سفل قص سے متصل ہوتی ہے ایک استخوان غضروفی چوڑی جسکا کنارہ نیچے کا مائل باستدارت ہے
اور اسکا نام خنجری رکھا گیا ہے اسلیے کہ مشابہ خنجر کے ہے اور یہ ہڈی فم معدہ کی حفاظت کرتی ہے اور درمیان سر سینہ اور اعضائے نرم کے واسطہ
ہے کہ اتصال سخت کا نرم سے اچھی طرح انجام پائے جیسا مکرر ہم کہہ چکے ہین **فصل سولھوین تشریح ترقوہ یعنی ہنسلی مین** ہنسلی
کی ہڈی دو طرف سے [illegible] لگی ہوئی ہے [illegible] نزدیک نحر کے خالی ہے جہان گڑھا سا معلوم ہوتا ہے اور محدب دیکھ پڑتے ہے
ایک فرجہ جیسے گہری جگہہ جسمین نفوذ کیے ہوئے ہین وہ رگین جو دماغ کو پہنچنے والی ہین اور وہ پٹھہ جو دماغ سے اوترتا ہے بعد اوسکے بجانب دوش
کی طرف مائل ہوتا ہے اور سر شانہ سے متصل ہوتا ہے اوسی جگہ سے شانہ کا ارتباط ہوتا ہے اور شانہ اور سینہ دو نو ملکر مضبوط بنتا ہے ۔
فصل سترھوین کتف کی تشریح مین شانہ کی خلقت دو منفعتون کے واسطے ہے ایک تو یہ کہ عضد اور بازو اوس سے متعلق ہون ۔

تاکہ عضد سینہ کو متصل نہو پس دشوار ہوتی حرکت ہر ایک ہاتھ کی طرف دوسرے کے اور تنگی ہوتی بلکہ پیدا کیا گیا پسلیون سے جدا اور جہات حرکات مین اوسکو واسطے وسعت رکہی گئی کہ ہر طرف پہرے دوسری منفعت یہ کہ نگاہبان ہین اون اعضا کی جو سینہ مین محصور اور گہرے ہوے ہین اور قائم ہوین مقام سناسن فقرات اور انچہ فقرات کی جس مقام پر نہ فقرے ہین کہ مقاومت صدمات کی کرسکین اور نہ جو اسر ہین کہ اون صدمات پر آگاہی دین اور شانہ جانب وحشی سے باریک ہوتا ہی اور غلیظ ہوتا جاتا ہے تا انکہ کنارہ وحشی پر ایک نقرہ یعنی مغاک جو غار نہین ہوتا پیدا ہوتا ہے اوسمین مدور کنارا عضد کا داخل ہوتا ہی اور اوس نقرے کو واسطے دو زیادتیان ہین ایک تو فوق اور خلف کی طرف اوسکا نام اخرم ہے اور منقار الغراب بھی کہتے ہین یعنی کوے کی چونچ اسی زیادتی سے رباط شانہ کا ترقوہ سے ہی اور یہی زیادتی انخلاع یعنی باہر نکلجانی عضد کو اوپر کی جانب سے منع کرتی ہے دوسری زیادتی داخل اور اسفل مین ہے سر عضد کو باہر نکلجانے سے منع کرتی ہی پہر شانہ چوڑا ہوتا جاتا ہی جہت انسی مین جسقدر قصد میلان کا کرے تاکہ شمول اوسکا محافظت اضلاع پر زیادہ ہو یعنی جسقدر یہ زیادتی پسلیون سے قریب ہوتی جاتی ہے منفعت حفاظت کی بخوبی ظاہر ہوتی جاتی ہے۔ پشت پر کتف کے ایک زیادتی شکل مثلث ہے جسکا قاعدہ بجانب وحشی اور زاویہ بطرف انسی واقع ہے تاکہ سطح اور ہموار ہو نہ پشت مین خلل نہو اسواسطے کہ قاعدہ اگر جانب انسی مین ہوتا جلد کو اوٹھا دیتا اور اذیت پہونچاتا بروقت مصادمات کے اور یہ زیادتی بمنزلہ سنسنہ کے واسطے فقرات کے ہے اسکی خلقت بغرض محافظت ہوئی ہے اور اس کا نام عیر الکتف ہے یعنی تیزی سر کتف ۔ اور نہایت عریض ہونا کتف کا نزدیک اوس غضروف کی ہی جہان پر گول سر متصل ہو جاتا ہی اور متصل ہونا انکا غضروف سے بطرز اوسی علت کے ہے جو سب غضاریف کے بیان مین ذکر کیجاتی ہے فصل اٹھارہوین تشریح عضد مین بازو کی ہڈی گول پیدا کی گئی تاکہ قبول آفات سے دور رہے اور اوسکے اوپر کا کنارا محدب ہی کہ نقرہ کتف مین داخل ہوتا ہی وہ کنارا ساتہ ایک جوڑ نرم کے جو نہایت نامضبوط ہی اور اسی مفصل کی نرمی کی جہت سے اکثر بازو کو خلع عارض ہوتا ہی یعنی یہی جوڑ اکثر اوتر جاتا ہی اس نرمی سے دو کام نکلتے ہین ایک حاجت ہی اور دوسرے امان ۔ حاجت آسانی حرکت کی جمیع جہات مین ۔ امان یہ ہے کہ اگرچہ بازو محتاج قدرت چند حرکات کا مختلف جہات مین ہے لیکن یہ حرکات چونکہ دائمی اور اکثری نہین ہین کہ خوف بازو کی رباطات ٹوٹنے کا یا اوسکے اوترجانیکا ہو بلکہ بازو اکثر حالات مین ساکن رہتا ہی اور سارا ہاتہ متحرک رہتا ہی اسیواسطے اور سب مفاصل مین زیادہ مضبوطی کی گئی اور عضد کا خاص مفصل اتنا مضبوط نہین بنایا گیا ۔ مفصل عضد کو چار رابطہ شامل ہین ایک اونمین کا عریض غشائی ہے کہ مفصل کو گہیرے ہوئے ہے جسطرح اور مفاصل مین بھی صورت رباط کی واقع ہے دوسرا اور تیسرا رباط یہ دونو اخرم سے اوترتی ہین ایک اونمین کا جسکا کنارا عریض ہے کنارہ عضد کو شامل ہے اور دوسرا انمین کا بڑا اور سخت ہی ہمراہ چوتھے رباط کے انہین اربطہ سے اوترتا ہی اوس زیادتی سے جو نزدیک ہی حنذ کی یعنی اوس شے کی جو بطور زیغہ ازار ان دونو کیواسطے بنائی گئی ہے اور شکل ان دونو کی چوڑی ہے خصوصًا بروقت مماس ہونے عضد کے انکی اس وضع خاص کی جہت سے یہ بات ہوئی ہے کہ مستبطن عضد ہوتی ہین یعنے باطن عضد مین داخل ہین پس متصل ہوتے ہین اوس عضل سے کہ جو باطن عضد پر رباط بنا گیا ہی ۔ بازو مین تقعیر یعنے گڑھا بجانب انسی ہی اور تحدیب یعنی کوز پشت بطرف وحشی تاکہ پوشیدہ ہو جو عضل اوسپر مُنتا جاتا ہی اور جو عصب اور عروق اس بات کرتا زی بازی مین داخل ہین اور وہ کبھی چھپ جائین تاکہ خوب ویسا ہو بغل مین لینا اوس چیز کا جسکو انسان بغل مین لیا چاہتا ہی تاکہ درست ہو اوٹھا کر رکھنا ایک ہاتہ کا دوسرے ہاتہ پر ۔ کنارا بازو کا نیچے والا اوسپر دو زیادتی مثلا جلی مرکب ہوکر ہین اون مین جو متصل باطن کی ہی طولانی اور دقیق ہی اور اوسکے واسطے کسی چیز سے مفصل نہین ہی بلکہ یہ زیادتی واسطے نگہبانی عصب اور عروق کے

معقر کی گئی ہے اور دوسری زیادتی جو متصل ظاہر کے ہے اوس سے مفصل مرفق تمام ہوتا ہے اسطرح پر کہ ایک نقرہ زند اعلی کا اور ایک لقمہ اوسی نقرہ
کا جسطرح پر ہم آگے بیان کرینگے ان دونوں کے بیچ میں مزور ایک شے بطور نیفہ ازار کے ہے اور دونو کنارہ نیر اس نیفہ کے آگے اور اوپر سے ایک نقرہ
اور نیچے اور پیچھے سے دوسرا نقرہ ہوتا ہے اور نقرہ انسی اوپر والا ان دونوں میں سے برابر اور چکنا ہے کوئی مانع اوسپر نہیں ہے اور نقرہ وحشی
ان دونوں سے بڑا ہے اور جو چیز نقرہ انسیہ سے ملتی ہے چکنی نہیں ہے اور نہ اوسکا گڑھا مسند یر ہے بلکہ مثل سیدھی دیوار کے ہے جبوقت
اوسمین زائدہ صاعدیہ طرف جانب وحشی حرکت کرتا ہے اور اوس تک پہونچتا ہے ٹھہر جاتا ہے اور ہم عنقریب بیان اوس حاجت کا جو ان
دونوں کی طرف ہے کرینگے ۔ اور بقراط نے ان دونو کا عقبتین نام رکہا ہے یعنے ہر ایک کو عقبہ کہتا ہے **فصل انیسویں ۱۹ تشریح
ساعد میں** پہونچا کہ دو ہڈیوں سے مرکب ہے جو طولاً آپسمیں ملی ہوئی ہیں ہر ایک کا نام زند ہے اوپر والی جو متصل انگوٹھے کے ہے اور
باریک ہے اسکو زند اعلی کہتے ہیں اور نیچے والی کہ متصل خنصر کے ہے وہ موٹی ہے اسواسطے کہ وہ اوپر والی کا بوجھ اوٹھائے ہوئے ہے
اور زند اسفل اوسکا نام ہے ۔ زند اعلی کی منفعت یہ ہے کہ اوسکے ذریعہ سے حرکت بازو کی التوا یعنی لپٹنا اور انبطاح یعنی گر پڑنیکی ہے
اور منفعت زند اسفل کی یہ ہے کہ اوس سے حرکت بازو کی انقباض یعنی کہچنا اور انبساط یعنی پہیلنے کی تمام ہوتی ہے اور وسط دونو زندونکا
باریک ہوا اسلیے کہ جو عضل غلیظ ہر ایک کو گہیرے ہوئے ہے اوسکی گندگی نے انکو اپنی گندگی سے مستغنی کیا ہے اور یہ تقلیل بھی ہونے پائی
بلکہ سبک رہے ۔ کنارے ان دونوں کے اسواسطے گندہ ہوئے کہ حاجت اونکے رباطات کی ان دونو سے زیادہ ہے چونکہ بکثرت دکہہ دینے والی
اور صدمہ پہونچانے والی سخت چیزیں ان تک پہونچتی ہیں جبوقت کہ مفاصل متحرک ہوتی ہیں اسلیے انکا غلیظ ہونا ضرور رہتا اور یہ بھی ایک
ضرورت ہے کہ یہ گوشت اور عضل سے خالی ہیں ۔ زند اعلی ترچھا ہے گویا کہ جہت انسیہ سے ترچھا ہونا شروع کرکے تھوڑا سا منحرف جانب
وحشی میں لپٹ کر ہو جاتا ہے اس اعوجاج یعنی کجی کی منفعت یہ ہے کہ استعداد حرکت التوا کی بخوبی ہو جاتی ہے ۔ اور زند اسفل سیدھا ہے اسلیے
کہ وہ زیادہ تر صلاحیت انقباض اور انبساط کی رکھتا ہے **فصل بیسویں ۲۰ مرفق کی تشریح میں** کہنی مرکب ہے مفصل زند اعلی اور مفصل
زند اسفل سے مع عضد کے زند اعلی کے کنارے پر ایک نقرہ ہے منہدم یعنی درست کیا ہوا جسمین ایک لقمہ طرفین وحشی عضد سے آکر منضبط ہو جاتا
اور گہوم جاتا ہے اور اسی نقرہ سے حرکت انبطاح اور التوا پیدا ہوتی ہے ۔ اور زند اسفل کہ اوسمین دو زیادتیاں ہیں جنکے بیچ میں ایک چیز
بطور نیفہ کے مشابہ حرف سگین کتابت یونانی اسطرح پر ہے C اور یہ نیفہ محدب السطح ہے جو سطح اسکی تقعیر میں ہے تاکہ درست بیٹھے
وہ چیز جو نیفہ میں کنارے پر اوس عضد کے جو مقعر ہے مگر شکل اوسکی تقعیر کے مشابہ حدبہ یعنی پشت دائرہ کے ہے پس انضمام سے اس نیفہ کے
جو چیز درمیان دونو زیادتی زند اسفل کے اس نیفہ میں ہے ملتی ہے مفصل مرفق سے جبوقت دونو سرے نیفہ کے ایک دوسرے پر حرکت
کرکے پیچھے اور نیچے پہرین ہاتھ کہنچا تاہے جبوقت آڑ کرے نیفہ دونو دیواروں نقرے جا سے واسطے لقمہ کے روک لیگا اور منع کرے گا
ہاتھ کو زیادتی انبساط سے پس ٹھہر جائیگا پہونچا اور بازو سیدھا ہو کر اور جسوقت ایک سرا نیفہ کا دوسرے پر آگا اور اوپر کی جانب حرکت کرتا ہے
ہاتھ کہچکر ایسا ہوتا ہے کہ ساعد اور عضد جانب انسی اور قدام میں مماس ہو جاتے ہیں ۔ دونو کنارے زندین کے نیچے سے یکجا مجتمع ہوتے
ہیں مثل شے واحد کے اور بیچ میں ایک مفاصل وسیع پیدا ہوتا ہے جسکا اکثر مشترک زند اسفل میں ہے اور جسقدر غار ہونے سے باقی
رہتا ہے وہ محدب اور چکنا ہوتا ہے تاکہ دور ہو جائے پہونچنے آفات سے ۔ خلف نقرہ زند اسفل سے ایک زیادتی پیدا ہوتی ہے طول میں
اور قریب ہے کہ منفعت اوسکی ہم بیان کرینگے **فصل اکیسویں ۲۱ رسغ کی تشریح میں** رسغ باریکی پیوند سر دست کو کہتے ہیں اور یہ عضو مرکب

سے بہت سی ہڈیون سے تاکہ آفت عام کل پیوند کو نہو اگر کسیطرح پہونچے اور ہڈیان رسغ کی آٹھ ہین اور ایک ہڈی زائد ہے اصلی سات
ہڈیون کی دو صفتین ہین ایک صف متصل بہ پہونچے کے ہے اوسکی تین ہڈیان ہین اسواسطے کہ وہ متصل پہونچے کے ہے پس ضرور ہے کہ باریک ہون
اور ہڈیان دوسری صف کی چار ہین اس لیے کہ وہ متصل پشت کف دست کے اور اونگلیون کے ہے اسی جہت سے ضرور تھا کہ وہ صف زیادہ چوڑی
ہو اور تینون ہڈیان مذکورہ مین داخل ہین ان ہڈیونکے وہ سرے جو متصل پہونچے کے ہین باریک اور بہت درست اور متصل ہین اور جو سرے
کہ متصل دوسری صف کے ہین چوڑے ہین اور درستی اور اتصال مین کم ہین — آٹھوین ہڈی جو زائد ہے وہ دونو صفون مین رسغ کی داخل نہین ہے
بلکہ یہ ہڈی پیدا کی گئی ہے تاکہ حفاظت کرے اوس چوڑے عصب کی جو کفدست مین آیا ہے — صف ثلاثی یعنی پہلی صف جسمین تین ہڈیان ہین
حاصل ہوتی ہے رسغ کیواسطے بسبب اجتماع سر ہائے استخوان رسغ کے پس داخل ہوتی ہے اوس نقر مین جسے ہمنے ذکر کیا یان مین دونو کنارہ
زندین کا اس جہت سے حاصل ہوتا ہے مفصل انبساط اور انقباض کا — اور یہ آٹھوین ہڈی زائد زند اسفل مین داخل ہوتی ہے اوس نقرے مین جو ہڈیون
مین رسغ کے ہے پس اسکے ذریعہ سے فصل التوا وانبطاح پیدا ہوتا ہے **فصل بائیسوین۲۲ مشط الکف کی تشریح مین** مشط کف بھی بہت
سی ہڈیون سے مرکب ہے تاکہ اگر کوئی آفت اس مقام مین پہونچے شامل تمام عضو کو نہو اور ممکن ہو تقعیر کف کیواسطے جسقدر درکار ہے
ہر وقت قبض کے اور برا وٹھانی گول چیزون کے اور ضبط کرنے بہنے والی چیزونکے — یہ ہڈیان مفاصل موثق رکھتی ہین اور ایک دوسری سے بندہی
ہوئی ہے تاکہ متفرق نہو جائین پس ضعیف ہو جائین بوقت ضبط کفدست اوس چیز کے جسپر شامل ہو اور جس کو گہیرے اور بند کرے یہانتک
کہ اگر جلد کفدست کی ڈہیل ڈالی جائے یہ ہڈیان ایسی نظر آئین گی گویا کہ متصل ہین اور انکے فصول حس سے بعید ہین اور باوجود اسکے بند ہڑنے
ایک دوسری کو مضبوط کر رکہا ہے مگر ان ہڈیونمین تہوڑی سی اطاعت اوس انقباض کی ہے جو باطن کف کی تقعیر تک پہونچتا ہے — ہڈیان مشط
کی چار ہین اسواسطے کہ یہ چارون اونگلیون سے متصل ہین اور یہ قریب قریب ہین اوس جانب سے جو رسغ سے ملتی ہے تاکہ خوب اتصال ہو
اونکا ہڈیون سے جیسے ایک ہی مین ملی ہوئی ہڈیان متصل ہوتی ہین اور کشادہ ہین یہ ہڈیان تہوڑی سی اونگلیونکی طرف تاکہ اچہا ہو اتصال
انکا اون ہڈیون سے جو کشادہ جدا جدا ہین اور باطن سے اونمین گڑہا پڑا ہوا ہے جسکی منفعت تو نے پہچان لی ہے مفصل رسغ کا مع مشط
کے پیوند پاتا ہے اون نقرونمین جو کنارے ہڈیون رسغ کے ہین اور داخل ہوتا ہے اون نقرونمین لقمہ ہڈیون مشط کا سے جو پہنسی ہوئی ہین
غضاریف سے **فصل تئیسوین۲۳ اونگلیون کی تشریح اور اونکی منفعت کے بیان مین** اونگلیان آلات مقرر کی گئی ہین
گرفت مین چیزونکے اور گوشت محض سے نہین پیدا کی گئین جسمین ہڈی نہو اگرچہ مختلف حرکات کا واقع ہونا اس صورت مین بہی ممکن تہا
جیسے اکثر کیڑے اور مچہلیان جو بے استخوان کی مخلوق ہین وہ حرکت کرتی ہین اور ان حرکات مختلفہ کا اونسے صدور بضعف و استرخا ہوتا ہے
اور اونگلیونمین ہڈیان اسواسطے بنائی گئین کہ اونکی حرکات اور افعال سست اور ضعیف نہون جیسے صاحبان رعشہ کے اور پہر اونگلی ایک
ہڈی سے نہین بنائی گئی تاکہ افعال اوسکے بدشواری نہون جسطرح سے اونگلیان اون لوگون کی کہ بوجہ خلقت اصلی خواہ بوجہ بہرجانے کسی
مادہ کے گٹہا ہوئین اور قبض و بسط نکر سکین — اور تین ہڈیون پر اسواسطے اختصار کیا گیا کہ اگر تین سے زیادہ اونگلیونمین جوڑ ہوتے تو زیادتی حرکات
کی بہی اوسکے واسطے پیدا ہوتی اور یہ بات ضرور اونمین سستی اور ضعف پیدا کرتی گرفت مین اوس چیز کے جسکی پکڑنے مین زیادہ مضبوطی درکار
ہے — اسیطرح اگر تین سے کم مثلا دو جوڑون سے اونگلیون کی خلقت ہوتی تو مضبوطی بڑہجاتی اور جتنی حرکات مین کفایت مطالب کی ہے اوتنی
نہوتی اور احتیاج طرح طرح کی حرکات کرنیکی زیادہ ہے بہ نسبت مضبوطی زائد از حد اعتدال کے — ایسی ہڈیون جنکے قاعدے عریض

اور سہرے تپلا اور نیچے کی ہڈیونسے چوڑائی بتدریج کم ہوتی ہے یہانتک کہ سہرے اونگلیونکے نہایت تپلے ہوگئے اِن اونگلیون کی پیدایش اسواسطے ہوئی تاکہ نسبت درمیان حامل اور محمول کے درست اور بہتر پیدا ہوا اور استواری جو شکل مخروط مین منحصر ہے کسی قدر اونگلیون کو حاصل ہو ۔ ہڈیان اونگلیون کی گول پیدا کی گئین تاکہ آفات سے محفوظ رہین اور سخت بلا تجویف اور بے مغز کی بنائی گئین تاکہ حرکات پائدار اور پکڑنے اور کھینچنے مین استوار رہین ۔ باطن کیطرف انمین تقعیر اور ظاہر کیطرف تحدیب پیدا کی گئی تاکہ بخوبی گرفت کرین جو شئے قابل گرفت ہو اور ملین اور دبائین اوس چیز کو جو قابل ملنے اور دبانے کے ہو ۔ ایک اونگلی کی تقعیر یا تحدیب دوسرے کے پاس نہین بنائی گئی تاکہ اتصال انگلیون کا درست رہے اور جسوقت ضرورت ہو سب ملکر استخوان واحد ہوجائین ۔ مگر کنارے کی اونگلیان جیسے انگوٹھا اور خنصر اونکی تحدیب ایسی جہت پر بنائی گئی کہ اوس جہت مین کوئی انگلی ملاقات نہین کرتی تاکہ بروقت یکجا کرنیکے کل اونگلیون کی صورت شبیہ بہیئت استدارت ایسی کہ جو آفات سے محفوظ رکھتی ہے ہوجاتی ۔ باطن اونگلیونکا لحمی بنایا گیا تاکہ آرام دے اونگلیون کو اور ملنے والی چیزون کو ملجائے بروقت گرفت کے جہت خارج مین اونگلیونکے گوشت نہین رکہا گیا تاکہ ثقل انکا زیادہ نہو اور سب ملکر ایک سلاح یا ہتھیار گزند پہونچانیوالا نہبن ۔ پوروئین اونگلیونکے پوست زیادہ رکہا گیا تاکہ درست ہوجائین بخوبی بروقت ملنے کے مثل ملنے والی شے کے ۔ بیچ کی اونگلی کے مفاصل سب سے زیادہ طولانی ہین اوسکے بعد بنصر کے اوسکے بعد سبابہ کے اوسکے پیچھے خنصر کے بہ ترتیب چھوٹے بڑے بنائے گئے تاکہ سرے اونگلیون کے بروقت گرفت کے برابر ہوجائین اور بیچ مین کوئی فصل اور انفراج باقی نرہے اور باانہمہ چارون اونگلیان اور ہتھیلی ملکر ایسی تقعیر پیدا کرین تاکہ گول چیز کی گرفت مین کام آسکے ۔

۔ انگوٹھا عدل یعنی مشابہ ہے سب اونگلیونکے واسطے اگر اسکا مقام جہان اب ہے وہان نہوتا تو اسکی خلقت سے جو منفعت ہے وہ باطل ہوتی اسلیئے کہ اگر اندر ہتیلی کے رکہا جاتا تو اکثر کام جو ہم ہتیلی سے لیتے ہین نہوسکتے اور اگر بطرف خنصر کے بنایا جاتا تو دونو ہاتہ جیسے ایک دوسرے کے سامنے واب ہین نرہتے دونو ہاتہونکا برابر سامنے ہونا کبھی کسی چیز کے اوٹھانے مین بوجہ یکجا کرنے دونو ہاتہون کے بہت بکار آمد ہوتا ہے ۔ سب سے زیادہ بعید صورت انگوٹھے کی یہ تہی کہ انگوٹھا پشت دست پر رکہا جاتا ۔ ابہام کا ربط مشط کے ساتہ نہین کیا گیا تاکہ بُعد درمیان انگوٹھے اور سب انگلیون کے کم نہوجائے ۔ جسوقت چارون اونگلیان کسی طرف ایک شے کے لینے پر متوجہ ہون اور انگوٹھا اونکی مقاومت دوسری جانب سے کرے تو لینا کف کا بڑی چیز کو ممکن ہوتا ہے اور انگوٹھا دوسرے مثل ڈاب کے ہے اوس چیز پر جسکی گرفت کرے اور چہپا سکے ۔ خنصر اور بنصر مثل پردے کے نیچے ہوجاتی ہین ۔ سلامیات یعنی ہڈیان اونگلیون کی سب مین وصل اور پیوند کیا گیا ہے بذریعہ حدوث یعنی تیز نوکونکے اور نقرون یعنی گڑہونکے جو ایک دوسرے مین متداخل ہے اونکے بیچ مین ایک رطوبت چسپندہ ہے اسواسطے کہ ان جوڑون مین تری ہمیشہ رہے اور حرکت ہاتہ کی اس تری کو خشک نکرے ۔ اونگلیونکے مفاصل اسطرح قریب پیوستہ ہین اور غضروفی جہلیون سے ملتی ہین اور مفاصل کے گڑہے پر کیے جاتے ہین واسطے زیادتی مضبوطی کے چھوٹی ہڈیون کو جنکا نام سمسمانیات ہے ۔

فصل پچیسوین ناخن کی تشریح

اور اونگلی منفعت کا بیان ناخن کی پیدایش چار منفعتون کے واسطے ہوئی ہے پہلی منفعت تکیہ ہوا اونگلی کی پور کا تاکہ سست نہوجائے بوقت زیادہ زور کرنے کسی چیز کی گرفت مین دوسری منفعت قادر ہوجائین اونگلیان چہوٹی چیزونکے لینے پر تیسری منفعت قادر ہوجائین اونگلیان بذریعہ ناخن کے چھیلنے اور صاف کرنے مین کسی چیز کے چوتھی منفعت بعض وقت ناخن ہتہیار کے ہوجاتے ہین ۔ پہلی تین منفعتین نوع انسانی کیواسطے مناسب ہین اور چوتھی اور حیوانات کیواسطے ہے ناخن کے کنارے گول پیدا کیے گئے جیسا معلوم ہوچکا اور ہڈیان ناخن کی نرم بنائی گئین تاکہ ٹلیان بائین نیچے ناخن کے سر انگشت صدمے سے اوس چیز کے جو اوسکو

ٹوٹ سکتا ہے پس بہت سمائی اوسکے صدمے سے ناخن کی پیدائش ہمیشہ مقرر کی گئی اس لیے کہ وہ ایسے مقام مین ہے جہان شگافتہ ہونا اور ریزہ ریزہ ہو جانا ہمیشہ ہوتا ہے **فصل پچیسوین [25] حانہ یعنی پیرو کی ہڈیون کی تشریح مین** نزدیک سُرین کے دو ہڈیان وہی باقی ہین کہ بیچ مین ایک مفصل موثق سے ملتی ہین اور وہ دونو مثل بنا کر ہین کل اوپر کی ہڈیون کیواسطے اور حامل اور ناقل نیچے کی ہڈیونکے واسطے ہر ایک ہڈی ان دونون مین سے چار حصونپر تقسیم کی گئی ہین جو حصہ جانب وحشی یعنی بیرونی کی متصل ہے اوسکو حرقفہ اور عظم خاصرہ کہتے مین اور جو حصہ متصل آگے کی ہے وہ استخوان عانہ ہے اور جو حصہ متصل خلف کی ہے وہ عظم الورک ہے اور جو حصہ متصل اسفل انسی کی ہے اوسکا نام حق الفخذ یعنی کاسۂ ران ہے اسلیے کہ وہ گڑھا کہ جسمین ران کا گول سرا داخل ہوتا ہے اسی چوتھے حصہ مین ہے اس ہڈی پر شریف اعضا کے گرو ہین جیسے مثانہ اور رحم اور اوعیۂ منی مردونکی اور مقعد اور شرم یعنی دہان رحم کہ جو مخرج ثفل ہے **فصل چھبیسوین [26] کلام مجمل پاؤن کی منفعت مین** خلاصہ کلام پاؤن کی منفعت مین یہ ہے کہ پاؤن سے دو فائدے ہین ایک تو ٹھہرنا اور قائم ہونا یہ قدم سے متعلق ہے دوسرے جگہہ بدلنا برابر جگہہ ہو خواہ اونچی نیچی ہو یہ ران اور ساق سے متعلق ہے ــ قدم مین جب کوئی آفت پہونچتی ہے ثبات اور قوام دشوار ہوتا ہے چلنا دشوار نہین ہوتا مگر یہ چلنا جسمین کسی ایک پاؤن کا ٹھہرانا دیر تک درکار ہو وہ مشکل ہوتا ہے اور اگر عضل ران یا ساق مین کوئی آفت پہونچے ٹھہرنا آسان ہوتا ہے اور چلنا دشوار **فصل ستائیسوین [27] ران کی ہڈیون کی تشریح مین** پہلی ہڈی پاؤنکی ران کی ہڈی ہے جس سے بڑی تمام بدن مین کوئی ہڈی نہین ہے اسلیے کہ وہ بارکش ہے کل اوپر کی چیزونکی اور اوٹھانیوالی ہے نیچے کی چیزون کی اوسکے اوپر کا کنارا محدب ہوتا ہے تاکہ پیوستہ جائے حق الورک مین اور یہ ہڈی محدب ہے وحشی کیطرف اور پیالہ دار یا مقعر ہے جانب انسی اور خلف مین اسلیے کہ اگر وہ سیدھی اور متوازی حق الورک کی رکھی جاتی ایک قسم کا فحج عارض ہوتا یعنی ترچھے پاؤن چلنا اسطرح پر کہ دونو ایڑیونکا بعد بہ نسبت انگلیونکے زیادہ رہتا اسطرح افحج چلتا ہے کہ جسکی خلقت مین یہ بات ہو اور اچھی طرح نگہداشت بڑے عضل اور عصب اور عروق کی اس شکل مین نہو سکتی اور مجموع اجزا بدنکی شکل مستقیم پر نہ بنتی اور بیٹھنے مین خوبصورتی نہوتی ــ پھر اگر دوبارہ جہت انسی مین یہ ہڈی نہ آتی ایک دوسری قسم کی کجی پیدا ہوتی اور قوام کے لیے اسکی طرف اور اس کے واسطہ میل نہ پیدا ہوتا پس قوام معتدل نہوتا نیچے کے کنارے اس ہڈی کے دو زاید بیان ہین واسطے مفصل رکبہ کے ــ اب ہم پہلے ساق کا بیان کرکے پھر مفصل کا بیان کرینگے **فصل اٹھائیسوین [28] ساق کی ہڈی کی تشریح مین** پنڈلی مثل ساعد کے دو ہڈیونسے مرکب ہے ایک ہڈی بڑی اور طولانی اور یہ انسی ہے اسکو قصبۂ کبرے یعنی بڑی نلی کہتے ہین دوسرے چھوٹی اور تنگ ہے کہ ران سے نہین ملتی بلکہ وہان تک پہونچنے مین کمی کرتی ہے مگر نیچے سے یہ ہڈی اور بڑی ہڈی دونو ایک ہی جگہہ پر تمام ہوتی ہین اسکو قصبۂ صغرے یعنی چھوٹی نلی کہتے ہین ــ ساق بھی جانب وحشی محدب ہے پھر نیچے کنارے دوسری تحدیب ہے بجانب انسی تاکہ قوام اچھیطرح ہو اور معتدل رہے ــ قصبۂ کبری درحقیقت وہی ساق ہے ران سے چھوٹی بنائی گئی اسلیے کہ جب جمع ہوتا اوسکے واسطے دو سبب زیادتی کبر کے کہ وہ ثبات اور اوٹھانا اوپر کی چیزونکا اور سبب زیادتی صغر کے اور وہ سبک ہونا حرکت مین اور دوسرا سبب یعنی خفت اولی غرض مقصود مین بیچ ساق کے پس یہ چھوٹی پیدا کی گئی اور پہلا سبب اولی ہے غرض مقصود مین بیچ ران کے اور وہ بڑی پیدا کی گئی اور ساق کو ایک قدر معتدل ایسی عطا کی گئی کہ اگر زیادہ عظیم ہوتی تو حرکت مین دشواری پیدا ہوتی جیسے صاحب داء الفیل اور دوالی کو دشواری ہوتی ہے حرکت مین اور اگر کم عظیم ہوتی تو ضعف عارض ہوتا اور عاجز ہوتا اوٹھانے مین اوپر کی چیزونکے جیسے پتلی پنڈلی والا اور ان سب مضبوطیون کے ساتھ اسکے واسطے تکیہ بنایا گیا اور تقویت دی گئی چھوٹے قصبہ سے

اور اس نصف کو صفرے کیواسطے اور بھی منفعتین ہین کہ عصب کو اور جو رگین بیچ مین اون دونون کے ہین ڈھانپتا ہے اور قصبہ کبریٰ کے
مفصل قدم مین مشارکت کرتا ہی تاکہ مضبوط اور قوی ہوجائے وہ مفصل جس سے رباط قدم اور اوسکا دوہرا ہونا پیدا ہوتا ہے

فصل انتیسوین زانو کے مفصل کی تشریح مین

زانو کا جوڑ پیدا ہوتا ہے دخول سے اون دو زیادتیونکے جو کنارے پر ران کے
اون دو نقرونمین پیدا ہوتی ہین جو کنارے پر استخوان ساق کے واقع ہین اور اون دونون کی مضبوطی ایک رباط پیچیدہ اور ایک رباط جو اندر
جما ہوا ہے اور دو رباط قوی ہر دو نو جانب سے جنکا مقدم درست چپیدہ گیا ہے بذریعہ صفحہ کے جو مین رکبہ کے ہے اور صفحہ گول ہڈی ہے مثل سنگریزہ
کے اور اسکی منفعت یہ ہے کہ جس چیز کا خوف بوقت زانو پر بیٹھنے کے یا بروقت لٹک کر بیٹھنے کے ہٹ جانے اور اوتر جانے سے ہوتا ہے اوسکے بچاؤ
کی مقاومت کرتا ہے اور ستون دیا گیا مفصل ممنوکہ نقل بدن اپنی حرکت سے کرتا ہے اور اوسکا مقام آگے کی جانب مقرر کیا گیا اس لیے کہ
اکثر دشواری پیچیدگی کی اسی طرف عارض ہوتی ہے اور پشت کی طرف پیچیدگی کی حرکت نہین ہوتی اور دونو طرف تھوڑی سی پیچیدگی ہوتی ہے
لیکن ساری پیچیدگی آگے کی طرف ہے اور یہ جگہ قدرشتی بروقت نہاست کے اور زانو پر بیٹھنے وغیرہ کے ہوتی ہے اور خدا کو بہتر معلوم ہے

فصل تیسوین قدم کی تشریح مین

قدم کی خلقت اسواسطے ہی کہ وہ آلہ ہے ثبات اور ٹھہرنیکا اور اوسکی شکل آگے کی جانب لانبی بنائی گئی تاکہ کھڑے
ہونے مین اعتماد پر اعانت دے اور اوسکے واسطے اخمص یعنی تقعیر کف پا کی پیدا کی گئی کہ متصل ہے جانب انسی کے تاکہ میل قدم کا بروقت کھڑے ہونیکے
خصوصاً وقت مشی کی خلاف جہت مین پاؤن آگے بڑھے ہوے کے ہو کہ مقاومت اور اعتماد کی موجود ہے سبب پاؤن کی استقلال مین بروقت آگے
بڑھانیکے واسطے نقل مکان کے حاصل ہو اور قوام مین اعتدال بھی ہو جاوے یہ بھی ایک منفعت ہے دور کی چیزون کے پاس جانا ہو سکے اور کچھ گزند
نہ ہو نیچے اور شامل ہونا قدم کا اون چیزون پر جو مشابہ درج یعنی زینہ کے ہین اور اون تیزیون پر جو صعود کے مقامات پر بنائی گئی ہین
اسی طرح سے ہو — قدم بہت سی ہڈیون سے ملکر پیدا کیا گیا اور اوسکے بہت سے فائدے ہین اونمین سے ایک یہ ہے کہ قدم میان
خوب ہوتا ہے اور زمین جسقدر قدم کے نیچے آتی ہے خوب چھپ جاتی ہے اگر اوسکے چھپانیکی ضرورت ہو اسلیے کہ قدم کبھی اپنے ماتحت
کی چیز کو ایسا چھپاتا ہے جسطرح سے ہاتھ کی مٹھی مین کوئی چیز بند کرلی جائے اور جب ایسی چیز پاؤن کے نیچے آئی جسکے اجزا مین حرکت کی آمادگی
ہو اوسکے تھامنے اور روکنے مین یہ صورت جو قدم کی ہے بہت بکار آمد ہوتی ہے اور خوب کام دیتی ہے بنسبت اسکے کہ ایک ہی ٹکڑے سے
اسکی ساخت ہوتی — اور ایک منفعت یہ ہے جو بارہا بیان کی گئی کہ بہت سی ہڈیون مین سے اگر ایک ٹوٹ جائے تو سب بیکار نہین ہوتیں
چھبیس ہڈیون سے قدم مرکب ہے کعب ہے کہ جس سے جوڑ کی تکمیل ساق کے ساتھ ہوتی ہے اور عقب ہے کہ ثبات مین اوسپر اعتماد
ہوتا ہے اور زورقی ہے کہ وہ اخمص سے متعلق ہے اور چار ہڈیان رسغ کی اونسے مشط مین اتصال ہوتا ہے اور ایک ہڈی نردی
بشکل مسدس کہ بجانب وحشی موضوع ہے اسکی جہت سے اس جانب ثبات قدم کا زمین پر اچھی طرح ہوتا ہے اور پانچ ہڈیان مشط کی ہین
کعب انسان کے قدم مین بنسبت دیگر حیوانات کے زیادہ تکعیب یعنی پیچیدگی رکھتا ہے گویا کہ یہ حرکت کی سب ہڈیون مین اشرف ہے کہ
اسکی منفعت حرکت مین کسیقدر زیادہ ہے جسطرح سے عقب رجل کی ہڈیونمین اشرف ہے ثبات کی منفعت مین — کعب رکھا ہوا ہے
بیچ مین دو کنارون کے جو آنیوالے ہین دونو قصبون سے اور وہ دونو شامل ہین کعب پر تنبیج اطراف سے یعنی اوپر سے نیچے اور دونو جانبون
وحشی اور انسی سے کعب کو دونو کنارے عقب کے دونو نقرونمین داخل ہوتے ہین اسطرح جسطرح کہ کوئی چیز داخل ہو — کعب ساق
اور عقب مین واسطہ ہے کہ اوسکے ذریعہ سے انکا دونو نمین اتصال بخوبی ہوجاتا ہے اور جو مفصل ان دونونکے درمیان مین ہے اوسکی مضبوطی

بھی حاصل ہوتی ہے اور اضطراب اور لغزش سے امن ہو جاتی ہے حقیقت مین کعب بیچ مین رکھا ہوا ہے اگرچہ بسبب اخمص کے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ وہ بجانب وحشی منحرف ہے۔ کعب کے ساتھ استخوان زورقی آگے کی جانب سے ربط مفصلی پاتی ہے اور یہ زورقی عقب سے آگے اور پیچھے کی
طرف سے تینون ہڈیون رسغ کی ذریعہ سے متصل ہے اور وحشی کی جانب مین بذریعہ استخوان نردی کی عقب سے متصل ہے نردی ایسی ہڈی
ہے کہ چاہین اوسے ایک استخوان منفرد قرار دین اور چاہین اوسے چوتھی ہڈی رسغ کی شمار کرین۔ عقب کعب کے نیچے موضوع ہے اور سخت ہے
اور خلف کی جانب اوسمین استدارت ہے تاکہ صدمے اور آفات کی مقاومت کرے نیچے سے چکنی ہے تاکہ چلنے مین برابر قدم اچھی طرح رہے اور
جہان پر قدم ٹھہرایا جائے وقت کھڑے رہنے کو اچھی طرح منطبق ہو اور مستدار اوسکی ہڈی پیدا کی گئی تاکہ بدسکے اوٹھانے مین سہل ہے اور
بشکل مثلث مائل بطول پیدا کی گئی پھر رفتہ رفتہ پتلی ہوتی ہوتے تمام ہو جاتی ہے اور نزدیک اخمص کے بجانب وحشی پھر پہنچ کر مضمحل ہو جاتی ہے
تاکہ تقعیر اخمص کی درجہ بدرجہ پیچھے سے اوسکے درمیان تک گھٹتی بڑھتی جائے۔ رسغ کی چارون ہڈیان ہاتھ کی رسغ کی نسبت مخالف ہین اس
طرح پر کہ ہاتھ کے رسغ بمنزلہ صف واحد کی ہین اور قدم کی رسغ مین دو صفین ہین اور یہ بھی اختلاف ہے کہ قدم کی رسغ کی ہڈیان چار ہین اور ہاتھ
کی رسغ کی آٹھ ہین اس کمی و بیشی مین یہ منفعت ہے کہ ہاتھ مین حاجت حرکت کی اور شامل ہونیکی بہ نسبت قدم کے زیادہ ہے اسلیے کہ اکثر منفعت
قدم مین یہ ہے کہ ثبات اچھی طرح ہو اور کثرت اجزا اور مفاصل استمساک مین بھی مضر ہوتی ہے اور جس چیز پر قدم جمتا ہے بجہت حصول استرخا اور
انفراج بیش از حد کی اوسمین بھی ضرر پیدا ہوتا ہے جیسے اگر بالکل بے جوڑ ایک ہی ہڈی رسغ کی ہوتی تو بسبب اعتدال اور ملائم قوت ہونیکی وجہ سے
دوسرا ضرر پیدا ہوتا۔ یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ لپٹ کر شامل ہونا اوس عضو سے اچھی طرح بنتا ہے جسکے اجزا بہت اور چھوٹے چھوٹے ہون
اور استقلال اور ثبات اوس عضو سے خوب ہوتا ہے جسکے اجزا کم اور مقدار مین بڑے ہون۔ مشط القدم پانچ ہڈیون سے بنایا گیا ہے ایک ہڈی
سے ایک اونگلی متصل ہوتی ہے پس قدم مین پانچ اونگلیان ہوئین اور ایک ہی صف مین بنی ہوئی یعنی کوئی اونگلی تلے اوپر خواہ صف سے الگ نہو
اسلیے کہ حاجت مضبوطی کی پاؤن کی اونگلیون مین زیادہ ہے جسطرح قبض اور اشتمال کی حاجت ہاتھ کی اونگلیون مین زیادہ ہے سوا
انگوٹھے کے پاؤن کی ہر ایک اونگلی تین سلامیات سے مرکب ہے اور انگوٹھا دو سلامیات سے۔ اب ہمنے کل ہڈیون کا حال اور اونکی تشریح بقدر کفایت
بیان کردی یہ سب ہڈیان اگر شمار کی جائین تو دو سو اڑتالیس [۲۴۸] ہونگی ان مین سمسمانیات اور عظم لامی جو مشابہ یونانی کے لام سے ہے
داخل نہین ہے۔ یہان تک ہڈیون کی تشریح تمام ہوئی جملہ دوسرا تشریح عضل مین اور اسمین ۱۹ انیس فصلین ہین فصل پہلی

جملہ دوسرا تعلیم پانچوین

بیان عام عصب اور عضل اور وتر اور رباط کا۔ چونکہ تمام ہونا حرکت ارادیہ کا اعضا سے بدون ایک قوت نافذہ
کی جو دماغ سے بذریعہ عصب کے پیدا ہوتی ہے نہین ہو سکتا ہے اور عصب کا یہ حال ہے کہ اوسکا متصل ہونا ہڈیون سے جو درحقیقت اصول اعضا
متحرکہ حرکت مین مقصد اول ہین بخوبی درست نہین ہو سکتا اسلیے کہ ہڈیان سخت ہین اور عصب نرم اور لطیف ہے پس بنظر لطف حق تعالی نے
شامل حال ہو کر ہڈیون سے ایک ایسی چیز پیدا کی جو مشابہ عصب کے ہے اور اوسکا عصبی رباط نام رکھا جاتا ہے پٹھہ کے ساتھ اوسکو جمع کیا
اور اسطرح پر ریشہ ریشہ کیا اور ملا دیا کہ پٹھہ اور رباط بمنزلہ شے واحد کے معلوم ہوتی ہین۔ اور یہ مجموعہ کہ وہ مرکب ہے جو عصب اور رباط سے پیدا ہوا ہے
ہے ہر حال مین باریک ہوتا ہے اسلیے کہ پٹھے کی زیادتی حجم بحالت وصول طرف اعضا کے مقام پر پوشیدگی مین مقدار اوسکی [illegible] پہنچتی اور یہ
اوسکی غلاظت بمقدار کافی ہوتی ہے اور تجسیم پٹھہ کا نزدیک منبت ایسا ہوتا ہے کہ جرم دماغ اور نخاع اور حجم اوس [illegible] عصب اوس جرم
کی متحمل ہون پس اگر تحریک اعضا کی عصب کے متعلق ہوتی اور پٹھہ اپنے حجم لائق پر بھی باقی رہتا خصوصا اوس حجم پر جو بوقت تقسیم اور شاخ دار

ہوتی عصب کے اعضا مین انکا حجم پیدا ہوتا ہی کہ یہ پٹھہ بمنزلہ ایک عصب کے ہو سکے واسطے تقویت باریک کر ہو جاتا ہی اور جتنا اپنی اصل اور جسد سے
دور تر جاتا ہی اسمین وقت اور باریکی پیدا ہوتی جاتی ہے بالجملہ اگر با اینہمہ باریکی و نزاکت تحریک اعضا کی اس سے متعلق ہوتی اسمین فساد ظاہر
پیدا ہوتا اسی حکمت سے خالق تعالیٰ نے ایسی تدبیر کی کہ پٹھے کے جرم کو غلاظت اور گندگی عطا فرمائی اسطرح پر کہ جو جرم اس سے پیوند کی جاتی
ہے اوسکو رباط کے ساتھ بٹ دیا بطور لیف کے اور دونون کے لپٹنے مین جو جگہہ خالی تھی اوس پر گوشت اوگا دیا اور جھلی سے اوسکو ڈھانپ دیا
اور اوسکو بیچ مین مثل عمود کے اسطرح پر جگہہ دی کہ وہ مثل محور کے ہو جو عصب سے قرار دیا جاتا ہی اور ان سب چیزون سے ملکر ایک عضو پیدا ہوتا ہی
جسکی ترکیب عصب اور عقب اور ان دونو کی لیف اور وہ گوشت جو بھرنیوالا خالی جگہون کا اور جھلی جو اوسکو ڈھانپے ہوئے ہے اتنے اجزا
سے ہوتی ہے اسکا نام ہم عضل رکھتے ہین اور یہی وہ عضو ہے کہ جب سمٹتا ہی اوس وقت جو وتر کہ مرکب رباط اور عصب نافذ عضلہ سے
ہے بجانب عضو کے کھچتا ہی پھر تشنج پیدا ہو کر عضو کھچ جاتا ہے اور جب عضل مین انبساط پیدا ہوتا ہی وتر مسترخی ہو کر ڈھیلا ہو جاتا ہے
اور عضو منبسط و دور ہو جاتا ہی **فصل دوسری تشریح مین عضل وجہ کے** ظاہر ہے کہ عضل وجہ کی تعداد مین برابر اعضا
متحرک کے جو وجہ مین ہین درکار ہین اور اعضا متحرک وجہ مین اتنے ہین۔ پیشانی اور دونو گوشہ چشم اور اوپر کی دو پلکین اور دونو رخسارے
بشرکت دونو ہونٹہ ٹھوڑی کے اور دونو ہونٹہ اور ان دونون کی حدین اور دونون کنارے نتھنون کے اور نیچے کا جبڑا **فصل تیسری تشریح مین عضل پیشانی کے** پیشانی حرکت کرتی ہے بذریعہ ایک عضلہ باریک کے جو چوڑا اور جھلی دار ہے اور نیچے پیشانی کی جلد کے پھیلا ہوا
ہے اور خوب جلد سے ملا ہوا ہی گویا قوام جلد مین داخل ہے اور اوسکا جز ہے اسی جہت سے جلد کا چلنا بے سبب عضلہ کے نہین ہوتا اور یہ
عضو متحرک اوس عضلہ سے بدون وتر کے ملتا ہی اسلیے کہ متحرک اس مقام پر فقط ایک چوڑی جلد ہے جو ٹیک ہی ایسی چیز کا ہلانا وتر سے
اچھا نہین ہے اسی عضلہ کی حرکت سے دونو ابرو بلند ہوتی ہین اور آنکھہ کو بھی بند ہونیمین اسی عضلہ سے مدد پہونچتی ہے کہ یہ ڈھیلا
ہو کر گر پڑتا ہی **فصل چوتھی تشریح مین عضل مقلہ کے** گوشہ چشم کی حرکت دینیوالے چھ عضل ہین چار ان مین سے نیچے اوپر اور
دونو جانبین لیے گوشہ مین ہر ایک اپنی جہت خاص مین حرکت کرتا ہی اور دو عضل بوضع توریب یعنی ترچھے واقع ہین جن سے حرکت دوری
پیدا ہوتی ہے اور مقلہ کے پیچھے ایک عضلہ اور ہے جو عصبہ مجوفہ کیواسطے جسکا ذکر ہم آگے کرینگے دعامہ اور ستون بنتا ہی اس لیے کہ وہ عضلہ
اوسی عصب سے اور جو چیز اوس عصبہ مین ہے متعلق ہوتا ہے اور اوسے پھیلاتا ہی اور اوسکے ایسے استرخا کو جسکی وجہ سے وہ عصبہ باہر
نکل پڑے منع کرتا ہی اور بوقت تیز دیکھنے کے اوس عصبہ کو ضبط کرتا ہی یہ عضلہ ایسا ہے کہ اسکی رباطی جھلیون کیواسطے گوشہ دار ہونا ایسا
پیدا ہوتا ہے کہ اسکی صورت مین شک پیدا ہوا بعض علماے تشریح اسکو عضلہ واحدہ جانتے ہین اور بعض اوسکو دو قرار دیتے ہین اور بعض تین کے بھی قائل ہین مگر بہرحال
سر اسکا ایک ہی ہے **فصل پانچوین تشریح مین عضل جفن کے** نیچے کی پلک چونکہ محتاج حرکت کی نہین ہے اس لیے کہ غرض پوری اور
تمام ہو جاتی ہے اوپر کی پلک کی حرکت سے اور اسواسطے کہ آنکھہ کا بند کرنا اور تیز دیکھنا دونون اسیکی حرکت سے تکمیل پاتے ہین اور توجہ
خداوند تبارک و تعالیٰ کی آلات کی کمی پر جسقدر ممکن ہو مصروف ہے جب تک کہ کمی آلات سے کوئی خلل نہ واقع ہو اسلیے کہ بہت آلات ہونے
مین جو نقصان ہین وہ بخوبی معلوم ہین۔ اگرچہ یہ بھی ممکن تھا کہ اوپر کی پلک ساکن رہتی اور نیچے کی متحرک ہوتی مگر عنایت صانع حقیقی
کی مصروف اسی بات پر ہوئی کہ جو افعال جن مبادی سے لیے جائین اون افعال کو اپنے مبادی سے قربت حاصل ہو اور توجہ اسباب کی
طرف غایات کی نہایت معتدل طریقہ پر اور نہایت استوار و مضبوط راہ پر ہو اور چونکہ اوپر کی پلک بنسبت اعصاب سے قریب تر ہے اور عصب

جب اوپر کی پلک کیطرف سے چلے تو محتاج چہید گی اور اوس پلٹنے کا ہوگا - پہر چونکہ اوپر کی پلک محتاج دو حرکتون کی تہی یعنی کہلنے مین آنکہ کے محتاج ارتفاع اور بلند ہونیکی اور بند ہونے مین محتاج انحدار اور پست ہونیکی اور بند ہونا محتاج ایک ایسے عضلہ کا ہے جو نیچے کیطرف جذب کرے اس ضرورت سے چارہ کار نہین تہا کہ عصب پلک مین اسفل کیطرف ترچہا ہوکر آئے اور پہر بلند ہو جائے - اور اسوقت بہی دو حال سے خالی نہین یا تو ایک مُنہ کنارے پلک کے متصل ہو یا بیچ مین پلک کے پہونچے اگر بیچ مین پلک کے پہونچتا تو موجد تہ چڑہنے والا اسے طرف وسط کے اوسکو کہینچ لیتا اور اگر کنارے پر پہونچتا تو فقط ایک ہی طرف سے متصل ہوتا اور اچہی طرح پلک بند نہو سکتی بلکہ ترچہا پن پیدا ہوتی جسطرف مُنہ ملاقی ترچہا ہوتا اودہر تشنج زیادہ ہوتی اور دوسری جانب کم ہوتی پس اچہی طرح چہید گی پلک کی برابر نہوتی بلکہ چہپی گی پلک کی شکل صاحب لقوہ کے ہوتی اسیواسطے وہ عضلہ پیدا کیے گئے جو دونو کونونکی طرف سے اگر پلک کو نیچے کیطرف برابر جذب کرتے سیر کہلنا پلک کا چونکہ ایک ہی عضلہ سے ہوسکتا تہا جو وسط پلک سے اگر اوسکے وتر کا کنارہ پلک کی باڑہ پر پہیل جائے اور جب اسمین تشنج پیدا ہو تب پلک کہل جائے اسیواسطے ایک ہی عضلہ پیدا کیا گیا کہ بخط مستقیم درمیان دونو جہلیونکے اوترتا ہے اور چوڑا ہوکر اوس جرم سے متصل ہوتا ہے جو شبیہ غضروف کے نیچے بنسبت غرہ کی بچہا ہے

فصل چہٹی تشریح مین عضل رخسارہ کی

رخسارہ کے واسطے دو حرکتین ہین ایک حرکت اوسکی نیچے کے جبڑے کی تابع ہے دوسری بشرکت ہونٹہ کے ہوتی ہے جو حرکت رخسارہ کی جبڑے کی تابع ہے اوسکا سبب عضل اوسی جبڑے کی ہین اور جو حرکت بشرکت ہونٹہ کے ہو اوسکا سبب یہ ہے کہ ایک عضلہ رخسارے اور ہونٹہ مین مشترک ہے اور یہ عضلہ مشترک ہر ایک رخسارے مین چوڑا ہوکر پہیلا ہے اور اسکا نام عریضہ ہے - یہ دونو عضل چار چار جزسے مرکب ہین اسلیے کہ لیفین ان مین چار مقاموں سے آتی ہے ایک لیف کا جائے نشو ترقوہ یعنی ہنسلی ہے اور اوسکی نہایات دونو ہونٹہونکے کنارے سے اسفل تک متصل ہوتی ہین اور ہونٹہ کو نیچے کیطرف بصورت ترچہا جذب کرتی ہین - دوسرے لیف کا مقام نشو ہنسلی سینہ اور ہنسلی دونو جانبونکے ہے کہ اونکے لیف بشکل صورت چلتی ہے اور داہنے طرف جو پیدا ہوتی ہے اوس لیف کو جو بائین طرف سے نکلی ہے تقاطع کرکے دراتی ہے پس لیف داہنے طرف والی ہونٹہ کے نیچے کے بائین کنارے سے ملتی ہے اور بائین طرف والی اسکے برعکس ہے یعنی ہونٹہ کے نیچے کے داہنے کنارے سے ملتی ہے جسوقت اس لیف مین تشنج پیدا ہوتا ہے ہونٹہ تنگ ہوکر آگے کیطرف نکل آتا ہے جیسے ڈورا تہیلی کے سوراخ مین کہینچنے سے اوسکا مونہہ بند ہوکر کہچ جاتا ہے - تیسرے لیف کی پیدائش کا مقام وہ کنارا شانہ کا ہے جسمین ہنسلی کہتے ہین اور یہ لیفین متصل ہوتی ہے اور پہر جاتی اتصال انہین عضل کے اور ہونٹہ کو دونو جانبونمین اچہی طرح جہکاتی ہے - چوتہے لیف سناسن رقبہ سے پیدا ہوتی ہے اور کانونکے سامنے گذرتی ہوئی رخسارے کے آخر سے متصل ہوتی ہے اور رخسار کو حرکت ظاہری دیتی ہے کہ ہونٹہ بہی اوسکی تبعیت سے متحرک ہوتے ہین کبہی بعض آدمیون کی خلقت مین کان کی جڑ کے قریب ہوجاتی ہے اور متصل ہوکر اوسکے کان کو حرکت دیتی ہے

فصل ساتوین تشریح مین عضل شفت کی

ہونٹہ کے عضل ایک تو مشترک ہونٹہ اور رخسار مین ہے جسکا ذکر ابہی ہوچکا اور عضل خاص اسکے چار ہین دو انہین سے کانون کی اوپر کیجانب سے آتی ہین اور قریب کانوں کے کنارے سے ملتے ہین اور دو نیچے کیطرف سو ان چارون مین ہونٹہ کے ہلانیکی کفایت ہے اسلیے کہ انہین کا اگر ایک متحرک ہوتا تو ایک جانب ہونٹہ کی ہلتی اور جب انہین کے دو ملکر دو طرف متحرک ہوتے ہین ہونٹہ کی چارون طرف کی حرکت تمام ہوتی ہے اور ان چار حرکتونکے سوا ہونٹہ کیواسطے اور کوئی حرکت نہین ہے - یہ چارون لیف اور کنارے کے عضل مشترک کو کہ ہم نے بیان کیا ہونٹہ کے اسطرح مل گئے ہین کہ ہونٹہ

سکے اصلی اجزا سے انکی تمیز نہین ہوسکتی اسلیے کہ ہونٹھ خود عضو لحمی نرم ہے کہ اوسمین ہڈی نہین ہے **فصل آٹھوین تشریح مین عضل منخرین** سے نتھنون کے کنارے نتھنون کو ادنمین دو عضل چھوٹے قوت دار متصل ہوتے ہین چھوٹے ہونیکی یہ منفعت ہے تاکہ تنگی نہ واقع ہو جگہ مین اور عضلات کی جنکی طرف حاجت زیادہ ہے اس لیے کہ حرکات اعضای رخسارہ اور لب کی عدد مین بھی زیادہ ہین اور دوادو بھی اونکو زیادہ ہے اور ہمیشہ حرکت رہتی ہے اور حاجت اونکی حرکت کی بہ نسبت نتھنونکی حرکت کے زیادہ ہے - قوی ہونا ان عضلات کا اس جہت سے ہے کہ جو نرمی نتھنے مین ہڈی نہونیکی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اوسکا تدارک کرین اور کسیقدر سختی آجاے اونکی آمد گالون کی طرف سے ہے اور گال کی لیف سے ملے ہوئے ہین گالونکی طرف سے اونکی آمد کا فائدہ یہ ہے کہ حرکت نتھنونکی اوسیطرف سے ہوتی ہے ॰

فصل نوین تشریح مین عضل فک اسفل کے نیچے کے جبڑے کو خاص کر جو حرکت ہوتی اور اوپر والے جبڑے کو حرکت نہوئی اسمین چند منافع ہین ایک تو یہ ہے کہ نیچے کا جبڑا بہ نسبت اوپر کے سبک ہے یعنی اور اعضا کا بوجھ اسپر نہین ہے اور سبک کو حرکت دینا بہ نسبت گرانبار کے اچھا ہے دوسری **منفعت** یہ ہے کہ چونکہ اوپر کا جبڑا اعضای شریفہ پر شامل ہے مثل ناک اور آنکھ کے اوسکی حرکت سے ان اعضا کو تکلیف ہوتی اور نیچے کا جبڑا چونکہ ان اعضا سے الگ ہے اوسکی حرکت ان اعضا پر کسیطرحکا گزند نہین پہونچاتی -

تیسری منفعت یہ ہے کہ اگر اوپر کے جبڑے کی تحریک آسان بھی ہوتی تو اسکا جوڑ جو سر کی جوڑ سے ملا ہوا ہے اسمین مضبوطی کی احتیاط کامل باقی نرہتی - حرکتین نیچے کے جبڑے کی محتاج اسکی نہین ہین کہ تین سے زیادہ ہون موتھہ کھولنا اور پھیلانا اور موتھہ بند کرنا اور چبانا اور پیسنا - موتھہ کھولنے کی حرکت جبڑے کو نیچے اوتارتی ہے اور بند کرنیکی حرکت جبڑے کو اونچا کرتی ہے اور پیسنے کی حرکت جبڑے کو پھیرتی ہے اور دونو طرف جھکاتی ہے - اس بیان سے ظاہر ہوا کہ حرکت اطباق یعنی بند کرنیکی حرکت کیواسطے عضل ایسے چاہیے جو اوپر سے اوترتے ہون بجانب فوقانی متشنج ہون اور کھولنے کی حرکت اسکے خلاف ہے اور پیسنے کی حرکت بالتوریب حاصل ہوتی ہے اسیوجہ سے حرکت اطباق کیواسطے دو عضل پیدا کیے گئے اور اونکی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ دو عضل کنپٹی کے نام سے پہچانی جاتے ہین اور ملتقین اونکا نام ہے - انسان مین ان دونو کی مقدار چھوٹی مقرر کی گئی اسلیے کہ جس عضو کی تحریک اسنے متعلق ہے وہ بھی چھوٹا ہے اور ایسی نرم ہڈی کا ہے کہ چبانیکے قابل ہے اور وزن مین سبک ہے اسلیے کہ جو حرکات اس عضو سے بذریعہ ان دونو عضل کے صادر ہوتی ہین وہ بھی سبک ہین - اور حیوانات مین نیچے کا جبڑا بہ نسبت انسان کے جبڑے کے بڑا اور گران پیدا کیا گیا اور تحریک جو متعلق حیوانات کے جبڑے سے ہے اوسکی اتنی قسمین ہین - نہش یعنی کاٹ کہانا اگلے دانتون سے اور قطع یعنی کاٹنا جس سے ٹکڑے ہو جائین اور قرم یعنی ایسا کاٹنا کہ اوسکا اثر نہ معلوم ہو اور قلع یعنی اوکھیڑنا اوس اوکھیڑنیکی حرکت مین جبڑے کو ایک درشتی کرنی پڑتی ہے - یہ دونو عضلے نرم ہین اسلیے کہ انکا مبدء یعنی دماغ جو ایک جرم نہایت نرم ہے ان دونو عضلے سے نہایت قریب ہے اور ان دونو مین اور دماغ کے بیچ مین سوا ایک ہڈی کے اور کوئی چیز بھی نہین ہے با این لحاظ اور بھی اس خوف سے کہ چونکہ ان دونو کو دماغ سے آفات اور اوجاع مین مشارکت ہے ایسا نہو کہ کوئی آفت ان پر پہونچے اور بوجہ مشارکت کے دماغ تک منتہی ہو کر منجر برسام ہو جاے خواہ اور کسیطرحکا گزند پہونچا ہو اس مصلحت سے خالق تعالی نے اون کو نزدیک محل نفوذ کے مخفی کیا اور دماغ کی شرکت سے انکو بانہ رکھا نہ رکھی دو ہڈیونمین اور دیوار بار کر دیا انکو ایک پوشش مین جو مشابہ ایک طاق کی ہے جو دو ہڈیونکے زوج اور بلند پیون اور ڈھاکون سے ملتئم ہوتی ہے جو دار باران دونو کے ساتھ گزرتا ہی اور اوسکے گرد ان دونون پر لباس کی جو اوپر ہین اور اوسکی گذرگاہ ایک مسافت صالحہ پر قریب بین زوج کے واقع ہے تاکہ یہ جو اون دونو کا کام کم سخت ہو جاے اور اون دونو کے نسبت

اول سے تھوڑا تھوڑا دور ہو جائے پھر ایک۔ ان دونوں عضلوں کیواسطے ایک وتر عظیم پیدا ہوتا ہے جو ٹھوڑی کے جبڑے کے گرد و پیش شامل ہوتا ہے جب
اس وتر میں تشنج ہوتا ہے ٹھوڑی کے جبڑے کو اوٹھا دیتا ہے۔ ان دونوں عضل کی اعانت کیجاتی ہے۔ دو اور عضل سے جو منہہ کے اندر رہتے
ہین اور نیچے کے جبڑے کی طرف اوترتے ہین بیچ میں ایک پست مقام کر اسلیے کہ چڑھانا گران چیز کا اوسمین تدبیر اور زور گاری
زیادہ قوت کی درکار ہے۔ پھر وتر ان دونوں عضلوں سے اوگتا ہے وہ انکے بیچ سے اوگتا ہے کنارونسے نہیں اوگتا واسطے مضبوطی کی جس
عضل سے مونہہ کھولنا اور جبڑے کا نیچے اوتارنا متعلق ہے اون دونوں کی لیفیت پیدا ہوتی ہے اون زوائد خاروا سے جو پس گوش
ہین اوترکر عضل واحدہ کی حد ہوجاتی ہے بعد اوسکے خالص وتر بجاتی ہے تاکہ مضبوطی اوسکی زیادہ ہو پھر ایک صورت بشکل کندہ کے منقش
ہوکر گوشت سے بھر جاتی ہے اور وہی کا عضلہ بنجاتا ہے جسکا نام عضلہ مکررہ ہے فائدہ اسکا یہ ہے کہ بروقت پہونچنے آفات کر امداد سے
عریض ہوجاوے۔ پہر یہ عضلہ ملتا ہے مقام صعیدگی فک اسفل سے ذقن تک اور جسوقت اسمین تقلص یعنی اینٹھن پیدا ہوتی ہے لحی یعنی جائی ریش
کو پیچھے کیطرف جذب کرتی ہے پس بالضرور نیچے کیطرف جبڑا اوترتا ہے اور چونکہ ثقل طبعی نیچے اوترنے پر معین ہے دو ہی عضل اس حرکت مین
کافی ہوئے کسی تیسرے معین کی ضرورت نہوئی۔ چبانیکو دو عضل ہین ہر طرف ایک ایک بشکل مثلث واقع ہے اسلیے کہ ہر اونکا وہ زاویہ ہے
جو رخسار کے زاویوں سے پیدا ہوتا ہے اور دو ساقین ہر ایک عضل کیواسطے دراز ہوئین ایک اونمین کی نیچے کے جبڑے تک اوترتی ہے اور دوسرے
کنارے زوج تک چڑہتی ہے اور ایک قاعدہ خط مستقیم سے ان دونون مین متصل کیا گیا اور ٹھہر گیا ہر ایک زاویہ اپنے متصل کو لیکر ٹھہر گیا ہے
تاکہ اس عضلہ کیواسطے جہات مختلفہ ہون حال تشنج مین اور اوسکی حرکت مستقیم نہو بلکہ اوس عضلہ کیواسطے طرح طرح کی میل پیدا ہون جن سے
پیسنے اور چبانیکا فعل درست بنے

فصل دسوین تشریح مین عضل راس کی

سر کیواسطے چند حرکتین خاص ہین اور چند حرکتین مشترک
ہین یعنی گردن کی مہروں کے ساتھ اون حرکتوں سے حرکت منتظم ہے اور گردن کے جھکنے کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور ہر ایک حرکت دونوں حرکتہ خاص اور
مشترک سے یا بسبیل انتکاس اور سرنگون ہونیکی ہے یا بسبیل انعطاف یعنی پھیدہ ہونے پیچھے کیطرف ہو یا داہنے اور بائین کیطرف جھکنے کی ہو اور ان
دونوں کے بیچ مین حرکت التفات یعنی پلٹ کر دیکھنے کی پیدا ہوتی ہے بشکل استدارہ یعنی سر ایک قوس کسی دائرہ کی طے کرتا ہے اوس مکان سے
جو سر کا محیط ہے۔ جو عضل سر کو خاص سرنگون کرتے ہین دو ہین کہ دونو جانب سے وارد ہوتے ہین اسلیے کہ یہ دونوں اپنی لیفت کو لیے ہوئے
ہوتے ہین پس گوش انکی جانب فوقانی ہے اور استخوان سرسینہ انکی جہت تحتانی ہے اور اسطرح متصل ہوکر چلے جاتے ہین کہ اونپر گمان کیا جاتا ہے
کہ ایک ہی عضلہ ہے اور کبھی دو کا دیکھا ہوتا ہے اور کبھی تین کا اسلیے کنارہ ایک ان دونوں کا غائب ہوکر اوسمین دو سر پیدا ہوتے ہین جب
ایک عضل متحرک ہوتا ہے تو سرنگون ہوکر کسی شق کیطرف جھک جاتا ہے اور جب دونو عضل متحرک ہوتے ہین تو سر آگے کیطرف مائل ہوتا ہے
بے اسکے کہ کسی طرف کج ہو۔ جو عضل سر اور گردن دونو کو سرنگون کرتا ہے وہ ایک زوج ہے مری کے نیچے رکھا گیا پہلے اور دوسرے فقرہ کی
کیطرف خالص ہوکر آتا ہے اور ان دونوں سے بلکہ برگوشت ہوتا ہے اگر اس زوج کا وہ جزو متحرک ہو جو متصل مری کے ہے فقط سر جھکیگا اور اگر
وہ جزو کہ جسکا مقام التحام کو ہی ہے جو دونو فقرہ پہ ہے مستقل کرے تو سر اور گردن دونوں آگے کیطرف جھکینگے۔ فقط سر کے پیچھے پلٹانے والے عضل
چار زوج ہین چھپے ہوئے بدنون پیچھے اون ازواج کے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے ان ازواج کا مقام رویدگی مفصل کے اوپر سے کوئی انمین سے
ستارہ تک آتا ہے اور اسکا مقام رویدگی وسط تحامہ سرہ وتر واقع ہے کوئی انمین سے اخیر تک آتا ہے اوسکا مقام رویدگی وسط خلف مین ہے
ان چارون مین سے ایک وہ زوج ہے جو فقرہ اولی کی دونو بازو تک آتا ہے اور پھر اوس زوج کی ہوکر جو دوسرے فقرہ تک پہونچتا ہے اور

ایک زوج کی لیف فقرۂ اولی کے دونو بازوون سے نکلکر سنسنۂ ثانیہ تک پہونچتی ہے اس زوج کی خاصیت یہ ہے کہ سر کا جھکانا بر وقت
پلٹنے کے حال طبعی قائم کرتا ہے بہت اسنچے موروب ہونیکے - چوتھا زوج اوپر سے شروع ہو کر تیسرے کے نیچے بشکل تو ریب جانب دہنی تک پہونچتا
ہے اور فقرۂ اولی کی بازو سے لازم ہو جاتا ہے - پہلے دو زوج سر کو پشت کیطرف پھیرتے ہین بدون جھکنے کے خواہ تھوڑا جھکا کر اور
تیسرا زوج جھکنے کی کجی کو قائم کرتا ہے اور چوتھا پیچھے سر کو الٹتا ہے پورا الٹنا جب ظاہر ہوتا ہے اور تیسرا اور چوتھا ان دونون سے جو
جھکنے کا سر کو کسی طرف جھکائیگا اور اگر دونون مین تشنج پیدا ہو سر کی حرکت پیچھے کیطرف منقلب ہوتی ہے بدون کجی اور میل کے - سر اور
گردن کو پلٹنے والے عضل تین زوج مین اندر چھپے ہوئے اور ایک زوج باہر نمودار ہے ہر ایک فرد اس زوج کی بشکل مثلث ہے جسکا قاعدہ
استخوان پشت سر ہے اوسکی دو ساقین گردن تک اوترتی ہین - تین زوج پہلے ہوئے نیچے اوسکے چند شگاف مین اوترتے ہین دونو جانبون
مین فقرونکی اور ایک زوج نہایت مائل ہے طرف انچہ کے اور ایک زوج متوسط مابین دونو جانبون فقرون کے اور اطراف انچہ کے ہے
سر کے جھکانیوالے دونو جانبون کی طرف دو زوج ہین کہ جو متصل ہے اس کے قریب ہین ایک زوج انمین کا اوسکی جگہہ آگے ہے وہی زوج ملا
ہے درمیان سر اور دوسرے فقرہ کے اسطرح کہ ایک فرد اوسکی ایطرف بائین اور دوسری ایطرف پیار ہوتی ہے اور دوسرے زوج کا مقام
پیچھے ہی محتاج ہوتا ہے درمیان پہلے فقرہ اور سر کے اوسکی فرد بھی ایک داہنے اور بائین ہوتی ہے ان چارون مین سے جس عضل مین
تشنج ہو سر کسی جانب ہو جائیگا اور جو دو عضل ایک جانب کی تشنج ہون اونمین کیطرف سر جھکیگا اور یہ کہ اگر اگلے دونو عضل متحرک
ہون تو سر نگون کرنے مین اعانت کرینگے اور پچھلے دونو کی حرکت سر کو پیچھے پلٹ دیتی ہے اور چارون کی حرکت ملکر سر کو سیدھا برابر
کر دیتی ہے - یہ چارون عضل سب عضل مین چھوٹے ہین مگر بوجہ اپنی قوی تحمل اور پوشیدہ اور محفوظ ہونے کے تحت عضل دوسرے کے
(دوسرے حصہ کا یہ نمونہ ایک کرشمہ ہے جو جیسے عضل بوجہ اپنے ڈھیلے ہونیکے برداشت کر سکتے ہین جسم کھینچتا ہے
یعنی جیسے عضل کو جو قوت برداشت صدمات کی بوجہ بڑے ہونیکے ہے وہ چھوٹے چارون عضل باوصف چھوٹے ہونیکے لیے ہیئے اور محفوظ
مقام پر واقع ہین کہ بوجہ عادی مقام کے تحمل اون صدمات کی ہو جاتے ہین اور تدارک اونکا کر لیتے ہین یعنی سر کا جوڑ دو باتون کا
محتاج تھا اور دو دوام محتاج دو عضل اور مددگار متضاد کے ہین ایک تو مضبوطی ہے اونکے جوڑ کی مضبوطی سے ہے ایسا مضبوط
ہو کہ حرکات کی اطاعت کم کرے دوسری کثرت عدد حرکات کی ہے اور تعلق اوکی یہ کہ مفاصل نرم ہون اور اونمین سستی ہو لہذا
تجویز یہ ہوئی کہ مفاصل مین نرمی پیدا کی جائے تاکہ اوس مضبوطی مین آرام اور آسانی ہو جو بہت زیادہ لپیٹے عضلات کی حاصل ہوتی ہے
پس دو متعارض منافع حاصل ہوگئین فتبارک اللہ احسن الخالقین **فصل گیارھوین تشریح مین عضل حنجرہ کی** کلا عضو غضروفی
ہوا اور نگلنے کا آلہ بنایا گیا اسکی ترکیب تین غضروف سے ہے ایک تو وہ غضروف ہے کہ اوس تک حس پہونچتی ہے اور جس [illegible] لمس
کا مقام آگے حلق اور نیچے ٹھوڑی کے ہے جیسے ورقی اور ترسی کہتے ہین اسواسطے کہ اندر سے گہرا اور اوپر محدب بشکل سپر کے اور بعض سپر کے
ہے دوسرا غضروف اسکے پیچھے متصل گردن کے رکھا ہوا ہے اور اوسکے ساتھ بندھا ہوا ہے اوسکی پہچان یہی ہے کہ کوئی نام خاص
اوسکا نہین ہے تیسرا غضروف ان دونو پر اولٹا پڑا ہوا ہے بہت متصل اوس غضروف کے ہے جسکا کچھ نام نہین ہے - اور دوسری کی
ملاقات اس تیسرے غضروف سے بذریعہ اتصال کے ہوتی ہے تیسرے اور دوسرے بے نام غضروف کے درمیان مین ایک جوڑ ہے جو دہرا
جس مین دو فقرے ہین اور دونون مین دو دو گڑھے نہایت باریک ہوتے ہین اور اول [illegible] غضروف کی جانب سے جس کا [illegible]

کچھ نام نہیں ہے یہ دونو زیادتیان بندہی ہین چند رباطات سے اور اس غضروف کا سکبی اور طرجہالی نام ہے ۔ ورقی اور وہ غضروف جسکا
کچھ نام نہیں ہے ان دونو کے ملنے اور ایک دوسرے کی طرف پیوستہ ہونے سے جو شکل پیدا ہوتی ہے اوس سے کشادگی اور تنگی حنجرہ کی حاصل ہوتی ہے
اور طرجہالی کے ورقی پر اوندھے گرنے سے اور جھکنے اوسکے ورقی کی پاس پہنچنے سے اور بھی طرجہالی کو ورقی کی اوپر بلند ہونے سے حنجرہ کا کھلنا
اور بند ہونا حاصل ہوتا ہے ۔ حنجرہ کی آگے اور اوسکے نزدیک تین ہڈیان لامی شکل مثلث واقع ہین جنہین عظم لامی کہتے ہین جو شکل لام یونانی کی
اسطرح پر ہے ۔ اس ہڈی کی خلقت کا فائدہ یہ ہے کہ قیام گاہ اور تکیہ گاہ ہو اسی مقام سے ایک لیف پیدا ہوتی ہے حنجرہ تک پس حنجرہ
محتاج ایک ایسے عضلہ کیطرف ہے جو ورقی کو اوس غضروف سے ملائے جسکا کچھ نام نہین ہے اور ایک اور عضلہ کا محتاج ہے جو طرجہالی کو ملا کر بند
کردے اور ایک اور عضلہ اسکو درکار ہے جو طرجہالی کو ورقی اور بے نام کے غضروف سے دور کردے تاکہ حنجرہ کھل جاوے ۔ حنجرہ کی کھولنے
والے عضل اونمین سے ایک زوج وہ ہے جو عظم لامی سے پیدا ہوتا ہے اور آگے ورقی کی آکر گوشت آور ہوکر اوسی ورقی پر پھیل جاتا ہے
جب اس زوج مین تشنج پیدا ہوتا ہے ورقی کو آگے اور اوپر کیطرف ظاہر کر دیتا ہے پس حنجرہ کھل کر وسیع ہوجاتا ہے ۔ ایک دوسرا
زوج اور ہے جسکا شمار عضل حلق مین کیا جاتا ہے کہ وہ نیچے کیطرف جذب کرتا ہے ہماری رائے یہ ہے کہ اس زوج کا شمار عضلات حنجرہ اور
حلق مین کرین ۔ مقام نشو ان دونو زوج کا باطن قص یعنی سرسینہ سے ورقی تک ہے اور اکثر حیوانات مین اسکے ہمراہ ایک زوج اور ہوتا ہے
اور دو زوج اور ہین اونمین سے ایک کی دو عضل طرجہالی کی پیچھے سے آتی ہین اور اوسکے پیانہ گوشت آور ہوجاتے ہین جسوقت ان دونو مین
تشنج ہوتا ہے طرجہالی کو اوٹھاتے ہین اور پیچھے کیطرف جذب کرتے ہین اوسوقت طرجہالی یکبارگی ورقی سے جدا ہوجاتی ہے اور حنجرہ
کھل جاتا ہے اور دوسرا زوج انہین کا اوسکے دونو عضل طرجہالی کی دونو کنارے سے آتی ہین جب ان دونو مین تشنج پیدا ہوتا ہے طرجہالی کو
ورقی سے جدا کردیتے ہین ۔ اور بعض مین اوسکو دراز کرکے انبساط حنجرہ مین اعانت کرتا ہے ۔ تنگ کرنیوالے عضل حنجرہ کی اونمین سے ایک
دو زوج ہے جو جانب عظم لامی سے آتا ہے اور ورقی سے متصل ہوکر چوڑا ہوجاتا ہے اور پس غضروف کا کچھ نام نہین ہے اوسپر
لپٹ جاتا ہے یہانتک کہ متحد ہوجاتے ہین دونون کنارے اسکے دونون زوج سے پیچھے اوس غضروف کی جسکا کچھ نام نہیں ہے پھر
جب اس زوج مین تشنج پیدا ہوتا ہے حنجرہ تنگ ہوجاتا ہے ۔ چار عضل اور ہین جنہین بعض دو ہی گمان کرتے ہین اور دونون
جھکے ہوئے اور مائل ہین بیچ مین ورقی اور اوس غضروف کی جسکا کچھ نام نہین ہے متصل ہوتے ہین جب انہین تشنج پیدا ہوتا ہے
اسفل حنجرہ کا تنگ ہوجاتا ہے کبھی یہ بھی گمان کیا جاتا ہے کہ ایک زوج انہین کا پوشیدہ ہے اور دوسرا ظاہر ہے ۔ گلے کو بند
کرنیوالے عضل عمدہ وضع اوسکی یہی تھی کہ اندر حنجرہ کے پیدا کیے جاتے تاکہ اوسوقت انقباض طرجہالی کو تا طفیہ کے نیچے کھینچ لیجائین
اور جسم دیدین اسیواسطے پیدا کیے گئے زوج کرکے اور نکلتے ہین اصل ورقی سے اندر ہی اندر طرجہالی کی کنارون تک چڑھتے
ہین اور اوس غضروف کی جڑ تک جسکا کچھ نام نہین ہے وہ پہنچے اور بائین ملے ہوئے ہین جب یہ زوج اینٹھتا ہے اسفل کو مضبوط کرکے
حنجرے کو اسقدر بند کرتا ہے کہ وہ عضل صدر اور حجاب کی تنگی نفس مین مقاومت کرتا ہے یہ دونون عضل چھوٹے پیدا کیے گئے
تاکہ داخل حنجرہ مین تنگی نہ واقع ہو اور قوی بنائے گئے تاکہ اپنی قوت سے تدارک کرین اوس سلامت کا جو حنجرے کے بند کرنے مین
اور سانس کے روکنے مین اونہین کرنا پڑتا ہے اگر کہ تنگ چھوٹے ہونے سے اس فعل کے انجام مین کمی پیدا ہوتی تو ان کے قوی ہونے
سے اوسکا تدارک ہوگیا ۔ سیدھی راہ سے گذرنے مین چڑھتے ہوئے اسقدر انحراف البتہ ہوا ہے تاکہ فعل درمیان ورقی اور اوس غضروف کی

جسکا کچھ نام نہین ہے حاصل ہوا اور کبھی وہ عضل سیچے طرحبالی کے پائی جاتی ہین وہ اس زوج مذکور کے سمین ہین **فصل بارہوین تشریح مین عضل حلقوم کے** کل حلقوم کے عضل دو زوج ہین ایک اونکے نیچے کھینچنے ہین اگر یہ تو وہی زوج ہے جو فصل حنجرہ مین مذکور ہوچکا ہے دوسرا زوج قص یعنے استخوان سر سینہ سے نکلکر بیچ مین ہڈی کے متصل لامی سے لیکے ہو کر متصل حلقوم سے ہوتا ہی کہ حلقوم کو نیچے کیطرف جذب کرتا ہے - حلق کے دو عضل ہین جنکا نام نقنقان رکھا گیا ہے یہ دونو عضل نزدیک حلق کے موضوع ہین اور لقمہ اوتارنے پر اعانت کرتے ہین **فصل تیرہوین[13] تشریح مین عضل عظم لامی کی** عظم لامی کیلئے دو قسم کے عضل ہین ایک خاص ہے اور دوسرا مشترک بیچ مین عظم لامی اور ایک اور عضو کے خاص عضل عظم لامی کے تین زوج ہین ایک زوج دونو جانبون لحی سے آتا ہی اور اوس خط مستقیم کے متصل ہوتا ہے جو اس ہڈی پر واقع ہے یہ وہی زوج ہے جو عظم لامی کو لحی تک کھینچتا ہے دوسرا زوج ذقن کے نیچے سے پیدا ہوتا ہے زبان کے نیچے گذر کر اس ہڈی کے اوپر کے کنارے تک پہونچتا ہے اور یہ بھی زوج اس ہڈی کو بطرف لحی کھینچتا ہے تیسرا زوج زوائد سہمیہ جو تہ دیکے دونو کان کے ہین وہان سے نکلتا ہوا نیچے کو کنارے پر اس ہڈی کے جو خط مستقیم ہے اوس سے ملتا ہے - جو عضل مشترکت اس ہڈی اور دوسرے عضو کے ہین اوسکا ذکر اوپر بھی ہوچکا اور آگے بھی ہوگا **فصل چودہوین[14] تشریح مین عضل زبان کے** زبان کے حرکت دینے والے عضل نو ہین دو چوڑے ہین جو زوائد سہمیہ سے اگر زبان کے دونو کنارون سے متصل ہوتے ہین اور دو لمبے ہین اونکی جائے نشو اوپر کے مقامات عظم لامی سے ہی اور بیچ مین زبان کے دو دو [illegible] ہین اور دو چپٹے عضل ہین جو بشکل تورب متحرک ہوتے ہین اونکا محل نشو ایک پست پہلو ہے اضلاع عظم لامی سے اور زبان مین یہ دونو نافذ ہوتے ہین بیچ مین دونو عضل طولانی اور دونو عضل عریض کے اور دو عضل زبان پر چپٹے ہوئے ہین اونکو پھیرتے ہین اونکا مقام ان چند عضل کے نیچے ہے جو ابھی مذکور ہوئے ان دونو عضل کی لیف زبان مین عرضا دراز ہوئی ہے اور تمام استخوان ذقن اسفل سے متصل ہوئی ہے - ایک عضلہ تنہا زبان کیواسطے ذکر کیا جاتا ہے وہ متصل ہوتا ہے درمیان زبان اور عظم لامی کے اور انہین سے ایک کو طرف دوسرے کو کھینچتا ہے - یہ بات بعید از قیاس نہین ہے کہ جو عضلہ زبان کو طول پر منہ کے باہر تک کھینچتا ہے وہی اسکو اسی قسم کی حرکت بھی دیتا ہو اسلیے کہ اوسی عضلہ کیواسطے بجائی خود یہ بات جائز ہے کہ حرکت امتدادی کرے جیسے اس عضلہ کیواسطے یہ بھی ممکن ہے کہ بجائی خود کم ہوجائی اور اپنے جانب کی حرکت کرے **فصل پندرہوین[15] تشریح مین عضل عنق اور رقبہ کی** تنہا عنق کی حرکت دینے والے دو زوج ہین ایک داہنے اور ایک بائین انمین سے جس زوج مین تشنج پیدا ہو لا رقبہ اوسی کی جہت مین بشکل تورب یعنی ترچھا ہو کر کھچ جاتی ہے اور اگر ہر ایک زوج کسی دونو طرف کا ساتھ ہی کچھ تشنج او سیطرف سے تورب کی مائل ہوتی بلکہ بااستقامت جھکتی ہے اور جب چاروں عضل ساتھ ہی تشنج ہون رقبہ سیدھی کھڑی ہوجاتی ہے بدون مائل اور کسی کے

فصل سولہوین[16] تشریح مین عضل سینہ کی سینہ کے حرکت دینے والے عضل کچھ تو ایسے ہین جو اوسکو کشادہ کرتے ہین اور ایک قسم وہ ہے جس سے تنگی سینہ کی پیدا ہوتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جس سے قبض اور بسط دونو پیدا ہوسکتے ہین کشادگی سینہ کی پیدا کرنیوالے دو عضل ہین اونمین سے ایک عضل حجاب ہے جسکی وجہ سے جو درمیان آ [illegible] ہوتا ہی تنفس اور اعضائے غذا کے حاجز اور مانع ہے اوسکی تشریح آگے بیان کرینگے - اور ایک زوج انمین [illegible] ہنسلی کے نیچے رکھا ہوا ہے اوسکا

مقام نشو ایک ایسی جز ہے کہ جو کتف کو سر سے ترقوہ تک دراز ہے ہم آگے اسکی توضیح کرینگے اور وہ جز متصل ہے پہلے پسلی
کے داہنے اور بائین سے ایک اور زوج ہے کہ ہر فرد اوسکی دوہری ہے اوسمین دو جز ہین کہ اوپر کا جز رقبہ کے متصل ہے
اور اوسکو حرکت دیتا ہے اور نیچے کا جز سینہ کو حرکت دیتا ہے اور اوس سے ملا ہوا ایک اور عضلہ ہے جسے ہم قریب ذکر کرینگے
یعنی جو عضلہ متصل ہے پانچوین اور چھٹی پسلی سے - ایک اور زوج ہے جو چھپا ہے کتف کی تقعیر مین کہ اوس سے متصل ہوتا ہو وہ زوج
جو اوترتا ہے فقرہ اول کتف کیطرف پہر یہ دونو زوج مثل عضلہ واحد کی ہو کر پیچھے کی پسلیون سے متصل ہو جاتے ہین - ایک زوج
اور ہے جسکا مقام نشو گردن کے ساتوین فقرہ سے ہے اور سینہ کی پہلے اور دوسرے فقرہ سے اور یہ زوج متصل سینہ کی پسلیون سے
ہوتا ہے یہی نو عضل سینہ کو کشادہ کرتے ہین - سینہ کو تنگ کرنیوالے عضل کچھہ تو ایسے ہین کہ بالعرض اوسمین تنگی پیدا کرتے
ہین وہ حجاب ہے جبوقت حرکت سے ٹھہر جاوے اور کچھہ عضل ایسے ہین جو بالذات سینہ مین تنگی پیدا کرتے ہین انمین سے ایک وہ زوج
ہے جو نیچے اوپر والی پسلیونکی جڑ سے ملکے پھیلا ہوا ہے اوسکا فعل یہ ہے کہ سینہ کو مضبوط اور اوسکے اجزا کو جمع کرے - ایک اور
زوج ہے نزدیک کنارے کی پسلیون کے واقع ہے کہ سینہ سے درمیان منحنی اور ترقوہ کو ملتا ہے اور سینہ یا عضلہ عضلات
بطن مین سے اوس سے بھی ملتا ہے - دو زوج اور ہین کہ اس زوج کی اعانت کرتے ہین - جس عضل سے قبض اور بسط دونو
پیدا ہوتے ہین وہ درمیان پسلیون کی واقع ہین مگر بخوبی تامل کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عضل قابض سوا عضل
باسط کو ہے یعنی دونو عضل ایک قسم کو عضل سے پیدا نہین ہو سکتے اسواسطے کہ حقیقت مین درمیان ہر ایک دو پسلی کے چار عضل
ہین اگرچہ بادی النظر مین ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یہ ایک ہی عضلہ ہے اور جس عضلہ کو ایک گمان کرتے ہین وہ بنا ہوا ہے
چند لیفون سے جنمین سے کچھہ پوشیدہ ہین اور کچھہ ظاہر ہین لیف ظاہری اونمین سے ایک تو وہی ہے جو پسلی کے کنارہ
غضروفی سے ملی ہے اور ایک وہ ہو جو پسلی کے دوسرے کنارہ سے متصل ہے وہ کنارہ قوی ہے اور پوشیدہ لیفین سے لیفہا
ظاہری کی وضع مین مخالفت ہین اور جو لیفین کنارہ غضروفی پر ہین وہ سب اپنی وضع مین مخالف ہین اور ان لیفون کو جو دوسرے
کنارہ پر ہین اور جسوقت لیفون کو جدا کرو ہو تو مناسب یہی ہے کہ عضل بھی چار ہون کچھہ تو اوپر موضوع ہون جن سے بسط
متعلق ہو اور کچھہ نیچے موضوع ہون جن سے قبض متعلق ہو - اس قیاس سے یہی تجویز کیا جاتا ہے کہ شمار جملہ عضلات صدر
کا اٹھاسی تک پہونچے - سینہ کو عضل کی اعانت دو عضل اور کرتے ہین جو ترقوہ سے راس کتف تک آتی ہین اور پہلے پسلی
سے ملکر اوسے اوپر کو اوٹھاتے ہین تب وہ پسلی سینہ کی کشادگی پر معاون ہوتی ہے مترجم کہتا ہو کہ اصل کتاب مین ذکر تشریح
زوج عضل کا جو کتف کی تحریک کیواسطے خاص ہین رہگیا اونکی تفصیل یہ ہے - دو زوج ان مین سے پشت سر سے اوگتی ہین اونمین سے
ایک اعلای کتف سے ترقوہ تک متصل ہوتا ہے اور کتف کو کسی قدر کج کرکے بطرف سر کے اوٹھاتا ہو - اور دوسرا زوج انمین کا نیچ
کتف سے ملتا ہو اور وہ شانہ کو مقابلہ مین سر کے بلند کرتا ہو - اور ایک زوج فقرہ اولی سے آتا ہو اور اعلای کتف تک پہونچکر اوسکو نزدیک
گردن کو کرتا ہو - چوتھا زوج عظم لامی سے پیدا ہوتا ہو یہ بھی اعلای کتف سے متصل ہوتا ہے اور کتف کو بلند کرتا ہو - دو زوج
اوگتے ہین اون سناسن سے جو سینہ اور گردن کے فقرون مین ہین یہ دونو زوج شانہ کو پیچھے اور اسفل کیطرف حرکت دیتے ہین -
ساتوان زوج [illegible] سے پیدا ہوتا ہو وہ شانہ کو پیچھے اور نیچے کیطرف [illegible] ہے کہ [illegible] اور [illegible] ہی جا کر [illegible]

فصل سترہوین تشریح پہلی عضل حرکت عضد کے عضد کے عضل جو مفصل کتف کی حرکت دینے والے ہین تین عدد ہین کہ سینہ سے اگر اونکو نیچے کیطرف جذب کرتے ہین اون تینون سے ایک عضلہ وہ ہے جسکا مقام نشو پستان کے نیچے ہے اور مقدم عضد سے متصل ہوتا ہے نزدیک بازو نقرہ کے اور یہ وہی عضلہ ہے جو مقدم ہوتا ہے عضد کو سینہ سے نزدیک کرتا ہوا اور اوتارتا ہوا اور اوسکے پیچھے کتف اور اوسکے عضلہ کو لاتا ہے - مقام نشو اس عضلہ کا اعلای سینہ ہے اور گرد پھرتا ہے یہ عضلہ جانب انسی راس عضد کی بہی یعنی عضلہ نزدیک کرنیوالا ہے عضد کو سینہ سے کچھ تھوڑا اوپر چڑھا ہوا - ایک عضلہ دوہرا ہے مقام نشو اوسکا کل سینہ سے ملتا ہے یہ عضلہ نیچے سے مقدم عضد کے جسوقت یہ اپنے کام مین جمع اوس لیف کی جو اوسکے جزو فوقانی مین ہے مصروف ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سینہ تک اوٹھاتا ہوا اور جب دوسرے جزو کے ساتھ ملکر کام دیتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو اوتارتا ہوا اور جب دونو جزو وسطی ملکر اپنے کام مین مصروف ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سیدہا کر کے دونو اور عضل ہین جو ہوتے ہین خاصرہ یعنی تہیگاہ کیطرف سے اور اونکا اتصال زیادہ ہے نسبت اوس عضل عظیم کے جو سینہ سے چڑہنے والا ہے ایک انمین کا پٹہ آتا ہے خاصرہ کے نزدیک سے اور پیچھے کی پسلیون سے عضد کو جذب کرتا ہے پیچھے کی پسلیونکی طرف اور اسکا جذب سیدہا ہوتا ہے اور دوسرا باریک ہی آتا ہے جلد خاصرہ سے نہ کہ اوسکی ہڈی سے مگر مائل بطرف وسط خاصرہ کے ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے وتر عضلہ کی جانب پستان سے ورانکا کہ اندر پہنچا ہوا ہو اور یہ وہی کام کرتا ہے جو پہلا عضلہ کام کرتا ہے بطریق معاونت کے لیکن یہ عضل پیچھے کیطرف تھوڑا جھکا رہتا ہے - پانچ اور عضل ہین جنکا منشا استخوان کتف ہے ایک عضلہ اونمین سے اوسکا منشا استخوان کتف کے اوپر کی جانب سے ہے وہ بہر دیتا ہے اوس جگہہ کو جو درمیان حاجز اور ضلع اسفل کے کتف سے ہے اور نفوذ کرتا ہے عضد کے سر تک اور پہنچے جز تک وہ سرا جو جانب وحشی واقع ہے اندر کے جانب انسی مائل ہے یہ عضلہ دور لیجاتا ہے عضد کو انسی کیطرف جھکاتا ہوا - ان پانچون مین سے دو عضل ایسے ہین جنکا محل نشو انکے اوپر کی پسلی ہے ایک انمین کا بٹا عضلہ ہے جسکی لیف نیچے کے حصہ اوسکے تحتانی حاجز تک چہٹی ہوئی ہے اور یہ عضلہ اوس مقام کو بہرتا ہے جو درمیان حاجز اور نیچے کی پسلی کے ہے اور متصل ہوتا عضد کے سر سے جانب وحشی مین پورا بس دور لیجاتا ہے عضد جانب وحشی مین جھکاتا ہوا اور دوسرا متصل ہے اسی پہلے سے گویا کہ وہ اسکا جز ہے اوسیکے ساتھ نفوذ کرتا ہے اور جو کام وہ کرتا ہے وہی کام یہ بہی کرتا ہے مگر یہ دونو عضل تعلق اعلاء کتف سے زیادہ نہین رکہتے اور اتصال انکا بشکل تورب ظاہر عضد سے ہے اور اوسکو جانب وحشی جھکاتے ہین - چوتہا عضلہ ان پانچون مین کا بہر دیتا ہے استخوان کتف کی مقام تقعیر کو اور اوسکے وتر کے اجزا داخلی سے جانب انسی متصل ہوتا ہے سر پر استخوان عضد کے اسکا کام یہ ہے کہ عضد کو پیچھے کیطرف گھماوے - اور ایک عضلہ اور ہے اوسکا مقام نشو نیچے کا کنارہ ضلع اسفل سے کتف کے ہے اور اوسکے وتر کا اتصال عضلہ عظیم جو خاصرہ سے چڑہنے والا ہے اوسکے بہ نسبت زیادہ ہے اسکا کام یہ ہے کہ عضد کی اعلائی راس کو اوپر تک جذب کرے - عضد کیواسطے ایک اور عضلہ ہے جسکے دو سرے ہین اون سے دو کام نکلتے ہین اور ایک کام مشترک پیدا ہوتا ہے اور یہ نیچے سے ترقوہ کے اور نوک سر کتف سے آتا ہے اگر عضد کے سر مین پیٹھ جاتا ہے اور مقام اتصال مین وتر سے اوس عضلہ عظیم کے جو سینہ سے چڑہنے والا ہے قریب ہوتا ہے - یہ بہی لوگون نے لکھا ہے کہ ایک سرا اسکا اندر سے ہے اور جانب داخل تھوڑا سی تورب کے ساتھ جھکا ہوا ہے اور دوسرا سرا اعلا ہے مین سے پشت کتف کی جانب اسفل مین اور بطرف خارج تھوڑا سی تورب کے ساتھ جھکتا ہے جب دونو جز سے ملکر حرکت کرتا ہے بلند کرتا ہے عضد کو سیدہا کرکے بعض اوقات

نے دو عضل اور زیادہ دیکھے ہین ایک چھوٹا عضلہ جو پستان سے آتا ہے اور دوسرا وہ ہے جو چھپا ہوا ہے مفصل کتف مین اور اکثر مفصل مرفق کی اسکے ساتھ شرکت تجویز کی گئی ہے

فصل ۱۸ اٹھارہوین تشریح مین عضل حرکت ساعد کے

ساعد کی حرکت دینے والی عضل کئی قسم کے ہین ایک قسم تو وہ ہے جو قبض کرتی ہے اور ساعد کو کھینچتی ہے اور دوسری قسم وہ ہے جو ساعد کو بسط اور دراز کرتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر بچھے ہوئے ہین اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو جھکاتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو منہ کے بھل ڈال دیتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر نہین واقع ہین ۔ عضل باسطہ ایک نوع ہے جسکی ایک فرد ساعد کو بسط کرتی ہے اندر جھکا کر اسواسطے کہ مقام نشو اوسکا نیچے مقدم عضد اور ضلع اسفل شانہ سے ہے اور یہ عضل متصل مرفق کے اوسجگہہ پر ہوتا ہے جہان پر اوسکے اجزا اندرونی ہین اور دوسری فرد اس نوع کی ساعد کو بسط کرتی ہے باہر جھکا کر اسلیے کہ وہ عضد کے پیچھے سے آتی ہے اور ابھرائے خارجیہ مرفق سے متصل ہوتی ہے جب یہ دونو فردین اپنے کام پر یکجا مستعد ہوتی ہین بالمساوات ساعد کو سیدہا پھیلاتی ہین عضل قابضہ ساعد بھی ایک نوع ہے جسکی ایک فرد جو بڑی ہے کھینچتی ہے ساعد کو اندر جھکا کر اسلیے کہ مقام نشو اوسکا کتف کی نیچے کی بارٹہ اور منقار غراب سے ہے جو کہ ہر منقار اس کو خاص ہے اور باطن عضد کیطرف جھکاتا ہے اور اوسکے وتر عصبانی سے متصل ہوتا ہے جو مقدم زند اعلے کی ہے ۔ دوسری فرد اسکی قبض کرتی ہے ساعد کو نیچے کیطرف جھکاتی ہوئی اسلیے کہ مقام نشو اسکا ظاہر عضد مین پیچھے کیطرف سے ہے یہ عضلہ ایسا ہے کہ جسکے دو سرے نکلے ہین ایک سرا عضد کے پیچھے ہے اور دوسرا آگے ہے اور اپنی گذرگاہ مین تھوڑا سا چپٹا ہوا جاتا ہے تاکہ جب مقام زند اسفل تک پہونچتا ہے بالکل پوشیدہ ہوجاتا ہے جو چیز کہ جھکا کر بطرف خارج کے قبض کرتی ہے بجانب اسفل ملتی ہے اور جو چیز کہ جھکا کر بطرف داخل قبض کرتی ہے بطرف اسفل ملتی ہے تاکہ جذب مین استواری پیدا ہو جب یہ دونو عضل اپنے کام پر ساتھ ہی مستعد ہون بالمساوات ساعد کو سیدہا قبض کرتے ہین ۔ دونو عضل باسط کے اندر ایک عضلہ اور پوشیدہ ہوتا ہے جو استخوان عضد سے محیط ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ پوشیدہ عضلہ ایک جزو ہے عضلہ قابضہ کا جو اخیر مین بیان کیا گیا ۔ عضل باطحہ ساعد کا یعنی جو ساعد کو نیچے گراتا ہے پھیلا کر وہ بھی ایک نوع ہے ایک فرد اوسکی باہر سے دونو زند کے موضوع ہے اور زند اعلی سے بلا وتر ملتی ہے اور دوسری فرد کہ باریک اور دراز ہے مقام نشو اوسکا عضد کے سر کے جز واعلی سے ہے اوسجگہہ سے کہ جو اوسکے ظاہر سے متصل ہے اور اوسکے اجزا اسکے ساعد مین جاتے ہین اور نفوذ کرتے ہین تا اینکہ قریب مفصل رسغ کے پہونچکر اوسکے کنارے زند اعلی کی اندر کے جزو تک آتا ہے اور اوس جزو سے بذریعہ ایک وتر غشائی کے ملتا ہے ۔ عضل کب یعنی ساعد کو منہ کے بھل گرانیوالا ایک نوع ہے جو خارج مین موضوع ہے ایک فرد اوسکی جانب انسی کے اعلے سے شروع ہوئی ہے جہان پر عضد کا سر ہے اور زند اسفل سے متصل ہوتی ہے مفصل رسغ سے نہین اور دوسری فرد اوس سے چھوٹی ہے اوسکی لیف عریض ہے اور کنارہ اوسکا نہایت مضبوط اور عصبانی ہے یہ عضلہ پاس زند اسفل سے شروع ہوتا ہے اور نزدیک مفصل رسغ کے طرف اعلے سے ملتا ہے

فصل ۱۹ انیسوین تشریح مین عضل حرکت رسغ کے

تحریک مفصل رسغ کی عضل بھی چار قسم کے ہین قابضہ باسطہ مکبہ باطحہ بجانب قفا ۔ باسطہ یعنی جو رسغ کو پھیلاتے ہین اونمین سے ایک تو وہ عضلہ ہے جو دوسرے سے متصل ہے کہ یہ دونو ملکر ایک ہی معلوم ہوتے ہین مگر ایک اونمین کا وسط زند اسفل سے نکلتا ہے اور اوسکا وتر انگوٹھے سے متصل ہوتا ہے اسی وتر کے ذریعہ سے سبابہ سے دور ہوتا ہے اور دوسرے کا منشا زند اعلی سے ہے اور اوسکا وتر چلے ہڈی رسغ کی ہڈیون مین سے یعنی جو ہڈی سامنے انگوٹھے کے ہے اوس سے ملتا ہے جب یہ دونو ملکر حرکت کرتے ہین رسغ مین

بسط پیدا ہوتا ہے تھوڑا سا جھکاو لیے ہوئے اور جب دوسرا تنہا حرکت کرتا ہے رسغ کو نیچے گراتا ہے اور اگر پہلا تنہا حرکت کرتا ہے
انگوٹھے کو سبابہ سے دور کر دیتا ہے - ایک عضلہ زند اعلی کی جانب وحشی سے ملتا ہے اوسکا مقام نشو عضد کے نیچے کے سرون سے
ہے اور ایک وتر دو ہو جاتا اوس سے چھوٹتا ہے جو وسط مشط مین آگی انگشت سبابہ اور سبابہ کے متصل ہوتا ہے اور اوسکے وتر کا
سرا زند اعلی کے نزدیک رسغ کے تکیہ کرتا ہے اور رسغ کو نیچے گراتا ہے اور اثر کرتا ہے - عضل قابض کا ایک زوج جانب وحشی پر ساعد کے
اور دونو جانب انسی اور وحشی کے بیچ مین بطرف اسفل واقع ہے اسکی ابتدا اندرونی سرا دو سرون عضد سے ہوتی ہے اور انتہا
مشط تک آگے خنصر کے ہوتی ہے جو ان دونون مین اوپر ہے وہ ان دونون مقامون مین سے جو اوپر کا مقام ہے وہان سے شروع
ہوتا ہے اور اوسی جگہ پر منتہی ہوتا ہے - اور ایک عضلہ شروع ہوتا ہے عضد کے نیچے کے جزو سے بتوسط دونو مقامون مذکور کے اسر
عضلہ کے دونو کنارے ہین کہ آپ مین تقاطع صلیبی متقاطع ہین بعد تقاطع کے اوس مقام پر متصل ہوتے ہین جو بیچ مین سبابہ اور وسطی
کے ہے جب یہ دونو ساتھ ہی متحرک ہوتے ہین ساعد کو قبض کرتے ہین یہ عضل جتنے مذکور ہوئے عضلات قابضہ ہین - اور جو عضل
رسغ کے بسط کرنے والے ہین اونھین سے فعل کب یعنی نیچے گرانیکا اور فعل بطح یعنی گرا کر پھیلانیکا صادر ہوتا ہے جسوقت دو متقابل
انھین سے بشکل متوسط متحرک ہون بلکہ جو عضلہ متصل مشط کے ہے آگی خنصر کے جب تنہا وہی متحرک ہوتا ہے کف کو پلٹ دیتا ہے
اور اگر اعانت اوسکی انگوٹھے کا عضلہ جو آگے مذکور ہوتا ہے کرے قلب کف کو تمام کر دیتا ہے اس طرح پر کہ بطح بھی پیدا ہوتا ہے
- اور جو عضلہ متصل رسغ کے آگے ابہام کے ہے اگر وہ تنہا متحرک ہو تھوڑا سا کب پیدا کرتا ہے کف مین اور اگر بیچ عضل خنصر کے متحرک
ہو جبکا ذکر ہم آگی کرینگے فعل کب پورا ہو جاتا ہے

فصل بیسوین تشریح مین عضل حرکت انگشتان و دست

کے اور انگلیون کے حرکت دینے والی عضل کتنے تو کف دست مین ہین اور کتنے ساعد مین ہین اگر یہ سب عضل کف دست مین یکجا ہوتے تو
کثرت لحم سے بوجھ اوسکا بڑہ جاتا اور چونکہ رسغ اونگلیون سے دور دور واقع ہوئی وتر اونکی بضرورت طولانی بنائی گئی اور اونکی مضبوطی
اون جھلیون سے کی گئی جو ہر طرف سے آتی ہین - یہ اوتار گول اور قوی پیدا کیے گئے اور دیکر چوڑے نہین ہوئے جہانتک عضو کو پورے
ملتے ہین پہر اوس مقام سے اونکا چوڑے ہو جاتی ہین تاکہ اشتمال اونکا عضو متحرک پر بخوبی ہو - جمیع عضل اونگلیونکو بسط دینے والے
ساعد پر موضوع ہین اور اسیطرح جو عضل کہ اونگلیونکو نیچے کیطرف حرکت دیتے ہین تبسط دینے والی عضلات مین سے ایک وہ عضلہ ہے
جو ظاہر ساعد پر وسط مین موضوع ہے اور پیچھے کا سرا عضد کا اوسمین جو بلند جزو ہے وہان سے یہ عضلہ اوگتا ہے اور چارون اونگلیون
تک چند اوتار گراتا ہے جو اون اونگلیون کو بسط دیتے ہین - اونگلیونکے نیچے جھکانیوالے تین عضل ہین ایک اونمین سے ایسا ہے کہ بعض
اوسکا متصل بعض سے ہے اسکی جانب مین ہے ایک عضلہ اوگتا ہے جدا وسط سر پیچے عضد و جنبی کے جو بطرف وحشی واقع ہے درمیان
اوسکی دونون زیادتیون کے اس سے دو وتر خنصر اور بنصر تک پہونچتے ہین - ایک عضلہ منجملہ عضل دو سرونکے ہے وہ دو وتر
دو عضل جو ان تین مین سے دو مین منشا اون دونون کا دو زیادتیون عضد کی دو انسی کا اسفل اور گرد زند اسفل کا ہے اور یہ دو وتر
دو وتر طرف وسطی اور سبابہ کے پہونچتے ہین اور دوسرا عضلہ جو ان تینونکا تیسرا ہے اوسکا مقام نشو زند اعلی کے اوپر ہے اس
سے ایک وتر ابہام تک جاتا ہے اور اس عضلہ کے نزدیک ایک اور عضلہ ہے جو اون دونون کا ایک ہے جو ایک رسغ مین ہے
ہوتا ہے اوسکا منشا زند اسفل کے وسط سے ہے اور اوسکا وتر ابہام کو سبابہ سے دور کرتا ہے - قبض کہ یہ [illegible] انگلیونکا [illegible] عضل

کچھ اونمین سے ساعد پر واقع ہین اور کچھ بطن کف مین ساعد پر تین عضل واقع ہین بعض اونکا بعض کے اوپر بنا ہوا ہے اور وسط مین رکھے
ہوے ہین اون سب مین اشرف وہی ہے جو اسفل مین مدفون ہے نیچے سی استخوان زند اسفل کے متصل ہے اسلیے کہ اوسکا فعل
اشرف ہے پس ضرور ہے کہ مقام اوسکا نہایت محفوظ ہو ابتدا اوسکی عضد کے راس وحشی وسط سے داخل تک ہوتی ہے پہر اوس
بیٹھ جاتا ہے اور وتر اوسکی عریض ہوتے ہین اوسکے وتر کی پانچ قسمین ہین ہر وتر باطن مین اونگلیون کے آتا ہے جو اوتار جائے اونگلیون مین
آتے ہین پہر واحد اونکا پہلے اور تیسرے کو مفصل کو قبض کرتا ہے اور کہنچتا ہے پہلے کو تو اس لیے کہ وہ اوس مقام پر بندہا
ہوا ہے ایک رباط سے جو اون دونون پر لپٹا ہوا ہے اور تیسرے کو اس سبب سی کہ اوسکا سرا اس تک پہونچتا ہے اور اسی سے متصل
ہوتا ہے اور جو وتر ابہام تک جاتا ہے وہ مفصل ثانی اور ثالث کو قبض کرتا ہے اسلیے کہ اونہین دونون سے اسکا اتصال ہے
— دوسرا عضل جو سکے یعنی عضلہ اشرف کے اوپر ہے یہ اوس سے چھوٹا ہے اور اوسکی ابتدا ایک سرے اندرونی وبیرونی سے عضد
ہوتی ہے اور زند اسفل سے تھوڑا سا چپٹا ہوا اور جانب وحشی اور انسی کے حد مشترک پر گذرتا ہے اور وہ حد مشترک سطح فوقانی ہے
زند اعلی سے جب قریب ابہام کے پہونچتا ہے اندر کیطرف جھک جاتا ہے اور چند وتر مفاصل انگشت وسطے کیطرف چھوڑتا ہے
تاکہ اوسے قبض کرے اور ابہام تک نہ آئی ہاے مگر ایک شعبہ جو اوسکے وتر کے نزدیک نہین ہے مگر اور جگہہ سے پیدا ہوتا ہے یعنی
موضع آخر ابہام سے — مقام نشو عضلہ اولی کا بعد ابتدا سے مذکور کے سر لیے زند اسفل اور سطلے کو سہے اور مقام نشو دوسرے
عضلہ کا سر لیے زند اسفل کے ہے — انگوٹھے کیواسطے حرکت انقباضی ایک ہی عضلہ پر اقتصار کی گئی اور سب اونگلیون کیواسطے یہ حرکت
دو عضل سے تمام ہوتی ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ اشرف فعل چارون اونگلیون مین انقباض ہے اور ابہام کا اشرف فعل انبساط ہے
اور انبساط یہ سی دور ہوجاتا ہین جس مین جو فعل اشرف تہا اوسکے متعلق دو عضل کیے گئے — تیسرا عضلہ واسطے قبض کے نہین ہے بلکہ وہ
مع وتر اپنے کے باطن کف مین نشو نما کرتا ہے اور اوسپر پہیلا ہوکر بچھ جاتا ہے تاکہ کف کو فائدہ حس کا دے اور بال کی روئیدگی ہتیلی
پر ہونے دہی اور باطن کف کو قابل ٹہکنے کی کرے اور اوسکو اپنے افعال مین قوت دے اور جس چیز کی اصلاح باطن کف سے متعلق
ہو بقوت عضلہ کے کرسکے یہ وہ عضل ہین جو رسغ کے اوپر واقع ہین لیکن جو عضل خاص کف مین ہین وہ سب اٹھارہ ہین بعض اونکا
بعض سے نیچے اوپر بنا ہوا دو صفون مین ہے نیچے کی صف اندر کے جانب اور اوپر کی صف خارج کف مین جلد تک ہے — نیچے کی صف
مین سات عضل ہین اونمین سے پانچ عضل اونگلیون کو بجانب فوق مائل کرتے ہین اور عضل ابہامی انہین سے اوگتے ہین اول عظام
رسغ سے اور چھٹا عضلہ انہین کا چھوٹا ہے اور چوڑا اور لطیف اوسکی صورت اور سر اوس عضلہ کا متعلق مشط کف سے ہے
اسطرح پر کہ محاذی انگشت وسطی کے ہے اور وتر اس عضلہ کا انگوٹھے کی متصل ہے اور انگوٹھے کو بطرف اسفل جھکاتا ہے — ساتواں
عضلہ خنصر کے نزدیک ہے اوسکی ابتدا اوس ہڈی سے ہے جو ملتی ہے خنصر کو جانب مشط سے پس خنصر کو بطرف اسفل مائل کرتا ہے
ان ساتون مین کسی عضلہ سے قبض نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ پانچ عضل واسطے اوٹھانے کے ہین اور دو واسطے جھکانے کے — جو عضل
اوپر کی صف مین ہین نیچے اوس عضلہ کے جو ہتیلی پر بچھا ہوا ہے بنابر قول جالینوس کے فقط بیس یہ گیارہ عضل ہین آٹھ اونمین
سے ایسے ہین کہ دو دو ملکر مفصل اول سے مفاصل چارون اونگلیون سے ملتے ہین ایک کے اوپر ایک تاکہ اس جوڑ مین قبض پیدا ہو ان
آٹھون مین جتنے عضل نیچے ہین اونکا قبض بذریعہ کہینچنے اور جھکانے کے ہے اور اوپر والون کا قبض تھوڑے اوٹھانے اور بلند کرنے سے

ہوتا ہے اور دونو ملکر بالاستقامت قبض کرتے ہین - تین اونمین سے ابہام کیواسطے خاص ہین ایک تو مفصل اول کو قبض کرتا ہے اور دو مفصل ثانی کے قبض کیواسطے ہین جیسا سمجھا تو نے پس پانچون اونگلیونکے واسطے پانچ عضل بسط دینے والے ہین اور نیچے جھکانیوالے سوا ابہام اور خنصر کے ہر ایک کیواسطے ایک ایک ہے اور ابہام اور خنصر کیواسطے دو دو اور قبض کرنیوالے ہر اونگلی کیواسطے چار چار ہین اور اوپر کیطرف مائل کرنیوالے ہر اونگلی کیواسطے ایک ایک ہے

فصل اکیسوین تشریح مین عضل حرکت پشت کی

پشت کو عضل محرک کتنے تو ایسے ہین کہ اوسے پیچھے کیطرف دوہرا کرتے ہین اور کتنے ایسے ہین جو اوسے آگے کی طرف جھکاتے ہین انھین دونو قسمونکے عضل سے سب حرکتین پشت کی متفرع ہوتی ہین - پیچھے کو دوہرا کرنیوالے پشت کے دو عضل ہین جنکا خاص عضل صلب نام رکھا جاتا ہے بہت جلد یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہر ایک عضل ان دونون کا تیئیس ۲۳ عضل سے مرکب ہے اور یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے کہ ہر فقرہ پیسے اونکے ہر واحد کیواسطے ایک عضلہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ ہر فقرہ سے انکے واسطے ایک لیف سورب نکلتی ہے سوا فقرۂ اولی کے یہ عضل جسوقت باعتدال کھنچتے ہین پشت کو سیدہا کر دیتے ہین جب بافراط انھین تمدد ہوتا ہے تو پشت کو پیچھے کیطرف دوہرا کر دیتے ہین جسوقت ایکطرف کے عضل متحرک ہوتے ہین پشت کو اوسیطرف جھکا دیتے ہین - عضل جانبیہ یعنی وہ عضل جو پشت کو آگے کیطرف جھکا کر پشت پیدا کرتے ہین وہ دو زوج ہین ایک زوج اوپر کیطرف موضوع ہے اور یہ زوج سر اور گردن کے عضل محرک سے نکلتا ہے جو دونو پہلوؤن مین مری کی نفوذ کرتا ہے اسکا نیچے کا کنارہ پانچ اوپر کے فقرون سینہ سے متصل ہوتا ہے بعض آدمیون کی خلقت مین اور چار فقرون سے اکثر آدمیونکی خلقت مین متصل ہوتا ہے اسکا اوپر کا کنارہ سر اور گردن سے آتا ہے - اور ایک زوج اسکے نیچے موضوع ہے اور ان دونونکا نام متنین رکھا جاتا ہے اور یہ دونو دونون بالگیارہوین فقرہ سینہ کے شروع ہوتے ہین اور نیچے کو اوترتے ہین اور خم دیتے ہین پشت کو پست کرکے اور وسط پشت کو اپنی حرکات کو پیدا ہونیمین بھی عضل کافی ہین اسلیئے کہ وسط تابع ہوتا ہے منحنی ہونے اور پیٹھنے اور دوہرا ہونیمین حرکت طرفین کی

فصل بائیسوین تشریح مین عضل بطن کے

بطن کے آٹھ عضل ہین اور یہ پیٹ منفعت آپس مین مشترک ہین اونمین سے ایک یہہ منفعت ہے کہ جو چیز احشا یعنی اوجہہ مین بول و براز سے ہوتی ہے خواہ رحم مین جنین وغیرہ کی قسم سے ہوتی ہے اوسکے نچوڑنے اور الگ کرنیمین یہ سب معاین ہوتے ہین - اور ایک یہ منفعت ہے کہ حجاب کیواسطے بمنزلہ عامہ اور ستون کے ہوتے ہین اور اوسکی اعانت کرتے ہین بعد نفخ کے جب سمٹنے لگے - اور ایک یہ منفعت ہے کہ معدہ اور امعا کو گرم کرتے ہین تحم و یکر یا ... کرکے - ان آٹھون مین سے ایک سیدھا زوج ہے وہ سیدھا اوترتا ہے نزدیک غضروف خنجری کے اور اوس کی لیف درازی ہوتی ہے طول مین عانہ تک اور پھیلتا ہے کنارہ اوسکا درمیان غضروف خنجری اور عانہ کے جو ہر دو سن زوج کا اول سے آخر تک لحمی ہے اور دو عضل تقاطع کرتے ہین ان دونو عضلون کو عرض مین اونکا مقام اوپر اور جہلی کے ہے جو تمام شکم پر کھینچی ہوئی ہے اور نیچے دو عضل طولانی کے اور یہ جو تقاطع درمیان ان دونو عضل اور اولین کے بیچ مین واقع ہے وہ تقاطع زوایائے قائمہ پر ہے - دو زوج مورب ہین ہر ایک انمین کا دونو جانب داہنے اور بائین واقع ہے اور ہر زوج انمین کا مرکب ہے دو عضل سے جو متقاطع ہین تقاطع صلیبی شبہ حرف سے کی عانہ تک اور خاصرہ سے خنجری تک پس ملتے ہین دونو کنارے دونو عضلون کے دو عضل جانب بائین اور پیار سے نزدیک عانہ کے اور دو دو کنارے جو اور باقی ہین اور دو عضل سے نزدیک خنجری کے

ملتے ہین اور وہ دونو موضوع ہین ہر جانب مین اوپر اجزاء ثمینہ کے اون دو عضل سے جو عرض مین واقع ہین اور یہ دونو زوج ہر مقام پر
ملی رہتے ہین تاآنکہ مماس ہون عضل مستقیم کو جو بڑے اور تار سے گویا کہ وہ اوتار جھلیان ہین اور یہی دونو زوج سے کے ہوگئے ہین اور پردہ عضل
طولانی سے وہ طولانی عضل جو بڑے ہین اور یہ دو عضل عرضی سے **فصل تیئیسوین ۲۳ تشریح مین عضل انثیین کے** مرد کے
واسطے خصیہ کے عضل چار مقرر کیئے گئے تاکہ حفاظت کرین دونو خصیہ کی اور اوٹھائین اونکو تاکہ مسترخی نہون اور ہر ایک خصیہ کو
ایک زوج عضل کا لازم ہے۔ عورتون کے خصیے چونکہ لٹکتے اور کھلے ہوئے مثل مرد کے نہین ہین اونکو ایک ہی زوج عضل کا بس ہے ہر خصیہ کیواسطے
ایک فرد مقرر کی گئی **فصل چوبیسوین ۲۴ تشریح مین عضل مثانہ کی** مثانہ کے مونہہ پر ایک عضلہ ہے جو مثانہ کو ضبط ہے اوسکی لپیٹ
چوڑائی مین کچھ ہوئی ہے مثانہ کے مونہہ پر منفعت اوسکی بول کا روکنا اوسوقت تک کہ ارادہ گرانی کا ہو اور جب گرانیکا ارادہ کیا جاتا ہے کھول
سے ڈھیلا ہوجاتا ہے اوسوقت مثانہ عضل بطن مین تنگی پیدا کرتا ہے پھر ٹپکتا ہے بول بمدد قوت دافعہ کے **فصل پچیسوین ۲۵ تشریح**
مین عضل ذکر کے عضل محرک ذکر دو زوج ہین ایک زوج ایسا ہے جسکے دو نو عضل دونو جانب ذکر کے دراز ہوتے ہین اور جسوقت
دونو مین تمدد پیدا ہوتا ہو جسسے منی مین سعت پیدا کرتے ہین اور اوسکو مضبوط کرتے ہین پہنچانے سے یہ ہوجاتا ہے اور راہ سے مین
منی بسہولت جاری ہوتی ہے — اور ایک زوج استخوان عانہ سے پیدا ہوتا ہے اور بیخ ذکر سے بشکل قریب ملتا ہے جسوقت اس
زوج کا تمدد معتدل ہو تو منتصب ہو کر اوٹھا ہوتا ہے اور جب اسکی تمدید مین شدت ہو پیچھے کی طرف ذکر کو جھکا دیتا ہے اور جب ان دونو مین
سے ایک مین تمدد پیدا ہو اوسی کی جانب قضیب جھکتا ہے **فصل چھبیسوین ۲۶ تشریح مین عضل مقعد کے**
مقعد کے عضل چار ہین ایک عضلہ اوسکے مونہہ پر ہے اور گوشت سے نہایت مخالطت رکھتا ہے شبیہ ہے عضل حافظ مثانہ
عضلہ مونہہ کے اور یہہ عضلہ قبض پیدا کرتا ہے اوس کنارے پر جو سمٹتا ہے اور اوسکو مضبوط کرتا ہے اور دور پھینکتا ہو نچوڑ کر
بقیہ براز کو جو کنارہ پر معاء مستقیم یعنی سرین مین باقی رہجاتے — ایک عضلہ اس سے اوپر کی جانب داخل ہے یعنی نسبت اوس
کے سرکے جو عضل اوپر ہے اور پہلا عضلہ نیچے ہے ایسا گمان ہوتا ہے کہ اسکے دو کنارے ہین اور اسکا کنارہ بیخ سے قضیب
کے بالتحقیق متصل ہوتا ہے — اور ایک زوج اور ہے جو ان سب کے اوپر اوسکی منفعت مقعد کا اوٹھانا اوپر کیطرف — اور
خروج مقعد جب ہی عارض ہوتا ہے جب اس عضلہ مین استرخا پیدا ہو **فصل ستائیسوین ۲۷ تشریح مین**
عضل حرکت فخذ کے سب سے بڑا عضلہ ران کا وہ ہے جو ران مین بسط پیدا کرتا ہے اور پھیلاتا ہے اوسکے بعد
وہ عضلہ ہے جو اوسمین قبض پیدا کرتا ہے اسلیے کہ اشرف افعال ران کی یہی دو نو حرکتین ہین اور ان مین سے بسط بہ نسبت قبض
کے افضل ہے اس سبب کہ قیام بسط کی حرکت سے حاصل ہوتا ہے اوسکے بعد شرافت اوس عضل کو ہے جو ران کو دور کرنیوالا
ہے اوسکے بعد شرافت ران کے نزدیک کرنیوالے عضلہ کی ہے اوسکے بعد ران کو گھمانیوالے عضلہ کی — بسط دینے والا
عضلہ ران کے جوڑ کا ایک تو وہی ہے جو تمام بدن کے عضلات مین سب سے بڑا ہے یہ وہ عضلہ ہے جو استخوان عانہ اور ورک
کو اوپر لیتا ہے اور کل ران پر اندر اور پیچھے سے لپٹتا ہے تاکہ زانو تک پہونچتا ہے اسکی لپیٹ کیواسطے مختلف مبادی ہین اسی
جہت سے طرح طرح کے افعال مختلف اوس سے پیدا ہوتے ہین چونکہ بعض لپیٹ کا منشا اسفل استخوان عانہ سے ہے اسلیے
ران کو جانب انسی جھکا کر مبسوط دیتی ہے اور چونکہ بعض لپیٹ کا منشا تھوڑا سا اسکے اوپر ہے لہذا وہ لپیٹ ران کو فقط اوپر بلند کرتی ہے

اور چونکہ منشا بعض لیف کا اس سے زیادہ بلند ہے اسلیئے وہ لیف ران کو بجانب انسی جھکا کر بلند کرتی ہے - اور چونکہ بعض لیف
کا منشا استخوان ورک سے ہے اسلیئے وہ لیف ران کو بشکل استقامت بسط دیتی ہے بہت اچھی طرح سے - اونمیں سے ایک
وہ عضلہ ہے جو کہ ڈھانپتا ہے کل مفصل ورک کو پیچھے سے اوس میں تین سرے ہیں اور دو کنارے ہیں اور ان سرونکا مقام نشو تہیگاہ
اور ورک اور عصعص سے ہے دو سرے انہیں کے لحمی ہیں اور ایک غشائی ہے اور دونو کنارے متصل ہوتے ہیں پیچھے ران کے
سرکے دونو جزو سے ایکطرف کو جذب کریں تو انہیں بسط پیدا ہوگا اوسیطرف کو جھکا ہوا اور اگر دونو کناروں سے جذب کریں تو ران
کو بشکل استقامت مبسوط کرتا ہے - ایک عضلہ اور ہے جسکا مقام نشو ظاہر استخوان خاصرہ کے کل سے ہے اور زائدہ کبری کے اوپر سے
متصل ہوتا ہے جسکا نام طرفوخ ہے یعنی بڑے عضل کو اوڑاتا ہے اور دور پھینکتا ہے اور تھوڑا سا آگے کی جانب دراز کرتا ہے
اور ساقین میں بسط پیدا کرتا ہے تھوڑا سا بجانب انسی جھکا کر - ایک اور عضلہ مثل اسکے ہو پہلے تو متصل ہوتا ہے اسفل سے زائدہ صغری
کے بعد اوسکے نیچے اوترتا ہے اور اپنا کام کرتا ہے لیکن بسط اسمین تھوڑا سا ہے اور جھکاؤ زیادہ ہے مقام نشو اوسکا اسفل ظاہری
استخوان خاصرہ سے ہے - ایک اور عضلہ ہے جو اوگتا ہے اسفل عظم ورک سے پیچھے کو جھکا ہوا ران کو اوسکے بجانب پشت مائل کرکے
بسط دیتا ہے اور تھوڑا بطرف انسی مائل کرتا ہے - قبض کرنیوالے عضل ران کے چار ہیں اونمیں سے ایک وہ عضلہ ہے جو ران کو
بجانب انسی جھکا کر قبض کرتا ہے یہ عضلہ ہے ظاہر دو جگہ سے اوگتا ہے ایک جگہ اسکے نشو کی متصل ہوتی ہے آخر پشت سے او دوسرا
مقام نشو اسکا استخوان خاصرہ ہے یہ وہ عضلہ ہے جو متصل جانب انسی کے زائدہ صغری سے ہے اور ایک عضلہ کا منشا استخوان
عانہ سے ہے او متصل ہوتا ہے اسفل زائدہ صغری سے - ایک اور عضلہ ہے کہ جو منتہی ہے اوس زائدہ کی جانب میں بشکل اوسی
گویا کہ وہ جزو ہے زائدہ کبری کے - چوتھا عضلہ اوگتا ہے اوس چیز سے جو استخوان خاصرہ میں قائم اور کھڑی ہے اور یہ عضلہ
ساق کو بھی جذب کرتا ہے ران کو قبض کرتا ہوا - جو عضل ران کے جھکانیوالے بطرف داخل ہیں اونمیں سے بعض کا ذکر
بیان میں بسط او قبض کرنیوالے عضلات کے ہو چکا مگر اس قسم کی تحریک کیواسطے ایک اور عضلہ ہے کہ استخوان عانہ سے اوگتا ہے
اور اسفل ران طولانی ہوتا ہے کہ زانو تک پہونچتا ہے - باہر کے جھکانیوالے ران کے دو عضل ہیں ایک اونمیں کا چوڑی ہڈی سے
آتا ہے اور گھمانیوالے ران کے بھی دو عضل ہیں ایک کا مخرج جانب وحشی استخوان عانہ سے ہے اور دوسرے کا مخرج جانب انسی اوسی
استخوان کے ہے اور دونو مورب ہو کر ملجاتے ہیں اور قریب اوس موضع کے جو مغاک وارک ہے منتہی زائدہ کبری میں گوشت او رباط
ہیں انہیں کا جو عضلہ تنہا فعل جذب کرے پیٹھنے کا ران کو اپنی جہت میں تھوڑا سا بسط پیدا کرکے

فصل اٹھائیسویں

تشریح میں عضل ساق اور زانو کے مفصل رکبہ کے حرکت دینے والے عضل پانچ قسم کے ہیں اونمیں سے تین عضل وہ ہیں
جو آگے ران کے موضوع ہیں اور خاص ران میں جتنے عضل موضوع ہیں اونمیں سے بڑے عضل یہی ہیں فعل انکا بسط ہے انمیں سے ایک
مثل دو دہرے کے ہے اوسکے دو سرے ہیں ایک سرا زائدہ کبری سے شروع ہوتا ہے اور دوسرا مقدم ران سے اور اوسکے دو کنارے
ہیں ایک لحمی ہے جو متصل رضفہ کے ہے یعنی وہ ہڈی جو مثل سنگریزہ کے ہے قبل اسکے کہ وہ کنارہ وتر ہو جائے دوسرا کنارہ غشائی
ہے ران کی جانب انسی سے ملتا ہے - دو اور عضل ہیں ایک تو اونمیں سے وہی ہے جسکا ذکر قوابض ران میں ہو چکا ہے یعنی وہ عضلہ
جو اوگتا ہے اوس حاجز سے جو استخوان خاصرہ میں ہے اور دوسرا عضلہ وسکا مبدء ہے ران کا زائدہ جو بجانب وحشی واقع ہے

یہہ دو عضل متصل ہوتے ہین اور اوترتے ہین ان دونون مین سے ایک وتر چوڑا پیدا ہوتا ہے جو رضفہ کو احاطہ کرتا ہے اور مضبوط کرتا ہے اوس چیز سے جو رضفہ کے نیچے ہے اور اسکا مضبوط کرنا استواری کے ساتھ ہوتا ہے اور پہر متصل ہوتا ہے عضلہ اول ساق سے بعد اوسکے رکبہ کو بسط دیتا ہے ساق کو دراز کرسکے ۔ بسط کیواسطے ایک اور عضلہ ہے جسکا منشا ملتقائے استخوان عانہ ہے اور جانب انسی مین گذرتا ہوا ران سے بشکل توریب اوترتا ہے پہر بکذات خالی گوشت سے ہوتا ہے اوس جزو سے جو رگ وار ہے اعلی عظم ساق سے اور ساق کو بسط دیتا ہے انسی کیطرف جہکا کر ۔ بعض کتب تشریح مین ایک اور عضلہ مذکور ہے جو اس عضلہ کے مقابل ہے جانب وحشی مین مبدء اوسکا استخوان ورگ ہے اور توریب پاتا ہے جانب وحشی مین تا اینکہ پہونچتا ہے مقام معرق یعنی بےگوشت تک اور کوئی عضلہ اس سے زیادہ توریب نہین رکہتا اس عضلہ سے بسط پیدا ہوتا ہے تہوڑا جہکا کر بطرف وحشی کے جسوقت دونو عضل مین ساتہ ہی بسط پیدا ہو دراز کرینگے ساق کو سیدہا کرکے ۔ قبض کرنیوالے ساق کے کئی عضل ہین ۔ اونمین سے ایک عضلہ تنگ ہے طولانی اوگتا ہے استخوان خاصرہ اور عانہ سے اسکا محل نشو متصل مقام نشو باسطہ داخلی کے ہے اوس حاجز سے جو بیچ وسط خاصرہ کے ہے بعد اوسکے نفوذ کرتا ہے مورب ہوکر داخل مین دونو طرف زانو کے بعد اوسکے ظاہر ہوتا ہے اور پہونچتا ہے اوس برآمدے تک جو موضع معرق مین زانو سے ہے اور اوس سے متصل ہوجاتا ہے اسی عضل کے سبب سے ساق کا جانب قدم کو میل دیتا ہوا طرف بیچ ران کے حاصل ہوتا ہے ۔ تین عضل انسی اور وحشی اور وسطی ہین وحشی اور وسطی قبض کرتے ہین مینجانب وحشی جہکا کر اور انسی قبض کرتا ہے انسی کی طرف میل دیکر انسی کا مقام نشو قاعدہ استخوان ورگ سے ہے پہر مورب ہوکر پیچھے ران کے گذرتا ہوتا اینکہ پہونچ جاتا ہے اوس مقام کو جو ساق کی جانب انسی مین معرق ہے پس اوس سے ملجاتا ہے اور اسکا رنگ مائل بسبزی ہے اور وحشی اور وسطی کا مقام نشو بہی قاعدہ استخوان ورگ سے ہے مگر وہ دونو میل کرتے ہین یہانتک کہ متصل ہوجاتے ہین جزو معرق سے جانب وحشی مین ۔ زانو کے جوڑ مین ایک عضلہ ہے مثل مدفون کے مقام چہپا ہوا گی مین زانو کے اوسکا فعل وہی ہے جو عضلہ وسطی کا ہے ۔ کبہی یہ گمان کیا جاتا ہے کہ جو جزو نکلتا ہے عضلہ باسطہ سے جو دو سرا ہے اور متصل حاجز کے ہے کبہی زانو کو دہیما قبض کرتا ہے بالعرض اسلیے کہ اوسکے مقام اتصال سے ایک وتر برآمد ہوتا ہے جو مضبوط کرتا ہے چین اور شکن ورگ کو اور پہونچتا ہوا اوسی شکن کو اوس عضو تک جو متصل درکے ہے

فصل انتیسوین ۲۹ تشریح مین عضل مفصل قدم

کے جو عضل مفصل قدم کو حرکت دیتے ہین اونمین سے ایک قسم وہ ہے جو قدم کو اونچا کرتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو قدم کو جہکاتی ہے ۔ بلند کرنیوالے عضل اونمین سے ایک بڑا عضلہ وہ ہے جو آگے قصبہ انسی کے موضوع ہے مبدء اوسکا جزو وحشی ہے قصبہ انسی کے سرے پر جسوقت یہ عضلہ ظاہر ہوتا ہے ساق پر جہک کر طرف ابہام کے گذرتا ہوا متصل اوس چیز کے ہوتا ہی جو قریب ہے بیچ ابہام کے اور قدم کو اوپر کیطرف اوٹہا دیتا ہی ۔ دوسرا عضلہ اوگتا ہی سرے سے قصبہ وحشی کے اور اوس سے وتر نکلتا ہی جو متصل ہوتا ہے اوس چیز کے جو قریب مین خنصر کی جڑ کے واقع ہے اور یہی اونگلی کو وہ اوپر کیطرف بلند کرتا ہے خصوصًا جسوقت اسکی حرکت کے ساتہ پہلا عضلہ بہی موافقت کرے اوسوقت اسکا اوٹہانا خنصر کو بطور سیدہا اور استقامت کے ہوتا ہے ۔ جہکانیوالے عضل کا ایک نوع ہے منشا اوسکی دونو فردون کا سرا ران کا ہے بعد اوسکے وہ دونو اوترتے ہین پس مائل کرتے ہین یا بہر پیچتے ہین موخر ساق کے باطن کو گوشت سے اور اونمین سے ایک ایسا وتر پیدا ہوتا ہی جو سب وترون مین بڑا ہے وہ وتر عقب

کہلاتا ہے متصل ہوتا ہے استخوان عقب سے اور اوسکو پیچھے کیطرف جذب کرتا ہے بشکل تو ریب جانب وحشی تک پس سبب عدم
ثبات قدم کا زمین پر سبب ہوتا ہے اسکی اعانت کرتا ہے ایک اور عضلہ جو پیدا ہوتا ہے قصبۂ وحشیہ کے سر سے اور اسکا نگما
ملتجی ہے اور اوترتا ہے تاکہ ملجاتا ہے بنفس خود ایک وتر سے جس بھی عضل چھوڑتا ہے لیکن اسکی تمیت باقی رہتی ہے پس موخر
عقب سے ملجاتا ہے خوب لپٹ کر اوس عضلہ سے جو قبل موخر عقب ہے جسوقت ان دونون عضل خواہ انکے وترون کو
کوئی آفت پہونچتی ہے قدم کو اپنی جگہہ پر ٹھہرا دیتی ہین - ایک عضلہ اور ہے جس سے دو وتر پیدا ہوتے ہین ایک اونمین سے
قدم کو قبض کرتا ہے دوسرا ابہام کو پھیلاتا ہے یہ بات اس سبب سے ہے کہ اس عضلہ کا نشا قصبۂ انسیہ کا سرا ہے جہان قصبۂ وحشیہ
سے ملتا ہے اور اون دونون سے نیچے اوترتا ہے اور اوسکے دو شعبہ دو وترون سے ہوجاتے ہین ایک اون وترونکا متصل اسفل مشط
سے آگے ابہام کے ہوتا ہے اور اس وتر سے جھکنا اور پھیلنا قدم کا پیدا ہوتا ہے دوسرا وتر پیدا ہوتا ہے اس عضلہ کے
جز وسط سے اور ہنجار ہوتا ہے محل لشنو وترا ول سے اور کعب اول تک ابہام سے وتر چھوڑتا ہے پس اوسکو ابسط دیتا ہے بشکل توریب
جانب انسی تک کہ کبھی ران کے سرے وحشی سے ایک اور عضلہ پیدا ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے ایک دو عضل عقبی سے جدا او
جدا ہوتا ہے اوسی عضلہ سے جسوقت محاذی ہوتا ہے باطن ساق کے اور اوس سے ایک وتر نکلتا ہے جو پوشیدہ ہوتا ہے اسفل
قدم مین اور گستردہ ہوتا ہے نیچے کل قدم کے جیسا وہ عضلہ جو کہا ہوا ہے باطن راحت پر اور اوسکی منفعت وہی ہے جو عضل
راحت کی منفعت ہے

فصل تیسوین تشریح مین عضل اصابع رجل کے

پاؤن کی انگلیون کی حرکت دینے والی عضل جنسی کے قبض حاصل ہوتا ہے وہ بہت ہین اونمین سے ایک وہ عضلہ ہے جسکا مقام نشو قصب وحشیہ کا سرا ہے
کہ اوسپر دراز ہوکر اوترتا ہے اور ایک وتر اوس سے جدا ہوتا ہے جسکے دو وتر ہوجاتے ہین ایک سے انگشت وسطی کو قبض کرتا ہے
اور دوسرے سے بنصر کو - ایک عضلہ اس سے پہلے عضلہ سے چھوٹا ہے اوسکے پیدا ہونیکا مقام پشت ساق ہے جب اسمین
سے وتر پیدا ہوتا ہے اوسکے دو وتر ہوجاتے ہین ایک خنصر کو اور دوسرا سبابہ کو قبض کرتا ہے پھر ہر واحد دونو قسمون ہر ایک
وترا اور پیدا ہوکر دوسری قسم سے جو وتر پیدا ہوتا ہے اوس سے ملکر وتر واحد ہوجاتا ہے اور یہ وتر واحد ابہام تک دراز ہوکر
پہونچتا ہے اور اوسمین قبض پیدا کرتا ہے - تیسرا عضلہ اور ہے جسکا ذکر ہم کرچکے ہین یہ نکلتا ہے جانب وحشی دونو کنارے
قصبۂ انسیہ سے اوترتا ہے درمیان دونو قصبون کے اور ایک جز وچھوڑتا ہے واسطے قبض کرنے قدم کے اور ایک جزو اسکا
ابہام سے کعب اول تک آتا ہے یہ سب عضل انگلیونکے حرکت دینے والے ہین جنکی وضع ساق کے اوپر اور اوسکے پیچھے ہے -
اور وہ عضل جنکی وضع تلوے مین سے اونمین سے وتر عضل ایسے ہین کہ بہت سے علماء تشریح نے اونکو دریافت نہین کیا ہے
سب سے پہلے جالینوس نے انکو دریافت کیا اور یہ دسون پانچون انگلیون کے اضلاع سے ملتے ہین ایک انگلی کیواسطے دو دو
ایک داہنے اور ایک بائین اور حرکت قبض کی پیدا کرتے ہین کبھی قبض سیدھے طور پر اگر دونو ساتھ ہی متحرک ہون اور کبھی
ایک طرف جھکاکر اگر انمین کا ایک متحرک ہو - چار اور عضل تلوے مین رسغ پر واقع ہین ہر انگلی کیواسطے ایک عضل اور
دو عضل خاص ہین ابہام اور خنصر کے قبض کیواسطے اور یہ سب عضل اپنی جگہہ سے ملے ہوئے ہین یعنی انمین سے اگر کسی ایک کو آفت
پہونچتی ہے دوسرے کے فعل مین بھی نقصان پیدا ہوتا ہے خواہ وہ فعل خاص اوسکا ہو اور خواہ بنایا کسی دوسرے عضل سے وہ فعل

پیدا ہوتا ہو اور اسی سبب سے بہت دشوار ہے کہ پاؤن کی ایک اونگلی سمٹے اور سب نہ سمٹ جائین ـ پانچ عضل اونگلیون کیواسطے اور ہین کہ قدم کے اوپر رکھے ہوئے ہین اونکا فعل یہ ہے کہ بجانب وحشی جھکاتے ہین اور پانچ عضل نیچے قدم کے ہین ہر اونگلی کو ایک عضل متصل ہے جس سے جو قریب ہوا ہے جانب انسی مین اوسکو بجانب انسی حرکت دیتا ہے اور جھکاتا ہے اور یہ پانچ عضل مع اون دو عضل کے جو ابہام اور خنصر کو خاص ہین مثل اون سات عضل کے ہین جو واسطے ہتھیلی کے بیان کیے گئے اوسیطرح جیسے وہ مثل عضل جو پہلے ذکر ہوئے ـ بنا براوس حساب کے جو اوپر کی فصلون میں مذکور ہوا کل بدن پانچ سو اونتیس عضل ہوئے ہین

جملہ تیسرا تعلیم پانچوین عصب کے بیان مین اس مین چھ فصلین ہین فصل پہلی بیان مین خاص امور عصب کے

منفعت پٹھہ کی بالذات بھی ہے اور بالعرض بھی ـ بالذات تو یہ منفعت ہے کہ بتوسط پٹھونکے دماغ کل اعضا میں حس و حرکت پیدا کرتا ہے ـ اور بالعرض یہ منفعت ہے کہ مضبوطی گوشت مین اور قوت بدن مین پٹھہ سے پیدا ہوتی ہے اور یہ بھی منفعت بالعرض ہے کہ جن اعضا مین ذاتی حس نہین ہے جیسے کلیہ طحال ریہ اونمین بذریعہ پٹھہ کے آگاہی آفات اور صدمات کی ہوتی ہے اسلیے کہ یہ اعضا اگرچہ بےحس ہین مگر اونکے اوپر ایک لفافہ عصبی چڑھا ہوا ہے اور ایک عصبانی جھلی سے منڈھے ہوئے ہین جسوقت ان چیز ورم پیدا ہو یا ریح خارجی سے تمدد عارض ہو ثقل ورم کا یا تفرق ریح کی لفافہ عصبی اور اوسکی جڑ تک پہونچتی ہے اور ثقل کی وجہ سے ان اعضامین انجذاب پیدا ہوتا ہے اور ریح کی وجہ سے تفرق یعنی پارہ پارہ ہونا پیدا ہوتا ہے اس جہت سے اوس عضو کو حس ہوتی ہے ـ کل پٹھونکا مبدا بوجہ معلوم دماغ ہے اور منتہی ظاہر سے متفرق ہونے پٹھون کا جلد ہے اس لیے کہ جلد سے ملی ہوئی ایک لیف باریک ہوتی ہے جسمین پٹھے اعضا کے قریب سے اوس لیف کے اوگتے ہین ـ دماغ مبدا عصب کا دو طرح ہے اسلیے کہ دماغ بعض اعصاب کا بذاتہ مبدا ہے اور بعض اعصاب کا اسوجہ سے کہ نخاع جو دماغ سے روان ہو کر آتا ہے کچھ اعصاب اوسکے ذریعہ سے پیدا ہوتے ہین جو اعصاب خاص دماغ سے پیدا ہوتے ہین اونسے حس و حرکت کا استفادہ سوائے اعضائے سر اور موضہہ اور احشاء اندرونی کے اور کسی عضو کو نہین ہوتا اور باقی سب اعضا استفادہ حس و حرکت کا اونہین اعصاب سے کرتے ہین جو نخاع سے پیدا ہوئے ہین ـ جالینوس نے صانع بیچون کی ایک عنایت عظیم پر ہدایت کی ہے جو متعلق اوس پٹھہ کی خلقت ہے جو دماغ سے طرف احشا کے اوترتا ہے اس سیے کہ صانع تعالی نے اس پٹھہ کی نگہبانی مین نہایت احتیاط کی ہے کہ ویسی احتیاط اور پٹھون کی نسبت عمل مین نہین آئی اسلیے کہ وہ پٹھہ چونکہ اپنے مبدا یعنی دماغ سے بہت دور تھا ضرورت مقتضی اسکی ہوئی کہ اوسکی بناوٹ نہایت مضبوطی سے کیجائے پس چھپایا اوسکو صانع تعالی نے ایک ایسے جرم سے جو متوسط درمیان قوام پٹھے اور غضروف کے ہے اور ہمصورت اوس چیز کے ہے جو پیدا ہوتی ہے جرم مین پٹھے کے بوقت لپیٹنے کے اور یہ پوشش پٹھہ کی تین مقام پر ہے ایک تو نزدیک حنجرہ کے دوسری نزدیک پسلیون کی جڑون کے تیسری جب یہ پٹھہ موضع صدر سے گذر جاتا ہے ـ دماغی اعصاب سوائے اس پٹھے کے جتنے ہین اگر اونسے منفعت افادہ حس کی مطلوب ہو تو اپنے مقام اصل سے سیدھے عضو مقصود تک آتے ہین اسلیے کہ خط مستقیم کی راہ اقرب سب راہون سے ہے درمیان دو چیزون کے اسی وجہ سے حس مقصود پٹھے کے مستقیم ہونے مین مبدا تک جلد تر پہونچیگی اور تاثیر مبدا کی یعنی احساس قوی تر ہوگا ـ اور چونکہ حس کے پٹھون مین اس قدر سختی مطلوب نہین ہے جتنی حرکت کے پٹھون مین مطلوب ہے اسلیے کہ حس کے پٹھے دماغ سے دور نہین ہین بوجہ سیدھے ہونیکے

ایک شعبہ نکلتا ہے مدخل رگ شباتی سے جسکا ہم ذکر آگے کرینگے اور جھکتا ہوا رقبہ سے نکلتا ہے تا اینکہ حجاب حاجز سے گذر کر تقسیم ہو جاتا ہے ان احشا مین جو حجاب کے نیچے ہین دوسرا شعبہ اسکا مخرج مسمع کی ہڈی کے سوراخون سے ہے جس وقت یہ جدا ہوتا ہے ملجاتا ہے اوس ٹکڑہ سے جو زوج خامس سے جدا ہوا ہے جسکا حال ہم آگے ذکر کرینگے تیسرا شعبہ نکلتا ہے اوس سوراخ سے جس سے دوسرا زوج نکلتا ہے اسلیے کہ مقصد اس شعبہ سے وہ اعضا ہین جو وجہ کے سامنے رکھے ہوئے ہین اور یہ بات اچھی تھی کہ اسکا نفوذ منفذ زوج اول سے ہوتا جو مجوف تھا پس اشرف عصب کی مزاحمت کرکے اوسمین تنگی پیدا کرتا اور تجویف بند ہو جاتی - یہ جزو یعنی تیسرا شعبہ جسوقت اپنے مخرج سے جدا ہوتا ہے اوسکی تین قسمین ہو جاتی ہین ایک قسم میل کرتی ہے گوشہ چشم بیرونی کیطرف اور تنہا چلی آتی ہے عضل صدغین اور ماضغین یعنی دونو کنپٹی کی ٹہریز اور حاجب اور پلک کی جبہہ کیطرف دوسری قسم نفوذ کرتی ہے اوس سوراخ مین جو نزدیک دنبالہ چشم کے مخلوق ہے تاکہ خالص ہو کر ناک بینی تک چلی جائے اور وہان جاکر طبقہ اندرونی بینی مین متفرق ہو جائے تیسری قسم اس شعبہ کی جو [illegible] اترتی ہے تجویف [illegible] رخسارے مین ہے پس اس قسم کی دو شاخین ہوتی ہین ایک شاخ اوسمین سے تجویف اندرونی فم مین جاکر دانتون پر تقسیم پاتی ہے اضراس کا حصہ تو انمین سے ظاہر اور محسوس ہے مگر اور دانتونکا حصہ گو بانظر سے پوشیدہ ہے اور اوپر کے مسوڑہون مین بھی اس شاخ کا حصہ پہونچتا ہے *

دوسری شاخ پھیلتی ہے اعضائے ظاہر مین جو اوس مقام پر ہین جیسے رخسارے کی کہال اور کنارہ بینی اور اوپر کا ہونٹھ یہ اقسام تیسرے شعبہ کے زوج ثالث سے ہین چوتھا شعبہ تیسرے زوج کا تنہا جاتا ہوا گذرتا ہوا اوس سوراخ مین جو اوسکے جبڑے مین ہے اور زبان تک پہونچتا ہے اور زبان کے طبقہ ظاہری مین پراگندہ ہو جاتا ہے اور زبان کو ذوق کی حس دیتا ہے جو اوس سے خاص ہے اور زبان پر پھیلنے سے جسقدر بچتا ہے اوسکا پھیلاو نیچے کے دانتون کے جڑون اور مسوڑہون مین اور نیچے کے ہونٹہ مین ہوتا ہے - جو حصہ ہونٹھ کا زبان مین آتا ہے بہ نسبت اوس ہونٹہ کے جو آنکہہ مین جاتا ہے باریک تر ہے اسواسطے کہ سختی آنکہہ کی اور نرمی زبان کی ایک کی گندگی اور دوسرے کی باریکی کو معاوضہ کرلیتی ہے اور مناسبت ہو جاتی ہے چوتھا زوج اوسکا مقام نشو تیسرے زوج کے پیچھے ہے اور قاعدہ دماغ کیطرف ہٹا ہوا اور تیسرے زوج سے کسیقدر ملکر پھر الگ ہو جاتا ہے جیسا ہم اوپر لکھ چکے ہین اور یہ زوج تنہا حنک تک جاتا ہے اور اوسکو حس دیتا ہے اور یہ زوج ہوتا ہے گو تیسرے زوج سے سخت ہے اسلیے کہ یہ زوج حنک تک آتا ہے اور کنارہ پوست حنک کا سخت تر ہے کنارہ پوست زبان سے پانچوان زوج اسکی ہر فرد پھٹ کر دو ہو جاتی ہے جیسے کوئی دوسری چیز ہو بلکہ اکثر علمائے تشریح ہر فرد کو ایک زوج خیال کرتے ہین مقام اسکی روئیدگی کا دونو جانبون دماغ سے ہے پہلی قسم ہر ایک دو ٹکڑون کی اسی زوج سے آتی ہے اندرونی پہلی سماخ تک اور اسی جگہہ ساری متفرق ہو جاتی ہے اور اس قسم کا منبت حقیقت مین جزو موخر دماغ کا ہے اسی سے حس سماعت متعلق ہے دوسری قسم پہلی قسم سے چھوٹی ہے اسلیے کہ اوسکا مخرج وہ ثقبہ ہے جو استخوان حجری مین واقع ہے جسکا نام اعور اور اعمی رکھا گیا ہے اسلیے کہ اوسمین پیچ اور کجی راہ کی زیادہ ہے کہ مقصود تطویل مسافت اور دوری اوسکی مبدء سے ہے تاکہ عصب قبل اپنے فرو چلنے مبدء سے استفادہ بعد کا حاصل کرے اور صلابت بہ تبعیت بعد کے حاصل ہو پھر جب باہر نکلے عصب زوج ثالث سے مختلط ہو کر اکثر حصہ ان دونو کا بجانب رخسارہ چوڑے عضلہ کے پہونچے اور باقی جو انمین سے رہجائے عضل صدغین تک پہونچے - چونکہ شعبہ مین زوج ثالث کے قوت ذوق اور پانچوین مین قوت سمع اسواسطے مخلوق ہوئی کہ آلہ سمع کا محتاج اسکا تھا کہ کھلا ہوا ہو اور راہ ہوا جانے کی اوس سے بند نہو اور آلہ ذوق کا واجب تھا کہ محفوظ اور پوشیدہ ہو اسسے [illegible] عصب سمع کا سخت ہونا ضرور ہوا کہ مقام روئیدگی اوسکا موخر دماغ سے قریب تر ٹہرایا گیا عضل مین کیواسطے ایک ہی عصب پر قناعت کیا گیا اور [illegible] عضل صدغین

سکے کثیر ہونے اسکی وجہ یہہ ہے کہ سوراخ اگر اسکا محتاج زیادہ گنجایش کا ہوتا اسواسطے کہ شعبہ جو قوت لیکر پہنچا ہوا اسکو غلظت زیادہ کیطرف [illegible]
کے محتاج ہے اسواسطے وہ ہڈی جو سوراخدار ہے واسطے ضبط کرنے مقدار کے چند سوراخون کی متحمل نہو سکی اور صدمہ نہین سکے سہنے چونکہ زیادہ صلابت
کے محتاج تھے اور گندگی کی اونہین ضرورت نتھی بلکہ اگر اونمین گندگی ہوتی حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اسلیے اور بہی اسوجہ سے ان پٹھونکا مجرا جو آنکھ
مجرے مین سخت تہا متحمل چند سوراخون کا ہوا چھٹا زوج نکلتا ہے موخر دماغ متصل پانچوین زوج کے اور پانچوین کے ساتھ چند رباطات اور جہلیون
ایسا بندہا ہوا ہے کہ یہ دونو گویا ایک عصب کے معلوم ہوتے ہین مگر پانچوین زوج سے الگ ہوکر اوس ثقبہ سے نکلتا ہے جو منفذ [illegible] درز لامی مین
واقع ہے اور اس نکلنے سے پیشتر اسکی قسمت تین حصہ پر ہوتی ہے یہ تینون حصہ اس ثقبہ سے ساتھ ہی نکلتے ہین ایک حصہ انمین کا آیا راہ
بجانب عضلۂ حلق اور بیخ زبان کے لپٹا ہے تاکہ قوت دے ساتوین زوج کو اوسکی تحریک پر دوسرا حصہ اسکا عضلۂ کتف تک اور جو چیز کہ
قریب اوس عضلہ کے ہے وہان تک اوترتا ہے اور اسکے اکثر کا پہیلاؤ اوس بڑے عضلہ مین ہوتا ہے جو شانہ پر واقع ہے اس قسم کی مقدار
اہی ہے اور معلق ہوکر نفوذ کرتا ہے تاکہ مقام مقصود تک پہونچتا ہے تیسرا حصہ تینون حصون مین بڑا ہے یہ اوترتا ہے احشا تک [illegible] تمام
معبور گرتا باقی مین اور اوسکے ساتھ رباطات سے بندہا ہوا ہوتا ہے جسوقت یہ حصہ مقابل حنجرہ کے ہوتا ہے اوس سے چند شعبہ پیدا ہوتے ہین
اور عضلہ حنجرہ تک آتے ہین جنکے سرے اوپر ہین اور حنجرہ اور غضاریف حنجرہ کو اونچا کرتے ہین اور جسوقت حنجرہ سے گذر جاتا ہے چند شعبہ اوس
سے جدا ہوکر عضلات تک پہونچتے ہین وہ عضلے جنکے سرے نیچے ہین اور جنکا وجود طرجہالی کے بند کرنے اور کہولنے کیواسطے ضرور ہے اسلیے
کہ جذب کیواسطے اسفل کی ضرورت ہو اور اسی سبب سے اسکا نام عصب راجع ہے - دماغ سے یہ زوج اسواسطے اوترا کہ عصب [illegible]
تو شکل ترتیب اپنے مبدء سے مستقیم ہوتے پس جذب طرف اسفل اسکا باستحکام اونسے نہوتا - یہ شعبے چھٹے زوج سے اسواسطے برآمد ہوئے کہ
اسمین اعصاب السنیہ اور رائل بطرف لبن کے ہتے ہین کہ اسکے پہلے جتنے اعصاب مذکور ہوئے اونمین نہی اسیواسطے تقسیم اسکی عضل و مبد اور
راس اور جو چیز ان دونونکے اعضا مین تہی ہوئی - اور ساتوان زوج مستقیم ہوکر نہین اوترتا ہے مثل چھٹے کے بلکہ اوسکو ترتیب ضرور
ہوئی ہے اور یہ گاکہ جو چیز چڑہکر اوترے اوسکو ایک استناد اور تکیہ کا مضبوط ضرور ہے جو کہ شعبہ کونین کے چڑہنے ہو تاکہ مہرے اوس پر
چڑہنے والی چیز اوس سے قوت پاکر اور مع ذلک موضع اوسکی سیدہی سخت قوی جگہنی اور ترتیب رکہی گئی پس نتہی کوئی شے مثل شریان
عظیم کے جو لائق اس استناد مذکور کے ہو - چڑہنے والا حصہ ان شعبون سے بطرف یسار کے مقابل اس شریان کے ہوتا ہے کہ وہ سیدہا
بہی ہے اور غلیظ بہی اوس پر لپیٹا جاتا ہے اور زیادہ مضبوطی کی ضرورت نہین ہے لیکن چڑہنے والا حصہ بطرف یمین کے اپنا یہہ شریان
اوسکے قریب نہین ہوتی جیسے پہلی صورت مین قریب تہی بلکہ اوسکے قریب ہوتی ہے ایسی حالت مین کہ اوسکو باریکی عارض ہوجاتی ہے
بہت برآمد ہونے شعبون کے جبقدر راوس سے برآمد ہوئے ہین اور اوسکی استقامت فوت ہوجاتی ہے جسوقت کہ یہہ مورب ہوکر بطرف بغل کے
جہکتا ہے اسلیے اسکا مضبوط کرنا رباطات سے ضرور ہوا کہ جسپر تکیہ کرے اور شعبون کی مضبوطی بہی اوس سے ہوجاے تاکہ جس قدر غلظ
اور استقامت اسکی فوت ہوئی ہے اوسکا تدارک ہوجاے - حکمت ان شعبون راجعہ کی دور ہونے مین مبدء سے یہہ ہے کہ دوسری قسم کے
شعبہ مبدء سے نزدیک ہوجائین اور یہہ شعبہ جو بوجہ دور ہونے رجعہ کے مبدء سے قوت اور صلابت کا استفادہ کرین - عصب راجع مین
سب سے زیادہ وہی قوی پٹہہ ہے جو متفرق ہوتا ہے دونو بند کرنیوالے عضل حنجرہ مین اون شعبون کے جو حنجرہ کے بند کرنے مین معین ہین
اوجہ اوسکا باقی تمام یہہ پٹہہ اوترتا ہے [illegible] اور [illegible] دونون کی [illegible] اور قلب اور ریہ اور

حس کا دیتا ہے اور باقی جزو اسکا مع تمام ازواج باقیہ کے ملکر بطرف عضل کتف کی متوجہ ہوتا ہے وہ عضل کتف جو اوسپر پھیلے ہوئے ہین
اور اوسکے مفصل کو حرکت دیتے ہین اور صلب کے عضل کیطرف بھی وہی جزو آتا ہے پس جو عصب انہین سے فقرون صدر سے اوگتا ہے
اوسکے جو شعبہ شانہ مین نہین آتے ہین عضل صلب تک جاتے ہین اور اون عضل تک پہونچتے ہین جو درمیان خالص پسلیون کے ہین یا
اون عضلات تک جو موضوع ہین خارج صدر ہین - اور جس پٹھہ کا منبت فقرے ضلاع سینہ کو ہین یہہ پٹھے ہوتے ہین اوس عضل تک
جو درمیان اضلاع اور عضل بطن کے ہین اور انکے شعبونکے ہمراہ رگین ہلنے والی اور ٹھہری ہوئی بھی جاتی ہین اور داخل ہوتا ہے یہ
پٹھہ مخارج مین اون عروق کے نخاع تک **فصل پانچوین تشریح مین عصب نخاع قطن** کے قطن کے پٹھے سب اس بات
مین مشترک ہین کہ ایک جزو انکا عضل صلب تک آتا ہے اور ایک جزو عضل بطن تک اور اوس عضل تک جو پوشیدہ ہے صلب مین مگر
تین پٹھے اوپر والے ملتے ہین اوس پٹھے سے جو دماغ سے اوترتا ہے اور باقی پٹھہ نہین ملتے ہین اور دو زوج نیچے والے بہت سے شعبہ
بڑے بڑے طرف دونو ساقون کے چھوڑتے ہین اور ان شعبون سے ملتا ہے ایک شعبہ تیسرے زوج کا اور ایک شعبہ اول اعصاب عجز کا
مگر یہہ دونو شعبے مفصل ورک سے آگے نہین بڑھتے ہین بلکہ یہہ دونو شعبے متفرق ہوتے ہین ایک عضل مین اور شعبے جڑ کر ساقین تک
پہونچتے ہین - دونو ران اور دونو پانون کا عصب دونو ہاتھ کے عصب سے اسواسطے جدا ہے کہ یہہ سب یکجا ہوکر بطرف باطن کے غائر
ہوکر پہلے نہین گذرتے ہین اسلیئے کہ ہیئت متصل ہونے عضد کی ساتھ کتف کے مثل ہیئت متصل ہونے ران کے ساتھ ورک کے نہین ہے
اور نہ متصل ہونا ہی عضد کا منبت اعضاے کتف سے مثل اتصال ران کے منبت اعضاے ورک سے ہے پس یہہ سب پٹھے بطرف
ساق کے مختلف طور پر متوجہ ہوتے ہین کوئی اندر چھپ جاتا ہے اور کوئی ظاہر رہتا ہے اور کوئی ڈوب کر نیچے عضل کے چھپتا ہے - اور
جبکہ واسطے اوس عصب کے جواز جانب استخوان عانہ کے اوگتا ہے کوئی راہ بطرف دونو پانون کے پیچھے سے بدن کے اور اندر سے دونو
رانون کے نہین تھی اس لیے کہ اس مقام مین عضل اور عروق کی کثرت ہے لہذا ایک جزو عصب خاص سے اوس عضل کے جو دونو
پانون مین ہے نکالا گیا اور نافذ کیا گیا اوس مجرے مین جو اوترتا ہے بطرف خصیتین کے تاکہ متوجہ ہوکر طرف عضل عانہ کے بطرف
عضل رکبہ کے اوترے **فصل چھٹی تشریح مین عصب عجزی اور عصعصی** کے پہلا زوج عصب عجزی ملتا ہے عصب قطن سے
جیسا لوگون نے لکھا ہے اور باقی ازواج اور وہ فرد جو کنارے سے عصعص کے اوگتی ہے متفرق ہوتے ہین عضل مقعد اور عضل قضیب اور
نفس قضیب اور عضلہ مثانہ اور جسم اور جھلی مین بطن کے اور جہانی نسبیہ اندرونی ہین استخوان عانہ کے اور اوس عضل مین جو استخوان
عجز مین پیدا ہوا ہے **جلد چوتھا تعلیم پانچوین شرائین کے بیان مین** ہے پانچ فصلین ہین **فصل پہلی صفت مین شریانات کے**
جو حرکت کرنیوالی رگین جنکو شرائین کہتے ہین سواے ایک رگ کے انہین سے اور سب کی خلقت مین دو سفاق یعنی دو پوست تنک بناے گئے
اون دونو مین سخت پوست اندرونی ہے اس لیے کہ وہ ملا ہوا ہے مزیان اور حرکت جو ہر روح کو جو قوی ہوتی ہے اور اوسکی حفاظت اور
تقویت مقصود اور غایت ہے اور اوسی روح کا محفوظ رہنا مطلوب ہے مقام اوس شریان کا اوسکی جانب بائین تجویف و تجویفون قلب سے ہے یعنی
کہ وہ رہتی تجویف قلب کی متصل جگر کے ہے اوسکے واسطے وجہ یہ کہ مشغول رہے جذب غذا اور استعمال مین اوسی غذا کے - **فصل
دوسری تشریح مین شریان وریدی** کے پہلا سب کی بائین تجویف قلب سے دو شریان پیدا ہوتی ہین ایک اونمین
[illegible]

کہ گذرگاہ غذائے ریہ کی وہی قلب ہے اور راہ بھی قلب سے طرف ریہ کے غذا پہونچتی ہے - مقام روئیدگی اس قسم شریان کا نہایت پتلا جز
ہے اندر کے قلب سے اور وہ جگہہ ہے جہان پر اور وہ اوسمین نفوذ کرتی ہین اور یہ شریان ایک ہی طبقہ رکھتی ہے اسیواسطے اسکا نام شریان
وریدی رکھا گیا - ایک طبقہ پر اسکی خلقت اسواسطے ہوئی تاکہ اسمین نرمی اور سلاست بخوبی ہو اور انبساط اور انقباض کی اطاعت بہت کرے اور
جو خون لطیف بخاری مناسب جوہر ریہ کے ہے اوسکے ترشح یعنی ٹپکانے مین اطاعت کرے اور وہ خون ایسا ہوتا ہے کہ کمال نضج کو قلب مین پہونچ
جاتا ہے اوسکو زیادہ نضج کی حاجت اسقدر نہین ہوتی جیسی اوس خون کو ہوتی ہے جو ورید اجوف مین جاری ہے اور اوس ورید کا ذکر آگے
آتا ہے مقصود یہ کہ چونکہ مکان ایسے خون کا قلب سے نزدیک ہے قلب کی قوت حارہ منضجہ اس ورید تک باسانی پہونچیگی - ایک یہ بھی دلیل اسمر
شریان کے طبقہ واحد ہونے پر ہے کہ جو عضو اس شریان مین ملتا ہے یعنی ریہ وہ عضو متخلخل یعنی پوپلا ہے اور اس عضو [illegible] سے ہر وقت ہلنے کی
خوف صدمہ پہونچنے کا اس شریان کو نہین ہے اسطور پر کہ اس عضو کی ملایمت اونمین اثر کرے اسی وجہ سے اس شریان کی جرم کے گندہ کرنے سے
استغنا ہوئی کہ ایسی استغنا اور شریانین مین حاصل نہین ہے اس لیے کہ اور شریانین متصل اعضائے سخت کی ہین - اور ورید شریانی اسیے ہم آگے ذکر
کرینگے اگرچہ وہ بھی متصل ریہ کے ہے مگر اوسکا اتصال موضع ریہ سے جو قریب سخت چیز کے ہے ہوتا ہے اور یہ شریان وریدی متفرق مقدم ریہ مین
ہوتی ہے اور اسمین یہ بات ہے کہ اسکے اجزا اور شعبے ہو جاتے ہین - بلکہ جس وقت قیاس کیا جاے اس شریان وریدی کی مضبوطی اور نرمی پر کہ
جسکی وجہ سے انبساط اور انقباض سہل ہوتا ہے اور ٹپکنا فاضل ترشح کا آسان ہوتا ہے پھر بعد اس قیاس کے یہی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ حاجت
اسکے نرم ہونیکی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے مضبوط اور گندہ ہونیکے - دوسری شریان جو بہت بڑی ہے اور جسکا اصطلاحی اسم اورطی
نام رکھتا ہے پہلے قلب اسمین نکلتی ہے دو شعبہ چھوڑتی ہے بڑا شعبہ پھرتا ہے گرد قلب کی اور اسکے اجزا مین متفرق ہوتا ہے اور چھوٹا شعبہ گھومتا
ہے باطن مین قلب کے اور متفرق ہوتا ہے داہنی تجویف مین اور جو کچھ شریان سے بعد نکلنے شعبون کے باقی رہتا ہے جس وقت بڑا ہوتا ہے اوسکی
دو قسمین ہو جاتی ہین ایک قسم بڑی ہے جو مرتفع یعنی مقام بلند کا واسطے انحدار کے اور دوسری قسم چھوٹی جو مرتفع ہے واسطے اصعاد کے - مرتفع انحدار
کا بڑا مرتفع اصعاد سے ہو اسلئے بنایا گیا کہ مرتفع انحدار اون اعضا کیطرف قصد کرتا ہے جو عدد مین زیادہ اور مقدار مین بڑے ہین اور یہ وہ اعضا ہین
جو موضع مین نزدیک قلب کے اور مخرج اورطی پر تین جھلیان سخت ہین اندر سے باہر کو پس اگر ایک یا دو جھلیان ہوتین اس منفعت کو جو
جو انکی خلقت مین مقصود ہے مگر یہ کہ مقدار اوسکی بڑھائی جاتی یا دونون کی مقدار بڑھائی جاتی تو حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اور اگر چار جھلیان ہوتین
تو چھوٹی چھوٹی ہوتین اور انکی منفعت باطل ہو جاتی اور اگر مقدار انکی بڑی ہوتی تو راہون کو تنگ کرتی - شریان وریدی کی دو جھلیان ہین جو [illegible]
یا آنیوالی ہین اندر کیطرف دو پر اقتصار اسواسطے ہوا کہ اسجگہہ پر حاجت مضبوطی کی زیادہ نہین ہے جیسی وہان تھی بلکہ حاجت اسکے تخفیف یعنی کم [illegible]
کرنیکی زیادہ ہے تاکہ دفع ہونا بخار دخانی کا اور جو خون طرف ریہ کے جاتا ہے سہل ہو

فصل تیسری تشریح مین شریان صاعد کے

جز ہونیوالا حصہ اجزائے اورطی سے جسکی دو قسمین ہوتی ہین چھوٹی اور بڑی بڑی قسم راہ صعود کی لیتی ہے طرف لبیکی مقام ملنے دونون ہنسلیون کے جسکا
[illegible] نزدیک ہین پھر [illegible] ہو کر طرف ابطین کے جاتی ہے تاکہ جو گوشت نرم تک پہونچے گوشت [illegible] بشکل توت کے ہے وہ گوشت جو [illegible] سینہ [illegible]
اس رگ کی تین قسمین ہو جاتی ہین دو شریان اونمین سے جنکا نام ثدیی ہے چڑھتی ہین [illegible] ہمراہ دو [illegible] ہین [illegible] جنکا ذکر ہم
کرینگے اور انہین دو [illegible] کے ہمراہ انقسام مین بھی ہوتی ہین جیسا ذکر کرینگے اور تیسری قسم متفرق ہو جاتی ہے سینہ مین اور خلص اولی
اضلاع اور [illegible] گردن [illegible] اور اطراف مین [illegible] تاکہ پہونچتی ہے یہی قسم ثالث شانہ [illegible] بازو اور [illegible] ہاتھون تک

الصفا تک جاتی ہے اور چھوٹی قسم دو قسم اوپر سے جو محاذی یعنی پیٹھ والی ہے جاتی ہے طرف کنارہ بغل کے اور بقیہ اقسام تیسری قسم کے قسم اکبر سے تقسیم پاتی ہے **فصل چوتھی تشریح مین دونو شریان سباتی کے** ہر ایک شریان سباتی قبل از انکہ رقبہ تک پہونچتی ہے اوسکی دو قسمین ہو جاتی ہین ایک مقدم رقبہ کی اور ایک موخر پھر مقدم کی بھی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم مستبطن یعنے پوشیدہ ہو کر بطرف زبان اور عضل باطنی تک اسفل کے جاتی ہے اور دوسری قسم ظاہر ہوتی ہے اور چڑہتی ہے آگے دونو کانونکے عضل صدغین تک اور ان مقامات سے بڑہنے کے پیشتر بہت سے شعبے چھوڑتی ہے سر کی چوٹی تک اور اوسکے داہنے شعبے کنارے بائین شعبہ کے کنارے سے ملجاتے ہین اور جز دوسرا اس رگ کا اوسکے بھی دو جز چھوٹے اور بڑے ہوتے ہین چھوٹا جز وا ان مین سے اکثر بڑہتا ہے پیچھے کی طرف اور متفرق ہوتا ہے اوس عضل مین جو محیط ہے مفصل راس کو اور کچھ قدر اس چھوٹے جز وسے متوجہ ہوتا ہے طرف قاعدہ موخر دماغ کے داخل ہوتا ہوا بڑے سوراخ مین نزدیک درز لامی کے اور بڑا حصہ اسکا داخل ہوتا ہے اس سوراخ کے آگے سوراخ مین استخوان حجری کے شبکہ تک اور اسی سے شبکہ بنا جاتا ہے اسطور پر کہ رگون مین رگین اور طبقون مین طبقے اور پوست اوپر پوست کے ممکن نہین ہے کہ ایک انہین سے کوئی لے اور سب کا سب آخر تک مثل جال کے نہ او تمنے اور یہ رگ آگے او پیچھے اور داہنے اور بائین جاتی ہے اور شبکہ مین منتشر ہوتی ہے پھر او سمین سے ایک زوج ایسا مجتمع ہوتا ہے جیسا پہلے تھا اور سوراخ ہو جاتا ہے واسطے اوسکے جھلی مین اور چڑہ جاتا ہے دماغ تک اور باریک جھلی تک متفرق ہوتا ہے بعد اوسکے جرم دماغ مین بطون دماغ تک اور صفاق بطون تک پہیلتا ہے اور اوسکے شعبے کے منہ ملجاتے ہین اون شعبون کے منہ سے جو نہایت چھوٹے ہین عروق ورید ی کے اوترنے والے شعبون کے منہ سے - یہہ اقسام اسواسطے چڑہائی گئین اور دو قسمین وریدی اسواسطے اوتاری گئین کہ یہ قسمین گرانے والی خون کی ہین اور بہتر موضع طرف ساقی کے یہی کہ سرنگون ہو اور اطراف اوسکے ہمکہین اور وہ رگین مفید روح کی ہین اور روح خود لطیف ہے کہ صعود کی حرکت مین محتاج ظرف کے واژگون ہونیکی نہین ہے تاکہ اوسکا انصباب آسان ہو بلکہ اگر ظرف اوسکا واژگون کیا جائے اس سے افراط استفراغ اوس خون کی ہوگی جو ہمراہ روح کے رہتا ہے اور روح کی حرکت مین دشواری پڑیگی اسلیے کہ حرکت روح اوپر کی جانب آسان ہے اور روح مین جس قدر حرکت اور لطافت ہے او سمین کفایت ہے اس بات کی کہ پراگندہ ہو دماغ مین بقدر محتاج الیہ کے اور گرمی پہونچائے دماغ کو اسیواسطے شبکہ بچھایا گیا نیچے دماغ کے کہ شریانی خون او سمین آمد و شد کرے اور روح کی بھی آمد و رفت ہو اور مشابہ مزاج دماغ کے بعد نضج کے ہو جانے بعد اوسکے خالص ہو کر بتدریج دماغ تک پہونچے اور شبکہ رکھا ہوا ہے درمیان ہڈی اور سخت جھلی کے **فصل پانچوین تشریح مین شریان نازل کے** جو قسم نازل ہے پہلے سینہ ہی گذرتی ہے تا اینکہ تکیہ کرتی ہے اوپر پانچوین فقرے کے اسلیے کہ موضع اوسکے سامنے قلب کا سر کے ہے اور اس مقام پر ایک شے بشکل ہڈی کے مثل تکیہ اور ستون کیواسطے اوسی رگ کے ہے تاکہ حائل ہو درمیان اوسکی اور پشت کے اور جسوقت اس مقام پر پہونچتی ہے اوس سے داہنی طرف دور ہو جاتی ہے اور اوس مقام کی مجاور یعنے قریب نہین رہتی اور پھر مستقل ہو کر چند جھلیون سے متعلق ہو کر نزدیک پورے پہونچے اس جھلی کے حجاب مین تاکہ او سمین تنگی نہ واقع ہو - یہہ اوترنے والی شریان جسوقت پانچوین فقرے پر پہونچتی ہے منحرف ہو کر بطرف اسفل کے اوترتی ہے پشت پر مراد ہوئی تا اینکہ استخوان عجز تک پہونچ جاتی ہے اور جیسے محاذی سینہ کے ہوتی ہے اور او سمین گذرتی ہی ایک شعبہ چھوٹا باریک پیچے چھوڑتی ہے جو طرف مین ریہ کے متفرق ہوتا ہے سینہ سے اور اس شریان کے اطراف قصبہ ریہ تک گئے ہین اور سلسلہ جس فقرے کے نزدیک یہ شریان گذرتی ہے اون فقرون مین ایک شعبہ اسکا گذرتا ہے کہ پہونچ جاتا ہے درمیان اضلاع اور نخاع کے پھر جسوقت سینہ سے تجاوز کر جاتی ہے اس سے دو شریان او پیدا ہوتی ہین جو حجاب تک آتی ہین اور اوسکے داہنے اور بائین متفرق ہوتی ہین بعد

ازان ایک شریان اوپر کو پھوٹتی ہے جسکا شعبہ معدہ اور کبد اور طحال مین متفرق ہوتا ہے اور خاص جگہ سے ایک شعبہ مثانہ تک جاتا ہے بعد اسکے ایک
وہ شریان پیدا ہوتی ہے جو جداول تک آتی ہے وہ جداول جو گردہ باریک آنتون اور قولون کے ہین پھر اسکے بعد اس سے تین شریانین اور پیدا ہوتی ہین
تینون مین چھوٹی وہ شریان ہے جو بائین گردہ کو جاتی ہے اور اوسکی پیچیدگیون مین اور اون اجسام مین جو محیط بہ گردہ ہین متفرق ہوتی ہے اور اونکو عطاے
حیات کرتی ہے دو باقی شریانین پہونچتی ہین دو گردون تک اسلیے کہ ماہیت خون کی اون دونون سے گردے جذب کرین اسواسطے کہ دونو گردے اکثر معدے
اور امعا سے وہ خون جذب کرتے ہین جو پاک اور خالص نہین ہوتا بعد اوسکے اوسی شریان نازل سے دو شریانین اور پیدا ہوتی ہین جو خصیتین تک آتی ہین
بائین حصہ مین جو شریان ان دونون مین سے آتی ہے اوسکے ہمراہ ہمیشہ ایک ٹکڑا اوس شریان سے ہوتا ہے جو بائین گردے تک آتی ہے بلکہ بیشتر مقام
نشو اوس شریان کا جو بائین خصیہ تک آتی ہے یہی رگ ہوتی ہے جو بائین گردے تک آتی ہے فقط اور جو رگ داہنے خصیہ تک آتی ہے اوسکا مقام نشو ہمیشہ
بڑی شریان یعنی شریان اعظم سے ہوتا ہے اور کبھی بندرت اوس شریان سے بھی اسکے ہمراہ ایک جزو آتا ہے جو متصل داہنے گردے کے ہے
— پھر اس بڑی شریان نازل سے وہ شریانین اور نکلتی ہین جو اون جداول عروق مین متفرق ہوتی ہین جو گرد معاے مستقیم کے ہین اور چند شعبہ نخاع مین
متفرق ہوتے ہین اور فقرون کے سوراخ مین داخل ہوتے ہین اور اون رگون مین جو خاصرتین تک پہونچتی ہین کچھ اور ٹھیک اونھین تک آتے ہین منجملہ ان شعبون کے
ایک چھوٹا زوج ہے جو قبل تک پہونچتا ہے سواے اوس زوج کے جسکا ذکر آگے آتا ہے اور یہہ بات مردونمین اور عورتونمین یکسان ہے اور یہ زوج اور وہ ہی
ملجاتا ہے — پھر یہی بڑی شریان جسوقت آخر فقرون تک پہونچتی ہے اوسکی تقسیم ہمراہ اوس ورید کے ہوجاتی ہے جو اسکے ہمراہ ہے جسکا ہم ذکر کرینگے اور
اس تقسیم مین اس شریان کی دو قسمین بشکل لام یونانین کے اسطرح ہوجاتی ہین ~ ایک قسم داہنی طرف جاتی ہے اور ایک بائین جانب پھر ایک ان دونو
قسمونمین سے چڑھتی ہے اوپر استخوان عجز کے رانون تک قبل پہونچنے ان دونو حصونکے ران تک ہر ایک قسم ایک رگ اور چھوڑتی ہے جو آتی ہے مثانہ اور ناف
تک اور ناف پر دونو آکر ملجاتی ہین اور جنین مین ان دونون کا ظہور بخوبی ہوتا ہے مگر جو بوڑھے لوگ جننے کے بعد پیدا ہون چونکہ اطراف اونکے خشک ہوجاتے ہین
جڑین ان دونو رگون کی باقی رہجاتی ہین کہ اون جڑون سے چند شاخین برآمد ہوکر اون عضل مین متفرق ہوتی ہین جو استخوان عجز پر موضوع ہین — اور جو
رگین اونمین سے مثانہ مین آتی ہین اونکی تقسیم اسطرح ہوجاتی ہے کہ اطراف اونکے قضیب مین ملجاتے ہین اور باقیماندہ اون رحم مین عورتون کے اور یہ چھوٹا
زوج ہے — وہ شریان جو پاؤن تک اترتی ہین اونکے دو شعبے دونو رانون مین بڑے بڑے ہوتے ہین ایک بجانب وحشی دوسرا بجانب انسی اور وحشی کیجانب کا
شعبہ وہی اندر کے بجانب انسی مائل ہوتا ہے اور اوس سے چند شعبے نکلتے ہین اور جو عضل اوس مقام مین ہے اومین پہونچتے ہین پھر یہ شعبہ اوترتا ہے اور جھکتا ہے
آگے کی جانب اسی شعبے سے ایک بڑا شعبہ نکلتا ہے درمیان ابہام اور سبابہ کے اور دوسرا شعبہ چھپ جاتا ہے کہ اکثر پاؤن کے اجزا مین نفوذ کرتا ہے اور اوسکا
امتداد و شعبہ ہاے وریدی کے نیچے ہوتا ہے جیسا ہم آگے ذکر کرینگے — یہہ عروق ضوارب ایسے ہین کہ انمین سے کچھ رگین متصل اوردہ کے نہین ہوتی ہین جیسے
وہ شریان جو جگر سے ناف تک جنین کے بدنمین آتی ہین خواہ وہ شعبہ شریان وریدی کی خواہ وہ شریان جو پانچوین فقرہ تک نافذ ہے اور وہ شریان جو لبہ یعنی
منحر تک چڑھتی ہین اور وہ شریان جو بغل کیطرف ہین اور وہ دونو شبابی جب تک کہ شیمہ مین متفرق ہوتی ہین اور وہ شریان جو حجاب تک آتی ہے اور وہ شریان
جو مثانہ تک نافذ ہوئی ہے اپنے شعبہ کے اور وہ شریان جو معدے اور جگر اور طحال اور امعا مین آتی ہے اور وہ شریان جو مراق البطن سے اوترتی ہے اور اون
رگون سے منحدر ہوتی ہے جو استخوان عجز مین ہین — جسوقت شریان پشت پر اگر ورید کے متصل ہوتی ہے شریان و ورید برابر ہوجاتی ہے تاکہ کم رتبہ چیز
بلند مرتبہ کا بوجھ اوٹھاے لیکن اعضاے ظاہری مین شریان نیچے ورید کے ہوتی ہے تاکہ صدمات ظاہری پوشیدہ رہے اور ورید مثل سپر کے اوسکے آگے ہے
شریانین ہمراہ اوردہ کے واسطے دو فائدے ہین ایک فائدہ یہہ ہے کہ رباط اوردہ کا غشیہ مجللہ شریانین سے ہوجاے پس چھپ جاتی شریان ورید

اعضا کے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک شریانین اور اوردہ ہوا ایک دوسرے سے رطوبت پاتی ہے شریانین کا بیان تمام ہوا جملہ پانچوان تعلیم
پانچوین تشریح مین اوردہ کے اور اسمین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی تعریف مین اوردہ کے** ساکن رگونکو اوردہ کہتی ہین
سب اوردہ جگر سے نکلتے ہین پہلے دو رگین جگر سے نکلتی ہین ایک جانب مقعر سے جو بہر صورت ہر اس رگ کی بنیاد و منفعت اسکا جذب کرانا جگر کیطرف ہے
اور اوسکا باب کبد نام ہے اور دوسری رگ اوگتی ہے محدب کبد سے اور اوسکی منفعت پہونچانا غذا کا جگر سے اعضا کیطرف ہے اسکا نام اجوف ہے
فصل دوسری تشریح مین اوس ورید کے جسکا باب نام ہے باب کی تشریح سے ہم کلام شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ
باب کبد پہلے اوسکا کنارہ جو تجویف کبد مین پہنچا ہوا ہے پانچ قسم پر منقسم ہوتا ہے اور یہ شعبے نکلکر یہان تک جاتے ہین کہ اطراف محدب کبد تک
پہونچتے ہین انمین سے ایک ورید مرارہ تک جاتی ہے اور ان شعبون کی مثال ایسی ہے کہ جیسے درخت کی جڑین نکلکر پھر اندر پیٹھ جاتی ہین - جو کنارہ
متصل تقعیر کبد کے ہے وہ ایسے ہر جگہ سے جدا ہوا اور اوسکی آٹھ قسمین ہو گئین دو قسمین چھوٹی چھوٹی اور چھ قسمین بڑی بڑی ایک چھوٹی قسم خاص آور
انتون سے ہوتی ہے جسکا اثنا عشری نام ہے تاکہ غذا کو اوس سے جذب کرے اور اس رگ سے چند شعبے نکلکر اوس جرم مین متفرق ہوتے ہین جس کا
انقراس نام ہے اور دوسری قسم چھوٹی دو قسمون سے متفرق ہوتی ہے اسافل معدہ مین اور نزدیک بواب کے جو فم معدہ سے نیچے کیطرف
تاکہ غذا کو کے - چھ قسمین باقی اونمین سے ایک قسم جاتی ہے طرف سطح معدہ کی تاکہ ظاہر معدہ کو غذا دے اسواسطے کہ باطن معدہ کیا ملاقی ہوتا ہے اوس
غذا کے اول سے جو اوسمین جاتی ہے اور اوسی سے بروقت ملاقات کے غذا پاتا ہے - دوسری قسم ان چھ مین سے طرف طحال کے جاتی ہے تاکہ طحال
کو غذا دے اور قبل انکہ طحال تک پہونچے اوس سے چند شعبے برآمد ہوتے ہین جو غذا دیتے ہین جرم انقراس کو اوس غذا کو صاف کرکے جو طحال
سے اوس جرم تک پہونچتی ہے بعد اوسکے یہ قسم طحال کے متصل ہو جاتی ہے اور باوجودیکہ طحال سے متصل ہے ایک شعبہ اوپر ہی قسم سے
پھر پلٹ جاتا ہے معدہ کی بائین طرف کہ اوسکا تغذیہ کرے اور جسوقت اس قسم سے نفوذ کرنیوالی مقدار طحال مین نافذ ہو جاتی ہے اور اوسکے
بیچ مین آجاتی ہے اسمین سے ایک جزو اوپر کو چڑھتا ہے اور ایک نیچے کو اوترتا ہے چڑھنے والا جزو اوس سے ایک شعبہ نصف فوقانی طحال پر
ربکر اوسکو غذا دیتا ہے اور اوترنیوالا جزو ظاہر ہو جاتا ہے تا اینکہ محدب معدہ تک پہونچکر پھر اسکے دو جزو ہو جاتے ہین - ایک جزو معدہ کے
ظاہری بائین حصے مین متفرق ہوتا ہے کہ اوسکو غذا دے دوسرا جزو فم معدہ تک ورآتا ہے تاکہ فضول سوداوی نچوڑے اوسپر گرے اور
اسمین فقط دو فائدے ہوتے ہین فضول نکل جاتے ہین اور فم معدہ کو دغدغہ جس سے خواہش طعام کا تنبیہ ہو پیدا ہوتا ہے
اور یہ وہ بات ہے کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہین - دوسرا جزو اوترنیوالا انمین سے اوسکے بھی دو جزو ہوتے ہین ایک جزو سے ایک شعبہ طحال کے
نصف سفلی مین آتا ہے پہلے تغذیہ کے متفرق ہوتا ہے اور دوسرا جزو باہر نکلکر ثرب تک پہونچتا ہے اور اوسمین متفرق ہو جاتا ہے تاکہ اوسکو غذا دے
تیسری قسم ان چھ قسمون سے شروع ہوتی ہے بائین جانب سے اور جداول مین اون عروق کے جو گرد معائے مستقیم کے ہین متفرق ہو جاتی ہے
تاکہ ثفل جو غذا سے حاصل ہوا ہے اوسے چوس لے - چوتھی قسم ان چھ مین سے مثل بال کے متفرق ہوتی ہے پس بعض اوسکا داہنی جانب
ظاہری معدہ مین تقسیم پاتا ہے مقابل اوس جزو کے جو طحال سے معدہ کی بائین طرف آیا ہے اور کسیقدر جزو اسکا ثرب کو داہنے جانب متوجہ ہوتا ہے
اور اوسمین متفرق ہوتا ہے مقابل اوس جزو کے جو بائین جانب طحال کی رگ کے شعبے سے وارد ہوا ہے - پانچوین قسم ان چھ مین سے اون
جداول مین متفرق ہوتی ہے جو گرد معائے قولون کے ہے تاکہ غذا کو حاصل کرے چھٹی قسم ان چھ مین سے اسطرح ہے کہ اکثر وہ گرد معائے صائم
کے ہے اور باقی گرد اون باریک پیچیدگیون کے جو اعور سے متصل ہین جاتی ہے اور جذب غذا کرتی ہے - **فصل تیسری تشریح مین جو پیدا ہوتے**

اور یہہ چیز کہ اوس سے چڑہتی ہے ابوف کی جڑ پہلے نفس جگر مین متفرق ہوکر اوسکے اجزا مثل بال کے ہوجاتے ہین تاکہ غذا کو جذب کرین
باب کے اون شعبون سے کہ وہ بھی مثل بال کے متفرق ہین - ابوف کے شعبے محدب کبد سے جوف کبد تک وارد ہوتے ہین اور باب کے شعبے مقعر کبد سے
جوف کبد تک وارد ہوتے ہین بعد اوسکے ساق اوسکے نزدیک محدب کے برآمد ہوتی ہے پہر اوسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم چڑہنے والی اور ایک قسم اوترنیوالی
چڑہنے والی قسم حجاب کو پہاڑ کر اوسمین نفوذ کرتی اور اوسی حجاب مین دو رگین چہوڑتی ہے جو اوسی حجاب مین داہنے بائین متفرق ہوجاتی ہین اور اوسکو غذا
دیتی ہین پہر محاذی غلاف قلب کے ہوتی ہے اور اوسکی طرف بہت سے شعبے چہوڑتی ہے جو مثل بال کے پیدا ہوتے ہین اور غلاف قلب کو غذا دیتی ہین
پہر اوسکی یعنی باقی عرق صاعد کی دو قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم کا عظیم نام ہے کہ وہ قلب تک آتی ہے اور اوسمین نفوذ کرتی ہے وہ داہنے اذن قلب کے نزدیک
اور یہہ رگ دل کی رگون مین سب سے بڑی ہے اور بڑی ہونا اسلئے ہے کہ اور رگین قلب کی نسیم کے پہونچانیکے واسطے قلب تک مخلوق ہوئین اور یہہ رگ
غذا پہونچانیکے واسطے پیدا کی گئی اور چونکہ غذا بہ نسبت نسیم کے غلیظ ہے اوسکا منفذ بہی وسیع تر چاہیے اور اوسکا ظرف بڑا ہونا ضرور ہے یہہ رگ جیسے ہی
ہی قلب مین داخل ہوتی ہے اوسکے واسطے تین جہلیان پیدا ہوجاتی ہین کشادگی اونکی باہر سے اندر کی طرف ہوتی ہے تاکہ جذب کرے قلب نزدیک
تمدد اپنے کے منہین غشاؤن سے غذا کو طرف اپنے اور بوقت انبساط کے یہ غذا پہر پلٹ نجائے اور یہہ جہلیان سب جہلیون سے زیادہ تر سخت ہین
یہہ وریدی پیچہے چہوڑتی ہے بوقت محاذات قلب کے تین رگین جنمین سے ایک ریہ کیطرف پہونچتی ہے اسکا نکلنا نزدیک منبت شرائین کے قریب بائین
جانب کے پیچیدہ ہوکر وہ اپنی تجویف مین ریہ تک ہوتا ہے اور اونکی بہی دو جہلیان پیدا کی گئین جسطرح شریانات کیواسطے دو جہلیان اور اسیوجہ سے اسکا
نام وریدی شریانی رکہا گیا اور اولی المنفعت اسمین یہہ ہے کہ یہ خون اس سے ترشح ہو نہایت رقیق شابہ جو ہر ریہ کے ہو اسلیے کہ یہہ خون ابہی تہوڑا
زمانہ ہوا کہ قلب مین تہا اوسکو پورا نضج حاصل نہین ہوا ہے قلب مین کہ قابل انصباب کے شریان وریدی مین ہوجاوے دوسری منفعت
اسمین یہہ ہے کہ نضج خون کا اسمین اچہی طرح ہوجاتا ہے - دوسری قسم ان تین قسمون کی گرد قلب کے پہر جاتی ہے بعد اوسکے اندر قلب کے پراگندہ ہوتی
ہے تاکہ اوسکو غذا دے اور یہہ بات اوسوقت ہوتی ہے جسوقت وریداجوف قریب اسکے ہوتی ہے کہ وہ داہنے اذن قلب مین ڈوب کر قلب مین داخل
ہوجاوے - تیسری قسم ان تینونسے وہ خاص اوسیونکی خلقت مین بائین جانب کو مائل ہوتی ہے بعد اسکے بطرف پانچوین فقرے کے سینہ کے فقرونسے
متوجہ ہوتی ہے اور اوس فقرے پر تکیہ کرتی ہے اور آٹہون نیچے کے اضلاع اور جو متصل اضلاع کے عضل اور کل جسم ہے ہین اونمین متفرق
ہوتی ہے - وریداجوف سے بعد ان تین اجزا کے جسوقت ناحیہ قلب سے چڑہتی ہوئی بڑہجاوے چند شعبے مثل بال کے متفرق ہوتے ہین اوپر کی
جہلیون مین جو سینہ کی منصف ہین اور اوپر کے غلافون مین اور اوس گوشت نرم مین جسکا توثہ نام ہے پہر جب یہہ رگ قریب ترقوہ کے پہونچتی ہے تو اوس
سے دو شعبے برآمد ہوتے ہین اور بشکل توریب طرف ترقوہ کے متوجہ ہوتے ہین اور جسقدر قریب ترقوہ کے ہوتے ہین دو دو ہوجاتے ہین اور پہر ایک
شعبہ کے دو شعبے ہوجاتے ہین ایک اونمین سے ہر طرف سینہ کے داہنے اور بائین اوترتا ہے تا اینکہ خنجری تک منتہی ہوتا ہے اور اپنی
گذرگاہ مین شعبہ چہوڑتا جاتا ہے جو اضلاع کے نیچے کے عضل مین متفرق ہوتے ہین اون شعبون کے منہہ اون رگونکے منہہ سے ملجاتے ہین جو
اضلاع مین پہیلے ہوئے ہین - تہوڑے سے شعبے ان مین سے باہر نکلتے ہین اوس عضل تک جو سینہ سے باہر ہے بوقت جو خوشبو ہے ہر
پہر سے پہونچ جاتے ہین اونمین تہوڑے شعبے ظاہر ہوجاتے ہین اون عضل تک جو مراق وحدہ اور کتف کے محرک ہین اور اونمین متفرق ہوجاتے
ہین اور چند شعبے نیچے عضل مستقیم کے اوترتے ہین اونمین سے عضل مستقیم مین چند شعبے متفرق ہوجاتے ہین اور باقیماندہ اون اجزا سے متصل
ہوتے ہین جو چڑہتے ہین وریدی خنجری سے جسکا ذکر آگے ہم کرینگے - دوسری قسم ان دونون سے وہی ایک زوج ہے اوسکی ہر فرد پانچ شعبے

پھوٹتی ہے ایک شعبہ سینہ میں جاتا ہے اور چاروں پسلیوں اوپر والی کو غذا دیتا ہے دوسرا شعبہ مواضع کتفین کو غذا دیتا ہے تیسرا
شعبہ بطرف اوس عضل کے جاتا ہے جو عنق میں دبا ہوا ہے اور اوسکو غذا دیتا ہے چوتھا شعبہ سوراخوں میں اوپر کے چھ فقرے جو رقبہ
میں ہیں نفوذ کرتا ہے اور اونسے بڑہکر سر تک جاتا ہے پانچواں شعبہ بڑا ہے سب شعبوں سے بغل تک پہونچتا ہے ہر طرف سے اور اسکی چار شاخیں
ہوتی ہیں پہلی شاخ متفرق ہوتی ہے اون عضل میں جو سر سینہ پر ہیں اور یہہ عضل اون چیزوں میں داخل ہیں جو مفصل کتف کو حرکت دیتے ہیں دوسری
شاخ گوشت نرم اور رابط کی جھلیوں میں آتی ہے تیسری شاخ اوترتی ہے جانب صدر پر گذرتی ہوئی مراق تک چوتھی شاخ یہہ سب میں بڑی
ہے اسکے تین جزو ہوتے ہیں ایک جزو اوس عضلہ میں متفرق ہوتا ہے جو تقعیر کتف میں ہے دوسرا جزو اوس بڑے عضلہ میں جو ابط میں
واقع ہے متفرق ہوتا ہے تیسرا جزو سب میں بڑا ہے عضد پر گذرتا ہوا ہاتھ تک آتا ہے اور اسی رگ کا نام ابطی ہے - جو کچھ انشعاب اولی سے
اوس رگ کے جسکی ایک فرد کی انتہا تمام شدہ ہو چکی ہیں بچتا ہے وہ بدرون عنق کے صعود کرتا ہے اور قبل از انکہ پورا صعود کر چکے دو قسموں پر
منقسم ہوتا ہے ایک وداج ظاہر دوسرا وداج غائر وداج ظاہر ترقوہ سے صعود کرتا ہوا دو قسموں پر منقسم ہوتا ہے ایک قسم متصل
ہوکر جانب قدام کو لیتی ہے اور ایک ہی جانب چلتی ہے دوسری قسم پہلے جانب قدام کو لیکر اونچے اوترکر پھر چڑہتی ہے ظاہر ہوکر دونوں
ترقوہ سے اور پہرتی ہے گرد ترقوہ کے اور پھر صعود کرتی ہے اور چڑہتی ہے رقبہ میں ظاہر ہوکر یعنی کہ قسم اول سے ملحق ہوتی ہے اور اوس سے
ملجاتی ہے پھر ان دونوں سے ملکر وداج ظاہر پیدا ہوتا ہے جو مشہور ہے - قبل اسکے کہ قسم اول سے ملے اس سے دو جزو الگ ہوتے ہیں
ایک جزو عرض میں جاتا ہے بعد اوسکے دونوں جزو نزدیک ملتقاء دونوں ترقوہ کے مقام اندرونی میں ملجاتے ہیں دوسرا جزو ان میں کا
متورب ہوکر ظاہر عنق تک رہتا ہے اور اسکی دونوں فردین پھر کبہ میں نہیں ملتی ہیں - ان دونوں جزوں سے شعبہ عنکبوتی پیدا ہوتے ہیں
جنسے حس متعلق نہیں ہوتی ہے اور اونکو نہیں دریافت کرتی مگر کبھی اس دوسرے زوج سے خاص کر اسکی تمام فروع میں تین اور وہ
ایسی نکلتی ہیں جو محسوس ہوتی ہیں اور اونکے واسطے ایک مقدار معین ہے اور سب فروع اسکی غیر محسوس ہیں ایک ان تین اور دونسے
شانہ پر ممتد ہوتا ہے جسکا نام کتفی ہے اسی میں سے رگ قیفال نکلتی ہے اور دو اور دو لقبہ میں اس ورید کتفی کے قریب ہوکر سر
کتف تک ساتہ ہی آتی ہیں مگر ایک انمیں کا اوسی جگہہ پر بند ہو جاتا ہے آگے نہیں بڑہتا ہے اور اوسیجگہہ متفرق ہو جاتا ہے اور دوسرا
وہانسے بڑہکر عضد کے سر سے پیچ ہوکر وہانپر متفرق ہو جاتا ہے - ورید کتفی ان دو مقاموں سے بڑہکر آخر ہاتھ تک پہونچتا ہے اسکا تو بیان
لیکن وداج ظاہر بعد ملنے کے اپنے دونوں جزوں سے دو قسموں پر منقسم ہوتا ہے ایک جزو اوسمیں سے متبطن ہوکر چھوٹے چھوٹے چند شعبے اوسمیں
سے نکالتے ہیں اور فک اعلی میں متفرق ہوتے ہیں اور چند شعبے بہت بڑے نکلکر فک اسفل میں متفرق ہوتے ہیں اور بہت سے اجزاء دونوں طرف
شعبوں میں سے نکلکر گرد زبان کے متفرق ہوتے ہیں اور ظاہر میں اجزا کے اوس عضل سے جو اوس مقام پر ہیں پھیلتے ہیں دوسرا جزو
ظاہر ہوتا ہے اور اون مقامات میں جو سر اور رو کا نونکے متصل ہیں متفرق ہوتا ہے وداج غائر یہہ ہمراہ مری کے رہتا ہے اور اوسکے
ساتہ سیدہا چڑہتا ہے اور اوسی مسلک میں چند شعبے چھوڑتا ہے جو ملجاتے ہیں اون شعبوں سے کہ وداج ظاہر سے آتے ہیں اور یہہ سب
شعبے مری اور حنجرہ اور تمام اجزاء عضل غائر میں تقسیم پاتے ہیں اور آخر وداج غائر درز لامی تک منتہی ہوکر نفوذ کرتا ہے اور اسجگہ اتنہہ شاخیں
اس سے نکلکر متفرق ہوتی ہیں اون اعضا میں جو درمیان فقرہ اولی اور ثانیہ کے ہیں - اسی وداج غائر سے ایک رگ مثل بال نزدیک
مفصل راس اور رقبہ کے آتی ہے اوس سے چند فروع اوس جھلی تک جاتی ہیں جو قحف کو اوپر منڈہی ہوتی ہے اور یہہ رگ شعر مجلل

القفا تک دونو مجمجمہ قحف تک آتی ہے اور اسجگہ قحف مین ڈوب جاتی ہے جو مقدار اس رگ مین سے بعد چھوٹنے ان فروع کے باقی رہتی ہے جون قحف تک
نفوذ کرتی ہے منتہی ہین درز لامی کے اور اوس سے چند شعبے دونو جھلیون دماغ مین متفرق ہوتے ہین تاکہ اون دونونکو غذا دین اور تاکہ سمت
جھلی اپنے گرد کی چیز اور اوپر کی چیز سے ربط پا جائے ۔ بعد اوسکے یہہ رگ باریک جھلی سے دماغ تک اوترتی ہے اور دماغ مین متفرق ہو جاتی ہے جسطرح
عروق ضوارب متفرق ہوتی ہین اور اون ضوارب کو یہہ مضبوط کرتی ہے موٹی جھلی کے لپیٹنے مین اور اون ضوارب کو پہونچاتی ہے ایک مقام [illegible] تک
کہ وہ راہ انصباب خون کی ہے اور اوسمین جمع ہو جاتی ہے ۔ بعد اوسکے متفرق ہوتی ہے اوسی دماغ سے درمیان دونو بطون کے کہ اوسکا نام معصرہ
ہے جسوقت یہہ شعبے بطن اوسط دماغ کے نزدیک ہو جاتے ہین حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ یہہ بڑی بڑی رگین بنجائین تاکہ چوسلین معصرہ سے
اور اوسکے مجاری سے وہ مجاری جو معصرہ سے پیدا ہوتے ہین پھر بطن اوسط سے دراز ہو کر دونو بطن مقدم تک پہونچتی ہے اور اون عروق ضوارب
سے جو چڑھنے والی ہین اس مقام پر ملجاتی ہے اور پھر بٹ جاتی ہے اس سے وہ جھلی جو مشہور شبکیہ مشیمیہ ہے **فصل چوتھی تشریح مین ہاتھ کی**
اوردہ کے ورید کتفی یعنی قیفال ہے اول اوس سے جو چیز نکلتی ہے جسوقت کہ محاذی عضد ہو چند شعبے ہین کہ جلد مین اور عضلات ظاہری عضد
مین متفرق ہوتی ہین بعد اوسکے قریب مفصل مرفق کے تین قسمین ہو جاتی ہین ایک قسم جو حبل الذراع ہے ظاہر زند اعلی پر دراز ہوتی بعد اوسکے
بجانب وحشی محدب زند اسفل کیطرف مائل ہوتی ہے اور نیچے کے اجزاء وحشیہ مین رسغ کے متفرق ہو جاتی ہے دوسری قسم بمقام پیچیدگی مرفق
تک ظاہر ساعد مین متوجہ ہوتی ہے اسجگہہ اس سے ایک شعبہ ابطی کا ملتا ہے اور دونو سے ملکر اکحل یعنی ہفت اندام پیدا ہوتی ہے تیسری قسم
اندر جاتی ہے اور اندر ہی کے جانب مین اوس سے بھی ایک شعبہ ملتا ہے ۔ ابطی سے پہلے پہل جو شعبہ نکلتے ہین عمق عضد مین جو عضل اوس
جگہہ پر ہے اوسمین متفرق ہوتی ہے اور ناپیدا ہو جاتے ہین مگر اوسمین وہ شعبہ جو ساعد تک پہونچتا ہے اور جسوقت کہ ابطی قریب مرفق کے پہونچتی ہے
اوسکی دو قسمین ہو جاتی ہین پہلی قسم اندر جاتی ہے اور ملتی ہے اوس شعبے سے جو قیفال سے بجانب عمق آتا ہے اور اندر کے اوسکے محاذی رہکر
پھر دونو جدا ہو جاتے ہین اور ایک اونمین کا اوپر کیطرف انسی کے جاتا ہے تا اینکہ خنصر و بنصر و نصف وسطی تک پہونچتا ہے اور دوسرا جزو مرتفع
ہوتا ہے اور تقسیم پاتا ہے تمام اجزا مین ہاتھ کے وہ اجزا جو ہڈی سے ملے ہوئے ہین دوسری قسم ابطی کی ساعد کے نزدیک ہے اوسکی
چار شاخین ہوجاتی ہین پہلی شاخ اسفل مین ساعد کے رسغ تک منقسم ہوتی ہے دوسری شاخ کی تقسیم مثل تقسیم پہلی شاخ کے ہوتی ہے مگر اوس سے
زیادہ اقسام اسکی ہوتی ہین تیسری شاخ بھی اسی زیادتی کے ساتھ وسط مین ساعد کے منقسم ہوتی ہے چوتھی شاخ سب مین بڑی ہے وہ ظاہر
اور بلند ہوتی ہے پس ایک فرع چھوڑتی ہے جو قیفال کے شعبے سے ملتی ہے اور ان دونون سے ملکر اکحل پیدا ہوتی ہے اور جو اسمین سے باقی رہتا
ہے وہ باسلیق ہے وہ بھی عمق مین دوبارہ اٹھتی ہے اور اکحل شروع ہوتی ہے جانب انسی سے اور زند اعلی کے اوپر جاکر پھر متوجہ جانب وحشی کے
ہوتی ہے اور اوسکی دو شاخین ہوتی ہین بشکل حرف لام یونانی کے اوپر کا جزو اوسکا کنارے پر زند اعلی کے ہو جاتا ہے اور جانب رسغ کر لیتا
ہے اور ابہام کے پیچھے اور درمیان ابہام اور سبابہ اور خاص سبابہ مین متفرق ہوتا ہے اور نیچے کا جزو کنارے زند اسفل کے جاکر تین شاخون پر منقسم
ہوتا ہے ایک شاخ اوسکی متوجہ اوس مقام کے ہوتی ہے جو درمیان وسطے اور سبابہ کے ہے اور اوس رگ کے شعبے سے ملتی ہے جو سبابہ کا
جزو اعلی سے آتی ہے اور ملکر رگ واحد ہو جاتی ہے دوسری شاخ وہی اسیلم ہے جو بیچ مین وسطے و بنصر کے ہے اور تیسری شاخ خنصر اور بنصر
تک دراز ہوتی ہے اور یہہ تینون شاخین کل اونگلیون مین منقسم ہوتی ہین **فصل پانچوین تشریح مین اجوف نازل کے** اجوف کے
چڑھنے والے جزو مین جو چھوٹتا ہے جو کچھ ہمکو بیان کرنا تھا بیان کر چکے باقی رہا جزو نازل پہلے سب سے جو چیز اوس سے نکلتی ہے جسوقت یہہ جگر سے برآمد

ہوا اور ابھی مطلب پہ نکیا نگرے وہ چند شعبے مثل بال کے باریک ہوتے ہین جو پہونچتے ہین گردونکے دہنے لفافون تک اور اونہین لفافونمین اور
اونکے قریب کے اجسام مین متفرق ہوتے ہین تاکہ اونکو غذا دین — بعد اوسکے اوسی جزو نازل سے ایک بڑی رگ بائین گردے تک آتی ہے اور
اوس سے بہی شاخین مثل بال کے بائین گردے کے لفافونمین اور اون اجسام مین جو قریب اونکے واقع ہین متفرق ہوتی ہین تاکہ
اونکو غذا دین — پہر اسی جزو نازل سے دو بڑی رگین اور پیدا ہوتی ہین کہ ہر ایک کا نام طالع ہے یہ دونون رگین دونون گردون کی طرف
آتی ہین کہ مائیت خون کی صاف کرین اسلیے کہ گردہ انہین دونون سے اپنی غذا کو جذب کرتا ہے اور وہ مائیت خون کی ہے — بائین طالع سے
ایک رگ بائین بیضہ مین عورتون اور مردونکے جاتی ہے — اور جسطرح پر ہمنے شرائین مین بیان کیا ہے اوسطرح یہان تاکید کار ہی
نکیا چاہیے اور دہوکہا نکہانا چاہیے کہ عورتونکے بیضہ نہین ہوتا اور اس بات مین بہی دہوکہا نکہانا چاہیے کہ اسکے بعد دو رگین متوجہ بطرف
انثیین کے ہوتی ہین جو رگ بائین کیطرف آتی ہے ہمیشہ ایک شعبہ بائین طالع سے لیتی ہے اور بیشتر بعض لوگونمین کل طالع کو لیتی ہے
منشا اوسکا اسی طالع سے ہوتا ہے اور جو رگ دہنے خصیہ مین آتی ہے تو کبہی شاذ و نادر دہنے طالع سے نکلتی ہے مگر اکثر حال اوس کا
یہی ہے کہ طالع سے ملتی نہین ہے — جو چیز انثیین مین گردے سے آتی ہے جسمین وہ مجرے ہین کہ نضج منی کا اوسمین ہوتا ہے اسطرح پر
کہ بعد سرخی کے جو قبل از نضج ہوتی ہے سفید ہو جاتی ہے اسلیے کہ پیچیدگی رگون کی اور اونکی استدارت زیادہ ہے — جو چیز انثیین مین
سامنے آتی ہے اور اکثر حصہ اس رگ کا قضیب مین اور عنق رحم مین پوشیدہ ہو جاتا ہے اور پہر وہ حال ہوتا ہے جو ہمنے نسبت عروق مخلوقہ
کے بیان کیا ہے — بعد برآمد ہونے دونون طالع اور اونکے شعبونکے اجوف قریب پشت کے تکیہ کرکے اوترنا شروع کرتی ہے اوس سے ہر فقرہ کے
نزدیک شعبہ پیدا ہوتے ہین اور اونہین فقرونمین داخل ہو جاتے ہین اور جو عضل فقرات کے قریب رکہے ہوئے ہین اونمین متفرق
ہو جاتے ہین — پہر اسی رگ نازل سے چند رگین نکلتی ہین جو خاصرتین تک آکر عضل بطن مین منتہی ہو جاتی ہین — پہر وہ رگین ہین جو داخل
ہوتی ہین سوراخ مین فقرونکے نخاع تک — جب یہ اجوف نازل آخر فقرون تک پہونچتا ہے اسکی دو قسمین ایسی پیدا ہوتی ہین کہ ایک دوسری
کیطرف جہکے ہوئے ہوتی ہین اور ہر واحد انمین سے ایک ران کیطرف جاتی ہے اور ہر ایک سے ان دونون مین قبل پہونچنے کے ران
تک دس طبقہ ہو جاتے ہین **پہلا طبقہ** اونمین سے قصد کرتا ہے دونون عضل متنین پشت کو **دوسرا طبقہ** مثل بالون کے باریک
ہے پہونچنے کے اسنانی صفاق تک جاتا ہے **تیسرا طبقہ** متفرق ہوتا ہے اوس عضلہ مین جو استخوان عجز پر ہے **چوتہا طبقہ**
عضل مقعد اور ظاہر عجز مین متفرق ہوتا ہے **پانچوان طبقہ** رحم کی گردن مین عورتونکے جاتا ہے اور اوسکے قریب جو چیزین ہین اونمین
متفرق ہوتا ہے اور مثانہ تک آتا ہے اور مثانہ کی طرف آنیوالے کی دو قسمین ہوتی ہین **ایک قسم** مثانہ مین متفرق ہو جاتی ہے
اور **دوسری قسم** مثانہ کی گردن مین اور یہ قسم مردون مین اکثر ہوتی ہے اسلیے کہ اونکے واسطے قضیب مخلوق ہوا ہے اور عورتون مین
کم ہوتی ہے **چہٹا طبقہ** اوس عضل کیطرف متوجہ ہوتا ہے جو استخوان عانہ پر موضوع ہے **ساتوان طبقہ** چڑہتا ہے اوس
عضل کیطرف جو مشہور ہین بدن کے بطن پر جانیوالے ہے اور یہ رگین متصل ہوتی ہین کنارون سے اون رگونکے جنکو ہمنے کہا ہے کہ
سینہ مین مراق بطن تک منحدر ہوتی ہے ان رگونکے جڑ سے عورتونکے بدن مین چند رگین ایسی نکلتی ہین جو رحم تک جاتی ہین اور جو رگین
بہر جانب سے رحم تک آتی ہین اونمین سے چند رگین پستان تک چڑہتی ہین انہین رگون سے درمیان رحم اور پستان کے شرکت ہوتی ہے
آٹہوان طبقہ قبل مین مردون اور عورتونکے آتا ہے **نوان طبقہ** باطن فخذ کے عضل مین آکر متفرق ہو جاتا ہے **دسوان**

طبقہ شروع ہوتا ہے کنارے سے حالب یعنی اوس رگ کے جو قریب ناف کے ہے اور ظاہر ہوکر خاصرتین تک پہونچتا ہے اور کنارون سے اون کو نکی
ملتا ہے جو لوٹ سے قے والی ہین خصوصاً جو از طرف ثدیین منحدر ہوئی ہین اور کل اس طبقہ سے ایک بڑا جزو عضل الیقین تک پہونچتا ہے اور باقیماندہ
ران تک آتا ہے اور اوس مقام پر اوسکی چند شاخین شعبہ ہو جاتی ہین ایک اونمین سے اوس عضل مین جا کر تقسیم پاتا ہے جو مقدم ران پر ہے دوسرا
اسفل ران کے عضل مین آتا ہے اور ایک جانب ان سے عمق مین جاتا ہے۔ اور بہت سی شعبہ عمق ران مین متفرق ہوتے ہین ان شعبون سے
جو باقی رہتا ہے اوسکی تقسیم اوسوقت ہوتی ہے کہ مفصل رانون کے درمیان تھوڑا سا آجاوے اس جگہہ اسکے تین شعبہ ہوتے ہین اونمین وحشی شعبہ
صغری پیچھے جاتا ہے مفصل کعب تک اور بیچ والا شعبہ مقام دوہرے ہونے رانونمین اوترتا ہوا دراز ہوتا ہے اور شعبہ عضل باطن ساق مین چھوڑتا ہے
اور اوسکے دو شعبہ ہو جاتے ہین ایک ان دونون سے چھپ جاتا ہے داخل اجزای ساق مین اور دوسرا درآتا ہے درمیان دونون قصبون کے دراز ہوتا ہوا
مقدم رجل تک اور مل جاتا ہے شعبہ وحشی سے جسکا ابھی ذکر ہوا آخر تیسرا وہ انسی ہی مائل ہوتا ہے اوس مقام کی طرف جو ساق مین معرق
یعنی بے گوشت ہے۔ بعد اوسکے کعب تک دراز ہو جاتا ہے اور جانب محدب بڑے قصبہ تک انسی مقدم تک اوترتا ہے اور یہی صافن ہے۔
اور ان تین شعبون کے چار شعبہ ہوئے کہ دو وحشی ہین کہ قدم تک آتے ہین قصبہ صغری سے اور دو انسی ہین سے ایک شعبہ جانب وحشی کا
اوپر قدم کے پڑتا ہے اور اوپر کیجانب خنصر مین متفرق ہوتا ہے اور دوسرا وہ ہے جو ملتا ہے شعبہ وحشی کو قسم انسی مذکور سے اور یہ دونون اجزای
سفلی مین متفرق ہوتے ہین۔ اوردہ کے کل اسقدر ہی حصے تھے جو ہم لکھ چکے۔ ہمنے اعضاے متشابہ الاجزا کی تشریح پوری بیان کردی باقی رہے
اجزای آلیہ یعنی اعضای مرکبہ انمین سے ہر ایک عضو کی تشریح ہم اوسی مقالہ مین بیان کرینگے جو اوس عضو کے حالات اور معالجہ پر مشتمل ہے
اب اسوقت ہم شروع کرتے ہین بیان مین قوی کے تعلیم چھٹی مین ایک جملہ اور ایک فصل ہے جملہ بیچ بیان قوی کے اور اوسمین چھ فصلین ہین

فصل پہلی اجناس قوی کا بیان بطور کلی ہر ایک جنس قوی اور افعال سے پہچانی جاتی ہے اور بعض کا بعض سے تفرقہ بھی ہوتا ہے اسواسطے
کہ ہر قوت کسی فعل کی مبدء ضرور ہے اور ہر فعل کسی قوت سے ضرور صادر ہوتا ہے اسیواسطے ان دونون کو یعنی قویٰ اور افعال کو ایک ہی
تعلیم مین جمع کر دیا۔ اجناس قوی اسکے اور اجناس اون افعال کے جو اون قوتون سے صادر ہوتے ہین طبیبون کے نزدیک تین ہین۔
ایک جنس قوای نفسانی کی دوسری جنس قوای طبیعی کی **تیسری جنس قوای حیوانی کی**۔ اکثر فلاسفہ دانا اور
اطبای خصوصاً جالینوس کی یہ رائے ہے کہ ہر ایک قوت کیواسطے ایک عضو رئیس ہے کہ وہی اوس قوت کا معدن ہے اور اوسی عضو
سے اوس قوت کے افعال صادر ہوتے ہین۔ ان لوگون کی یہ رای ہے کہ قوت نفسانی کا مسکن اور مصدر اس کے افعال کا دماغ ہے اور
قوت طبعی کی دو قسمین ہین ایک قسم جسکی غایت حفاظت اور تدبیر شخص معین اور بدن خاص کی ہے اور یہی نوع غذا مین تصرف کرتی ہے تاکہ بدن
غذا دے جبتک وہ بدن باقی ہے اور اوسمین نمو پیدا کرے نہایت زمانہ نشو تک اس نوع کا مسکن اور مصدر اس نوع کے فعل کا جگر ہے
دوسری قسم قوای طبعی کی اوسکی غایت حفاظت نوع کی ہے اور وہی قسم امر تناسل مین تصرف کرتی ہے تاکہ جدا کرے آمیختہ مقامات بدن سے
جوہر منی یا رطوبات کو بعد اوسکے اوسمین صورتگری کرے اپنے خالق کے حکم سے اور مسکن اس نوع کا اور مصدر اس افعال کا انثیین ہے۔
قوت حیوانی یعنی وہ قوت جو امر روح کی تدبیر کرتی ہے وہ روح جو مرکب ہے حس و حرکت کا اور اوس روح کو آمادہ کرتی ہے واسطے قبول کے
حس و حرکت کو بروقت حاصل ہونے روح کے دماغ مین اور روح کو اس حال پر کر دیتی ہے کہ وہ عطا کرتی ہے اوس چیز کو جسمین حیات کا نشو ہوتا ہے
مسکن اس قوت کا اور مصدر فعل اس قوت کا قلب ہے اعظم فلاسفہ ارسطاطالیس کی یہ رای ہے کہ ان سب قوتون کا مبدء قلب ہی لیکن ان

قوتون کے افعال اولیہ کا مبدء ظہور یہی مبادی مذکورہ ہین جس طرح مبدء حس کا نزدیک اطبا کے دماغ ہے۔ پھر ہر ایک حاسہ کے واسطے ایک عضو مفرد ہے کہ اوسی سے اوس حاسہ کا فعال ظاہر ہوتا ہے۔ پھر اگر بقدر وجوب تفتیش اور تحقیق کیجاے واقع مین رای ارسطاطالیس کی صحیح ٹھہرے گی اور اون لوگون کی غیر صحیح۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ان لوگون کے اقوال مقدمات اقناعیہ غیر بدیہیہ سے ماخوذ ہین جنکا نتیجہ دینا کچہ ضروری نہین کیونکہ یہ لوگ ظاہر امر کی متابعت کرتے ہین مگر طبیب کو بنظر منصب طبابت ضرور نہین کہ مذہب حق کو ان دونون مذہبون مین سے پہچانے بلکہ تحقیق فیلسوف یا حکیم طبعی پر واجب ہو اور طبیب نے جسوقت یہ مان لیا کہ یہ اعضای مذکورہ ان قوی کے مبادی ہین پھر اوسپر یہ کچہ ضرور نہین ہے بلغرض اہتمام اون قواعد کے جو طب مین مذکور ہین کہ یہ قوتین ان اعضا مین بذاتہا ہین یا کسی اور سبب سے ان اعضا کو ملین ہین مگر اس مسئلہ سے جاہل رہنے کے رخصت فیلسوف کو نہین دی جاسکتی کہ اوسکا منصب اوسکی تحقیق کا ہے

فصل دوسری قوای طبیعیہ مخدومہ کے بیان مین

قوای طبیعیہ انہین سے ایک قسم خادمہ ہے اور ایک قسم مخدومہ۔ مخدومہ کی دو جنس ہین ایک جنس واسطے بقاے شخص کی غذا مین تصرف کرتی ہے اور اوسکی دو قسمین ہین۔ غاذیہ۔ اور نامیہ دوسری جنس واسطے بقاے نوع کے غذا مین تصرف کرتی ہے اسکی دو نوع ہین۔ مولدہ۔ اور مصورہ قوت غاذیہ وہ ہے جو غذا کو طرف مشابہت عضو مغتذی کے لیجاے اوس عضو کے جسکی یہ غذا ہے پہیر دیتی ہے تاکہ بدل ما یتحلل ہوجاے یعنے جو جز بدن سے بذریعہ حرکات وغیرہ کے متحلل ہوتی ہے اوسکے بدلی ایک مقدار مشابہ اوسی عضو کے حاصل ہو قوت نامیہ وہ ہے کہ جسم کو اقطار ثلثہ یعنے طول و عرض و عمق مین تناسب طبعی پر زیادہ کرے تاکہ پہونچ جاے وہ جسم تمام نشو کو بذریعہ اوس جز کے جو غذا سے اس جسم مین داخل ہو کر جزو بدن ہوتا ہے۔ غاذیہ قوت نامیہ کی خادمہ ہے اور غاذیہ کبھی غذا کو برابر متحلل کے پہونچاتی ہے اور کبھی کم اور کبھی زیادہ اور نمو جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ جب غذای وارد مقدار متحلل سے زیادہ ہو لیکن ضرور نہین ہے کہ جب غذای وارد زیادہ ہو متحلل سے نمو بھی ضرور ہو اسلیے کہ فربہی بعد لاغری کے سن وقوف مین اسی قبیل سے ہے کہ وہ نمو نہین ہے نمو وہی ہے کہ ہو تناسب طبعی پر بدن جمیع اقطار مین بڑھے جب تک زمانہ نشو کا باقی ہے اور بعد زمانہ نشو کے مثلاً سن وقوف مین بالیقین نمو نہین ہوتا اگرچہ فربہی ہوتی ہے جیسے قبل سن وقوف کے ذبول نہین ہوتا اگرچہ لاغری ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ یہ بات یعنے نمو بعد سن وقوف کے زیادہ تر بعید از قیاس ہے اور مقتضای واجب سے خارج ہے۔ غاذیہ اپنے افعال کو تین فعل جزئی سے تمام کرتی ہے ایک فعل تحصیل جوہر بدن کا اور وہ خون اور خلط ہے جو بقوت قریبہ فعلیت سے شبیہ ہو ساتھ عضو کے کبھی اس فعل مین خلل بھی پڑ جاتا ہے جسطرح مرض اطروفیا مین جسکے معنی یہ ہین کہ غذا جزو بدن نہو جیسے دق شیخوخت مین یہ بات پیدا ہوتی ہے دوسرا فعل الصاق ہے یعنے چسپیدہ کرنا اور اوس سے یہ مطلب ہو کہ اوس مقدار حاصل کو غذا بالفعل اور پوری کردے یعنے اوسکو جز و عضو بنادے یہ بھی فعل کبھی باطل ہو جاتا ہے جیسے استسقای لحمی مین تیسرا فعل غاذیہ کا تشبیہ ہے تشبیہ کے یہ معنی ہین کہ بعد بدرغذا کو جزو کسی عضو کا کیا ہے اوسکی مشابہ ہر طرح کردیتے کہ اوسکے قوام اور لون مین بھی متابہت پیدا کردی یہ بھی فعل کبھی باطل ہوتا ہے جیسے برص اور بہق مین کہ بدل اور الزاق دونون موجود ہوتے ہین اور تشبیہ نہین ہو سکتی فعل تشبیہ واسطے قوت مغیرہ کے قواے غاذیہ سے ہے اور یہ انسان مین واحد بالجنس ہین یا واحد بالنوع ہین اور اعضای متشابہ مین نوع اس فعل تشبیہ کی مختلف ہوتی ہے اسواسطے کہ ہر ایک عضو مین اعضای متشابہ سے بحسب اوسکے مزاج کے ایک قوت ہے کہ غذا کو طرف تشبیہ کے بدلتی ہے اور یہ قوت مخالف دوسرے عضو کی قوت کے ہے مگر قوت مغیرہ جگر کی فعل مشترک واسطے جمیع بدن کے کرتی ہے کیموس بنانے مین غذا کے۔ قوت مولدہ کی بھی دو قسمین ہین ایک قسم تولید منی کی

مرد اور عورت مین کرتی ہے اور اسکو مصلہ بھی کہتے ہین دوسری قسم وہ ہی کو جدا جدا کر دیتی ہے جو قوتین کہ منی مین ہین پھر ملاتی ہے اون قوتون کو
ایسی آمیزش سے جو مناسب ہر ایک عضو کے ہو اور خاص کرتی ہے واسطے عضب کے اوسکے مزاج خاص اور ہڈی کے واسطے اوسکے مزاج
خاص کو اور شرائین کیواسطے اوسکے مزاج خاص کو اور یہ بات ایسی منی سے حاصل ہوتی ہے جسکے اجزا متشابہ ہین اور جنکا امتزاج انمین
یکسان ہے ۔ اسی قوت کا نام اطبا مغیرہ اولی رکھتے ہین ۔ مصورہ طابعہ یعنے چھاپنے والی یہ وہ قوت ہے کہ باذن خالق تبارک و تعالے کے
تخطیط اعضا اور تشکیل اعضا کی اور تجویفین اور سوراخ اور ملاست اور خشونت اور انکے اوضاع اور مشارکات اوسی قوت سے صادر
ہوتی ہین خلاصہ یہ ہے کہ جتنے افعال متعلق نہایات مقدارون جسم کے ہین وہ سب فعال اسی سے متعلق ہین ۔ اور خادمہ واسطے اس
قوت کے جو تصرف کرتی ہے غذا مین واسطے محافظت نوع کے دو قوتین ہین ۔ غاذیہ ۔ نامیہ **فصل تیسری بیان مین قوای**
طبیعہ خادمہ کے محض خادمہ قوای طبعی مین وہی قوتین ہین جو قوای غاذیہ کی خدمت کرتی ہین اور یہ چار قوتین ہین ۔ جاذبہ ۔ ماسکہ
۔ ہاضمہ ۔ دافعہ ۔ جاذبہ اسواسطے مخلوق ہوئی ہے کہ نافع چیز کو جذب کرے اسکا فعل جذب بذریعہ لیف اوس عصب کی ہوتا ہے
جو اسمین مستطیل واقع ہے ماسکہ اسکی خلقت اسواسطے ہے کہ نافع چیز کو ٹھہرائی ہو جب تک کہ اوسمین قوت مغیرہ جو شئے نافع کو تغیر دیتی ہو
اور استحالہ پیدا کرتی ہے تصرف کرے اوسکا یہ فعل بذریعہ ایک لیف مورب کے تمام ہوتا ہے اور کبھی کیفیت مستعرض یعنی جو عرض
مین گئی ہے بھی اوسکی معین ہوتی ہے ہاضمہ اسکا یہ فعل ہے کہ جس چیز کو جاذبہ نے جذب کیا اور ماسکہ نے ٹھہرایا اوسکو بطرف ایسے
قوام کے پھیرتی ہے جو آمادہ ہو جاسے فعل مغیرہ کے قبول کے لیے اور اوسکا ایسا مزاج اچھا بدل دیتی ہے کہ قابل واسطے استحالہ غذا
ہو جانے کے بالفعل ہو جاسے یہ فعل اس قوت کا شئے نافع مین ہوتا ہے اور اس فعل کو ہضم کہتے ہین اور فضول مین اسکا یہ فعل ہوتا ہے
کہ تا امکان اونکو بھی اسی ہیات کی طرف پھیرتی ہے اور اوسکو بھی ہضم کہتے ہین اور جو فضول منہضم نہین ہو سکتی اونکی بسہولت دفع ہونے کو اوس عضو سے
جسمین وہ فضول محتبس ہوتے ہین آمادگی پیدا کرتی ہے تا کہ قوت دافعہ کا اثر باسانی قبول کرے اور یہ آمادگی کئی طرح پیدا کرتی ہے اگر فضول کا قوام
غلیظ مانع دفع ہو جانیکا ہو تو اوسکو رقیق کر دیتی ہے اور اگر رقیق ہو تو غلیظ کر دیتی ہے اور اگر قوام مین لزوجت ہو اوس لزوجت کو قطع کر دیتی ہو
اس فعل کا نام انضاج ہے بعض اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ ہضم اور انضاج مترادف ہین یعنے دونون کے ایک ہی معنی ہین **دافعہ** کا یہ فعل ہے کہ جو فضلہ
غذا سے باقی رہجاتا ہے اور قابل اسکے نہین ہوتا کہ کسی عضو کی غذا بنے خواہ قابلیت تو اسکی رکھتا ہے مگر جسقدر کہ مقدار اعضا کی غذا بنے کو واسطے
درکار ہے اوس سے زیادہ ہو اوسکو دفع کر دیتی ہے اور اوسکے استعمال سے بہت مقصود مین فراغت حاصل کرتی ہے جیسے بول ۔ دافعہ ان فضول
کو یا بہاست مخصوصل در اون راہون مین جو اسیواسطے بنائی گئی ہین اونکی طرف دفع کرتی ہو یا اگر کسی مقام پر ایسے منافذ نہین ہوتے ہین تو اس
فضلہ کو عضو شریف سے بطرف عضو خسیس کے خواہ عضو سخت سے بطرف عضو ڈھیلا اور نرم کے دفع کرتی ہے ۔ اگر جہت دفع کے اور جہت میل
مادہ فضول کے بالطبع ایک ہی ہو قوت دافعہ تا امکان اس فضلہ کو اور جہت مین نہین دفع کرتی ہے ۔ اور یہ چارون قوای طبعی ایسی ہین کہ انکی
خدمت چارون کیفیتین کرتی ہین یعنی حرارت و برودت و رطوبت و یبوست ۔ حرارت کی خدمت تو حقیقت مین باشتراک واسطے چارون قوتون کے
ہے ۔ اور برودت کی خدمت کبھی بعض قوتون سے بالعرض متعلق ہوتی ہے نہ بالذات اسلیے کہ جو فعل برودت کا ذاتی ہے وہ سب قوتون سے
ضد رکھتا ہے اسواسطے کہ سب قوتون کے افعال بذریعہ حرکات پیدا ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہی تو ان افعال کو بھی حرارت لازم ہوئی
اور برودت ضد حرارت ہو اسلیے ان افعال کی بھی ضد ہوئی ۔ جاذبہ اور دفع مین حرکت کا پیدا ہونا ظاہر ہے اور ہضم مین اسطرح حرکت ہوتی ہے

کہ منضم اجزای غلیظ اور کثیف کی تفریق کرتا ہے اور رقیق اور لطیف کو جمع کرتا ہے اور یہ دونون سریع حرکات ہین ایک حرکت تفریقی ہے اور دوسری تمزیجی ہے اور ماسکہ فعل کرتی ہے اس طرح کہ لیف مورب کو طرف ایک ایسی ہیات اشتمال کے جو مضبوط ہو کر حرکت دیتی ہے کہ جس شے کو ٹھہرایا ہے وہ جدا نہو سکے اور اس ہیات پر لانا لیف مورب کا بحرکت تمام نہین ہوتا اگرچہ ٹھہرانا لیف مورب کا اس ہیات پر متعلق بسکون ہے ۔ برودت ان سب حرکات کی فنا کرنیوالی ہے اور اونمین تخدیر پیدا کرتی ہے اور ان سب فعال کو منع کرتی ہے مگر امساک یعنی ٹھہرانے مین بالعرض نفع دیتی ہے اسطرح کہ لیف مورب مین اپنا اثر پیدا کر کے اوسکو ہیات اشتمال صالح پر حبس کرتی ہے اور روکتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ فعل مین قوت ماسکہ کی اسکو کچھ دخل نہین ہے بلکہ جو آلہ فعل ماسکہ ہے یعنی لیف مورب اوسکو قبول اثر مین اس فعل کی آمادہ کرتی ہے ۔ قوت دافعہ کو برودت سے یہ نفع پہونچتا ہے کہ جو ریاح دفع کے معین ہین اونکو تحلیل نہین ہونے دیتی اور اونکو غلیظ کرتی ہے اور اوس جوڑ کے لیف کو جو عاصر فضول یعنے نچوڑنے والی ہے جمع کرتی ہے اور اوس لیف مین تکثیف پیدا کرتی ہے اور یہ نفع بھی برودت کا نفس فعل مین اس قوت کے نہین ہے بلکہ آلہ دفع کو آمادہ کرتی ہے ۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ برودت ان قوی کی خدمت مین بالعرض داخل ہے اور اگر برودت کا ذاتی فعل ان قوے کی خدمت مین داخل ہوتا بیشک ضرر کرتا اور حرکت کی حرارت کو بالکل بجھا دیتا ۔ یبوست کو خدمت کی حاجت انفعال مین تین قوی کے ہے یعنی دونو ناقلتان یعنی جاذبہ اور دافعہ اور تیسری ماسکہ ۔ جاذبہ اور دافعہ کے فعل مین چونکہ بذریعۂ تمکین کے زیادہ تمکین اور اعتماد درکار ہے اور بدون اوسکی حرکت مین چارہ نہین ہے میری مراد یہ ہے کہ جسوقت حرکت اوس روح مین جو حامل ان قوتون کی ہے بطرف فعل ان قوتون کے بانبعاث قوی پیدا ہو ایسی حرکت کو استمرار طوبی جو کہ جوہر روح خواہ جوہر آلہ حرکت مین ہوتا ہے ضرور مانع ہوگا اوسوقت یبوست اپنا فعل جوہر روح خواہ آلہ مین اسقدر پیدا کریگی کہ تمکین یعنی قدرت اور اعتماد ان دونون جوہر نکو اس اندفاع قوی مین پیدا ہو متر جم کہتا ہے جو چیز نرم اور مسترخی ہوتی ہے محرک قوی اوسمین اثر نہین کرسکتا بدون اسکے کہ یا تو محرک مین سیقدر سختی آجای خواہ تحریک قوی ضعیف ہوجاے زیادہ تر لہو راس قاعدہ کا حرکت مکانی مین ہوتا ہے اسیوجہ سے یبوست چونکہ صلابت روح مین خواہ جوہر مین آلہ حرکت کی فائدہ کرتی ہے گویا تتمیم حرکت جذب اور دفع قوی کی بدون یبوست کے ناممکن ہے ۔ قوت ماسکہ کو حاجت یبوست کی قبض مین ہوتی ہے اور ہاضمہ کو حاجت رطوبت کی طرف زیادہ ہے ۔ پھر جسوقت قیاس کیا جاے درمیان کیفیات فاعلہ اور منفعلہ کے اور حاجت ان قوتون کی طرف اون کیفیات کے دیکھی جاے اوسوقت ماسکہ کی حاجت طرف یبس کے بہ نسبت حرارت کے زیادہ پائی جائیگی اسلیے کہ زمانہ تسکین یعنے ٹھہرانے کا ماسکہ مین زیادہ ہے تحریک لیف مورب کی زمانی سے اور تحریک لیف مستعرض یا مورب سے طرف قبض کے اسلیے زمانہ اسکی تحریک کا جسکو حرارت درکار ہے بہت تھوڑا ہے اور تمام زمانہ اسکے فعل کا امساک اور تسکین مین صرف ہوتا ہے ۔ چونکہ مزاج لڑکونکا نہایت مائل برطوبت ہوتا ہے اسی جہت سے اونمین قوت ماسکہ ضعیف ہوتی ہے ۔ قوت جاذبہ کو حاجت حرارت کی بہ نسبت یبوست کے زیادہ ہے اور اس جہت سے زیادہ نہین ہے کہ حرارت جذب مین اعانت کرتی ہے بلکہ اسواسطے زیادہ ہے کہ اکثر فعل جاذبہ کا تحریک ہے اور تحریک جاذبہ کو زیادہ درکار ہے بہ نسبت تسکین اجزای آلہ اوسی وقت کو اور اونکے قبض کرنے کو جسقدر یبوست کی حاجت ہوتی ہے ۔ یہی ایک وجہ ہے زیادتی حاجت حرارت کی بہ نسبت یبوست کی کہ یہ قوت فقط حرکت کثیر کی محتاج نہین ہے بلکہ کبھی اسکو حاجت حرکت قوی کی ہوتی ہے گو شے متحرک مسافت قریبہ پر واقع ہو ۔ فعل جذب کا کبھی محض القوت جاذبہ تمام ہوتا ہے جیسے مقناطیس لوہے کو جذب کرتا ہے اور کبھی باضطرار خلاء سے محال جذب پیدا ہوتا ہے جیسے پانی موریون مین کھنچتا ہے خواہ بوجہ حرارت کے جذب ہوتا ہے جیسے تیل کو چراغ کی بتی جذب کرتی ہے اگرچہ تیسری قسم نزدیک محققین بلا

سکے طرف جذب خلاء کے بھرتی ہے بلکہ یہ وہی قسم بعینہ ہے ۔ پس آپ اتنی بات کا خیال کرنا چاہیے کہ جسوقت قوت جاذبہ کے ساتھ حرارت کی اعانت ہوگی وہاں جذب قوی تر ہوگا ۔ دافعہ کو حاجت یبس کی بنسبت جاذبہ اور ماسکہ کے کم ہے اسلیے کہ نہ اسکو حاجت ماسکہ کی قبض کی ہے اور نہ یہ قوت دو جائز کی محتاج ہے اور نہ جاذبہ کا قبض خواہ شامل ہونا جاذبہ کا او پر شئے مجذوب کے بذریعہ مچھر اسکے کسی جز یہ کے الیسے تاکہ اوسکے متصل جذب دوسرے جز کا پیدا ہو قوت دافعہ کو درکار ہے خلاصہ یہ ہے کہ دافعہ کو حاجت تسکین کی ہرگز نہیں بلکہ اسکو حاجت طرف تحریک کے ہے اور تھوڑی سی تکثیف بھی اسکو درکار ہے جو بعین ہو طرف نچوڑنے فضلہ کے اور دفع کرنے اوسی فضلہ کے نہ اسقدر کہ بسبب اوسکے الحفاظت کرے ہیات شکل عصر و قبض کے زمانہ طویل تک جس طرح ماسکہ میں ضرورت ہوتی ہے ۔ اور قوت جاذبہ میں سکون کی حاجت تھوڑے زمانہ تک ہوتی ہے تاکہ جذب اجزا سے اپنے اتصال پیدا ہو اسیوجہ سے اسکو حاجت طرف یبس کے کم ہے ۔ ان قوتون میں ... حرارت کی محتاج سب سے زیادہ ہاضمہ ہے اور اسکو یبوست کی طرف کچھ حاجت نہیں ہے ہان رطوبت کی البتہ احتیاج ہے تاکہ غذا میں سیلان پیدا کرے اور سے آمادہ مجاری میں نفوذ کرنے اور قبول اشکال پر کرے کوئی معترض اسمقام پر اعتراض نہیں کرسکتا کہ اگر رطوبت ہضم کی معین ہوتی تو لڑکونکی قوت سخت چیز ہضم کرنے میں عاجز نہوتی اسلیے ہم جواب دیتے ہیں کہ لڑکے بوجہ زیادتی رطوبت کے تنت چیز کے ہضم کرنے سے عاجز نہیں ہیں اور نہ جوان باوجود کمی رطوبت کے ایسی چیزون کے ہضم پر قادر ہیں بلکہ اس عجز اور اقتدار کا ایک اور سبب ہے اور وہ سبب مجانست اور نامجانست سے واقع ہے پس جو چیز سخت ہوتی ہے لڑکون کے مزاج سے ہمجنس نہیں ہوتی اسیوجہ سے نہ قوت ہاضمہ اونکی اوسکی ہضم پر متوجہ ہوتی ہے اور نہ ماسکہ اوسے روک سکتی ہے اور جلدی اوسکو قوت دافعہ اونکی دفع کردیتی ہے ۔ اور جوانون کے مزاج سے چونکہ سخت چیز مجانست رکھتی ہے اور اونکی تغذیہ کے لائق ہے اسلیے ہضم ہوجاتی ہے ۔ ان سب بیانات کا حاصل یہ ہے کہ ماسکہ محتاج قبض کی ہے اور ہیات قبض کے ثبات کو زمانہ طویل تک چاہتی ہے اور تھوڑی سی معونت حرکت کی بھی اسے درکار ہے اور جاذبہ قبض اور ثبات کی کم قبض کے بہت تھوڑے زمانہ تک محتاج ہے اور معونت حرکت کی اسے بکثرت چاہیے ۔ اور دافعہ فقط قبض کی محتاج ہے ثبات معتدبہ اسکو کچھ ضرور نہیں ہے اور معونت حرکت کی بھی حاجت ہے ۔ اور ہاضمہ کو حاجت اذابت یعنی گھلانا اور تمریج یعنی ملانے کی ہوتی ہے اسیوجہ سے یہ قوتین استعمال کیفیات اربعہ میں اور اونکی طرف محتاج ہونے میں مختلف ہیں

فصل چوتھی قوای حیوانی کا بیان

قوت حیوانی سے طبیب وہ قوت مراد لیتے ہین جسکے حاصل ہونے پر اعضا میں قبول قوت حس اور حرکت اور افعال حیات کی آمادگی پیدا ہوتی ہے اور اسی قوت کی طرف حرکات خوف اور غضب کو منسوب کرتے ہین اسلیے کہ وہ ان حرکات میں انبساط اور انقباض کو پاتے ہین جو واسطے اوس روح کے عارض ہوتا ہے جسکی طرف یہ قوت حیوانی منسوب ہے ۔ مناسب ہے کہ اس مجمل بیان کی ہم تفصیل کرین اور کہین تحقیق یہی بات ہے کہ جس طرح کثافت سے اخلاط کے بحسب مزاج اوس شئے کے جسکا جوہر کثیف ہے پیدایش عضو کثیف یا جزو عضو کثیف کی ہوتی ہے اسی طرح بخاریت اخلاط اور اونکی لطافت سے پیدایش اوس چیز کی ہوتی ہے جسکا جوہر لطیف ہے اور وہ روح ہے اور جیسا جگر بندیک اطبا کے معدن تولد اجسام کثیفہ ہے اسی طرح قلب معدن تولد اخلاط لطیفہ کا ہے اور یہ روح جسوقت اپنے مزاج مناسب پر درست پیدا ہوتی ہے اسکو استعداد قبول اوس قوت کی ہوتی ہے جو قوت سے کل اعضا کو اور قوتون کی قبول پر آمادہ کردیتی ہے وہ قوتین نفسانی ہون یا غیر نفسانی نفسانی قوتین روح خواہ اعضا میں نہیں پیدا ہوتی ہین تاوقتیکہ حصول اس قوت کا نہو اگر کسی عضو کی قوت نفسانی معطل ہوجائے اور ابھی اوسکی قوت حیوانی معطل نہوئی ہو تو اوسکو حی اور زندہ کہین گے ہم دیکھتے ہین کہ خدر یا فالج میں کوئی عضو فی الحال قوت حس و حرکت سے فاقد ہوتا ہے لیکن بہت سے کہ ایک مزاج خاص اوسمین ایسا پیدا ہوتا ہے جو قبول حس و حرکت سے مانع ہوتا ہے خواہ ایک ... یا ... اور یا ... عضو کے

اعصاب مین پڑجاتا ہے جو اسی عضو مین پھیلے ہوئے ہین حالانکہ یہ عضو زندہ ہوتا ہے اور جس عضو کو موت عارض ہوتی ہے حس و حرکت اوسکی
مفقود ہوکر یا انہیں اور ایک قسم کا فساد اور تعفن اوسکو عارض ہوتا ہے پس اسوقت معلوم ہوا کہ عضو مفلوج یا مخدر مین ایک قوت موجود ہوتی ہے
جو اوسکے حیات کی حفاظت کرتی ہے تا آنکہ جب مانع حس و حرکت زائل ہو جاتا ہے قوت حس و حرکت کی اوسپر فائض ہوتی ہے اور ان دونون کے قبول کا
وہ مستعد ہوجاتا ہے اسکا سبب یہی ہے کہ اوسکی قوت حیوانی کی صحت اوسمین موجود ہوتی ہے اور جو مانع اوسمین پیدا ہوتا ہے وہ فقط مانع بالفعل
ہوتا ہے سو عضو میت کا حال ایسا نہین ہے یہ معنے یعنی اعضا کی آمادہ کرنیوالی قبول پر قواے نفسانی وغیرہ کو فقط تغذیہ وغیرہ کی قوت نہین ہے
تاکہ جب تک قوت تغذیہ کی باقی رہے عضو بھی زندہ رہے اور جس وقت قوت تغذیہ کی باطل ہوجاے عضو بھی میت ہوجاے اسلیے کہ یہ کلام بعینہ
تغذیہ کی قوت مین بھی جاری ہے کہ بیشتر قوت تغذیہ کا فعل بعض اعضا مین باطل ہوجاتا ہے حال آنکہ وہ عضو زندہ رہتا ہے اور بیشتر قوت تغذیہ کا
فعل باقی رہتا ہے اور عضو میت ہوجاتا ہے ۔ اگر قوت مغذیہ بحیثیت تغذیہ کے علت معدہ حس و حرکت کی ہوتی ہے ہر آئینہ نباتات بھی مستعد
قبول حس و حرکت آزادی کی ہوتی اسلیے کہ قوت مغذیہ انمین بھی موجود ہے اور حس و حرکت نہین ہے ۔ اب یہی بات باقی رہی کہ مستعد
حس و حرکت سواے مغذیہ کے کوئی دوسری چیز ہے کہ جو تابع ایک مزاج خاص کی ہے اور اوسکا نام قوت حیوانی ہے اور یہ اول قوت ہے
جو روح مین اوسوقت پیدا ہوتی ہے جس وقت پیدائش روح کی لطافت اخلاط سے ہوتی ہو فیلسوف ارسطاطالیس کے نزدیک یہ روح بوجہ قوت
حیوانی کے مبدء اول ہو نفس دلی کو قبول کرتی ہے اور وہ نفس جس سے سب قوتین برانگیختہ ہوتی ہین مگر افعال ان قوتون کے اول امر مین روح سے صادر
نہین ہوتے ہین جسطرح نزدیک اطبا کے فعل احساس روح نفسانی سے جو دماغ مین ہے اول امر مین صادر نہین ہوتا ہے جب تک
اس روح کا نفوذ طبقہ جلیدیہ یا زبان یا اور مقام تک نہ ہو جس وقت روح کی ایک قسم تحویلیت دماغ مین حاصل ہوتی ہے ایسا مزاج قبول کرتی ہے
جو صالح اسباب کا ہو کہ جو قوت اوسمین ابتدا سے موجود ہو اوسکے جملہ افعال اسی روح سے صادر ہوون ۔ اسی طرح جگر اور انثیین کا اپنی خاص قوتون مین یہی حال
ہے ۔ اور طبیبون کے نزدیک جبتک استحالہ روح کا نزدیک دماغ کی طرف مزاج دوسرے کے نہو جاے اوسکو استعداد قبول اوس نفس
کی جو مبدء حس و حرکت ہے نہین ہوتی اور اسی طرح جگر مین اگرچہ امتزاج اولی نے افادہ قبول قوت اولی حیوانی کا کردیا ہو اور اسیطرح ہر عضو کے
واسطے ہر قسم افعال کے نزدیک طبیبون کے ایک نفس جداگانہ ہے کوئی ایک نفس ایسا نہین ہے کہ جس سے یہ سب قوتین صادر ہوتی
ہون او ٹہیک بات یہ ہے کہ نفس ان سب قوتونکا مجموعہ ہو ۔ اطبا کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ امتزاج اولی افادہ قوت اولی حیوانی کا ہر وقت حدوث
روح کا اور ہر وقت ایک اور قوت کے جو کمال روح کا ہے کرتا ہے مگر یہ قوت تنہا نزدیک طبیبون کے واسطے قبول کرنے روح نفس کی بذریعہ
اس قوت کا اور سب قوتون کے قبول کرنیکے واسطے کافی نہین ہے جبتک ان قوی مین ایک مزاج خاص پیدا نہو ۔ اطبا یہ بھی کہتے ہین
کہ قوت حیوانی جس طرح آمادہ واسطے حیات کے کرتی ہے اسی طرح یہ مبدء حرکت جوہر لطیف روح کی طرف اعضا کے ہے اور مبدء بسط
روح کا اور قبض کا واسطے جذب نسیم کے ہے پھر چونکہ یہ جوہر روحانی نسیم کو جذب کرتا ہے اور اوس سے پاک ہوجاتا ہے بذریعہ اخراج بخار دخانی کے
پس یہ لوگ کہتے ہین کہ یہ حرکت جذب اور نقاء کی بہ نسبت حیات کے فائدہ انفعال کا دیتی ہے اور بہ نسبت افعال نفس اور نبض کے
فائدہ فعل کا دیتی ہے اور یہ قوت مشابہ قوت طبعی کے ہے کہ جو افعال اس سے صادر ہوتے ہین بلا ارادہ صادر ہوتے ہین اور مشابہ قوت
نفسانی کی اس وجہ سے ہے کہ اسکے افعال مختلف یعنی گوناگون ہوتے ہین اسلیے کہ قبض اور بسط ساتھ ہی کرتا ہے اور یہ دو حرکت متضاد اس سے
پیدا ہوتی ہین ۔ مگر فلاسفہ جسوقت اطلاق نفس کا نفس ارضی پر کرینگے اونکی مراد اوس نفس سے کمال جسم طبعی آلی ہوتی ہے اور وہ ارادہ

نفس سے اوسوقت اس بات کا کرتے ہین کہ جو چیز زمین مین سید ہر ایک قوت کا ہے جس سے لعینہ یا بذاتہ حرکات یا افعال مختلفہ صادر ہون
اس بناپر یہ قوت فلاسفہ کے نزدیک قوت نفسانی ٹھہرے گی جیسے وہ قوت طبعی جسکا ہم ذکر کر چکے ہین اونکی اصطلاح مین قوت نفسانیہ
نام رکھی جاتی ہے لیکن اگر نفس سے یہ معنی مراد نہ لیے جائین بلکہ یہ مراد لین کہ نفس وہ قوت ہے جو مبدء ادراک اور تحریک ہے کہ اوس سے
یہ دونون چیزین کسی قسم کے ادراک سے بذریعہ کسی قسم ارادے کے صادر ہوتی ہین اور طبیعت سے مراد لین جو قوت کہ صادر ہوا وس سے
ایک فعل اوسکے جسم مین بخلاف اس صورت مذکورہ یعنی بدون ادراک اور ارادے کے اسوقت یہ قوت نفسانی نہ ٹھہرے گی بلکہ قوت طبعی ہوگی
اور اعلی درجہ پر اوس قوت کے ہوگی جسکا نام اطبا قوت طبعی رکھتے ہین ۔ اور اگر طبیعت سے یہ مراد لین کہ جو شے تصرف کرے امر غذا
مین اور اوسکی تبدیل صورت مین خواہ یہ تصرف واسطے بقاے شخص واحد کے ہو یا واسطے بقاے نوع کے ہو اس فرض پر طبیعت
اور بھی خاص ہو جائیگی اور بمعنی طبیعت کہ ابھی بیان ہو چکی اوس سے یہ الگ ہو جائیگی اور ایک قسم تیسری ہوگی یعنی غضب اور شہوت
اور مثل اسکے حزن و فرح چونکہ انفعال اسی قوت طبعی کے ہین اگرچہ مبادی ان انفعالات کا حس اور وہم اور قواے دراکہ ہین لیکن نسبت
اسی قوت کی طرف کیے جاتے ہین اور تحقیق بیان اس قوت کی اور بھی اس بات کا بیان کہ یہ ایک قوت ہے یا ایک سے زیادہ ہے علم
طبعی مین کیجاتی ہے جو فلاسفہ کا ایک جزو ہے ۔ **فصل پانچوین قواے نفسانی مدرکہ کے بیان مین** قوت نفسانی بمنزلہ جنس
کے ہے اور اوسکے ماتحت دو قوتین بمنزلہ دو نوع کے ہین ایک قوت مدرکہ ۔ دوسری قوت محرکہ ۔ پھر قوت مدرکہ بمنزلہ جنس کے دو نوع
کے واسطے ہے ایک مدرکہ ظاہری اور ایک مدرکہ باطنی ۔ پھر مدرکہ ظاہری اور وہی قوت حس بھی پانچ قوتون کے واسطے بمنزلہ جنس کے
ہے ایک قوم کے نزدیک اور آٹھ قوتون کی جنس ہے دوسری قوم کے نزدیک ۔ اگر ہم اسکی پانچ ہی قسمین شمار کرین تو اونکی تفصیل
یہ ہے ۔ باصرہ ۔ سامعہ ۔ شامہ ۔ ذائقہ ۔ لامسہ ۔ اور اگر آٹھ قسمین فرض کرین تو اوسکا سبب یہ ہے کہ اکثر محققین کی رائے
یہ ہے کہ قوت لمس کے بہت سے ہین بلکہ چار قوتین [illegible] ملموسات ادراک کے ساتھ ایک قوت جداگانہ کے خاص
کرتے ہین لیکن وہ چارون قوتین ایک ہی عضو حساس مین مشترک ہین جیسے ذوق اور لمس دونون زبان مین ہین یا ابصار اور لمس دونون
آنکھ مین ہین اور تحقیق اس مسئلہ کی فیلسوف پر واجب ہے ۔ مدرکہ باطنی (یعنی مدرکہ نفسانی) وہ بھی بمنزلہ جنس کے پانچ قوتون کے واسطے
ہے پہلی وہ قوت ہے جسے حس مشترک اور خیال کہتے ہین اور یہ قوت واحدہ ہے نزدیک اطبا کے اور محققین فلاسفہ اسکو دو قوتین جانتے
ہین کہ حس مشترک وہ قوت ہے کہ اوس تک کل محسوسات پہونچتے ہین اور سبکی صورتون سے وہ منفعل ہوتی ہے اور اوسمین سب
جمع ہوتی ہین ۔ اور خیال وہ قوت ہے جو اونکی محافظت بعد اجتماع کرتی ہے اور اونکو بعد غائب ہونے کے حس سے ٹھہراتی ہے اور
جو قوت حس مشترک اور خیال کے فعل کو قبول کرتی ہے وہ حافظہ کے مغائر ہے تحقیق حق کی اس مسئلہ مین بھی حکیم فیلسوف کو مناسب
ہے بہرحال ایک ہو خواہ دو ہون مسکن انکا اور مبدا انکے فعل کا بطن مقدم دماغ ہے ۔ اور دوسری وہ قوت ہے جسے
اطبا مفکرہ نام رکھتے ہین اور محققین کبھی اوسے متخیلہ کہتے ہین اور کبھی مفکرہ اگر اس قوت کا قوت وہمیہ جیسے ہم آگے ذکر کرینگے
استعمال کرے خواہ یہ قوت بذاتہا اپنے فعل پر قائم ہو اوسوقت اسکا نام متخیلہ ہے اور اگر قوت نطقیہ اسکی طرف متوجہ ہو اور اسکو اپنے
اوس کام مین جس سے منتفع ہوتی ہے صرف کرے اوسوقت اس قوت کو مفکرہ کہتے ہین ۔ اس قوت مین اور پہلی قوت مین یہ فرق
ہے کہ پہلی قوت قابل اور حافظ ہے اون صور محسوسہ کی جو اوس تک پہونچتی ہین اور یہ قوت مفکرہ تصرف کرتی ہے اون صورتون سے

جو خیال مین بطور ودیعت کے ہے اور تصرفات اسکی ترکیب اور تفصیل کے ہوتے ہین پس حاضر کرتی ہے صورتون کو جس طرح حس سے اون تک پہونچتی ہین اور کبھی ایسی صورتین حاضر کرتی ہے جو حس کے مخالف ہین جیسے انسان اوڑتا ہوا تصور کرے یا ایک پہاڑ زمرد کا
سوچے مگر خیال مین وہی چیزین حاضر ہوتی ہین جنکو حس قبول کر چکی ہے ۔ اس قوت مفکرہ کا مسکن بطن اوسط دماغ ہے ہے اور یہی قوت
آلہ ہے واسطے اوس قوت کے جو قوت مدرکہ باطنی حقیقت حیوانی مین ہوتی ہے اور وہی وہم ہے جس سے حیوان حکم کرتا ہے اسبات پر
کہ بھیڑیا اوسکا دشمن ہے اور بچہ دوست ہے یا جو خبرگیری اوسکی وانہ گھاس کی کرتا ہو وہ اوسکا خیرخواہ ہے کہ اوس سے نفرت نہین کرتا
ہے یہ حکم حیوان کا اوس طور پر نہین ہوتا ہے جیسا بذریعہ قوت نطقیہ کے انسان کرتا ہے ۔ اور جیسا عداوت اور محبت غیر محسوس کو انسان
پہچانتا ہے اوس طرح حیوان نہین پہچانتا اسلیے کہ اوس عداوت اور محبت کو حس نہین دریافت کر سکتی ہے بلکہ اون دونون کو ایک اور قوت
دریافت کرتی ہے اور اونپر حکم کرتی ہے اور اگرچہ یہ حکم ادراک نطقی حیوان نہین ہوتا لیکن بالضرور یہ ادراک جزئی ہے اوس چیز کا جو غیر نطقی
ہے انسان بھی کبھی اس قوت کا استعمال اکثر احکام مین کرتا ہے اور اوسوقت قائم مقام حیوان غیر ناطق کے ہوجاتا ہے ۔ یہ قوت
خیال سے جدا ہے اسلیے کہ خیال کا تعلق محسوسات سے ہوتا ہے اور یہ قوت محسوسات مین معانی غیر محسوسہ پر حکم کرتی ہے ۔ قوت
مفکرہ اور متخیلہ سے بھی یہ قوت جدا ہے اس طرح پر کہ افعال قوت حیوانی کے تابع کوئی حکم نہین ہوتا ہے اور افعال مفکرہ
یا متخیلہ کے تابع کوئی حکم ہوتا ہے بلکہ ان کے افعال بھی احکام ہین اور اسکے افعال کی ترکیب سے محسوسات ہین اور
اونکا فعل محسوس ہی مین حکم ہے ایسے معنون مین جو خارج ہے محسوس سے اور جس طرح سے حس حیوان مین صور محسوسات پر
حاکم ہے اسیطرح وہم اوسی حیوان مین انہین صورت کے معانی پر حکم کرتا ہے جو وہم تک پہونچتی ہین اور حس تک نہین پہونچتی ہین
بعض لوگ مجازاً اس قوت کو بھی تخیل نام رکھتے ہین اور یہ اونکے اختیار کی بات ہے اسلیے کہ اسما اور الفاظ مین کچھ نزاع نہین ہے بلکہ واجب یہ ہے کہ معانی
سمجھ لیے جائین اور اونکے فرق دریافت ہوجائین ۔ اس قوت کے سمجھنے کا اور اوسکی معرفت حاصل کرنے کا طبیب کو منصب نہین ہے اسلیے کہ مضار افعال
اس قوت کے تابع اور قوتون کے مضار کے ہین جو اس سے پیشتر ہے جیسے خیال اور تخیل اور ذکر کہ جنکا بیان ہم آگے کرینگے ۔ اور طبیب اوسی
قوت مین نظر کرتا ہے کہ اگر اوسکے افعال مین کوئی مضرت واقع ہو اوسکا شمار مرض مین کیا جاوے پس اگر مضرت کسی قوت مین بسبب
لاحق ہونے مضرت کے کسی اقبل کی قوت کے فعل مین پیدا ہوا اور اس مضرت کے تابع کوئی سوء مزاج یا فساد ترکیب کسی عضو
مین ہوجاوے طبیب کو یہی بات کافی ہے کہ بخوبی اس ضرر کو پہچانے کہ آیا بسبب سوء مزاج یا فساد اسی عضو کے یہ ضرر پیدا ہوا ہے
تاکہ اوسکا تدارک بذریعہ علاج کے کرے اور اوس سے محفوظ رہے اور طبیب پر یہ بات لازم نہین ہے کہ حال اوس قوت کا پہچانے کہ
جسکے ذریعہ سے یہ ضرر پیدا ہوا ہے جسوقت وہ پہچان لے حال اوس قوت کا کہ جسے بغیر واسطہ یہ ضرر لاحق ہوتا ہے ۔ تیسری قوت
بحسب قول اطبا کے جو عند التحقیق پانچوین یا چوتھے ہے اور وہی قوت حافظہ اور متذکرہ ہے اور یہ قوت خزانہ ہے اوس چیز کی جو وہم تک
معانی محسوسات سے سوائے صورت محسوسہ کے پہونچتی ہے جس طرح خیال خزانہ اوس چیز کا ہے جو حس تک صور محسوسہ سے پہونچتی ہے
اور مقام اس قوت کا بطن موخر بطون دماغ سے ہے ۔ اس مقام پر ایک تحقیق فلسفی اس بات مین ہے کہ آیا یہ قوت حافظہ اور متذکرہ کہ جو دوبارہ
پھیر لاتی ہے اون چیز کو جو غائب ہوجاسے حفظ سے مخزونات وہمیہ سے ایک قوت ہے یا دو قوتین مگر طبیب کو اسکی تحقیق کچھ ضروری نہین
اسلیے کہ جو آفات انمین سے کسی ایک کو عارض ہوتی ہین وہ ایک سی ہوتی ہین اور یہ وہی آفتین ہین جو بطن موخر دماغ کو عارض ہوتی ہین

خواہ جنس مزاج سے ہون خواہ جنس ترکیب سے۔ نفس کی جو قوت بیان سے ابھی باقی ہے وہ قوت ناطقہ انسانی ہے اور جسوقت نظر از بحث طبیب کی قوت وہمیہ سے ساقط ہو گئی بنظر اوس علت کے جو ہمنے اوپر بیان کی تو قوت ناطقہ انسانی کی بحث اس علم سے بہت بعید ہے بلکہ طبیبون کی بحث تین ہی قوتون کے افعال مین مقصود ہے فقط **فصل چھٹی قوای نفسانی محرکہ کے بیان مین** قوائے محرکہ یہ ہین کہ اوتار مین تشنج اور ارخاء پیدا کرین پس حرکت دین انہین اوتار سے اعضا اور مفاصل کو اس طرح سے کہ یہ قوت ان مفاصل مین قبض اور بسط پیدا کرے اور منفذ ان قوتون کا اوس عصب مین ہے جو متصل عضلے کے ہے اور یہ قوت فاعلی جنس ہے اسکی تقسیم بطرف انواع کے بسبب تقسیم مبادی حرکات کے ہوتی ہے پس ہر عضلہ مین ایک طبیعت جداگانہ ہے کہ وہ تابع حکم وہم کے ہے جو سبب اجماع اور باتفاق قصد کرنے عضلات کا حرکات پر ہے **فصل اخیر افعال کے بیان مین** افعال مفردہ کچھ ایسے ہین کہ قوت واحدہ سے تمام ہوتے ہین جیسے فعل ہضم کا اور بعض افعال کے دو قوتون سے تمام ہوتی ہین جیسے خواہش طعام کہ وہ قوت جاذبہ طبیعیہ اور قوت حساسہ جو فم معدہ مین ہے ان دونون سے ملکر تمام ہوتی ہے جاذبہ کی تحریک لیف دراز مین ہوتی ہے جو متقاضی جذب اور چوسنے اون رطوبات کی ہے جو اوسمین موجود ہین رطوبات ہے اور قوت حساسہ سے اس انفعال کا حس پیدا ہوتا ہے اور لذع سودا کا بھی حس ہوتا ہے جو واسطے آگاہ کرنے اس شہوت کے طحال سے فم معدہ پر گرتا ہے جسکا حال اوپر بیان ہو چکا اس فعل کا دو قوتون سے تمام ہونا اسوجہ سے ہے کہ اگر قوت حساسہ مین کوئی آفت عارض ہو جاوے وہ شے جسکا نام جوع اور شہوت رکھا گیا ہے باطل ہو جاوے یعنی اشتہاے طعام نہ ہوگی اگرچہ بدن اوسکا محتاج ہو۔ اسی طرح قوت ازدراد یعنی لقمہ اوتارنے کی بھی دو قوتون سے تمام ہوتی ہے ایک جاذبہ طبعی اور دوسری دافعہ ارادی اول کا فعل اوس لیف دراز سے تمام ہوتا ہے جو فم معدہ اور مری مین ہے اور دوسرے کا فعل لیف سے عضل ازدراد کے تمام ہوتا ہے اگر ایک ان دو قوتون سے باطل ہو جاوے ازدراد مین دشواری ہوگی بلکہ اوسوقت کہ اگرچہ کوئی قوت باطل نہوئی ہو مگر یہ قوت ابھی اپنے فعل پر برانگیختہ بھی نہین ہوئی ہو جب بھی ازدراد دشوار ہوتا ہے۔ کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ شہوت جسوقت نہین ہوتی ہے پھر اوس لقمہ کا اوتارنا دشوار ہوتا ہے جو غذا سے مرغوب ہے بلکہ اگر ہم کو کسی چیز کے کھانے سے نفرت ہو اور پھر اوسکا لقمہ اوتارا چاہین چونکہ قوت جاذبہ شہوانی اوس سے متنفر ہوگی دافعہ ارادیہ پر اوسکا اوتار لینا دشوار ہوگا۔ اوتر جانا غذا کا بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہے ایک قوت دافعہ اوس عضو کی جہان سے غذا جدا ہو دوسری قوت جاذبہ اوس عضو کی جدہر غذا متوجہ ہوتی ہے۔ اسی طرح اخراج ثفل مخرجین بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہے۔ کبھی ایک فعل کا مصدر دو قوتین نفسانی اور طبعی ہوتی ہین اور کبھی سبب اوسکا قوت اور کیفیت ہوتی ہے جیسے تبرید کہ مانع ہے مواد کی پس وہ اعانت دافعہ کی کرتی ہے مقاومت پر اوس خلط کے جو عضو پر گرتی ہے اور اوس کے منع کرنے مین دفعۃً اس وجہ خاص مین اور کیفیت باردہ ان دونون کو منع کرتی ہے بالذات یعنی جو ہر خلط منصب کی تغلیظ کرتی ہے اور مسام مین تنگی پیدا کرتی ہے اور تیسری ایک چیز اس کیفیت سے بالعرض پیدا ہوتی ہے کہ بجھنا حرارت جاذبہ کا ہے۔ اور کیفیت حارہ ان وجوہ مین مقابل کیفیت باردہ کے ہے۔ کیفیت حارہ اور اضطرار خلاے پہلے شے لطیف کو جذب کرتی ہے بعد اوسکے شے کثیف کو۔ اور قوت جاذبہ طبعیہ جو اوسکی طبیعت کے مناسب ہوتی ہے اوسکو جذب کرتی ہے کبھی وہ اوسکے مناسب کثیف ہوتا ہے تو اوسی پر اوسکا جذب تمام ہوتا ہے۔ تمام ہوا پہلا فن کتاب اول کتب قانون سے جو علم طب مین ہے

فن دوسرا بیان مین اصناف امراض اور اسباب اور اعراض کلیہ کے اور اسمین تین تعلیم ہین تعلیم پہلی امراض مین تعلیم دوسری اسباب مین تعلیم تیسری اعراض مین تعلیم پہلی مین آٹھ فصلین ہین فصل پہلی

قیمت مفصل بسبب ... [illegible]

تعریف مین سبب اور مرض و عرض کے لفظ سبب کا کتب طب مین جب مذکور ہوتا ہے اوس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ جو چیز پہلے موجود ہو اور اوسکے موجود ہونے سے کسی حالت کا حالات بدن انسان سے موجود ہونا یا کسی حالت پر بدن انسان کا ثابت رہنا واجب ہو جاوے ۔ اور مرض کے یہ معنی ہین کہ مرض ایک ہیات غیر طبعی ہے بدن مین انسان کے جسکی جہت سے بالذات کوئی آفت کسی فعل مین واجب ہو وجوب اولی کرکے اور یہ بات یا مزاج غیر طبعی سے پیدا ہوتی ہے یا ترکیب غیر طبعی سے عارض ہوتی ہے ۔ اور عرض وہ چیز ہے جو اس ہیات غیر طبعی کا تابع ہو اور وہ تابع بھی غیر طبعی ہو اوسکا غیر طبعی ہونا خواہ بالکل طبیعت کی ضد کی وجہ سے ہو جس طرح سے قولنج مین درد کا پیدا ہونا جو الم غیر طبعی ہے یا طبیعت کا ضد نہو جیسے رخسارہ کا زیادہ سرخ ہونا ذات الریہ مین امثلہ سبب کی مثال جیسے عفونت مرض کی مثال جیسے حمی عرض کی مثال جیسے تپ مین پیاس اور درد سر ہونا **ایضاً** مثال سبب کی بھرجانا مادہ کا اون اوعیہ اور ظروف مین جو آنکھہ تک آتے ہین مثال ۔ مرض کی اسی مادہ سے طبقہ عنبیہ مین سدے کا پڑجانا اور یہ مرض آلی ترکیبی ہے یعنے مرض مرکب عضو مرکب مین پیدا ہوتا ہے مثال عرض کی بصارت کا جاتا رہنا **ایضاً** سبب کی مثال نزلہ حادہ مرض کی مثال اوسی نزلہ سے ریہ مین قرحہ پڑجانا ۔ عرض کی مثال اسی مرض مین دونون رخسارونکا سرخ ہوجانا اور ناخونون کا گول اور مقوس ہوجانا ۔ عرض کبھی بذات خود عرض نام رکھا جاتا ہے اور کبھی باعتبار معروض لہ کے یعنے جیسے وہ عارض ہوتا ہے اور اسی عرض کو دلیل بھی کہتے ہین اس اعتبار سے کہ طبیب اسکی متابعت کرتا ہے اور اسکے ذریعہ سے شناخت مرض کی حاصل کرتا ہے ۔ کبھی ایک مرض سبب دوسرے مرض کا ہوتا ہے جیسے قولنج سبب واسطے غشی اور فالج اور صرع کے ہوتا ہے بلکہ کبھی عرض سبب واسطے مرض کے ہوتا ہے جیسے درد شدید قولنج مین سبب غشی کا ہوتا ہے یا درد شدید سے ورم عارض ہوتا ہے اسلیے کہ مقام درد مین انصباب مواد ہوتے ہوتے ورم پیدا ہوتا ہے ۔ اور کبھی عرض بذات خود مرض ہوجاتا ہے جیسے درد سر جو تپ مین عارض ہوجاتا ہے بیشتر جب اوسکو استقرار اور استحکام ہوجاتا ہے تو بعد زوال تپ کے بھی باقی رہکر خود مرض ہوجاتا ہے ۔ کبھی ایک ہی چیز بقیاس اپنی ذات کے اور بنظر ایک چیز کے جو اوس سے بیشتر تھی اور بقیاس ایک چیز کے جو اوسکے بعد ہوئی سبب و مرض اور عرض ہوتی ہے جیسے حمای سل کہ عرض ہے بہ نسبت قرحہ ریہ کے اور مرض ہے فی نفسہ اور سبب ہے واسطے ضعف معدی کے مثلاً ۔ اور جیسے درد سر جو تپ بلغمی مین پیدا ہو اور پھر اس درد کو استحکام ہوجاوے کہ وہ عرض ہے بہ نسبت حمی کے اور مرض ہے بذات خود اور کبھی سرسام اسکی جہت سے پیدا ہوجاتا ہے تو یہ سبب سرسام کا ہوتا ہے ۔ اسی طرح سے دوران سبب و مرض اور عرض کا ہوا کرتا ہے

فصل دوسری مین اقسام احوال بدن اور اجناس امراض کا بیان اقسام حالات بدن انسان کے جالینوس کے نزدیک تین ہین ۔ صحت وہ ایک ہیات ہے کہ اوسکی جہت سے بدن انسان اپنے مزاج اور ترکیب مین ایسا ہوتا ہے کہ سارے افعال اوس سے صحیح اور سلیم صادر ہوتے ہین ۔ مرض وہ ایک ہیات بدن مین ایسی ہے جو حالت صحت کی ضد ہے یعنے اوسمین تمام افعال صحیح اور سلیم صادر نہین ہوتے ۔ حالت ثالثہ کہ نہ صحت ہو اور نہ مرض ہے یا اس جہت سے کہ اوس حالت مین نہایت درجہ کی صحت اور نہایت درجہ کا مرض نہین ہوتا جیسے ابدان شیوخ یا وہ لوگ جو بعد مرض کے نقیہ ہوجائین خواہ بدن اونکے یا حالت ثالثہ اس جہت سے ہو کہ صحت اور مرض دونون ایک ہی وقت اوس بدن مین پائی جائین خواہ ایک ہی جسم کے دو عضو مین یا ایک ہی عضو مین مگر دو جنس بعید ہین مثلاً صحیح المزاج ہو اور مریض الترکیب ہو یا ایک ہی عضو مین دو جنس قریب مین اجتماع صحت و مرض ہو مثلاً شکل مین صحیح ہو اور مقدار اور وضع صحیح نہو ۔ یا دو کیفیت منفعلہ مین تو صحت ہو اور دو کیفیت فاعلہ مین صحت نہو ۔ یا دو قسمت

مین تو واقعی صحت اور مرض کا ہوا کرے مثلاً چار رگین صحیح ہون اور گیسون مین مرض ہو جاوے - امراض مفرد بھی ہوتے ہین اور مرکب بھی
مرض مفرد وہ ہے کہ نوع واحد انواع مرض مزاج سے ہو یا نوع واحد انواع ترکیب سے ہو جیسے ہم آگے ذکر کرینگے اور مرض مرکب وہ ہے
جسمین دو قسمین یا زیادہ دو قسمون سے جمع ہوکر مرض واحد پیدا ہو جاوے پہلے ہم امراض مفردہ کو بیان کرتے ہین اور کہتے ہین امراض مفردہ کی تین
قسمین ہین **پہلی قسم** وہ ہے جو بمنزلہ جنس کے ہے اون امراض کے واسطے جو اعضاء متشابہۃ الاجزاء کی طرف منسوب ہین یہ وہ اعضا ہین
جنکے جزو اور کل کا نام ایک ہی ہے جیسے گوشت ہڈی رگ وغیرہ اور یہی امراض اصناف سوء مزاج ہین انکی نسبت اعضاء متشابہۃ الاجزاء
کی طرف اسواسطے ہوئی کہ پہلے یہ بالذات انہین اعضا کو عارض ہوتے ہین اور انکی وجہ سے اعضاء مرکبہ کو عارض ہوتے ہین تا اینکہ
جب انکو ہم موجود اور حاصل تصور کرین تو جس عضو مین اعضاء متشابہ سے چاہین انکے حصول کا تصور ممکن ہو اور امراض مرکبہ مین یہ بات
ممکن نہین ہوتی - **دوسری قسم** جنس ہے اون امراض کی جو اعضاء آلیہ یعنی اعضاء مرکبہ کیطرف منسوب ہین اور یہ امراض
ترکیب ہین جو اون اعضا مین واقع ہوتے ہین جو اعضاء متشابہ الاجزا سے مرکب ہین اور یہ اعضاء آلات ہین واسطے افعال بدنی کے
تیسری قسم امراض مشترکہ ہین جو اعضاء متشابہ الاجزاء کو اور یہی اعضاء آلیہ کو بھی بحیثیت کہ وہ اعضاء آلیہ ہین عارض ہوتے
ہین اسطرح سے نہین کہ اونکا عارض ہونا اعضاء آلیہ کو تابع عروض اعضاء متشابہ الاجزاء کے ہو اور اسی قسم کا نام تفرق اتصال
اور انحلال فرد ہے اسلیے کہ تفرق اتصال کبھی مفصل کو عارض ہوتا ہے بدون اسبات کے کہ جن اعضاء متشابہ الاجزاء سے وہ مفصل
مرکب ہے اوس سے عارض ہوئی - اور کبھی پٹھہ اور استخوان اور رگون کو تنہا جداگانہ عارض ہوتا ہے - خلاصہ یہ ہے کہ امراض کی تین
قسمین ہین **ایک قسم** تابع سوء مزاج کو ہوتی ہے **دوسری قسم** تابع سوء ہیات ترکیب کو ہوتی ہے **تیسری قسم**
تابع تفرق اتصال کو ہوتی ہے - اور جو مرض تابع ان تین مین سے کسی ایک کا ہو اور اوسی سے پیدا ہوا ہو اوسکی نسبت اوسی کی طرف
ہوتی ہے - امراض مزاج کی سولہ قسمین مشہور ہین جنکا ہم اوپر ذکر کر چکے فصل پہلی تعلیم ثالث فن اول مین

فصل تیسری امراض ترکیب کے بیان مین

امراض ترکیب کی بھی چار قسمین ہین - امراض خلقت - امراض مقدار - امراض عدد -
امراض وضع - امراض خلقت چار قسمون مین منحصر ہے **پہلی قسم** امراض شکل یعنی شکل اپنی مجرے طبعی سے متغیر ہوکر اوسکے فعل
مین کوئی آفت پیدا ہو جائے مثلاً سیدھی چیز ٹیڑھی ہو جاوے یا ترچھی سیدھی ہو جاوے یا مستدیر مربع ہو جائے خواہ مربع مستدیر ہو جائے اسی قسم سے تسفط
راس ہے یعنی سر کے دونون ابھار دونون مین سے ایک کم ہو جائے یا دونون نہون اور سر بالکل گول ہو جائے یا مربع ہو جاوے جب
اوس سے کسی قسم کا ضرر عارض ہو اور زیادہ گول ہونا معدہ کا اور چوڑا ہونا پتلی کا **دوسری قسم** امراض مجاری کی اور یہ امراض تین
طرح ہوتے ہین یا تو مجاری مین اتساع یعنی پھیلاؤ پیدا ہو جاوے جیسے انتشار العین جو روح بصر کی پھیل جانے سے پیدا ہوتا ہے یا سبل
جو آنکھون مین سرخ ڈورے خون یا رطوبت سے بھرے ہوئے پیدا ہوتے ہین یا دوالی جو پاؤنکی رگون کے مونہہ پھیل جانے سے
پیدا ہوتا ہے اور یا مجاری مین تنگی پیدا ہو جیسے تضیق العین یا تنگ ہونا منافذ نفس اور مری کا یا مجاری بند ہو جائین جیسے بند ہونا ثقبہ
عنبیہ کا یا عروق جگر کا **تیسری قسم** مرض خلقت کی امراض اوعیہ اور تجاویف ہین اور اوسکی چار قسمین ہین - یا اوعیہ اور تجاویف
بڑھ جائین اور وسیع ہو جائین جیسے کیسہ انثیین وسیع ہو جاتے ہین - یا چھوٹے ہوکر تنگ ہو جائین جیسے ضیق المعدہ یا تنگی بطون دماغ
کی بروقت صرع کے - یا بند ہوکر بھری ہو جائین جیسے بطون دماغ کے بروقت سکتہ کے بند ہو جاتے ہین - یا دونون استفراغ اور خلو

پیدا ہو جیسے خالی ہونا تجاویف قلب کا خون سے بروقت شادی مرگ کے یا بروقت زیادہ لذت پانے کے جس سے ہلاکت واقع ہوتی ہے **چوتھی قسم** امراض خلقت کی امراض صفائح یعنے جلد ظاہری اعضا مین اس طرح پر کہ چکنی ہو جائے وہ چیز جسکا خشن یا درشت ہونا چاہیے جیسے معدہ اور آنتین یا خشن ہو جائے وہ چیز جسکا چکنا ہونا چاہیے جیسے قصبۂ ریہ جبوقت اسمین خشونت آجائے۔ امراض مقدار کی دو قسمین ہین **قسم پہلی** زیادتی مقدار کی جیسے داء الفیل یا عظم قضیب جسکا فریسموس نام ہے یا جیسے پاؤن کو لیقوا جس عارض ہو یہ وہ مرض ہے کہ پاؤن کے کل اعضا اتنے بڑے ہو جائین کہ حرکت سے عاجز ہو جائے **قسم دوسری** نقصان مقدار کے جیسے زبان کا پتلا ہونا اور حدقۂ چشم کا چھوٹا ہونا یا اعضا مین ذبول کا پیدا ہونا۔ امراض عدد یا زیادتی عدد کی ہوا اور یہ زیادتی یا طبعی ہو جیسے ایک دانت کا بتیس سے زیادہ ہونا یا انگلی کا زیادہ ہونا یا زیادتی غیر طبعی ہو جیسے ضلع یعنے گنج سر یا حصاة یعنے پتھری خواہ از قسم نقصان عدد ہو یہ نقصان از روی طبیعت کی ہو جس طرح کسی شخص کی خلقت مین ایک انگلی کم ہو یا بالطبیعت مین نقصان نہو جیسے کسی کی انگلی کٹ جائے **قسم تیسری** امراض وضع کے۔ چونکہ وضع جالینوس کے نزدیک مقتضی مکان کی ہے اور مشارکت کو بھی چاہتی ہے پس امراض وضع کے چار ہین۔ نکلنا عضو کا اپنے مفصل سے۔ یا زائل ہو جانا عضو کا اپنے مفصل سے بدون انخلاع یعنے الگ ہو جانے کے جیسے اوس فتق مین جو آنت اوترنے سے پیدا ہوتا ہے۔ یا حرکت عضو کی مفصل مین خلاف مجرے طبعی اور ارادی کے مثل رعشہ کے۔ یا ٹھہر جانا عضو کا اپنے مقام مین کہ اوس جگہ سے حرکت نکر سکے جیسے بروقت منجمد اور سخت ہو جانے مفاصل کے نقرس مین یہ بات پیدا ہوتی ہے **قسم چوتھی** امراض مشارکت کی۔ مرض مشارکت شامل ہے ہر ایک حالت کو جو کسی عضو کو واسطے بقیاس طرف عضو قریب کے قرب اور بعد سے خلاف مجرے طبعی کے پیدا ہوا سکی دو قسمین ہین **پہلی قسم** یہ ہے کہ اوس عضو کی حرکت طرف عضو قریب کے یا عضو قریب سے کسی اور طرف ممتنع ہو **دوسری قسم** ان دونون حرکتون کا دشوار ہونا مع امکان کے۔ واسطے اوسی عضو کے مبتلا پہلی قسم مین یہ بات پیدا ہو کہ ایک انگلی اپنے قریب کی انگلی کی طرف حرکت نکر سکے خواہ اگر قریب پہونچ گئی ہو تو اوسکے قرب کو نچھوڑ سکے۔ اور دوسری قسم کی مثال یہ ہے کہ یہ دونون باتین دشوار ہون مثل استرخاء جفن اور استرخاء مفاصل کے فالج مین یا دشوار ہونا بسط کف دست کا اور کھلنا پلک کا

فصل چوتھی امراض تفرق اتصال کے بیان مین

امراض تفرق اتصال کے کبھی جلد مین عارض ہوتے ہین اونکا نام خدش اور سحج رکھا گیا ہے اور کبھی گوشت مین عارض ہوتے ہین خواہ اوس چیز مین جسکے گوشت بنجانے کا زمانہ قریب ہوا اسکو جراحت کہتے ہین اور جس زخم مین قیح یعنے ریم پیدا ہوا اسکو قرحہ کہتے ہین اور اسمین قیح پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ فضول اسکی طرف دفع ہوتے ہین اس سبب سے کہ اسمین ضعف پیدا ہوتا ہے اور اپنی غذا کے استعمال اور ہضم سے عاجز ہوتا ہے اسی جہت سے طرف فضلات کے مستحیل ہو جاتا ہے۔ کبھی جراحت اور قرحہ اوس تفرق اتصال کو کہتے ہین جو غیر لحم مین عارض ہو۔ اور کبھی استخوان مین واقع ہوتا ہے اگر اوسکے دو ٹکڑے یا چند ٹکڑے بڑے بڑے کر دے اوسکو کاسر اور مفتت کہتے ہین۔ اور یا طول مین ہڈی کے تفرق اتصال واقع ہوا اسکو صادع کہتے ہین۔ کبھی یہ تفرق اتصال نیز اون قسم کا غضروف مین واقع ہوتا ہے۔ اور کبھی پٹھہ مین واقع ہوتا ہے پھر اگر عرض مین واقع ہو اسکو بتر کہتے ہین اور اگر طول مین ہو اور عدد مین شگاف کی کثرت ہوا اسکو شق کہتے ہین اور اگر عدد مین قلت ہوا اسکو شدخ کہتے ہین۔ کبھی اجزاے عضل مین بھی تفرق اتصال ہوتا ہے اگر کنارے پر عضل کے ہو برابر ہے کہ اوسکے عصب مین ہو یا وتر مین اوسکو ہتک کہتے ہین اور اگر عرض مین عضل کے ہوا اسکو جز کہتے ہین اور اگر طول مین واقع ہوا اور عدد مین کم ہوا اور غور یعنی عمق مین زیادہ ہوا اسکو فدغ کہتے ہین اور اگر اجزا گوشت ہو جائین اور پاش پاش ہو جائے اور غائب ہو اسکو رض اور فسخ کہتے ہین اور کبھی فدغ اور رض اور فسخ مین یہ فرق ہر ایک تفرق اتصال وسط عضل کو کہتے ہین یا طرح

کیونکہ نہو — اگر تفرق اتصال شرائین اور اوردہ مین ہو اوسکو انفجار کہتے ہین پھر اگر عرض مین ان رگون کی ہو اوسکو قطع اور فصل کہتے ہین — اور اگر طول مین نفوذ کرے اوسے صدع کہتے ہین — اور اگر یہ تفرق اتصال اس طرح پر ہو کہ اوسکے مونہہ کھلجائین اوسے بثق کہتے ہین — اور اگر شرائین مین اسطرحکا تفرق اتصال ہو کہ پھر وہ ملتحم نہوسکے اور خون اوسنے ہمیشہ جاری رہیگا اوس مقام تک جو اسکو گھیرے ہے تا اینکہ وہ جگہ خون سے پر ہو جائیگی اور بعد بھر جانیکے یہ خون پلٹ کر پھر رگ مین آئیگا اسکا نام ام الدم ہے — اور ایک قوم ام الدم ہر ایک شگاف شریانی کو کہتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک عضو انحلال فرد و تفرق اتصال کا متحمل نہین ہے مثلاً قلب کہ اگر اوسمین تفرق اتصال ہو ساتہ ہی موت واقع ہوجائیگی — اگر تفرق جھلی خواہ پردون مین واقع ہو اوسکو فتق کہتے ہین — اگر وہ جزو مین عضو مرکب کے اس طرح پر تفرق اتصال واقع ہو کہ ایک دوسرے سے جدا ہوجائے بدون اس بات کے کہ عضو متشابہ الاجزا مین کوئی آفت پہونچے اوسکو انفصال اور خلع کہتے ہین اور اگر ہڈی مین ہو اور اپنی جگہ سے زائل ہوجائے اوسکو فک کہتے ہین — اور کبھی تفرق اتصال مجاری مین ہوتا ہے اور اونمین وسعت پیدا ہوجاتی ہے اور کبھی غیر مجاری مین ہوتا ہے کہ نئے مجاری پیدا ہوجاتے ہین — زوال اتصال اور حدوث تقرح وغیرہ اگر کسی جید المزاج عضو مین ہو جلد اصلاح پذیر ہوتا ہے اور اگر ردی المزاج مین ہو ایک زمانہ تک اصلاح مین عاصی رہتا ہے خصوصاً ایسے ابدان مین جنمین استسقا یا سوء القنیہ خواہ جذام عارض ہو — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصل صیف مین جو قروح پڑین اور اوسکے زمانہ مین طول ہوجائے مرض اگلہ مین پڑجاتے ہین ناظر کتاب ہذا تفصیل جزئیات امراض تفرق اتصال کی پوری ابحاث آیندہ مین جہان امراض جزئیہ کا ذکر ہے پائیگا

فصل پانچوین امراض مرکبہ کے بیان مین

امراض مرکبہ مین بہی ہم ایک قول کلی کہتے ہین — امراض مرکبہ سے ہماری یہ مراد نہین ہے کہ چند امراض باتفاق مجتمع ہوجائین بلکہ یہ مراد ہے کہ چند امراض ایسے مجتمع ہون کہ اونکے اجتماع سے مرض واحد پیدا ہوجائے اسکی مثال ہے ورم اور بثور جو از قسم ورم ہین — بثور چھوٹے چھوٹے ورم ہین جیسے ورم بڑے بڑے بثور ہین — ورم ایسا مرض ہے کہ جسمین امراض کی کل اجناس پائے جاتے ہین مرض مزاج اسواسطے پایا جاتا ہے کہ ایسا کوئی ورم نہین ہے کہ بدون سوء مزاج مع مادہ کے پیدا ہو — مرض ہیات و ترکیب بھی ورم مین ہوتا ہے اسلیے کہ ایسا کوئی ورم نہین ہے کہ جسکی جہت سے آفت شکل اور مقدار عضو مین پیدا نہو کبھی ورم کے ساتھ امراض وضع بھی پائے جاتے ہین — اور مرض مشارکت بھی ہوتا ہے بجہت تفرق اتصال کے اس لیے کہ بیشک ورم مین تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے بجہت گرنے مواد فضول کے عضو متورم پر اور ٹھہر جانے اس مواد کے اوسکے اجزا مین اس طرح پر کہ بعض اجزا کو بعض سے جدائی ہوجاتی ہے تب اوس مواد کے ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے — ورم نرم اعضا کو عارض ہوتا ہے اور کبھی استخوان مین مشابہ ورم کے ایک چیز پیدا ہوتی ہے کہ اوسکا حجم غلیظ ہو کر رطوبت بڑہ جاتی ہے — کچھ عجب نہین ہے کہ جو چیز زیادتی کو بوجہ غذا کے قبول کرے مثل ہڈی کی وہ کیا چیز بجہت فضول کی بھی زیادتی قبول کرے جسوقت کہ اوسمین زیادتی خارج سے نفوذ کرے یا اوسمین پیدا ہو — جس ورم کا کوئی سبب خارجی نہو اور اوسکا سبب بدنی انتقال ایک مادہ کا کسی عضو سے اوسکے ماتحت کی طرف کرے اوسکو نزلہ کہتے ہین — کبھی وہ سبب مادی جس سے اورام اور بثور پیدا ہوتی ہین ایسے اخلاط کے اندر ڈوبا ہوا ہوتا ہے جنکی کیفیت سے ایذا نہین ہوتی ہے پھر جسوقت اون اخلاط سے جدا اخلاط الگ ہوجاتے ہین وہ اخلاط ردی خالص ہوکر جدا ہوجاتے ہین اور انکی جدائی کے چند طریقہ ہین جیسے استفراغ طبیعی کہ عورتونکو دودہ پلاتے وقت مادہ صالح طرف لبن کے مستحیل ہوتا ہے اور مادہ فاسد الگ باقی رہجاتا ہے خواہ استفراغ غیر طبیعی ہو جیسے کسی جراحت کو یہ بات عارض ہو کہ خون صالح اوس سے بہا کرے اور اخلاط ردی جدا گانہ باقی رہینگی جب یہ اخلاط ردی الگ باقی

رہتے ہین چونکہ طبیعت کو انسے ایذا پہونچتی ہے انکو کبھی طرف دفع کرتی ہے کبھی طریقہ دفع کا یہ ہوتا ہے کہ مواد فاسدہ بطرف جلد کے دفع کرتی ہے اوسوقت اورام
بثور پیدا ہوتی ہین اور کبھی مختلف قسم کی فضول دفع ہوتی ہین ورم کہ پیدا ہونیکے لائق ہے یہی فضول ہین جو اپنے اسباب سے پیدا ہوتی ہین اور ان اسباب سے ورم حادث ہوتا ہے انکی
چھ قسم ہین یا اخلاط اربعہ اور مائیت اور ریح ورم گرم بھی ہوتا ہے اور گرم نہین بھی ہوتا ہے یہ گمان کرنا لائق نہین ہے کہ ورم
گرم سوائے خون اور صفرا کے اور خلط سے پیدا نہین ہوتا ہے بلکہ جس خلط مین حرارت بوجہ عفونت کے عارض ہو خواہ جوہر اوس خلط کا گرم ہو
یا نہو ورم حار اوس سے پیدا ہو سکتا ہے اگرچہ ان اجناس کا ورم بھی بسبب تقسیم انواع ہر ایک مادہ کے منقسم ہو سکتا ہے مگر یہ تقسیم اورام
کی نوعی تقسیم کے لائق ہے صنفی تقسیم مین عادت طبیبون کی اس طرح جاری ہوئی ہے کہ محض دموی ورم کو فلغمونی اور صفراوی محض کو حمرہ
اور ان دونون سے مرکب کا مرکب نام رکھتے ہین مگر مرکب مین خلط غالب کو مقدم کرکے غیر غالب کو اوسکے پیچھے ذکر کرتے ہین کبھی فلغمونی حمرہ کہتے
ہین اور کبھی حمرہ فلغمونی جسوقت ورم پکا ہو جاتا ہے اوسکو خراج کہتے ہین اور جسوقت خراج نرم گوشت خواہ مغابن یعنی بغل ران یا لغانغ
یعنے گوشت بن کام خواہ پس گوش یا زیر بغل عارض ہو اور اوس جنس فاسد سے ہو جسکو ہم امراض جزئیہ مین ذکر کرینگے ایسے اورام کا نام
طاعون رکھا گیا ہے اورام حارہ مین ابتداء خلط مرتفع ہوتی ہے اور حجم ظاہر ہوتا جاتا ہے پھر زمانہ تزید مین حجم مین بھی زیادتی پیدا ہو جاتی
ہے اور تمدد بھی عارض ہوتا ہے پھر زمانہ وقوف مین ایک مقدار معین پر حجم ٹھہر جاتا ہے اوسکے بعد انحطاط شروع ہوتا ہے پھر نضج ہوکر یا تحلیل
ہو جاتا ہے یا ریم پڑتی ہے انجام کار اس ورم کا یا تحلیل ہوتا ہے یا ریم یکجا ہو جاتی ہے یا بطرف صلابت اور سختی کے مستحیل ہو جاتا ہے جو ورم
گرم نہین ہین یا مادہ سوداوی سے پیدا ہوتے ہین یا بلغمی یا مائی یا ریحی سے حادث ہوتے ہین مادہ سوداوی سے تین قسم کا ورم پیدا ہو جاتی ہین
صلابت اور سرطان یہ دونون اکثر فصل خریف مین ہوتے ہین اور جمیع اجناس غدد کے جیسے خنازیر اور سلع پیدا ہوتا ہے اجناس
غدد اور صلابت اور سرطان مین یہ فرق ہے کہ اقسام غدد جس عضو کو گھیرے ہوئے ہین اوس سے الگ ہوتے ہین جیسے محض غدد
یا اون مقامات کے ظاہر مین پھیلے ہوئے ہوتے ہین جیسے خنازیر اور وہ دو قسمین یعنے صلابت اور سرطان جس عضو مین ہوتے ہین اوسکے
جوہر مین داخل ہوتی ہین سرطان اور صلابت مین یہ فرق ہے کہ صلابت ورم ساکن ہے اسمین حدت اور تیزی نہین ہوتی حس کو باطل
کر دیتی ہے یا جسمین فتور برپا کرتی ہے اور اس ورم مین درد نہین ہوتا اور سرطان ورم متحرک ہے کہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور
ایذا بہت ہوتی ہے اوسکی جڑین اعضا مین پیدا ہوتے ہین حس کا باطل ہونا اس ورم مین کچھ ضرور نہین ہوتا مگر کہ مدت دراز ہو جاے
اوسوقت یہ ورم جس عضو مین ہوتا ہے اوسکی موت پیدا ہوتی ہے اور حس اوسکی باطل کر دیتا ہے کچھ بعید نہین ہے کہ فصل ممیز درمیان
صلابت اور سرطان کے عوارض لازمہ یعنے خاصہ کے ذریعہ سے ہو فصول جوہری ممیز نہون اورام صلب سوداوی کی ابتدا
سختی کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی بطرف صلابت کے منتقل ہوتی ہین خصوصاً اگر سوداے دموی ہو اور سوداے بلغمی کے ورم مین بھی کبھی صلابت
پیدا ہوتی ہے اور یہ اورام صلب غدد اور سلع وغیرہ سے اس بات مین جدا ہوتے ہین کہ انمین لپٹنگے مچھر کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ بستہ
ہوکر اپنی جگہہ کو پکڑ لیتا ہے اور ملمس اوسکا عصبی ہوتا ہے اور جسوقت دبا کر الگ کیا جاے پھر اوسیطرح پلٹ کر یکجا ہوتا ہے اور اگر کسی دواے
قوی سے بے دبانے کے الگ کیا جاے پھر نہین پلٹتا ہے اکثر یہ تعب سے پیدا ہوتا ہے اور بھاری چیزون سے مثل سیسے وغیرہ کے باطل ہو جاتا ہے
جنس اورام بلغمیہ کی دو قسمون کی طرف تقسیم پاتی ہے ورم رخو اور سلع یعنے اور ان دونو مین اسطرح تمیز ہوتی ہے کہ سلع غلاف کے
اندر متمیز ہوتا ہے اور اوس سے جدا ہوتا ہے اور ورم رخو غلاف سے جدا نہین ہوتا ہے اکثر حار و نمین جو ورم ہوتے ہین بلغمی

ہوتے ہین یہانتک کہ اورام حارہ بھی جاڑے کے دنون مین سپید رنگ ہوتے ہین لیکن یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اورام بلغمیہ مین بسبب رقت اور غلظ اور سردی کے اختلاف ہوتا ہے یہانتک کہ بعض اورام بلغمی مشابہ ورم سوداوی کے ہوتے ہین اور کبھی مشابہ اورام ریحی کے اور کبھی شبیہ اورام مائی کے اکثر نزول بلغم رقیق کا نوازل مین اندر زانون لیونا اعصاب کے ہوتا ہے یہانتک کہ نیچے کے عضلات حنجرہ مین بلکہ اوس سے بھی نیچے تک پہونچ جاتا ہے — اور اورام مائی جیسے استسقا اور قیلہ مائی اور وہ ورم جو خصیہ مین مائیت سے عارض ہوتا ہے وہ مثل اورام کے اور اورام ریحی کی بھی دو قسمین ہین — تہبج — اور نفخہ — ان دونون مین دو طرح کا فرق ہے — قوام — اور مخالطت — بیان تفصیلی اسکا یہ ہے کہ ریح تہبج مین جسم عضو سے مخلوط اور آمیختہ ہوتی ہے اور نفخہ مین ریح مجتمع اور منعقد ہوتی ہے اور جوہر عضو سے مختلط نہین ہوتی — دوسرا فرق یہ ہے کہ تہبج کو حس لمس دریافت کرتی ہے اور دبانے سے دب جاتا ہے اور نفخہ مین دبانیکی مقاومت زیادہ اور کم ہوتی ہے — بثور کی قسمین بھی شمار مین اقسام اورام کی ہین — بعض بثور فقط دموی ہوتی ہین مثل جدری کے — اور ایک قسم صفراوی محض ہوتی ہے جیسے شری صفراوی یعنے پتی — اور بثور جاورسیہ — اور مرکب مادہ سے بھی ہوتی ہین جیسے حصبہ اور نملہ اور مسامیر جو مثل کیل کے دراز ہوتے ہین اور جرب یعنی خارش اور ثآلیل یعنے مسہ وغیر ذالک — اور کبھی بثور مائی بھی ہوتی ہین مثل نفاطات کے اور ریحی بھی ہوتے ہین مثل نفخات کے — ناظر اس کتاب کا تفصیل کل اورام اور بثور کی کتاب چہارم مین بخوبی دریافت کریگا اور اوس جگہ جو مناسب اونکے ہے شرح و بسط سے لکھا جائیگا

فصل چھٹی اون امور کے بیان مین جو امراض کے ساتھ شمار کیے جاتے ہین بہت ایسے امور ہین جو امراض سے خارج ہین اور اونکا شمار امراض مین ہوتا ہے یہ وہ چیزین ہین جو زینت مین داخل ہین ایک اونمین سے بالون کی زینت مین داخل ہے دوسری رنگ کی زینت مین داخل ہے تیسری رائحہ مین داخل ہے چوتھی سحنہ مین بعد لون کے داخل ہے — اقسام امراض شعر کے یہ ہین تناثر یعنے پراگندہ ہونا بالون کا اور تمرط یعنے گر جانا بالون کا اور قصر یعنے چھوٹا ہونا اور قلت یعنے کم ہونا اور تشقق یعنے پھٹ جانا اور دقت یعنی باریک ہونا اور غلظ یعنے موٹا ہونا اور افراط جعودت یعنے بہت پیچیدہ ہونا اور افراط سبوطت یعنے زیادہ سیدھا ہونا اور شیب یعنی سپید ہونا — رنگ کا بدل جانا کسی طرح کا ہو اور کیسی آفت اوسمین پیدا ہو چار قسمون مین داخل ہے پہلی قسم رنگ کا بدل جانا ہے بوجہ مزاج مادی جیسے مثل یرقان کے — یا سوء مزاج بلا مادہ کے جیسے [illegible] یعنے [illegible] کا رنگ ہو جاتا ہو بوجہ برودت زائدہ کے عارض ہوتا ہو یا وہ زردی جو [illegible] بوجہ سوء مزاج حار [illegible] کے عارض ہوتی ہے دوسری قسم رنگ کے بدلنے کی اسباب خارجی سے ہوتی ہے جیسے حرارت آفتاب کی اور برودت اوسیطرح رنگ کو جلا دیتی ہے تیسری قسم تغیر لون کی پیدا ہوتی ہے بسبب [illegible] اجسام کے جلد پر جو حائل رنگ کو ہے کہ اون اجسام کا رنگ مخالف جلد کی ہوتا ہے جیسے بہق اسود یا [illegible] جلد پر جنکا رنگ مخالف جلد کے ہو جیسے خیلان اور نمش مین ہوتا ہے چوتھی قسم تغیر رنگ کا بوجہ عارضی کے ہوتا ہے جیسے التیام تفرق اتصال جدری کا ہوکر بعد بھر جانے گڑھون کے نشان کا رنگ مخالف جلد کے باقی رہتا ہے — یا قروح خبیثہ جلد کو بگاڑ دین — آفات بو کی جیسے بغل یعنے گند کی بغل کی یا اور قسم کی بدبو جو بدن مین پیدا ہوتی ہے — آفات سحنہ بعد رنگ کے دو ہین یا ہزال مفرط یعنے زیادہ لاغری یا سمن مفرط یعنے زیادہ فربہی

فصل ساتوین اوقات امراض کے بیان مین اکثر امراض کے واسطے چار اوقات مقرر ہین — ابتدا — تزید — انتہا — انحطاط — ان چار اوقات سے جو زمانہ خارج ہے وہ اوقات صحت مین داخل ہے — ہماری مراد وقت ابتدا اور انتہا سے وہ دو طرفین اور کنارے زمانہ کے نہین ہین کہ جنمین حال مرض کا کچھ ظاہر نہو بلکہ ہر ایک ابتدا اور انتہا کے واسطے ایک زمانہ محسوس ہے جسکا ایک حکم مخصوص ہے — وقت ابتدا کا وہ زمانہ ہے جسمین ظہور مرض کا ہوتا ہے اور اوسکے حالات مین تشابہ اور یکرنگی ہوتی ہے کہ زیادتی مرض کی اوسمین [illegible]

ظاہر نہین ہوتے ۔ اور وقت تزید کا وہ زمانہ ہے جسمین شدت مرض کی وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی جاتی ہے ۔ اور وقت انتہا کا وہ ہے جس مین
مرض کے جمیع اجزا حالت واحدہ پر ٹھہر جاتے ہین اور اوسکے اعراض یکسان رہتے ہین ۔ اور انحطاط کا وہ زمانہ ہے جسمین نقصان مرض کا ظاہر
ہوتا ہے اور جسقدر امعان نظر کیجائے کمی مرض ظاہر تر ہوگی ۔ یہ چارون اوقات کبھی بحسب مرض کے اول سے آخر تک اوسکی نوبتون مین
پیدا ہوتے ہین انکو اوقات کلیہ کہتے ہین ۔ اور کبھی ہر ایک نوبت کے اوقات اربعہ دیکھے جاتے ہین اونکو اوقات جزئیہ کہتے ہین

فصل آٹھوین تمامی قول احوال امراض مین

امراض کا نام کئی وجہون سے رکھا جاتا ہے ۔ کبھی بنظر اوس عضو کے جو حامل مرض ہے نام
بیماری کا لیا جاتا ہے جیسے ذات الجنب و ذات الریہ ۔ کبھی عرض غالب پر اعراض مرض سے نام رکھا جاتا ہے جیسے صرع کہ اوسکے معنی
معنی گر پڑنے کے ہین چونکہ صرع مین بوقت دورے کے آدمی کو گر پڑنا لازم ہے لہذا اس مرض کا نام یہی رکھا گیا ۔ کبھی سبب مرض سے اوس مرض کا
نام لیتے ہین جیسے ہم کہتے ہین کہ مرض سوداوی ۔ کبھی بوجہ تشبیہ کے جیسے دار الاسد اور داء الفیل ۔ کبھی مرض کا نام اوس شخص کی طرف
منسوب ہوتا ہے جسے پہلے یہ مرض لاحق ہوا ہو جیسے قرحہ طیلانیہ ایک مرد کی طرف منسوب ہے جسکا طیلانس نام تھا ۔ کبھی کسی شہر کی طرف
مرض کا نام نسبت دیا جاتا ہے جس شہر مین وہ مرض ہوا تھا جیسے قروح بلخیہ ۔ اور کبھی مرض کا نام اوس شخص کے نام پر ہوتا ہے جو اوسکا علاج
خوب کرتا تھا اور اوسکے کردینے مین مشہور تھا جیسے قرحہ جیرونیہ ۔ کبھی مرض کا نام اوسکے جوہر ذاتی کے مطابق ہوتا ہے جیسے حمی یا ورم جالینوس
نے کہا ہے کہ امراض یا ظاہری ہوتے ہین کہ اونکی تشناخت حس کرتی ہے یا باطنی ہوتے ہین کہ اونپر آگاہ ہونا آسان ہوتا ہے جیسے ورم معدہ
اور ذات الریہ یا ایسے امراض باطنیہ ہین کہ اونپر آگاہی دشوار ہوتی ہے جیسے وہ آفات کہ جگر مین عارض ہون یا مجاری ریہ مین یا کسی طرح ادراک
اون امراض کا نہو مگر تخمیناً جیسے وہ آفتین جو مجاری بول کو عارض ہوتی ہین ۔ امراض کبھی خاص ہوتے ہین اور کبھی بشرکت دوسرے عضو کے اپنے
مرض مین ۔ یا اس جہت سے ہوتی ہے کہ وہ دونون براہ طبیعت متواصل اور ملے ہوئے ہوتے ہین کہ چند آلات کے ذریعہ سے اون دونون مین اتصال
ہوتا ہے جیسے دماغ اور معدہ ان دونون مین بذریعہ ایک پٹھے کے اتصال ہوتا ہے یعنی وہ پٹھہ جو حجاب بطن تک دماغ سے اوترا ہے جسکا ذکر فصل دوسری تعلیم
تیسری فن اول مین ہوچکا ہے یا رحم اور پستان ان دونون مین بذریعہ اوردہ کے اتصال ہوتا ہے ۔ یا اس جہت سے کہ ایک اون دونون عضو کا عین
راہ اور گذرگاہ مادہ کا ہے طرف دوسرے عضو کے جیسے اربیتین واسطے ورم ساق کے ہوتا ہے ۔ یا اس جہت سے کہ وہ دونون قریب قریب ہین جیسے
رقبہ اور دماغ کہ ہر ایک دوسرے کے مرض مین شرکت رکھتا ہے خصوصاً جس وقت قریب کا عضو ضعیف ہو کہ وہ فضول مادی کو اپنے قریب سے
قبول کرتا ہے جیسے ابط واسطے قلب کے یا اس جہت سے ہے کہ ایک اونمین کا مبدء اور اصل واسطے فعل عضو ثانی کے ہو جیسے حجاب واسطے ریہ
کے تنفس مین ۔ یا اس وجہ سے ہے کہ ایک عضو خادم ہے واسطے دوسرے عضو کے جیسے عصب واسطے دماغ کے ۔ یا اس جہت سے کہ وہ دونو
بذریعہ کسی تیسرے عضو کے شرکت رکھتے ہین جیسے دماغ گردے سے اس وجہ سے شرکت رکھتا ہے کہ یہ دونون جگر سے شرکت رکھتے ہین ۔ کبھی شرکت
مین عود بھی ہوتا ہے یعنے جو ضرر کسی عضو کو بشرکت دوسرے عضو کے پہونچے اوس دوسرے سے مثل اوسی ضرر کے دوبارہ پہلے عضو کو پہونچتا ہے
جیسے دماغ اگر منادی ہو تو معدہ اس الم مین اوسکا شریک ہوتا ہے اور ضعف ہضم معدے مین پیدا ہوتا ہے تب معدے سے بخارات ردی
اور غذا سے غیر منہضم دماغ تک جاتی ہے اس جہت سے الم دماغ کا اور زیادہ بڑھ جاتا ہے ۔ اور مشارکت بطور دوام خواہ بطور دورہ بنا بر
احکام اصل کے جاری ہوتی ہے یعنے اصل عضو جسکی شرکت سے دوسرے عضو کو اذیت پہونچتی ہے اگر اوسکو اذیت دائمی ہے تو فرع کو
بھی اذیت دائمی ہوگی اور اگر اصل کو اذیت دوری ہے تو اوسکو بھی دوری ہوگی ۔ مراتب بدن کے درمیان صحت اور مرض کے

چہ ہین **ایک مرتبہ** یہ ہی کہ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو دوسرا **مرتبہ** یہ ہو کہ انتہاے درجہ صحت سے کم ہو **تیسرا مرتبہ** یہ ہو کہ بدن نہ صحیح ہوا ور نہ مریض جیسا کہ حالت ثالثہ کی بیان مین گذرا **چوتھا مرتبہ** یہ ہے کہ بدن غیر صحیح قابل مرض کا جلد ہو **پانچواں مرتبہ** یہ ہے کہ بدن مریض اندکے بیمار ہو **چھٹا مرتبہ** یہ ہے کہ نہایت درجہ مرض پر ہو — جو مرض ہے یا مسلم ہے یا غیر مسلم — مسلم وہ مرض ہے کہ جسکے معالجہ کا کوئی مانع اور عائق جیسا چاہیے نہو — اور غیر مسلم وہ ہے کہ اوسکے ہمراہ معالجہ کا ایک عائق بھی موجود ہو کہ اوسکے معالجہ مین تدبیر مناسب کی رخصت نہ دے جیسے درد کہ اوسکے ساتھ نزلہ بھی ہو — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو مرض مناسب مزاج اور سن اور فصل کی ہو اوسمین اندیشہ ہلاک کمتر ہے بنسبت اوس مرض کے جو غیر مناسب ہو اور ایسا مرض غیر مناسب بدون سبب عظیم کے پیدا نہین ہوتا — اور **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ زوال امراض ہر فصل کا امید واری اوس فصل کی ضد مین کیجاتی ہے جیسے امراض شتا کی صحت فصل صیف مین یا امراض ربیع کی صحت فصل خریف مین ہوتی ہے — اور **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بعض امراض دوسری امراض کیطرف منتقل ہو جاتے ہین اور بعد انتقال کے وہ خود دفع ہو جاتے ہین اور اس دوسری مرض سے اونکی خیریت حاصل ہوتی ہو گویا ایک مرض دوسری مرض کے لیے ذریعہ شفا ہوتا ہے جیسے ربع صرع سے نجات دیتی ہو یا نقرس اور دوالی اور اوجاع مفاصل اور جرب اور حکہ اور بثور اور تشنج سے بذریعہ ربع کی شفا حاصل ہوتی ہو یا ذرب بدمی اور ذات الجنب اور زلق الامعا سے — اور اسیطرح کھل جانا رگ مقعد کا ہر مرض سوداوی اور وجع الورک اور درد گردہ اور وجع رحم سے نجات دیتا ہے — کبھی انتقال مرض کا دوسرے مرض کیطرف اسطرح ہوتا ہو کہ شدت اور آفت بڑھ جاتی ہو جیسے انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کیطرف یا فرانیطس کا لیثرغس کیطرف — بعض امراض متعدی اور ساری ہین جیسے جرب اور جذام اور قروح عفنہ اور حمای وبائی اور جدری اور خصوصاً جس وقت مساکن تنگ ہون اور اسیطرح اگر شخص قریب اسفل ریح مین ہو یا جیسے رمد کہ یہ بھی دوسرے کو لگ جاتا ہو خصوصاً جس شخص کی آشوب چشم کو بغور دیکھو اور جیسے بیماری ضرس کی کہ محض تصور ترش چیز کا وانتونکو ایذا دیتا ہے اور جیسے سل اور برص کہ یہ بھی امراض متعدیہ سے ہین — بعض امراض بوراثت نسل مین جاری ہوتے ہین جیسے برص اور قرع طبعی اور نقرس اور سل اور جذام — بعض امراض جنسی ہوتے ہین کہ ایک قبیلہ اور قوم یا ایک صنف کی باشندون سے خاص ہوتے ہین خواہ اونمین زیادہ پیدا ہوتے ہین — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ ضعف اعضا رکا تابع سوء مزاج کی ہوتا ہے یا تخلخل بنیہ یعنی ڈھیلے ہونے بدن کے **تعلیم دوسری** مین دو جملہ ہین جملہ **پہلا اون چیزون کے بیان مین جو اسباب عام سے پیدا ہوتے ہین** اور اوسمین اونیس فصلین ہین **فصل پہلی مین اسباب کا بیان بطور کلی کیا گیا ہے** اسباب تینون حالات بدن انسان کے یعنی (صحت و مرض و حالت ثالثہ) کے تین قسم پر ہین سابقہ — بادیہ — واصلہ — سابقہ اور واصلہ مین اسبابات کی شرکت ہو کہ یہ دونون امور بدنی ہوتے ہین یعنی خلطی یا مزاجی یا ترکیبی ہوتے ہین — اسباب بادیہ وہ چیزین ہین کہ جوہر بدن انسان سے خارج ہون یا وہ چیزین آثار اجسام خارجہ کی ہون جیسے مارنے سے کوئی اثر بدن انسان کو پہونچے یا حرارت چوسے بدن انسان کو گرمی پہونچے خواہ طعام حار یا بارد بدن انسان پر وارد ہو — یا وہ اثر نفس ناطقہ سے بدن کو پہونچے اسلیے کہ نفس ناطقہ سوای بدن کے ایک دوسری چیز ہے وہ اثر نفس ناطقہ کا جیسے بروقت غصہ اور خوف کی بدن انسان کو پہونچتا ہے یا بروقت رنج اور خوشی کے — اسباب سابقہ اور بادیہ مین اس بات کی شرکت ہو کہ بیشتر درمیان ان دونو کے اور درمیان حالات ثالثہ بدن انسان کی ایک واسطہ پیدا ہوتا ہو — اور اسباب بادیہ اور واصلہ مین اس بات کی شرکت ہے کہ ان دونون مین اور درمیان حالات ثلثہ کے کبھی واسطہ نہین ہوتا — مگر اسباب سابقہ کا فرق اسباب واصلہ سے اس طرح پر ہے کہ اسباب سابقہ کے سبب کوئی حالت نہین ہوتی بلکہ ان دونون کے درمیان مین چند اسباب ہوتے ہین نزدیک

فرع طبعی یعنی گنجہ خلقی ۱۲

تر از س حالت کے ہوتے ہیں جو بروقت اسباب سابقہ کے ہی — اور اسباب سابقہ اسباب بادیہ سے اسباب میں فرق رکھتے ہیں کہ اسباب
سابقہ بدنی ہوتے ہیں اور یہ بھی ایک فرق ہے کہ اسباب سابقہ اور حالت کے درمیان میں واسطہ ہوتا ہے اور اسباب بادیہ
میں یہ بات واجب نہیں ہے — اسباب واصلہ کا فرق اسباب بادیہ سے اس امر میں ہے کہ اسباب واصلہ بدنی اور داخل بدن کے امور
ہوتے ہیں اور اسباب بادیہ امور خارج از بدن ہیں دوسرا فرق اسباب واصلہ اور اسباب بادیہ میں یہ ہے کہ اسباب واصلہ اور تغیر حال مرض کے
درمیان میں کوئی واسطہ ہرگز نہیں ہوتا ہے اور اسباب بادیہ اور حالت مرض میں کبھی واسطہ بھی ہو جاتا ہے (چنانچہ اسکی مثال چوٹ
لگنے کی چند روز کے بعد ورم پیدا ہونے سے دی گئی) بلکہ واسطہ کا ہونا اور نہ ہونا دونوں بہ نسبت اسباب بادیہ کے ممکن ہیں — اسباب سابقہ
چند امور بدنی ہیں خلط کی وجہ سے پیدا ہوں یا مزاج خاص یا ترکیب خاص اور انکا باعث ہو کہ کسی حالت اور تغیر کو پیدا کرتے ہیں اور اوس حالت
کے پیدا کرنے میں اسباب سابقہ کی تاثیر بالواسطہ ہوتی ہے لیکن ضرور ہوتی ہے اور اپنی تاثیر کو یہ اسباب روک نہیں سکتے جیسے آگ یعنی
احراق کے روکنے پر قادر نہیں ہے دوسری یہ بات ہے کہ یہ اسباب اولا اور بلا واسطہ موثر اس تغیر میں نہیں ہوتے بلکہ خلط یا مزاج وغیرہ
کے واسطے سے انکی تاثیر ہوتی ہے — اسباب واصلہ وہ امور بدنی ہیں جو احوال اور تغیرات بدنی میں بلا واسطہ تاثیر اولی اور ایجابی یعنی
لا اختیاری کرتے ہیں — اسباب بادیہ چند امور غیر بدنی ہیں کہ خارج از بدن ہوتے ہیں مگر تغیرات بدن میں کبھی بلا واسطہ اور کبھی بواسطہ
پیدا کرتے ہیں مگر انکی تاثیر بھی غیر اختیاری ہوتی ہے کہ اپنی تاثیر کے روکنے پر قادر نہیں ہوتے **مثال اسباب سابقہ کی** مرض
مزاجی میں جیسے امتلا یا وہ سبب سابق ہے تپ کو لیے — یا مرض ترکیبی مثلاً اندمال الجار کا امتلا اور عدد چشم سبب سابق ہے — **مثال**
اسباب واصلہ کی جیسے عفونت اخلاط سبب واصل ہے حمی کے واسطے یا رطوبت سائلہ جو اوپر کی طبقہ سے سوراخ عنبیہ تک آتی ہے
سبب واصل ہے سدہ کی اور سدہ سبب عمی اور نابینائی کا ہو جاتا ہے بلکہ حکم سدہ سبب نابینائی کا ہونا فقط بیان واقع ہے مثال
سبب واصل کی فقط رطوبت سائلہ پر تمام ہو گئی — **مثال اسباب بادیہ کی** گرمی آفتاب کی خواہ حرکت شدیدہ یا غم کا پیدا
ہونا یا بیداری بیش از حد کا عارض ہونا یا کسی گرم چیز کا پینا یا کھانا جیسے لہسن کا استعمال کرنا ہر ایک شے سبب خارجی تپ کے پیدا ہو جانے کی
ہے — ہر ایک سبب اسباب مذکورہ سے (یا فقط اسباب بادیہ سے) اور سکا سبب ہو کر اثر کرنا کبھی تو بالذات ہوتا ہے یعنی انکی تاثیر میں وہ
سبب محتاج کسی اور شے کا نہیں ہوتا جیسے مرچ سیاہ کہ خود ہی بالذات گرمی پیدا کرتی ہے یا افیون کہ بذات خود تبرید کا اثر کرتی ہے — اور
کبھی اثر کرنا بالعرض ہوتا ہے جیسے آب سرد جب گرمی پیدا کرے چنانچہ اکثر حوض وغیرہ کے سرد پانی سے نہانے میں حرارت پیدا ہوتی
لیکن یہ اثر ٹھنڈے پانی میں بوجہ احتقان حرارت باطنی کے پیدا ہوتا ہے اور حقن حرارت کی وجہ یہ ہے کہ آب سرد سے تکثیف مسامات
بدنی ہوتی ہے اور باہر کو حرارت خارج نہیں ہوتی لہذا حرارت اور گرمی پیدا ہو جاتی ہے — یا گرم پانی سے برودت پیدا ہونا کہ یہ بھی
بالعرض ہے اسلیے کہ تبرید کا اثر آب گرم سے بوجہ تحلیل کے ظاہر ہوتا ہے — یا مثلاً سقمونیا جو حار ہے اور بعد اسہال خلط صفرا کے برودت پیدا
کرتی ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ خلط حار کے اخراج سے بالعرض برودت پیدا ہوتی ہے — ہر ایک سبب خارجی اسباب بادیہ کو ہمیشہ یہ قوت
نہیں ہے کہ پہونچنے کے ساتھ بدن میں اپنا اثر ذاتی یا عرضی کرسکے بلکہ کبھی اثر کرتے ہیں نہیں — اسباب کو بدن تک پہونچنے کے ساتھ
اور بھی چند امور کی حاجت ہوتی ہے اور وہ شرط تین امور ہیں (۱) قوت فاعلہ کی تاثیر کا قوی ہونا (۲) جسم پر یہ سبب موثر ہوگا
اوس بدن کا اس تاثیر سے منفعل ہونا کہ اسکے اثر کو قبول کرسکے (۳) اوس سبب کا بدن سے متصل ہونا اور اوس پر وارد ہونا اور اتنی مدت تک

سبب کا اپنے وصف پر اور بدن کا اپنی صفت پر باقی رہنا کہ اثر ہو سکے — اکثر چیزین اسباب بادیہ سے جنکی تاثیر ابدان مین نہین ہوتی
اوسکی وجہ یہ بھی ہے کہ ان تاثیر میں سے کوئی شرط مفقود ہوتی ہے لہذا بالکل اثر نہین ہوتا — اور کبھی باوجود اجتماع شرائط کے بھی ظہور
اثر مین انہین اسباب کی کمی اور بیشی کا اختلاف واقع ہوتا ہے اور بیشتر اسی وجہ سے سبب واحد چند ابدان مین مختلف امراض کو پیدا کرتا
ہے یا اوقات مختلفہ مین امراض چند پیدا کرتا ہے — کبھی اختلاف تاثیر کی سبب کہ بدن قوی اور بدن ضعیف کی وجہ سے مختلف ہوتے
ہین اور کبھی کمی بیشی اثر کے بدن شدید الحس اور ضعیف الحس مین مختلف طور پر ہوتی ہے — انہین اسباب مین بعض اسباب مخلف
ہوتے ہین اور بعض اسباب غیر مخلف ہوتے ہین مخلف اوس سبب کو کہتے ہین کہ اگرچہ وہ سبب بدن سے جدا ہوجاوے مگر پھر بھی اپنے اثر کو
چھوڑ جاوے اور غیر مخلف وہ سبب ہے کہ اوپر وہ بدن سے جدا ہوا اوسکا اثر بھی ساتھ ہی مفقود ہوگیا — ہم یہ بھی بیان کرتے ہین کہ جتنے اسباب
ایسے ہین کہ اونسے احوال بدنی مین تغیر پیدا ہوتا ہے یا ایسے اسباب ہین کہ احوال بدن کے بحال خود حفاظت کرتے ہین وہ دونون قسم
کے اسباب یا تو ضروری ہین — کہ آدمی کو کسی طرح اونسے گریز ہو نہین سکتا جب تک انسان کی حیات باقی ہے اور بعض اسباب اونمین
سے غیر ضروری بھی ہین ضروری اسباب کی چھ اجناس ہین (۱) جنس ہوا جو آدمی کے بدن سے محیط ہے (۲) جنس کھانے پینے
کی چیزین (۳) جنس آدمی کے بدن کا سکون یعنے ٹھہرنا اور حرکت کرنا (۴) جنس حرکات نفسانی اور غیر بدنی جیسے غم اور سرور وغیرہ
(۵) جنس نوم و یقظہ یعنے خواب اور بیداری (۶) جنس استفراغ اور احتباس یعنے بدن سے کسی چیز کا نکلنا یا خارج ہونا اور اور کسی
چیز کا پیدا ہونا اور نہ نکلنا — اب پہلے ہم جنس ہوا کا بیان کرین جو اول سے ضروری ہے **فصل دوسری جملہ اوسکی فصول**
سے اوس ہوا کی تاثیر کے بیان مین جو بدن سے ملی ہے اور بدن کو احاطہ کیے ہوئے ہے کچھ ہمارے عناصر اربعہ بدنی کا
ایک عنصر بھی ہے اور ہماری ارواح کے لیے بھی عنصر ہے اور باوصف عنصر ہونے کے اس ہوا سے ہماری ارواح کو مدد بھی پہونچتی رہتی ہے اور
اصلاح ارواح کی علت بھی ہے (بلکہ ابدان کو بھی ہوا سے مدد پہونچتی ہے اور اصلاح بھی کرتی ہے) ہوا کا مصلح ارواح ہونا فقط اسی
طرح کا نہین ہے جیسے ایک عنصر دوسرے کی اصلاح کرتا ہے بلکہ ہوا کی اصلاح بہ نسبت ارواح کے ایسی ہے جیسے کہ فاعل اپنے منفعل
مین اثر کرتا ہے وہ فاعل جو تعدیل کسی شے مین پیدا کرے — اوسکے فصول مین ہم بیان کرچکے کہ روح سے مراد کیا ہے وہی جوہر جو بخارات
اخلاط سے پیدا ہوتا ہے اور ہم یہ بھی کہ چکے ہین کہ اس فن طب مین لفظ روح سے ہم اون معنون کو قصد نہین کرتے جو فلاسفر کی اصطلاح ہے
کہ وہ لوگ روح سے نفس ناطقہ مراد لیتے ہین جو اونکی رائے مین جوہر مجرد ہے — (مترجم) یہ دفع دخل ہے کہ ایسا نہ ہو کوئی خیال کرے کہ روح
یعنے نفس ناطقہ جو غیر جسمانی ہے اوسکی تعدیل ہوا جسمانی کیا کریگی ورنہ وہ بھی جسمانی ہو جاویگی (دفتن) جو تعدیل ہوا کے ذریعہ سے ہماری
ارواح مذکورہ تک صادر ہوتی ہے اوسکے تمام ہونے مین دو فعل پیدا ہوتے ہین (۱) ترویح (۲) تنقیہ — ترویح سے کیا فائدہ ہوتا ہے
کہ جسوقت روح کا مزاج گرم ہوجاوے اور بافراط اوس روح مین اکثر بوجہ احتقان کے حرارت پیدا ہوا کرتی ہے کبھی اور وجہ سے روح گرم
گرم ہوجاوے اوس گرمی کے اعتدال پر لانیکے واسطے ہوائے مذکورہ سے مدد پہونچتی ہے — اور تعدیل ارواح سے مراد ہماری تعدیل
اضافی ہے نہ حقیقی چنانچہ اوپر اسکا بیان اچھی طرح ہوچکا ہے — یہ تعدیل روح کو بذریعہ ہوا کے انشقاق ریہ کی وجہ سے ہوتی ہے
یعنے پھیپھڑا اور ان مسامات و منافس کے ذریعہ سے جو متصل شرائین کے ہین ہوا کو اندر کھینچتا ہے اور چھوٹی چھوٹی رگون کو منفذ یعنے ہوا کو لیکر
وہانتک پہونچاتی ہے — جو ہوا ہمارے بدن کے محیط ہے چونکہ اوسکا مزاج بہ نسبت ہماری روح کے اصلی اور غریزی مزاج کے بارد

حالانکہ ہماری روح کا مزاج غریزی معتدل ہے مائل بحرارت پھر جب ہماری روح مین حرارت بوجہ احتقان کے پیدا ہوا اوسکی حرارت
اور گرمی سے تو ہواے محیط بدرجہا سرد ہوگی پس جب اوس روح گرم تک ہوا بارد پہونچتی ہے یا اس ہوا کا صدمہ خواہ پہیپڑا
روح گرم کو لگتا ہے اور بعد پہونچنے ہوا استنشاق کی اور روح مین اختلاط اور آمیزش بہ گرمجوشی پیدا ہوتی ہے اس کے ذریعہ سے دو فائدہ
حاصل ہوتے ہین اول یہ ہوای سرد روح گرم کو اس ضرر سے منع کرتی ہے کہ وہ روح مستحیل طرف ناریت کے نہ ہوجای کیونکہ اگر وہ روح
گرم بوجہ حرارت احتقانی کے مستحیل ناریت کیطرف ہوتی آخر کار مین روح کو ایسا سوء مزاج بوجہ افراط حرارت کے عارض ہوتا کہ جو استعداد
قبول تاثیر نفسانی کی یعنے قبول حس وحرکت کی اس روح مین ہے وہ استعداد برطرف ہوجاتی اور اسی استعداد کے ذریعہ سے
روح سبب حیات ہے پس وہ بہی نرہتی یعنے حس وحرکت کا بہی بطلان ہوجاتا اور حیات بہی جاتی رہتی دوسرا ضرر یہ ہوتا کہ اگر ہوای
بارد روح گرم تک نہ پہونچتی حرارت مفرطہ نفس جوہر روح بخاری جو رطب اور سیال ہے بذریعہ تحلل کے فنا کردیتی اور جب ہوای
بارد بذریعہ استنشاق کی پہونچ گئی دونون ضرر سے بہی حفاظت ہوگئی اور تعدیل بہی حاصل ہوئی یہان سے معلوم ہوا کہ ہر نفسے
کہ فرو میرود ممد حیات است (۲) فائدہ تنقیہ کا یعنے تنقیہ اسطرح پر حاصل ہوتا ہے کہ جو ہوای سرد اندر کہنچ جاتی ہے جب اولٹی سانس
لیکر ہوای اندرونی باہر نکلتی ہے اوسکے ہمراہ قوت ممیزہ اوس بخار دخانی کو بہی باہر نکالکر پہینکدیتی ہے جو بخار بمنزلہ فضلہ روح کی ہوتا ہے
یعنے جس بخار دخانی کو فضلہ اور زائد ہونے مین طرف روح کی وہ نسبت ہے جیسے اور فضول بدنی مثل بول وبراز وغیرہ کو طرف بدن کے
ہے اور جس طرح اون فضول کی تنقیہ سے بدن کو تفریح حاصل ہوتی ہے ویسیہی ان بخار دخانی کے اخراج سے روح کو تفریح پیدا
ہوتی ہے اور یہان سے بخوبی معلوم ہوا کہ چون برمی آید مفرح ذات تعدیل تو اوسوقت حاصل ہوتی ہے جب ہوا اندر کہنچکر روح پر
وارد ہوتی ہے یعنے جسوقت ہم استنشاق ہوا کرتا ہے اور تنقیہ اوسوقت ہوتا ہے جب اولٹی سانس ہم لیتے ہین اور اندر کی ہوا کو باہر
نکالکر دور کرتے ہین اوس ہوا کو اندر سے باہر نکال ڈالنے کی ضرورت یہ ہے کہ جو ہوا ہم سانس لیتے وقت اندر کہینچ لیجاتے ہین
اوسکی احتیاج ہمکو تعدیل روح گرم کے واسطے ہے پس لازم ہے کہ ہماری سانس سے کہنچکر وہی ہوا اندر رہ جاے جو سرد ہوا اور اوسکی
سردی اوسوقت تک باقی رہی ورکار ہے جب تک وہ روح سے جا ملتی ہے اور بعد آمیزش روح کے چونکہ روح گرم سرد ہوا کو کسیقدر
گرم بہی کردیتی ہے جس طرح ہوای سرد روح کی حرارت مفرط کو حد اعتدال پر پہونچاتی ہے اور پہر جب ہوای بیرونی دیر تک ٹہری چونکہ
اسکی مقدار بہ نسبت مقدار روح کی کم ہے تو لامحالہ اسمین بہی حرارت مفرط پیدا ہوجاتی ہے اب اسوقت اسکا فائدہ یعنے تعدیل روح
بالکل برطرف اور زائل ہوجاتا ہے اب تو یہی بہتر ہے کہ یہ ہوا نکال ڈالی جاوے اور بالعوض اوسکے ٹہنڈی ہوا اور پہونچائی جاوے اور مکرر
اسیطرح تنفس لینے اور اولٹی سانس سے گرم ہوا کی نکال دینے مین تعدیل کا فائدہ پورا پورا حاصل ہوگا پس اوس ہوا کا نکالدینا اور
جدید ہوا کا بار بار داخل کرنا دو وجہون سے ضرور ہوا ایک تو یہ کہ جب ہوا اندر کی نکلیگی خلا پیدا ہوگا لہذا اوسکے قائم مقام کوئی
اور شے چاہیے پس ہواے جدید باہر سے جاتی ہے اور اوسکے قائم مقام ہوتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جب یہ گرم ہوا نکلیگی
اوسکے ہمراہ فضول دخانی بہی جو روح مین ہوتی ہین وہ بہی نکلجائینگی یہی ہوا جو ہمارے بدن کے گرد ہے جب تک معتدل
ہے اور صاف بہی ہے کہ اوسمین اور کوئی چیز ایسی نہ ملے جسکا مزاج روح کے مزاج کے منافی ہوا اوس زمانہ اعتدال تک اسکا فعل
یہ ہے کہ ہمارے بدن مین صحت پیدا کرتی ہے اور ہماری صحت بدنی کی حفاظت کرتی ہے اور جب یہی ہوا اوس اعتدال کو

متغیر ہو کر غیر معتدل اور خراب ہو جاتی ہے ایسی ہوا سے امراض بدنی پیدا ہوتے ہین اور جب تک خرابی ہوا کی
اوس خرابی سے جو مرض پیدا ہوا ہے اوسکی بقا پر بھی یقین رہتا ہے — انتہی ہوا کے لیے تین قسم کے تغیرات
عارض ہوتے ہین (۱) تغیرات طبعی (۲) تغیرات غیر طبعی (۳) وہ تغیرات جو مجری طبعی سے خارج بھی ہین
اور طبیعت کے خلاف بھی ہین — تغیرات طبعی ہوا کی تغیرات فصول اربعہ کو کہتے ہین اسلیے کہ ہر ایک فصل مین ہوا کا ایک مزاج خاص پیدا ہوتا ہے

فصل تیسری

طبائع فصول کا بیان

یہ چار فصلین منجمین کے حساب سے سال بھر مین شمار کیجاتی ہین اطبا کی اصطلاح ہین وہ فصلین انکی مباین ہین کیونکہ منجمین کی
اصطلاح مین ابتداے سال فصل ربیع سے ہوتی ہے اور فلک البروج کے دائرہ کے چار ٹکڑے فرض کرکے
ہر حصہ کے شروع پر آفتاب کا پہونچنا پس اوسیوقت سے نئی فصل شروع ہو جاتی ہے — اور اطبا کے نزدیک
ربیع کا زمانہ وہ ہے کہ اکثر بلاد معتدلہ مین نہ اتنی سردی ہو کہ بہت سی اوڑھنے کی حاجت ہو اور نہ اتنی گرمی ہو کہ پنکھے سے
ہوا دینے کی حاجت ہو گرمی سردی مین یہ حال ہو اور اوسکے علاوہ درختون کی بہت جو بار ہو کر کونپل پھوٹنے کا وہی زمانہ ہو اور ربیع کا زمانہ اطبا
کے نزدیک اتنے دنون تک رہتا ہے کہ آفتاب اول نقطہ حمل سے نصف برج ثور تک پہونچ جاے یعنی ۴۵ روز سے کچھ زیادہ یا اگر تحویل حمل
سے کچھ مقدار پہلے خواہ کچھ مقدار بعد ربیع طبی شروع ہوتی ہے اور نصف ثور تک رہتا ہے — اور فصل خریف طبعی ہمارے ملکون مین مثل پنجاب
وغیرہ جب ہوتی ہے کہ آفتاب اوس مقام کے مقابل مین آے کہ جہان سے ربیع شروع ہوتی ہو اور اتنے زمانہ تک رہتی ہے کہ جس زمانہ
مین آفتاب منطقۃ البروج کا اوس قوس کو طے کریگا جو مقابل قوس ربیع کے ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ فصل خریف ربیع کے چار اوصاف مین
ضد مقابل ہو کہ اکثر بلاد مین رات کو اچھی سردی اور دنکو بجزوی گرمی پڑتی ہو جیسے کنوار کے مہینہ مین ایسا ہی ہوتا ہے اور برگ درختون کا
ابتدا زرد ہونے اور گرنے کی حالت ہی ہو جسمین — فصل گرما اطبا کے نزدیک جبتک گرمی بڑھی رہتی ہے اور شتا یعنی سرما جبتک
سردی بڑھی اوسوقت تک رہتی ہے اور اس بیان سے اچھی طرح معلوم ہوا کہ زمانہ ربیع اور خریف کا اطبا کی راے مین بہت کم ہے نسبت
امتداد زمانہ صیف اور شتا کے — سے مانند کی فصل مقابل گرمیون کے یا اوس سے زیادہ خواہ گرمیون سے کم بھی رہتی ہے جیسا کہ ابھی کہا گیا
ہے — اب اس ہمارے تقریر کا ایسا معلوم ہوا کہ فصل ربیع لوگو یا وہ زمانہ ہے جسمین پہلون کی کلیان اور بیج شجر درختون کے شگوفے نکلتے
ہین اور کونپلین پہوٹتی ہین اور درختونمین ثمر دار ہونا شروع ہوتا ہے اور خریف وہ زمانہ ہے جسمین درختونکے پتون کا رنگ متغیر ہونے لگتا ہے
اور پتیان زرد ہو کر خشک اور گرنے لگتی ہین لہذا پت جھڑ کی ابتدا ہوتی ہے — ان دونون زمانہ کے اور سال بھر مین جسقدر زمانہ باقی رہا وہ
صیف اور شتا کا زمانہ ہوا — اب ہم کہتے ہین کہ وہ فصل ربیع جسکو ابھی ہم بیان کرچکے اوسکا مزاج معتدل ہے اور یہ بات نہیں جیسے
بعض لوگونکو گمان ہوا ہے کہ ربیع کا مزاج حار رطب ہے — تحقیق اور اثبات اس دعوی کا کما حقہ فن طب مین مناسب نہین
فلسفہ طبعی کے حصہ مین اوسکا تحقیق کیجاتی ہے طبیب کو اپنے مسلمات مین سے اسکو مان لینا چاہیے کہ ربیع کا مزاج معتدل ہے
فصل صیف کا مزاج گرم خشک ہے اسلیے کہ جرم آفتاب سمت الراس پہونچتا ہے اور جو خطوط شعاعی آفتاب سے چھوٹ کر زمین

رتا ہے اور اسکے پلٹ جانے مین تو ہم اسی امر کا ہوتا ہے کہ یا تو زاویہ انعکاس شعاع سے زاویہ حادہ پیدا ہوتا ہے اور حادہ بھی وہ جو بہت ہی
چھوٹا ہو یا ایسا متوہم ہوتا ہے کہ جو خط شعاعی آفتاب سے چھوٹ کر زمین پر آتا تھا بر وقت انعکاس شعاع خط پر اوسی شعاع کی لپٹ
گیا کہ زاویہ پیدا ہی نہین ہوا تفصیلی بیان زیادتی حرارت کے سبب کا یہ ہے کہ بعض مسقط شعاع شمس یعنے آفتاب کی شعاع کا جس
جگہہ زمین پر گرتا ہے اور اسکے مثل وہی ہے جیسی مثال مسقط سہم اسطوانہ کی یا مسقط سہم مخروط کی بہ نسبت ثقل کے ہے اور جس طرح
سہم اسطوانہ اور سہم مخروط کا نفوذ خاص اونکے مرکز ثقل مین ہوتا ہے اوسی طرح گویا سہم شعاع کا نفوذ مسقط سہم شعاع مین
ہوا کرتا ہے اور بعض اوضاع شمسی بہ نسبت اوسکے ایسے ہین کہ وہان مسقط شعاع بمنزلہ سطح اور محیط کے یا قریب محیط کے ہوتا
ہے اور سہم شعاع شمسی مین سخونت کا زیادہ ہونا اسیوجہ سے ہے کہ تا ہم جرم آفتاب کی جملہ اطراف سے اوسی سہم کیطرف متوجہ ہوتی
ہے اور مرکز سے ہٹ کر اطراف اور کنارون کے مقامات مین قوت تسخین ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ جس طرف یا کنارہ کو فرض کرو اوس
جگہہ کی جتنی حرارت موجود ہے اور موجود مین سے اوتنی کم ہو بطرف سہم کے جا چکی ہے اوسی کی قوت اوس کنارہ کی شعاع مین
ہوگی پس گرمیون کی فصل مین ہم لوگ سہم شعاع آفتاب مین واقع ہوتے ہین یا قریب سہم شعاع کے اور جس طرح
حرارت آفتاب کی قوت سہم شعاع مین زیادہ ہے اسیطرح مینار شمسی بھی گرمیون مین انہیں لوگون پر مطلع یا جو ساگرد و غبار وغیرہ سے پاک
وصاف ہو زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اونہین لوگون کے جنکی کیفیت اوپر بیان ہو چکی رہی نسبت قرب و بعد جرم آفتاب اور چھوٹا بڑا
ہونا خط شعاعی کا اسکا بیان حصہ نجومی مین فن ریاضی کے اچھی طرح کیا جاتا ہے جسکو علم ہیئت کہتے ہین اور تحقیق زیادتی حرارت
اور شدت حرارت کی فن طبعیات مین کی گئی ہے در طبیب کو اس امور کی بحث کرنی اوسکے فن سے دور کر دی گئی فصل صیف
جس طرح حار ہے اوسکے ساتھ ہی یابس بھی ہے در لیکن اسکے تجربہ اوسمین بالکل نہین ہوتے ہم اسکی وجہ یہ ہے کہ اس فصل مین حرارت
کی شدت ہوتی ہے اور جوہر ہوا کا متحلل ہو جاتا ہے اور ہوا گرم بالیون کو مشابہ طبیعت ناری سے پیدا ہو جاتی ہے لہذا رطوبت فنا
ہو کر خشکی یعنے یبوست پیدا ہوتی ہے ایضاً چونکہ شبنم وغیرہ گرمیون مین نہین پڑتی اور نہ پانی برستا ہے لہذا یبوست زیادہ اس فصل مین
ہوتی ہے فصل شتا یعنے موسم سرما جاڑا ہو رہین چونکہ مخالف موسم گرما کے ہے اسی وجہ ہوا اوسکا مزاج بارد رطب ہے فصل خریف کی
فصل مین چونکہ حرارت صیف کی رفتہ رفتہ گھٹ گئی ہے اور آمد سرما کی وجہ سے ابھی سردی خوب نہین پڑتی اور نیز قرب اور بعد
جرم شمس کے مسقط سہم مرکز کی شعاع اور مسقط سہم شعاع محیط کے وسط اور بیچ مین گویا ہم واقع ہوتے ہین اسیوجہ سے فصل خریف مین حرارت
اور برودت کا اعتدال ہوتا ہے لیکن فصل خریف مین رطوبت اور یبوست کا اعتدال نہ ہوگا کیونکہ رطوبت اور یبوست مین اعتدال
ہو سکے ابھی چند روز بھی نہین گذرے کہ فصل گرما نے ہوا کو بالکل خشک کر دیا ہے چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا کہ ہوا مین کسی طرح رطوبت کا نشان
بھی نہین پاتا اور شبنم یا بارش باران وغیرہ جو ترطیب کے اسباب ہین ابھی پیدا نہین ہوتے جو منافی اسباب اور محلل محففہ کا کرکے ترطیب
پیدا کرین اور حرارت بھی کا مزاج خریف جو مائل باعتدال ہوا ہے یعنے برودت کسقدر پیدا ہوئی پس کسی شی کی تبرید یعنے اوسکے مزاج
مین برودت کا اثر پیدا کرنا اسکی اور صورت ہے اور اوسی مزاج ترطیب پیدا کرنے کی شکل کچھ اور ہے اسلیے کہ برودت کیطرف کسی مزاج
کو پہونچانا آسان ہے اور بسہولت ممکن ہے بہ نسبت اسکے کہ اوسکی یبوست زائل کرکے مائل برطوبت کرین ۔ ایضاً اگر کسی مزاج
کی تبدیل بطرف ترطیب کے بذریعہ تبرید کے کرنا ایسا آسان نہین ہے جسطرح حرارت کے ذریعہ سے تخفیف کا پیدا کرنا آسان ہوتا ہے اسلیے

کہ تھوڑی سی حرارت سے یبوست فوراً پیدا ہو جاتی ہے اور تھوڑی سی برودت سے ترطیب کبھی پیدا نہیں ہوتی بلکہ امر بالعکس ہے کہ تھوڑی سی حرارت ترطیب کی پیدا
کرتی ہیں، اقوی ہے جس وقت کسی جسم میں بوجہ برودت کی مادہ پیدا ہوا ہو کیونکہ اندک حرارت سے تبخیر پیدا ہوتی ہے پس ترطیب حاصل ہوتی ہے
اور اوسی اندک حرارت سے تحلیل پیدا نہیں ہوتی کہ یبس پیدا کرے۔ یہ تھوڑی سی برودت تکثیف مسامات کر سکے تنقیہ رطوبات کے ذریعہ سے جمع
رطوبات نہیں کر سکتی اسی وجہ سے فصل ربیع کا مرطوب رہنا بوجہ ابقا ای رطوبت شتا کی محسوس نہیں ہے جیسے طرح خریف میں خشکی فصل گرما کی محسوس
ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت ربیع کی معتدل ہو کر کم ہو جاتی ہے اتنے زمانہ قلیل میں کہ اوتنے زمانہ میں یبوست میں خریف کی برودت خریف سے
اعتدال پیدا نہیں ہوتا ہو۔ شاید کہ فعل ترطیب کا برودت سے صادر ہونا اور فعل تجفیف کا حرارت سے پیدا ہونا اس کیفیت خاصہ سے کہ اوس حرارت
سے ترطیب ہو جاتی ہے اور اوسی برودت سے تجفیف نہیں ہوتی یہ فعل مشابہ نسبت میں عدم و ملکہ کے ہو کہ فاعل ترطیب کو ایجاد امر وجودی کا کرنا
پڑتا ہے اور فاعل تجفیف کو ایجاد کسی امر کی کرنی نہیں پڑتی ہو بلکہ فقط کسی امر وجودی کو فنا کر دینا اسی سے تجفیف پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے
ان دو فاعلون کی افعال میں تضاد کا تقابل نہو گا۔ کیونکہ تجفیف کا فعل اس مقام پر یعنی فصول کے امزجہ میں نا پس یہی ہے کہ جوہر رطب
یا کسی رطوبت کو مفقود کر دینا اور یہ امر اوسی حرارت سے ہی پیدا ہو سکتا ہے برخلاف ترطیب کی اسلیے کہ ترطیب کو پیدا کرنا نہیں کسی جوہر یا جوہر
کا مفقود کر دینا درکار نہیں ہے بلکہ ایک جوہر رطب کا ایجاد کرنا چاہیے لہذا نسبت درمیان فعل ترطیب اور فعل تجفیف کے بلکہ اس بنا پر نسبت
درمیان رطوبت اور یبوست کی بھی تقابل عدم اور ملکہ کی ہوئی کہ یبوست امر عدمی ہے اور رطوبت ملکہ اور امر وجودی ہے پس ظاہر ہوا کہ امر
عدمی یعنی یبوست کو پیدا کرنے میں زیادہ وقت اور احتیاج امور متعددہ کی نہو گی لہذا بآسانی پیدا ہو جاویگی بخلاف رطوبت کی۔ کسی شخص
کو یہ اشتباہ عارض نہو کہ جب ہم ہوا کو کبھی یابس اور کبھی رطب بولتے ہیں تو اوس سے مراد ہماری یہ ہوتی ہے کہ صورت ہوا کی یا کیفیت
طبعی ہوا رطب خواہ یابس ہے لہذا جو فصل مرطب ہوگی وہ ایجاد اوس ہوا کی کریگی جسکی صورت یا کیفیت اصلی مرطب ہو اور جو فصل مجفف ہو
جیسے فصل گرما وہ ایجاد ایسی جوہر کا کریگی جو دراصل یابس ہے پس ترطیب اور تجفیف میں تقابل عدم اور ملکہ کا نرہے گا بلکہ ہم فن کلیات میں طبع کی ہوا
کی رطب خواہ یابس یا [illegible] ہونے کا کچھ تعرض نہیں کرتے خواہ تھوڑا سا تعرض کسی اور غرض سے کبھی کر دیتے ہیں ان اس فن میں ہوای رطب سے ہماری مراد
فقط یہی ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بہت سے بخارات مائیہ ملگئے ہیں اور لہذا مرطوب ہو گئی ہے یا ہوای رطب سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بوجہ
کثافت جو تکثیف سے کسی امر خارجی کی پیدا ہوئی ہے اسکی کیفیت مثل رطوبت بخار مائی کے ہو گئی ہے اور ہوای یابس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ
اس ہوا سے وہ بخارات مائی جنہوں نے اسکو مرطوب کر دیا تھا جدا ہو گئی اب یہ ہوا یبوست میں مشابہ جوہر ناری کے ہو گئی ہے بوجہ تخلخل کے یا مراد
یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بخارات ارضیہ زیادہ ملگئے ہیں اب اس ہوا کا جوہر بوجہ اختلاط بخارات ارضیہ کے مشابہ جوہر ارض کی یبوست میں ہو گیا
ہے نتیجہ ساری بیانات کا یہ ہوا کہ ربیع سے فضول رطوبات شتا کی تھوڑی سی حرارت زائل کر کے اوسمیں اعتدال بہ نسبت رطوبت اور یبوست
کے پیدا کر دیتی ہے اور یہ تھوڑی سی حرارت اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ آفتاب قریب سمت الراس کے ہوتا ہے اور خریف میں تھوڑی سی برودت
جو بعد شمس سے سمت الراس سے پیدا ہوتی ہے وہ برودت ہوا کو مرطوب نہیں کر سکتی۔ علاوہ اس دلیل کے اگر تمہارا جی چاہے تجربہ سے
بھی اس دعوی کو ثابت کر سکتے ہو سرد ہوا میں مثلاً خشک کپڑے کو لٹکا دو اور گرم ہوا میں تر کپڑے کو اوسکے بعد امتحان کرو اور دونوں کو مثلاً ایک
گھنٹہ لٹکنے دو پھر دیکھو تو سہی کہ تر کپڑا جلد خشک ہوا یا خشک کپڑے میں نمی جلد آئی جب تجربہ کرو گے یہی معلوم ہوگا کہ جتنی جلد تر کپڑا خشک ہوتا ہے
اوتنی جلدی سے خشک کپڑے میں تری نہیں آتی اس سے بھی ثابت ہوا کہ تھوڑی سی برودت مرطوبت پیدا نہیں کر سکتی ہے اور تھوڑی سی حرارت

تجفیف پیدا کردیتی ہے۔ علاوہ ان دلائل اور تجربات کے رطوبت سرما کی معتدل ہوجانے پر فصل ربیع کی اوسنے حرارت سے اور بھی ایک
شی ہے وہ یہ ہے کہ رطوبات کا ٹہرنا جو سرما میں (خواہ اوسکو ہم فرض کرویا جو کہ سرد و تر فرض کریں) ہو نہیں سکتا جب تک کہ ہوشیا اون رطوبات کو جاذب
رطوبت سی برابر امداد نہ پہونچا کرے اور ابتداء یبوست جو محتاج جذب کی امداد فصل کی نہیں ہے جو اجسام کیلئے ہے مثل فواکہ تروتازہ کے ہوا میں
رہتے ہیں یا خود ہوا جو زیر آسمان رہتی ہے ان سب اشیا میں رطوبت کا باقی رہنا محتاج مدد اسی کی ہے کہ خود ہوا جو شدید البرد ہو انکی ترطیب
باقی نہیں رہ سکتی اسلیے کہ ہوا کو جو ہم شدید البرد کہتے ہیں اوسکی شدت برودت کو ہم قیاس اپنے بدن کے خیال کرتے ہیں اور ہوا کی برودت
اون آباد مقامات پر جو پیش نگاہ ہمارے ہیں اسقدر نہیں ہے کہ وہ تحلیل سے ترطیب پیدا کرے بلکہ یہ ہوا جو اطراف اور وادیات میں اسی سبب
محلل ہے کہ اوسمیں دہوپ اور ضوء ستارگان کی قوت پہونچا کرتی ہے جس وقت یہ سرد ہوا کو ابر وغیرہ کیوجہ سے نہ پہونچے اور تحلیل سے تر باقی رہے بہت
جلد جفاف اور خشکی ان اشیا میں بلکہ خود ہوا مذکور میں پیدا ہوجاتی اور فصل ربیع میں تحلیل اکثر ہوتا ہے اور تبخیر بہت کم ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے
کہ تبخیر دو امر سے پیدا ہوتی ہے (۱) حرارت لطیفہ اور مقدار میں کم جو ظاہر زمین پر ہوتی ہے (۲) وہ حرارت جو اندر زمین کے پوشیدہ
اور مخفی ہوتی ہے اوسکا اتنا قوی ہونا درکار ہے کہ زمین کے اوپر تک اثر ظاہر ہو جاوے اور یہ دونوں سبب تبخیر کے فصل شتا میں موجود
ہوتے ہیں اسلیے باطن زمین جاڑوں میں بہت گرم ہوتا ہے اور باطن ارض کا جاڑوں میں زیادہ گرم ہونا اصول طبیعات میں بیان
ہوچکا ہے اور حرارت جو کی جاڑوں میں بہت ہی قلیل ہوتی ہے لیکن سرما میں دونوں سبب تبخیر کے موجود ہیں شدت حرارت باطنی ہوکر
زمین کی تصعید ابخرہ پیدا ہوتی ہے اور کمی حرارت جو کی وجہ سے تحلیل نہ ہوجاتی ہے خصوصاً برودت کیوجہ سے خود ہوا میں تکاثف پیدا
ہوا کو مستحیل طرف بخاریت کی کردیتا ہے اور فصل ربیع میں نہ تو باطن زمین میں زیادہ حرارت ہوتی ہے اور نہ جو سرما میں اسقدر کمی حرارت
کی اسیوجہ سے تحلیل فصل ربیع میں قوی تر ہے بہ نسبت تبخیر کے اسلیے کہ حرارت باطن ارض کی فصل ربیع میں نہایت ہی کم ہوجاتی
ہے اور جو کچھ ہوتی ہے وہ فقط اتنی ہم ضعیف کیوجہ سے زمین کے اوپر آجاتی ہے ۔ ایضاً فصل ربیع میں زمین کے اوپر ایک ایسی حرارت
دفعۃً ظاہر ہوتی ہے جو حرارت مبخرہ سے زیادہ قوی تر ہوتی ہے یا تو شاید اوسکی تبخیر بڑا نایدنا ہوتی ہے اسلیے کہ اوس حرارت کو مادہ پر غلبہ
اور تسلط زیادہ ہوتا ہے اور ہمراہ اوسکے تبخیر لطیف کی زیادتی حرارت جو کی ہوکر تحلیل کو تمام کردیتی ہے ۔ یہ آثار اور افعال اکثر پیدا ہوتے
ہیں اور صدہا ان آثار کا تنہا انہیں اسباب مذکورہ بالا سے ہوتا ہے اور اگر اور اسباب ارضی و سماوی انکی ہمراہ ہوں تو آثار مغایر آثار مذکورہ
کبھی پیدا ہوسکتے ہیں ۔ پھر یہ بھی ہے کہ ربیع میں بوجہ سبق تحلیل ضعیف کے مادہ بخارات میں کثرت اسقدر ہوتی جو بخار رہا ہمانتک پہونچ کے لطیف
ہو کے جسقدر فصل شتا میں کثرت ہوتی ہے انہیں اسباب کو نظر کرکے واجب ہے کہ ربیع کے یبوست اور رطوبت میں بھی مائل باعتدال
ہو اور [illegible] حرارت اور برودت میں معتدل ہے لیکن یا ثبوت ہم اوائل ربیع کو مائل بہ رطوبت ہونا تجویز کرتے ہیں اور اسکے ساتھ یہ بھی خیال کرتے
ہیں کہ اوائل ربیع کا بعد اعتدال رطوبت اور یبوست سے اور میلان بطرف رطوبت کی اتنا نہیں ہے جسقدر کہ مزاج اوائل خریف
کو یبوست اور مائل بہ یبوست ہے ۔ لیکن ان فصل خریف میں شدت اعتدال حرارت اور برودت کی بھی اگر ہم قائل نہ ہوں تو بعید از
صواب نہ ہوگا (بلکہ رائے صائب یہی ہے کہ خریف میں بہ نسبت حرارت اور برودت کے بھی زیادہ اعتدال نہیں ہے) اسلیے کہ ٹھیک دوپہر
کا زمانہ فصل خریف کا مشابہ گرمیوں کے ہوتا ہے اور کنارے کی دھوپیں تو جیسی سخت ہوتی ہیں اونکو سب ہی خوب جانتے ہیں اور
اول اوقات میں خریف کی مشابہت موسم سرما کے پیدا ہونے کا سبب یہی ہے کہ ہوا ایسی خریفی میں بھی بشدت ہوتا ہے اور اسی سبب

کیونکہ جسم قبول التسخین کی استعداد بہی زیادہ ہوتی ہے اور سیتحال ہوا ناریت کی طرف اسوجہ سے ہوتا ہے کہ فصل گرما ابہی گذر چکی ہے جسکی ہوا لون ہوا کرتی تہی اوسی فصل کی حرارت نے ہوائے خریفی کو آمادہ استحالہ مذکورہ کر رکہا ہے اور خریف کی راتین سرد ہوتی ہین اسلیے کہ ہماری سمت الراس سے آفتاب دور ہوتا ہے اور ہوای خریف جو لطیف اور متخلخل ہوتی ہے بشدت قبول تاثیرات ہو جاتی ہے جو موثرات اوسی ہوا پر وارد ہوں — اور فصل ربیع زیادہ تر قریب باعتدال ہے حرارت اور برودت مین اسلیے کہ اگرچہ آفتاب سمت الراس سے ہماری ربیع مین بہی اوسیقدر ہوتا ہے جسقدر کہ خریف مین ہوتا ہے لیکن پہر بہی جو ہوا ربیع مین قبول التسخین اور تبریدکی قابلیت اوسقدر نہین رکہتا جسقدر کہ خریف مین رکہتا ہے اسیوجہ سے ربیع کی رات اعتدال حرارت اور برودت مین دن سے زیادہ مختلف نہین ہوتی کچہ تہوڑی سی برودت یا خنکی جو گوارا ہے شب کو ہو جاتی ہے — اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ تم کہتے ہو کہ ہوا خریف مین لطافت زیادہ ہوتی ہے پہر کیا وجہ ہے کہ رات کو اوسی ہوا مین برودت آجاتی ہے اور سردی پڑتی ہے اور ربیع کی شب سے خریف کی شب مین زیادہ سردی ہوتی ہے حالانکہ لطافت ہوا کی بنا پر ہوای خریفی شب مین بہ نسبت ربیع کی گرم ہونی چاہیے (جواب) یہ ہے کہ ہوای خریف مین چونکہ تخلخل زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے جسطرح قبول حرارت جلد کرتی ہے اوسی طرح شب کو اثر برودت کی بہت جلد قبول کرتی ہے اسی طرح پانی بہی زیادہ متخلخل ہوتا ہے اور لطافت بہی اوسمین زیادہ ہوتی ہے اسی واسطے اگر پانی کو گرم کرکے اوسکو برف جمانی منظور ہو بہ نسبت سرد پانی کے گرم پانی بہت جلد جم جائیگا اسلیے کہ برودت ہوا کی گرم پانیمین بوجہ تخلخل کے زیادہ نفوذ کرتی ہے — ایک یہ بہی بات ہے کہ ربیع کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو اتنا نہین ہوتا ہے جسقدر خریف کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ربیع مین ہمارے ابدان جاڑون کی سردی سے نکلکر گرمی کیطرف آیا چاہتے ہین تو بدن کو سردی کی خوگری ہوتی ہے اور جاڑونکی سردی دیکہا دیکہاتی برودت کی تحمل ہو جاتی ہین اب تہوڑی سی برودت ربیع کی ناگوار نہین ہوتی بلکہ خوش آیند معلوم ہوتی ہے بخلاف فصل خریف کے کہ اوس سے پہلے گرمی ہوتی ہے اور گرمی کی خوگر ہمارے ابدان نئے نئے سردی کیطرف آئے ہین لہذا احساس برودت کا زیادہ کرتے ہین — یہ بہی ایک وجہ خریف مین سردی زیادہ معلوم ہونے کی ہے کہ فصل خریف متوجہ سرما کی طرف ہوتی ہے یعنے جاڑونکی آمد آمد کی خبر دیتی ہے لہذا خریف کو مناسبت قوی زمستان سے ہے اور ربیع چونکہ گرما کیطرف متوجہ ہوتی ہے — یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ اختلاف فصول چہارگانہ ہر اقلیم مین خاص خاص امراض پیدا کرتا ہے لہذا طبیب پر واجب اور لازم ہے کہ ہر ایک اقلیم کی نسبت اضرار فصول کو اچہی طرح پہچان لے تاکہ ابدان کو مضرات سے بچاسکے کیطرف اور تدبیر حفظ ما تقدم کی بخوبی کرے اور اوسپر بوجہ جہالت اصول تدابیر کے یہ امر مخفی نہ ہے — کبہی کسی فصل کا ایکدن خواص اور آثار مین مشابہ کسی اور فصل کے دن سے ہو جاتا ہے مثلا ایکدن کی کیفیت بوجہ اسباب سماوی وارضی کے جاڑون کی سی ہو جاتی ہے اور دوسرے دن جیٹہ بیساکہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور ایکدن ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی دوپہر مین سردی اور دوپہر مین گرمی ہو جاتی ہے

چوتہی فصل احکام فصول اور تغاتر آثار کے بیان مین

(۱) عموماً یہ بات ہے کہ ہر ایک فصل اوسی مزاج کو موافق ہوتی ہے جو مزاج صحیح اوس فصل کے مناسب ہو (۲) اور جسکو کسی قسم کا سوء مزاج مناسب کیفیت کسی فصل کی عارض ہو ایسے مزاج کو وہ فصل مضرت سی پہونچاتی ہے (۳) ہان اگر کسی فصل مین انحراف اعتدال سے بیش از حد پیدا ہو جائے اوسوقت ہر مزاج کو مضر ہوتی ہے یعنے جس مزاج کے یہ فصل مناسب بلحاظ کیفیت تہی اوسے مضر ہوتی ہے اور جسکو بحالت اعتدال خود مضر تہی اوسی تو بدرجہ اولی مضر ہوگی اسلیے فرد

حال انکا بہت ردی ہوتا ہے خصوصاً جسمین مرض سل کا ہو ۔ اور چونکہ ربیع بلغمی مزاج مین مواد بلغم کو متحرک کرتی ہے اس جہت سے سکتہ اور فالج اور اوجاع مفاصل پیدا
ہوتا ہین ۔ ان امراض مین واقع ہونیکا سبب ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ حرکات بدنی و نفسانی بافراط صادر ہوتی ہین اور مسخنات کا استعمال بھی زیادہ کیا جاتا ہے کہ یہ دونون
باتین الطبیعت ہوا کو معین ان امراض کے حدوث پر کرتی ہین ۔ امراض ربیع سے نجات دینے والی کوئی چیز مثل فصد اور استفراغ اور تقلیل طعام کے نہین ہے اور شراب بھی زیادہ پانی
ملا ہوا اور اسکی قوت سکر توڑ ڈالی گئی ہو اوسکا بھی استعمال بکثرت کرنا اکثر امراض ربیعی سے نجات دیتا ہے ۔ لڑکون کے مزاج سے اور جنکا مزاج اونکے مزاج سے قریب ہے فصل ربیع بہت
موافق ہوتی ہے ۔ فصل شتا یعنی جاڑونکی فصل مین ہضم بخوبی ہوتا ہے اسلیے کہ جوہر حار غریزی یعنی روح اور خون جو اندر بدنکے ہوتا ہے اور تحلیل نہین پاتا بس قوت ہضم کی
جو متعلق بحرارت اندرونی ہے بڑہجاتی ہے یہ بھی ایک سبب ہے کہ فواکہ اس فصل مین کم پیدا ہوتی ہین اور اکثر آدمی غذاے حقیقی پر قناعت کرتے ہین اور حالت امتلا مین حرکات بھی
کم کرتے ہین اور گرم کپڑونکی پناہ مین رہتے ہین ۔ اس فصل مین تیزی اخلاط صفراوی اور سب فصلون سے زیادہ ٹوٹ جاتی ہے بوجہ برودت کسی فصل کی اور چھوٹے ہوتے دن اور بڑی ہوتی
راتکی اور مواد کا احتقان یعنی گھٹنا اندرون جسم کے زیادہ ہوتا ہے اور مفتحات اور ملطفات کے استعمال کی حاجت زیادہ ہوتی ہے ۔ جاڑونکی بیماریان اکثر بلغمی ہوتی ہین اور بلغم
کی پیدایش بھی اس فصل مین زیادہ ہوتی ہے یہان تک کہ اکثر قے بھی بلغمی ہوتی ہے اور جو ورم اس فصل مین ہوتے ہین تو اکثر مائل بسپیدی ہوتا ہے زکامی امراض کی کثرت
ہوتی ہے ۔ ابتدا ان امراض کی ہواے بلغمی سے ہوتی ہے اوسکے پیچھے ذات الریہ ذات الجنب ۔ بحۃ الصوت یعنی بستگی آواز اور اوجاع حلق ہوتے ہین ۔ اوسکے بعد خاص پہلو مین
اور پشت مین درد پیدا ہوتا ہین ۔ اور پٹھون مین آفت اور درد سر کہنہ بلکہ سکتہ اور صرع بھی پیدا ہوتی ہے ۔ یہ سب امراض بجہت کثرت احتقان مواد بلغمی کے عارض ہوتے ہین
بڈہونکو جاڑے مین بہت اذیت ہوتی ہے اور اسیطرح جنکا مزاج انکے مشابہ ہے ۔ اور متوسطین کو لوگونکو جاڑون مین نفع پہونچتا ہے ۔ بول کو سوا اس فصل مین زیادہ ہوتے ہین یہ گرمی
کے ۔ اور مقدار بول کی زیادہ ہوتی ہے ۔ فصل گرما کی تحلیل اخلاط کے قوت اور افعال طبیعیہ کو ضعیف کرتی ہے اسلیے کہ تحلیل مین افراط ہوتی ہے اور خون اور بلغم کم ہوتا ہے اور صفرا زیادہ ہو جاتا ہے
آخر مین اس فصل کے صفرا سیاہ باقی رہجاتا ہے اسلیے کہ رقیق کی تحلیل ہو جاتی ہے اور غلیظ مین صلابت اور احتقان پیدا ہوتا ہے ۔ اور مشائخ مین اور جنکا مزاج قریب مشائخ کے ہے
قسم کی قوت گرمیون مین پیدا ہوتی ہے ۔ رنگت زرد ہو جاتی ہے اسلیے کہ خون کی تحلیل ہوتی ہے جس سے سرخی کی پیدایش ہو ۔ جو بیماریان عادی گرمی کی فصل مین ہوتی ہین بہت
جلد رفع ہو جاتی ہین اسلیے کہ قوت جسوقت قوی ہوا اور ہوا اوسکو معین تحلیل ہو بلا انضاج مادہ مرض کا کم کرکے اوسکو دفع کرتی ہے ۔ اور اگر قوت مین ضعف ہو حرارت ہوائی بجہت
سستی اور ارخا پیدا کرنیکی ضعف کو بڑہا دیتی ہے پس قوت ساقط ہو جاتی ہے اور موت پیدا کرتی ہے جس فصل مین صیف کی حرارت اور یبوست ہو امراض کو جلد
بحران کی طرف لاتی ہے اور صیف رطب مشابہ ہے تمام مادہ کو خوب گرفت کرتی ہے اور امراض کی مدت اوسمین طولانی ہوتی ہے اسی جہت سے اکثر قروح کا انجام آکلہ کیطرف ہوتا ہے اور استسقا
اور زلق الامعا عارض ہوتا ہے ۔ اور طبیعت نرم ہو جاتی ہے اور ان سب کو بسبب کثرت اور تواتر رطوبت کا اوپر سے نیچے کیطرف خصوصاً سر سے رطوبات کا اوترنا اسمین ہوتا
ہے ۔ امراض فصل گرما کی حماے غب اور مطبقہ اور محرقہ اور لاغر ہو جانا بدنکا اور اوجاع مین درد کان کا ۔ اور رمد یعنی آشوب چشم اس فصل مین اکثر عارض ہوتے ہین خصوصاً
جسوقت اس فصل مین ہوا کم ہو اور حمرہ اور بثور یعنی پھنسیان جو اس فصل کی مناسب ہین زیادہ پیدا ہوتی ہین ۔ اگر صیف ربیعی ہو یعنی ہوا ربیع کی اوسمین ہو کہ
حرارت اور برودت اور یبوست کم ہو تو اوسوقت تپونکا حال اچھا ہوتا ہے خشونت اور حدت یابس تپونمین کم ہوتی ہے اور عرق زیادہ نکلتا ہے بحران کی [illegible]
بخوبی ہوتی ہے اسلیے کہ حار رطب بخار ان کے مناسب ہے کہ حار تحلیل کرتا ہے اور رطب ارخا اور توسیع مسام کرتا ہے ۔ اگر صیف جنوبی
ہو اوسمین وباؤن کی کثرت ہوتی ہے اور بیماریان مثل جدری اور حصبہ کی بکثرت ہوتی ہین ۔ اور اگر صیف شمالی ہو کہ مائل بہ برودت
او یبس ہو تو وہ صحت زیادہ پیدا کرتی ہے لیکن اوسمین امراض عصر بہت عارض ہوتے ہین ۔ امراض عصرہ بیماریان ہین جو سیلان [illegible] سے
بجہت حرارت باطنی اور ظاہری کے پیدا ہوتی ہین جسوقت اون مواد سائلہ سے برودت ظاہری ملا اونکو نچوڑے یہ بیماریان جیسے نوازل اور
نزلون کے ہمراہ جو بیماریان ہوتی ہین ۔ اگر صیف شمالی یابس ہو تو بلغمی مزاج اور نسوان کو نفع پہونچاتی ہے ۔ اور صفراوی مزاجونکو

یا ایسی جسمین آنسو کم نکلین اور حمیات حادہ عفونت لاحق ہوتے ہین اور صفرے کے احتراق سے جو ابتدا ان کے غلبہ سے ہوا کا ہوتا ہے خریف مین امراض کی کثرت
ہوتی ہے اسلیے کہ آدمی پہلے تو ایسے دنونکی حرارت آفتاب مین جلتے پھرتے ہین پھر اونکو سردی کی شب ہوتی ہے اور میوہ جات کی کثرت پیدا ہوتی ہین جنکے کھانے
سے اخلاط فاسد ہوجاتے ہین اور قوت گرمیون مین تحلیل ہوجاتی ہے اور اخلاط خریف مین بسبب ماکولات ردی کے فاسد ہوجاتی ہین اسلیے کہ طبیعت
تحلیل گرمیون مین ہوجاتی ہے اور کثیف متفرق ہوکر باقی رہ جاتے ہین اور اگر کوئی خلط بسبب برانگیختہ کرنے طبیعت کی آمادہ دفع اور تحلیل پر ہوتی ہے
رات کی برودت اوسکو بستہ کردیتی ہے اور خون فصل خریف مین بہت کم ہوجاتا ہے بلکہ فصل بسبب انکے بارد یابس مزاج کے مخالف مزاج خون کے ہے
کہ وہ حار رطب ہے اسی جہت سے تولید خون بر فصل معین نہین ہوتی اور فصل صیف مین چونکہ پہلے سے تحلیل خون کی اوسمین ہو چکی ہے وہی قلت اس
فصل مین باقی رہتی ہے۔ اور اخلاط صفراوی زرد خواہ سیاہ کی کثرت ہوتی ہے اور اخلاط سیاہ اس جہت سے زیادہ ہوتے ہین کہ صیف کی حرارت سے خلط صفرا
خاکستر ہوجاتی ہے اسلیے خریف مین سودا کثرت پیدا ہوتا ہے۔ صیف اخلاط کو خاکستر کرتی ہے اور یہ یبوست پیدا کرتی ہے اور خریف اوسکا سرد کرتی ہے۔ ابتدا
خریف کی سیقہ موافق مشائخ کے مزاج کے ہوتی ہے اور اخیر اس فصل کا اونکو بشدت مضر ہوتا ہے امراض خریف کی یہ ہین جرب منتشر یعنی خارش خشک اور
قوبا یعنی سعفہ اور سرطان اور اوجاع مفاصل اور حمیات مختلطہ یعنی مرکب۔ اور جمیع امراض بسبب کثرت خلط سودا کے جسکی دلیل مذکور ہو چکی۔ اور اسی سبب
طحال بڑھ جاتی ہے۔ اور تقطیر البول بھی اسی فصل مین عارض ہوتا ہے کہ مزاج مثانہ کا حرارت اور برودت مین مختلف ہوجاتا ہے۔ اور عسر البول بہ نسبت
تقطیر البول کے زیادہ ہوتا ہے اور زلق الامعاء اسی جہت سے پیدا ہوتا ہے کہ برودت فصل کی تزریق اخلاط کو باطن کیطرف دفع کرتی ہے۔ اور عرق النساء
پیدا ہوتی ہے اور ذبحہ صفراوی خریف مین ہوتا ہے اور ذبحہ بلغمی ربیع مین اسواسطے کہ مبدء ہر ایک کا ان دونون موسمون مین سے وہ زمانہ ہے جسکا ہر ایک کے
زمانہ وجود کی فصل سے پہلے جو فصل ہے برانگیختہ کرے یعنی ذبحہ بلغمی ربیع مین اس جہت سے ہوتا ہے کہ جاڑون کی فصل جو ربیع سے مقدم ہے بلغم کو برانگیختہ
کردیتی ہے اور ذبحہ صفراوی خریف مین بسبب تحریک ان صفرا کی فصل صیف مین ہوتا ہے۔ اور فصل خریف مین ایلاوس یابس کی بھی کثرت ہوتی ہے اور سبھی
سکتہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور امراض ربو اور دوشیت اور دوران بھی پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ حرکت فضول کی صیف مین ہوکر خریف مین اوسکا عصر یعنی
نچوڑ ہوکر کھجاتی ہوتی ہے پیٹ مین کیڑے بھی خریف مین زیادہ پیدا ہوتے ہین کہ قوت ہاضمہ ہضم اور دفع سے ضعیف ہوتی ہے۔ عبدہ کی بھی اس فصل مین
کثرت ہوتی ہے خصوصاً اگر خریف مین بیمار ہوئی الخصوص اوس شخص کو اگر فصل صیف بہت حار گذری ہو۔ جنون بھی اس فصل مین زیادہ ہوتا ہے اس جہت
کہ اخلاط صفراوی مین حرارت پیدا ہوتی ہے اور اخلاط سوداوی ہے اور اخلاط صفراوی کی ترکیب ہوتی ہے۔ خریف اون بیمارون کو جنکے ریان قرحہ ہوتے ہین
اصحاب سل کو بہت مضر ہے اور اگر سل کی ابتدا ہو اور بخوبی یہ مرض ظاہر ہو اس فصل مین اوسکا اشتباہ برطرف ہوجاتا ہے اور بخوبی اوسکے آثار ظاہر
ہوجاتے ہین۔ وقت مفروہین جو لوگ مبتلا ہوں انھین بھی فصل خریف بسبب خشکی پیدا کرنے کے بہت مضر ہے۔ بقایا یہ امراض صیف کی اسلیے فصل خریف
بمنزلہ ثمر ہوتی ہے احوال خریف یہی کہ طالب سطیر ہو اور بدترین خریف وہی جسمین یہ بہت زیادہ ہو

فصل ساتوین سال کی احکام مرکب کے

بیان مین جسوقت شتاء جنوبی کے بعد ربیع شمالی پیدا ہو اور اوسکے بعد فصل گرمی کی بہت گرم ہو اور پانی بہت برسے اور ربیع مین صفرا تخم مواد کا نہو
تا اثنائے صیف آجائی ایسے سال کی فصل خریف مین لڑکے بہت مرینگے اور پیچش امعاء اور قرح امعاء اور غب غیر خالص جسکے زمانے مین طول ہو کثرت پیدا ہو
اگر جاڑون مین اس سال کی رطوبت زیادہ ہو جن حاملہ عورتون کی جننے کی ربیع مین امید ہو انکی بسبب اونکے حمل کا اسقاط ہوجاتا ہے اور اگر بہ ربیت لڑکا
پیدا بھی ہو تو ضعیف الخلقت ہوتا ہے اور اوسکے مرجاتا ہے یا سقیم الحال اور بیمار رہتا ہے۔ اور اکثر آدمیون کو رمد یابس اور اسہال خون اور نزول کثرت عارض
ہوتے ہین خصوصاً بلغمی مزاج کو کہ اونکے بھیجے مین انصباب نزول ہوتا ہے اکثر قوی رگ مفاجات مرجاتی ہین اسلیے کہ مسالک روح مین ہجوم نزلات کا دفعۃً کثرت

اوسکی سمت بہت آبادی ہوتی ہے بہ نسبت اون بلاد کے جو اوس دائرہ و مدار کے خط استوا اور شمالی ہے واجب ہے کہ اون شخص کے قول کی تصدیق کیجاے جسکی
یہ رای ہے کہ جو مقام نیچے معدل النہار کے ہے قریب باعتدال ہے اسواسطے کہ سبب آسمانی اوس جگہ پر گرمی پیدا کرنیوالا ایک ہی ہے اور وہ سبب
مسامتت آفتاب کی سمت الراس سے ہے اور یہ مسامتت یعنی سامنا نہار زیادہ موثر نہیں ہے بلکہ مسامتت کا ہمیشہ رہنا البتہ موثر قوی ہے اسواسطے گرمی
بعد نصف النہار کے شدید ہوتی ہے بہ نسبت ٹھیک دوپہر کے اور اسیواسطے گرمی بوقت ہونے آفتاب کے آخر سرطان اور اوایل اسد میں ہوتی ہے بہ نسبت اوسکے کہ آفتاب
نہایت میل کلی کو پہونچے حالانکہ قرب اور مسامتت بہ نسبت ہمارے اسوقت زیادہ ہوتی ہے اور اسیواسطے جسوقت کہ آفتاب راس سرطان سے گذرتا ہے اوس
وقت تک کہ جو اوس سے میل جزوی میں کم ہے تسخین اور حرارت اوسکی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوسوقت کے کہ جب آفتاب کو میل معدل النہار سے یا راس حمل کے ہو اور
ابھی راس سرطان تک نہ پہونچا ہو اور جو بقعہ کہ پاس خط استوا کے ہے اوسکی سمت الراس سے آفتاب کو مسامتت چند روز رہتی ہے اوسکے بعد بہت جلد آفتاب
اوس مقام سے دور ہو جاتا ہے اسلیے کہ زیادتی اجزاے میل کی نزدیک تقاطع کے (یعنی وہ دو نقطے جو نقطۂ اعتدالی کہلاتے ہیں) کے بہت زیادہ ہے بہ نسبت زیادتی اجزاے
میل نزدیک دونوں نقطۂ انقلاب کے یعنی انقلاب صیفی و شتوی بلکہ نزدیک دونوں نقطۂ انقلاب کی تین یا چار خواہ کچھ زیادہ دنکی حرکت چونکہ محسوس نہیں ہوتی کچھ
اثر ظاہر نہیں کرتی ہے پھر چونکہ متصل میل کلی کے یہی کیفیت ہوتی ہے خواہ شمالی ہو خواہ جنوبی کہ آفتاب گویا ٹھیرا ہوا ہے اوس مقام پر مدت دراز تک رہتا ہے
اس مدت سے فعل تسخین کا اوس سے زیادہ صادر ہوتا ہے جو تم نے سمجھا ہے قریب قریب مدارات یومی کے متصل میل کلی کے ہیں اگرچہ بعد انحراف کے نقطہ میل کلی سے
ہر روز بقدر یکدقیقہ کمی ہوتی ہے مگر یہ کمی اور بیشی حرارت اور سخونت کی کمی کرنے میں کچھ موثر نہیں ہوتی اور قیاس مقتضی اسکا ہے کہ بہت دنوں تک موثر نہ ہو چنانچہ
کہ اگر ایک مکان کی ہوا اوس میں کوئلہ کی آگ سے گرم کیجاوے جب وہ مکان خوب گرم ہو جاے تو پھر اوس مکان کی گرمی باقی رہنے کے واسطے اوسی مقدار گرمی
باقی رکھنے کے واسطے تھوڑی سی آگ کافی ہوگی اور گرمی بڑہانے کے واسطے بشرطیکہ وہ گرمی سابق موجود ہو تھوڑی سی آگ کافی ہوگی یہی حال حرارت آفتاب
جبکہ بوقت آفتاب میل کلی کو پہونچتا ہے اور یہ سماوی حرارت غالب آجاتی ہے بہ نسبت اوس حرارت کے میل کلی سے انحراف آفتاب کا اور مایل بجنوب ہونا
جستہ جستہ قریب میں کمی کرتا ہے حرارت بہت دنوں تک نہیں گھٹتی بلکہ تھوڑے دنوں تک بڑہتی جاتی ہے غرض اس بات کا اعتقاد کرنا چاہیے کہ جن بلاد کا
عرض قریب میل کلی کے ہے اونمیں حرارت اور گرمی زیادہ ہوتی ہے اور بعد اوسکے اون بلاد میں گرمی زیادہ ہوتی ہے جو دونوں طرف کو میل کلی سے پندرہ
درجہ کے قریب ہو ایسی گرمی خط استوا کے نیچے باوجود مسامتت آفتاب کی سمت الراس پر نہیں ہوتی جیسے اون آبادیوں میں جو قریب پاس سرطان کے
ہیں کہ وہ مسامتت آفتاب کی گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور جو شہر اور بلاد کہ اونکا فاصلہ میل کلی سے پندرہ درجے پر زیادہ ہے وہاں سردی زیادہ ہوتی ہے خلاصہ
حرارت اور برودت ہوا کا سبب اختلاف عرض بلد کے ہے اور کچھ حرارت اور برودت کی تخصیص نہیں ہے کہ اکثر احوالی اور اعراض میں پایا جاتا مجملہ انمیں یہ اختلاف سبب
وضع مخصوص بلد کی بلندی یا پستی میں ہوتا ہے اوسکی تفصیل یہ ہے کہ نشیب کے مقام کا شہر ہمیشہ زیادہ گرم رہتا ہے اور بلند مقام کا شہر اوس میں سردی زیادہ
ہوتی ہے اسلیے کہ نشیب کے مقام کی آبادی چونکہ زمین سے ایسی جگہ متصل ہے جہمیں عفونت اور گرمی بوجہ انعکاس شعاع شمس کے قریب اونکی وجہ سے بھی زیادہ ہے
اوس میں حرارت بھی زیادہ ہے مگر یہ کیفیت اونہیں مقامات کی ہے جو قریب ہمارے مساکن کے ہیں — اور بلندی پر جو بلاد واقع ہیں چونکہ اوس جگہ سے وہ دور ہے
جہاں شعاع آفتاب کی بشدت ہوتی ہے اس سبب سے اوس مقام میں سردی زیادہ ہوتی ہے دلیل اس مسئلہ کی طبیعیات میں بیان ہوتی ہے — اگر عمق مثل اوس
گڈھے کے ہو جسکا عمق عرض سے زیادہ ہو شعاع اوس مقام پر زیادہ بند ہوگی اور گرمی بھی زیادہ ہوگی اور جس مقام میں پستی بسبب پہاڑون کے ہو اگر پہاڑ
اوس مقام میں اندر کی جانب قرار کے ہو تو وہ اسی قسم میں داخل ہے جسکا ابھی بیان ہوا اور اگر پہاڑ اوسکے گرد ہو تو یہ قسم وہ ہے جسکے بیان تفصیلی کا اب ہم ارادہ
کرتے ہیں پہاڑ کی تاثیر حرارت میں دو طرح سے ہوتی ہے ایک طریقہ یہ ہے کہ پہاڑ آفتاب کی شعاع کو بلد پر پھیرلاتا ہے یا آفتاب کی شعاع کو بلد سے چھپا دیتا ہے

کہ حرکت آفتاب کی اور حرکت پچھوا ہوا کی آپس میں ضد رکھتی ہیں اور یہی وجہ اس ہوا کی تحلیل آفتاب نہیں کرتا ہے جیسے پروا ہوا کی کرتا ہے خصوصاً اکثر ابتدائی ہوا رتہ میں
یہ ہوا چلتی ہے اور پچھوا اکثر آخر روز میں چلتی ہے اسواسطے اکثر پچھوا ہوا میں گرمی کم ہوتی ہے بہ نسبت پروا کے اور مائل بطرف برودت کے ہوتی ہے اور پروا
بہت گرم ہوتی ہے اگرچہ پروا اور پچھوا دونوں میں قیاس باد شمال اور جنوب کے معتدل ہیں کبھی ان احکام میں بسبب اختلاف بلاد کے فرق ہو جاتا ہے کہ اسباب اور
قسم کے پیدا ہوتے ہیں مثلاً بعض بلاد میں ایسا فرق ہوتا ہے کہ ہوا سے جنوبی سرد ہو جاتی ہے بسبب قریب ہونے برف کی پہاڑوں کے کہ اوپر سے ہوائین گذر کر
مائل بہ برودت ہو جاتی ہیں - اور کبھی شمالی ہوا بہ نسبت جنوبی کے زیادہ گرم ہو جاتی ہے اسلئے کہ خشک پہاڑوں میں اوسکا گذر ہوتا ہے - اور بعض وہ ہوا ہے
گرم ہے جو گرم میدان سے گذر کر آئے یا ان قسم ارض دخانات کی ہے جو جو میں علامات پاتا ہے اور رطوبت آگ سے پیدا ہوتی ہیں مشابہ آگ کے اسلئے کہ وہ دخانات اگر
ثقیل اور گران ہیں تو انہیں اوسی جگہ پیدا ہوتے اور مشتعل ہو کر پیدا ہوتی ہے اور جو لطیف اوس سے پیدا ہو جاتا ہے اور ثقیل نیچے اوتر آتا ہے کہ اوسمین کسیقدر التہاب اور
ناریت باقی رہتی ہے مخفی ہوا لیکن ندی میں بنا بر تجویز علماء فلاسفہ کے اونکی ابتدا جہت فوق سے ہوتی ہے اگرچہ اونکے مواد کا مبدا نیچے سے ہے مگر مبدا اونکے حرکت
اور جلنے اور منسوخ ہونے کا اوپر کی جانب ہے اور یہ حکم یا تو عام اور کلی ہے یا اکثری اثبات اس حکم کا حکیم طبعی کے ذمہ ہے تحقیق میں اس مسئلہ کے ہم ایک فصل
علاحدہ لکھینگے جب قیمت بیان مساکن اور بلاد کا کرینگے - اختلاف بلاد کا بسبب مٹی کے کئی طرح پر ہوتا ہے اور اقسام اونکے مختلف ہیں بعض قسم وہ ہے جنکو طین البحر
کہتے ہیں یہ وہ مٹی ہے جو آمیزش رنگ اور شوریت وغیرہ سے پاک ہے جیسے ہندوستان میں بنڈول ہوتا ہے - اور ایک وہ قسم ہے جو مشابہ کیچڑ کے ہوتی ہے اور اوس میں
حجریت غالب ہوتی ہے - اور ایک قسم ایسی ہے کہ اوسمین رنگ کی آمیزش بہت ہوتی ہے اور بعض قسم مٹی کی سیاہ ہوتی ہے پھر اوسکی دو قسمیں ہیں ایک قسم تر ہے جیسے
زہرناک اور دوسری شورہ ناک اور بعض قسم ایسی ہے کہ اوسپر قوت معدنی غالب ہوتی ہے غرض ہر قسم کی مٹی اپنے شہر کی آب و ہوا میں تغیر پیدا کرتی ہے

فصل نوین بیان میں تاثیر اون تغیرات ہوا کے جو ردی ہیں اور خلاف مجری طبعی کے ہیں

جو تغیرات خارج طبیعت سے ہیں یا وجہ بد سے
جوہر ہوا کے ہوتی ہیں یا بجہت تغیر ہونے کیفیت ہوا کی سے جوہر ہوا کا تغیر یہ ہے کہ اوسمین ردائت پیدا ہو اور یہ ردائت اس جہت سے ہو کہ اوسکی کوئی کیفیت میں کمی
بیشی پیدا ہو یہ ہوا باقی ہے کہ اسمین عفونت آجاتی ہے جیسے پانی میں عفونت پیدا ہوتی ہے جو کسی گڑھے میں بھرا ہوا ہو اور اوسکا مزہ اور رنگ بدل جائے ہماری مراد
ہوا سے ہوائے بسیط محض نہیں ہے اسلئے کہ وہ ہوا گرد ہمارے بدن کی نہیں ہے اور اگر ہوائے بسیط کا وجود ہے تو شاید اس ہوا کو وہ مخالف ہے ہر واحد بسیط اجسام کے
عفونت کو قبول نہیں کرتا بلکہ یا اوسکی کسی کیفیت میں استحالہ ہو جاتا ہے یا اوسکا جوہر مستحیل ہو کر کسی دوسرے بسیط کی طرف چلا جاتا ہے - بلکہ ہماری مراد ہوا سے وہ ہوا ہے
کہ جسکا جسم ترکیب میں بھرا ہوا ہے اور پراگندہ ہے اور اوسمین ہوائی حقیقی اور اجزائے مائی جو بخارات زمین سے پیدا ہوتے ہیں اور اجزائے ارضی جو دخان ہیں اور اوس میں ملکر صعود کرتے ہیں
اور غبار اور اجزائے ناری سب کے سب ملے ہیں - پھر اس جسم مرکب کا جسم ہوا نام رکھتے ہیں اوسکی ایسی ہی مثال ہے جیسے آب دریا اور نالون کے پانی کو ہم پانی کہتے
ہیں اگرچہ وہ آب خالص اور بسیط نہیں ہے بلکہ مرکب ہے ہوا اور ارض اور نار سے مگر جزو غالب اوسمین پانی ہے - یہ ہوا جسکا ذکر اوپر ہوا کبھی متعفن ہو جاتی ہے اور اوسکے
جوہر میں ردائت آجاتی ہے جیسے نالے اور گڑھوں کے پانی میں عفونت پیدا ہوتی ہے اور اوسکا جوہر بھی ردی ہو جاتا ہے - اکثر عارض ہونا وبا اور عفونت ہوا کا آخر
بہت گرمی اور آخر خریف کو ہوتا ہے - جو بیماریاں وبا سے پیدا ہوتی ہیں اونکا ذکر ہم اور کسی مقام پر کرینگے یعنی آخر کتاب چہارم میں انشاءاللہ - اب ہم دوسرا بیان جو اس
ہوا کی کیفیات سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ حرارت اور برودت میں اوس کیفیت تک پہونچے کہ جسکا تحمل نہ ہو سکے تا اینکہ زراعت اور تولد اور تناسل میں فساد
عارض ہو اور یہ فساد یا بوجہ استحالہ کے طرف ضد جنس کے ہو جیسے شدت سے گرم ہو جانے اور یہ فساد عارض ہو یا استحالہ طرف غیر جنس کے ہو جیسے سرد ہو جانا ہوا کا
گرمیوں میں کسی سبب خارجی کے عارض ہونے سے ہوا میں جس وقت تغیر ہو بہت سی عوارض بدنی پیدا ہوتے ہیں اسلئے کہ جس وقت متعفن ہوتی
اخلاط میں تعفن پیدا ہوتا ہے اور اخلاط کے تعفن سے جو خلط قلب میں محصور ہے یعنی خون وہ بھی متعفن ہو جاتی ہے اسلئے کہ تعفن ہوا کا بہت جلد اثر کرتا

ہوں مختلف ہوتی ہیں — اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ مٹی کی تاثیر بھی آب و ہوا میں اختلاف پیدا کرتی ہے کہ اگر مٹی خالص ہو یا سیاہ ہو یا اوسمین قوت معدنی ہو ان سب کی تاثیر بدن
انسان میں جدا جدا ہے — اور پانی کا زیادہ اور کم ہونا اور درختوں کا گرد شہر کے ہونا یا نہونا یا معادن اور قبرون کا قریب شہر کے واقع ہونا اور مردار چیزین متعفن سڑی
ہوئی گرد شہر کے ڈالنا ان اسباب سے بھی مزاج مین شہر کے تغیر عظیم واقع ہوتا ہے — اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ مزاج ہواؤن کے نسبت عرض بلد اور مٹی اور قرب پہاڑ اور
دریاؤن سے اور خاص خاص ہواؤن کو جو اوس بلد مین چلتی ہین کیونکر دریافت کیا جاتا ہے — الغرض جو ہوا بہت جلد سرد ہو جاوے بوقت غروب آفتاب اور گرم ہو جاوے
بوقت طلوع آفتاب کے وہ لطیف ہے اور جو اسکے مخالف ہو وہ کثیف ہے — غرض سب ہواؤن مین بدتر وہ ہوا ہے جو دل مین تنگی پیدا کرے اور سانس کو روکے —
اب ہر ایک مسکن کا حال جدا جدا ہم بیان کرتے ہین جس شہر مین گرمی زیادہ ہو رنگ بدن کا سیاہ ہوتا ہے — اور بال بیچدار اور گول مثل سیاہ مرچ کے ہو جاتے ہین —
ہضم مین ضعف ہوتا ہے — اگر اوس ہوا مین تحلیل زیادہ پیدا ہو اور رطوبات کم ہون بڑی جلد بڑھاپا عارض ہوتی ہے جیسے حبش کے لوگ کہ تیس برس کی عمر مین بڑھے
ہو جاتے ہین دل مین اونکے خوف بہت ہوتا ہے اسلیے کہ روح مین تحلیل زیادہ ہوتی ہے — اور گرم بلاد کے لوگون کے بدن نرم ہو جاتے ہین — مساکن سرد کے لوگ
قوی اور شجاع ہوتے ہین ہضم اونکا بہت درست ہوتا ہے جیسا اوپر بیان ہوا — پھر اگر برودت کے ساتھ رطوبت بھی ہو تو جسیم ہوتے ہین — اور رگین گوشت سے بند ہوتی اور
مفاصل اپنی جگہ پر نہین ٹھہرتے — اور فربہ اندام اور نازک بدن ہوتے ہین — مرطوب مقامات کے لوگ سخنہ اونکا اچھا اور جلد اونکی نرم استرخا اونکے اعضا مین ریاضت کرنے سے
جلد آجاتا ہے — فصل صیف اونکی بہت گرم نہین ہوتی اور شتا مین اونکی برودت غالب ہوتی ہے کہ جس مین رطوبت ہو اونکے بدن منفعل ہوتے ہین اور سالو سچوڑ اسکتے ہین —
حمیات منیہ اور اسہال اونکا خون حیض اونکو اور نکسیر کا اونمین کثرت ہوتا ہے — قروح اور نکسیر اور غش اور فالج اور صرع کی اونمین کثرت ہوتی ہے — بلاد یابسہ کے آدمیون کو
یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ اونکے مزاج مین خشکی پیدا ہوتی ہے اور اونکی جلد مین گھر اپنی عاریت ہوکر جلد پھٹ جاتی ہے — اور یبوست اونکی دماغ تک پہونچ جاتی ہے —
صیف کی فصل اونمین بہت گرم ہوتی ہے اور شتا مین سردی کی زیادتی ہوتی ہے — بلند زمین کے مکانات کے رہنے والے بہت صحیح اور قوی اور بزرگ اور مسن عمرین بڑی بڑی
ہوتی ہین — پست بلاد کے رہنے والے ہمیشہ بہت حرارت سے اندوہناک رہتے ہین اور پانی سے اونکو نہین ملتا خصوصاً اگر پانی اونکے شہر مین بستہ ہو یا پتھرون مین جاری
ہو خواہ زمین شورہ زار مین — علاوہ یہ ہے کہ ایسے بلاد کی پانی بسبب ہوا کی کبھی ردی ہو جاتی ہین — جو بلاد زمین سنگلاخ مین آباد ہون اور کھلے ہوئے زیر آسمان ہون
کہ پہاڑ یا درخت وغیرہ سے اونکی ہوا بند نہو جاوے ان بلاد کی ہوا نہایت گرم ہوتی ہے اور شتا مین سرد ہو جاتی ہے اور اونکے بدن سخت ہوتے ہین اور بدن پر بال
بہت اور مفاصل قوی اور یبوست اور بیداری اون پر غالب ہوتی ہے اور بدخلق اور متکبر اور دعوی یکتائی کا دماغ مین بھرا ہوا لڑائیون مین آزمودہ کار صناعات مین
ذکی الطبع اور تیز — برف کی پہاڑون کی آبادی برابر لوگون کا حکم مثل اور بلاد باردہ کے ہے اور اونکے بلاد مین ہوا بہت چلتی ہے جبتک برف نہین نکلتی ہے ہوا پاکیزہ
ہوتی ہے اور بعد نکلنے کے اگر پہاڑ ایسی جانب مین ہون کہ شہر مین ہوا آنے کو روکین گرم ہوکر پلٹ جاتی ہے — دریائی بلاد کا یہ حال ہے کہ وہان کی حرارت اور برودت
معتدل ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت اون بلاد کی انفعال مین عاصی اور نافرمان ہوتی ہے اور جو چیز رطوبت مین نافذ ہونے والی ہے اسکے نفوذ کو قبول نہین
کرتی ہے مگر کیفیت رطوبت کی ان بلاد مین غالب ہوتی ہے — اگر یہ بلاد شمالی ہون قرب دریا کا اور نشیب زمین کا انکی تعدیل کرے گا — اور اگر جنوبی ہون اور
ہوا وہان کی بنظر عرض بلد کے گرم ہو اوسوقت قرب دریا اور نشیب زمین کا اونکے اعتدال کو مضر ہے بلکہ ان دونون کی ضد مین اعتدال حاصل ہوتا ہے
یعنی ارتفاع مکان اور بعد دریا اون بلاد کا اعتدال قائم کریگا — شمالی بلاد احکام اور فصول مین اون بلاد باردہ کے مثل ہین جنمین امراض عصر اور احتباس
بخارات کثرت ہوتی ہین اور اخلاط ان بلاد مین کثرت باطن مین جمع ہوتے ہین — مقتضا ان بلاد کا یہ بھی ہے کہ ہضم جید ہوتا ہے اور عمر طویل ہوتی
ہے اور رعاف بکثرت عارض ہوتا ہے اسلیے کہ امتلا بدن مین زیادہ ہوتی ہے اور تحلیل کم ہوتا ہے پس رگین پھٹ جاتی ہین — صرع ان بلاد مین عارض
نہین ہوتی اسلیے کہ اندرون جسم مین صحت ہوتی ہے اور حرارت غریزی کی باطن مین کثرت ہوتی ہے پھر اگر کسیکو صرع عارض ہو نہایت قوی ہوگی

اسلئے کہ یہان سبب قوی کے عارض ہوگی قروح انکو پڑینگے بہت جلد اچھے ہو جاتے ہین اسلئے کہ انہین قوت ہوتی ہے اور خون اونکے بدن مین صالح ہوتا ہے اور
خارج سے کوئی سبب ایسا نہین ہوتا کہ اونکے قروح مین ارخا اور نرمی پیدا کرے - چونکہ حرارت اونکے قلب مین زیادہ ہوتی ہے اخلاق سبعی یعنی مثل درندون کے
رکھتے ہین انکی عورتین خاص حیض سے بخوبی پاک نہین ہوتین اسلئے کہ حیض کے خون کی روانی اونکے بدن مین پوری نہین ہوتی کہ مسامات مین تنگی ہوتا ہے
اور جو چیز رگون کو ہموار کرے اور مسالک مین ارخا پیدا کرے وہ اونکے بدن مین نہین پیدا ہوتی اسیواسطے وہ عورتین بنا بر قول اطبا کے عاقر یعنی بانجھ ہوتی
ہین اسلئے کہ اونکے رحم حیض سے پاک اور صاف نہین ہوتے - یہ حالات عورتون کے ہمارے مشاہدے اور تجربہ کے بلاد بزرگ مین مخالف معلوم ہوتے ہین
بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ ان عورتون کی شدت حرارت غریزی قایم بمقام ہوتی ہے اوس نقصان کے جو اونکے بدن مین فقدان اسباب خارجی سرخی اور
سیلان پیدا کرنے والی سے پیدا ہوتا ہے یعنی جو کام سیلان اور ارخا کا اسباب خارجی سے پیدا ہونا چاہیے وہ انکی حرارت غریزی سے حاصل ہوتا ہے - اطبا یہ بھی
کہتے ہین کہ ان عورتون کو اسقاط کم عارض ہوتا ہے اور یہ ایک دلیل صحیح ہے اس بات پر کہ ایسے بلاد کے رہنے والے اقوی المزاج ہوتے ہین - ولادت انکے
لڑکون کی دشوار ہوتی ہے اسواسطے کہ اعضاے ولادت انکی یعنی اور عروق وغیرہ سختی سے موٹے ہوتے ہین اور راہین بند ہوتی ہین - اکثر اسقاط
کرتی ہین سبب اوسکا برودت ہوتی ہے - دودھ انہین کم پیدا ہوتا ہے اور تھوڑا بہت غلیظ ہوتا ہے اسلئے کہ برودت کا غلبہ نفوذ و سیلان کو منع کرتا ہے - کبھی
ایسے بلاد مین خصوصاً ضعیف القوی کو مثل عورتون کے کزاز و سل عارض ہوتی ہے - بالتخصیص بعض سے بہت منضم کل کرتی ہین اونکو سل اسکا سبب شدت زحیر
یعنی پیچش کے عارض ہوتا ہے اسلئے کہ وقت ولادت کے سبب سے جو رگین اطراف صدر مین ہین پھٹ جاتی ہین - اجزا اعصاب ایسی کی بھی پھٹ جاتی ہین
عروق کے پھٹ جانے سے سل عارض ہوتی ہے اور اعصاب کے پھٹنے سے کزاز ہوتا ہے - مراق بطون انکا منزل نشانہ کے ہوتا ہے بوقت شدت عسر ولادت کے
لڑکون کو فتق بادی عارض ہوتا ہے اور جب جوان ہوتے ہین خود بخود زائل ہو جاتا ہے - لڑکیون کو بواسیر اور رطوبت رحم عارض ہوتی ہے جب سن زیادہ ہوتا ہے
خود بخود دور ہو جاتی ہین - آشوب چشم ان لوگون کو شاذ و نادر عارض ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے نہایت شدید ہوتا ہے - بلاد جنوبی کے احکام وہی ہین جو بلاد حارہ اور معتدل حارہ
کے احکام ہین - پانی ان بلاد کے اکثر شور اور کھاری ہوتے ہین - سرون مین ان لوگون کے مواد رطوبی بھرے ہوتے ہین اسلئے کہ باد جنوبی کا فعل یہی ہے - روانی بلغم
انکو اکثر عارض ہوتی ہے اسلئے کہ انکے سرون سے ہمیشہ رطوبت معدہ پر گرا کرتی ہے - اعضا اونکے ڈھیلے اور ضعیف ہوتے ہین - معاش مین انکے گرانی خوراک
طعام اور شراب کی ضعیف اور شراب کا خمار ضعیف سا اور معدے کے زیادہ ہوتا ہے - قرحے انکے دیر مین اچھے ہوتے ہین اور ثقیل پیدا ہوتا ہے عورتون کا
حیض بکثرت جاری رہتا ہے اور بدشواری حاملہ ہوتی ہین اور اکثر اسقاط ہو جاتا ہے اسلئے کہ بیماری انہین کثرت سے ہوتی ہے اور کوئی سبب اسقاط کا
نہین ہے - مردون کو اسہال خونی اور زحیر اور دماغ سے تحلیل ہوتا ہے جو بہت جلد تحلیل ہوتا ہے عارض ہوتے ہین - کہول کا یہ حال ہے کہ جب کا سن پچاس برس سے
بڑھ جاتا ہے انکو فالج بسبب کثرت فضول کے لاحق ہوتا ہے - اور عامہ کہول کو بسبب امتلا سے سر کے ربو اور صرع اور تمدد عارض رہتا ہے - حمیات
انشی پیدا ہوتے ہین جن مین حرارت اور برودت مجتمع ہوتی ہے - حمیات انکے طویل اور شدید اور لیلی ہوتے ہین - حمیات حادہ کمتر عارض ہوتے ہین اسلئے
کہ اسہال انہین بکثرت ہوتا ہے اور لطیف اخلاط کی تحلیل ہوتی رہتی ہے - شرقی بلاد مین جیسے شہر ہین جنکے پورب کیجانب کھلی ہوتی اور اور سمتین کھلی
ہوتی کیجانب کے سامنے آبادی مین صبح اور ہوا وہان کی جید اور آفتاب اوسکا برابر نہایت اوسپر طلوع کرتا ہے اور ہوا انکی ہوا کو صاف کرتا ہے اور جب اوس جانب
سے نکل آتا ہے ہوا صاف ہو جاتی ہے - ہوائین ایسے شہرون مین لطیف چلتی ہین کہ آفتاب کی طرف سے آتی ہین اور آفتاب خود بھی اونکے پیچھے اپنی
حرکت سے متحرک ہوتا ہے اور حرکت ہوا اور آفتاب کی یکسان ہوتی ہے - بلاد مغربی جنکی جانب مغرب کھلی ہوتی ہے اور پورب کی جانب بند ہے اونکے
سامنے آفتاب بہت دیر تک نہین آتا اور ادھر آفتاب کا سامنا ہوا کہ اونکے بعد آفتاب کا شروع ہوتا ہے اسیوجہ سے وہان کی ہوا مین لطافت

لہو و لعب نشہ و غفلت ۱۲

نہین پیدا ہوتی اور نہ اون بلاد مین آفتاب خشکی پیدا کرتا ہے بلکہ فقط تر اور غلیظ چھوڑ دیتا ہے اگر ایسے شہرون مین آفتاب کیطرف ہی ہوا آئے تو ہوا سمت مغربی ہی آتی
سے اور رطوبات کو رقت آتی ہے اسیوجہ سے احکام اس بلاد کے مثل احکام بلاد مرطوب المزاج اور غلیظ حرارت مین معتدل کے ہوتے ہین — اگر ہوا مین ان بلاد سے
کثافت عارض ہوتی البتہ طبیعت ہوا کے مشابہ ہیت کے ہوتی لیکن یہ ہوا صحت مین بلاد شرقی کی ہوا سے بہت کم ہے اور التفات کرنا اون شخص کے قول کا
جسنے یقینا یہ بات تجویز کی ہے کہ قوت ان بلاد کی مثل قوت ربیع کے علی الاطلاق ہے کچھ ضرور نہین بلکہ یہ بلاد بقیاس اور جانب کے شہرون کے بہت اچھے ہین
ایک قسم کی برائی ان شہرون مین یہ ہے کہ آفتاب جب انکے سامنے آتا ہے اوسوقت بہت گرم ہوتا ہے اور تعین اقلیم بسبب بلندی کے آمادہ ہوتا ہے اور وقت عصر
برودت شب کو اثر طلوع کرتا ہے — اور چونکہ انکی ہوا کا مزاج مرطوب ہے اور انکی مٹی ہوتی ہین خصوصا فصل بہار مین بسبب نزلے کے اختیار مساکن اور
اونکے تہیہ اسباب کا بیان جو شخص کسی شہر مین رہنا اختیار کرے اوسکو لازم ہے کہ پہلے وہان کی مٹی کی قسم سمجھ لے اور حال شہر کا بلندی اور پستی مین دریافت
کرے — اور اوسکا بھی امتحان کرے کہ اوسکی جانب کونسی کھلی اور کون پوشیدہ ہے — اور پانی اور اوسکی خاصیت اصلی اور اوسکا گزر اور کہلا اور بند ہونا اور پیدا ہونا بھی معلوم
کرے اور یہ بھی سمجھ لے کہ مرض انکشاف کے یا نہین — اور وادی پانی تک پہنچی ہے یا سطح زمین سے دور ہے — اور اوس مقام کی ہواؤن کو سمجھ لے کہ صحیح ہین اور
برودت ہوا سے ہین یا نہین — اور اوسکے گردو نواح مین پہاڑ اور معادن ہین — اس شہر کے آدمیون کا حال صحت اور مرض مین کیسا اور کونسی بیماری کے خوگر ہین قوت
بدنی اور اشتہائے طعام اور جودت ہضم کیسی ہے اور کونسی غذا انکی خورش ہے — مکانات اس شہر کے وسیع اور کشادہ ہین یا تنگ گلی کوچے ہوادار ہین یا نہین بعد
اوسکے یہ بھی مناسب ہے کہ روزن اور دروازے پیچھے یا اوتر کیطرف مقرر کرین — بنا مکانونکی ایسی ہو کہ پروا ہوا بخوبی آسکے اور دھوپ کا رخ ہر طرف ہی ہو کہ ہوا کی اصلاح
اسی بات سے ہوتی ہے — اور قریب چشمہ شیرین کا جو بڑے بڑے اور جاری ہون اور پانی او نکا لذیذ ہو او عمیق ہون اور صاف ہو پاکیزہ ہوا اور جاڑون مین سرد ہو جائے اور
گرمیون مین گرم رہے برخلاف اون چشمون کے جو پوشیدہ ہین ایسے پانی کا اختیار کرنا بہت اچھا اور نافع ہے — اب ہم ہوا اور مساکن کے بیان کو تمام کر چکے اور شہرون
کے حالات کو کہ جنکے مناسب ہو کچھ اسباب ہوا اور مساکن کے ساتھ شمار کیے گئے ہین اونکو بھی بیان کرین **فصل بارہوین موجبات حرکت**
وسکون کے بیان مین حرکت کا فعل انسان کے بدن مین بسبب شدت اور ضعف اور قلت اور کثرت کے مختلف ہوتا ہے جسقدر حرکت کی مناسبت سکون
سے زیادہ ہوتا ہے اعتدال پیدا کرتا ہے اور یہ بات نزدیک حکما کے ایک قسم سبب کی جانا گیا ہے — اور اس سے بھی اختلاف ہوتا ہے کہ جو ہوا جسم مین کمتر ہوتے
ہین اونمین حرکت سے غلبہ پیدا ہوتا ہے — حرکت شدید اور کثیر التحلیل جو سکون سے ملی ہوئی ہو حرارت مین ہیجان پیدا کرنے کی خدمت کرتی ہے مگر جو حرکت شدید
کثیر ہوا اوسمین اور اوس حرکت مین جو کثیر غیر شدید ہو اور وہ حرکت شدید جو سکون سے ملی ہوئی ہو یہ فرق ہے کہ حرکت شدید سخونت بدن مین زیادہ پیدا
کرتی ہے اور تحلیل اگر اوسمین ہوتی ہے تو کم ہوتی ہے — اور کثیر تحلیل بنرمی کرتی ہے مگر بنسبت سخونت کے تحلیل زیادہ کرتی ہے جسوقت افراط ان دونون
قسمون کی حرکت مین ہو بالعرض برودت حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی مین تحلیل ہوتی ہے اور خشکی بھی عارض ہوتی ہے اور اگر بروقت کثرت یا
غلبہ مادہ کے واقع ہو تو کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل کا معین ہوتا ہے اور کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل مین نقصان پیدا کرتا ہے مثلا جیسے حرکت ہو کہ
بروقت دھونے کے اوسمین برودت اور رطوبت عارض ہوتی ہے — اور اگر ایسی حرکت ہو جیسے لوہار بروقت کام کرنے کے کرتے ہین اس سے نہایت
گرمی اور خشکی پیدا ہوتی ہے — سکون سے ہمیشہ برودت حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت برانگیختہ حالت سکون مین نہین ہوتی اور احتقان رطوبات کا
اندر جسم کے پیدا ہوتا ہے اسی جہت سے سکون رطوبت کو بھی زیادہ کرتا ہے کہ تحلیل فضول کا بروقت سکون کے مفقود ہوتا ہے **فصل تیرہوین**
موجبات خواب وبیداری کے بیان مین نوم مشابہ سکون کے ہے اور بیداری مشابہ حرکت کے ہے اور دونون کو بعد اس مشابہت کے
خاص اثر پیدا ہوتا ہے جنکی تفسیر کرنی ضرور ہے — نوم خواب طبعی کو تقویت دیتی ہے اسواسطے کہ بروقت سونے کے حرارت غریزی اندر جسم کے مختفی

جماتی ہے اور قواے نفسانی کو ضعیف پیدا کر دیتی ہے اس سبب سے مسالک روح نفسانی کی ترطیب کرتی ہے اور اون مسالک میں ارخا اور سستی پیدا کرتی ہے — جوہر
روح کو بہت سے منع کرنے تحلیل کے کثرت ناک کرتی ہے مگر جمیع اجسام کی مانند کی زائل کر دیتی ہے اور جو اخلاط با فراط منتشر یا پراگندہ ہوں اونکو منع کرتی ہے
اسلیے کہ حالت بیداری کی حرکت سیلان کو اون اخلاط کے جو مستعد سیلان ہوں زیادہ کرتی ہے — مگر جو مواد کہ بطرف جلد جاتے ہوں اونکے نکالنے میں نوم دفعتاً
اعانت کرتی ہے اسلیے کہ حرارت کو اندر محصور کر دیتی ہے اور غذا کی تقسیم بدن میں کرکے جو چیز ترتیب تحلیل ہوتی ہے اوسکو دفع کر دیتی ہے اس طرح کہ
اوسکے دفع کے مانع کو اندر محتقن کرتی ہے مگر بیداری اس فعل میں جیسے نوم اوسکے زیادہ ہے علاوہ براں نوم میں بہ نسبت بیداری کے پسینہ زیادہ برآمد
ہوتا ہے اسلیے کہ تعریق نوم کی بسبیل غلبہ کے مادہ پر ہے نہ اسکا تحلیل تحقیق مستقل کی کرکے تعریق ہے — جسکے بدن میں سے حالت نوم میں عرق
بہت برآمد ہو اور کوئی اور سبب تعریق کا ظاہر نہو جاننا چاہیے کہ اسکا بدن اتنی غذا سے ممتلی ہے کہ جسکا تحمل نہیں ہو سکتا — اگر نوم کسی مادہ کو مستعد
ہضم و نضج پاوے اوسکا استحالہ بطرف طبیعت خون کے کر دیتی ہے اور اوس مادہ میں عفونت پیدا کرتی ہے پس حرارت غریزی تمام بدن میں پھیلجاتا ہے
اسی وجہ سے حرارت غریزی سے تمام بدن گرم ہو جاتا ہے — اگر نوم بدن میں اخلاط حار صفراوی پاوے اور خواب کا طول ہو بدن میں حرارت
غریبہ پیدا کرکے گرمی ظاہر کرتی ہے — اور اگر بدن اخلاط اور غذا سے خالی ہو اوس وقت بدن میں سردی پیدا کرتی ہے اس سبب سے کہ روح غریزی کی
تحلیل ہوتی ہے اور اگر کوئی خلط جو قوت ہاضمہ پر اوسکا ہضم دشوار ہو بحالت نوم بدن میں موجود ہو جب بھی بدن سرد ہو جاویگا اسلیے کہ وہ خلط عاصی
بدن میں منتشر ہوتی ہے — بیداری کے افعال خواب کے افعال کے ضد ہیں مگر جسوقت بیداری میں افراط ہو مزاج دماغ کا فاسد ہو جاتا ہے کہ
ایک قسم کی خشکی عارض ہوتی ہے اور ضعف دماغ پیدا ہو کر اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور اخلاط سوختہ ہو کر امراض حادہ پیدا ہوتے ہیں — نوم میں
اگر افراط ہو تو ان اعراض کے ضد پیدا ہوتے ہیں کہ بلادت قواے نفسانی میں اور ثقل دماغ میں عارض ہوتا ہے اور امراض باردہ پیدا ہوتے ہیں
اسلیے کہ نیند تحلیل کو منع کرتی ہے — اور افراط بیداری اشتہا زیادہ کرتی ہے اور خوب بھوک پیدا کرتی ہے اس سبب سے کہ مادہ کی تحلیل کرتی ہے
اور نقصان ہضم میں بوجہ تحلیل قوت کے ہوتا ہے جنبش اور کروٹیں بدلنا درمیان خواب و بیداری کے نہایت بدحالی کی دلیل ہے غالب حالت
نوم میں یہ ہے کہ حرارت اندرون جسم کے ہوتی ہے اور برودت ظاہر جسم پر ایسی نسبت سے اوڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے وقت اتنی ہوتی ہے
کہ بیداری میں اسقدر نہیں ہوتی — بقیہ احکام نوم اور جو کچھ اسکے خواص ہیں اور آثار بھی پائے گئے ہیں اونکی نسبت آیندہ مقامات میں اکثر مقامات پر ذکر
کیا جاویگا

فصل چودھوین موجبات حرکات نفسانی کے بیان میں جمیع عوارض نفسانی کے تابع حرکات

روح کے یا بطرف داخل یا بطرف خارج کے ہوتے ہیں اور یہ حرکت یا دفعتہ ہوتی ہے یا تھوڑی تھوڑی اور جسوقت حرکت روح کی طرف
خارج کے ہوتی ہے اندر جسم کا سرد ہو جاتا ہے اور اگر بسبب حرکت با فراط ہوتی ہے دفعتہ تحلیل ارواح کی ہو کر ظاہر اور باطن دونوں سرد ہو جاتی ہیں
اور اوسکے ساتھ غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہے — اگر حرکت روح کی اندر کی طرف ہو اوسکے تابع برودت ظاہر اور حرارت باطن ہوتی ہے
— اور کبھی اختناق روح کا بشدت ہوتا ہے تو ظاہر اور باطن دونوں سرد ہو جاتے ہیں اور اسکے بعد کبھی غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہے — حرکت
روح کی طرف خارج یا دفعتہ ہو جیسے بوقت غضب کے یا بتدریج ہو جیسے بوقت لذت اور فرح معتدل کے — اور حرکت روح کی طرف
داخل کے یا دفعتہ ہو جیسے بوقت فزع یعنی خوف شدید کے یا بتدریج ہو جیسے بوقت حزن اور ملال کے — اختناق اور تحلل جو اوپر بیان ہوئے
جنکی وجہ سے غشی یا موت عارض ہوتی ہے وہ بعد اوسی حرکت روح کے واقع ہوتے ہیں جو دفعتہ ہو مگر انقباض اور ذبول اصلی اوسی حرکت کے
تابع ہے جو باہر کی طرف ہو — ہماری مراد انقباض سے اختناق بتدریج ہے اور ایک جزو میں اختناق ہونا دفعتہ اور ذبول اصلی سے

تحقیقاً اشتعال طاری ہے جو دفعتاً ہوتا ہے کبھی حرکت روح کی ایک ہی وقت میں داخل اور خارج دونوں طرف ہوتی ہے جس وقت ایسا امر عارض ہو جسکو دونوں باتیں
لازم ہیں مثلاً ہم کہ اوسکے ساتھ کبھی غصہ اور کبھی حزن دونوں ہوتے ہیں پس دونوں حرکتیں مختلف پیدا ہوتی ہیں یا جس حالت کہ اوس وقت باہر حرکت روح کی
طرف باطن کے ہوتی ہے پس جب تعقل اور تجربہ ملتی ہے اور انقباض ظاہر ہونے میں انبساط پیدا ہوتا ہے روح کی حرکت بطرف خارج کے ہوتی ہے اور رنگ
سرخ ہو جاتا ہے کبھی انفعال بدن کا ایسی ہیأت نفسانی سے ہوتا ہے جو مغائر اون انفعال کے ہیں جنکا ہمنے ذکر کیا مثلاً اعتقادات نفسانی
ایسے امر طبعی برانگیختہ کرتے ہیں جیسے کبھی اون صورت کا پیدا ہوتا ہے جس صورت کا خیال نزدیک مجامعت کے ہو اور اوسکا رنگ ویسا ہی اوس رنگ کا ہوتا ہے
اوس میں بدن کی ہر وقت انزال کے لازم ہو یہ احوال ایسے ہیں کہ انکا قبول کرنے سے ایک قوم کی طبیعت متنفر ہوتی ہے اور وہ ایسی باتیں صحیح نہیں سمجھتے
اونکے انکار کی وجہ یہی ہے کہ بار بار آثار وجود پر اونکو اطلاع نہیں ہے لیکن وہ لوگ جو بنیاد معرفت حقائق اشیا میں ڈوبے ہوئے ہیں ایسی باتوں کا انکار
مثل انکار محالات کے نہیں کرتے - اسی قبیل اتباع حرکت خون کی ہے اوس شخص کے بدن میں جو مستعد حرکت خون کا ہو جس وقت کہ سرخ چیزوں کی طرف
کثرت سے نظر کرے اور اونمیں زیادہ تامل کرے جیسے سرخ چیزوں کے دیکھنے سے نکسیر جاری ہو جاتی ہے یا آشوب چشم بڑھ جاتی ہے - اسی قبیل دانتوں کا کند ہونا ہے بسبب
کسی چیز کو کھٹائی کھاتا ہوا دیکھنے یا اسکا ذکر سننا کسی عضو میں جس وقت کسی دوسرے شخص کے عضو کو متالم پائے اوسکو درد پیدا ہو - اسی قبیل مزاج کا بدل جانا
ہے بسبب تفکر خوفناک چیزوں کے یا مسرور کرنے والی چیزوں کے [illegible] ماکول اور مشروبات کے بیان میں کھانے پینے کی
چیزیں انسان کے بدن میں تین طرح پر عمل کرتی ہیں کبھی ان کا فعل محض انکی کیفیت کے ذریعہ سے ہوتا ہے - اور کوئی فعل اونکا بذریعہ عنصر یا مادہ کے ہوتا ہے ایک
فعل اونکے مجموع امور ذاتی سے صادر ہوتا ہے - ان تینوں مفہوم اور معانی ان الفاظ کے بسبب استعمال متفاوت اہل لغت کے قریب قریب ہیں لیکن ہم اونکے
استعمال میں ایک اصطلاح خاص مقرر کرتے ہیں اور یہ مقرر کرتے ہیں کہ اونکی طرف ہم اشارہ کریں جو فاعل کہ محض اپنی کیفیت سے کوئی فعل کرے اوسکی
شان سے یہ بات ہوتی ہے کہ جب بدن انسان میں داخل ہو کر گرم ہو جاوے یا سرد ایسی چیز بدن کی گرمی سے گرمی اور سردی سے سردی پیدا کرتی ہے مگر ایسا کہ
بدن انسان کے نہیں ہو جاتی - اور جو فاعل براہ اپنے عنصر اور مادہ کے فعل کرتا ہے وہ ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی طبیعت کا استحالہ ہو جاتا ہے پس وہ کسی عضو
اعضا سے بدن انسان کے کسی کی صورت قبول کرتا ہے لیکن اوسکا عنصر باوجود یکہ قبول صورت مذکورہ کرتا ہے کبھی اوسمیں ایک بقیہ اثر باقی جبتک کہ
انتہا اوس تشبیہ تمام ہو اوسکی اصلی کیفیت شائبہ کا باقی نہیں رہ جاتا ہے اگرچہ وہ کیفیت کیفیات بدن انسان میں آگئی ہوتی ہے لیکن اس تک کی استحیل کی
باتیں یا اوسکی کیفیت بدن انسان کی کیفیت سے شدید ہوتی ہے جیسے خون جو کہ کاہو کے کھانے سے پیدا ہو اوسکے ہمراہ ایک برودت ایسی ہوتی ہے جو مزاج
انسان کی برودت سے زیادہ ہے اور یہ برودت اوس وقت تک باقی رہتی ہے جبتک کہ وہ خون کیفیت تحیل ہو کر صلاحیت اسبات کی رکھے کہ کسی عضو کا بنا
کا جزو بنجاوے - یا جو خون کہ لہسن سے پیدا ہوتا ہے اوسمیں برخلاف خون متولد کاہو کے ایک قسم کی حرارت باقی رہ جاتی ہے جو حرارت بدن انسان سے
زیادہ ہوتی ہے - جو فاعل کہ مجموع اجزاے جوہری سے فعل کرتا ہے اوسکے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی صورت نوعیہ کے ذریعہ سے کرتا ہے جسکی وجہ سے اسکی
ماہیت حاصل ہوتی ہے اور اسکا وجود خاص متعین ہوا ہے ابھی کسی کیفیت خاص کے ذریعہ سے جو داخل اسکی ماہیت میں نہیں ہے یہ فعل اوس سے
سرزد نہیں ہوتا ہے خواہ وہ کیفیت مشابہ بدن انسان کے ہو یا نہو - کیفیت سے مراد ہماری ایک کیفیت ہے چاروں کیفیات حرارت اور برودت
اور رطوبت اور یبوست سے جو فاعل بذریعہ کیفیت کے ہے اوسکے مادہ کو اوس فعل میں کچھ دخل نہیں ہے اور جو فاعل بذریعہ عنصر کے ہے اوسکا
یہ حال ہے کہ جب اوسکا عنصر اپنے جوہر اصلی سے بذریعہ قوت بدن انسان کے مستحیل ہوتے قائم مقام اوس چیز کے ہوتا ہے جو بدن انسان سے
متحلل ہوتی ہے اور وہ دوبارہ حرارت غریزی اوسکو تیز کرکے خون میں بڑھا دیتی ہے - اور کبھی اسکا کوئی فعل بذریعہ باقی کیفیت کے تغییر سے ہوتا ہے

آثار انفعالی نفسانی متعلق بہ مزاج

۔ اور جو فاعل اپنے مجموع جوہر سے فعل کرتا ہے اوسکا فعل بذریعہ اوس صورت نوعیہ کے ہوتا ہے جو بعد ایسے مزاج کے حاصل ہو کہ بسائط کے یکجا ہونے سے
پیدا ہوا ہو کہ اون بسائط سے ملکر شئے واحد مستعد قبول نوع خاص اور ایک صورت زائدہ کے بسائط کی صورت پر حاصل ہوئی ہو اور یہ صورت نئی جو
پیدا ہوتی ہے اون کیفیات اولی سے نہیں ہے جو واسطے عنصر اور مادہ کے تھی اور نہ یہ صورت بعینہ وہ نیا مزاج ہے جو اون بسائط سے پیدا ہوا ہے
بلکہ یہ صورت ایک کمال ہے جو واسطے عنصر کے بسبب اوس استعداد کے حاصل ہوتا ہے جو مزاج سے حاصل ہوتا ہے جیسے قوت جذب کی مقناطیس
میں ۔ یا طبیعت ہر نوع کی انواع نبات اور حیوان سے جو بعد مزاج کے حاصل ہوتی ہے بوجہ آمادہ کرنے مزاج کے ۔ اور بسائط کے جیسے مزاج
میں اور نہیں سے کسی مزاج کی بعینہ یہ طبیعت نہیں ہوتی اور نہ نفس مزاج مرکب کی کیفیت ہو اسلئے کہ یہ حرارت نہیں ہے اور نہ برودت اور نہ رطوبت
اور نہ یبوست ہو نہ یہ طبیعت بسیط ہے اور نہ مرکب بلکہ یہ طبیعت مثلاً رنگ ہو یا بو ہے یا نفس طبعی اور حیوانی ہے یا کوئی دوسری صورت ہو جو محسوسات
میں داخل نہیں ہے ۔ یہ صورت جو بعد مزاج کے حادث یا حاصل ہوتی ہے کبھی اسکا کمال منحصر اسی بات میں ہوتا ہے کہ دوسرے سے کوئی اثر قبول
کرے سو اوسوقت یہ صورت میں قوت انفعالی ہو اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اوسمیں کمال کسی غیر میں اثر کرنے کا ہو سو اوسوقت یہ صورت محض قوت ہو
غیر میں کچھ فعل کرنے کی یعنی قوت فاعلہ ہو ۔ اور جو چیز کسی غیر میں اثر کرتی ہے کبھی اوسکا فعل بدن انسان میں ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا اور
جسکا فعل بدن انسان میں ہوتا ہے وہ کبھی کبھی فعل مناسب کرتی ہے اور کبھی غیر مناسب ۔ اور یہ سب اقسام کے فعل اونکا مصدر اوس شئے کا
مزاج نہیں ہوتا بلکہ اوسکی صورت نوعیہ سے جو بعد مزاج کے حادث ہوتی ہے صادر ہوتے ہیں ۔ اسی واسطے ہم کہتے ہیں کہ صدور اس فعل کا مجموع
جوہر شئے سے ہوتا ہے یعنی صورت نوعیہ سے نہ بذریعہ کسی کیفیت کے کیفیات اربعہ سے ۔ مناسب فعل کے مثال یہ ہے جیسے فادزہر (جسکو
عود صلیب بھی کہتے ہیں) مرگی کو باطل کرتی ہے ۔ اور مخالف فعل کے مثال یہ ہے کہ خشکی ایسی پیدا کرے جو نفس جوہر انسان کے [illegible]
ہم اصلی مطالب پر رجوع کرتے ہیں جسوقت ہم کوئی چیز شربت یا طلوخ کو یعنی اوپر سے لگائی ہوئی دوا کو کہیں کہ یہ گرم ہے یا سرد
ہے اوسوقت ہماری مراد یہ ہے کہ اسمیں قوت حرارت اور برودت ہے نہ اینکہ بالفعل گرم یا سرد ہے کہ قوت لمس سے اوسکی حرارت دریافت ہو
جیسے آگ یا برف ۔ اور یہ بھی ہم مراد لیتے ہیں کہ اس دوا میں جو قوت ہو اوس سے جو حرارت یا برودت پیدا ہو گی ہمارے بدن کی حرارت وبرودت
سے زیادہ ہو گی ۔ اور اس قوت سے ہماری مراد وہ قوت ہے جسکا ہم اسیوقت اعتبار کرتے ہیں کہ اوس وقت حرارت ہمارے بدن کی
اس دوا کی قوت میں کچھ فعل کرے اس طرح پر کہ جسوقت حائل اوس قوت دوائی کا ہماری غریزی سے منفعل ہو تو اس دوا کی حرارت بالفعل
پیدا ہو جاوے ۔ کبھی اس قوت سے ہم ایک اور چیز مراد لیتے ہیں یعنی قوت کو بمعنی خوبی استعداد کے بولتے ہیں مثلاً ہم کہتے ہیں کہ گندھک حار
بالقوہ ہے اسکا یہ مطلب ہوتا ہے کہ حرارت پیدا کرنے کی استعداد اسمیں قوی ہے ۔ کبھی ہمارا التفات مزاج غالب کی طرف ہوتا ہے مثلاً
ہم کہیں کہ یہ شئے حار یا بارد ہے تو اوس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اسکے ارکان اولی کے مزاج میں حرارت کا مزاج غالب ہے اور اوسوقت
ہمکو التفات اس طرف نہیں ہوتا کہ ہمارا بدن اس دوا میں کیا فعل کرے گا ۔ اور کبھی ہم کہتے ہیں کہ یہ شئے بالقوۃ ایسی ہے اوس وقت
قوت کو بمعنی ملکہ اور کیفیت راسخہ کے لیتے ہیں جیسے قوت اوس کاتب کی جو بالفعل تارک ہو کتابت کا اور قادر ہو اوپر کتابت کے
جیسے ہم کہیں کہ بیش بالقوہ مفسد ہے اس معنی اخیر اور پہلے معنی میں یہ فرق ہے کہ پہلے جبتک بدن اسکا استحالہ ظاہری نکرے اوسکی
قوت کا اثر بالفعل ظاہر نہیں ہوتا اور یہ اخیر کی قسم یا تو اسکا اثر بمجرد ملاقات کے بدن انسان میں ہو جاتا ہے جیسے سانپ کا زہر خواہ
تھوڑا ہو یا استحالہ کیفیت میں جیسے بیش ۔ اور پہلی قوت میں اور اوس قوت میں جسکو ہم نے بمعنی ملکہ اور استعداد کے لکھا ہے ایک اور فرق

متوسط یعنی درمیانی ہے جیسے ادویہ سمیہ — مراتب ادویہ بنظر تاثیر کے چار مقرر کیے گئے ہیں پہلا امر تشبیہ یہ ہے کہ جس چیز کا استعمال بدن انسان
میں ہو اوسکی کیفیت کا فعل محسوس نہو مثلاً گرمی یا سردی پیدا کرے کہ اوسے حس باطنی اور ظاہری کو ادراک نہو یہانتک کہ مکرر یا بکثرت اوسکا استعمال
نہو دوسرا امر تشبیہ یہ ہے کہ اوسکا فعل بنسبت اول کے قوی ہو لیکن بالفعل ضرر بین اوس سے محسوس نہو اور افعال بدنی کو مجرائے طبعی
سے متغیر نکرے مگر کبھی اور عارض پیدا ہو مثل فصل اور سن اور بلد وغیرہ کے کہ اوسکی اعانت سے اسکا ضرر بیّن ہو جاوے خواہ بکثرت اوسکا
استعمال کیا جاوے تیسرا امر تشبیہ یہ ہے کہ اوس دوا کا فعل ضرر بین پیدا کرے مگر اس مقدار کو نہ پہونچے کہ ہلاک کرے یا مزاج کو فاسد
کرے چوتھا امر تشبیہ یہ ہے کہ اوسکا ضرر مہلک ہو اور مزاج کو فاسد کر دے یہ خاصیت ادویہ سمیہ کی ہے اور یہ تاثیر جو بیان ہوئی تاثیر
بالکیفیت ہے اور یہ چیز کہ مجموع اجزاے جوہری سے مہلک ہو وہ سم ہے — پھر ہم سے دلیل انحصار ادویہ کے مراتب اربعہ میں بیان کرتے
ہیں — اور کہتے ہیں کہ جو چیز ایسی ہو کہ بدن انسان پر وارد ہو کر اوسکے اور بدن انسان کے درمیان میں فعل و انفعال جاری ہو سکے یا وہ چیز بدن
انسان سے خود متغیر ہو جاوے گی مگر بدن میں کوئی تغیر پیدا نکرے گی یا وہ چیز خود بھی متغیر ہو گی اور بدن کو بھی متغیر کریگی یا خود متغیر نہو اور بدن
میں تغیر پیدا کرے — یہ تینوں صورتیں قابل لحاظ طبیب کے ہیں — پہلی صورت یعنی جو چیز کہ بدن سے متغیر ہو اور اوس میں کوئی تغیر معتدبہ پیدا
نکرے اوسکی دو صورتیں ہیں — ایک تو یہ کہ خود متغیر ہو کر مشابہ بدن کے ہو جاوے — دوسری یہ کہ متغیر ہو کر مشابہ بدن کے نہو — اگر مشابہ بدن
کے ہو جاوے تو وہ غذاے مطلق ہے ہماری اصطلاح میں — اور اگر مشابہ بدن کے نہو تو وہ دواے معتدل ہے — اور جو چیز بدن انسان سے
متغیر ہو اور اوس میں تغیر بھی پیدا کرے وہ بھی دو حال سے خالی نہیں ہے — یا اسطرح جس طرح بدن سے متغیر ہوتی ہے بدن کو بھی متغیر کرتی ہے بعد
اسکے اخیر میں اسکو بدن سے ایسا تغیر حاصل ہوتا ہے کہ بدن کے تغیر دینے کا اثر اس سے باطل ہو جاتا ہے — یا یہ کہ اوسکا حال انجام کار میں
ایسا نہو بلکہ بعد انفعال ثانی کے بھی بدن کو متغیر کرے اور اوس میں فساد پیدا کرے — ان دونوں میں پہلی قسم یعنی جسکا انجام کار میں فعل
تغیر کر دینے بدن کا باطل ہو جاتا ہے اوسکی بھی دو صورتیں ہیں — یا یہ کہ بعد متغیر ہونے کے بدن سے مشابہ بدن کے ہو جاوے اسکو اصطلاح
میں غذاے دوائی کہتے ہیں — یا یہ کہ مشابہ بدن کے نہو وہ دواے مطلق ہے — دوسری قسم یعنی جو آخر کار میں بھی بدن کو تغیر دے اور
اوسکو فاسد کرے اوسکو اصطلاح میں دواے سمی کہتے ہیں — اور جو چیز بدن انسان سے بالکل متغیر نہو اور بدن کو متغیر کر دے وہ سم مطلق
ہے — ایسا نہ سمجھنا چاہیے کہ سم مطلق کو کسی طرحکا تغیر بدن سے نہیں ہوتا اور حرارت غریزی بدن کی بہ قوت اوسکے سم میں کسیقدر گرمی
نہیں پیدا کرتی اسلیے کہ اکثر سموم جبتک کہ حرارت غریزی کے عمل سے سخونت نہیں حاصل کرتے کچھ اثر نہیں کرتے ہیں بلکہ ہماری مراد یہ ہے کہ
سم کی صورت طبعی میں کچھ تغیر نہیں ہوتا بلکہ وہ عمل کرتا جاتا ہے اور صورت طبعی باقی رہتی ہے تا آنکہ بدن فاسد ہو جاوے — کبھی طبیعت سم کی
خود حار ہوتی ہے پس اوسکی حرارت طبیعت کی خاصیت تحلیل روح میں اعانت کرتی ہے جیسے زہر سانپ اور بیش کا — کبھی طبیعت زہر کی
بارد ہوتی ہے اوسکی طبیعت بالخاصہ روح کے بجھانے اور سست کرنے میں معین ہوتی ہے جیسے زہر بچھو اور سوکران یعنی [illegible]
کالی چیز جس سے تندیہ بدن کا ہوتا ہے کبھی آخر کار میں ایک تغیر طبعی یعنی تسخین بدن میں پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جسوقت غذا تحلیل طرف
خون کے ہو گی ضرور بدن کی تسخین کچھ بڑھے گی تا آنکہ کاہو اور کدو سے بھی باوجودیکہ بارد ہیں تسخین پیدا ہوتی ہے مگر ہم اس تغیر طبعی کا
لحاظ اس مقام پر نہیں کرتے ہیں اور نہ اس تسخین کا لحاظ کرتے ہیں بلکہ جو تغیر بدن کا ہم اس بحث میں ذکر کرتے ہیں اوس سے مقصود
یہی ہے کہ شے مستعمل کی کیفیت سے صادر ہو اور نیز اوس شے کی کبھی اپنے حال پر باقی ہو اور کبھی [illegible] مستعمل نہو

بدن سے اپنے جوہر میں مستحیل ہوتی ہے اور کیفیت میں بھی استحالہ پاتی ہے مگر پہلا استحالہ اوسکا کیفیت میں ہوتا ہے۔ کوئی قسم دوا کے غذا ایسی ہے کہ پہلے بطرف
حرارت کے مستحیل ہوتی ہے پس گرمی پیدا کرتی ہے جیسے لہسن۔ اور کوئی قسم پہلے طرف برودت کی مستحیل ہوتی ہے پس تبرید کرتی ہے جیسے کاہو
جبکہ پوست استحالہ اسکا تمام ہو کر خون حاصل ہوتا ہے اگر فعل اسکا تسخین ہوتا ہے خون کو بڑھا کر اور کیونکہ تسخین پیدا کرنے کے حال اپنا اپنے کاہو جو حار
مستحیل ہو گیا اور اسکی برودت باقی نہ رہی لیکن کبھی ہوا ایسا ہے کہ ان دونوں سے اصلی کیفیت ہو کسیقدر بعد استحالہ جوہری کی بھی باقی رہتی ہے
اسی جہت سے جو خون کاہو سے پیدا ہوتا ہے اوس میں کسیقدر برودت بھی ہوتی ہے یا جو خون لہسن سے پیدا ہوتا ہے اوسمیں تھوڑی سی حرارت
بھی زائد بحرارت خون ہوتی ہے لیکن یہ برودت اور حرارت تھوڑی دیر رہتی ہے۔ اور یہ غذا اور دوا جنمیں سے بعض اقسام قریب دوا کے ہیں اور بعض
قریب غذا کے اسیطرح غذا اپنے اندر کی قوت سے بعض قسم کی ماہیت قریب جوہر خون کے ہے جیسے شراب اور زردی بیضہ اور ماء اللحم۔ اور بعض قسم کی ماہیت
جوہر خون سے کسیقدر بعید ہے جیسے روٹی اور گوشت۔ اور بعض قسم ایسی ہے جسکی ماہیت جوہر خون سے بہت بعید ہے جیسے اغذیہ دوائیہ۔ غذا کا
حال بدن میں تغیر کیفیت اور کمیت دونوں طرح سے کرتی ہے۔ کیفیت کا تغیر تو اوپر معلوم ہو چکا۔ اور کمیت کا تغیر اسطرح پر کہ اگر مقدار غذا کی بڑھ جاتی
تخمہ اور [illegible] پیدا ہو کر عفونت اخلاط میں واقع ہوگی۔ یا مقدار غذا کی بہت کم ہو تو ذبول اور لاغری پیدا ہوگی۔ زیادتی کمیت غذا سے ہمیشہ تبرید
حاصل ہوتی ہے مگر بسبب عفونت پیدا ہونے کے [illegible] وقت بالعرض تسخین بھی ہوتی ہے اسلیے کہ عفونت جسطرح حرارت غریبہ سے پیدا ہوتی ہے اوسی طرح
عفونت سے حرارت غریبہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ غذا لطیف بھی ہوتی ہے اور کثیف بھی اور معتدل بھی۔ لطیف غذا وہ ہے جس سے خون رقیق پیدا ہو
اور کثیف غذا اوسے کہتے ہیں جس سے خون غلیظ پیدا ہو۔ ہر ایک لطیف اور کثیف یا تغذیہ بدن کا بکثرت کرے یا تھوڑا تغذیہ کرے۔ مثال غذائے
لطیف کثیر الغذا کی شراب ماء اللحم زردی بیضہ نیم برشت یا نیم پختہ [illegible] یہ سب چیزیں تغذیہ زیادہ کرتی ہیں بلکہ اکثر [illegible] ان چیزوں کا مستحیل بغذا ہو جاتا ہے
مثال کثیف قلیل الغذا کی پنیر یعنی پنیر قدید یعنی گوشت [illegible] یا خشک گوشت یا بادنجان یعنی بیگن اور مثل اسکے۔ ان چیزوں میں سے
غذا کی بہت کم مستحیل ہوتا ہے مثال لطیف قلیل الغذا کی جلاب اور چقندر [illegible] معتدل القوام اور کیفیت ہو اور پھلوں میں جسطرح سیب انار وغیرہ
مثال کثیف کثیر الغذا کی بیضہ [illegible] گوشت گاؤ۔ ایضاً لطیف اور کثیف دونوں کبھی ردی الکیموس ہوتے ہیں اور کبھی انکا کیموس محمود بنتا ہے
مثال لطیف کثیر الغذا جید الکیموس کی زردی بیضہ شراب ماء اللحم مثال لطیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی پھیپھڑا اور گوشت اوس بچہ مرغ کا
جسکے بال [illegible] مثال لطیف قلیل الغذا جید الکیموس کی کاہو انار سیب مثال لطیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی
مولی رائی اور اکثر ترکاریاں مثال کثیف کثیر الغذا جید الکیموس کی بیضہ بریان [illegible] یکسالہ مثال کثیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی
گوشت گاؤ اور گوشت [illegible] اور گوشت اسپ مثال کثیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی قدید۔ انہیں غذاؤں میں سے غذائے معتدل
بھی مرکب ہو سکتی ہے۔ [illegible] پانی کے اقسام کا بیان پانی بھی ایک رکن ارکان بدن سے ہے اور اسکو خصوصیت یہ ہے کہ مشروبات
میں داخل ہوتا ہے [illegible] اس سے حاصل ہو کر غذا کو نافذ کر دیتا ہے اور اوسکے قوام کو درست کر دیتا ہے۔ یہ جو ہمنے کہا کہ پانی
سے غذا حاصل نہیں ہوتی [illegible] اسلیے کہ [illegible] قریب ہے [illegible] کہ خون ہو جائے اور اوسکے [illegible] ہوتی ہے کہ عضو
انسان کا جزو ہو جائے [illegible] صورت خون کی قبول کرے یا صورت کسی عضو انسان کی اوسپر طاری ہو۔ جبکہ
[illegible] مگر پانی میں اتنی بات ہے کہ غذا کے سیلان اور رقیق ہونے میں اعانت کرتا ہے اور پانی کو [illegible] بدرقہ کے بینا غذا کو رگوں
میں اور منافذ میں نافذ کر دیتا ہے اس نفوذ میں غذا کو پانی سے استغنا نہیں ہو سکتی اور اوسکا فعل تغذیہ بدن کا بے رقت اور سیلان کے تمام نہیں

اوسکی ہر ایک پانی سے زیادہ ہے جسکی تجویز میں درد ہو اوسکو مضرت پہونچتی ہے اور جوش دینے سے اوسکا فساد بھی برطرف ہو جاتا ہے لیکن اگر سخت خراب پانی سے بھی ہو اور بدن نے قوت غریبہ اپنے گرنے کی مقام کی حاصل کی ہو اوسکا استعمال بہیلے پر اچھا ہے کہ پانی اوس سے کسی برتن میں مثل صراحی وغیرہ کے ٹھنڈا کرین اور اوسکا اثر برودت اس طرح پر لین کہ شرکت اوسکی پانی میں ہونے پاسے سرد پانی جسکی مقدار معتدل ہو صحیح آدمیون کو بہت موافق ہے اگرچہ تھوڑے کو مضر ہے اور جنکے احشا میں ورم ہو اونکو بھی ضرر پہونچاتا ہے سرد پانی سے شہوت طعام برانگیختہ ہوتی ہے اور معدہ استوار ہو جاتا ہے اور گرم پانی سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہے اور طعام کی گرمی نفوذ ہو جاتی ہے اور اوس سے پیاس میں تسکین نہین ہوتی ہے بلکہ بیشتر مرض استسقا اور دق پیدا کرتا ہے اور بدن کو لاغر کر دیتا ہے جب پانی کو آگ سے گرم کیا ہو اگر فاتر یعنی نیمگرم ہو تو متلی پیدا کرے گا اور اگر اس سے بھی زیادہ گرم ہو اور نہار منہ پیا جاے تو اکثر معدہ کے فضول سے دھو ڈالتا ہے اور دفع شکم پیدا کرتا ہے لیکن کثرت استعمال اسکی بری ہے قوت معدہ کو شکست کرتا ہے اور جو پانی بہت گرم ہو اکثر قولنج کو دفع کرتا ہے اور طحال کے ریاح کو توڑ دیتا ہے جن لوگون کو گرم پانی سے نفع پہونچتا ہے مثل مصروع اور اصحاب صداع بارد اور اصحاب رمد اور وہ لوگ جنکے حلق مین یا دو پانی گوشت [illegible] اور انتون سے کے ثبوت ہون یا سینے کے گوشت مین ورم ہو اور اصحاب نزلہ اور وہ لوگ جنکے حجاب مین قروح ہون یا اختلال فرذی یعنی تفرق اتصال نواحی سینہ مین ہو خواہ ادر ہیجن اور دبیل مین مبتلا ہون اور اوجاع کو آب گرم سے تسکین ہوتی ہے آب شور لاغر اور جلد میں خشونت اور خشکی پیدا کرتا ہے اور پہلے اوجہ جلاب ذاتی کے اسہال پیدا کرے آخر مین بسبب قوت تجفیف کی جو اسکی طبیعت میں ہے حبس اسہال کرتا ہے اور خون کو فاسد کرکے حکہ اور جرب پیدا کرتا ہے جس پانی میں کدورت ہو سنگ گردہ اور سدہ پیدا کرتا ہے پس چاہیے کہ بعد استعمال ایسے پانی کے مدرات کا استعمال کرین لیکن مطلوب یعنی جنکے دست جاری ہون اکثر ایسے پانی سے منتفع ہوتا ہے [illegible] پانی غلیظ اور ثقیل ہین چونکہ وہ بطن مین احتباس پیدا کرتے ہین اور جو پانی سے بہت اوترتے ہین یہ بھی مطلوبون کو مفید ہین - اور برف پانی کی برودت اور حلاوت ہے - نوشادری پانی طبیعت کو روان کرتا ہے پیا جاے خواہ اوس مین بیٹھین یا اوس سے احتقان کرین - شبی پانی یعنی جسمین پھٹکری کا اثر ہو وہ نفث الدم اور سیلان اور حیض کو نفع کرتا ہے بواسیر کو بھی نافع ہے مگر سب کو سستی جسم کے بدن مین برانگیختہ کرتا ہے - حدیدی پانی ورم طحال کو پگھلا دیتا ہے اور باہ مین مدد دیتا ہے - نحاسی پانی فساد مزاج کی اصلاح کرتا ہے - اگرچہ پانی اچھے اور برے باہم مخلوط ہوتے ہین ان مین سے غالب کا اثر غالب ہوگا ہم نے تدبیر فاسد پانی کے باب تدبیر مسافرین میں ذکر کی ہے اور باقی احکام پانی کے اور اوسکی صفات اور اوسکے اصناف کی تعریفین خاص پانی کے باب مین اوس مقام پر ذکر کرینگے جہان ادویہ مفردہ کا بیان ہوگا **فصل سترہوین موجبات احتباس اور استفراغ کے بیان مین** احتباس اوس چیز کا جسکو بالطبع نکلنا چاہیے یا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے - یا بوجہ شدت قوت ماسکہ کے وہ شے قابل الدفع کو دیر تک ٹھہراتی ہے یا بسبب ضعف ہاضمہ کے اوسکو قواے طبعی تا اختتام ہضم اوسی شے کیطرف میں دیر تک مصروف رہتا ہے - یا مجاری میں تنگی اور سدے پڑ جاتے ہین - یا مادہ غلیظ اور بالزوجت خواہ مادہ کثیر ہو کہ اوسکے اخراج پر دافعہ قادر نہو - یا قوت ارادیہ کو اوسکے دفع کے احتیاج حس مفقود ہو جاے جیسے قولنج یرقانی مین ہوتا ہے - یا قوت طبعی کسی اور طرف متوجہ ہو جس طرح بحران مین احتباس اول و براز بسبب توجہ طبیعت کا استفراغ بحرانی پر کسی اور جہت مین ہو جاتا ہے - منفعت احتباس اوس شے کا جسکا استفراغ ضروری ہے واقع ہوا اس وجہ سے اکثر امراض پیدا ہوتے ہین جو امراض کہ بعد امراض ترکیب کو پیدا ہوتے ہین ان مین سے سدے پڑ جانا اور سترخا اور تشنج رطوبی اور مثل اسکے ہین - اور امراض سوے مزاج مثل عفونت یا احتقان روح اور خون کا خواہ اوسکا احتقان طرف ثانیہ کے ہو - ایضاً حرارت غریزی کا طول زمانہ احتقان کے سبب بجھ جاتی ہے یا بسبب شدت احتقان کے برودت پیدا ہوتی ہے - ایضاً رطوبت کا غلبہ تمام بدن میں ہو جاتا ہے - امراض منتشرہ جو بوجہ احتباس کے پیدا ہوتے ہین مثلاً بھٹھا نا رگون وغیرہ کا اور ان مین سے رطوبات کا جاری ہونا - غرض یہ ہین اسباب امراض سے جو بسبب احتباس [illegible]

بعد خوگرفتہ ہونے کے خلو سے اور خشکی معدہ کے واقع ہونے کے سبب نہایت بجوری زمانہ خوشحالی کی جو بعد نہایت سختی کے زمانہ قحط کے واقع ہو۔ امراض مرکبہ مثل اورام اور بثور
کے ہیں۔ استفراغ اوس چیز کا جسکا احتباس سبب ہے۔ یا بسبب قوت دافعہ کے ہوتا ہے۔ یا نہ بسبب اسکے۔ یا مادہ مستفرغ موذی ہوتا ہے کہ بوجہ کثرت کے
گرانی پیدا کرتا ہے۔ یا بسبب لونے کے تمدید پیدا کرتا ہے۔ یا بوجہ حدت اور تیزی کے لذع پیدا کرتا ہے۔ یا ایسا رقیق ہوتا ہے کہ گویا کہ خود بخود بہنے لگتا ہے اور اوسکا
منع ہو جانا آسان ہوتا ہے اور کبھی اس مادہ رقیق کے سیلان کو وسعت مجاری معین ہوتی ہے جسکے سبب سیلان منی پیدا ہوتی ہے یا مجاری میں انشقاق طولاً پیدا ہوتا
ہے یا انقطاع مجاری عرضاً یا خواہ مجاری کے مونہہ کھل جاتے ہیں جیسا رعاف میں کبھی ٹوٹ جاتی ہے بیماری کی ایک سبب جدید سے داخلی ہو یا خارجی پیدا ہوتی ہے جسسے قوت
شئے قابل احتباس کا استفراغ ہو جاتا ہے برودت مزاج کی پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ جو مادہ حار غریزی یعنی روح اور خون کو گرم کرتا تھا اوسمیں سے حار غریزی کو غذا ملتی تھی
نکل جاتا ہے اور کبھی استفراغ کے بعد حرارت مزاج کی پیدا ہوتی ہے اگر مادہ مستفرغہ بارد المزاج مثل بلغم کے ہو یا قریب باعتدال المزاج ہو مثل خون کے اور جو قوت خلا اعتدال کی
جو نہایت گرم ہے غالب ہوتی ہے پس عفونت پیدا ہوتی ہے کبھی استفراغ سے سبب پیدا ہوتا ہے جو دائمی ہو یا لذات ہوتا ہے کبھی استفراغ سے رطوبت عارض
ہوتی ہے جسطرح حرارت کا عارض ہونا ہم نے بیان کیا اور یہ رطوبت برودت استفراغ اوس غذا کے جو ضعف ہضم سے پیدا ہوتی ہے یا بسبب ماضم ہونے حرارت غریزی کے
ہضم غذا سے چونکہ خام زیادہ پیدا ہوتا ہے رطوبت عارض ہوتی ہے تا یہ رطوبت مزاج اصلی کو نافع نہیں ہے اور نہ رطوبت غریزی کہلاتی ہے جسطرح وہ حرارت جو بعد
استفراغ کے ہو حرارت غریزی نہیں ہے بلکہ جو استفراغ مفرط ہے اوسکے بعد برودت اور یبس جوہر اعضا اور اونکی طبیعت میں پیدا ہوتا ہے اگرچہ بعض اعضا
میں حرارت غریبہ اور رطوبت غیر صالحہ بھی لاحق ہو جاوے کبھی استفراغ مفرط کے بعد امراض الیابسہ شدہ کبھی پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ یبس رگوں میں اور انکے
اونکے مسالک میں بافراط ہو جاتا ہے اسکے بعد تشنج یبسی اور کزاز پیدا ہوتے ہیں۔ احتباس اور استفراغ جو بحالت اعتدال ہوں اور بوقت حاجت واقع ہوں بہت
نافع ہوتے ہیں اور حالت صحت کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسباب ضروریہ کے احتباس میں ہمارا کلام پورا ہو چکا اگرچہ انمیں کچھ ایسے اقسام بھی بیان ہوئے جو
ضروری نتھے اب ہم اور قسم کے اسباب کا ذکر شروع کرتے ہیں **فصل اٹھارہویں کلام کلی اون اسباب میں کہ اتفاقاً بدن میں پیدا ہوتے ہیں**
نہ اونکی ضرورت ہوتی ہے اور نہ اونسے کچھ مضرت پہونچتی ہے اسباب غیر ضروری اور غیر منسوبہ چیزیں ہیں جو براہ اپنی جنس کے طبیعت میں
داخل نہیں ہیں اور نہ مخالف طبیعت کے ہیں یہ وہی چیزیں ہیں جو بدن انسان سے ملتی ہیں سواے ہوا کے کہ وہ اسباب ضروری میں داخل ہے بلکہ مثل استحمام
اور استمام دلک وغیرہ کے ہم ایک کلام کلی ان اسباب کے بیان میں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو چیزیں بدن انسان میں خارج سے ملاقات کرکے کچھ فعل
کرتی ہیں اونکا اثر دو طرح پر ہوتا ہے یا جزو لطیف شی کا بدن کے مسامات میں بوجہ قوت غائصہ کے نفوذ کرتا ہے۔ اوس قوت کی شان یہی ہے کہ اندر بدن
کے ڈوب کر نافذ ہو جاوے یا جذب اعضا کا مسامات میں کرے خواہ دونوں باتیں جمع ہوں۔ یا اسطرح فعل کرے کہ اوسمیں مخالطت کو یقیناً دخل نہو بلکہ محض
وہ جو کیفیت کے بدن کو کسی آنکی طرف پھیرے اور یہ فعل یا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ اوس سے کیفیت بالفعل محسوس ہوتی ہے جیسے طلا جو بالفعل ٹھنڈا ہو یا بعد
برف وغیرہ کے کہ اوس سے بالفعل تبرید حاصل ہوتی ہے۔ یا کماد سخن یعنی سینک بالفعل کہ بذریعہ آگ وغیرہ گرم کیا جاوے کہ اوس سے بالفعل سخونت حاصل
ہوتی ہے۔ یا یہ اثر اوسمیں بالخاصیت ہو جیسے تعلیق سنگ یشم کے واسطے التہاب قلب کے یا بعض چیزیں بوجہ ملاقات کی تغیر دیتی ہیں اور کھانے
پینے میں کچھ تغیر نہیں دیتی ہیں جیسے پیاز کہ اگر اوسکا خارج سے ضماد کیا جاوے تو قرحہ ڈالدیتی ہے اور کھانے میں کسی مقدار پر کیوں نہو قرحہ نہیں پیدا
کرتی ہے اور بعض چیزیں اسکے برعکس ہیں جسطرح سفیدہ کہ اگر پیا جاوے تغیر عظیم پیدا کرتا ہے اور طلا کرنے سے کچھ اثر نہیں کرتا اور بعض چیزیں دونوں
طرح سے اثر کرتی ہیں۔ پہلی قسم کے اثر کرنے کا ایک سبب جو اسباب میں سے ہوتا ہے۔ ایک سبب یہ کہ مثلاً پیاز جسوقت داخل بدن میں ہوتی
قوت ہاضمہ جلدی کرکے اوسکی قوت نوعیہ کو توڑ ڈالتی ہے اور اوسکے مزاج کو بدل دیتی ہے اور اسکو اتنی دیر تک اپنی اصلی کیفیت پر باقی نہیں

کبھی قبض بانضمام اسکو باطن میں توجہ کرا لیتا ہے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ ہمراہ کسی اور چیز کے کہ باقی ہے جو اسکی قوت کو توڑ دیتا ہے تیسرا سبب یہ ہے
کہ ادویہ کی غذا میں ایسی رطوبات سے ملاقی ہے کہ اوسمیں ڈوبکر اسکی قوت ٹوٹ جاتی ہے چوتھا سبب یہ ہے کہ خارج میں برودت منافذ کے مقام دواحد
میں ٹھہری رہتی ہے اسلئے اندر ایک جگہ ٹھہرنے نہیں پاتی - پانچواں سبب یہ ہے کہ خارج میں برودت منافذ وغیرہ کے اسکا انفعال باستواری ہوتا ہے
اور داخل میں نفوذ اشکل کرتی ہوئی متحرک رہتی ہے اور انفعال کامل نہیں ہونے پاتا - چھٹا سبب یہ ہے کہ جسوقت اندر ہوتی ہے قوت طبعی اعضا میں تاثیر
تصرف کرتی ہے کہ اسکا انفصال فورًا دفع ہو جاتا ہے اور مقدار جید تحلیل بحران ہو جاتی ہے - سفیدی کا اثر پیاز کے اثر کے برعکس اسی سبب سے ہے کہ اوسکے اجزا
غلیظ ہیں مسامات میں نفوذ خارج سے نہیں کرتے اور اگر کسیقدر نفوذ بھی ہوتا ہے تو مجاری روح اور اعضا سے رئیسہ تک اوسکی رسائی بخوبی نہیں ہو
اور جسوقت کھایا جاتا ہے تو امر بالعکس ہو جاتا ہے کہ یعنی غلیظ اجزا سے ثقل اعضا سے باطنی پیدا ہو کا مجاری روح اور اعضائے رئیسہ تک بخوبی نفوذ کریگا
اور سیر چونکہ بالطبیعت مثل پیاز سفید کے ہے اوسکا ثوران بافراط بدن تو تھی تاثیر حار غریزی کے نہیں ہوتا اور خارج سے ضماد کرنے میں بھی بہ افراط اسے یہ
بات حاصل نہیں ہوسکتی اور داخل میں یہ بات بخوبی پیدا ہوتی ہے - اس قسم کے احکام کا اعادہ بقدر ضرورت کتاب اور یہ سفر دونوں میں بھی کیا جائیگا

فصل انیسویں موجبات حمام اور دھوپ کرنے کے بیان میں

بعض اطبا خصوصًا وہ جو شرافت ہر اوسکون سے کہا ہے کہ حمام وہ
بہتر ہے جو پرانا ہو اور اوسکی فضا وسیع ہو اور ہوا اوسکی پاکیزہ ہو - پانی اوسکا شیریں ہو - اور بعض لوگون نے یہ زیادہ کہا ہے کہ مقدار اوسکے گرمی کی بقدر
مناسب اوس مزاج کے ہو جو اوسمیں جانا چاہے - یہہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فعل طبعی حمام کا یہ ہے کہ اوسکی ہوا سے سخونت اور پانی سے ترطیب
پیدا ہو - بیت اول حمام کا مبرد اور مرطب ہے اور دوسرا درجہ مسخن اور مرطب ہے - اور تیسرا درجہ مسخن اور مجفف ہے جس شخص نے کہا ہے کہ پانی اعضائے اصلی کی
ہرگز ترطیب نہیں کرتا نہ بذریعہ پینے کے اور نہ بوسیلہ انفعال کے اوسکے قول کی طرف التفات نکرنا چاہیئے کبھی حمام میں جانے سے سوائے تغیرات مذکورہ بالا
کے اور تغیرات بھی عارض ہوتے ہیں بعض اون تغیرات کے بالعرض ہوتے ہیں اور بعض بالذات اسلئے کہ گو خود کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ اوسکی ہوا باعث
کثرت تحلیل حار غریزی کے تبرید پیدا کرتی ہے اور جوہر اعضا میں بوجہ کثرت تحلیل رطوبات اصلی کی تجفیف پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ فائدہ رطوبت غریبہ کے پیدا
ہونے کا بھی اوس سے حاصل ہوتا ہے اور اگر پانی نہایت گرم ہو جاتا ہے بدن کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے پھر اوسکے مسامات سمٹ جاتے ہیں اور پانی
کی رطوبت بدن کے اندر نہیں پہنچتی اور نہ اچھی طرح سے تحلیل مقصود حاصل ہوتی ہے - پانی حمام کا کبھی سخونت اور برودت ساتھ ہی اوس سے پیدا
ہوتی ہے تسخین بسبب گرم ہونے کے پیدا کرتا ہے اگر اوسکی گرمی فاتر سے کم ہو اور جسوقت اوس سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہے اور بسبب احتقان
حرارت کے اگر بارد ہو تو چونکہ اوسکی ہوا سے احتقان حرارت حاصل ہوتا ہے اور تمام حرارت احشا میں جمع ہو جاتی ہے - بیشتر جسوقت سرد پانی بدن پر وارد
ہوتا ہے اندر جسم کے حرارت پیدا ہوتی ہے اور تبرید بھی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ جسوقت پانی میں بدن زیادہ ٹھہرے گا تو برودت کا دو سبب ہوتا ہے
ایک تو یہ کہ پانی بالطبع بارد ہے آخر امر میں اوس سے تبرید ضرور حاصل ہوگی اگرچہ حرارت عرضیہ کی وجہ سے گرم ہو جاوے مگر یہ گرمی ثابت نہیں رہتی ہے بلکہ
زائل ہو جاتی ہے اور فعل طبعی پانی کا یعنی تبرید اوس مقدار میں جسکو بدن نے لیا ہے باقی رہتی ہے - اور دوسرا پانی گرم ہو یا سرد ہر حال میں ترطیب ضرور کرتا ہے
اور جسوقت ترطیب میں افراط ہوگی احتقان حرارت غریزی کا بوجہ کثرت رطوبت کے اوسکی حرارت کو بجھا دیتا ہے لیکن یہ حاصل ہوتی ہے - حمام سے کبھی
بوجہ تحلیل کے کبھی سخونت حاصل ہوتی ہے جسوقت کہ غذا سے غیر منہضم بدن میں ہو یا کوئی خلط بارد جسکا نضج ہوا ہو پس غذا کو بوجہ تسخین کے منہضم کر دیتا ہے
اور فضلات میں نضج پیدا کرتا ہے کبھی استعمال حمام کا بلا خشکی کے ہوتا ہے پس اوس سے تجفیف حاصل ہوتی ہے اور صاحبان استسقا کو اور جنکے بدن میں
ترہل یعنی ڈھیلا پن ہو فائدہ کرتا ہے - اور کبھی حمام مستقبل ہوتا ہے - اور کبھی اوسمیں دیر تک ٹھہرنے میں بوجہ تحلیل اور تعرق کے تجفیف پیدا کرتا ہے

اور کبھی اوسمین تھوڑا سا بیٹھنے مین اسپر ترطیب پیدا کرتا ہے اگر قبل عرق نکلنے کے بدن سے اوسکو پونچھ ڈالین۔ اور کبھی استعمال حمام کا نہار منہ اور حالت گرسنگی
اور خالی معدہ مین ہوتا ہے اوسوقت تجفیف شدید پیدا کرکے بدن کو لاغر اور ضعیف کر دیتا۔ اور کبھی شکم سیر ہونے کے تھوڑے زمانہ کے بعد ہوتا ہے تو اوسوقت
فربہی پیدا کرتا ہے اس سبب سے کہ ظاہر بدن کی طرف جذب مادہ کرتا ہے مگر اسوقت حمام کا استعمال سدے بھی پیدا کرتا ہے کہ اوسکے سبب سے معدہ اور جگر میں
غذا ئے ناپختہ بطرف اعضا کے کھنچتی ہے۔ اور کبھی استعمال حمام کا بروقت آخر ہضم اول قبل از خلاے معدہ ہوتا ہے بس نفع کرتا ہے اور باعتدال فربہی پیدا
کرتا ہے جو شخص حمام کو بغرض ترطیب استعمال کرے جیسے مدقوق اوسکو واجب ہے کہ پانی مین اسقدر بیٹھیگا جبتک کہ سستی پیدا نہو اور اوسکے تیل کی مالش بدن
مین کرے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور جو مائیت اندر بدن کے مسام مین نافذ ہے اوسکا حابس کرے اور اندر جلد کے اوس مائیت کو محتقن کرے اور اس شخص کو
زیادہ ٹھہرنا حمام مین مناسب نہین ہے اور نہ دیر ٹھہرے مقام معتدل مین قیام پذیر ہو اور حمام کی زمین پر پانی زیادہ گرایا جاے تاکہ بخارات بہت اوٹھکر ہوا مین
ترطیب پیدا کرین اور حمام سے بے رنج و مشقت جو اوسکو لازم ہے منتقل ہون اور وہ سواری خاص جو اوسکے واسطے طیار کیجاتی ہے جسکا بیان باب حمیات مین
آتا ہے اوسی پر سوار کر دیے جائین اور [illegible] جو حمام سے نکلنے کے بعد فوراً لگائی جاوے اور ایک گھنٹہ [illegible] مین ٹھہرائے جائین تاانیکہ معتدل سانس آنے
لگے۔ مرطبات مین سے آب جو خواہ شیر الاتان یعنی گدہی کا دودہ پلایا جاوے۔ جو شخص حمام مین زیادہ ٹھہرے گا اوسپر خوف غشی کا ہوگا اسلیے کہ زیادہ ٹھہرنے سے
قلب مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور سیلان [illegible] متلی کا ہوتا ہے۔ حمام مین باوجود کثرت منافع کے مضر بھی ہوتے ہین کہ اوسکی جہت سے ریزش فضول کی طرف
اعضاے ضعیفہ کے باسہولت ہوتی ہے اور بدن ڈھیلا ہوجاتا ہے اور پٹھے کو ضرر پہونچتا ہے اور حرارت غریزی کی تحلیل ہوجاتی ہے۔ اور اشتہاے طعام
ساقط ہوجاتی ہے۔ اور قوت باہ مین ضعف پیدا ہوتا ہے۔ حمام کے واسطے بھی فصول یعنی اقسام مقرر ہین بوجہ اون پانیون کے جو حمام مین مقرر ہین کہ اگر وہ پانی
نطرونی یا کبریتی یا دریائی خواہ رمادی یا شور براہ طبیعت کے ہون یا بذریعہ صناعت کے اونمین یہ مزاج پیدا کیے جائین یا اونمین [illegible] خواہ حب الغار یا کبریت وغیرہ
جوش دیے جائین ایسے پانی تحلیل اور تلطیف کرتے ہین اور ترہل بدن کا دور کرتے ہین اور فربہی زائد کو گھٹا دیتے ہین اور انصباب مواد کو طرف قروح کے منع
کرتے ہین جیسے بدن مین عرق مدنی یعنی نارو ہو اوسکو مفید ہے۔ نحاسی اور حدیدی اور شور پانی بھی امراض بارد اور رطوبی کو از قسم اوجاع نقرس اور مفاصل کو
استرخا اور ربو اور امراض گردہ کو نافع ہے اور ٹوٹے ہوے اعضا کے جوڑنے مین تقویت دیتے ہین اور دمل اور قروح کو بھی فائدہ دیتے ہین اور خاص نحاسی
پانی منہ اور اماۃ اور آنکہ جسمین استرخا ہوگیا ہو اور کان کی رطوبت کو مفید ہے۔ اور حدیدی پانی خاص معدہ اور طحال کو بہت نافع ہے۔ شور پانی جسمین
قوت ہو [illegible] اعضا جو قابل مواد ہون اونکو فائدہ کرتا ہے اور جن سینون کی یہ حالت ہو یعنی قابلیت مواد کی اونمین ہو اونکو استوار کرتا ہے معدہ کو مرطوب
اور اصحاب استسقا اور نفخ کو نفع کرتا ہے شبی اور زاجی پانی مین نہانا نفث الدم کو مفید ہے۔ اور جو خون براہ مقعد آتا ہو اور کبھی خون حیض کو زائد مقدار سے
اور تقلب معدہ اور اسقاط کو جو بلا سبب ہو اور بثور اور افراط عرق کو بھی مفید ہے۔ کبریتی پانی اعصاب کو پاک کرتا ہے اوجاع اور تمدد اور تشنج مین تسکین
پیدا کرتا ہے۔ اور ظاہر بدن کو بثور اور قروح ردی جو مزمن ہون اور جو نشانات زشت ہون اور کلف اور بہق اور برص سے پاک کرتا ہے۔ اور جو فضول کہ
مفاصل یا طحال یا جگر پر گرے ہون اونکی تحلیل کر دیتا ہے۔ اور صلابت رحم کو نافع ہے مگر یہ پانی معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے اور اشتہا ساقط کرتا ہے
پانی اوس زمین کا جسپر [illegible] ہو کا جہان قفر الیہود یا ایک قسم کا قیر پیدا ہو اوسمین نہانا سر کو رطوبت سے بھر دیتا ہے اسواسطے
اوسمین غوطہ نہ لگانا چاہیے اور تسخین اوسمین بدیر ہوتی ہے خصوصاً واسطے رحم اور مثانہ اور قولون کے مگر یہ پانی ردی ہے واسطے سمانہ کے جس شخص کا
ارادہ ہو کہ حمامات یعنی کبریتی چشمون مین استحمام کرے واجب ہے کہ آہستہ آہستہ [illegible] کرے نہ دفعۃً جیسا باب [illegible] حفظ
صحت کی قواعد بیان ہونگے اوسمین بعض احکام حمام کے دوبارہ ایسے ذکر کیے جائینگے جسمین [illegible] حفظ قواعد [illegible]

اور اسی طرح تو اور ابتدائی حال آب سرد کے بھی مذکور ہوں گے **ذکر موجبات تقشفی شمس کا اور ریگ مین مدفون ہونا اور اوسمین لوٹنا اور تیل مین بھیگنا اور پانی مونھ پر چھڑکنے کا بیان** دہوپ کا اثر خصوصاً جلنے مین علی الخصوص جب حرکت شدید ہو جیسے جلد جلنا یا دوڑنا اس سے تحلیل فضول کی تقویت اور بذریعہ عرق کے ہوتی ہے اور نفخ پراگندہ ہوتا ہے - اور اورام کی تحلیل ہو جاتی ہے - اور نزلہ بھی اور استسقا بھی رفع ہوتا ہے - اور ربو اور انتصاب نفث کو نفع ہوتا ہے - اور صداع بارد مزمن رفع ہو جاتا ہے - اور وہ دماغ جسکا مزاج بارد ہے قوی ہو جاتا ہے - جبتک دہوپ مین بدن تر ہو یا خشک ہے ہر ہی تیج و ہک اور درد گردہ اور اوجاع مفاصل اور امتلاء رحم کو نافع ہے - اور رحم پاک ہو جاتا ہے - اگر دہوپ مین بدن کو ملکر جلے تو کہال سمٹ جاے گی اور مثل کو تاہ کے سیاہ ہو جاے گی اور مسامات کو مونھ پر مثل داغ دینے کے نشان پڑ جائین گے اور تحلیل بخار بہر طرف ہو جاے گا - دہوپ مین ٹھہرنا ایک جگہ پر چاہیے کے جانے مین زیادہ اثر کرتا ہے بنسبت چلنے پہرنے کے اور تحلیل اسمین بہت کم ہوتا ہے سب قسم کی ریگ مین قوی تر ریگ دریا و اسکے خشک کی ہے رطوبات اطراف جلد کے سبب کبھی اسکے اندر بیٹھتے ہین جسوقت کہ گرم ہو - اور کبھی اسمین دفن کر دیتے ہین - اور کبھی بدن پر تھوڑی تھوڑی ڈالتے ہین اس اوجاع اور امراض مذکورہ بالا کے تحلیل کرتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ تجفیف شدید بدن مین پیدا کرتی ہے - تیل مین ڈوبنا جیسے روغن زیتون مین کبھی جنکے بدن مین ماندگی ہوتی ہے یا وہ لوگ جنکو حمیات طویل بارد عارض ہوں نافع ہے - اور ان لوگون کو کبھی نفع کرتا ہے جنکے حمیات کے ساتھ اعصاب اور مفاصل مین درد ہو اور اصحاب تشنج اور کزاز اور احتباس بول کو مفید ہے مگر روغن زیت حمام سے باہر گرم کیا جاے اور اگر روغن زیت مین ثعلب یعنی لومڑی اور ضبع یعنی کفتار کو جس طرح ہم آگے کہین گے پکائین تو اصحاب اوجاع مفاصل اور نقرس کے واسطے عمدہ علاج ہے - مونھ پر بھگونا اور سرد پانی چھڑکنا اوس قوت کو تیز کر دیتا ہے جو بوجہ کرب اور التہاب حمیات کے سست ہو گئی ہو - اور بیہوشی کے بھی ہوشیاری پیدا کرتا ہے خصوصاً گلاب اور سرکہ - اور یہ شیشہ غشی کو صحیح اور برانگیختہ کرتا ہے - جو لوگ نزلہ یا درد سر مین مبتلا ہوں اونکو مضر ہے **جملہ دوسرا**

تعلیم دوسری کا شمار ایک ایک سبب کا جو ہر ایک عوارض بدنیہ کے واسطے ہوتا ہے اور اوسمین اونیس فصلین ہین **فصل پہلی مسخنات کے بیان مین** مسخنات یعنی گرم کرنے والی چیزین کئی قسم کی ہین جیسے غذاے معتدل مقدار مین یا حرکت معتدل اور اسمین ریاضات معتدل بھی داخل ہین اور دلک معتدل یعنی مالش اور غمز معتدل یعنی دبانا اور وضع محاجم بلا شرط یعنی خالی سینگی توڑ دانا اسلیے کہ سینگی لگانے سے بسبب خون نکلنے کے بہ ضرورت حاصل ہوتی ہے اور ضماد جو حرکت کہ شدید اور تھوڑی سی اور اسمین کثرت ہو اور حد افراط کو نہ پہونچے اس سے بھی تسخین پیدا ہوتی ہے اور غذاے گرم اور دواے گرم اور حمام معتدل یعنی وہ حمام کہ جسکا پانی اور ہوا کی گرمی کسی آلہ وغیرہ کے ذریعہ سے معلوم ہو - اور صناعت مسخنہ جیسے ضماد اور طلاے اور روغن وغیرہ اور ملاقات گرم کرنے والی چیزون کی بشرطیکہ تسخین با فراط نکرین جیسے ہوا اور ضماد وغیرہ اور بیداری اور نوم معتدل جن شروط پر فصل تیرہوین جملہ اول تعلیم دوسری مین بیان ہوئی اور غضب ناک ہونا ہر حال مین تسخین پیدا کرتا ہے اور غم یعنی اندوہ جبتک با فراط نہو اور اگر با فراط ہو بہ ضرورت حاصل ہو گی اور فرح معتدل ایضاً عفونت سے بھی گرمی پیدا ہوتی ہے اوسکی خاصیت فقط یہی ہے کہ حرارت غریبہ پیدا کرے اور فعل اوس حرارت کا تسخین مطلق اور احراق نہین ہے اسلیے کہ تسخین احراق سے ضرور کم ہوتی ہے - اور کبھی تسخین واقع ہوتی ہے اور عفونت نہین ہوتی - اور کبھی قبل عفونت کے تسخین ہوتی ہے اسواسطے کہ عفونت اکثر اسی طرح واقع ہوتی ہے کہ بعد مفارقت اوس سبب کو جو مسخن خارجی ہے ایک عفونت خارجی مادہ رطب مین مشتعل رہتی ہے اور اس رطوبت کو کیفیت مسلح سے متغیر کر دیتی ہے بسبب اثر مزاج اوس جوہر کے کہ یہ رطوبت اوسمین بھری ہے ہوں اسلیے کہ اس مادہ کو کسی دوسرے مزاج کیطرف پھیرے جسکی نوع اس مادہ کی نوع سے جدا گانہ ہو عفونت کا فعل اسیقدر ہے - اور کبھی مادہ رطب کو حرارت اپنے صلاح حال سے متغیر کرکے دوسرے نوع کیطرف لیجاتی ہے اسکا تعفین نہین بلکہ ہضم

کہتے ہیں — اور احتراق سے یہ معنی ہیں کہ جوہر رطب کو جوہر یابس سے جدا کرے اس طرح پر کہ رطوبت کی تصعید ہو جاے اور یابس متشقین ہو — اور تسخین سے یہ غرض ہے
کہ رطوبات بسبب اپنی طبائع نوعیہ پر باقی رہیں مگر سخونت اونکی بڑھ جاے ۷ تکاثف ظاہر بدن میں بھی پیدا ہونے سے تسخین حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ بخار
اندر بدن کے بند ہو جاتے ہیں ۸ اور تخلخل بھی اندر بدن میں پیدا ہونے سے سخونت حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ بخارات پھیل جاتے ہیں جالینوس کی عادت ہے
کہ مجمیع ان اسباب سخینہ کو پانچ قسموں میں منحصر کرتا ہے ۱ حرکت جو بافراط نہو ۲ ملاقات اوس چیز کی جسکی سخونت بافراط نہو ۳ مادہ حارہ جو بوجہ تخلل
کسی چیز کے پیدا ہو ۴ تکاثف ۵ عفونت **فصل دوسری مبردات کے بیان میں** تبرید چند چیزوں سے حاصل ہوتی ہے اونکی بھی بہت سی
قسمیں ہیں ۱ ایک حرکت بافراط جس سے تحلیل حار غریزی کی ہو جاے ۲ سکون بافراط جو حار غریزی کو اندر جسم کے مختنق کر دے ۳ کثرت غذا یا اکول یا ۴ بسبب
سے قلت غذا کی جو بافراط ہو ۵ غذاے بارد ۶ دواے بارد ۷ ملاقات اوس چیز کی جو بافراط سخونت پیدا کرے ۸ مثلاً خواہ ہوا یا پانی زمین کبریتی کی ۹ زیادہ تحلیل ہونے
میں پیدا ہونا کہ اوسکی جہت سے حار غریزی تحلیل ہو ۱۰ مکان سے بہت جگہ پھیلتا ہے ۱۱ دیر تک ملاقات کرنا جسم کا اوس چیز سے جو باعتدال سخونت پیدا کرے جیسے حمام میں
دیر تک ٹھہرنا ۱۱ زیادہ تکاثف پیدا ہونا کہ اسکی جہت سے حار غریزی میں اختناق پیدا ہوتا ہے ۱۲ ملاقات اوس چیز کی جو بالفعل برودت پیدا کرے ۱۳ ملاقات اوس
چیز کی جو بالقوۃ تبرید کرے اگرچہ بالفعل گرم ہو ۱۴ بافراط احتباس پیدا ہونا اسلیے کہ اس سے بھی اختناق حرارت غریزی کا ہوتا ہے ۱۵ بافراط استفراغ کرنا اسلیے کہ اس سے
مادہ حرارت مفقود ہو جاتا ہے اور قبض اسلیے کہ منفذ بند ہوں اور استفراغ روح اور تحلیل ہوں کا ہوتا ہے ۱۷ بہت کھینچکر باندھنا عضو کا اور اکثر باندھے رہنا اس سے بھی
برودت پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ راہ آمد و رفت حرارت کی بند ہو جاتی ہے ۱۸ اور ہضم جو بافراط ہو ۱۹ اور خوف ۲۰ اور خوشی ۲۱ اور لذت جو بہت بافراط ہو ۲۲ اور پیشہ جو مبرد ہو
جیسے ملاحی اور وہ جو پیشہ ہوں کا پیشہ ۲۳ اور نیم خام اور خام رہنا غذا کا جو مادہ عفونت کی ہو جاتی ہے جالینوس کی عادت ہے کہ ان بائیس قسموں کو چھ قسموں میں
منحصر کرتا ہے ۱ حرکت مفرط ۲ اور سکون مفرط ۳ ملاقات اوس چیز کی جو تبرید کرے یا بہت سخونت پیدا کرے یہانتک کہ تحلیل کرے ۴ اور مادہ مبردہ ۵ قلت
غذا کی بافراط ۶ اور کثرت غذا کی بافراط **فصل تیسری مرطبات کے بیان میں** اسباب رطوبت پیدا کرنے والے بہت ہیں ۱ سکون ۲ نوم ۳ احتباس
اوس خلط کا جسے نکالنا چاہیے ۴ استفراغ اوس خلط کا جو خشکی پیدا کرے ۵ کثرت غذا ۶ غذاے مرطب ۷ دواے مرطب ۸ ملاقات مرطبات کی خصوصاً حمام
بالتخصیص بعد کھانا کھانے کے ۹ ملاقات اوس چیز کی جو تبرید کرے رطوبت کو مختنق کرے ۱۰ ملاقات اوس چیز کی جو تسخین لطیف کر کے منجمد رطوبات بدن کو بہا دے
۱۱ فرح معتدل **فصل چوتھی مجففات کے بیان میں** خشکی پیدا کرنے والے اسباب بھی بہت ہیں ۱ حرکت ۲ بیداری ۳ کثرت استفراغ جس میں جماع بھی داخل ہے
۴ قلت غذا ۵ خشک غذا کا استعمال ۶ دواے مجفف ۷ تواتر حرکات نفسانی کا ۸ ملاقات خشک کرنے والی چیزوں کی ۹ اور ازین قبیل نہانا ہے قابض پانی سے
۱۰ سردی اسقدر جس سے انجماد ہو کہ عضو کا جذب غذا کو اپنی طرف بند ہو جاے ۱۱ اور استعمال ایسی چیز قابض کا جو سدہ پیدا کر کے نفوذ کو منع کرے ۱۲ انہیں اسباب میں سے
ملاقات اوس چیز کی ہے جسکی حرارت شدید ہو جو بافراط تحلیل کرے تا اینکہ کثرت استحمام بھی اسی قسم میں شمار کیا گیا ہے **فصل پانچویں مفسدات شکل کے
بیان میں** فاسد کرنے والی شکل کے اسباب کسی قدر تو خلقت اولی میں پیدا ہو جاتے ہیں کہ اونکے وجہ سے قوت مصورہ یا غیرہ جو منی میں ہے اپنے فعل کے تمام کرنے میں
قاصر ہو جاتی ہے — اور بعض اسباب بعد جدا ہونے رحم کے پیدا ہوتے ہیں — اور بعض اسباب بروقت گود میں لینے اور گہوارہ ہلانے کے پیدا ہوتے ہیں — اور بعض اسباب
خارجی ہیں جیسے ضربہ و سقطہ — اور بعض اسباب متعلق اس بات کے ہیں کہ قبل سختی اور استحکام اعضا کے لڑکا چلنے پھرنے لگے — ایضاً کچھ اسباب متعلق امراض میں مثل
جذام اور سل اور تشنج اور استرخا اور [illegible] کے — اور کبھی فربہی زاید اور لاغری مفرط سے بھی فساد شکل پیدا ہوتا ہے — اور کبھی بسبب اورام کے — اور کبھی بسبب
امراض منضج کے — اور کبھی بوجہ اندمال قروح کے **فصل چھٹی اسباب سدہ ہونے اور مجاری تنگ ہو جانے کے بیان میں** سدہ کا
پیدا ہونا میلے یا بسبب واقع ہونے کسی شی غریب کے کسی مجرٰی میں ہوتا ہے اور یہ غریب یا تو جنس کا ہے جیسے پتھری یا مقدار اسکی غریب ہو جیسے ثقل

جو اوس مزاج اصلی کی مخالف اور اوسکے ضد ہو مثلاً بہ نسبت اصلی مزاج کی گرم یا سرد زیادہ ہو اور سوء قوت تو یہ حس سے جو بہت اور رود اس مزاج کا امر منافی الطبیعت کو حس کرے
پس اوسکو الم پہونچے اسلیے کہ الم کے معنی یہی ہین کہ امر منافی کو بطور منافی کے دریافت کرے — سوء مزاج متفق یہ ہے کہ اوسمین احساس الم کا بالکل نہین ہوتا اسوجہ سے
کہ مزاج مخالف طبیعت کو جوہر اعضاء اصلی مین اسقدر متمکن ہو جاتا ہے کہ مزاج اصلی کو باطل کر دیتا ہے اور یہی مزاج مخالف بمنزلہ اعضاء اصلی کے ہو جاتا ہے اور اسی سے مزاج
متفق ہو دو نہین پیدا ہوتا کہ محسوس ہو نہین ہر حس تو اوسی چیز کی ہوتی ہے جس سے حس قوت حاس منفعل ہو اور طبیعت بدنکی ایسی حالت جبتک نہ ہو جاوے اوسمین تغیر
حال مین پیدا نہ ہو تب منفعل نہین ہوتی بلکہ انفعال اوس وقت ہوتا ہے جب طبیعت مین ایسا تغیر ہو کہ اوسکی حالت اصلی سے دوسری طرف پھیر دے اسی جہت سے
دق کے مریض کو گرمی تپ کی محسوس نہین ہوتی جسقدر صاحب حمای یوم کو حرارت اپنی تپ کی محسوس ہوتی ہے یا صاحب حمای غب کو باوجودیکہ گرمی دق کی ان
دونون تپ کی گرمی سے بہت زیادہ ہے سبب یہی ہے کہ حرارت دق کی مستحکم اور جوہر اعضا مین ایسی ٹھہر جاتی ہے کہ بمنزلہ حرارت اصلی کے ہو جاتی ہے — اور غب کی حرارت
بوجہ قریب ہونے عفونت کے اوس خلط سے جس مین حرارت پیدا ہوئی ہے محسوس ہوتی ہے اصل عضو مین مستحکم نہین ہوتی بلکہ اعضا ابھی تک اپنے مزاج اصلی پر باقی ہوتے ہین
کہ جسوقت یہ خلط مادہ اوس عضو سے دور ہو جاوے پھر وہ عضو اپنی حالت اصلی پر آجاوے اور اوسمین کسیطرح کی حرارت باقی نہ رہے ہان اگر یہ تپ بطرف دق کے منتقل ہو گئی ہو
اور سوء قت بعد دور ہونے خلط کے حرارت عضو مین باقی رہیگی سو مزاج متفق آہستہ آہستہ عضو مین ٹھہر جاتا ہے کبھی اسکے ٹھہرنے کی مثال حالت صحت مین بھی واسطے
سمجھانے کے اسطور پر دیجاتی ہے کہ جو شخص جاڑون مین نہاوے گرم پانی سے یا گرم سے اس نہانے سے ایک تنفر اور اذیت پیدا ہوگی اسلیے کہ بدنکی کیفیت مخالف
کیفیت پانی کے ہے پھر جب بار بار پانی بدن پر ڈالا جاوےگا رفتہ رفتہ ایک لذت پانی کی اوسکو معلوم ہوتی ہے یعنی جسقدر اسکے بدن سے سردی ہوا کی کیفیت دفع
ہوتی جاتی ہے اوسیقدر اسکو لذت حاصل ہوتی جاتی ہے پھر جب ایک گھنٹہ تک حمام مین بیٹھے تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بدن اسکا گرم ہو جاتا ہے اور تنے ہی گرم پانی
سے جو اسنے نہانے مین استعمال کیا تھا پھر جب یکایک ہی پانی اپنے بدن پر گرانا شروع کرتا ہے بدن مین قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اوسکو بار بار گرائے سبب یہ بات کہ بغیر
ایذادہی سوء مزاج مختلف کی اور عدم ایذادہی سوء مزاج متفق کی ذہن نشین ہو چکی پھر ہم کہتے ہین کہ اگرچہ دو جنس مین سے ایک جنس اسباب الم کی سوء مزاج مختلف ہے
مگر ہر ایک سوء مزاج مختلف بلکہ ہر ایک چیز حار بالذات یا بارد بالذات خواہ رطب و یابس بالعرض کو ضرور نہین ہے کہ الم نہ پہونچاوے اسلیے حار اور بارد اصطلاحی دو کیفیت
فاعلی ہین اور رطب و یابس دو کیفیت منفعلہ ہین قوام اونکی ماہیت کا ایسا نہین ہے کہ اونکی جہت سے ایک جسم دوسرے جسم مین اثر کرے بلکہ رطوبت اور یبوست ایسی دو
کیفیتین ہین کہ اونکے سبب سے ایک جسم دوسرے جسم سے اثر قبول کرے — یابس چیز جو الم پہونچاتی ہے اوسکا الم پہونچانا بالعرض ہوتا ہے اسلیے کہ یبوست کو ایک سبب
جنس آخر سے واقع ہوتا ہے اور وہ تفرق اتصال ہے کہ یابس بجہت شدت تقبض کے فقط تفرق اتصال کا سبب ہوتا ہے اور حکیم جالینوس نے بعد تحقیق اپنے مذہب کے اس
طرف رجوع کیا ہے کہ سبب بالذات وجع کا فقط تفرق اتصال ہے اور کوئی چیز نہین ہے — اور حار بھی جو وجع پیدا کرتا ہے اسوجہ سے سبب وجع ہے کہ تفرق اتصال ہے — اور بارد بھی
جو وجع پیدا کرتا ہے اسی سبب سے کہ اوسکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے اسلیے کہ بارد بوجہ شدت تکثیف اور جمع کرنے اجزا کے اوسکو یہ بات ضرور لاحق ہوتی ہے کہ اجزا کا جگہ
مقام متکاثف مین نزدیک برودت کی ہو جاوین پس ضرور ہے کھینچا جاوے اجزا آتی ہین وہان تفرق اتصال ہو جاوے گا — اس رای مین جالینوس نے مبالغہ کیا ہے
کہ بعض اقوال مین اوسی پر تنبیہ کیا ہے کہ تمام محسوسات سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور کیفیت ایسی بھی محسوسات ہین کہ اونکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے مثلاً سیاہ چیز
بصیرت مین اس سبب سے الم پہونچاتی ہے کہ جمع کرنا اجزا کا اوسمین بشدت ہے — اور سپید چیز اسوجہ سے ایذا دیتی ہے کہ اوسمین تفرق بہت زیادہ ہے اور تلخ اور
نمکین اور ترش مذوقات مین اس جہت سے الم پیدا کرتی ہے کہ تفرق اتصال مین زیادہ ہے — اور بکٹھی چیزین چونکہ تقبض زیادہ ہے اوسکو تفرق اتصال لازم
ہوتا ہے — اسیطرح مشمومات اور سخت آوازین بھی بجہت تفرق کے ایذا دیتی ہین — حرکت ہوا کی بوقت ملاقات پردہ صماخ کے تیز ہوتی ہے — صحیح اور حق اس مسئلہ
مین یہ رای ہے کہ تغیر مزاج کو بمنزلہ جنس کو قرار دین کہ وہ بذات خود سبب وجع کا ٹھہرایا جاوے اگرچہ اوسکے ساتھ کبھی تفرق اتصال بھی عارض ہو — اور تحقیق بیان

دلالت کرتی ہے کہ شئی مستفرغ جو ہر اعضا سے اصلی سے نہیں ہے اور اسکی دلالت یا اسطرح پر ہوتی ہے کہ خروج شئی کا غیر طبعی ہے جیسے اخلاط اصلیہ یا خود
صبغ قوت خارج ہو۔ یا اس سبب سے ہوتی ہے کہ اوسکی کیفیت غیر طبعی ہے جیسے خون فاسد خروج اور اسکا معتاد ہو یا غیر معتاد۔ یا اس سبب سے کہ شئی
مستفرغ ہر طرح سے غیر طبعی ہے جیسے پتھری۔ یا اس سبب سے کہ اوسکی مقدار غیر طبعی ہے اگرچہ خروج اوسکا طبعی ہو۔ اور مقدار کا غیر طبعی ہونا قلت
سے ہو یا کثرت سے جیسے براز اور بول معتدل مقدار سے کم یا زیادہ۔ یا اس سبب سے کہ اوسکی کیفیت غیر طبعی ہو اگرچہ خروج اوسکا معتاد ہے
جیسے براز اور بول سیاہ۔ یا اس جہت سے کہ جس راہ سے وہ نکلا ہے وہ راہ غیر طبعی ہو گو نکلنا اوسکا اوسی راہ میں طبعی ہے جیسے براز کا نکلنا منہ
سے ایلاؤس میں۔ تیسرے کے دلائل وضعیہ وہ ہیں جو مخصوص ہیں اسلئے کہ درد یا ایسے مقام پر دلالت کرے مثلاً اگر داہنی طرف ہے تو جگر میں ہوگا
اور بائیں طرف ہو تو طحال میں ہوگا۔ اور کبھی درد اپنی قسم سے اپنے سبب پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ تعلیم سابق میں مفصل بیان ہو چکا مثلاً اگر ثقیل
دلالت کریگا کہ ورم عضو غیر حساس میں ہے یا ایسے عضو میں ہے جسکی حس باطل ہو گئی ہے۔ اور وجع ممدد کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور
وجع لاذع مادہ حادہ پر دلالت کرتا ہے۔ دلائل ورم کے تین طرح پر ہوتے ہیں۔ کبھی دلالت جوہر ورم سے ہوتی ہے جیسے سرخی اور ورم [illegible]
سے اور سختی سوداوی پر۔ اور کبھی موضع ورم سے دلالت ہوتی ہے کہ داہنی جانب کا ورم دلالت کرتا ہے کہ [illegible] جگر کے ہے۔ اور بائیں جانب کا
ورم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اطراف طحال میں ہے۔ کبھی دلالت بذریعہ شکل ورم کے ہوتی ہے اگر ہلالی ہو معلوم ہوگا کہ نفس جگر میں ورم ہے
اور اگر طولانی ہو معلوم ہوگا کہ اون عضلات میں ہے جو اوپر جگر کے واقع ہے۔ اور دلائل وضع کے یا موضع ورم سے ہوتے ہیں یا مشارکات سے
موضع ورم کے دلائل ظاہر ہیں۔ اور مشارکات اسطرح جیسے استدلال کیا جاوے اور بایک درد کے جو ذات الجنب میں ہو جیسا سابق سے بیان کیا ہے کہ یہ الم
بسبب ایک آفت کے ہے جو چھٹی زوج میں عروق کے ازواج عصبانی کے عارض ہوتی ہے۔ **فصل دوسری علامات فارقہ درمیان امراض
خاصہ اور مشارکہ کے بیان میں** چونکہ امراض کی یہ کیفیت ہے کہ کبھی ابتداءً ایک عضو خاص میں عارض ہوتے ہیں۔ اور کبھی بمشارکت
دوسرے عضو کے پیدا ہوتے ہیں جس طرح سر کو امراض معدہ سے مشارکت ہوتی ہے لہذا واجب ہے کہ ایک حد فارق درمیان مرض اصلی اور
مرض مشارک کے ایسی تجویز کیا جاوے جو علامت فاصل ہو اور ایک کو دوسرے سے جدا کرے۔ پس ہم کہتے ہیں کہ واجب ہے تامل کرنا اس بات
میں کہ دو بیماریوں میں سے پہلے کون عارض ہوئی رہی اصلی ہے اور دوسری مشارک ہے۔ یا دونوں میں سے کون بیماری ایسی ہے کہ ایک کے
زائل ہونے کے بعد دوسری باقی رہتی ہے کہ وہی اصلی ہے۔ اور کبھی شناخت بالعکس بھی ہوتی ہے مثلاً مرض مشارک وہی تجویز کیا جاتا ہے
جو کسی مرض کے پیچھے عارض ہو اور اسکے ضد یہ ہے کہ جو پہلے عارض ہو وہی اصلی ہے۔ یا مرض مشارک وہ ہے جسمیں سکون کسی اور مرض کے
سکون سے پیدا ہو اور اسکے ضد یہ ہے کہ مرض اصلی وہ ہے کہ اپنی ہمراہی کے سکون سے ساکن نہ ہو لیکن کبھی معرفت بالعکس میں غلط واقع
ہوتا ہے اسطرح پر کہ اکثر مرض اصلی محسوس نہیں ہوتا اور نہ ابتدا میں ایذا دہ ہوتا ہے بعد اوسکے جب مرض مشارک ظاہر ہوتا ہے مرض اصلی کا
ضرر محسوس ہوتا ہے حالانکہ مرض مشارک درحقیقت بعد مرض اصلی کے عارض ہے اور اوسکے پیچھے پیدا ہوا ہے لیکن چونکہ ظاہر [illegible]
ہنوز کہ اصل کے معلوم ہوتا ہے اس جہت سے یہی گمان ہوتا ہے کہ مرض اصلی کبھی مشارک یا عارض ہے اور [illegible] مرض اصلی سے [illegible]
ہوتی ہے اور فقط عارضی شرکی مرض پر آگاہی ہوتی ہے اس غلط سے بچنے کی تدبیر ہو سکے کہ طبیب علم تشریح اعضا سے بخوبی [illegible]
تاکہ مشارکت اعضا کی اوس علم کے ذریعہ سے پہچانے اور جو آفات ایک ایک عضو میں واقع ہوتے ہیں خواہ محسوس ہوں یا غیر محسوس پیدا
توقف کرے گا مرض میں حکم قطعی کرنے سے اور اوسکا اصلی بدون تامل صحیح کے قرار نہ دے گا اسلئے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ عرض اوس مرض کا

بالتبع ہو پس مریض سے اون علامات کو پوچھے گا جو مشارک اعضا سے عضو علیل مین ہین اور محسوس اور زیادہ نہین ہین کہ اونکی ابتدا وہی
ظاہر ہوا اور نہ ایسے اعراض پیدا کرتے ہین جو قریب اعراض ابتدا وہ ہوتے ہون البتہ اونکے تابع چند امور بعید ایسے ہین کہ جو محسوس
ہین اور مریض بجہالت اونکو عوارض مرض اصلی کا جوان ظاہری اعراض کے واسطے معروض بعید ہے قرار دیتا ہے — ان امور کی
معرفت سوا طبیب کے اور کسیکو نہین ہوتی — اور طبیب بھی اکثر بدایت آپ اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ افعال کی مضرت مین تامل
کرے اگر مضرت افعال کو سابق پائے حکم کرے گا کہ مرض مشارک ہے تاہم بعض اعضا ایسے ہین کہ اکثر حال ہین اونکے امراض متاخر
ہوتے ہین بہ نسبت امراض دوسرے اعضا کے مثلاً سر کا یہی حال ہے کہ اوسکے امراض بمشارکت امراض معدہ کے ہوتے ہین علی العکس
اسکا بہت کم ہے یعنی معدے کے امراض تابع امراض سر کے نہین ہوتے ہین — ہم ناظر کتاب کے سامنے چند علامات امزجہ اصلی اور
عارضی کے لاتے ہین اور بطور عموم بیان کرتے ہین اور وہ امراض جو ہر ایک عضو سے خاص ہین اونکا بیان باب امراض اعضا مین کیا
جائے گا — امراض ترکیب مین سے جو مرض ظاہر ہو اوسے حس پہچانے گی — اور جو مرض اونمین سے باطنی ہو سوا سے امتلا اور سدہ
اور ورم اور تفرق اتصال کے محصور کرنا اوسکا حکم کلی مین دشوار ہے — اسیطرح جو اقسام امتلا اور سدے اور ورم اور تفرق اتصال
کے ایک ایک عضو سے خاص ہین کہ اونکا بیان بھی بطور کلی نہین ہوسکتا اسلیے مناسب ہے کہ ان دونون کا بیان ہر ایک عضو کی
مین کیا جائے

فصل تیسری علامات امزجہ کے بیان مین

جن دلائل سے معرفت احوال مزاجون کی ہوتی ہے وہ اونکی
دس قسمین ہین پہلی قسم ملمس ہے — اور ملمس سے اسطرح شناخت ہوتی ہے کہ تامل کیا جائے کہ ملمس مریض کا مساوی ملمس صحیح کے
بدن معتدل سے ہوا ہے معتدل ہین ہے یا نہین — اگر مساوی ملمس صحیح کے ہو اعتدال پر دلالت کرے گا — اور اگر لامس صحیح المزاج کا
اوس بدن کی گرمی — یا سردی — یا نرمی — یا سختی سے بسبب طبعی سے زیادہ منفعل ہو اور اوس وقت کوئی سبب خارجی ہوا یا غسل یا اور قسم
کے مسخن اور مبرد سے منسوب سے یا اون گرمی یا سردی زیادہ ہوتی ہے یا سختی اور نرمی بڑھتی یا گھٹتی ہے اوس وقت اوس بدن
کے غیر معتدل المزاج ہونے پر حکم کرنا چاہیے کبھی اطراف بدن کی نرمی اور خشکی سے بھی حال بدن کا پہچانا جاتا ہے اگر اطراف کی نرمی
اور خشکی کسی سبب غریب کی جہت سے ہو یا نرمی اور سختی کے جہت سے حکم کرنا بہ نسبت دلائل اعتدال کے تقدم پر فوقیت ہے
یعنی پہلے حرارت اور برودت کے اعتدال کے دلائل موجود ہون تب نرمی اور سختی کی طرف لحاظ کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر یہ دلائل موجود ہون
ممکن ہے کہ حرارت جاذب ملمس سخت اور درست کو نرم کر دے جیسا کہ ملمس معتدل کا اوسکی مقابل بہ نسبت ملمس خشن کے زیادہ کرے گی اور نرمی
پیدا ہوگی پس توہم اس بات کا ہوگا کہ یہ ملمس بالطبع نرم اور تر ہے — اور یہ بھی ممکن ہے کہ حرارت موجود ملمس بارد اور لین کو سخت کر دے
جیسا کہ ملمس معتدل کو اوسمین انجماد پیدا کرکے کثیفت ظاہر کرے گی پس گمان کیا جائے گا کہ ملمس بالطبع خشک ہے جیسے برودت اور کبھی لیکن
برودت کا منعقد ہونا بستہ ہو کر ہوتا ہے اور گرمی کا انعقاد بطور قوام غلیظ کے ہوتا ہے — اکثر قابل ان انفعال کے اوس مزاج کا بدن ہے
جو نرم بالطبع ہو اگرچہ بہ نسبت لاغر ہوا سلیے کہ لاغری اوسمین زیادہ ہوتی ہے دوسری قسم وہ دلائل ہین جو گوشت اور شحم سے ماخوذ ہین
اسلیے کہ گوشت سرخ اگر زیادہ ہو دلالت حرارت اور رطوبت پر کرے گا اور اوس بدن مین سختی ہوگی — اور اگر گوشت تھوڑا ہو اور چربی
زیادہ ہو دلالت حرارت اور یبس پر کرے گی — سمین اور شحیم یا فربا ہمیشہ دلالت برودت پر کرتے ہین — اور بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے
اگر ہمراہ اسکے رگین تنگ ہون اور خون کم ہو اور صاحب جسم بوقت بھوک کے بہت ضعیف اور نزار ہو جائے اسلیے کہ خون اصلی

جس سے تقدیہ یا اعضا کا ہوتا ہے بروقت بھوک کے نہین پایا اس بات کو دلالت اسی پر ہے کہ یہ مزاج اوسکا طبعی ہے ۔ اور اگر یہ پچھلی علامتین ہلاز سمین اور شحم اور ترہل بدن کے نہون جاننا چاہیے کہ یہ مزاج اوسکا غیر طبعی ہے بلکہ عرضی اکتسابی ہے ۔ سمین اور شحم مین کمی حرارت پر دلالت کرتی ہے اسلیے کہ ان دونون کا مادہ خون کی دسومت سے ہے اور علت فاعلی ان دونون کی برودت ہے اسیواسطے جگر پر انکی کمی ہوتی ہے اور انثیون پر زیادتی ۔ اور قلب پر سمین اور شحم کی زیادتی بہ نسبت جگر کے بسبب مادہ کے ہے نہ بوجہ مزاج اور صورت کے اسلیے کہ توجہ طبیعت کا اسی مادہ سے متعلق ہے ۔ سمین اور شحم کا بدن پر منحصر ہونا کم بیش بسبب قلت و کثرت حرارت کے ہوتا ہے ۔ جو بدن لحیم ہو اور اوسمین کثرت سمین اور شحم کی نہو اوسکا مزاج گرم و تر ہوتا ہے ۔ اور اگر گوشت سرخ زیادہ ہو اور سمین اور شحم کم ہو افراط رطوبت پر دلیل ہے اور اگر یہ دونون زیادہ ہون افراط برودت اور رطوبت پر دلیل ہے اور اس بات پر کہ بدن بارد رطب ہے ۔ زیادہ تر ضعیف بارد یابس بدن ہوتا ہے ۔ اوسکے بعد حار یابس بعد اوسکے یابس جو حرارت اور برودت مین معتدل ہو اوسکے بعد بدن حار جو رطوبت اور یبوست مین معتدل ہو

قسم تیسری جو دلائل بالون کی جہت سے لیے جاتے ہین اور اوسمین لحاظ اتنے امور کا ہوتا ہے ۱ جلدی نکلنا یا دیر مین ۲ کثرت بالون کی یا قلت ۳ باریک ہونا یا گندہ ہونا ۴ سیدہا ہونا یا پیچدار ہونا ۵ رنگ بالون کا اس استدلال مین ایک قاعدہ مستحکم ہے ۔ جلدی بالون کا نکلنا یا دیر مین یا نہ نکلنا اس سے استدلال اسطرح ہوتا ہے کہ جسکے بال دیر مین نکلین یا نہ نکلین اور اوسکے بدن مین ایسے علامات نہون کہ اسمین خون کم ہے معلوم کرنا چاہیے کہ اسکا مزاج نہایت مرطوب ہے ۔ اور اگر جلد نکل آئین تو بدن اوسکا اتنا مرطوب نہوگا بلکہ مائل بہ یبوست ہوگا مگر اوسکے مزاج کی حرارت اور برودت پر استدلال اور دلائل سے کرنا چاہیے جسکا ذکر ہوچکا ہان اگر بدن مین حرارت اور یبوست مجتمع ہو بہت جلد بال نکلین گے اور اون مین کثرت اور گندگی ہوگی اسکی دلیل یہ ہے کہ بالون کی کثرت زیادتی حرارت پر دلالت کرتی ہے اور گندہ ہونا کثرت کے ساتھ اسکو دلالت دخان کی زیادتی پر ہے جیسے جوانون مین سوائے لڑکون کے اسلیے کہ لڑکون کا مادہ بخاری ہے دخانی نہین ہے اور ان دونون باتون کی ضد یعنی برودت اور رطوبت سے دیر مین بال اوگتے ہین اور دقیق اور کم ہوتے ہین ۔ اور استدلال شکل سے بالون کی اسطرح ہے کہ جعودت یعنی پیچدار ہونا حرارت اور یبس پر دلالت کرتا ہے ۔ اور کبھی اسکو دلالت ہوتی ہے کہ سوراخ اور مسام پیچدار ہے اور یہ بات مزاج کے تغیر سے نہین بدلتی ہے ۔ اور حرارت اور یبوست تغیر مزاج سے بدل جاتی ہے ۔ اور سیدہا ہونا بالون کا پیچدار ہونے کے ضد پر دلالت کرتا ہے ۔ رنگ کے ذریعہ سے اسطرح استدلال کیا جاتا ہے کہ سیاہی بالون کی حرارت پر دلالت کرتی ہے ۔ اور میگون ہونا بالون کا برودت پر دلالت کرتا ہے ۔ اور اشقر ہونا اور سرخ ہونا اعتدال پر دلالت کرتا ہے ۔ اور سفید ہونا یا برودت اور رطوبت پر دلالت کرتا ہے جیسے پیری مین یا نہایت خشکی پر جیسے گہانس کو بروقت خشکی کے بعد اوسکی سیاہی جاتی رہے ایک سفیدی عارض ہوتی ہے اور وہ رنگ سبز مائل بسفیدی ہوتا ہے ۔ اور یہ بات آدمیون کو بعد اون امراض کے عارض ہوتی ہے جنسے خشکی پیدا ہوتی ہے ۔ سبب پیری کا نزدیک ارسطاطالیس کے استحالہ ہے طرف لون بلغم کے اور نزدیک جالینوس کے پہپہوند لگنا جو غذا کو لازم ہے بروقت بال بنجانے کے اگر غذا سرد ہو اور بطی الحرکت ہو جبتک کہ مسام مین نفوذ کرتی ہے ۔ اور اگر ارسطاطالیس اور جالینوس کے اقوال مین تامل کیا جائے تو قریب قریب معلوم ہونگے اسلیے کہ سبب بلغم کے سفیدی کا اور علت سفید ہوجانے بلغم متکرج یعنی پہپہوندگی ہوئی کی ایک ہی چیز ہے ۔ اور تحقیق اسکی صبحیات مین ہے ۔ اور بعد اسکے جاننا چاہیے کہ ابدان اور مواد ون کو بالون مین تاثیر ایسی ہے کہ اوسکی رعایت کرنی

مناسب ہے جبشی سے امید نہین کہ اوسکے بال اشقر ہون تاکہ اوسکے اعتدال مزاج پر استدلال کیا جاے وہ مزاج معتدل جو اوسکے صنف کے واسطے
ہے۔ اور صقلابی سے سیاہ بالون کی امید نہین ہے تاکہ اوسکے مزاج کی گرمی پر استدلال کیا جاے یعنی وہ مزاج جو اوسکی صنف خاص کے واسطے
ہے۔ سن کو بھی بالون مین تاثیر ہے پس جوانون کا حال مثل سکان اقلیم جنوبی کے ہے اور لڑکون کا مثل شمالی کے اور کہول متوسط ہین۔ کثرت بالونکی
لڑکون مین دلالت کرتی ہے کہ مزاج اونکا سوداوی ہونا ضرور ہے جب بڑا ہوا اور بڈہا ہو کثرت بالون کی اس بات پر دلیل ہے کہ بالفعل سوداوی مزاج
ہے چوتھی قسم وہ دلائل ہین جو رنگ بدن سے متعلق ہین۔ سپیدی رنگ کی دلالت کرتی ہے کہ خون بدن مین نہین ہے یا کم ہے اور برودت
مزاج پر دلیل ہین اسلیے کہ اگر اسکے ساتھہ حرارت اور غلبۂ صفراوی ہوتی ہر آئنہ رنگ زرد ہو جاتا۔ سرخ رنگ بدن کا کثرت خون اور حرارت پر دلیل ہے
۔ اور زردی اور اشقر کثرت حرارت پر دلالت کرتے ہین مگر زردی کو صفراوی پر زیادہ دلالت ہے۔ اور اشقر کو خون پر اور خون کو صفراوی پر۔ اور
کبھی زردی خون کے نہونے پر دلیل ہوتی ہے اگرچہ صفرا بھی نہو جیسے بعد نقاہت مرض کے رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ تیرگی رنگ کی شدت برودت پر
دلالت کرتی ہے پس اسکے سبب سے خون بدن کا کم ہو کر منجمد ہو جاتا ہے اور بطرف خلط سوداوی کے مستحیل ہو جاتا ہے اور رنگ جلد کو سیاہی کی
طرف بدل دیتا ہے۔ گندم گون ہونا حرارت پر دلیل ہے۔ اور داغی ہونا یبوست اور برودت پر دلیل ہے اسلیے کہ یہ رنگ سوداے خالص کے تابع ہوتا ہے
جصّی یعنی چونے کا رنگ صریح برودت اور بلغمیت پر دلالت کرتا ہے۔ رصاصی یعنی سیسے کا رنگ برودت اور رطوبت پر مع کسیقدر سوداویت کے
دلالت کرتا ہے اسلیے کہ اس رنگ مین سفیدی تھوڑی سبزی کے ساتھہ ہوتی ہے پس سفیدی تابع بلغم کے رنگ یا مزاج مرطوب کے ہوگی۔ اور سبزی
تابع خون جامد کے جو مائل بسواد ہو جسمین بلغم کی شرکت سے کدورت آ گئی اور اوسکو سبز کر دیا۔ عاجی یعنی ہاتھی کے دانت کا سا رنگ بدن کا برودت بلغم پر جسمین
تھوڑا صفرا ملا ہو دلالت کرتا ہے اکثر تغیر رنگ کا بسبب جگر کے طرف زردی اور سفیدی کے ہوتا ہے اور بسبب طحال کے طرف زردی اور سیاہی
کے۔ اور امراض بواسیری مین طرف زردی اور سبزی کے مگر یہ حکم دائمی نہین ہے بلکہ اسمین کبھی اختلاف بھی واقع ہوتا ہے۔ زبان کے رنگ سے
استدلال بدن کے ساکن رگون کے حال پر قوی ہے۔ آنکھہ کے رنگ سے استدلال مزاج دماغ پر قوی ہے۔ کبھی ایک ہی مرض مین دو عضو کے مختلف
دو رنگ ہو جاتے ہین جیسے سپیدی زبان کی بحالت بیماری یرقان کے جو بسبب شدت سوزش مرار کے عارض ہو تمام بدن مین اور جلد چہرہ کی سیاہ
ہو جاتی ہے پانچوین قسم وہ دلائل جو بنظر ہیئت اعضا کے معتبر ہوتے ہین۔ گرم مزاج کا سینہ چوڑا ہوتا ہے۔ اور بڑی اطراف اعضا اونکا استادہ
ہونا بے تنگی اور کوتاہی کے اور رگون کا کشادہ اور ظاہر ہونا نبض کا عظیم اور قوی ہونا عضل کا عظیم ہونا اور اوسکا مفاصل سے قریب ہونا یہ علامات گرم
مزاج کے ہین اسلیے تمام افعال نشو و نما اور ہیات تکوینی حرارت اور برودت سے تمام ہوتے ہین۔ اور تابع حرارت کے اضداد ان امور کے ہوتے ہین
اسلیے کہ قوائے طبعی بسبب حرارت کے تتمیم افعال پیدائش اور اتمام خلقت سے قاصر رہتے ہین۔ خشک مزاج کے تابع سوختگی اور مفاصل کا ظاہر ہونا
اور غضروف کا حنجرہ اور بینی مین نمودار ہونا اور ناک کا سیدہا اور پتلا ہونا چھٹی قسم وہ دلائل جنکا اعتبار بوجہ انفعال دلائل اعضا کے ہوتا ہے اگر کوئی
عضو بہت جلد گرم ہو جاے اسلیے کہ اوسکو زیادہ استعمال یا مزاولت یعنی لگاتار حرارت کی حاجت ہو وہ حار المزاج ہے یعنی جو بدن تھوڑی سی
گرم شے کے استعمال سے زیادہ حرارت حاصل کرے اوسکا مزاج حار ہے اسلیے کہ استحالہ جنس مناسب مین آسان ہوتا ہے بہ نسبت استحالہ کے
طرف کیفیت مخالف کے۔ اور اگر بہت جلد سرد ہو جاے امر بالعکس ہوگا۔ دلیل بعینہ وہی ہے جو مذکور ہوئی۔ اگر کوئی معترض کہے کہ دونون
مقام پر امر بالعکس ہونا چاہیے اسلیے کہ ہم یقیناً جانتے ہین کہ ہر شے مین اثر اوسکی ضد کا زیادہ ہوتا ہے اور یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ اسمین
کسیطرح کا شبہہ نہین ہے اور تمہارا کلام کہ جنس مناسب کیطرف استحالہ با سانی ہوتا ہے ہم اس بات کو لازم کرتا ہے کہ انفعال شبیہ سے

اولیٰ اور سچی یہی ہوا اور ضد سے کم ہو۔ اسکا جواب ہم یہ دینگے کہ جو شبیہ منفعل نہیں ہوتی ہے اپنی شبیہ سے وہ ایسی ہوتی ہے کہ اوسکی کیفیت
اور اوسکی شبیہ کی کیفیت نوع مین واحد ہوتی ہے و نیز طبیعت مین۔ اور بعض شبیہ اسطرح سے نہین ہے بلکہ دو گرم چیزین بھی کہ ایک اونمین کا
بہ نسبت دوسرے کے زیادہ گرم ہو منفعل ہوتی ہین اور اونمین ایک دوسرے کا شبیہ نہین ہوتا پس جو چیز بہت گرم نہین ہے بقیاس بہت
گرم چیز کے سرد ہے۔ اور اسی جہت سے کہ ان دونون مین تضاد مشہوری پایا گیا بسبب اختلاف مقدار حرارت کے ایک دوسرے سے
منفعل ہوتی ہین پس جسمین گرمی کم ہے اوسکا انفعال اسی جہت سے ہوتا ہے کہ وہ بہ نسبت بہت گرم کے بارد ہے نہ اس لئے کہ دونون حار
ہین۔ اسیطرح جو نہایت سرد ہے اوس سے بھی بعض منفعل ہوتا ہے اور جسمین کم برودت ہے اوس سے بھی انفعال بوجہ تضاد کے ہوتا ہے
لیکن ایک ان دونون کا جو بہت گرم ہے غیر بعض یعنی کم گرم کی کیفیت کو بڑھا دیتا ہے یعنی حرانین سے تو تیز ہے اوسکی کیفیت معین ہوتی ہے
اور دوسرے کی کیفیت کا جسمین نقصان ہوتا ہے پس استحالہ اسکا طرف اوس چیز کے جسکی کیفیت بڑھی ہوئی ہے اور اوسکی کیفیت اسکے فعل مین
ہوتی ہے آسان تر ہے مترجم کہتا ہے فرض کرو کہ ایک پانی نہایت گرم ہے اور اسکو ایک شیر گرم پانی سے ملائین تو ضرور دونون کی شیر گرمی
اور گرمی مین تغیر ہوجاوے گا لیکن محسوس تغیر اوسی پانی کی کیفیت کا ہوگا جو شیر گرم تھا۔ دونون پانی مین دو کیفیتین متضاد تھین یعنی حرارت اور
شیر گرم ہونا اور یہ ظاہر نہین اسیطرح شیر گرم پانی مین کسیقدر حرارت ضعیف محسوس بھی تھی اور گرم پانی مین کسیقدر برودت خفی تھی ضعیف
حرارت شیر گرم پانی کو تو ہی حرارت گرم پانی کی بڑھاوے گی اور ضعیف برودت شیر گرم پانی کی شدید حرارت گرم پانی سے ملکر اکتساب حرارت کا
کریگی مگر یہ استحالہ بطرف ضد حقیقی کے نہین ہے بلکہ استحالہ شیر گرم پانی کا طرف گرمی کے یعنی استحالہ ایک شی کا طرف ضد مشہوری کے سہل
بھی ہے اور آسان بھی ہے علاوہ یہ ہے کہ اس مقام پر ایک اور چیز ہے جو تحقیق بعض مشارکات کیفیت مین ہے اور اوسمین نقص بھی ہے مثلاً
گرم مزاج براہ طبیعت کے جو بسبب قبول تاثیر حار دوا کی کرتا ہے اس جہت سے کہ حار مزاج تاثیر اپنے ضد کی کہ وہ برد دافع ہے واسطے زیادتی
تسخین حرارت موثرہ خارجیہ کی سم باطل کرتا ہے سبب یہ دونون یعنی حار مزاج اور حرارت خارجی ملکر اور برودت مانعہ کو باطل کرکے ایک دوسرے
کے معین تسخین پر ہوتے ہین اوسکے بعد دونون کیفیتون مین اشتداد تام پیدا ہوتا ہے لیکن جسوقت حار خارجی قصد کرے کہ اعتدال باطل
ہوجاوے حار غریزی جو اندر بدن کے ہے اوسکے اس ارادے کی مقاومت کرتا ہے اور اس فعل کو خوب روکتا ہے حتیٰ کہ گرم زہر کی مقاومت
اور اونکی دفع مضرت اور اونکے جوہر کا فساد کرنا سوا سے حرارت غریزی کے اور کسی سے نہین ہوتا پس حرارت غریزی طبیعت کے واسطے
ایسا آلہ ہے کہ ضرر اوس حرارت کو جو خارج سے وارد ہو دفع کرتی ہے اس طرح پر کہ روح کو اوسکے دفع پر حرکت دیتی ہے اور حار خارجی
کے بخار کو ہٹا کر اوسکی تحلیل کرتی ہے اور مادۂ حار کو دور کردیتی ہے۔ اسیطرح سے بارد جو خارج سے وارد ہو حرارت غریزی بسبب ضد
کے اوسکے ضرر کو دفع کرتی ہے۔ اور یہ خاصیت برودت غریزی کی نہین ہے اسلئے کہ برودت فقط حار خارجی کی حرارت کو بوجہ ضد کے منع
کرتی ہے اور برودت خارجی کی برودت کو منع نہین کرتی۔ حرارت غریزی ایسی عمدہ چیز ہے کہ رطوبات غریزی کی حفاظت کرتی ہے اس
بات سے کہ حرارت غریبہ اوسپر غالب ہو اسی وجہ سے جسوقت حرارت غریزی قوی ہوتی ہے طبیعت اوسکے ذریعہ سے رطوبات مین
تصرف نضج اور ہضم کرنے پر قادر ہوتی ہے اور اونکو صحیح رکھنے پر محافظ ہوتی ہے پس رطوبات کو بطور اپنے تصرف کے طبیعت
متحرک کرتی ہے اور حرارت غریبہ کے تصرف سے باز رکھتی ہے اسی جہت سے رطوبات مین عفونت نہین آتی ہے۔ اور جس وقت
حرارت غریزی ضعیف ہوتی ہے رطوبات کے تصرف سے طبیعت الگ ہوجاتی ہے اسلئے کہ جو آلہ فعل طبیعت کا یعنی حرارت غریزی تھا

اور جبکہ توسط سے درمیان طبیعت اور رطوبات کے فعل تمام ہوتا تھا وہ ضعیف ہوگیا ہے پس طبیعت اپنے فعل سے ٹھہر جاتی ہے اور سامنا رطوبات
سے حرارت غریبہ کا اپنے وقت ہوتا ہے کہ حرارت غریزی کا تصرف رطوبات میں نہیں ہوتا اس جہت سے حرارت غریبہ ان رطوبات کو تصرف پر
قادر ہو جاتی ہے اور ان رطوبات پر غالب آکر بسبب حرکت غریبہ انکی تحریک کرتی ہے پس عفونت پیدا ہو جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ حرارت غریزی آلہ
جمیع قوتوں کا ہے اور برودت سب قوتوں کے منافی ہے اسکا نفع اصلی مطلق نہیں ہے بالعرض کسیقدر نافع ہے جسطرح فصل تیسری تعلیم دوسری میں
بیان ہوا — اسیوجہ سے کہا جاتا ہے حرارت غریزی اور برودت غریزی کوئی نہیں کہتا — اور نہیں نسبت دیجاتی ہیں طرف برودت کے کیفیتوں حالات
بدن کی طبیعی نسبت دیجاتی ہے طرف حرارت کے ساتویں قسم حالت خواب و بیداری کی — ان دونوں کا اعتدال اعتدال مزاج پر دلالت
کرتا ہے خصوصاً دماغ کے اعتدال پر — زیادتی نوم کی رطوبت اور برودت سے ہوتی ہے — اور زیادتی بیداری کی حرارت اور یبوست سے ہوتی ہے خصوصاً
دماغ کی حرارت اور یبوست سے آٹھویں قسم وہ دلائل ہیں جو بلحاظ افعال کے معتبر ہوتے ہیں — اگر افعال کا استمرار مجری طبعی پر ہو اور ہر ایک
فعل تمام اور کامل ہو تو یہ اعتدال مزاج پر دلیل ہوگا — اور اگر تغیر افعال کا بطرف حرکات مفرطہ کے ہو حرارت مزاج پر دلیل ہے — اسیطرح افعال
میں سرعت بھی حرارت پر دلالت کرتی ہے جیسے نشو نما میں سرعت یا بالوں کا جلدی نکل آنا اور دانتوں کا جلدی برآمد ہونا — اور اگر افعال میں بلادت
اور ضعف ہو کسل اور ماندگی اور سستی ہو تو یہ برودت مزاج پر دلیل ہوگی اگرچہ کبھی افعال کا ضعف اور بلادت اور سستی بجہت حرارت مزاج کے
بھی عارض ہوتی ہے تاہم تغیر مجری طبعی سے خالی نہیں ہے بشرطیکہ ضعف ہو — کبھی بسبب زیادتی حرارت کے بھی اکثر افعال طبعی فوت ہو جاتے
ہیں اور اونمیں نقصان پیدا ہوتا ہے جیسے نوم کہ اکثر بسبب حرارت مزاج کے باطل یا کم ہو جاتی ہے اسیطرح بعض افعال طبعی بجہت برودت
کے کبھی زیادہ ہو جاتے ہیں جیسے نوم مگر یہ افعال افعال طبعی میں علی الاطلاق داخل نہیں ہیں بلکہ انکا شمار افعال طبعی میں کسی شرط اور سبب کی وجہ
سے ہوتا ہے — نوم کیطرف حاجت حیات اور صحت کو علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ اس سبب سے ہے کہ روح شغل افعال سے خالی ہو کر آرام
پاسکے تاکہ جو تعب اوسکو حالت بیداری میں بوجہ فعل و انفعال کے عارض ہوا ہے نوم میں بوجہ سکون کے زائل ہو جاسکے یا اس وجہ سے کہ روح کو
احتیاج ہضم کرنے میں غذا کے توجہ زائد کی ہے — اور حالت بیداری میں دونوں فعل یعنی ہضم غذا و دیگر افعال کے پورا کرنے میں عاجز ہے —
پس حالت نوم میں چونکہ اور افعال سے معطل ہو جاتی ہے توجہ ہضم غذا پر بخوبی کرتی ہے — اس سے یہ ثابت ہوا کہ نوم کا محتاج الیہ ہونا بسبب
کسیقدر عجز کے ہے — اور عاجز ہونا روح کا یا نیند ایک امر غیر طبعی ہے اور خارج از طبیعت ہے اگرچہ یہ خروج طبعی ہے بایں سبب کہ اسکی
ضرورت ہے اسلیئے کہ طبعی کا اطلاق ضروری پر باشتراک لفظی ہوتا ہے — اس قسم کی دلالت بالتخصیص مزاج معتدل پر ہے بایں طور کہ افعال
معتدل ہوں اور تمام ہو جائیں — اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست پر انکی دلالت تخمینی ہے — منجملہ قوی دلائل کے حرارت مزاج پر
آواز کا قوی اور بلند ہونا اور کلام میں جلدی اور سلسلہ کلام کا منقطع ہونا غصہ کا جلد آنا حرکات میں جلدی خصوصاً آنکھ کی حرکت اگرچہ ان امور کا
ظہور کبھی سبب عام سے نہیں ہوتا بلکہ ایسے سبب سے ہوتا ہے جو کسی عضو سے خاص ہے نویں قسم دفع فضول بدنی اور کیفیت اون
چیزوں کی جو دفع ہوتی ہے پس دفع اگر مستمر ہو تو جو چیز براہ بول و براز اور عرق وغیرہ خارج ہوتی ہے تیز ہو اور اوسکی بو اور رنگت تیز اور قوی ہو
اگر وہ رنگین ہوتا ہے اور بریان اور پختہ ہو اگر اوسکی شان سے بریان اور پختہ ہونا ہے تو وہ مزاج گرم ہے — اور جو فضول اوسکے مخالف
ہیں برودت مزاج پر دلیل ہیں دسویں قسم بلحاظ افعال اور انفعالات قواے نفسانی کی معتبر ہوتی ہے مثلاً ہر ایک کام میں کوشش
اور دلگیری اور تھوڑی سی بات ناگوار خاطر ہونی یا کیاست اور فہم کا تیز ہونا ممالک میں دست اندازی — اور بڑے کاموں کیطرف

توجہ کرنا ۷ اور بے شرمی ۸ اور حسن ظن ۹ اور امید قوی ہر چیز میں رکھنی ۱۰ اور قساوت قلبی ۱۱ اور نشاط ۱۲ اخلاق مردانہ ۱۳ اور کسل میں
کمی ۱۴ اور قلت انفعال ہر چیز سے دلالت حرارت پر کرتی ہیں سو ان باتوں کی اضداد برودت پر دلیل ہیں ۱ ثابت رہنا غضب کا اور برقرار
رہنا رضا کا اور جو چیز خیال میں آسکے اوسکا ثبات اور جو حافظہ میں ہو اور سوا اسکے اور چیزوں کا ثابت اور برقرار رہنا خشکی مزاج پر دلالت
کرتا ہے ۔ زوال انفعالات کا بسبب رطوبت پر دلیل ہے ۔ ازین قبیل احلام اور منامات یعنی بدخوابی اور اچھا خواب دیکھنا کہ جس شخص کے
مزاج میں حرارت غالب ہو اکثر اوسکو ایسے ہی خواب ہوتے ہیں کہ مثلاً آگ کے سامنے ہے اور دھوپ میں جاتا ہے ۔ اور جسکے مزاج پر
برودت غالب ہو وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ برف میں ٹھرا ہوا ہے یا سرد پانی میں ڈوبتا ہے ۔ اسیطرح ہر ایک خلط کا آدمی مناسب اپنی خلط
کی چیزوں کو خواب میں دیکھتا ہے ۔ یہ سب دلائل جنکا ہم نے ذکر کیا خواہ اکثر ان دلائل کے علامات مزاج کے بنظر اصل خلقت کے ہیں لیکن اگر
مزاج بسبب عارضی اگر عارض ہو اور سبب اشتعال حرارت کا بدن میں موذی ہونا اور حمیات سے اذیت پانا اور بوقت حرکت کے قوت کا
ساقط ہونا بسبب ثوران حرارت کے اور پیاس میں افراط ہونی اور فم معدہ میں التہاب اور موسم گرما میں تلخی اور نبض میں ضعف اور سرعت
شدید اور تواتر اور گرم چیزوں کے استعمال سے ایذا ہونا سختی اور مبردات کے استعمال سے تسکین اور گرمی کی فصل میں زبون حالی اور بدتر دلالت
کرے گی ۔ اور دلائل مزاج بارد غیر طبعی کے قلت ہضم اور قلت عطش اور استرخاء مفاصل اور کثرت حمیات بلغمی کی اور نزلہ سے ایذا پانی
سرد چیزوں کے استعمال سے کہ ضرر پہونچنا گرم چیزوں کے استعمال سے تسکین ہونی جاڑوں کی فصل میں زبون حالی ۔ اور دلائل مزاج رطب
غیر طبعی کے مناسب دلائل برودت کے ہیں مگر اونکے ساتھ بدن کا ڈھیلا ہونا لعاب کا بہنا مخاط یعنی رینٹ کا نکلنا روانی طبیعت کی بدہضمی
تر چیزوں کے استعمال سے ایذا ہونا پہنچنا کثرت نوم کی ہونی پپوٹوں کا پھولنا ۔ اور دلائل مزاج خشکی غیر طبعی کی تقشف یعنی سوکھا پن بیداری
۔ لاغری جو عارضی ہو خشک چیز کے استعمال سے ایذا پانی خریف میں زبون حالی ۔ مرطب کے استعمال سے تشفی ۔ گرم پانی ۔ اور روغن
لطیف کو فی الحال جذب کر لینا اور انکو بہت زیادہ قبول کرنا

فصل چوتھی خلاصہ علامات معتدل کے بیان میں

جتنے اچھے علامات اوپر گذر گئے ہیں اون سبکو یکجا کرکے علامات مزاج معتدل اسطرح حاصل ہوتے ہیں ۱ لمس حرارت اور برودت اور
رطوبت اور یبوست اور سختی اور نرمی میں معتدل ہو ۲ رنگ سپیدی اور سرخی میں معتدل ہو ۳ سمنی کا اعتدال فربہی اور لاغری میں
اور مائل بطرف فربہی کے ۴ رگیں نہ بہت چھپی ہوئی ہوں اور نہ بہت ابھری ہوئی گوشت پر اور گوشت سے جدا ہوں ۵ بال
کثرت اور قلت میں بلکہ موٹے بالوں میں اور گرہ دار اور سیدھے ہونے میں معتدل ہوں ۔ لڑکپن میں رنگ بالوں کا اشقر اور
مائل بسیاہی سن شباب میں ۶ خواب اور بیداری میں اعتدال ہو ۷ درست ہونا اعضا کا حرکات اور پھیلنے میں ۸ قوت تخیل اور تفکر
اور تذکر کی ۹ اخلاط کی افراط اور تفریط میں متوسط ہونا مثلاً تہور اور جبن میں توسط یا غضب اور خوف میں توسط ۱۰ سنگدلی اور
نرم دلی میں توسط ۱۱ اضطراب افعال اور وقار میں توسط ۱۲ تکبر یعنی غرور اور فروتنی میں توسط ۱۳ کل افعال صحت تمام ہوں ۱۴
اور جودت اور سرعت نمو میں ٹھہرنا ۱۵ سن وقوف کا زمانہ دراز تک ہو ۱۶ خواب لذیذ دیکھے کہ جسمیں خوشبو اور خوش آوازیاں
اور مجمع سرور اور خوشدلی سے آشنا ہو ۱۷ محبوب ہونا اوسکا ہر ایک کے نزدیک ۱۸ کشادہ رو اور بشاش رہنا ۱۹
خواہش طعام اور شرب کی معتدل ۲۰ معدے میں ہضم سپید اور جگر اور عروق میں اور اعضا تشریحی میں تمام بدن کے ۲۱ معتدل
حال نکالنے میں فضول کے مجاری معتاد سے

فصل پانچویں بیان علامات اوس شخص کا جو اعتدال سے خارج ہو

یہ وہی شخص ہے جسکے اعضا کا مزاج تتشابہہ نہو بلکہ اوسکے اعضاے رئیسہ مین تغیر بوجہ خروج کے اعتدال سے ہوا ہو کہ ایک عضو اوسکا طرف ایک قسم
مزاج کے اعتدال سے خارج ہوا اور دوسرا طرف ضد اوس مزاج کے ہو پھر اگر بناے اعضا غیر متناسب ہو اسکا مزاج بہت ردی ہوگا یہانتک کہ
اسکے فہم و عقل مین بھی خرابی ہوگی جیسے کوئی شخص کہ پیٹ اوسکا بڑا ہوا اور انگلیان چھوٹی چہرہ گول سر اندازہ مناسب سے بڑا یا چھوٹا پیشانی اور
مونہہ اور گردن اور دونون پاؤن پر گوشت ہون گویا اوسکا چہرہ نصف دائرہ ہے اگر دونون فک اوسکے کروی الشکل ہون اوسکے مزاج
مین اختلاف زیادہ ہوگا اسیطرح اگر سر اور پیشانی گول ہو مگر مونہہ اوسکا بہت لانبا اور گردن بہت موٹی دونون آنکھون مین بلادت حرکت
ہو وہ شخص نیکی سے بہت دور ہے **فصل چھٹی علامات امتلا کے بیان مین** امتلا کی دو قسمین ہین ایک امتلا ای ظروف
اخلاط ہوتی ہے دوسری بحسب قوت — امتلا بسبب ظروف یہ ہے کہ اخلاط اور ارواح اگرچہ کیفیت مین درست ہون مگر مقدار مین زیادہ
ہون تا انکہ تمام مقامات اسیسے بھر جائین اور اونمین تمدد پیدا ہو ایسا شخص بروقت حرکت کے خطرہ مین ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر بوجہ امتلا اسکے
رگین پھٹجاتی ہین اور اونمین سیلان یہانتک ہوتا ہے کہ دم گھٹنے لگتا ہے اور خناق اور صرع اور سکتہ پیدا ہوتا ہے — علاج ایسے شخص کا
بہت جلد فصد کرا دینا — قوت کا امتلا اسطرح معلوم ہوتا ہے کہ اخلاط سے اوسکو اذیت بوجہ مقدار اخلاط کے نہو پہنچے بلکہ بسبب ردی ہونے
کیفیت اخلاط کے کہ اسیوجہ سے اخلاط قوت کو مغلوب کرتے ہین اور ہضم اور نضج مین مطیع نہین ہوتے ہین ایسے امتلا کا آدمی امراض عفونت مین
گرفتار ہوتا ہے — علامات پہلا امتلا سے اوعیہ کے یہ ہین — اعضا مین گرانی پیدا ہو — چلنے پھرنے مین کسل اور ماندگی — رنگ سرخ ہو جاے —
جلد پھول جاے اور تمدد پیدا ہو — نبض مین امتلا — قارورہ مین غلاظت — اشتہا مین کمی — ہضم مین کوتاہی — اور ایسے خواب نظر آئین جو گرانی پر
دلالت کرین مثلاً دیکھے کہ اوسمین حرکت کی طاقت نہین ہے یا اوٹھنے کی — یا بار گران اوٹھا لیا ہے — کلام کرنے پر بوجہ بوجھ کے قادر نہو جیسے
خواب مین اور ملے ہوے آپکو دیکھنا — اور بسرعت حرکت کرتے ہوے — اخلاط رقیق اور انکی مقدار معتدل پر دلالت کرتا ہے — علامات امتلا کے
بسبب قوت یہ ہین — کسل — اور ثقل — اور قلت شہوت مثل اول کے انمین بھی ہوتی ہے — اور اگر امتلا بحسب قوت کے تنہا ہو — رگون مین زیادہ
انتفاخ — اور ملد مین زیادہ تمدد نہوگا — اور نبض مین امتلا اور عظم — اور بول مین زیادہ غلاظت اور رنگ مین زیادہ سرخی نہین ہوتی — اور بدن ٹوٹنا
اور ماندگی ہوتی ہے — اور تھیج بعد حرکت اور تصرفات بدنی کے ہوتا ہے — خواب اوسکے — خارش — اور لذع — اور احتراق — اور بدبو کے
زیادہ ہوتے ہین — اور جو اخلاط غالب ہون اونپر خاص دلائل ہر ایک خلط کے جنکا آیندہ ذکر ہوگا دلالت کرتے ہین — اکثر اوقات امتلا بسبب قوت
قبول استحکام اپنے دلائل کے مرض پیدا کرتا ہے **فصل ساتوین علامات غلبہ ہر ایک خلط کے بیان مین** خون اگر بدن مین
غالب ہو اوسکی علامات امتلا اوعیہ کے علامات کے قریب ہین — اور اسیوجہ سے غلبۂ خون سے ثقل بدن مین اور دونون آنکھون کی جڑ مین
خصوصاً ہر دو کنپٹیون مین پیدا ہوتا ہے — انگڑائی — جمائی — متلی — اونگھی جو ہر وقت لازم رہے — اور کدورت حواس — اور بلادت فکر
— اور ماندگی بدون تعب سابق کے — اور شیرینی مونہہ کی وقت بوقت پیدا ہو — سرخی زبان کی — اور بدن پر دمل — اور زبان مین چھالے
نکل آئین — اکثر اون علامات سے جو آسانی سے چھٹجاتے ہین جیسے نتھنا اور مسوڑہا اور مقعد وغیرہ سے خون نکلا کرے — کبھی غلبۂ خون پر مزاج
وموسم — تدبیر گذشتہ سن — بلد حاضر — عادت — بعید زمانہ سے فصد نہ کھلانا دلالت کرتا ہے — خواب جو غلبۂ خون پر دلالت کرتے ہین ایسے
ہوتے ہین سرخ چیزون کو دیکھنا — یا اپنے بدن سے خون بہتا نظر آسکے — یا خون مین آپکو آلودہ دیکھے — ازین قبیل اور علامات جو متشابہ
انکے ہین — غلبۂ بلغم کے علامات — رنگ مین زیادہ سپیدی ہونا — بدن ڈھیلا ملمس نرم اور سرد — لعاب دہن کی کثرت اور لزوجت —

پیاس مین کمی اگر یہ کہ بلغم شور ہو اوسوقت پیاس مین کمی نہو گی خصوصاً سن شیخوخت مین پیاس بہت کم ہو گی نسبت بلغم ۔ ترشی آروغ ۔ سپیدی بول ۔ کثرت نوم ۔ کسل ۔ استرخاء اعصاب ۔ بلادت ذہن ۔ نرمی نبض مائل بطرف بطوء اور تفاوت کے ۔ اسکے بعد سن ۔ عادت ۔ تدبیر گذشتہ ۔ پیشہ ۔ بلد بھی علامت بلغم کی ہوتی ہین ۔ خواب مین پانی نہرین برف ۔ باران ۔ اولے ۔ رعد وغیرہ نظر آتے ہین ۔ علامات غلبۂ صفرا ۔ زردی رنگ بدن خصوصاً آنکھون کی ۔ تلخی دہان ۔ خشونت زبان اور خشک ہونا اوسکا ۔ نتھنون مین خشکی ۔ لذت پانا نسیم سرد سے ۔ شدت عطش ۔ نبض مین سرعت ۔ ضعف اشتہاے طعام ۔ متلی ۔ قے صفراوی زرد یا سبز ۔ براز رقیق جسمین لذع ہو ۔ بدن مین قشعریرہ ایسا ہو جیسے سوئیان چبھتی ہین ۔ اوسکے بعد ۔ تدبیر مقدم ۔ عادت ۔ مزاج ۔ بلد ۔ فصل ۔ سن ۔ پیشہ بھی دلیل ہوتا ہے ۔ خواب مین شعلہ اور بھڑکتے ہوے نظر آنا اور جھنڈے زرد نظر آنا ۔ اور جن چیزون مین زردی نہو نظر آئین ۔ اور التہاب اور حرارت مثل حمام اور آفتاب وغیرہ نظر آسکے ۔ علامات غلبۂ سودا خشکی بدن ۔ تیرگی اور سیاہی خون اور اوسکا غلیظ ہونا ۔ زیادتی وسواس و فکر ۔ سوزش فم معدہ ۔ اشتہاے کاذب ۔ بول مین تیرگی اور سیاہی اور سرخی قوام مین غلظت ۔ رنگ بدن کا سیاہ ہونا ۔ اور اوسپر بال بکثرت ہونا ۔ کثرت خلط سودا سے ہے ۔ بدن جسمین بال کم ہون پیدا ہوتا ہے ۔ ایضاً علامات سودا کے بہق اسود کا پیدا ہونا ۔ اور قروح خبیثہ کا ۔ اور نیز امراض طحال کی کثرت ۔ اور سن ۔ مزاج ۔ عادت ۔ بلد ۔ پیشہ ۔ فصل ۔ تدبیر مقدم بھی اسپر دلیل ہین ۔ خواب ترسناک مثل تاریکی ۔ اور گڑھے گڑھے ۔ اور سیاہ چیزین ہولناک دیکھے

فصل آٹھوین علامات دلالت کرنے والی سُدون کی جسوقت احتقان مواد کا اندر جسم کے ہو اور اوسپر دلائل قائم ہون اور ثقل محسوس ہو اور وہ لائق امتلاء کے تمام بدن مین محسوس نہون اس صورت مین سدے ضرور ہونگے ۔ سدون کی وجہ سے ثقل جب محسوس ہوتا ہے کہ وہ سدے ایسے مجاری مین پڑین جنمین جاری ہونا مواد کا ضرور ہو جیسے جگر مین اسلیے کہ جو غذا بطرف جگر کے جاتی ہے اگر کوئی مانع اوسکی راہ مین ہو از قسم سدے کے بہت سی غذا مجتمع ہوکر محتبس ہو جاویگی اور ثقل زائد پیدا کریگی کہ اتنا ثقل ورم مین نہین ہوتا ۔ فرق ثقل ورم اور ثقل غذا مین شدت ثقل اور تپ کے ہونے سے کیا جاتا ہے ۔ لیکن سدے اگر ایسے مجاری مین نہ پڑین ثقل محسوس نہو گا بلکہ احتباس نفوذ خون کا بسبب سدے کے محسوس ہوگا ۔ اکثر جسکی رگون مین سدے پڑین اوسکا رنگ زرد ہو جاتا ہے اسلیے خون اوسکے مجاری مین پھیل کر ظاہر بدن تک نہین آتا ۔

فصل نوین علامات دالۂ ریاح پر ۔ ریاح پر کبھی استدلال بسبب اوس درد کے کیا جاتا ہے جو اعضاے ذی حس مین پیدا ہو اور یہ درد مانع ہوتا ہے اوس تفرق اتصال کے جو ریاح سے پیدا ہوتے ہین ۔ اور کبھی استدلال ریاح پر اون حرکات سے کیا جاتا ہے جو حرکت اعضا مین پیدا ہون ۔ اور آوازون سے بھی استدلال ریاح پر کیا جاتا ہے ۔ اور بذریعہ لمس کے بھی استدلال ہوتا ہے ۔ درد سے اوسطرح استدلال ہوتا ہے کہ وجع معدہ ریاح پر دلالت کرتی ہے خصوصاً جسوقت خفت کے ساتھ ہو ۔ اور اگر وجع ایک مقام سے حرکت کرے تو اوسکی دلالت ریاح پر تمام ہو جاتی ہے ۔ یہ حرکت اور درد اوسوقت ہوتا ہے کہ تفرق اتصال اعضاے ذی حس مین ہو لیکن مثل ہڈی یا گوشت غدود کی کے اگر ریاح پیدا ہون اونمین درد ظاہر نہین ہوتا ۔ کبھی ہڈی مین ایسے ریاح پیدا ہوتے ہین کہ اوسکو توڑ ڈالتے ہین اور پاش پاش کر دیتے ہین مگر درد نہین ہوتا ہے ۔ لیکن بوجہ محسوس ہونے ہڈی کی شکستگی کے اوس عضو کو جو اوس ہڈی کے متصل ہے تخفیف بھی محسوس ہوتی ہے ۔ استدلال ریاح پر بوجہ حرکت اعضا کے بذریعہ اختلاج ریاحی کے ہوتا ہے کہ ریاح پیدا ہو کر متحرک ہوتے ہین اور اونکی حرکت انقلاب اور تحلل سے ہوتی ہے ۔ استدلال بذریعہ اصوات کے اسطرح ہوتا ہے کہ کبھی آوازین خود ریاح پر دلالت کرتی ہین جیسے قراقر وغیرہ یا جیسے طحال مین آواز محسوس ہوتی ہے اگر وجع ریحی پیدا ہو کہ اوسوقت طحال اندر کو دبا جاتا ہے ۔ یا یہ کہ جس عضو مین ریح پیدا ہو

اور اسکے ٹھونکنے اور بجانے سے آواز پیدا ہو جیسے درمیان استسقاء زقی اور طبلی کی آواز سے تمیز کیجاتی ہے — اور استدلال بذریعہ لمس کے اسطرح ہوتا ہے کہ لمس کے ذریعہ سے تمیز درمیان نفخہ اور سلعہ یعنی بتوری کے ہوتی ہے — اسطرح کہ نفخہ میں تمدد ہوتا ہے اور دبانے سے گڈھا پڑتا ہے اور رطوبت روان اور ملتی ہوئی نہیں ہوتی — یا خلاف ریح اسلیے کہ حس لمس ان دونوں میں تمیز کرتی ہے — اور فرق درمیان نفخہ اور ریح کے ذاتی نہیں ہے بلکہ بیچ صورت حرکت کے ٹھہرنے اور ہلنے میں فرق ہوتا ہے

فصل دسوین علامات دلالت کرنے والے اورام کے

ظاہری اورام پر حس اور مشاہدہ دلالت کرتا ہے — اور باطنی اورام اگر گرم ہوں اور تپ لازم دلالت کرتی ہے — اور ثقل محض دلالت کرتا ہے اگر عضو متورم میں حس نہو — اور ثقل مع درد ناخس کے دلیل ہوتا ہے اگر عضو متورم ذی حس ہو — یا اگر کوئی آفت اس عضو کے افعال میں پیدا ہو وہ بھی دلالت ورم پر کرتی ہے — یا معاین دلالت میں ہوتی ہے — اور تاکید اس دلالت کو اس بات سے ہوتی ہے کہ بجانب اس عضو کے کسیقدر انتفاخ محسوس ہو بشرطیکہ اوس انتفاخ سے حس متعلق ہو سکے — ورم بارد کے تابع درد بالضرور نہیں ہوتا اور اوسکے علامات کی طرف اشارہ کرنا دشوار ہے — اور اگر ہم اسکا بیان آسان تجویز کریں ایسے کلام کی حاجت ہوگی جو ہکو اور اس کلام کے سمجھنے والے کو عاجز کردیگی — پس مناسب یہی ہے کہ اورام بارزہ کا بیان مباحث امراض جزئیہ میں جہاں ایک ایک عضو کا جداگانہ ذکر ہوگا کیا جاوے — اس مقام پر ہم اسیقدر کہتے ہیں کہ جسوقت کوئی گرانی کسی مقام پر پیدا ہو اور درد محسوس نہو اور باانیہمہ دلائل غلبہ بلغم کے پائے جائیں تجویز کرنا چاہیے کہ یہ ورم بلغمی ہے — پھر اگر اسکے ساتھ غلبہ خلط سودا کا ہو تو وہ سوداوی ہے خصوصا اگر لمس کرنے میں صلابت پائی جاوے کہ صلابت افضل دلائل سوداوی ہے — اگر اورام گرم اعصاب میں ہوں صبح شدید اور عصبیات قوی ہونگے اور بہت جلد تمدد اور اختلاط عقل میں ڈالدیتی ہیں اور حرکات قبض و بسط میں آفت شروع ہوجاتی ہے — جمیع اورام احشا کی بارکی اور لاغری مراق میں پیدا کرتے ہیں — اور جسوقت مادہ ورم احشا کا جمع ہونے لگتا ہے اور نوبت خراج یعنی پیپ پڑنے ہونے کی پہونچتی ہے درد اور تپ میں شدت اور زبان میں خشونت شدید پیدا ہوتی ہے — بیداری بڑھ جاتی ہے — اعراض عظیم اور پرخطر ہوجاتے ہیں — ثقل زیادہ ہوجاتا ہے — اکثر صلابت اور گرانا محسوس ہوتا ہے — بیشتر بدن میں لاغری بہت جلد پیدا ہوجاتی ہے — دونوں آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی بیٹھی جاتی ہیں جسوقت ریم پڑتی ہے تیزی تپ اور درد اور سوزش کی گھٹ جاتی ہے — اور بجائے درد کے ایک چیز مثل کھجلی کے پیدا ہوتی ہے — اور اگر ورم چرک ہو یا صلابت ہو چرک میں خفت اور صلابت میں نرمی پیدا ہوتی ہے — اور جو اعراض الم دہندہ ہیں سب میں سکون ہوجاتا ہے گرانی انتہا سے زیادہ پیدا ہوتی ہے — پھر جب ورم شگافتہ ہوتا ہے — پہلے اوس سے لرزہ بسبب لذع ریم کے عارض ہوتا ہے پھر بسبب لذع مادہ کے تپ عارض ہوتی ہے — اور نبض عریض ہوجاتی ہے بسبب انتشار مادہ کے — اور اختلاف نبض میں پیدا ہوتا ہے — اور ضعف اور عسر اور [illegible] عارض ہوتا ہے — اور سقوط شہوت ظاہر ہوتا ہے — اکثر اطراف میں گرمی آجاتی ہے — مادہ ورم کا اپنی جہت مناسب میں دفع ہوتا ہے خواہ بطریق نفث یا براہ بول خواہ بطریق براز — جید علامت بعد شگافتہ ہونے ورم کے بالکل تپ میں سکون پیدا ہونا اور تنفس میں آسانی اور قوت میں درستی اور مادہ کا جلد دفع ہونا اپنی جہت مناسب میں — کبھی انتقال مادہ اورام باطنی کا ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے ہوتا ہے — اور یہ انتقال کبھی اچھا ہوتا ہے اور کبھی برا ہوتا ہے — انتقال جید یہ ہے کہ مادہ عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے منتقل ہو جیسے اورام دماغ کا مادہ بن گوش کیطرف — یا ورم جگر کا طرف کش ران کے — اور انتقال ردی یہ ہے کہ عضو خسیس سے منتقل ہو کر طرف عضو شریف کے جاوے — اور جید یہ بات عارض ہوتی ہے اور اسکے [illegible] کم ہوتا ہے جیسے مادہ ذات الجنب طرف قلب کے یا ذات الریہ کے منتقل ہو — واسطے انتقال اورام باطنی کے ونیز انتقال بعد خراجات باطنی کے بجانب تحت یا فوق کے علامات ہوتے ہیں کہ

یہ مواد جس وقت متوجہ انتقال کے بجانب تحتانی ہوتے ہین شراسیف مین تمدد اور ثقل ظاہر ہوتا ہے — اور اگر بجانب فوق مائل ہوتے ہین اسپر بدحالی
تنفس کی اور ضیق نفس اور عسر نفس اور تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہے — اور ایک التہاب نیچے سے شروع ہو کر اوپر کی جانب جاتا ہے —
اور گرانی جانب ترقوہ مین پیدا ہوتی ہے — اور درد سر عارض ہوتا ہے — اور بیشتر اثر اس انتقال کا بازو اور مونڈھے مین ظاہر ہوتا ہے — اور
جو مادہ مائل بجانب فوق ہوتا ہے اگر دماغ مین جاگزین ہو نہایت ردی ہوتا ہے اور اوسمین خطرہ زیادہ ہوتا ہے — پھر اگر بطرف اوس گوشت
کے جو پیچھے دونون کانون کے ہے مائل ہوا امید خلاص کی ہوتی ہے — رعاف ایسے مقام پر دلیل جید ہے — تمام اورام احشا مین رعاف
بہت عمدہ دلیل ہے — اور پوری بحث اورام کی نسبت آیندہ ابحاث مین ملاحظہ کرنی چاہیے جہان ہم ایک ایک عضو کے ورم کو بیان کرینگے

فصل گیارھوین علامات تفرق اتصال کے بیان مین

تفرق اتصال اگر اعضاے ظاہری مین عارض ہو حس اوسپر
واقف ہوتی ہے — اور اگر تفرق اتصال اعضاے باطنی مین ہو وجع ثاقب یا ناخس یا اکال اوسپر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تفرق اتصال کے
ساتھ تپ نہو — اکثر تابع تفرق اتصال کے روانی کسی خلا کی ہے مثل نفث الدم یا گرنا خون کا کسی فضاے وسیع مین یا نکلنا مدہ خواہ ریم کا اگر بعد
علامات ورم اور اوسکے نضج کے ہوتا ہے — اور جو تفرق اتصال بعد ورم کے واقع ہوتا ہے اکثر اوسکو دلالت شگافتہ ہونے پر بوجہ نضج کے
ہوتی ہے — اور کبھی نہین ہوتی ہے — اگر نضج سے منفجر ہوا ہو بعد شگافتہ ہونے ورم کے تپ مین تسکین ہوگی — اور ریم نکل جاوے گی —
اور گرانی مین سکون اور خفت ہوگی — اور اگر بدون نضج کے شگافتہ ہو درد مین شدت اور زیادتی ہوگی — کبھی استدلال تفرق اتصال پر
اعضا کے اپنے مقام سے اوکھڑ جانے اور ہٹ جانے سے کیا جاتا ہے — اگرچہ بالکل جدا نہو جاوے جیسے فتق مین — اور کبھی نکلنے والی چیزون کے
بند ہونے سے اور اپنے مجاری مین نہ پہونچنے سے استدلال کیا جاتا ہے — اور بیشتر جب ایسی چیزون کے مجاری بند ہو جاتے ہین ان مواد کا
انصباب ایسی جگہ ہوتا ہے جس جگہ تفرق اتصال ہو گیا ہے اور مسلک طبعی سے الگ نہین ہوتا جیسے کسی شخص کی آنتین پھٹ جائین اگر
براز اوسکا بند ہو جاوے — بیشتر تفرق اتصال ایسا مخفی ہوتا ہے کہ اوسپر آگاہی نہین ہو سکتی — اور بیانات کلی جو اوپر مذکور ہوے ہین تفرق اتصال
کی شناخت مین کافی نہین ہو سکتے بلکہ احتیاج بیانات تفصیلی اور مباحث جزئی کی اونکی شناخت مین ہے کہ بنسبت ایک ایک عضو کے
جداگانہ ذکر کیا جاوے — اور یہ اسطرح کہ مثلاً کوئی عضو ہے جس ہو خواہ شامل اوس رطوبت کا نہو جو اوس سے جاری ہو یا اوسمین گنجایش
اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی نہو یا کسی عضو پر اوسکو ایسا اعتماد نہو کہ اوسکے اوکھڑ جانے سے یہ اپنی جگہ سے ہٹ جاوے — یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ اورام مین سخت اعراض اور اسیطرح تفرق اتصال مین سخت اعراض زیادہ تر اوسی وقت ہوتے ہین کہ ورم یا تفرق اتصال
اعضاے عصبی مین جنکی حس زیادہ ہے واقع ہون کہ یہ اورام اور تفرق اتصال اکثر مہلک ہوتے ہین — اور غشی اور تشنج تو انمین ہمیشہ لاحق
ہوتا ہے — غشی بوجہ شدت وجع کے — اور تشنج بسبب عصبی ہونے عضو کے — ان اورام اور تفرق اتصال کے بعد اوس قسم کے اعراض
مین شدت ہوتی ہے جو مفاصل پر ہوتے ہین اسلیے کہ وہ علاج کو دیر مین قبول کرتے ہین اسواسطے کہ مفاصل مین حرکت زیادہ رہتی
ہے اور جو فضا نزدیک مفاصل کے ہے انصباب مواد کی استعداد اوسمین زیادہ ہے — اور اسیطرح کہ نبض اور بول بھی علامات کلیہ احوال
بدن سے ہین مناسب ہے کہ تھوڑی سی کیفیت انکی بھی بیان کیجاے — جملہ پہلا تعلیم تیسری — فن دوسرا اور اوسمین بیس فصلین ہین

فصل پہلی بیان کلی نبض کا

نبض حرکت اون اعضا کی ہے جنمین روح بھری ہوئی ہے اور وہ اوعیہ روح
کہلاتے ہین — اور یہ حرکت مرکب دو متضاد حرکات انبساط اور انقباض سے ہوتی ہے — انبساطی حرکت وہی ہے جب نبض اوپر کو اوبھر کے

اور نباض کی انگلی کو صدمہ پہونچاتا ہے – اور انقباض حرکت وہ ہو کہ اندر کیطرف سمٹے – فائدہ ان دونون حرکتون کا تدبیر روح کی بذریعہ تنسیم کے ہے کہ حرکت
انقباضی سے نسیم اندر کو کھینچتی ہے – اور انبساطی سے جو ہوا کہ گرم اندر بھری ہوئی ہے دفع ہوتی ہے – نبض مین بحث دو طرح پر ہو سکتی ہے – کلی اور جزئی
یعنی بسبب ایک ایک مرض کے – ہم اس مقام پر قواعد کلیہ علم نبض کے بیان کرتے ہین – اور احکام جزوی امراض جزوی کے ساتھ بیان کرینگے
پس کہتے ہین کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کی دو حرکت اور دو سکون سے مرکب ہے اسلیے کہ ہر ایک نبض مین دو حرکت انبساطی اور انقباضی ہوتی ہین
اور ہر دو حرکت مختلف کے بیچ مین ایک سکون ضرور ہوتا ہے اسلیے کہ دو حرکت مختلف کا یکجا ہونا محال ہے – اس طرح پر محال ہے کہ جب پہلی حرکت اپنی
مسافت کی نہایت اور کنارے پر پہونچ جاے اور دوسری حرکت مخالف شروع ہو بغیر اسکے بدون تخلل یعنی درمیان پڑنے سکون کے پہلی حرکت کا انقطاع
اور دوسری حرکت کی ابتدا نہین ہو سکتی – برہان اس مسئلہ کی علم طبیعی مین بیان ہوتی ہے – سبب یہ بات مسلم ہوئی چارہ نہین ہے بدون اسکے کہ ہر ایک
حرکت واحد نبض کے واسطے تا انیکہ دوسری حرکت لاحق ہو چار چیزین درکار ہونگی دو حرکت اور دو سکون بالتفصیل – پہلی حرکت انبساطی اور اسکے بعد
ایک سکون درمیان اس حرکت اور حرکت انقباضی کے پھر حرکت انقباضی اور اسکے بعد وہ سکون جو بعد انقباض اور قبل انبساط کے ہوتا ہے
حرکت انقباض کی اکثر طبیبون کے نزدیک اکثر محسوس نہین اور بعض مدعی ہین کہ محسوس ہوتی ہے – قوی نبض مین بوجہ قوت کے محسوس ہوتی
ہے – اور عظیم مین بوجہ بلندی اور ارتفاع کے – اور صلب مین بسبب شدت مقاومت کے – اور بطی مین بوجہ طول زمانہ حرکت کے جالینوس
کہتا ہے مین زمانہ دراز تک حرکت انقباضی سے غافل رہا اور اسکے بعد مین اس حرکت کی محسوس کرنے کا عہد کیا تا انیکہ بقدر مجھے آگاہی ہوئی
بعد تھوڑے زمانہ کے بہت استواری او مضبوطی سے مین اسکو پہچانا اور اسکے بعد مجھپر دروازے علم نبض کے کہلگئے جو شخص مثل میرے متعہد
شغل میرے وہ بھی نبض کو دریافت کریگا – اگرچہ بیان منکرین کہتے ہین کہ حرکت انقباضی موجود نہین ہے حقیقت مین یہ صحیح ہو تو اسمین شک
نہین کہ حرکت انقباض کی اکثر حال مین غیر محسوس ہے – ہاتھہ مین ساعد کی رگ جو واسطے نبض کے مقرر کی گئی اوسکے تین فائدے ہین – اول یہ
ہاتھہ مین ملنا اس رگ کا آسان ہے اور اسکے کھل جانے مین بعض کو زیادہ تحاشی اور انکار نہین ہوتی اور اسکی وضع سامنے قلب کے سیدہی ہے
اور اوس سے قریب ہے – مناسب ہے کہ نبض یعنی ہاتھہ نباض کا اور جس ہاتھہ کی نبض دیکھنی مطلوب ہو ایک ہی جانب پر ہون یعنی پہلو پر ہون اس
طرح پر کہ انگوٹھا اگر اوپر ہو تو خنصر زمین کیطرف ہو یا برعکس – پہلو کے رخ پر ہاتھ رکھنے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر ہاتھ منکب ہو یعنی چیت ہو نبض عرض مین
بڑہ جاتی ہے اور اشراف یعنی بلندی مین اور طول مین گھٹ جاتی ہے بشرطیکہ ہاتھ دبلے ہون – اسیطرح جو ہاتھ مستلقی یعنی پیٹ ہو کہ پشت
اوسکی اوپر کیطرف ہو تو اشراف اور طول نبض کا بڑہ جاتا ہے اور عرض گھٹ جاتا ہے – واجب ہے کہ جسوقت کسیکی نبض دیکھے وہ شخص غضب اور بہوک
اور ریاضت اور تمام انفعالات سے خالی ہو اور شکم اسکا پر بھی نہو کہ پیٹ مین گرانی ہو اور بہت گرسنہ بھی نہو اور کسی عادت معہود کا اسوقت تارک نہو اور نہ کسی
خلاف عادت کو اوسوقت اختیار کیے ہو – یہ بھی ضرور ہے کہ امتحان نبض معتدل جید الاوصاف کی کیا جاے تاکہ اوسپر اور نبضون کا قیاس کرین
– اسکے بعد ہم یہ کہتے ہین کہ جن اجناس کے ذریعہ سے اطبا حال نبض کا پہچانتے ہین بر طبق اوس شناخت کے جو ہم آگے ذکر کرینگے اونکی دس قسمین ہین اگرچہ
مناسب بحال طبیب یہی ہے کہ اونکو نو قسمون مین منحصر کرے **پہلی جنس** لی جاتی ہے مقدار زمانہ انبساط سے **دوسری جنس** ماخوذ ہے کیفیت قرع
حرکت سے واسطے اطبا کے یعنی نبض کا انگلیون مین لگنا **تیسری جنس** معتبر ہے زمانہ ہر حرکت سے **چوتھی جنس** معتبر ہے بنسبت قوام آلہ کے
یعنی وہ شریان جسکی حرکت نبض مین معتبر ہے اور اسکے قوام کی سختی اور نرمی وغیرہ **پانچوین جنس** لی جاتی ہے باعتبار خالی ہونے اور پر ہونے
شریان کے **چھٹی جنس** ماخوذ ہے باعتبار حرارت اور برودت لمس شریان کے **ساتوین جنس** معتبر ہے باعتبار زمانہ سکون کے

آٹھوین جنس لی جاتی ہے باعتبار استواء اور اختلاف نبض کے نوین جنس ماخوذ ہے باعتبار انتظام نبض کے اختلاف مین یا ترک اوسی انتظام کے
دسوین جنس معتبر ہے باعتبار وزن کے — مقدار نبض کو باعتبار اقطار ثلاثہ یعنی طول عرض عمق کی دلالت ہوتی ہے پس احوال نبض کے باعتبار
مقدار کے نو واحد ہین بسیط — اور مرکب بسیط کی نو قسمین یہ ہین — طویل قصیر معتدل باعتبار قطر طولی کے — عریض ضیق معتدل باعتبار قطر
عرضی کے — منخفض مشرف معتدل باعتبار قطر عمق کے — طویل وہ نبض ہے کہ اوسکے اجزا طول مین مقدار طبعی سے علی الاطلاق زیادہ ہون اور وہ
مزاج معتدل حقیقی ہے یا مقدار طبعی خاص نسبت اوسی شخص سے طول مین اجزای نبض کے زیادہ ہون — اور معتدل وہی ہے جو اس شخص خاص کو واسطے
چاہئے — ان دونون اعتدال کا فرق اوپر بیان ہوچکا — قصیر نبض طویل کی ضد ہے یعنی مقدار معتدل حقیقی یا شخصی سے اجزا اوسکے طول مین کم ہون
— اور معتدل وہی نبض ہے جو درمیان طویل اور قصیر کے ہو — علی ہذا القیاس تینون قسمین عرض کی — اور تینون قسمین باعتبار قطر عمق کے بھی بلحاظ
زیادتی اور کمی اور اعتدال ہر قطر کے معتبر ہوتی ہین — ان اقسام بسیط سے جو اقسام مرکب پیدا ہوتے ہین بعض کے لیے خاص نام مقرر ہے اور بعض کا
کچھ نام نہین ہے — جو نبض طول اور عرض اور ارتفاع تینون مین زیادہ ہو اوسکو عظیم کہتے ہین — اور جو اقطار ثلاثہ مین کم ہو اوسکو صغیر کہتے ہین —
اور درمیان عظیم اور صغیر کے معتدل ہے — اور جو نبض عرض اور شہوق مین زیادہ ہو اوسکو غلیظ کہتے ہین — اور جو عرض اور شہوق مین کم ہو اوسکو
دقیق کہتے ہین — اور درمیان ان دونون کے معتدل ہے دوسری جنس جو باعتبار قرعات کی معتبر ہے اوسکی تین قسمین ہین — قوی اوس
نبض کو کہتے ہین جو نباض کی انگلیون پر وقت حرکت انبساط کے اس زور سے لگی گویا انگلیون کو ہٹا دیگی — اور ضعیف مقابل ہے قوی کے کہ نیچے
انگلیون نباض کے کم محسوس ہو — اور معتدل وہ ہے جو درمیان ضعف اور قوت کی قرع اور ایلام کرے تیسری جنس ماخوذ باعتبار زمانہ ہر ایک حرکت
کے ہے اوسکی بھی تین قسمین ہین — سریع وہ نبض ہے جو مسافت اپنی حرکت کی تھوڑی دیر مین طی کرے — اور بطی اوسکے ضد ہے — اور معتدل وہ ہے
جو درمیان سریع اور بطی کے ہو چوتھی جنس باعتبار قوام آلہ کے معتبر ہوتی ہے اسکی بھی تین قسمین ہین — لین وہ نبض ہے جو اندر کی طرف بآسانی دب جانے
کی قابلیت رکھے — اور صلب وہ ہے جو اسکے ضد ہو — اور معتدل درمیان لین اور صلب کے ہے پانچوین جنس کا اعتبار باعتبار اوس مادہ کے
ہوتا ہے جو رگ کے اندر موجود ہو اوسکی بھی تین قسمین ہین — ممتلی وہ نبض ہے کہ اوسکے اندر رطوبت بھری ہوئی محسوس ہو لیکن بہت ہو کے اور خلا محسوس
معلوم نہو — اور خالی وہ ہے جو اسکے ضد ہو اوسکو فارغ کہتے ہین — اور معتدل وہ ہے جو درمیان ممتلی اور فارغ کے ہو چھٹی جنس کا اعتبار باعتبار
ملمس نبض کے ہوتا ہے اوسکی بھی تین قسمین ہین — حار بارد معتدل ساتوین جنس باعتبار مقدار زمانہ سکون کے ہے اور اوسکی بھی تین قسمین
ہین — متواتر وہ نبض ہے کہ جسکے دو قرع مین زمانہ سکون کا بہت کم ہو اور اسکو متدارک و متکاثف بھی کہتے ہین — اور متفاوت متواتر کی ضد
ہے اور اوسکو متراخی اور متخلخل بھی کہتے ہین — اور معتدل درمیان متواتر اور متفاوت کے ہے — پھر یہ زمانہ سکون کا بحساب انقباض کے شمار کیا جاتا ہے
اور اگر انقباض مطلق دریافت نہو اس زمانہ کا شمار بحساب اوسکے کیا جائیگا جو زمانہ درمیان دو حرکت انقباض کے واقع ہو — اور اگر دونون زمانہ انقباض کا
ہوسکے تو اسکا اعتبار باعتبار زمانہ طرفین کی کیا جائیگا اور مراد طرفین سے انبساط اور انقباض ہین آٹھوین جنس جسکا اعتبار باعتبار
استواء اور اختلاف کی ہوتا ہے اس اعتبار سے یا نبض مستوی ہے یا مختلف یعنی غیر مستوی — استوار یعنی تشابہ ہو یا چند حرکات انبساطی انقباضی
نبض کا یا حصہ جزو کا اجزا سے ایک نبض کے یا ایک جزو کا اجزاء نبض واحد سے پانچ چیزون مین معتبر ہوتا ہے — عظم و صغر — قوت و ضعف —
سرعت و بطوء — تواتر و تفاوت — صلابت و لین — تا اینکہ نبض واحد کبھی ایسی ہوتی ہے کہ آخر انبساط اوسکا سریع تر ہوتا ہے بلحاظ ابتدا حرکت
کے یا ضعیف تر ہوتا ہے بہ نسبت ضعف کی — اگر کوئی چاہے کہ اس قسم مین زیادہ بسط کرے اور استوا اور اختلاف کا اعتبار بہ نسبت تشابہ حرکات

محسوس ہون مترجم کہتا ہے جالینوس کا قول جو اوپر گذرا کہ یہ پانچون نسبتین مخصوص مناسبات وزن سے ہین اور اوسمین شرط معرفت موسیقی
کی شناخت کی نہین ہے شاید بنظر معرفت وجدانی کے ہے بہت سے آدمی ایسے دیکھے کہ اونکی طاقت موزون ہوتی ہے کہ وہ وزن شعر اور تال وغیرہ کو
بمقتضاے طبیعت پہچان لیتے ہین — اور اکثر ایسے دیکھے کہ باوجود مہارت قواعد فن عروض اور قوافی کے و نیز مہارت قواعد فن موسیقی کے نا آشنا
موزون پڑھ سکتے اور نہ غیر موزون کہ سکتا اور زمانہ کو شناخت کر سکتے ہین اور نہ بادی النظر اونکو شعر معلوم ہوتا اور نہ بے تالا ہونا کانون سے
اونکو دریافت ہو سکتا ہے — ایسے لوگون کی نسبت البتہ جو دشواری شیخ نے لکھی درست ہے بالجملہ کمال مہارت کسی فن موسیقی مین او شناخت
شناخت نبض کی ان نسبتون کی محال عادی ہے بہرحال مترجم کو ان پانچون نسبتون کی تفصیل مع تمثیلات لکھنی ضرور ہے — واضح ہو کہ ارباب
موسیقی اوسی تعداد کو جو کسی دوسرے تعداد کی نسبت دو چند ہو منسوب بالکل کہتے ہین اور یہ دوسری صورت ہے جسکو جالینوس نے کہا ہے کہ نسبت کل کے
ہو مثال اسکی ایک نغمہ کا ارتفاع تین سے اور دوسرے کا چھ پس دوسرا پہلے نسبت پہلے کے نسبت بالکل کی رکھتا ہے — اور جو نغمہ نسبت دوسرے
نغمے کے ڈیوڑھا ہے اور وہ تعداد کسی اور تعداد پر بقدر نصف کے زائد ہے ان دونون مین نسبت بالخمس کہتے ہین مثال اسکی ایک نغمہ دو دوسرا تین
ہے پس تین دو سے ایک عدد زائد ہے جو نصف ہے دو کا اور یہ بقول جالینوس کے تیسری نسبت ہے جسکو اوس نے نسبت بالخمس کہا ہے — اور جو نغمہ
کسی نغمہ پر بہ نسبت ثلث کی زیادہ ہو جیسے چار اوپر تین کے اسکو نسبت بالاربع کہتے ہین اور یہ چوتھی نسبت ہے جو قول جالینوس مین اس عنوان سے مذکور
ہوئی — اور جو نغمہ کسی دوسرے پر بقدر ربع کے زیادہ ہو جیسے پانچ اوپر چار کے اسکو نسبت بالاربع کہتے ہین اور یہ پانچوین نسبت ہے جو قول جالینوس مین
مذکور ہوئی — اور جو نغمہ کہ اوسمین دو نسبتین یعنی نسبت بالکل اور نسبت بالخمس مجتمع ہو کسی بعد کی تالیف کیون نہو اوسکو اصطلاح موسیقی مین نسبت ثلاثہ
اضعاف کی کہتے ہین اسلیے کہ نسبت کل سے دونا مراد ہے اور نسبت بالخمس سے ڈیوڑھا مراد ہے جس وقت یہ دونون جمع کیے جائین گویا کہ یہ مراد ہوگی کہ ڈیوڑھے کا
دونا اور ڈیوڑھے کا دونا سہ چند ہوتا ہے پس مجموعہ ان دونون نسبتون کا مساوی سہ چند اصل کے ہوگا مثال اوسکی دو اور چھ پس دو اور چھ کی
نسبت مؤلف ہی نسبت چھ کی طرف تین کے اور نسبت تین کی طرف دو کے اور تعبیر ہین ہم اسکو اس طرح کرینگے کہ چھ دو کے ڈیوڑھے کا دونا ہے
یعنی تین گنا ہے چونکہ نسبت چھ کی طرف تین کے نسبت بالکل یا نسبت منصف کی ہے اور نسبت تین کی طرف دو کے نسبت بالخمس یعنی ڈیوڑھے کے ہے
اور نسبت چھ کی طرف دو کی نسبت اون اطراف کی جو مؤلف ان دو نسبتون سے ہون پس چھ کو طرف دو کے نسبت تین گنی یعنی ثلاثۃ اضعاف کی ہے اور
یہی وہ نسبت ہے جو ڈیوڑھے کے دونے مین ہوتی ہے اور یہ پہلی نسبت ہے قول جالینوس مین جسکو اوس نے مجموعہ نسبت کل اور خمس کا تجربہ کرکے نسبت
سہ چند نام رکھا ہے پس مآل قول جالینوس کا یہ ٹھہرا کہ قدر مخصوص مناسبات وزن سے یا نسبت سہ چند کے ہے یا دو چند کے بعد اوسکے ڈیوڑھے کی
اوسکے بعد وہ نسبت جسمین زیادتی ایک ثلث کی ہو اوسکے بعد سوائی کی **دسوین مجلس** ماخوذ ہے نبض کو وزن سے اور نبض کا وزن نہایت
مقدار ون چار زمانے کے جو واسطے دو حرکت انبساط اور دو سکون کے کیا جاتا ہے اگرچہ حس انسان کی ضبط وزن سے قاصر ہے تاہم قیاس نسبت
انقباض انبساط کا جو درمیان دو انبساط کے ہوتا ہے کر سکتا ہے حاصل یہ کہ جو زمانہ کہ اوسمین حرکت ہوتی ہے تانہ تانیہ سکون سے محسوس ہو سکتا ہے
اور جو لوگ زمانہ حرکت کو زمانہ حرکت ہی اور زمانہ سکون کو زمانہ سکون سے قیاس کرتے ہین وہ ایک قسم کو دوسری قسم مین داخل کرتے ہین اگرچہ
یہ او خیال جائز ہے محال نہین ہے مگر اسکا خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات عجیب ہے اور نبض کا وزن وہی ہے جسمین نسبت موسیقاری مذکورہ واقع ہو
— یہ بھی ہم کہتے ہین کہ نبض یا جید الوزن ہو یا ردی الوزن اور ردی الوزن کی تین قسمین ہین اول متغیر الوزن اور مجاوز الوزن اور یہ وہ
نبض ہے کہ اسکا وزن متصل وزن اون سن کے ہو جسکے قریب صاحب نبض پہونچا ہو جیسے صبیان کی نبض کا وزن مساوی نبض شبان کے ہو

دوسری مباین الوزن جیسے لڑکوں کی نبض کا وزن شیخوں کی نبض کا ہو۔ تیسری خارج الوزن کہ اوسکا وزن مشابہ وزن کسی سن کے نہو۔ نبض کا وزن
سے بکثرت خارج ہونا امر عظیم پر دلالت کرتا ہے۔ **فصل دوسری نبض مستوی اور مختلف کے بیان میں** نبض کا اختلاف یا بہت سی
نبضات میں ہو یا ایک ہی نبضہ میں ایک نبضہ کا اختلاف یا نبض کے بہت سے اجزا میں ہو یعنی جہاں جہاں انگلیاں رکھی جاتی ہیں ہر ایک انگلی کے نیچے
اختلاف ہو یا جزو واحد میں یا ایک انگلی کے نیچے اور بہت سی نبضات کا اختلاف کبھی مندرج یعنی رفتہ رفتہ کمی یا بیشی میں یکسان ہوتا جاتا ہے مثلاً ایک نبض
کسی قسم کی شروع ہو بعد اوسکے اوسی قسم میں زیادتی نبضات ہوتی جاوے یا نقصان ہوتا جاوے اور اس زیادتی اور نقصان کا ہونا تا اسکے آخر ہو کہ نہایت درجہ زیادتی
یا نہایت درجہ نقصان کو آہستہ آہستہ پہنچ جاوے یا اختلاف مناسب ورد پہنچے آخر درجہ کے جہان سے بڑھنا یا گھٹنا شروع ہوا ہے پھر وہین سے شروع ہو
یا آخر درجہ زیادتی اور نقصان سے یا نہایتاً بھی رفتہ رفتہ طور مناسب ہو اور پھر اوسی مقام پر پہونچے جہان سے ابتدا زیادتی یا نقصان کی ہوئی تھی۔ یا دوبارہ
مقام ابتدا پر پہونچکے اسی انتہائی زیادتی و نقصان کے پہلے طرز کو مخالف طرز جداگانہ شروع کرے۔ اور بیشتر انتہا تک پہونچتی ہے اور کبھی مقام انتہا سے
پہلے منقطع ہو جاتی ہے یعنی اوس سلسلہ کو بیچ ہی میں چھوڑ دیتی ہے اور بیشتر اوس غایت سے تجاوز کر جاتی ہے۔ اور جب بیچ میں سلسلہ منقطع ہوتا ہے کبھی درمیان
میں فترہ واقع ہوتا ہے یعنی سکون ہو جاتا ہے یا کوئی قسم کا نبضہ منافی اس سلسلہ کا واقع ہو جاتا ہے۔ اور کبھی اختلاف انتظام کا اس طرح پر ہوتا ہے کہ بیچ میں سلسلہ
اختلاف کے نبض کی قسم ذوالفترۃ واقع ہوتی ہے۔ اور نبض ذوالفترۃ اوسکو کہتے ہیں کہ بسبب توقع امید حرکت کی ہو سکون پیدا ہو جاوے۔ اور واقع فی الوسط
اوس نبض مختلف کو کہتے ہیں کہ بسبب توقع امید سکون کی ہو اوس میں حرکت پیدا ہو جاوے۔ اختلاف نبض کا بہت سی اجزا میں ایک نبضہ کے یا اجزائے نبض کی موضع
میں ہو یا اجزا کے حرکت میں۔ موضع اجزا کا اختلاف اسطرح ہوتا ہے کہ شریان کے اجزا کی نسبت جہات ستہ میں مختلف ہو اور چونکہ بہت سے جسم کی جہتہ
میں جہت کا اختلاف پیدا ہو سکتا ہے۔ اور اختلاف حرکت اجزا کا یا سرعت و بطو میں ہو یعنی ایک جزو نبض کا خفیف زمانہ میں ایک حرکت انبساطی کرکر
دوسرا جزو دو یا تین کرے۔ خواہ اختلاف تقدم و تاخر حرکت میں ہو یعنی ایک جزو قبل وقت اپنی حرکت خاص کے متحرک ہو خواہ بعد وقت اپنی حرکت
کے کہ نسبت اپنے دوسرے جزو کے سریع اور بطی ہو۔ یا اختلاف قوت اور ضعف میں ہو۔ یا عظم اور صغر میں اجزا کے اختلاف ہو۔ اور ان چاروں اختلاف
کی ہر ایک قسم یا ترتیب مستوی پر جاری ہو یا ترتیب میں بھی اختلاف بزیادتی و نقصان واقع ہو۔ اور ترتیبی اختلاف یا دو جزو میں دو انگلیوں کے
نیچے محسوس ہو یا تین یا چار انگلیوں کے نیچے پیدا ہو۔ اور ان صورتوں میں ترکیب بھی ہو سکتی ہے [illegible] ترتیب اجتماع کے۔ اختلاف نبض
جزو واحد میں منقطع۔ اور [illegible] اور متصل ہوتا ہے منقطع وہ اختلاف ہے کہ جزو واحد میں انفصال نظام کا خفیف فترہ سے واقع ہوا ہو جو جزو واحد
[illegible] کے انفصال [illegible] جدا ہو جاتا ہے اوسکی طرفین میں کبھی اختلاف سرعت اور بطو اور تشابہ کا ہوتا ہے۔ اور [illegible] سے یہ مراد ہے کہ جزو واحد نبض
عظیم کا صغیر ہو جاوے [illegible] عظیم ہونے کے [illegible] عود کرے۔ اسی مانند کی قسم میں سے نبض متداخل بھی ہے۔ اور متداخل وہ نبض ہے کہ ایک نبضہ
بسبب اختلاف کے مثل دو نبضہ کے معلوم ہو یا دو نبضے بسبب تداخل کے مثل ایک نبضہ کے معلوم ہوں۔ اور [illegible] کا حال بھی اسی قسم میں
سمجھا گیا ہے متصل وہ نبض ہے جسکا اختلاف درجہ بدرجہ ایسے اتصال پر ہو جسکا فصل بہت تغیر میں از قسم سرعت و بطو غیر محسوس ہو۔ یا اوسکا
انفصال بہت اتصال میں سرعت و بطو سے یا اعتدال سے غیر محسوس ہو۔ یا اوسکا اختلاف اعتدال میں سرعت و بطو کے یا عظم و صغر میں خواہ
دونوں قسم کے اعتدال میں بنسبت اوس جہت کے جدھر انتقال بتدریج کیا جاتا ہے غیر محسوس ہو۔ اور یہ نبض کبھی [illegible] سمجھی ہے اور
کبھی بسبب اتفاق باوجود اتصال کے اسکے بعض اجزا میں اختلاف پیدا ہوتا ہے اور بعض میں کم۔ **فصل تیسری مرکب اقسام
نبض کے جنکے نام جداگانہ ہیں** غزالی وہ نبض ہے جسکے ایک جزو میں اختلاف ہو اس طرح کہ اوس جزو کی حرکت بطی ہو کر منقطع

ہوجاسے اور سے کھ ریع ہو **موجی** وہ نبض ہے کہ اجزا رگ کے عظم اور صغر میں مختلف ہوں یا شہوق اجزا اور عرض میں یکساں نہ ہوں یا تقدم و تاخر اجزا رگ کا
شروع حرکت نبض سے مختلف ہو نرمی کے ساتھ اور بہت منتشر ہو اور کسیقدر اسکے واسطے عرض ہو ایسا محسوس ہو جیسے پانی کی لہریں ایک کے
پیچھے ایک سیدھ میں چلی آتی ہیں اور لہروں میں نیچی اور بلندی اور سرعت اور بطوء کا اختلاف ہے **دودی** مشابہ موجی کے ہوتی ہے مگر نبض
صغیر اور بشدت متواتر کہ اسکے تواتر میں گمان سرعت کا ہوتا ہے حالانکہ یہ نبض سریع نہیں ہے **نملی** بہت صغیر اور نہایت درجہ متواتر ہوتی ہے
دودی اور نملی کا اختلاف شہوق اور تقدم و تاخر میں زیادہ ظاہر اور محسوس ہوتا ہے بہ نسبت اس اختلاف کو جو انکے عرض میں ہے بلکہ بشابہ انکے
عرض کا ظاہر نہیں ہوتا **منشاری** وہ نبض ہے مشابہ موجی کے اختلاف اجزا میں شہوق یعنی بلندی اور عرض اور تقدم اور تاخر کے
لحاظ سے لیکن بہ نسبت موجی کے اسمیں صلابت زیادہ ہوتی ہے اور باوجود صلابت کی اسکے اجزا میں صلابت کا اختلاف بھی ہوتا ہے — اور
یہ نبض سریع متواتر صلب اور اجزا میں اسکے باعتبار عظم اور انبساط اور صلابت و لین کے اختلاف ہوتا ہے **ذنب الفار** وہ نبض ہے جسمیں تفاوت
اختلاف ہوتا ہے کبھی نقصان کی طرف زیادتی سے بتدریج بڑھتی جاتی ہے اور کبھی زیادتی سے طرف نقصان کی آہستہ آہستہ گھٹتی ہے اور یہ اختلاف
کبھی نبضات کثیرہ میں ہوتا ہے اور کبھی نبضہ واحدہ کے اجزا کثیرہ میں اور کبھی نبضہ واحدہ کے جز واحد میں مگر خاص اختلاف ذنب الفار کا متعلق
جنس عظم سے ہے اور کبھی باعتبار سرعت و بطوء اور قوت و ضعف کے بھی ہوتا ہے **مسلّی** یہ نبض مثل تکلہ کے ہوتی ہے اور نقصان سے شروع کرکے
انتہا میں ایک حد زیادتی تک پہونچکر پھر بترتیب گھٹتی ہے تا اینکہ حد اول کے نقصان میں پہنچ جاتی ہے گویا کہ دو دمیں چوہے کی دونوں طرف
سے ملکر ایک ہوگئیں **ذو الفترتین** اسکی تعریف میں اطبا مختلف ہیں — ایک گروہ اسکو نبضہ واحد قرار دیتے ہیں کہ تقدم و تاخر میں مختلف
ہے — اور بعض اطبا کہتے ہیں کہ یہ دو نبضہ ملحق ہوگئے ہیں اور حاصل یہ ہے کہ دونوں کے درمیان اتنا زمانہ نہیں ہے جسمیں گنجایش اسقدر ہو کہ انقباض
کے بعد انبساط پیدا ہو — یہ بات کچھ ضرور نہیں ہے کہ بسبب وہ قریب محسوس ہوں نبضہ بھی دو ہوں ورنہ نبض منقطع انبساط میں جسے مائل کہتے ہیں
دو نبضہ قرار دیئے جاویں — بالفرض دو نبضہ وہی کہلاتی ہیں کہ نبض کی حرکت شروع ہو اور انبساط پیدا ہو پھر بطرف عمق بدن کے حرکت انقباضی
کرے پھر دوبارہ انبساط پیدا ہو **ذو الفترہ** اور **واقع فی الوسط** جنکا ذکر اوپر ہو چکا اور غزالی اور واقع فی الوسط میں یہ فرق ہے
کہ غزالی میں دوسرا قرع قبل تمام ہونے پہلے قرع کے پیدا ہو جاتا ہے اور واقع فی الوسط میں دوسرا نبضہ زمانہ سکون اور تمام ہونے پہلے قرع کے پیدا
ہوتا ہے منجملہ مرکبات کی نبض متشنج اور مرتعش اور ملتوی ہے یعنی وہ نبض جو مثل لپٹے ہوئے ڈورے یا ملتوی ڈورے کے ہوتی ہے اور یہ اختلاف انواع
قسم تقدم و تاخر اور وضع اور عرض کے پیدا ہوتا ہے اور یہ متواتر قسم ملتوی کے ہے مشابہ مرتعش یعنی کانپتی ہوئی نبض کی ہوتی ہے مگر انبساط
متواتر بہت پوشیدہ ہوتا ہے — اسیطرح استوا رفعی سے شہوق میں خروج متواتر کا مخفی ہوتا ہے مگر متعدد متواتر میں ظاہر ہوتا ہے مگر اکثر سیلان
اس نبض کا ایک ہی جانب میں ہوتا ہے — اور اکثر نبض متواتر اور ملتوی اور مائل جانب ملے جلے میں خشک امراض میں پیدا ہوتی ہیں — نبض مرکب کے
غیر متناہی اقسام ہیں جنکا کچھ نام نہیں ہے **فصل چوتھی نبض کے اقسام طبعی** ہر ایک قسم نبض کی اقسام مذکورہ بالا سے جو منقسم ہے
تفاوت کی زیادتی اور نقصان میں ہوں انمیں سے نبض طبعی وہی ہے جسکو ہر قسم کا معتدل کہتے ہیں اور یہ کہا ہے سوای جنس قوت کے اس جنس
میں طبعی وہی ہے جو اقوی ہو قوت میں اگرچہ بعض ایسے اصناف کی نبض بوجہ زیادتی قوت کے مثلاً اعظم ہو گئی اس جہت سے طبعی قرار دی گئی
— اور جو اصناف محتمل زیادتی اور نقصان کے نہیں ہیں انمیں نبض طبعی مستوی منتظم اور جید الوزن ہے **فصل پانچوین اسباب**
انواع مذکورہ نبض کے اسباب نبض کے کسیقدر اسباب تمام ضروری ذاتی و اول تو تمام نبض میں ہیں انشاء اللہ اسکو ذکر کرتے ہیں

— اور بعض اسباب توام نبض میں داخل نہیں ہیں انمیں سے ایک قسم اسباب غیر لازمی کی ہے کہ جو بوجہ اپنے اقسام نبض میں تغیر احکام دیتے ہیں — اور ایک قسم غیر لازمی ہے — اور انکو مغیرہ علی الاطلاق کہتے ہیں — اسباب ماسکہ تین ہیں ۱ قوت حیوانی جو نبض میں حرکت پیدا کرتی ہے اور مقام اسکا قلب میں ہے اور اسکا بیان تفصیلی فصل چوتھی تعلیم چھٹی فن اول میں ہوچکا ہے ۲ دوسرا سبب آلہ ہے اور وہ رگ نبض کی ہے جسکا ذکر تشریح اعضا میں ہوچکا ہے ۳ تیسرا سبب احتیاج طرف بجھانے حرارت قلب کی ہے اوسکی خواہش واسطے مقدار معلوم اطفاء حرارت سے ہوتی ہے اور باندازہ حرارت اوسکی حد معین ہوتی ہے کہ زیادہ اشتعال حرارت میں احتیاج اطفا کی زیادہ ہوتی ہے اور کمی میں کم اور اعتدال حرارت میں معتدل — اسباب ماسکہ کے افعال بسبب اقتران کسی سبب اسباب لازمہ و مغیرہ علی الاطلاق کے متغیر ہوجاتی ہیں

فصل چھٹی موجبات اسباب ماسکہ کے بیان میں

جبکہ قوت آلہ یعنی شریان نبض بوجہ نرمی کے مطیع ہو اور قوت قوی ہو اور حاجت اطفاء حرارت کی شدید ہو نبض عظیم ہوگی — اور حاجت اطفاء حرارت کی ان میں زیادہ تر عظیم نبض کے عظیم ہونے پر ہوتی ہے پھر اگر قوت میں ضعف ہو نبض لامحالہ صغیر ہوجائیگی — اور اگر رگ میں نبض کے صلابت ہو اور حاجت اطفاء حرارت کی کم ہو نبض میں انتہا صغر پیدا ہوگا — اور صلابت رگ کی فقط نبض میں صغر پیدا کرتی ہے لیکن یہ صغر بسبب صلابت کے پیدا ہوتا ہے اوسمیں اور اوس صغر میں جو بوجہ ضعف کے پیدا ہوتا ہے یہ فرق ہے کہ پہلی صورت میں نبض صغیر صلب ہوتی ہے اور ضعیف نہیں ہوتی اور نہ بجہ افراط قصیر و منخفض یعنی پست ہوتی ہے جیسے بوقت ضعف قوت کے کمی احتیاج اطفاء حرارت سے کبھی نبض میں صغر پیدا ہوتا ہے مگر اسوقت نبض میں ضعف اور صلابت اور افراط قصر اور انخفاض کا اسقدر نہیں ہوتا ہے کہ صغر بمقدار صغر ضعف ہو سکے اور صغر صلابت مع القوت زیادہ ہے بہ نسبت اوس صغر کے جو کمی حاجت اطفاء حرارت سے مع القوت پیدا ہوا ہے اسلیے کہ قوت ہمراہ عدم احتیاج اطفاء حرارت کے اعتدال میں زیادہ کمی نہیں کرتی اسواسطے کہ اوس مقام پر کوئی مانع از قسم صلابت اور ماسکہ نہیں ہوتا البتہ بکثرت عدم احتیاج اطفاء حرارت کی مائل بطرف ترک زیادتی اعتدال کی ہوتی ہے یعنی اگر عدم حاجت اطفا کی زیادہ ہو زیادہ اعتدال نبض باقی نہیں رہتی اور نہ زیادہ اعتدال کی کچھ حاجت بھی نہیں ہے — اگر حاجت اطفاء حرارت کی زیادہ ہو اور قوت قوی ہو اور شریان نبض کی بوجہ صلابت کے مطیع عظیم میں نہو اوسوقت ضرور ہے کہ نبض میں سرعت پیدا ہو تاکہ جسقدر انبساط بوجہ نہونے عظم کے فوت ہوا ہے سرعت سے اوسکا تدارک کرے — اور اگر قوت ضعیف ہو اوسوقت نہ نبض عظیم ہوگی اور نہ سریع بس ضرور ہے کہ متواتر ہوجاے تاکہ جو چیز بوجہ فقدان عظم اور سرعت کے فوت ہوئی ہے تواتر سے اوسکا تدارک ہو اور مراد کثیر نبض متواتر سے قائم مقام ایک حرکت نبض عظیم یا دو حرکت سریع کے ہو اس نبض کی مثال ایسے شخص سے دیجاتی ہے جسے حاجت ایک بھاری چیز اوٹھانے کی ہو کہ اگر اوسکی قوت ایک مرتبہ اوٹھا لینے میں اوس بار عظیم کے کافی ہے تو ایک ہی مرتبہ میں اوٹھا لیتا ہے ورنہ اوس بوجہ کے دو حصہ کرکے اوٹھانے میں جلدی کرتا ہے خواہ چند حصہ کرکے اوٹھا لے مگر جتنے حصہ زیادہ کرتا ہے اوسیقدر اوٹھانے میں عجلت بھی ہوتی ہے اور یہ قسم کو بقدر اپنی طاقت کے برابر بعجلت اوٹھا لیتا ہے اور ہر ایک حصہ کے اوٹھانے کے بعد دوسرے حصہ کے اوٹھانے میں باز نہیں آتا اور تامل نہیں کرتا اگرچہ ہر ایک حصہ کو اوٹھا کر دوسری جگہ پہونچانے میں غلطی ہو ہاں اگر نہایت درجہ ضعیف ہو اوسوقت دوبارہ اوٹھانے میں بھی سستی کرتا ہے اور دوسری جگہ بوجہ پہونچانے میں مشقت زیادہ ہوتی ہے اور وہان سے ویرمین پلٹتا ہے — اگر قوت قوی ہو اور آلہ مطیع ہو مگر حاجت اطفاء حرارت کی شدید ہو کہ حد اعتدال سے اوسمین شدت زیادہ ہو اوس وقت نبض عظیم اور سریع ہوجاتی ہے — اور اگر حاجت اطفاء حرارت کی اوس سے بھی زیادہ ہو اوسوقت سریع عظیم متواتر ہوتی ہے — طول نبض میں حقیقتا اسباب عظم سے پیدا ہوتا ہے — اگر اسباب عظم نبض کے پاسکے جائین اور جہت عرض اور عمق میں مثلا صلابت مانع زیادتی کی ہو یعنی نبض کے اتساع سے صلابت منع کرے اور کثافت لحم اور جلد کے شہوق سے مانع ہو اور بالعرض

نبض

بعض اوقات میں طول نبض بر منوال یعنی لاغری معین ہوتی ہیں طویل ہو جاتی ہے ۔ عریض ہونا نبض کا یا بوجہ فلا سے عروق ہوتا ہے کہ طبقۂ عالیہ مائل
طبقۂ سافلہ کیطرف ہوتا ہے یعنی نبض عریض ہو جاتی ہے ۔ یا عریض ہونا نبض کا بسبب زیادہ نرم ہونے جرم شریان کے ہوتا ہے ۔ اور قوت کا سبب
ضعف یا کثرت حاجت بوجہ حرارت کے ۔ تفاوت کا سبب یا ضعف ہے یا قوت کا اس مقدار پر پہونچنا کہ نبض عظیم ہو جاسکے اور برودت شدید حاجت
اطفائے حرارت کی کم کر دے ۔ یا بدرجۂ غایت سقوط قوت ہو کہ مریض قریب ہلاکت پہونچے ۔ اسباب ضعف نبض کے وہ امور ہیں جو بدن انسان میں
تغیر پیدا کریں جیسے ہم اور بیداری اور استفراغ اور لاغری اور فساد روی یا ریاضت مفرط اور فاضل اخلاط کی حرکت یا ان کی ملاقات اعضا سے شدید الحس سے
یا ان اعضا سے جو نزدیک قلب کے ہیں اور کل وہ چیزیں جیسے بدن میں تحلیل پیدا ہو ۔ اسباب صلابت نبض کے خشکی جرم شریان کی یا بشدت
تمدد ہونا یا بوجہ شدت برودت کے جرم شریان میں انجماد پیدا ہونا ۔ اور کبھی صلابت نبض کی سرسام میں بسبب زیادتی کوشش کے اور اعصاب میں تمدد
پیدا ہونے کی وجہ سے بطرف دفع طبیعت کے پیدا ہوتی ہے ۔ اسباب نرمی نبض کی وہ چیزیں ہیں جو بالطبع تر طلب پیدا کریں ۔ اصطلاح وہ امراض ہیں جیسے
استسقا اور لیتھرغس یا وہ اسباب ہیں جو طبیعی ہوں نہ مرضی جیسے حمام ۔ سبب اختلاف نبض کا باوجود ثبات قوت کے گرانی کسی مادہ کی طعام یا اخلاط
سے اور ضعف قوت میں اختلاف نبض کا بوجہ مجاہدہ قوت اور مرض کے ہوتا ہے ۔ ایضاً اسباب اختلاف سے امتلا عروق کا ہے خون سے اور ایسے
اختلاف کو فصد زائل کر دیتی ہے ۔ کثرت خون کی جو بشدت موجب اختلاف ہوتی ہے وہی ہے کہ خون میں لزوجت ہو اور روح کی حرکت میں بوجہ اس
لزوجت کے اختناق پیدا ہو کہ شرائین میں حرکت روح کی بخوبی نہو سکے خصوصاً اگر یہ تراکم یا بستگی روح کی قریب قلب کے واقع ہو ۔ منجملہ اسباب
اختلاف کے جو بہت جلد اختلاف پیدا کریں امتلا معدے کا ہے طعام سے ۔ اور غم و فکر کسی چیز میں لیکن اگر معدے میں کوئی خلط ردی ہمیشہ
رہے اختلاف بھی دائمی ہوگا ۔ اور بیشتر نوبت بخفقان موذی پہونچے گی اور نبض خفقانی پیدا ہوگی ۔ سبب نبض منشاری کا اختلاف اور
خلط کا ہے کہ اندر جرم شریان کے موجود ہو اور عفونت اور خامی اور نضج میں مختلف ہو یا جرم شریان میں صلابت اور نرمی کا اختلاف ہو ۔ یا اعضا
عصبانی میں ورم ہو ۔ ذو القرعتین کا سبب شدت قوت اور احتیاج شدید اطفائے حرارت کی اور سختی جرم شریان کی اسقدر کہ جتنی خواہش قوت کو
انبساط نبض کی ہے بوجہ صلابت کے اتنا انبساط دفعۃً واحدہ میں نکرے جیسے کوئی شخص کسی چیز کو کاٹنا چاہے ایک ہی وار میں اور وہ شے ایک
وار میں نہ کٹ سکے پھر دوسرا وار لگاتا ہے خصوصاً اگر زیادتی حاجت کی دفعۃً پیدا ہو ۔ سبب نبض غزالی کا یہ ہے کہ قوت ضعیف ہو لیکن کوشش
سے طرف استراحت کے حرکت شروع کرے اور رفتہ رفتہ استراحت سے طرف کوشش کے حرکت کرے ۔ جو نبض حالت واحدہ پر ثابت ہو اور سکون
والی ضعف قوت پر زیادہ ہے ۔ اور ذنب الفار اور جو نبض مشابہ ذنب الفار کے ہے اور سکون والی کسی قدر قوت پر ہے ۔ اور اس بات پر
ہے کہ ضعف بدرجۂ غایت نہیں پہونچا ۔ ذنب الفار کی نہایت ردی وہ قسم ہے جسے ذنب منقطعی کہتے ہیں یعنی کم ہوتے ہوتے فنا ہو جائے ۔ اور اسکے
بعد ذنب ثابت کی ردائت ہے ۔ اور اسکے بعد ذنب راجع کی ۔ سبب ذات الفترۃ کا ماندگی قوت کی ہے کہ اسکی حوبت سے استراحت کو واسطے
فترہ واقع ہوتا ہے یا کوئی عارض دفعۃً پیدا ہو کہ استراحت کی طرف نفس اور طبیعت دفعۃً متوجہ ہو ۔ نبض تشنج کا سبب حرکات غیر طبعی قوت میں
اور مقام آلہ کی ردائت ہوتی ہے ۔ نبض مرتعد بسبب قوت اور صلابت آلہ کے اور احتیاج شدید بطرف اطفائے حرارت کے پیدا ہوتی ہے اسے
کم اگر حاجت ہو تو نبض میں ارتعاد پیدا نہیں ہوتا ۔ نبض موجی کا سبب اکثر ضعف قوت ہوتا ہے کہ بسبب شدت ضعف کے دفعۃً انبساط
نہیں ہو سکتا قدرے قدرے انبساط پیدا ہوتا ہے ۔ کبھی نبض موجی کا سبب نرمی شریان کی ہوتی ہے اگرچہ قوت میں زیادہ ضعف نہو
اسلیے کہ آلہ تر اور نرم جلد قبض اور تحریک کو قبول نہیں کرتا اسلیے ایک ایک جزو میں حرکت جدا گانہ پیدا ہوتی ہے بخلاف آلہ خشک اور سخت کے

کہ بہت آمادۂ جنبش اور لرزش پر کرتی ہے اور جسم سخت اور خشک کے ایک جزو کی حرکت دینے سے آخر تک حرکت پیدا ہوتی ہے — اور جسم رطب
اور لین میں یہ بات جائز ہے کہ ایک جزو اوسکا قبول حرکت کرے اور اسکے قبول سے دوسرا جزو منفعل نہو کیونکہ ایسا جسم انفعال کو جلدی قبول
کرتا ہے اور بہت جلد دوسرا ہو جاتا ہے — اور صورت کو بہت جلد بدل دیتا ہے — ودودی اور نملی نبض کا سبب شدت ضعف ہوتا ہے تا اینکہ
بطور اور تواتر اور اختلاف اجزا نبض میں مجتمع ہو جاسے اسلیے کہ قوت کو استطاعت حرکت انبساط یکبارگی کی دفعۃً واحدۃً میں نہیں ہے بلکہ تھوڑا
تھوڑا انبساط اجزا میں پیدا کرتی ہے — نبض ردی الوزن کا سبب اگر نقصان احوال زمان میں وزن خراب ہو زیادتی حاجت ترویح کی ہے
— اور اگر احوال زمان حرکت میں ردی الوزن ہو اوسکا سبب زیادتی ضعف کی ہے خواہ حاجت اطفاے حرارت کی ہو یا نہو — اور نقصان زمانہ
حرکت بوجہ سرعت انبساط کے اوسکا سبب منافی اس سبب کے ہے — نبض ممتلی اور خالی اور حار اور بارد اور شاہق اور منخفض کے اسباب ظاہر
ہیں واللہ اعلم بالصواب

فصل ساتوین نبض اسنان اربعہ زن و مرد کے بیان میں

مردون کی نبض چونکہ قوت انکی
شدید ہوتی ہے اور حاجت ترویح کی انکو زیادہ ہوتی ہے اعظم اور اقوی ہوتی ہے — اور چونکہ انکی حاجت بذریعہ عظم ہونے کے تمام ہوتی
ہے اسلیے انکی نبض بہ نسبت عورتون کے زیادہ بطی اور بشدت متفاوت اکثر اوقات ہوتی ہے — پھر چونکہ ہر ایک نبض جسمین قوت ثابت
ہو متواتر ہو جاتی ہے اسلیے واجب ہے کہ اوسمین سرعت بھی پیدا ہو اسواسطے کہ سرعت کا وجود تواتر سے بیشتر ہوتا ہے لہذا چونکہ نبض
مردون کی بہت بطی ہوتی ہے اوسمین تفاوت بھی شدید ہوتا ہے — لڑکون کی نبض بوجہ رطوبت کے بہت نرم ہوتی ہے اور ضعیف تر
اور بشدت متواتر اسلیے کہ حرارت انکی قوی ہے اور قوت قوی نہیں ہے اسواسطے کہ ابھی وہ کمال نشو ونما پر نہیں پہونچے ہین مگر انکی
نبض بقیاس انکے جثہ کے عظیم ہوتی ہے کیونکہ بدن انکے مقدار میں چھوٹے ہین ہان انکی نبض بنظر نبض اون لوگون کے جو استکمال
نشو ونما کا کر چکے ہین عظیم نہین ہے مگر سرعت اور تواتر مین شدید ہوتی ہے بوجہ حاجت زائدہ کے اسلیے کہ لڑکون مین بخار دخانی کا اجتماع
بوجہ کثرت ہضم کے زیادہ ہوتا ہے اور قوت انکی ہضم مین صاحبہ ہوتی ہے اور اسی جہت سے حاجت اخراج فضول اور ترویح حار غریزی کی
اونمین زیادہ ہوتی ہے — جوانون کی نبض عظم مین زائد ہوتی ہے اور سرعت و تواتر مین ناقص — اور تفاوت مین بدرجۂ غایت پہونچی ہے
مگر اول شباب کی نبض عظیم تر اور وسط شباب کی قوی تر ہوتی ہے — ہم فصل تیسری تعلیم تیسری فن اول مین ثابت کر چکے ہین کہ حرارت
صبیان اور شبان کی قریب قریب متشابہ کے ہے پس حاجت ترویح کی بھی دونون مین قریب قریب ہوگی لیکن چونکہ قوت شبان مین زیادہ
ہے پس نبض عظیم ہو کر سرعت اور تواتر سے مستغنی ہو جاتی ہے — مدار کار نبض کے عظیم ہونے مین قوت پر ہے اور حاجت ترویح کی عظم پر
داعی ہوتی ہے اور اعتدال جرم شریان کا اسپر معین ہوتا ہے — کہول کی نبض مین صغر زیادہ ہوتا ہے بسبب ضعف کے اور سرعت بھی
اسی وجہ سے کم ہوتی ہے اور بوجہ عدم حاجت ترویح کے اور اسی جہت سے اوسمین تفاوت بھی زیادہ ہوتا ہے — شیوخ جنکا سن حد کو
پہونچ گیا ہو نبض اونکی ضعیف اور متفاوت اور بطی ہوتی ہے اور بیشتر بسبب رطوبات غریبہ کے نبض مین نرمی پیدا ہوتی ہے نہ بوجہ رطوبت
غریزی کے

فصل آٹھوین نبض امزجہ کے بیان مین

گرم مزاج کو حاجت ترویح کی زیادہ ہوتی ہے پس اگر قوت اور
آلہ مساعدت کرے نبض عظیم ہوتی ہے اور اگر قوت یا آلہ دونون مین کوئی مساعد نہو بموجب تفصیل مذکورہ بالا کے نبض دقیق یا صغیر
ہوگی — اور اگر حرارت بوجہ سوء مزاج کے نہو بلکہ طبعی ہو اور سوء مزاج قوی صحیح ہوگا اور قوت بہت قوی ہوگی — ایسا گمان نکرنا چاہیے
کہ حرارت غریزی کی زیادتی قوت مین نبض کے نقصان پیدا کرتی ہے بلکہ طبعی حرارت غریزی بڑھتی جاتی ہے قوت جوہر روح مین

زیادہ کرتی ہے اور جو المرد کی نفس مین — اور یہ حرارت تابع سوء مزاج کے ہوتی ہے جسقدر بڑھتی ہے قوت مین ضعف پیدا کرتی ہے — مزاج بارد کی
نبض جہات نقصان کی طرف مائل ہوتی ہے جیسے صغر خصوصاً بطوء اور تفاوت اگرچہ جرم شریان نرم ہو عرض نبض کا اور بطوء اور تفاوت زیادہ
ہوتا ہے — اور اگر سختی ہو اس سے کم ہوتا ہے — جو ضعف نبض کہ اوسکو سوء مزاج بارد پیدا کرتا ہے بہت زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اوس ضعف
کے جو سوء مزاج حار سے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ حار بہت مناسب ہے حرارت غریزی سے — مزاج رطب کی نبض مین موجیت اور استعراض زیادہ
ہوتا ہے اور خشک مزاج مین تنگی اور صلابت — پھر اگر قوت قوی ہو اور حاجت شدید ہو تو ذو القرعتین اور تشنج اور ترعش پیدا ہوگی — ناظرین
کتاب ہذا قواعد مذکورہ بالا کو یاد کرکے مرکب مزاج کی نبض پیدا کر سکتے ہین — کبھی ایک ہی شخص کے بدن کی نصف جانب گرم ہوتی ہے
اور نصف سرد اس وجہ سے اوسکے دونون جانب کی نبض مین ایسا اختلاف پیدا ہوتا ہے جیسے حرارت اور برودت جانبین کی متقضی ہو یعنی
اوسکی نبض گرم جانب کی مثل حار مزاج کے ہوتی ہے اور سرد جانب کی مثل بارد مزاج کے ہوتی ہے — اسی جگہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے
کہ انبساط اور انقباض نبض کا بطریق جزر اور مد قلب کے نہین ہوتا بلکہ یہ طریقہ انبساط اور انقباض جرم شریان سے بلکہ پیدا ہوتا ہے

فصل نومین نبض فصول کے بیان مین

ربیع کی نبض معتدل ہر چیز مین ہوتی ہے اور قوت مین زیادہ — اور صیف مین نبض متواتر
اور سریع ہوتی ہے کہ حاجت ترویح کی زیادہ ہے اور صغیر اور ضعیف بوجہ استحلال قوت کے ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت بسبب حرارت خارجی کے
جو بافراط غالب ہوتی ہے تحلیل ہو جاتی ہے — جاڑون مین نبض کا تفاوت اور بطوء اور ضعف بشدت ہوتا ہے باوجودیکہ صغیر ہوتی ہے
اسلیے کہ قوت بعض ابدان مین ضعیف ہو جاتی ہے — اور حرارت غریزی اندر جسم کے مختنق ہو کر تیز ہوتی ہے پس قوت قوی ہو جاتی ہے —
اور یہ بات اوس وقت ہوتی ہے کہ مزاج مین حرارت غالب ہو اور برودت کے مقابلہ مین قادر ہو اور برودت کا زیادہ قبول نکرتا ہو کہ اوس
وقت برودت اندر بدن کے داخل نہوگی — خریف مین نبض مختلف اور مائل بہ ضعف ہوگی — اختلاف بسبب کثرت استحالہ مزاج کے جو خریف
مین عارض ہوتا ہے کہ کبھی گرم ہو جاتا ہے اور کبھی سرد اور ضعف بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے اسلیے کہ مزاج مختلف کو ہر وقت مین زیادہ ایذا
پہونچتی ہے بہ نسبت مزاج متشابہ اور مستوی کے اگرچہ متشابہ اور متساوی ہون حالی مین ہو اور چونکہ خریف کا زمانہ طبیعت حیوانی کے متناقض ہے
اسلیے کہ خریف مین ضعف اور بھی زیادہ ہوتا ہے یہ بھی ایک دلیل اختلاف نبض کی ہو سکتی ہے — اور جو فصول درمیان فصول چارگانہ کے ہون
اونکی نبض مناسب دونون فصلون کی کیفیت کے ہوتی ہے جنکے بیچ مین نبض واقع ہے

فصل دسوین نبض بلاد اور شہرون کے بیان مین

بعض بلاد اور شہر معتدل ہوتے ہین اور ربیعی یعنی اونکے خواص آب و ہوا کے مناسب فصل ربیع کے ہوتے ہین — اور بعض بلاد گرما
صیفی ہوتے ہین — اور بعض برودت مین مثل شتا کے — اور بعض مین مثل خریف کے ہوتے ہین — پس احکام نبض کے ہر بلد مین بقیاس
اون احکام کے ہونگے جنکا بیان نبض فصول مین ہو چکا

فصل گیارہوین اوس نبض کے بیان مین جو کھانے پینے سے حادث ہوتی ہے

کہ کھانے پینے کی چیزین نبض کے حال کو اپنی کیفیت اور کمیت کی جہت سے متغیر کرتی ہین —
کیفیت کا تغیر اس طرح کہ جسقدر سائل گرم ہون یا سرد ہون اوسی کیفیت کے نبض مین تغیر پیدا ہوتا ہے — اور کمیت مین اس طرح
کہ اگر ماکول و مشروب کی مقدار معتدل ہو نبض کے عظم اور سرعت اور تواتر مین زیادتی پیدا ہوگی اسلیے کہ قوت اور حرارت مین زیادتی
حاصل ہوتی ہے — اور یہ تاثیر مدت تک ثابت رہتی ہے — اور اگر مقدار ماکول و مشروب کی زیادہ ہو نبض مین اختلاف غیر منتظم پیدا
ہوتا ہے اسلیے کہ طعام قوت پر گرانی پیدا کرتا ہے — اور ہر ایک گرانی موجب اختلاف نبض کی ہوتی ہے اور کاغذ نہیں سے

کہا ہے کہ سرعت نبض اسوقت تواتر سے زیادہ ہوتی ہے - اور یہ تغیر دیر تک ٹھہرتا ہے اگر اسکا سبب دیر تک نہ ٹھہرے - اور اگر ماکول و
مشروب اس مقدار سے کم ہو اختلاف منتظم پیدا ہوگا - اور قلت مقدار مین نبض کا اختلاف از روئے عظم اور سرعت کم ہوتا ہے اور تغیر اوسکا کثرت
کا ثابت نہین رہتا اسلیئے کہ مادہ کم ہے بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے - پھر اگر قوت مین کمی ازروئے ضعف بہت زیادتی یا کمی ماکول و مشروب سے ہو
دونون صورتون مین نبض صغر اور تفاوت مین آخر کو مشابہ ہو جاتی ہے - اور اگر طبیعت قوی ہو ہضم پر ہو کہ استحالہ غذا اسکا کردیتی ہے پھر
نبض معتدل ہو جاتی ہے - شراب مین ایک خصوصیت زائد ہے کہ مقدار کثیر اوسکی اگرچہ موجب اختلاف نبض ہوتی ہے مگر اسقدر
اختلاف کہ معتد بہ ہو اور غذا سے کثیر برابر مقدار شراب کے جیسا اختلاف پیدا کرتی ہے وہ اختلاف شراب نہین پیدا کرتی - یہ خاصیت
بہت تحلل جوہر شراب اور لطافت اور رقت اور خفت کے باعث ہوتی ہے لیکن اگر شراب بالفعل سرد ہو پس جو تغیر اور سرد چیزین
بالفعل نبض مین پیدا کرتی ہین شراب بھی پیدا کرتی ہے - مثلاً نبض کو صغیر اور متفاوت اور بطی کر دیتی ہے - اور یہ تغیر نبض مین
بجہت سرعت نفوذ شراب کے بہت جلد پیدا ہوتا ہے - پھر بسبب قوت اندرونی حرارت اسکو گرم کرتی ہے شاید یہ تغیر جو بوجہ برودت
فعلی کے پیدا ہوا تھا زائل ہو جاتا ہے - اور شراب بدن مین بسبب قوت نفوذ کرتی ہے دران حالیکہ وہ گرم ہو اوسکی حرارت بہت بعید
حرارت غریزی سے نہین ہوتی اور تحلل فوراً عارض ہوتا ہے - اور اگر شراب سرد بالفعل بدن مین نافذ ہوتی ہے اسکی ایذا دہی اسقدر
ہوتی ہے کہ اور سرد چیزین اتنی موذی نہین ہین اسلیئے کہ اور سرد چیزین بعد گرم ہونے کے نفوذ کرتی ہین اور سریع النفوذ نہین ہوتی ہین
بخلاف شراب کے کہ وہ قبل گرم ہونے کے نفوذ کر جاتی ہے اور اس جہت سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے خصوصاً ایسے ابدان مین جو
مستعد ایسے ضرر کے ہین اور گرم بالفعل شراب کا ضرر اسقدر نہین ہے اگرچہ بحالت گرمی نفوذ کر جاتی ہے اسلیئے کہ اوسکی تسخین اول
ملاقات مین اتنی نہین ہوتی کہ ایذا اسے کامل دے سکے بلکہ طبیعت اوسکو قبول کرسکے اور اوسکی حصہ مناسب پر تقسیم کر کے تفریق اور
تحلیل کرتی ہے - اور سرد شراب اکثر طبیعت کو اپنے فعل سے باز رکھکر اوسکی حرارت بجھا دیتی ہے قبل اسکے کہ طبیعت واسطے تقسیم اور
تحلیل کے قائم ہو - یہ وہ تغیر نبض کا ہے جو بنظر کثرت مقدار شراب اور حرارت اور برودت کے پیدا ہوتا ہے لیکن جسوقت اعتبار
تقویت کا کیا جاتا ہے اوسکے واسطے احکام اور بھی ہین اسلیئے کہ شراب بذات خود صحیح آدمیون کی مقوی ہے اور قوت غریزی کو ہوشیار
کردیتی ہے کہ جو ہر روح مین بہت جلد زیادتی پیدا کرتی ہے جو تبرید اور تسخین شراب سے پیدا ہوتی ہے اگرچہ بنسبت اکثر ابدان
کے مضر ہے پھر بھی یہ تبرید اور تسخین کبھی کسی مزاج کو موافق بھی ہوتی ہے کیونکہ جو چیزین بارد ہین جن لوگون کو سوء مزاج حار ہے
اونکی قوت کو بڑھاتی ہین جیسا **جالینوس** نے ذکر کیا کہ آب انار محرور المزاج کو مدام تقویت دیتا ہے اور ماء العسل ہمیشہ بارد المزاج
کی قوت بڑھاتا ہے - اور شراب بھی ایسا ہی کہ وہ بالطبع حار یا بارد ہے کبھی ایک گروہ کو تقویت دیتی ہے اور دوسرے گروہ مین ضعف
پیدا کرتی ہے مگر ہمارا کلام اس وقت شراب کے اس فعل مین نہین ہے بلکہ اس وقت ہم شراب کی اوس قوت مین بحث کرتے ہین
جسکے ذریعے سے اسکا استحالہ بطرف روح کے جلد تر ہو جاتا ہے کہ یہ قوت شراب کی ہمیشہ مقوی ہوتی ہے - پھر اگر شراب کی اعانت
بدن کی حرارت یا برودت کرے تقویت اوسکی زیادہ ہو جاتی ہے - اور اگر بدن کی حرارت یا برودت مخالف تقویت شراب کی ہو
اس تقویت مین نقصان بسبب اسی مخالفت کے پیدا ہوتا ہے - پس تغیر نبض کا موجب اسی قوت شراب کے ہوتا ہے اگر قوی ہو
نبض کی قوت زیادہ کرتی ہے - اور اگر سخونت زیادہ ہو نبض مین حاجت ترویح کی بڑھ جاتی ہے - اور اگر سرد ہو مقدار حاجت سے کم

کرتی ہے اکثر شراب قوت میں جو زیادتی کرتی ہے ہر حال میں شراب زیادتی حاجت کی نبض میں پیدا کر کے شدت نبض کو نہیں بڑھاتی — پانی کا یہ حال ہے کہ چونکہ نفوذ غذا کا بذریعہ پانی کے ہوتا ہے اس جہت سے نبض کو پانی قوی کر دیتا ہے اور پانی کا فعل مشابہ فعل شراب کے ہوتا ہے — اور پھر چونکہ پانی گرمی نہیں پیدا کرتا ہے بلکہ تبرید پیدا کرتا ہے اسلیے زیادتی حاجت میں نبض کو بہ نسبت زیادتی حاجت شراب کی نہیں پہونچاتا ہے

فصل بارہویں

اون تغیرات نبض کے بیان میں جو خواب اور بیداری سے پیدا ہوتے ہیں

خواب کے وقت میں احکام نبض کے بسبب وقت خواب اور بسبب حال ہضم کے مختلف ہوتے ہیں نبض اول خواب میں صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی کی حرکت ابتدا خواب میں بطرف انقباض اور اندر جانے کے ہوتی ہے نہ بطرف انبساط اور باہر آنے کے کیونکہ حرارت غریزی اس وقت میں تمام و کمال متوجہ نفس کی حرکت سے بطرف باطن کے واسطے ہضم غذا اور نضج فضول کے ہوتی ہے اور مشتعل ہو اور ازدحام کے محصور ہوتی ہے اور اس وقت نبض بطوء اور تفاوت میں شدید ہوتی ہے بسبب اسکے کہ حرارت میں اگرچہ زیادتی بہت احتقان اور اجتماع سے پیدا ہوتی ہے مگر وہ تزید جو بوقت بیداری کے بسبب اتصال خناقات کے اور بوجہ دور شدہ حرکات کے ہوا مدوم ہو گیا اور حرکت نبض میں پیدا کرتی ہے اور بہت زیادہ بطرف سوء مزاج کے مائل کرتی ہے — اور اجتماع اور احتقان جو معتدل ہوں اون میں حرارت کا زیادہ کرنا اور اونکی حرارت کا ضرر خناق کے منتج ہونا کم ہوتا ہے — [illegible] معلوم ہے کہ حالت تعب کی سانس اور اوسکا [illegible] بہت زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت سانس اور [illegible] نبض کے [illegible] حرارت [illegible] نوم کے ہوتی ہے مثال اوسکی [illegible] کوئی شخص بحالت بیداری ایسے پانی میں غوطہ مارے جسکی برودت معتدل ہو کہ اوسکی حرارت اگرچہ اندر جسم کے محتقن ہوتی ہے اور قوی ہو جاتی ہے مگر اوسکی قوت حرارت کا اثر نہیں پہونچتی کہ سانس زیادہ جلد جلد چلنے لگے جیسے بعد ریاضت اور تعب کے چلتی ہے — اور اگر بخوبی تامل کیا جاوے معلوم ہوگا کہ حرکت سے زیادہ حرارت پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے — حالت بیداری میں تسخین فقط بوجہ حرکت بدن کے پیدا نہیں ہوتی ہے یہانتک کہ اگر بدن ساکن ہو حرارت پیدا نہو بلکہ موجب تسخین حالت بیداری میں حرکت روح کی ہے طرف خارج بدن کے اور حرکت علی الاتصال روح کی بوجہ بیدار ہونے روح کے ہوتی ہے — پھر جس وقت ہضم طعام ہو جاتا ہے قوت روحانی بڑھتی ہے بوجہ ازدیاد قوت کے بذریعہ غذا کے اور متوجہ روح کا طرف اندر بدن کے واسطے تدبیر غذا کے متوجہ بطرف ہو جاتا ہے اور توجہ اور انصراف اوسکا بطرف خارج و نیز بطرف مبدء روح یعنی قلب کے ہوتا ہے اسی جہت سے اوس وقت نبض عظیم ہو جاتی ہے — اور پھر چونکہ بروقت ہضم طعام کے مزاج میں بوجہ غذا کے تسخین زیادہ ہوتی ہے اور شریان نبض کی بہ سبب نفوذ کرنے رطوبات غذائی کی نرمی میں زیادہ ہو جاتی ہے اور سرعت اور تواتر میں کثرت نہیں ہوتی اسلیے کہ نفوذ غذا کا زیادتی حاجت کو بھی کم نہیں کرتا ہے تاکہ سرعت اور تواتر پیدا ہو اور بہ اسقدر حاجت براری ہوتی ہے کہ کچھ سبب غایت نبض کے عظیم ہونے کا ہے بذریعہ اوسکے پیدا ہوا اور نبض کے عظیم ہونے کی ضرورت باقی نرہے اور یہ استیفا محتاج الیہ عظم کا نبض کے عظیم ہونے سے مانع ہوا اس وجہ سے نبض عظیم ہوتی ہے — پھر جس وقت سونے والا دیر تک سوتا ہے نبض ضعیف ہو جاتی ہے کہ احتقان حرارت غریزی کا اندر ہوتا ہے اور قوت جسکی شان سے یہ ہے کہ حالت بیداری میں بانواع استفراغ مستفرغ ہوتی رہتی ہے وہ استفراغات خواہ بذریعہ ریاضت کے ہوں یا اور کسی وجہ سے محسوس ہوں یا غیر محسوس وہی قوت نیچے انہیں فضول کے رک جاتی ہے لیکن جس وقت نوم خاص معدہ میں واقع ہو اور کوئی چیز ایسی پاسکے جسکو ہضم کرے اوس وقت مزاج کو مائل بجانب برودت کرتی ہے پس اسفراد بطوء اور تفاوت پیدا ہوتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے — بیداری کے واسطے بھی احکام مختلف ہیں جس وقت سوتا ہوا آدمی از خود بیدار ہوا ہو اور اوسکی نبض پوری ہو جاتی ہے

اوسوقت نبض مائل بطرف عظم اور سرعت کے آہستہ آہستہ ہوتی ہے اور اپنی حالت اصلی اور طبعی تک پہونچ جاتی ہے۔ اور جو شخص دفعۃً کسی ناگہانی سبب سے بیدار ہو اوسکی نبض مین یہ حالت پیدا ہوتی ہے کہ سست ہو جاتی ہے اور رک رک کر چلتی ہے جیسے یہ بیدار ہوا اسلیے کہ قوت بسبب ناگہانی سے منفصم ہو جاتی ہے اور پھر اوسکی نبض عظیم سریع متواتر ہو جاتی ہے اور ارتعاش مین مختلف ہوتی ہے اسواسطے کہ یہ حرکت بیداری کی مشابہ حرکت قسری کے ہے کہ التہاب حرارت بھی پیدا کرتی ہے۔ اور چونکہ قوت دفعۃً بطرف اوس چیز کے جو بالطبع عارض ہوئی ہے متحرک ہوتی ہے حرکات مختلف پیدا ہوتے ہین پس نبض مرتعش ہو جاتی ہے مگر دیر تک یہ کیفیت باقی نہین رہتی بلکہ بہت جلد بطرف اعتدال رجوع کرتی ہے اسلیے کہ سبب اوسکا اگرچہ قوی سے ہے لیکن تھوڑا اور اوسکا کم ہے اور شعور اوسکے بطلان کا بہت جلد ہے

فصل تیرہوین احکام نبض ریاضت کے بیان مین

ابتداے ریاضت اور جبتک ریاضت معتدل رہے نبض عظیم اور قوی ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ حار غریزی مین زیادتی ہوتی ہے اور قوت حار غریزی کی ممد ہوتی ہے۔ ایضاً ابتداے ریاضت اور اعتدال ریاضت مین نبض سریع اور متواتر ہوتی ہے اسلیے کہ حاجت تنسیم کی بسبب حرکت کی زیادہ ہو جاتی ہے۔ پھر اگر ریاضت کی مداومت ہو جاے اور بمقدار تک رہے خواہ ریاضت طولانی کرتے کرتے یکبارگی اوسمین بہت کمی واقع ہو وہ فوائد جو موجب قوت ہین باطل ہو جائین گے پس نبض اوسوقت ضعیف اور صغیر ہو جاتی ہے اسلیے کہ حار غریزی کا انحلال پیدا ہوتا ہے مگر سرعت اور تواتر جو بسبب لازم ہوتا ہے۔ شدت حاجت۔ اور ضعف قوت اس بات سے کہ نبض کے عظیم کرنے مین کافی ہو۔ پھر ہمیشہ سرعت کم ہوتی جاوے گی اور تواتر بڑھتا جاے گا۔ پھر اخیر مین اگر ریاضت پر مستمر رہے اور ناتوانی بڑھ جاے نبض نملی ہو جاتی ہے بسبب ضعف اور شدت تواتر کے اور جب اس سے بھی زیادہ ریاضت مین افراط ہو نوبت بہلاکت پہونچتی ہے اور حقیقت آثار انحلال کے ہین سے پیدا ہو جاتے ہین پس نبض نملی ہو جاتی ہے بعد اوسکے تملیت مائل بہ تفاوت ہوکر بطور سے ضعف اور صغر کے پیدا ہوتا ہے

فصل چودہوین احکام نبض نہانے والون کے بیان مین

استحمام یا گرم پانی سے ہوتا ہے یا سرد پانی سے۔ گرم پانی سے نہانا اسلیے تو قوت اور حاجت کو زیادہ کرتا ہے پھر جبتک باقراط تحلیل کرتا ہے نبض مین ضعف پیدا ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ اسوقت مین نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہو جاتی ہے مین کہتا ہون کہ ضعیف اور صغیر کرنا نبض کا ایسے استحمام سے ضرور صادر ہوتا ہے مگر آب گرم سے وقت باطن بدن مین تسخین بوجہ حرارت عرضی کے پیدا کرتا ہے اکثر بعد تھوڑی دیر کے پانی بمقتضاے طبیعت اوسکی یعنی تبرید غالب ہوتی ہے۔ اور اگر تھوڑی دیر تک وہی کیفیت حرارت عرضی کی باقی رہتی ہے پس اگر فاکیفیت عارضی کا ہو نبض سریع اور متواتر ہو جاتی ہے۔ اور اگر پانی کی طبیعت اصلی غالب آے نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔ اور اگر حرارت عرضی کی تسخین اس افراط سے تحلیل قوت کرے کہ نوبت غشی کی پہونچ جاے۔ اوسوقت بھی نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔ سرد پانی سے نہانے مین اگر برودت پانی کی اندر بدن کے پہونچ جاے نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہے اور تفاوت اور بطو بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر اندر بدن کے برودت نہ پہونچے بلکہ حرارت کو اندر جمع کرے قوت زیادہ ہوکر اندر کے عظیم ہو جاے گی اور سرعت اور تواتر کم ہو جاتا ہے۔ جو پانی کہ حمامات مین یعنی ہین کبریتی [illegible] ہین اور ان مین سے جنکے مزاج مین خشکی غالب ہے اور نیز استحمام کرنے سے نبض مین صلابت زیادہ ہوتی ہے اور عظم مین کمی ہو جاتی ہے۔ اور جو پانی حرارت کو مستحسن ہین نبض کی سرعت زیادہ کرتے ہین مگر یہ کہ تحلیل قوت زیادہ کرین پس اوس وقت وہی اعراض نبض مین پیدا ہون گے جنکے بیان سے ہم فارغ ہو چکے یعنی ضعیف نبض کے اجناس نملی دودی وغیرہ پیدا ہون گے

فصل پندرہوین زنان حاملہ کی نبض کے بیان مین

حاجت ترویح کی زنان حاملہ مین بسبب مشارکت ولد کے زیادہ ہوتی ہے گویا کہ ایسی عورتین دوہری حاجت رکھتی ہین اور ایک مرتبہ سانس لینا اونکا بمنزلہ دو مرتبہ سانس لینے کے ہوتا ہے اور قوت ایسی عورتون کی زیادہ تو یقیناً نہین ہوتی اور بسبب کم [illegible]

ہوتی مگر اسقدر کم ہوتی ہے جتنا کہ بوجہ اوٹھانے کا نقصان روز بروز ہوتا ہے — پھر چونکہ یہ نقصان تھوڑا تھوڑا روز بڑھتا ہے اسی جہت سے انکی قوت پیہم
احکام قوت متوسط کے کیے جاتے ہین اور حاجت کی شدت اوپر بیان ہو چکی ہاین فلذا انکی نبض عظیم سریع متواتر ہوتی ہے **فصل سولھوین**
نبض اوجاع کے بیان مین درد سے نبض مین تغیر یا بسبب شدت کے ہوتا ہے یا اسلیے کہ درد عضو رئیس مین ہو یا اسوجہ سے
کہ درد بمدت دراز سے پیدا ہوا ہو — ابتدا مین درد قوت کا ہیجان کرکے اوسکو واسطے مقابلہ اور دفع کرنے مادہ اور تیزی حرارت کے
حرکت دیتا ہے اسواسطے نبض عظیم سریع ہو جاتی ہے اور تفاوت کی نبض مین شدت ہوتی ہے کیونکہ بر آمد حاجت عظم اور سرعت سے ہو جاتی
ہے — پھر جسوقت درد کی ابتدا ہی مین قوت ہو جاتی ہے جیسا کہ فصل بائیسوین جلد دوسرا تعلیم دوسری فن دوسرے مین بیان کر چکے ہین کہ بوجہ
زیادہ ایذا دہی درد کے نبض کی کیفیت دگرگون ہو جاتی ہے اور کم ہوتی جاتی ہے تا اینکہ نبض کا عظم و سرعت مفقود ہو جاتا ہے اور ان دونون کے
قائم مقام ہوتے تو شدت تواتر ہوتا ہے بعد اوسکے صغر بسبب شدت درد مین نبض دودی اور نملی ہو جاتی ہے جب اس سے زیادہ شدت ہو
نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد نبض ہلاک ہو جاتا ہے **فصل سترھوین نبض اورام کے بیان مین** ورم کے بعض
اقسام ایسے ہین کہ تپ پیدا کرتے ہین یا بسبب بڑے ہونے ورم کے خواہ بوجہ شرافت عضو متورم کے — بہرحال ایسے اورام نبض مین تغیر پیدا
کرتے ہین یا بدن کے کسی مقام میں پیدا واقع ہون بلکہ انکا تغیر تمام بدن مین پیدا ہوتا ہے مگر انکا تغیر نبض مین وہی ہوتا ہے جو تپ سے مخصوص
ہے اور ذکر انکا باب حمیات کتاب چوتھی مین ہوگا — بعض اورام تپ پیدا نہین ہوتی ہے اونسے جو تغیر نبض مین پیدا ہوتا ہے
وہ تغیر خاص اوسی عضو کی نظر سے ہوتا ہے جسمین ورم بالذات پیدا ہو — اور تغیر بالعرض نبض مین تغیر اس ورم سے بسبب تغیر تمام بدن کے پیدا
ہوتا ہے یعنی چونکہ اس ورم سے درد پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن کیفیت درد سے متألم ہوتا ہے نبض مین بھی اس طرح کا تغیر حادث ہوتا ہے —
ورم کا تغیر نبض مین یا بنظر قسم ورم کے ہوتا ہے یا بسبب وقت اور زمانہ ورم کے یا بوجہ کمی اور بیشی مقدار ورم کے یا بسبب عضو متورم کے
یا بسبب اوس عرض اور کیفیت کے جو تابع ورم کے ہو اور اوسکو لازم ہو — قسم ورم کی وجہ سے تغیر اس طرح پر کہ مثلاً اگر ورم گرم ہو یہ قسم ورم
کی نبض کو منشاری اور مرتعد اور مرتعش کرتی ہے اور سرعت اور تواتر نبض کا بھی پیدا ہوتا ہے اگر کوئی چیز رطوبت پیدا کرنے والی نبض کو
نرم کرکے مقابلہ اس ورم کا نکرے ورنہ منشاریت باطل ہو جاتی ہے اور اوسکے قائم مقام موجیت پیدا ہوتی ہے ارتعاد اور سرعت اور
ارتعاش اور تواتر ورم گرم کو ہمیشہ لازم ہوتا ہے — اور جیسے بعض اسباب نبض کی منشاریت کو اس ورم مین منع کرتے ہین اسیطرح
بعض اسباب ایسے بھی ہین جو منشاریت کو زیادہ اور بخوبی ظاہر کرتے ہین — ورم نرم نبض کو موجی کر دیتا ہے اگر یہ ورم بہت نرم
ہو نبض کو بطی اور متفاوت اور صلب کرکے اوسکی منشاریت کو زیادہ کرتا ہے — خراج یعنی پھوڑے کا مادہ جسوقت یکجا ہو جاوے اور
ریم پڑے نبض کی منشاریت سے بطرف موجیت کے پھر جاتا ہے اس جہت سے کہ ترطیب اوسکی مین اجتماع رطوبت کو مانع ہوتی ہے —
اور اختلاف نبض کا بوجہ ثقل مادہ کے زیادہ ہو جاتا ہے مگر سرعت و تواتر مین اکثر تخفیف ہوتی ہے اسواسطے کہ حرارت عارضی مین بوجہ
نضج مادہ کے سکون پیدا ہوتا ہے — نبض کا بدل جانا بسبب اوقات ورم کے اس طرح ہے کہ جبتک کہ ورم گرم زمانہ تزید پر باقی ہے
منشاریت اور ارتعاش اور سرعت رہتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے اور صلابت مین بھی زیادہ ہوتی ہے بسبب تمدد ورم کے جو زیادہ ہوتا ہے
اور ارتعاد مین زیادتی بوجہ درد کے ہوتی ہے — اور جسوقت زمانہ منتہا کا قریب پہونچتا ہے جمیع اعراض مین زیادتی ہوتی ہے سوا اسکے
اوس عرض کے جو تابع قوت ہے پس نبض مین ضعف پیدا ہو کر سرعت اور تواتر زیادہ ہوتا ہے — پھر اگر اعراض دیر تک ٹھہرین تو سرعت

باطل ہو جاتی ہے اور نبض نملی ہوتی ہے سبب جب زمانہ انحطاط کا ہو پہنچتا ہے اور ورم میں تحلل پیدا ہو یا تسکا فقہ ہو جاوے نبض قوی ہو جاتی ہے
اسلیے کہ جو ثقل اور گرانی قوت پر تھی برطرف ہو جاتی ہے اور ابتدا میں بوجہ کمی درد اور سہارے کے تخفیف ہو جاتی ہے نبض کا تغیر بسبب مقدار
ورم کے یہ ہے کہ بزرگی ورم کی عظمت احوال اور اعراض کو مستلزم ہے ـ اور چھوٹا ہونا ورم کا اس بات کو مقتضی ہے کہ احوال میں کمی اور کوتاہی ہو
تغیر نبض کا بسبب عضو متورم کے اس طرح پر ہے کہ اعضائے عصبانی کا ورم نبض کی صلابت اور منشاریت زیادہ کرتا ہے ـ اور رگوں کا ورم عظم
میں زیادتی اور اختلاف میں شدت پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ورم شریان میں ہو جیسے طحال اور ریہ میں اور عظم نبض کا اوسی وقت تک ثابت
رہتا ہے جبتک قوت ثابت ہے ـ اور جو اعضا رطب اور نرم ہیں اونکا ورم نبض میں موجیت پیدا کرتا ہے جیسے دماغ ـ اور تغیر نبض کا بسبب
اعراض ورم کے اس طرح پر ہے کہ ورم ریہ کا نبض میں کیفیت خناقی پیدا کرتا ہے ـ اور ورم جگر کا کیفیت ذبول کی نبض میں پیدا کرتا ہے
ـ اور ورم گردہ کا نبض میں تنگی اور بستگی پیدا کرتا ہے ـ ورم عضو قوی الحس کا مثل معدہ کے اور حجاب کے نبض میں کیفیت تشنج اور غشی کی
پیدا کرتا ہے **فصل اٹھارہویں احکام نبض کے از قبیل عوارض نفسانی کے بیان میں** فعل غضب چونکہ
قوت کو برانگیختہ کرتا ہے اور دفعۃً قوت میں انبساط پیدا ہوتا ہے اسلیے نبض کو عظیم اور شاہق زیادہ اور سریع اور متواتر کرتا ہے ـ اختلاف
نبض کا حالت غضب میں ضرور نہیں ہے اسلیے کہ انفعال یکسان ہے لیکن اگر غصہ کے ساتھ خوف بھی پیدا ہو اوس وقت کبھی غلبہ
غضب کو ہوتا ہے اور کبھی خوف کو اور اسی طرح اگر خجالت اور شرمندگی عارض ہو یا عقل سے نزاع اس امر میں واقع ہو کہ اثر غضب کا
جسکے اوپر غضبناک ہوا ہے پہنچانا چاہیے یا ٹھہر جانا چاہیے اوس وقت اختلاف نبض میں پیدا ہوتا ہے ـ لذت کا یہ حال ہے کہ چونکہ
اوسمیں حرکت قوت کی خارج کی طرف بنرمی ہوتی ہے بمقدار غضب کے لذت موجب سرعت نبض کی نہیں ہوتی اور نہ اوسقدر تواتر پیدا
ہوتا ہے بلکہ فقط نبض کے عظیم ہونے سے کفایت اور حاجت برآری ہو جاتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے ـ اور یہی حال فرح
اور خوشی کا ہے کہ اوسمیں اکثر نبض عظیم اور لین ہوتی ہے اور بطو اور تفاوت کی طرف مائل ـ غم کا یہ حال ہے کہ اوسمیں حرارت اندر
بدن کے بیٹھ جاتی اور مختنق ہوتی ہے اور قوت یکبارگی گرفتہ ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے اسلیے نبض صغیر ضعیف متفاوت بطی ہو جاتی
ہے فزع اور ترس کا یہ حال ہے کہ اگر یکبارگی طاری ہو نبض کو سریع مرتعد مختلف غیر منتظم کرتا ہے اور اگر دیرپا ہو اور رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو
جو تغیر کہ غم سے پیدا ہوا ہے ایسے فزع سے بھی وہی تغیر پیدا ہوتا ہے **فصل انیسویں تغیرات نبض کا بوجہ اون چیزوں
کے جو مخالف طبیعت کے ہیں** جن چیزوں سے سوء مزاج پیدا ہوتا ہے ہر ایک قسم سوء مزاج کی نبض کا حال اوپر
بیان ہو چکا اور اسکے دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور جو چیزیں مخالف طبیعت قوت میں تنگی پیدا کرتی ہیں اونکی جہت سے نبض
میں اختلاف عارض ہوتا ہے ـ اور اگر قوت میں تنگی شدید ہو نبض کا نظام اور وزن معدوم ہو جاتا ہے ـ تنگی پیدا کرنے والی چیز وہ
کثرت غذا وغیرہ ہے کہ اوس سے ورم پیدا ہو یا نہ پیدا ہو ـ اور جو چیزیں مخالف طبیعت تحلیل قوت کریں اون سے نبض ضعیف ہو جاتی ہے
اسکی مثال جیسے درد شدید یا آلام نفسانی جو تحلیل قوی کریں **جملہ دوسرا تعلیم تیسری فن دوسرا بیان میں بول و براز
کے جسمیں تیرہ فصلیں ہیں فصل پہلی عام طور پر بول کا بیان** بذریعہ بول کے استدلال کرنا ادراک بول سے مناسب
نہیں ہے جبتک رعایت چند شروط کی نکریں اول ضرور ہے کہ بول اول صبح کا کہ انسان نے اوسی پر صبح کی ہو یعنی جو سو کر
بوقت صبح اوٹھا ہو اوسکا پہلا بول معتبر ہے دوسرے دیر تک باوجود خطرہ کے بول رات کو روکا نہو تیسرے صاحب بول نے

کھانا اور بھی وقت نہ کھایا اور پانی نہ پیا ہو چونکہ استعمال اشیاء ماکول اور مشروب کا نکیا ہو جس سے قارورہ رنگین ہوتا ہے جیسے زعفران اور املتاس کہ یہ
دونوں بول کو طرف زردی اور سرخی کے مائل کرتے ہیں خواہ ہری ترکاریان کہ اونسے بول میں سبزی پیدا ہوتی ہے یا مُری یعنی کانجی کہ وہ بول میں
سیاہی پیدا کرتی ہے۔ یا شراب جسکا پیر بول کو اپنے رنگ کیطرف پھیر دیتی ہے پانچوین یہ ہے کہ اوسکی جلد بدن پر کوئی رنگین چیز لگی ہو جیسے مہندی
کہ اوس کے خضاب کرنے والے کا بول کبھی رنگین اور سرخ ہو جاتا ہے چھٹے استعمال ایسی چیز کا نکیا ہو جو اوس صفرا اور بلغم کا کرے *
ساتوین اپنے حرکات اور اعمال نکئے ہوں اور نہ ایسے احوال طاری ہوں جو مزاج طبیعت سے باہر ہیں مبتلا ہو جو بول کا رنگ کسی طرح متغیر کر دیتے
ہیں جیسے فاقہ یا بیداری یا تعب یا کسی سنگی یا غضب یہ سب چیزیں بول کو زردی اور سرخی کیطرف پھیرتی ہیں اور جماع کہ یہ بھی بول کو مائل بسیاہی
شدید کرتا ہے۔ اور قے اور استفراغ کہ یہ دونوں بھی اصلی رنگ اور قوام بول کو متغیر کر دیتے ہیں آٹھوین دیر تک رکھا رہنا بول کا کبھی اوس میں تغیر
پیدا کرتا ہے۔ اسیواسطے کہا ہے کہ چھ گھنٹہ کے بعد بول کو نہ دیکھیں اسواسطے کہ دلائل اوسکے ضعیف ہو جاتے ہیں اور رنگ اوسکا متغیر ہو جاتا ہے
اور ثقل اوسکا گھلجاتا ہے یا متغیر یا کثیف ہو جاتا ہے۔ علاوہ بران میرے نزدیک ہر ایک گھنٹہ کے بعد بھی ملاحظہ بول کا نکرنا چاہیئے۔
اور مناسب ہے کہ کل بول ایک قارورہ وسیع میں لین اور اوس میں سے کچھ گرا دین اور بول کا حال فوراً بعد بول کرنے کے معتبر نہین ہوتا بلکہ تھوڑی
دیر قارورہ میں رکھکر ایسی جگہ کہ دھوپ اور ہوا نہ لگے دیکھتے ہیں اسواسطے کہ دھوپ سے جوش قوام بول میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ہوا سے سردی
سے انجماد رقت بول میں ہو جاتا ہے۔ یہ حفاظت بول کی اس غرض سے ہے تاکہ رسوب میں تجزی اور تمیز ہو اور استدلال تمام ہو۔ ہر ایک بول کا
حال ایسا نہیں ہے کہ فوراً بعد بول کرنے کے اوس میں رسوب پیدا ہو جاتا ہے سوا اوس بول کے جسمین نضج تجزی ہو گیا ہو جیسے شیشی کو ایک
مرتبہ پیشاب سے بھر کر دو پہر یا صبح اوسمین دوبارہ پیشاب کرنا سچا ہے۔ لڑکون کے بول میں دلائل اور علامات کم ہوتے ہیں خصوصاً چھوٹے لڑکے کے
اسلیئے کہ طبیعت انکی نرم ہوتی ہے اور مادہ رنگ پیدا کرنے والا انکے بدن میں ساکن اور فرو ماہوا رطوبات میں ہوتا ہے اور انکی طبیعت
میں ضعف معدے ہوتا ہے اور بوجہ کثرت استعمال نرم کے دلائل نضج کے باطل ہو جاتے ہیں۔ ظرف جسمین بول رکھکر طبیب دیکھے جسم شفاف
سے بنا ہو اور اوسکا جوہر پاکیزہ ہو جیسے صاف شیشہ یا بلور۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شیشی قارورہ کی تنگی دیکھنے والے کے نزدیک
ہوتی ہے غلاظ بول کا گھٹتا جاتا ہے اور تنگی دور ہوتی ہے بول کی صفائی زیادہ ہوتی ہے۔ اور اسی قاعدہ سے ہر قسم کے میل اور آمیزش
میں فرق کیا جاتا ہے جسوقت امتحاناً کوئی قارورہ میں کچھ ملا کر لاوے۔ قارورہ جب شیشی میں بھرین تو اوسکی حفاظت سردی اور دھوپ
اور ہوا سے ضرور ہے اور روشنی میں دیکھنا چاہیئے مگر شعاع آفتاب کی اوسپر نہ پڑے بلکہ جو مکان کہ شعاع آفتاب سے روشن ہو اوسمین
دیکھنا چاہیئے۔ بعد پورے ہونے ان شروط کے حکم امراض بول پر جو دریافت ہوتے ہین کرنا چاہیئے۔ یہ بھی معلوم ہو کہ دلالت اولیٰ
بول کو حال جگر اور مجاری بول کے آنے کی ہے اور احوال عروق پر ہوتی ہے اور بتوسط اس دلالت کے اور امراض پر دلالت ہوتی ہے
۔ نہایت صحیح دلائل جنپر بول دلالت کرے وہی ہین جو بنسبت جگر کے ہون خصوصاً محدب جگر پر۔ جن دلائل کا اعتبار بول میں کیا جاتا
ہے سات جنسوں میں منحصر ہین ۱ جنس لون ۲ جنس قوام ۳ جنس صفائی اور کدورت ۴ جنس رسوب یعنی تہ نشین چیزین ۵
جنس مقدار قلت و کثرت ۶ جنس رائحہ ۷ جنس زبد یعنی کف۔ بعض آدمی ان اجناس میں جنس لمس اور جنس طعم کو بھی داخل کرتے
ہیں۔ اور ہمنے بنا بر نجاست خود ان دونون کو ساقط کر ڈالا کہ اس دلالت کا استدلال میں کراہت اور طبیعت نفرت کرتی ہے۔ جنس لون سے
ہماری مراد وہ چیز ہے جسکو حس بصر دریافت کرے الوان سے یعنی سواد اور بیاض اور جو رنگ درمیان ان دونوں کے ہے۔ اور جنس

قوام سے ہماری مراد یہ ہے کہ بول کس قدر غلیظ یا رقیق ہے۔ اور صفا سے یہ غرض ہے کہ نفوذ بصر کا آسانی ہوتا ہے یا بدشواری۔
وجہ فرق درمیان اس جنس اور جنس قوام کے یہ ہے کہ قوام کبھی غلیظ ہوتا ہے اور بول صاف ہوتا ہے جیسے سپیدی انڈے کی یا ریشم ماہی
جو پگھلایا ہوا ہو اور جیسے روغن زیتون۔ اور کبھی بول کے قوام میں باوجود رقت کے کدورت ہوتی ہے جیسے کدورت آلودہ پانی کہ انڈے کی سپیدی
سے اوسمین رقت زیادہ ہوتی ہے۔ اور سبب کدورت بول کا آمیزش اجزاء غریب کی ہے جنکا رنگ مخالف رنگ بول کے ہو جیسا ہی مائل اجزا
ہون یا کسی اور رنگ کے مگر بخیر محسوس ہون اور بوجہ چھوٹے ہونے کے انکی تمیز ہو سکے مگر شفاف نظر آنا قاردہ کا منع کرے۔ اور
ان اجزا اور رسوب میں یہ فرق ہے کہ رسوب کی تمیز حس کبھی کر لیتی ہے۔ اور لون میں اور ان اجزا میں یہ فرق ہے کہ لون جوہر بول میں پھیلا ہوا اور اوس سے بہت ملا ہوا ہوتا ہے

فصل دوسری الوان بول کے دلائل

لون بول کے کئی طبقہ ہیں پہلا طبقہ زردی کا تبنی سے شروع ہوتا ہے اور تبنی اون خشک گھاس کے رنگ کو کہتے ہیں۔ اوسکے بعد اترجی اور اسکے بعد اشقر یعنی زردی مائل بسرخی اور اسکے بعد ناریجی اور اسکے بعد ناری جسکا رنگ شبیہ رنگ زعفران کے ہو اور گہرا زردی ہے اور اسکے بعد وہ زعفرانی ہے جسکا رنگ شبیہ
زعفران کے ہو اور اسکا احمر ناصع یعنی درخشندہ کہتے ہیں۔ اور یہ اترجی کے بعد رنگ مذکور ہے سبب حرارت پر دلالت کرتے ہیں
اور بوجہ حرارت کے سبب درجہ الوان کے مختلف ہوتے ہیں کبھی باعث ان الوان کا سرکات شدید یا وجع شدید یا بھوک ہوتی ہے
یا انقطاع مادہ مشروب کا یعنی جس چیز کا استعمال پینے میں کیا جاوے اوسکا مادہ براہ بول خارج ہوتا ہے دوسرا طبقہ بعد ان طبقات
مذکورۂ بالا کے طبقات حمرت کے ہین اونمین سے پہلے اصہب ہے یعنی اشقر مائل بسرخی بعد اوسکے گلابی ہے اسکو ورد جوری [illegible] ہے بعد اوسکے
احمر اقتم یعنی سرخ جسمین تھوڑی سیاہی ہو اور یہ سب اقسام غلبۂ خون پر دلالت کرتے ہین۔ اور جو رنگ مائل بزعفرانی ہو مزاج مین صاحب
بول کے غلبہ مرۂ صفرا کا ہوگا۔ اور جو بول مائل باقتم ہو غلبۂ خون پر دلالت کرے گا۔ بول ناری کی دلالت حرارت پر زیادہ ہے بہ نسبت
احمر اور اقتم کے اسلیے کہ ناری جو شبیہ رنگ زعفران کے ہے اوسمین صفراویت غالب ہوتی ہے اور صفرے مین بہ نسبت خون کے گرمی زیادہ
ہے۔ بول کا رنگ امراض حادۂ معروفہ مین مائل بزعفرانی اور ناری ہوتا ہے۔ پھر اگر زعفرانیت کے ساتھ رقت بھی ہو حالت نضج پر دلالت کی
۔ اور یہ بھی معلوم ہو گا کہ ابتداے نضج سے اور قوام مین ظہور سخر بی نہین ہوا۔ اور جسوقت زردی کی شدت حد ناریت اور اوسکی انتہا تک
پہونچے جاننا چاہیے کہ حرارت نے زیادتی رنگ کو پورا کر دیا ہے۔ اور یہ درجہ ابتدائی حمرت خالص کا ہے۔ پھر اگر صفائی بول مین زیادہ ہو
حرارت مرض نقصان مین ہو گی۔ کبھی امراض حادہ مین محض بول خون ہوتا ہے بدون اسکے کہ کسی رگ کا مونہہ کھلجائے اس بول کو دلالت
امتلاے خون پر بافراط ہوتی ہے۔ اگر ایسا بول تھوڑا تھوڑا اور بدبو ہو محل خطر ہے اوس سے اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ خون مختنق ہو گیا
گیا ہے۔ خون کے رنگ کا بول سے مراد وہ ہے جو قوام مین رقیق ہو اور رنگ اور سیاہت خون مین ہو اور بدبو کی حالت پر باقی ہے اگر اس
رنگ کا بول بکثرت ہو شبیہ دلیل خونی کی ہے جیسا حادہ اور حمیات مختلطہ مین اسلیے کہ اکثر ایسا بول دلیل بحران اور احتراق مادہ کی
ہے لیکن اگر ابتدا مین زوبتہ قبل از وقت بحران کے رقیق ہو جاوے اوسوقت دلیل کثرت مرض پر ہوتی ہے۔ اور اسیطرح اگر بعد بحران کے
رفتہ رفتہ رقیق ہو اور پہلے غلیظ باقی رہے وہ بھی اچھا نہین ہے۔ یرقان مین جسقدر بول زیادہ سرخ ہوتا رنگ مائل بسیاہی ہو جاوے
اور کپڑا اوسمین ڈبونے سے خوب رنگین ہو جاوے کہ وہ رنگ خود بخود چھوٹ نہ سکے اور جسقدر یرقان مین بول کی کثرت ہو اوتنا ہی بہتر
اور سلامتی مریض اسی مین ہے اسلیے کہ یرقان مین اگر بول سفید ہو یا سرخ ہو مگر سرخی مین کمی ہو اور مرض اپنے حال پر باقی ہو اسکے کی

ہوتا ہے — اور جیح البقر بھی انہیں امراض میں سے ہے جنمیں رنگ بول کا زیادہ اور نہایت بامدت ہوتا ہے تیسرا طبقہ سبزی کا ہے جیسے وہ بول کہ
مائل بہ پستئی یعنی پستئی ہو بعد اوسکے زنگاری اور آسمانی اور بنفشی بعد اوسکے کراثی یعنی گندنے کا رنگ پستئی رنگ بول کا دلالت برودت پر کرتا ہے
اسی طرح جس رنگ میں سبزی ہو سواے زنگاری اور کراثی کے کہ یہ دونوں احتراق شدید پر دلالت کرتے ہیں مگر کراثی بہ نسبت زنگاری کے اسلم ہے
— اور زنگاری بعد تعب اور شدت کے دلالت تشنج پر کرتا ہے — لڑکوں میں سبز بول تشنج پر دلالت کرتا ہے — اور آسمانی رنگ برودت شدید پر
دلالت کرتا ہے اکثر اوقات میں اور اس سے پیشتر سبز رنگ کا بول ہوتا ہے بعض اطبا یہ کہتے ہیں کہ آسمانی رنگ کا بول زہر پینے پر دلالت
کرتا ہے — اگر رسوب اس بول کے ساتھ ہو امید حیات کی ہو سکتی ہے ورنہ خوف ہلاکت صاحب بول کا قوی ہے — زنگاری رنگ کا بول ہلاکت پر
زیادہ دلالت کرتا ہے چوتھا طبقہ سیاہ رنگ کا ہے ایک قسم بول سیاہ کی وہ ہے جسکی سیاہی زعفرانی رنگ کے بعد ہوتی ہے جیسے یرقان
میں اور اس رنگ کی دلالت صفرا کی کثافت اور احتراق پر بلکہ اوس خلط سوداوی پر ہوتی ہے جو خلط صفراوی سے پیدا ہوا اور یرقان پر بھی اسکو
دلالت ہوتی ہے — ایک بول سیاہ وہ ہے جسکی سیاہی اتحمہ سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سوداے دموی پر ہوتی ہے — اور ایک سیاہی
بول کی سبزی اور نیلگوں سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سوداے خالص پر ہوتی ہے ہر گونہ بول سیاہ یا شدت احتراق پر دلالت کرتا ہے
یا شدت برودت پر یا فناے حرارت غریزی اور اوسکے سبب یا ہونے پر یا بحران پر جو واسطے دفع فضول سوداوی کے طبیعت سے واقع ہو — احتراق سے
جو بول سیاہ ہوا ہو اسپر استدلال اس طرح کیا جاتا ہے کہ اوس بدن میں احتراق شدید موجود ہو اور اوس سے پہلے زرد اور سرخ بول ہو چکا ہوا اور
ثفل اوس بول میں پراگندہ ہو اور ہر جگہ پر برابر کم ہو اور مجتمع اور یکجا بھی نہو اور سیاہی میں گذشتہ نہو بلکہ مائل بزعفرانی اور زردی اور ناقتم کے ہو —
اگر مائل بزردی ہوا اکثر یرقان پر دلالت کریگا — اور جو بول سیاہ بوجہ برودت کے ہوا اسپر استدلال اس طرح کرتے ہیں کہ پہلے اوس بول سے
سبز یا نیلا بول ہو چکا ہو اور ثفل تھوڑا اور یکجا جیسے سوکھا ہوا ہے اور خلط سودا اس بول میں خالص ہوتی ہے — کبھی ان دونوں مزاج کے بول میں
اس طرح فرق کیا جاتا ہے کہ اگر بول سیاہ میں رائحہ قوی مشابہ ہو حرارت پر دلالت کریگا اور اگر کسیطرح کی بو نہو خواہ کم ہو برودت پر دلیل ہوگا
اسلیے کہ طبیعت کا زور جب بہت گھٹ جاتا ہے اور تصرف کامل نہیں کر سکتی بول میں مطلق رائحہ نہیں ہوتا — سقوط قوت غریزی سے سیاہی
بول پر اسطرح استدلال کر سکتے ہیں کہ بعد بول کے ہر وقت قوت گھٹتی جاتی ہے اور تحلیل قوی کی بڑھتی جاتی ہے — دفع طبیعت اور بحران کے
ذریعہ سے اگر بول سیاہ ہو وہ اسی طرح ہے جیسے آخر میں ماسے ربع خواہ بروقت تحلیل پانے امراض طحال اور وجع پشت اور رحم خواہ حمیات سوداوی
نہاری ہون یا علی یا انحلال آفات جو رحم میں احتباس حیض سے عارض ہو خواہ احتباس بسبب اوس حیض کے جسکے جاری ہونے کی عادت تھی
ہو خصوصاً ایسے اوقات میں اگر طبیعت یا صناعت طب ادرار پر اعانت کرے کہ اوس وقت دفع بحرانی سخت بھی ہوتا ہے اسی طرح دفع بحرانی
بول سیاہ سے اون عورتون کو ہوتا ہے جنکا حیض بند ہو گیا ہو اور طبیعت فضلہ خون کو قبول نکرے — اور شناخت قبول نکرنے کی یہ ہے
کہ بول سیاہ سے پیشتر بول مائی بلا نضج خارج ہو — اور بعد اس بحران کے جو اوقات مذکورہ بالا میں لکھا گیا خفت مرض میں پیدا ہوتی ہے
اور یہ بول مقدار میں کثیر اور وافر ہوتا ہے اور اگر یہ باتیں نہون ضرور بول سیاہ علامت ردی ہے خصوصاً امراض حادہ میں علی الخصوص
اگر مقدار میں کم ہو — پس اوسکی قلت سے معلوم ہوتا ہے کہ رطوبت کو احتراق نے فنا کر دیا ہے جسقدر بول سیاہ غلیظ ہوتا ہے اوتنا ہی
برا ہوتا ہے اور جتنا رقیق ہو اوتنی ہی رداءت کم ہوتی ہے — کبھی بوجہ پینے شراب کے جو سیاہ یا سرخ ہو اور طبیعت مطلق اوسمین
تصرف نکرے بول سیاہ یا زعفرانی ہوتا ہے کہ شراب بعینہ براہ بول خارج ہو جاتی ہے اور اوسمین کچھ خطرہ نہیں ہے — اکثر بول سیاہ

دلیل بحران صالح کی امراض حادّہ مین کبھی ہوتا ہے جیسے بول سیاہ کسی مریض کا رقیق ہو اور اوسمین تعلق مختلف اطراف مین پایا جاوے لیکن بول اکثر درد سر اور سہر اور سرسام اور اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تھوڑا تھوڑا نکلے اور زمانہ طویل مین واقع ہو اور بو اسکی تیز ہو اور حمیات مین ایسا بول خارج ہوا ہو اس وقت مین اس بول کو درد سر اور اختلاط عقل پر زیادہ دلالت ہوگی — اور اگر باوجود تپ کے سہر اور صمم اور اختلاط عقل اور درد سر بھی موجود ہو عاقبت آیندہ پر دلیل ہے — یہ بھی ممکن ہے کہ بول سیاہ سنگ گردہ کا سبب ہو حکیم روفس نے کہا ہے کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بہتر ہے اور نیز اون امراض مین جنکا ہیجان اور شورش اخلاط غلیظ سے ہوا ہو اور بول سیاہ امراض حادّہ مین مہلک ہی ہے مین کہتا ہون کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بھی ردی ہے اگر احتراق شدید ہمراہ ان امراض کے پایا جاوے اوس وقت اور سب علامات مین تامل کرنا چاہیے — بول سیاہ مناسب اور لائق سن مشایخ کے نہین ہے بنا بر اون قواعد کے جو اوپر معلوم ہوئے اور اوسکا واقع ہونا بدون سبب عظیم کے مشایخ مین اور اسیطرح عورتون مین ممکن نہین ہے — بول سیاہ بعد التعب اوس وقت کے تشنج پایا جاوے دلیل ہوتا ہے — بالجملہ بول سیاہ ابتداء سے حمیات مین قاتل ہے اور انتہا سے حمیات مین بھی اگر اسکے ہمراہ خفت مرض مین ظاہر نہو مہلک ہے اور بحران جید پر دلیل نہین ہے پانچوان طبقہ بول سفید کا — بول سفید سے دو معنی سمجھے جاتے ہین — ایک یہ کہ شفیف اور شفاف ہو اسلیے کہ عوام الناس شفاف کا کبھی بعض نام رکھتے ہین جیسے صاف شیشہ یا صاف پانی کو کبھی سفید کہتے ہین — دوسرے حقیقت مین سفید جسکا رنگ بالفرق نظر ہو جیسے دودھ اور کاغذ اور یہ ابیض شفاف نہین ہوتا ہے کہ اوسمین نظر نفوذ کرے اسلیے کہ شفاف حقیقت مین جمیع اقسام الوان کے معدوم ہونے کو کہتے ہین — اگر بول سفید یعنی شفاف ہو بہ صورت زائد پر دلیل ہوگا اور اس بات پر کہ نضج اخلاط سے یاس ہے — اور اگر بول شفاف غلیظ ہو بلغم پر دلالت کریگا — بول ابیض حقیقی سبب غلاظت کے نہین ہوتا اسکے بعض اقسام کی سفیدی مثل غبار کے ہوتی ہے اور کثرت بلغم خام پر دلالت کرتی ہے — اور بعض اقسام کی سفیدی مثل دسم کے ہوتی ہے یعنی مشابہ اوس چکنائی کے جو بدن انسان مین ہے اور یہ رنگ چربی کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہے — اور بعض قسم کی سفیدی مثل چربی کے ہوتی ہے اور یہ بول بلغم پر دلالت کرتا ہے یا پگھلنے پر کسی عضو کے جو واقع ہو چکا ہے یا قریب واقع ہونے والا ہے — اور بعض قسم کی سفیدی نقاعی یعنی برنگ بوزہ یا مرسجڑہ ہو اگر رقت توام بھی ہو یہ بول قروح ریہناک اور آفات مجاری بول پر دلالت کرتا ہے — اور اگر مدّہ نہو تو ایسی سفیدی بسبب غلبۂ مادّۂ کثیرہ کے جو خام ہو پیدا ہوتی ہے اور بیشتر اسکے ساتھ سنگ مثانہ کا مرض بھی ہوتا ہے — بعض قسم کی سفیدی بول مشابہ منی کے ہوتی ہے اور بیشتر بحران اورام بلغمیہ اور ترہل احشا اور اون امراض کا جو بلغم نضجی سے پیدا ہوتے ہین ایسے بول سے ہوتا ہے — لیکن جس وقت بول مشابہ منی کے بسبیل بحران اور بوجہ اورام بلغمیہ کے نہو بلکہ ابتدا اگر پیدا ہو منذر ہ سکتہ یا فالج ہوتا ہے — اگر بول سفید جمیع اوقات مین تپ کے برآمد ہو عجب نہین کہ وہ تپ بطرف ربع کے منتقل ہو جاوے — بول رصاصی رنگ کا جسمین رسوب نہو بہت برا ہے — اور تنہی صاف امراض حادّہ مین مہلک ہی ہے — اور سفیدی پیشاب کی امراض حادّہ مین کسی قسم کی ہو بعد رنگین بول کے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خلط صفراوی کا میلان عضو متورم یا اسہال کیطرف ہوا ہے — اور اکثر یہ میلان بطرف سر کے ہوتا ہے اسی طرح جس وقت بول حمیات مین رقیق نکلتا ہو اور دفعتاً سفید ہو جاوے اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے جو عنقریب ہونے والا ہے — جسوقت پیشاب حالت صحت مین سفید ہوتا ہو عدم نضج پر دلیل ہوگا — اور چربی کے رنگ کا پیشاب جو شبیہ روغن زیتون کے ہو حمیات حادّہ مین موت کی خبر دیتا ہے یا دق کی

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کبھی بول سفید ہوتا ہے اور مزاج گرم صفراوی ہوتا ہے — یا بول سرخ ہوتا ہے اور مزاج بارد بلغمی ہوتا ہے اسواسطے کہ صفرا جس وقت مجری بول سے نکلتا ہے اور بول سے مختلط نہیں ہوتا ہے بول سفید رنگ باقی رہ جاتا ہے پس ضرور بول سفید کی کیفیت میں تامل کرنا چاہیے پس اگر اوسکی رطوبت چکنی ہو اور ثقل بہت اور گاڑھا ہو اور قوام بول کا مائل بطرف غلاظت کے ہو جاننا چاہیے کہ یابس برودت اور بلغم سے پیدا ہوئی ہے — اور اگر رنگ چکنا ہوا ہو اور نہ ثقل میں کثرت ہو اور نہ مشابہ صیقل کی ہوئی چیز کے ہو مجتمع الاجزا اور نہ سفیدی مائل بہ تیرگی ہو جاننا چاہیے کہ یہ سفیدی بسبب پوشیدہ ہونے خلط صفراوی کے کسی دوسرے مقام پر ہے یعنی صفرا بول سے الگ ہو کر کسی مقام میں بدن کے پوشیدہ ہو رہا ہے — اگر بول مریض حاد میں سفید ہو اور اس مقام پر دلائل سلامت کے موجود ہوں جنکے ذریعہ سے خوف سرسام وغیرہ کا نہو سکے جاننا چاہیے کہ مادہ حادہ کسی اور مجری کی طرف مائل ہوا ہے اور امعا میں ایسے وقت میں عارض ہو گا یعنی خراش پیدا ہو گی — امراض بارد میں سرخ بول ہونے کا سبب مختصر چند امور میں ہے — یا بسبب شدت درد کے جس سے تحلیل صفرے کی ہوتی ہے جیسے قولنج بارد میں عارض ہوتا ہے — یا کوئی سدہ بلغمی جو اوس مجری میں پڑ جاتا ہے جو درمیان مرارہ اور امعا کے واقع ہے پس انصباب صفرے کا طرف امعا کے طبعی اور عادی نہیں ہوتا بلکہ باضطرار ہمراہی بول اور اوسکے ساتھ نکلنے پر آمادہ ہوتا ہے جیسا کہ قولنج بارد میں یہ بھی اتفاق ہوتا ہے — یا بسبب جگر کے اور اوسکی قوت کم ہونے سے کہ تمیز درمیان مائیت اور خون کے کرے بول سرخ ہوتا ہے جیسے استسقا سے بارد میں اور ان امراض میں جو اکثر ضعف جگر سے پیدا ہوں مگر یہ بول مشابہ غسالۂ گوشت تازہ کے ہوتا ہے — یا بسبب اون اختلاط کے جو شدت سے پیدا ہوتا ہے پس بلغم کے رنگ کو اندر گون کے بوجہ عفونت لاحقہ کے بدل دیتا ہے شناخت اسکی یہ ہے کہ اس بول کی مائیت اور ثقل بموجب اوصاف مذکورہ بالا کے ہوتی ہے بعد اوسکے رنگ اوسکا ضعیف ہوتا ہے اور چکنا نہیں ہے — اور صفراوی بول کا رنگ اکثر چکنا ہوا ہوتا ہے — اور اکثر ایسی صورت میں پہلے بول سفید ہوتا ہے بعد اوسکے سیاہ اور بدبو ہو جاتا ہے جیسے یرقان میں — کھانا کھانے کے بعد بول سفید ہوتا ہے اور ایسا ہی رہتا ہے یہاں تک کہ ہضم شروع ہو یا رنگ آنا شروع ہو جاتا ہے — اور اسی وجہ سے جنکو بیماری سہر یعنی بیداری کی ہوتی ہے اونکا بول سفید ہوتا ہے اور اس رنگ کی اعانت تحلیل ہو جانا حار غریزی کا کرتا ہے لیکن اوسمیں حرکت نہیں ہوتی بلکہ مائل بہ کدورت ہوتا ہے بسبب نضج نہونے کے — اور سرخ رنگ کا بول افضل ہے امراض حادہ میں بول مائی سے — اور اسیطرح بنظر اپنے قوام کے بھی مائی سے بہتر ہے — اور سرخ برنگ خون میں بخوفی نسبت احمر صفراوی کے زیادہ ہے — اور احمر صفراوی بھی اسقدر خوفناک نہیں ہے اگر صفرا ساکن ہو اور مخوف ہے اگر صفرا متحرک ہو — بول احمر امراض گردہ میں ردی ہے اسلئے کہ وہ اکثر دلالت ورم گرم پر کرتا ہے — اور مرسکہ او دماغ میں اختلاط عقل سے خبر دیتا ہے جس وقت امراض حادہ میں بول سرخ ہو آنا شروع ہو اور اسی طرح باقی رہے اور اوس میں رسوب نہو خوف ہلاک کرنے کا ہو گا — اور ورم گردہ پر دلالت کرے گا — اور اگر باوجود سرخی کے کدورت ہو اور اسیطرح باقی رہے ورم جگر اور ضعف حار غریزی پر دلالت کرے گا — بول کے الوان میں چند الوان مرکب ہیں از انجملہ بول غسالی ہے مشابہ غسالۂ گوشت کے جو تازہ ہو — اور مشابہ اوس خون کے جسمیں پانی ملا یا جاوے — اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے

ہوتا ہے — اور کبھی اوسکا سبب کثرت خون کے نکلنے اگر ضعف جگر ہی سے ہوتا ہے — جو سوء مزاج جگر پر کیون نہ غالب ہو — اور اس ضعف جگر
ضعف قوت اور استحلال اوسکی قوت کا دلالت کرتا ہے پھر اگر قوت قوی ہو بیشک یہ بول کثرت خون سے ہوگا اور خون مین
زیادتی اوس مقدار سے بڑھ جائے گی جتنی مقدار تک قوت ممیزہ تمیز کامل حرکت سے کر سکے — اور منجملہ الوان مرکب کے
دہنی ہے اور یہ وہ زردی ہے جسمین دہنیت یعنی چکنائی کی آمیزش ہو — اور یہ رنگ مشابہ روغن زیتون کے ہوتا ہے — اور
کسیقدر شفاف چمکتا ہوا جسمین چکنائی کی چمک ہوتی ہے — اور قوام اوسکا شفاف مائل بغلاظت ہوتا ہے — اور اکثر
احوال مین یہ بول شر پر دلیل ہوتا ہے اور بہتری اور نضج اور صلاح حال پر دلالت نہین کرتا ہے — اور کبھی بندرت استفراغ
مواد دموی پر جنین دسومت ہو بسبیل بحران دلالت کرتا ہے — یہ بات اوس وقت ہوتی ہے کہ جب اس بول کے بعد
راحت پیدا ہو — اور مہلک اس قسم مین وہ بول ہے جسمین ہمراہ دسومت کے بوے بد ہو خصوصاً جب تھوڑا تھوڑا ہو —
اور جب اس بول مین کوئی چیز مشابہ غسالۂ گوشت تازہ کے ملتی ہو نہایت ردی ہے — اور یہ بول اکثر استسقا اور سل اور
قولنج ردی مین ہوتا ہے — اور اکثر بعد بول سیاہ کے بول زیتی ہوتا ہے دران حالیکہ بول سیاہ مقدم ہو اوس وقت
یہ بول صلاح کی علامت ہوتا ہے — اور بیشتر بول زیتی جو ستے دن مرض کی دلالت کرتا ہے کہ مریض ساتوین دن موت
پاسے گا بشرطیکہ وہ مرض امراض حادہ سے ہو — بالجملہ بول زیتی کی تین قسمین ہین ۱ یا تمام مقدار اوسکی چکنی ہوئے یا نیچے کے
اجزا چکنے ہون ۲ یا اوپر کی سطح چکنی ہو — ایضاً یا زیتی بول رنگ مین بمثل روغن زیتون کے ہو جیسے مرض سل مین خصوصاً ابتداً
سل مین — یا فقط قوام مین زیتی ہو — یا دونون مین جیسے امراض گردہ مین یا کمال شدت اور آخر درجۂ سل مین ہو — اور منجملہ
الوان مرکب کے ارغوانی ہے کہ وہ ردی اور قتال ہے اسلیے کہ دلالت کرتا ہے کہ احتراق دونون مرہ کا ہوا یعنی مرۂ سودا
اور مرۂ صفرا کا — کبھی سرخ رنگ ایسا ہوتا ہے کہ اوسمین سیاہی کی آمیزش ہوتی ہے اس بول کو دلالت حمیات مرکبہ پر
اور اون حمیات پر جو اخلاط غلیظ سے پیدا ہوتی ہین — پھر اگر سیاہی مین صفائی آتی جائے اس طرح کہ سیاہی بول کی
اوپر چڑھتی جائے اور نیچے سے صاف ہوتا جائے ذات الجنب پر دلالت کریگا

فصل تیسری قوام بول اور اوسکی صفائی اور کدورت کے بیان مین

قوام بول کا غلیظ ہوتا ہے یا رقیق یا معتدل —
بہت رقیق عدم نضج پر ہر حال مین دلالت کرتا ہے مرض کے اوقات اربعہ مین سے کوئی وقت کیون نہو — اور اسی
طرح بول رقیق عسر وقت کے ستدرن پر خواہ ضعف گردہ یا ضعف مجاری بول پر دلالت کرتا ہے — اگر ضعف
قوت جاذبہ مین ہے تو سواے مقدار رقیق کے غلیظ کا جذب نہین ہوتا — اور اگر دافعہ مین ضعف ہے فقط رقیق کو جو مطیع
دفع پر ہے خارج کرے گی — ایضاً بول رقیق بکثرت پانی پینے پر دلالت کرتا ہے — اور ایسے مزاج پر جسمین برودت
شدید مع یبوست ہو — امراض حادہ مین بول رقیق ضعف قوت ہاضمہ پر دلالت کرتا ہے — اور عدم نضج اکثر
جمیع قوی کے ضعف پر دلیل ہوتا ہے کہ آب مشروب مین کسیطرح کا تصرف طبیعت نہین کرتی ہے بلکہ جیسا پانی پیا جاتا
ہے ویسا ہی مجاری بول سے پھسلکر نکل آتا ہے — ایسا بول رقیق لڑکون مین نہایت ردی ہے بنسبت جوانون کے
اسلیے کہ لڑکون کا بول طبعی بنسبت جوانون کے غلیظ تر ہوتا ہے کہ اونکے مزاج مین رطوبت غالب ہوتی ہے اور اونکے

بدن رطوبت کو زیادہ جذب کرتے ہین اسواسطے کہ نمو اون مین زیادہ ہے پس زیادہ مادّہ کی اونکو حاجت ہے — جسوقت انکا بول
حمیات حادہ مین بہت رقیق ہو جائے لڑکے اپنے حال طبعی سے زیادہ بعید ہون گے اور ہمیشہ رہنا اس کیفیت کا لڑکون مین ہلاکت
پر دلالت کرتا ہے مگر یہ کہ اسکے ہمراہ علامات صالحہ اور ثبات قوت ہو اسوقت بول رقیق لڑکون مین ایک خراج جو آئندہ ہونیوالا ہے
اوسپر دلیل ہوگا خصوصاً نیچے ناحیہ جگر کے — اسی طرح اگر ایسا بول صحیح آدمی کو ہمیشہ ہوا کرے اور اسکی کیفیت اونہین نہ بدلے
ایک ورم پر دلالت کریگا اوس مقام پر جہان انکو درد محسوس ہوا کرتا ہے — اور اکثر ایسے لوگ ہمراہ استمرار رقت بول کے
ایک درد کا گردہ یا تہیگاہ مین احساس کیا کرتے ہین — پس معلوم ہوگا کہ وہ مقام تہیگاہ اور گردہ ان کا مستعد واسطے ورم کے ہے پھر
اگر درد اور ثقل مقام خاص مین نہو بلکہ تمام بدن مین ہو تھوڑا اور جاری اور ایسے اورام پر جو تمام بدن کو شامل ہون دلالت کریگا
— رقت بول کی بروقت بحران کے بدون تدریج اور آہستگی کے دفعۃً نکس مرض کی خبر دیتی ہے — بول کا بعد سے غلیظ ہونا
اکثر حالات مین عدم نضج پر دلالت کرتا ہے اور کمتر حالات مین نضج پر اون اخلاط کے دلیل ہوتا ہے جنکا قوام غلیظ ہو — اور
منتہی مین حمیات خلطی کے خواہ بروقت شگافتہ ہونے اورام خلطی کے ایسا بول ہوتا ہے — اکثر دلالت اس بول کی امراض
حادہ مین تمادی پر ہوتی ہے مگر ہمیشہ بول کا رقیق رہنا شر پر زیادہ تر دلالت کرتا ہے اسلیے کہ بول غلیظ جسقدر ہضم پر
دلالت کرتا ہے اور وہ ہضم ایسا ہے کہ بول کے قوام کو کسیقدر درست کرتا ہے پس باین نظر کہ اس بول کو ہضم ہے اور قوت
دافعہ کے دفع مین مستقل ہونے پر دلالت ہے امید صلاح ہو سکتی ہے — اور باین نظر کہ غلظ قوام منشا دماغ مادّہ اور کثرت اور
مانع ہونا اوسکا نضج سے جسکے ذریعہ سے تمیز مائیت بول مین ہوتی ہے اور رسوب پیدا ہوتا ہے شر پر دلالت کرتا ہے — اور
ان دونون باتون یعنی صلاح اور شر پر استدلال اس طرح کیا جاتا ہے کہ اگر بعد بول کے راحت پیدا ہو بول کا غلیظ ہونا
بوجہ ہضم کے ہے — اور اگر ضعف زیادہ ہو جائے غلظت بول کی بسبب منشاء اور کثرت مادّہ کے ہوگی — اسلیے بول غلیظ حمیات
مین وہی ہے جو بکثرت یکبارگی دفع ہو — اور اگر تھوڑا تھوڑا دفع ہو دلیل کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتا ہے — نافع
بول غلیظ کی وہ قسم ہے جسکے بعد بول معتدل ہمراہ راحت مریض کے خارج ہو — اگر بول رقیق امراض حادہ مین غلیظ ہو جائے
اور مریض کو اسکے بعد راحت حاصل نہو وہ بول اخلاط یا اعضا کے گھلنے پر دلالت کریگا — صحیح آدمی کی جسوقت یہ کیفیت ہو
کہ بول غلیظ ہمیشہ جاری رہے اور کسی قسم کا درد اطراف مین نہو اور انکسار یعنی ٹوٹنا ہڈی وغیرہ کا محسوس ہو اوسکو تپ کی
خبر دیتا ہے اور بیشتر یہ بات صحیح آدمی مین زیادہ دفع ہونے فضول سے بطریق بحران کے یا بسبب شگافتہ ہونے قروح کے
اطراف مجاری بول کے پیدا ہوتی ہے — رقت اور غلظ دونون جبکہ افراط ہون اسواسطے عدم نضج پر دلالت کرتے ہین
کہ نضج کو اعتدال قوام مانع ہوتا ہے — غلیظ کا نضج یہ ہے کہ اوسکا بخار رقت ہو جائے — اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ پختہ ہوکر
اندکے غلیظ ہو جائے — بول غلیظ جیسا ہم اوپر کہہ چکے کبھی صاف اور شفاف ہوتا ہے اور کبھی غلیظ مین کدورت ہوتی ہے
فرق درمیان غلیظ شفاف اور رقیق کے یہ ہے کہ غلیظ شفاف جسوقت ہلایا جائے حرکت دینے سے تاکہ اوس مین لہرین پیدا
ہون اور اسکے اجزا جنبش مین لہرین پیدا ہوتی ہین چھوٹی چھوٹی نہ کہ اوس مین بڑی بڑی لہرین پیدا ہونگی اور حرکت اوسکی بطی ہوگی
— اور جب بول غلیظ شفاف مین کف بہت سا پیدا ہوگا اور دیر مین بیٹھے گا اس بول کو وہ بلغم پیدا کرتا ہے جسمین ہضم

ہوا ہو۔ یا صفرا سے یعنی اگر اوسکا رنگ مائل بزردی ہو۔ اور اگر بول مین کوئی رنگ نہو تحلیل پانے بلغم زجاجی پر دلالت کریگا۔
اور یہ بات اکثر مصروع کے بول مین پیدا ہوتی ہے۔ جو بول رقیق کہ اوسمین رنگ بکثرت ہو جاننا چاہیے کہ اوسکا رنگ بوجہ نضج
کے نہین ہے اسلیے کہ اگر نضج اوسمین ہوتا قوام مین بھی کسیقدر ظاہر ہوتا یعنی فعل نضج کا پہلے قوام کو درست کرتا لیکن
یہ رنگ مثلاً بجہت ملنے مرۂ صفرا کے بول مین ہوا ہے اسواسطے کہ اول فعل انضاج کا یہی ہے کہ قوام درست ہو بعد اوسکے
رنگ بدلے اسی وجہ سے اگر بول رقیق زرد رنگ تمام مدت مرض مین خارج ہوا کرے سرسام پر دلالت کریگا اور فتور
قوت ہاضمہ پر۔ جسوقت بول رقیق ایسا نظر آئے کہ اوسکے اجزا مین سرخی اور زردی کا اختلاف ہو یقین کرنا چاہیے کہ صاحب
بول کو کسیطرح کا تعب جس سے التہاب حرارت ہوتا ہے عارض ہوا ہے۔ اور اگر بول رقیق مین کچھ اشیا مثل سبوس کے
نظر آئین اور مثانہ مین کوئی مرض نہو کیفیت بجہت احتراق بلغم کے ہوگی۔ بول غلیظ امراض حادہ مین بہرحال کثرت اخلاط پر
دلالت کرتا ہے اور اکثر ذوبان پر بھی دلیل ہوتا ہے۔ اور ذوبانی بول وہ ہے کہ اگر تھوڑی دیر تک رہنے دین منجمد اور غلیظ
ہو جائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بول کی کدورت بوجہ اجزاے ارضی کے جسمین ریح بھی شامل ہو کر اجزاے مائی سے مختلط ہو پیدا
ہوتی ہے۔ جسوقت یہ تینون چیزین مجتمع ہون کدورت حاصل ہوتی ہے۔ اور جب ان تینون مین سے ایک دوسرے سے جدا
ہو جائے صفائی حاصل ہوتی ہے۔ بعد اوسکے یہ بھی ضرور ہے کہ بول کے تین حالون مین نظر کیجائے ۱۔ پہلی حالت یہ ہے
کہ بروقت خروج کے بول رقیق ہو اور بعد اوسکے غلیظ ہو جائے۔ ایسے بول کو دلالت اس بات پر ہوتی ہے کہ طبیعت
کوشش کر رہی ہے اور انضاج مین مصروف ہے لیکن مادہ نے ابھی ہرطرح کی اطاعت نہین کی کسیقدر قبول اثر ہوا ہے
۔ اور کبھی ایسا بول ذوبان اعضا پر دلالت کرتا ہے جب اسکے علامات موجود ہون ۲۔ دوسری حالت یہ ہے کہ بول بروقت
خروج کے غلیظ ہو اور بعد اوسکے صاف ہو جائے اور حصۂ غلیظ بول سے بذریعہ رسوب اور تہ نشین ہونے کے متمیز ہو جائے
یہ بول دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو مقہور کر دیا ہے اور خوب نضج دیا ہے۔ اور جسقدر اسکی صفائی بڑھتی جائے
اور رسوب زیادہ ہون اور جلد پیدا ہون نضج پر زیادہ تر دلیل ہوگا ۳۔ تیسری حالت متوسط ہے درمیان اول اور دوم کے
یعنی بروقت خروج بول کے قوام اوسکا نہ غلیظ ہو اور نہ رقیق اگر یہ حالت ہمیشہ رہے اور طبیعت مین قوت بحال خود ثابت ہو
گمان ہوگا کہ نضج تام کو پہونچ جائیگا۔ اور اگر قوت بحال خود ثابت نہو خوف اس بات کا ہوگا کہ نضج سے پہلے مریض ہلاک
ہو جائیگا۔ اور اگر اس طرح کا بول حالت متوسطہ پر زیادہ دراز تک رہے اور کسیطرح کی علامت خوف دہندہ از قسم ضعف
قوت وغیرہ پیدا نہو منذر بصداع ہوگا اسلیے کہ یہ بول فوران مادہ اور ریاح بخاری پر دلالت کرتا ہے۔ جو بول پہلے رقیق ہو کر
غلیظ ہو جائے جیسے حالت اول مین بیان ہوا اور یہی کیفیت اوسکی مستمر رہے بہتر ہے بہ نسبت اوس بول کے جو غلیظ قوام پر
اکثر اوقات خارج ہوا کرے اور اوسکی غلاظت مین کمی و بیشی نہو۔ اکثر اوقات بول غلیظ اور مکدر ہو جاتا ہے بوجہ سقوط قوت کے
نہ بوجہ دفع طبیعت کے۔ جو بول مائی خارج ہوتا ہے اور مائیت پر باقی رہے البتہ عدم نضج پر دلیل ہے۔ بہت عمدہ بول
غلیظ وہ ہے جسکا نکلنا آسانی ہو اور اوسکے اجزا نکلنے کے ساتھ ہی جدا ہو کر بیٹھ جائین یہی بول نافع کو دور کرتا ہے اور نیز
امراض بلغمی کو۔ جو بول کہ غلیظ دفع ہوتا ہو اور بعد اسکے اوس مین رقت بتدریج شروع ہو اور کثرت سے برآمد ہوا کرے

یہ علامت محمود ہے — اور بیشتر بول غلیظ اکثر کثیر کا بعد بول غلیظ قلیل کے خارج ہونا دلیل خیریت کی ہوتا ہے — اور یہ بات اوس وقت ہوتی ہے کہ جس وقت
بول غلیظ کہ جو تھوڑا تھوڑا آتا تھا دفعتہً بکثرت برامد ہوا اور بسبب لطافت دفع ہو جو مادہ باعث بول غلیظ قلیل کا تھا وہ منضج اور شگافتہ ہو جاوے اس
بول سے اکثر مرض دفع ہو جاتا ہے وہ مرض خواہ حمیات حادہ مین سے ہو یا امراض امتلائی یا محض امتلا ہو کہ ابھی اس سے مرض نہین پیدا
ہوا ہے — اور یہ قسم بول کی نادر الوقوع ہے — جو بول لون طبعی پر ہو یعنی اترجی جس وقت اوسمین غلظ کی افراط ہو جاوے گاہ بیگاہ بخوبی پریشان کرتی
صداع و کثیرہ پر دلالت کرتا ہے اور اس دلالت کی صحت آسانی دفع ہونا بول کا کرتا ہے — اور کبھی ایسا بول تحت مرض پر دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ اسکو
دلالت کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتی ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ بدشواری خارج ہو اور مقدار مین کم ہو — بول غلیظ کی قسم جید جس سے بحران امراض
طحال اور حمیات مختلطہ کا ہوتا ہے اوسمین استواے اجزا کی توقع نہین ہے اسلیے کہ طبیعت دفع مین عمل کرتی ہے اور رطوبات مستوی اور غیر مستوی
دونون کو دفع کر دیتی ہے — بول منتشر یعنی جسکے اجزا بوجہ کثرت جوش کے پراگندہ ہون بالجملہ کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے اور باانیہمہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے
کہ طبیعت بطرف نضج دینے اخلاط کے مشغول ہے — وہ بول غلیظ جسکا ثفل زیتی ہو حصاۃ گردہ پر دلالت کرتا ہے جب بول غلیظ سے دلالت انفجار
اورام پر ہو اوس پر استدلال بذریعہ اوس چیز کے ہوتا ہے جو اوسمین ملکر برآمد ہو — اور اوس چیز سے ہوتا ہے جو اوس بول سے پہلے پیدا ہوئی ہو
ملی ہوئی چیز سے استدلال جیسے مدہ کہ اوسپر لوہی ہو دلالت کرتی ہے یا چھیچھڑے جو بول مین مثل سفید یا سرخ تیرون کے یا مثل بھوسی وغیرہ کے
دفع ہوتے ہین کہ شبیہ استدلال ورم کے ٹوٹنے پر بعد بول کے ہو سکتا ہے — اور بول سے پہلے جس علامت سے استدلال ہو سکتا ہے وہ
یہ ہے کہ مثلاً قبل از بول علامت ورم یا ذات جنب یا مثانہ یا گردہ کی خواہ جگر یا اطراف صدر کے قریب کی موجود ہو یہ دلیل ہوگی ورم کے شگافتہ ہونے پر
— پھر اگر اس بول سے پہلے بول غسالی شبیہ غسالہ گوشت تازہ کے برامد ہوا ہو مرض محدب کبد مین ہوگا — یا بول غسالی سے پہلے ہوا ہو ورم
یا قرحہ مقعر کبد مین ہوگا — اور اگر بول سے پہلے ضیق نفس اور سرفہ خشک اور وجع ناخص اعضاے سینہ مین پیدا ہو ورم ذات الجنب شگافتہ
ہوکر از راہ شریان عظیم کے مادہ مرض کا دفع ہوا ہے — اور اگر اس بول مین مدہ نضج یافتہ برامد ہو بہتر ہوگا — اکثر صحیح آدمی آرام طلب جسنے
ریاضت ترک کی ہو ایسا بول جو مشابہ مدہ اور صدید کے ہو دفع کرتا ہے کہ اس ذریعہ سے اپنے بدن کا تنقیہ پورا کر لیتا ہے اور جو ثقل اور
سستی اوسکے بدن مین بوجہ ترک ریاضت کے پیدا ہوتی ہے بعد اس بول کے دفع ہو جاتی ہے — ایضاً جس وقت جگر خواہ وہ اعضا جو
متصل جگر کے ہین اون مین سدے پڑ جاوین بیشتر بول غلیظ تابع کھلجانے اون سدون کے ہوتا ہے اور مادہ اون سدون کا براہ بول
دفع ہوتا ہے — اور یہ غلاظت بمثل غلظت ریم کے نہین ہوتی — اور جو غلاظت بول کی بوجہ شگافتہ ہونے ورم کے ہوتی ہے وہ مثل ریم
کے ہوتی ہے — اگر بول غلیظ مائل بسیاہی ہو اور اوسکے ساتھ درد بھی بائین طرف ہو مرض طحال مین ہے علی ہذا القیاس اگر درد ناف
کے اوپر یا بالاے شکم ہو مرض معدے مین ہے — اور اکثر یہ بات امراض سدہ جگر اور مجاری بول سے پیدا ہوتی ہے — بول گندہ اکثر
سستی طاقت پر دلالت کرتا ہے اور جس وقت قوت ساقط ہو برودت غالب ہو جاتی ہے اوس وقت بول مثل اوس کے نکلتا ہے —
بول گندہ جسکا رنگ شبیہ شراب روی اور خضاب کے ہو یا چنے کے پانی کا سا رنگ ہو زنان حاملہ کا ہوتا ہے — یا اون لوگون کا جنکے
اعضا مین اورام گرم مزمن ہون — وہ بول جو مشابہ بول خچر کے ہو یا مشابہ بول گدھے کے ہو اور اوسکی یہ صورت ہو کہ گویا بچولا ہوا (متموج) ثفل ہے
بصورت شدت جوش کہ باعث اسکے ایسا بول فساد اخلاط بدن پر دلالت کرتا ہے — اور اکثر اسکی دلالت صداع پر ہوتی ہے کہ اوسمین یہ سمجھا جاتا ہے کہ
حرارت نے اسکے ریح غلیظ کو برانگیختہ کر دیا ہے — اسیطرح کبھی یہ بول اوپر صداع کے جو آیندہ آنے والا ہے یا صداع موجود پر

دلالت کرتا ہے اور کبھی ایسا بول اگر ہمیشہ رہے بیشتر مرض سل پر دلالت کرتا ہے جو بول کہ اوسکا رنگ مشابہ رنگ کسی عضو بدن کے ہو ہمیشہ آتا
اسلیئے بول کا دلیل ہے کہ مریض اوسی عضو میں ہے بعض اطباء نے کہا ہے کہ اگر پیشاب بول کے ایک شئے مشابہ ابر یا دخان کے ہو مرض میں
طول ہوگا اور اگر تمام مرض میں بول اسی کیفیت کا ہو موت کی خبر دیتا ہے خام اور مدہ جو بول میں نکلتا ہے اوسمین فرقہ ازرو سے
مدلول کے کیا جاتا ہے کہ وہ مدہ میں ہوتی ہے جو بول مختلف الاجزا ہو جسمین اجزا بڑے اوسمین زیادہ ہون دلالت کریگا کہ فعل طبیعت کا
پورا ہے اور طبیعت تنقیح پر قادر ہے اور مسامات خوب کھلے ہوئے ہین جس بول مین قوام سے نیلا پن اور بعض اوسکا بعض سے بلا ہوا
جاننا چاہیئے کہ وہ بول بعد جماع کے خارج ہوا ہے **فصل چوتھی رائحہ بول کے دلائل کے بیان مین** اطبا کہتے ہین کہ
کبھی کسی مریض کا بول ایسا نہین دیکھا گیا جسکی بو موافق رائحہ بول صحیح آدمی کے ہو ہم کہتے ہین اگر بول مین کسیقدر بو یقیناً نہو بردوت
مزاج اور افراط خامی پر دلالت کرتا ہے اور اکثر امراض حادہ مین موت حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہے اور اگر بول مین بو سے بد
اور اوسکے ساتھ دلائل نضج کے موجود ہون سبب اس بول کا خارش اور زخم آلات بول کے خیال کرنا چاہیئے اور اسپر استدلال
خاص علامتون سے جسکا بیان آیندہ کیا جائیگا کرنا چاہیئے اور اگر نضج نہو یہ بھی سبب ہوسکتا ہے کہ جرب اور قروح وغیرہ موجود
ہون اور یہ بھی جایز ہے کہ بسبب عفونت کے پیدا ہوا ہے اگر ایسا بول حمیات حادہ مین ہو اور سبب آفت اعضا کے بول نہو کیلی
رداوت پر ہے اگر بول مین بو سے ترش آسکے دلالت کریگا کہ عفونت اخلاط باردہ مین ہے مثل بلغم اور سودا کے اور اون پر حرارت
غریبہ مستولی اور غالب ہوی ہے لیکن اگر مرض حاد ہو بو سے ترش بول کی موت پر دلیل ہے اسلیئے کہ یہ بو اس وقت دلالت کرتی ہے
حرارت غریزی کی موت پر اور استیلا سے برودت طبیعت پر باوجود حرارت غریبہ کے بو سے بول جو مائل بحلاوت ہو غلبہ خون پر دلالت
کرتی ہے اور جس بول مین بو سے بد زیادہ ہو غلبہ صفرا پر دلیل ہے اور بو سے بد مائل بترشی غلبہ سودا ہے بول بد بو جسم صحت
صحیح آدمیون کو ہمیشہ آیا کرے اون حمیات پر دلالت کریگا جو عفونت سے پیدا ہوتی ہین یا اوس عفونت کے کم ہونے پر اور
نکلجانے پر دلالت کریگا جو اونکے بدن مین محتبس ہو عفونت کے نکل جانیکی شناخت یہ ہے کہ اوسکے بعد خفت پیدا ہوگی
جس وقت امراض حادہ مین بد بو بول برآمد ہوتے ہوتے زوال اس بو سے بد کا اوس سے ہو جائے اور یہ زوال بتدریج نہو بلکہ
دفعۃً ہو اور بعد زوال کے راحت مریض کو حاصل نہو یہ بول علامت سقوط قوت کی ہوگا **فصل پانچوین اون دلائل
کے بیان مین جو باعتبار زبد کے ماخوذ ہین** زبد کی پیدایش رطوبت اور ادس ریح سے جو پانی کے اندر گھسی
ہوی ہے مثل نفخ کے مع خروج بول کے ہوتی ہے جو ریح خارج بدن سے ہمراہ بول کے ہو اوسکا حجم بول مین کسیقدر
اجابت سے پہنچ ریح ہوتی ہے خصوصاً جس وقت کہ ریح تمام بدن مین غالب ہو جیسے وہ لوگ جنکے بدن مین تمدد ہو بسبب نفاخات کثیرہ
کے ہوتا ہے زبد کی دلالت کبھی بذریعہ لون کے ہوتی ہے جیسے زبد سیاہ یا اشقر یرقان پر دلالت کرتا ہے اور کبھی زبد کی
دلالت بحیثیت چھوٹے اور بڑے ہونے کے ہوتی ہے بڑا ہونا کف کا لزوجت پر دلالت کرتا ہے اور کبھی دلالت بحیثیت ثبات اور کثرت
کے ہوتی ہے کثرت زبد کی لزوجت اور ریح کثیر پر دلالت کرتی ہے یا زبد کے بدیر بیٹھنے یا جلد بیٹھ جانے سے دلالت ہوتی
ہے دیر مین بیٹھنا زبد کا لزوجت پر دلالت کرتا ہے بڑے بڑے ٹکڑے زبد کے جو دیر تک باقی رہین امراض گردہ مین طول
مرض پر دلیل ہوتے ہین اسلیئے کہ انکو دلالت ریاح اور لزوجت پر ہے حاصل یہ ہے کہ غلیظ لزج امراض گردہ مین ردی ہے کہ اخلاط

روی اور بدبو دست پر دلالت کرتا ہے

فصل چھٹی دلائل اقسام رسوب کے بیان مین

پہلے ہم یہ بات کہتے ہین کہ استعمال اطبا لفظ رسوب اور ثفل کا عرف لغت کے مخالف ہے اسلیے کہ وہ استعمال لفظ رسوب اور ثفل کا خاص اوس چیز پر نہین کرتے جو بیٹھ جاسکے اور تہ نشین ہو بلکہ جس چیز کا قوام غلیظ ہو اور مائیت سے متمیز ہو جاسے اگرچہ بیچ مین ٹھہرے یا پانی کے اوپر آجاسے اوسکو رسوب اور ثفل کہتے ہین بعد اسکے ہم کہتے ہین کہ رسوب کے ذریعہ سے استدلال کئی طور پر ہوتا ہے جوہر رسوب سے اور اوسکی مقدار اور کیفیت اور وضع اجزا اور اوسکے ٹھہرنے کی جگہ اور زمانہ اوسکے خروج کا اور کیفیت اوسکے آمیزش کی اجزا سے بول مین جوہر رسوب سے دلالت اس طرح ہوتی ہے کہ رسوب طبعی ہو اور محمود یعنی بہتر ہضم اور نضج طبعی پر دلالت کرے یہ رسوب وہی ہے جو سفید رنگ تہ نشین اجزا مین اتصال اور اجزا یکسان اور برابر رکھتا ہے — اور یہ بھی ضرور ہے کہ ہر ایک جزو کی شکل مستدیر یعنی گول اور املس یعنی چکنی اور برابر بلطیف مشابہ رسوب گلاب کے ہو — بنسبت دلالت کرنے رسوب کے نضج مادہ پر تمام بدن مین مثل نسبت اوس مادہ کے ہے جو سفید اور چکنا تشابہ القوام ہو نضج ورم پر لیکن مدہ کثیف ہوتا ہے اور رسوب لطیف — رسوب اور ثفل دلیل جید ہے اگرچہ رنگ اور استوا سے قوام نہو — استوا سے قوام نزدیک مقدار سے اطبا کے نضج پر زیادہ دلالت کرتا ہے بنسبت بیاض کے اسلیے کہ مستوی القوام جو اسقدر سفید نہو اگر احمر ناری ہو خوب بہتر ہے اوس ابیض سے جسمین خشونت اور ناہمواری ہو — اکثر رسوب بہ رنگ بول ہوتا ہے اور بہت عمدہ رسوب کہ ابیض نہو رسوب سے بہتر رسوب احمر ہے اور اسکے بعد رسوب زرد اور اسکے بعد رسوب نارنجی — اور بد رسوب کی ابتدا حدسی سی ہوتی ہے — اور لوگ جو کہتے ہین اوسکی طرف التفات نکرنا چاہیے اسلیے کہ بیاض کبھی عدم نضج سے ہوتا ہے اور استوا بدون نضج کے نہین ہوتا — اور بعض قسم کا بیاض بوجہ زیادتی آمیزش ریح کے رسوب مین ہوتا ہے — رسوب ردی جو قابل مذمت کے ہے اوسکا متفرق اور پراگندہ ہونا بہتر ہے استوا اور یکجا ہونے سے — رسوب ردی کی شناخت کچھ عنقریب بیان ہوتی ہے — رسوب جید کہ جسمین ہم اسوقت کلام کر رہے ہین کبھی مدہ رقیق اور خام رقیق سے مشتبہ ہوتا ہے لیکن مدہ مین اور رسوب مین بدبو کا فرق ہے یعنی مدہ مین بو سے بدبو آتی ہے اور خام مین اور رسوب مین استواری اجزا کا فرق ہے یعنی خام کے اجزا استوا اور یکجا ہوتے ہین — اور رسوب ان دونون کے مخالف لطافت اور خشونت مین ہوتا ہے — اور یہ رسوب جسکا ذکر ہوا ہے خاص امراض مین اسکا پیدا ہونا مطلوب ہے — حالت صحت مین اسکی خواہش نہین ہے اسلیے کہ بعض اسیے اور غیرون مین احتباس مواد ردی کو بخوبی پہچانتا ہے اور اوس مین شک نہین کرتا — اگر مواد مین نضج ہو تو وہ دلالت کرے گا — اور صحیح کو ہمیشہ یہ ضرور نہین ہے کہ جو فضلہ اوسکے بدن سے خارج ہوتی ہے پہچانا کرے بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ رسوب اگر صحیح مین پیدا ہو اسکے فضول پر دلالت کرتا ہے جو غذا سے بغیر منہضم ہو کے جدا ہوتے ہین — اور اسکے بعد ایک ایسی چیز زیادہ ہو کہ تہ نشین بول مین ہوتی ہے نضج یافتہ ہو یا غیر نضیج ہو — لاغر اندام کے بول مین بحالت صحت ثفل رسوب کم ہوتا ہے خصوصاً وہ لوگ جنکو ریاضت کی عادت ہے — اور جو ارباب پیشہ ایسے ہین کہ اونکو اپنی صناعت مین تعب زیادہ ہوتا ہے — یہ رسوب بکثرت بول مین ایسے فربہ آدمیون کے ہوتا ہے جو آسودہ حال اور بے فکر و اندیشہ ہون — اسی طرح واجب نہین ہے کہ لاغر آدمیون کے بول مین بحالت مرض ایسے رسوب کی اسقدر کمی ہو جتنی فربہ اندام کے بول مین ہو سکتی ہے اسلیے کہ لاغر اندام کے امراض اکثر دفع ہو جاتے ہین اور کسیقدر رسوب اونکے بول مین پیدا نہین ہوتا — اور

اکثر اگر پیدا بھی ہوتا ہے تو نشین نہین ہوتا یا کہ تھوڑا سا رسوب انکے بول مین یا سطح بالائے بول پر ہوتا ہے یا معلق بیچ مین رہتا ہے — یہ بات
کچھ ضرور نہین ہے کہ اوسی بول خارج ہو ہر روز اور فوراً رسوب پیدا ہو البتہ جس بول کا نضج بخوبی ہو چکا ہو اوسمین رسوب کا فوراً پیدا ہونا
ضرور ہے بلکہ واسطے امتیاز اور معرفت رسوب کے واجب ہے کہ بعد خروج بول کے تھوڑی دیر صبر کرین اور پھر ملاحظہ کرین — رسوب
غیر طبعی کی کئے قسمین ہین — خراطی — نخالی — کرسنی — وشیشی — شبیہ زرنیخ سرخ — زرد گدرا — لحمی — دسمی — مدّی — مخاطی — شبیہ
پارہ ہائے خمیر جو پانی مین تر کیے گئے ہون — دموی علقی — اسمین سے شعری — رملی — حصوی — اور اوسمین سے رمادی — خراطی —
قشوری — اسمین سے صفائحی جسکے اجزا بڑے بڑے سفید اور سرخ ہون یہ قسم اکثر دلالت کرتی ہے کہ اعضائے قریبہ مجاری بول سے
جدا ہوئی ہے — اور قشری بعض دلالت کرتا ہے کہ مثانہ سے بسبب قروح مثانہ یا جرب مثانہ کے یا بوجہ تاکل اور سڑجانے مثانہ کے برامد ہوا ہے
— اور قشری احمر بھی دلالت کرتے ہین کہ گردہ سے آتے ہین — اور کبھی صفائحی مین ایسے ٹکڑے برامد ہوتے ہین جنکا رنگ تیرہ گون اور
سیاہ ہوتا ہے اور مشابہ فلس ماہی کے ہوتا ہے یہ وہی ہے — جتنے اصناف رسوب غیر طبعی کے آگے مذکور ہوتے ہین سب سے زیادہ
اسکی ندرت ہے اور صفات اعضائے اصلیہ کے چھیلنے پر دلالت کرتی ہے — پہلی دو قسمین یعنی خراطی اور نخالی اکثر مضر نہین ہین
بلکہ مثانہ کو پاک کرتی ہین — بعض اطبا نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص نے ذراریح جو ایک حیوان زہرناک ہے کھالیا اوسکے بول مین
سفید چھلکے برامد ہوئے مشابہ انڈے کے اوس چھلکے کے جو نیچے پوست سخت کے ہوتا ہے یہ چھلکے بسبب تہ پانی مین گھر لے جاتے
تھے کھلجاتے تھے اور رنگ سرخ پیدا کرتے تھے فقط بذریعہ اس بول کے وہ شخص اچھا ہوگیا اور زندہ رہا — خراطی کی ایک قسم
وہ ہے جو عرض مین ان دونون قسمون سے کم ہے اور قوام مین غلیظ زیادہ ہے — اگر سرخ رنگ ہو اوسکا نام کرسنی یعنی رنگ
اوسکا مثل مٹر کے ہوگا اور اگر سرخ نہو اوسکو نخالی کہتے ہین — کرسنی اگر سرخ ہو کبھی اوسمین اجزا جگر کے محترق ہو کر آتے ہین —
اور کبھی خون سوختہ جگر کا اسمین ہوتا ہے — اور کبھی گردہ سے ہوتا ہے لیکن گردہ سے جو آتا ہے اوس مین اتصال بھی زیادہ
ہوتا ہے — اور جو خون جگر سے آتا ہے وہ مشابہ اوس رسوب کے زیادہ ہوتا ہے جو بھی منہ اور تفتیت اور پارہ پارہ ہونے کی
قابلیت زیادہ رکھتا ہے — اور اگر زردی مائل زیادہ ہو گردہ سے ہوگا اسواسطے کہ جگر سے جو آتا ہے اوسمین کسیقدر سیاہی سرخی
کے ساتھ ہوتی ہے — اور کبھی اس رسوب کے ساتھ وہ بھی رسوب ہوتا ہے جسکے اجزا جگر سے آتے ہین — نخالی یعنی جسکی شکل
مثل بھوسی کے ہوتی ہے کبھی جرب مثانہ سے ہوتا ہے اور کبھی اعضا کے ذوبان یعنی گھلنے سے — ان دونون مین فرق یہ ہے
کہ اگر بیچ قضیب مین خارش اور بول مین بو سے بدبو ہو تو وہ رسوب جرب مثانہ اور قروح مثانہ سے ہوگا خصوصاً اگر اس بول سے
پہلے بول مدی ہو چکا ہو علی الخصوص اگر تمام دلائل نضج کے موجود ہون اوس وقت مثانہ کے اوپر کی رگون کا صحیح المزاج
ہونا یقینی ہے اور اون مین کسی طرح کا تغیر یا سوء مزاج واقع نہین ہے بلکہ مرض نفس مثانہ مین ہے لیکن اگر رسوب نخالی
کے ساتھ التہاب اور ضعف قوت اور سلامت اعضا سے بول پائی جاوے اور اوسکا رنگ مائل بہ تیرگی ہو یہ رسوب ذوبان
اعضا سے ہوگا — اور سوئم یعنی وشیشی جسکی صورت مثل ستّو کے ہو اکثر اوسکا رنگ احتراق سے خون کے ہوتا ہے اور
وہ مائل بسرخی ہوتا ہے اور اکثر ذوبان اعضا سے پیدا ہوتا ہے یا اون مین خراش کی وجہ سے اگر مائل بہ سفیدی ہو — اور
کبھی جرب مثانہ سے بھی پیدا ہوتا ہے — ناظر کتاب ہذا وشیشی کی ان دونون قسمون مین جو ذوبان اعضا اور جرب مثانہ سے

حال ان امراض جزئیہ کی بحث انشاءاللہ مین ذکر کرینگے۔ اور جسوقت بول مین رسوب مشابہ کلی علاوہ اسکے کہ پیدا ہو اور مریض بعارضہ طحال مبتلا ہو بعد اس رسوب کے مرض طحال
دفع ہوجائیگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض مثانہ مین اطراف بول کے خون کثیر نہین نکلتا اسواسطے کہ مثانہ کی رگین پتلی ہوتی ہین اور اوسکے جرم مین عصبی ہوتی
اور گوشت تھوڑی ہین کمیت رسوب کے ذریعے سے دلالت رسوب کی یعنی بلحاظ کثرت اور قلت کے اس طرح ہر کہ کثرت رسوب سبب فاعلی کی کثرت پر اور
قلت رسوب سبب فاعلی کی قلت پر دلالت کرتا ہے اور مقدار مین چھوٹا اور بڑا ہونا اوسکی دلالت اوسطرح کی ہے جیسا خزالی مین بیان ہوا کیفیت رسوب
کے لحاظ سے دلالت رسوب کی لیکن بحث لون کے پس سیاہ رسوب دلیل ردی ہے اون اقسام پر جنکا ہمنے ذکر کیا۔ اسلئے رسوب براہ لون کے ردی ہے جو
سیاہ ہو اور مائیت سیاہ نہو سرخ رسوب دمویت پر دلالت کرتا ہے اور تخمہ پر۔ اور زرد رسوب شدت حرارت اور مرض کی خباثت پر۔ اور سفید رسوب اچھا ہے
محمود وہ ہے جسکا بیان اوپر کیا گیا ہے۔ اور غیر محمود یعنی مذموم سے خالی سے مراد سے غروی یعنی بشکل مرابیش اور سبوسی یعنی بشکل کف ہو یہ سب نضج بول کے
مخالف ہین۔ صفیر رسوب کا بھی وہی ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ سیاہ ہو جاتا ہے پس حکم مین رسوب اسود کے داخل ہے۔ اور ایسے رسوب سے طریقہ استدلال کا اوپر
بیان ہوچکا وضع رسوب اوسکے نکینے اور دور رہنے کے ذریعہ سے استدلال ہوتا ہے چکنا اور برابر ہونا اجزاے رسوب محمود کا بہتر ہے اور متفرق
رسوب کا برا ہے اور دور ہونا ریاح اور ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہے مکان رسوب سے استدلال اس طرح ہے کہ اگر رسوب بول کے اوپر ہو اوسکو غمام کہتے
ہین۔ اور اگر بیچ مین ٹھہرا ہو اوسکو معلق کہتے ہین اور اسمین نضج بنسبت غمام کے زیادہ ہوتا ہے معلق رسوب وہی بہتر ہے جسکا نشیلہ ورمیزہ نیچے کی طرف
مائل ہو۔ راسب وہ رسوب ہے جو تہ نشین ہو اور اسمین نضج کامل ہوتا ہے۔ یہ باتین رسوب محمود کی ہین۔ اور رسوب مذموم جتنا ہی سبک ہو بہتر ہے جیسے رسوب
اسود کہ جتنی سیاہی کم ہو اور جتنا ہی اچھا ہے یہ بات حمیات حادہ مین ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر خلط بلغمی ہو یا سوداوی پس غمام بہتر ہے راسب سے اسلیے کہ غمام دلالت
کرتا ہے خلط کے لطیف ہوجانے پر مگر یہ کہ سبب رسوب کا اوپر آنے کا کثرت ریاح ہے اگر کثرت ریاح ہو پس طافی یعنی غمام اسلم ہے اور اسکے بعد معلق اور راسب بدتر
راسب ہے سبب رسوب کے اوپر چڑھنے کا حرارت تصعید کرنے والی یا ریح ہوتی ہے۔ جو رسوب متغیر ہو بحالت غلظت بول کا ہین اوپر چڑھتا ہے خصوصا اگر رسوب
سبک ہو اور بول رقیق ہین نیچے بیٹھ جاتا ہے اگر رسوب ثقیل ہو حسب قوت رسوب طافی یا معلق اول مرض مین ظاہر ہو اور بدستور ہمیشہ ایسا ہی رہے دلالت کریگا
کہ بحران بذریعہ خراج کے ہوگا کہ تخفیف اور ناتوان لوگون کا مرض بقدر رسوب محمود سے جو طافی یا معلق ہو دفع ہوجاتا ہے جیسا ہمنے اوپر ذکر کیا۔ رسوب
طافی یا معلق جو چکنا ہو اگر مشابہ نسیج عنکبوت کے ہو یا متفرق ہو یا اوسکا اجتماع مثل اجتماع ذرات ہباء کے ہو ردی ہے اور ذراابیہ ایکقسم کی روئی ہے خواہ
مٹھائی جیسے جلیبی وغیرہ کی ہوتی ہے سودا خار ہے۔ اور اکثر ظلمہ تقلیل طافی غیر بدکا ہوتا ہے کہ وہ مثل خوف ہے لیکن یہ بات ابتدا سے نضج مین
ہوتی ہے بعد اوسکے رفتہ رفتہ جودت اور خوبی بڑھتی جاتی ہے پھر معلق ہو جاتا ہے اور اوسکے بعد راسب ہوتا ہے یہ بات رسوب کی دلالت ردی ہونے پر
نہین کرتی ہے لیکن اگر اوسکے بعد رسوب ردی پیدا ہونے لگین پس جو خوف ابتدا سے مرض مین پیدا ہوا ہے اوسکا ظہور واجب ہے **زمانہ رسوب**
زمانہ کے لحاظ سے استدلال رسوب کا اس طرح کیا جاتا ہے کہ اگر بول ہونے کے ساتھ ہی رسوب فوراً پیدا ہوجاے علامت جید ہے نضج زائد کی۔ اور
اگر رسوب کے پیدا ہونے مین دیر ہو یا نہ پیدا ہو دلیل عدم نضج پر ہوگی اور جتنی تاخیر رسوب کے پیدا ہونے مین کم و بیش ہوگی نضج مین بھی اوسیقدر
تاخیر سمجھنا چاہیے **ہیات آمیزش رسوب کی اجزاے بول مین** جیسا ہمنے بول دموی اور بول دسمی یعنی چربی مین
ذکر کیا ہے وہی سمجھنا چاہیے

فصل ساتوین دلالت قلت و کثرت بول کے بیان مین

بول قلیل المقدار ضعف قوت پر دلالت کرتا ہے اور جو بول مقدار مشروب سے کم برآمد ہو وہ دلالت کرتا ہے کہ تحلل مشروب کا ہوگیا
یا اسہال شکم ہوگا یا استسقا کی استعداد بدن مین زیادہ ہے۔ بول کثیر المقدار کبھی ذوبان اور کبھی استفراغ براز فضول کے جو بدن مین

کہ گھل رہے ہیں دلالت کرتا ہے۔ اور فرق صحیح ان دونوں میں نظر بحال قوت کیا جاتا ہے کہ ذوبان میں قوت ضعیف ہوتی ہے اور استفراغی میں ضعیف نہیں ہوتی۔ جس بول کا رنگ خراب ہو اور شر پر دلالت کرے جسقدر زیادہ ہو اسلم ہوگا۔ اور اگر زرک کہ ہوا اور کم ہو شر کثیر پر دلالت کریگا جیسے بول سیاہ اور غلیظ۔ جس بول کا حال قلت اور کثرت میں مختلف ہو کبھی بہت سا اور کبھی تھوڑا اور کبھی بند ہو جائے دلیل مجاہدہ طبیعت پر ہے ایسی کوشش کے ساتھ جس سے طبیعت کو تعب حاصل ہوتا ہے اور یہ کیفیت ردی ہے۔ بول کثیر امراض حادہ میں اگر اوسکے بعد راحت مریض کو نہ پہونچے دق یا تشنج التہابی کے پیدا ہونے پر دلیل ہوتا ہے اور یہی حال عرق کثیر کا حمیات حادہ میں ہے۔ اگر بول قطرہ قطرہ حمیات حادہ میں بے ارادہ نکلے آفت دماغی پر دلیل ہوتا ہے جو عصب اور عضل دماغ تک پہنچ گئی ہے۔ پھر اگر تپ میں بروقت ایسے بول کے سکون ہو اور دلائل سلامت موجود ہوں رعاف کی خبر دیگا ورنہ اختلاط عقل اور فساد پر دلیل ہوگا۔ صحیح آدمی کا بول اگر رقیق اور کم ہوجاسے اور اسی طرح ہمیشہ آیا کرے اور گرانی اور درد تہیگاہ میں محسوس ہو اطراف گردہ کے ورم سخت پر دلالت کریگا۔ مرض قولنج میں اگر بول بکثرت برامد ہو آمد صحت کی بشارت دیتا ہے خصوصاً اگر سفید ہو اور باسانی برامد ہو

فصل آٹھوین بول صحیح المزاج نضیج اور فاضل کے بیان مین یہ بول وہی ہے جسکا قوام معتدل ہو رنگ لطیف مائل باترجی رسوب محمود کہ اوسمین موجب بیان بالا کے سفیدی اور ملاست اور استوار اور استدارت شکل ہو برابر اوسکی معتدل نہ تند اور بدبو اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو نہ ہو۔ ایسا بول جسوقت کسی ایسے مرض مین دفعتہً برامد ہو جسکی مدت زیادہ ہے جدائی مرض اور حصول صحت پر اوسکے دوسرے دن دلیل ہوگا

فصل نوین بول اسنان کے بیان مین لڑکون کا بول رنگ مین مائل دودھ کے رنگ کی طرف ہوتا ہے کہ انکی غذا یہی ہے اور مزاج مین اونکے رطوبت زیادہ ہے اور مائل بسفیدی ہوتا ہے۔ اور صبیان کا بول غلیظ اور شیخین زیادہ بول شبان سے ہوتا ہے اور پراگندگی اجزا اسمین زیادہ ہوتی ہے جیسا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین۔ بول شبان کا مائل بطرف ناریت اور اعتدال قوام کے ہوتا ہے۔ بول کہول کا مائل طرف بیاض اور رقت کے ہوتا ہے اور اکثر غلیظ ہوتا ہے بقدر اندازہ اوس فضول کے جنکا انحراف اونکے بدن سے بکثرت ہوتا ہے۔ بول مشایخ مین بیاض اور رقت بہ نسبت کہول کے زیادہ ہوتی ہے کبھی شاذ و نادر انکا بول غلیظ بھی ہوجاتا ہے جب غلاظت انکے بول مین شدید ہو سنگ گردہ کی پیدایش کی امید ہوتی ہے

فصل دسوین بول مرد اور عورتون کے بیان مین عورتون کا بول ہر حال مین غلیظ شدید البیاض اور رونق مین کم بول سے مردون کے ہوتا ہے اور یہ بات بسبب کثرت فضول کے ہوتی ہے جو اون مین پیدا ہوتے ہین اور اس سبب سے کہ ضعف اونکے ہضم مین زیادہ ہوتا اور مسامات اونکے وسیع ہوتے ہین اسلیے کہ جو فضول کو دفع کرتے ہین اونکی گنجایش بخوبی مسامات مین ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ اونکے آلات بول کی طرف اونکے ارحام سے بہت سے رطوبات منتقل ہو کر آتے ہین۔ بول مرد کا اگر ہلایا جاے مائل بہ کدورت اور کی طرف ہوجاتا ہے۔ اور اکثر مرد کے بول مین کدورت ہوتی ہے۔ اور بول عورتون کا ہلانے سے گدلا نہین ہوتا اسلیے کہ اسکے اجزا مین تمیز نہین ہوتی۔ اور اکثر عورت کے بول کے اوپر ایک ٹکڑا زہری گول ہوتی ہے۔ اور اگر کسیقدر کدورت عورات کے بول مین آتی ہے تو بہت کم ہوتی ہے۔ بول مرد کا بعد جماع کے اوس مین لکین ڈورون کی شکل کی ایسی ہوتی ہین جیسے ایک ڈورا دوہرا مین تنا ہوا ہے۔ بول حاملہ عورتون کے صاف ہوتے ہین اور اوسکے اوپر ابر تنک مثل دھوئین کے ہوتا ہے۔ اکثر شیشہ انکا بول مثل نخود اسکا ہوتا ہے یا مثل ہو عرش اسپ یا چیرہ گوسفند وغیرہ کے زرد رنگ جسمین رقت ہو اور اوسکے اوپر ابر سا ہوتا ہے

اور کیساہی ہو وسط مین بول کے ایک شے مثل روئی کے گالے کے ہوتی ہے — اور اکثر ایک چیز مثل دانہ کے بروقت ہلانے کے چبہتی اور ترقی سے ہے اور اگر کبودی زیادہ ظاہر ہو پس وہ اول حمل ہے اور اگر سرخی ظاہر ہو تو وہ آخر حمل ہے خصوصاً جبکہ بوقت ہلانے کے تکدر ہوجاوے — بول مستسقی کا اکثر احوال مین سیاہ مثل روشنائی اور سیاہی دیگ کے ہوتا ہے

فصل گیارہوین بول حیوانات کے بیان مین

اکثر طبیب کو حیوانات کے بول کی شناخت بھی مفید ہوتی ہے جب کوئی شخص براہ امتحان اور دھوکا دینے کے انسان کے بول کی جگہ حیوان کا بول دکھاوے تاکہ اوس وقت طبیب کو دشواری ہوتی ہے — کہتے ہین کہ بول گدھے کا قارورہ مین مثل گھلی ہوئی چکناتی کے ہوتا ہے کدورت لیے ہوئی اور غلاظت جو قارورہ سے ہم پہونچتی ہے — اور خچر کا بول بھی چکناتی مین مثل بول خر کے ہوتا ہے مگر اوس سے صاف زیادہ ہے — اور ایسا اظہر ہوتا ہے کہ نصف قارورہ اوپر کا صاف ہے اور نصف نیچے کا کدورت ناک — اور بول غنم یعنی گوسفند کا سفید ہوتا ہے اور زردی مین آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہے مگر اوسمین قوام درست نہین ہوتا اور ثفل اوسکا مثل تیل کے ہوتا ہے یا مثل تیل کے ثفل کے ہوتا ہے — اور جسقدر غذا اوسکی اچھی ہو بول مین صفائی زیادہ ہوتی ہے — اور بول ہرن کا مشابہ بول گوسفند کے ہوتا ہے مگر قوام او ثفل نہین ہوتا — اور کسیقدر بول غنم سے صفائی مین زیادہ ہوتا ہے — گھوڑے کا پیشاب آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہے

فصل بارہوین ایسی چیزون کے بیان مین جو مشابہ بول کے ہوتی ہین

سکنجبین اور کل چیزین مثل ماء العسل اور ماء انجیر اور آب زعفران وغیرہ کے — ان سب کا یہ قاعدہ ہے کہ جسقدر ترسیب کیجائین صاف معلوم ہونگی — اور بول انکے برخلاف جسقدر ترسیب دیکھی جائین غلیظ معلوم ہوگا — ماء العسل کا کف زرد ہوتا ہے اور آب انجیر کا ثفل کنارے بیٹھتا ہے اور بیچ مین نہین ہوتا ہے اور نہ درستی اور ہمواری پیدا ہوتی ہے اور نہ اوس مین حرکت ہوتی ہے — پس اسقدر بیان احوال بول کا شاید کافی ہو اور کتب جزئیہ مین زیادہ تفصیل حالات بول کی عنقریب بیان ہوگی انشاء اللہ تعالے

فصل تیرہوین دلائل براز کے بیان مین

براز کی مقدار سے کبھی استدلال اس طرح کرتے ہین کہ جو چیز کہائی گئی ہے اوسکی مقدار سے جتنا فضلہ براز کا دفع ہونا چاہیے اوس سے کم ہے یا زیادہ یا برابر ہے یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ زیادتی براز کی بسبب کثرت جمع اخلاط کے ہوتی ہے اور قلت براز کی بوجہ قلت اخلاط کے یا بسبب احتباس بقدر کثیر براز کے اعور اور قولون یا لفائف مین یعنی اون باریک مجاری مین جو باب تشریح مین مذکور ہوچکے ہین اور یہ احتباس مقدمہ قولنج ہے کہ ضعف قوت دافعہ پر دلالت کرتا ہے — اور کبھی استدلال قوام براز سے کیا جاتا ہے — رطوبت قوام کی یا تمدد پر دلالت کرتی یا سوء ہضم پر — اور کبھی ضعف جداول یعنی وہ رگین جو چھوٹی آنتون مین لپٹکر اونکی رطوبت کو جذب کرتی ہین بوقت ضعف کے یہ جداول رطوبت کو نہین چوستی ہین — کبھی نزلات سر سے ٹپکتے ہین اس سے براز مین رطوبت پیدا ہوتی ہے — کبھی کہانے سے ایسی چیزون کے جو براز مین تری پیدا کرے — براز تر کی اکثر رطوبت کبھی خود بالن اعضاے اصلی پر دلالت کرتی ہے اگرچہ بو بے بدبو — اور کبھی کثرت اخلاط ردی جنسین لزوجت ہو دلیل ہوتی ہے اور اس صورت مین زیادہ بو نہین ہوتی — اور کبھی لزج غذاؤن کے کہانے سے جنکی مقدار قلیل ہو اور مزاج مین حرارت قوی ہو کہ اس حرارت سے ہضم جید نہ ہوسکے ہو اور لزوجت پیدا ہوتی ہے — جو براز کہ بہت لزج ہو جوش اور شدت حرارت پر دلالت کرتا ہے یا ریاح کثیرہ کی آمیزش پر — خشک براز تعب اور تحلیل پر دلیل ہوتا ہے یا کثرت ادرار بول پر یا ایک حرارت ناری پر جو مزاج مین پیدا ہو یا خشک غذاؤن کے کہانے پر یا زیادہ دیر تک امعا مین ٹھہرے رہنے پر جیسا اپنے مقام پر اسکا بیان کتاب چہارم مین کیا جائے گا — اگر براز خشک اور سخت کے ساتھ رطوبت بھی ہو دلالت کرے گا کہ خشکی اوسکی بسبب طول زمانہ احتباس کے ہے ایسی حالت مین ماء مانع خروج براز نہین — اور صفراء جسکی لذع سے براز بہت جلد دفع ہوتا ہے نہین ہے — اگر طول احتباس بھی نہو اور نہ علامات رطوبت کے امعا مین پائے جائین سبب ایسے براز خشک کا گویا کسی فضلہ کا جو صدیدی ہو اور لذع اوس مین زیادہ ہو جانب کبد سے جو امعا متصل ہین تصور کیا جائے گا اور اوسکے خروج مین مہلت اور دیر ہوگی بسبب لذع اس فضلہ کے مگر اتنی وجہ بین یہ براز خشک ہوسکتا ہے

علامات کبھی استدلال لون براز سے کیا جاتا ہے سو لون طبعی براز کا ناری ہے جسکی ناریت خفیف ہو اگر اس رنگ میں شدت ہو کثرت مرار پر دلالت
کرے گا اور اگر ناریت میں نقصان ہو تو ہضم خامی اور عدم نضج پر دلالت ہوگی۔ اور اگر سفید ہو تو شدت سفیدی کے سبب سدہ کے ہوتی ہے جو سبب ہے
مرارہ میں پڑے اوس وقت یرقان پر دلالت کرتا ہے۔ اور اگر سفیدی کے ہمراہ تیح ہو کر اوس میں بدبو کی آئے یہ پیاس دلالت دبایہ کے
تشنگا نشہ ہونے پر کرے گا۔ اکثر اوقات صحیح آدمی آسودہ حال جو تارک ریاضت کا ہو صد پایہ براز دفع کرتا ہے اسکے ذریعہ سے اوسکے
بدن کا تنقیہ اور اچھی طرح کا استفراغ ہو جاتا ہے اور اوسکے بدن کا ثقل اور سستی جو بسبب ترک ریاضت کے ہے زائل ہو جاتی ہے
جیسا ہم بحث بول میں بیان کر چکے ہیں۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بافراط ناری ہونا براز کا اکثر اوقات منتہاے مرض میں نضج پر
دلالت کرتا ہے اور اکثر نیلون حالی پر۔ سیاہ براز کی دلالت مثل سیاہ بول کے ہے کہ احتراق شدید یا نضج مرض سوداوی یا استعمال
کسی سیاہ رنگ کی چیز پر یا پینے پر ایسی شراب کے جو استفراغ سودا کا کرے دلالت کرتا ہے۔ اور پہلی دلالت اسکی جو احتراق شدید ہے
بہت ردی ہے۔ اور جو براز سوداے خالص سے پیدا ہو فقط اوسکے لون سے استدلال کافی نہیں ہے بلکہ اوسکی ترشی اور بعض ضعف
اور زمین کا جوش کھانا بھی دیکھا جاتا ہے۔ اور سیاہ و صاف ردی ہیں براز میں جو ان پاتے ہیں۔ اس براز کے خواص میں سے یہ ہے کہ
اسمیں چمک ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ محض اخلاط سوداوی کا نکلنا اکثر قاتل ہوتا ہے یعنی ہلاکت پر دلیل ہوتا ہے۔ سیاہ کیموس کا نکلنا
اکثر نافع ہے اسلیے کہ نکلنا سوداے اصلی کا علامت احتراق بدن اور فنا رطوبات پر دلالت کرتا ہے۔ سبز رنگ کا براز لطفاے
یعنی فرو ہو جانے حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہے اور رنگ تیرہ بھی اسی طرح ہے۔ کبھی استدلال ہیات براز سے بھی ہوتا ہے
اس طرح پر کہ بستہ اور سمٹا ہوا ہے یا پھولا ہوا ہے پھولا ہوا مثل گوبر کے ریح پر دلالت کرتا ہے۔ کبھی استدلال وقت براز سے
بھی کیا جاتا ہے پس براز اگر جلد اور وقت عادت سے پیشتر خارج ہو دلیل ردی ہے۔ کثرت مرار یا ضعف قوت ماسکہ پر دلالت
کرتا ہے۔ اور اگر دیر میں خارج ہو ضعف ہاضمہ اور یبوست امعا اور کثرت رطوبت پر دلالت کرتا ہے۔ آواز کا پیدا ہونا ریاح نافخہ پر
دلیل ہے۔ برے برے اور طرح طرح کے رنگ براز کے ردی ہیں اور اسکا ذکر ابواب جزوی میں کیا جائے گا۔ افضل براز کی وہی قسم
ہے کہ بستہ ہو اور اجزا اوسکے ہم رنگ ہوں اور مائیت کا بسبب اسکے ساتھ اختلاط زیادہ ہو ثخن اور قوام اوسکا مثل شہد کے
ہو اور آسانی سے دفع ہو لزوجت اور خراش پیدا نکرے اور رنگ اوسکا مائل بزردی اور بدبو مطلق نہیں اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی
بو نہو اور اوسکے نکلتے وقت آواز ایسی جیسے برتن سے پانی گرتے وقت ہوتی ہے پیدا ہو اور نہ اوسکے ساتھ قراقر ہو اور نہ اوسمیں
زبدیت ہو اور وقت عادت پر برآمد ہو مقدار اوسکی ماکول سے نسبت معتدل رکھے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ
استواے براز ہر طرح کا اچھا نہیں اور نہ ہر طرح کی ملاست اچھی ہے اسلیے کہ یہ دونوں کبھی بسبب نضج کامل کے پیدا ہوسکتے ہیں جبکہ
ہر جزو براز کا ہم رنگ اور متشابہ ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بوجہ احتراق اور ذوبان کے یہ دونوں پیدا ہوسکتے ہیں اوس وقت بدترین
علامات سے خیال کیے جاتے ہیں۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ براز معتدل القوام جو مائل برقت ہو وہی محمود ہوتا ہے
جسکے خروج کے ہمراہ قراقر اور ریاح نہوں اور نہ کرکے تھوڑا تھوڑا نکلے ورنہ جائز ہے کہ اوسکا نکلنا رقیق ہو کر بسبب آمیزش
سدد یا اسکے جو طبیعت پر گران خاطر تھا ہوگا اور وہی سدد پڑا اوسکو امعا میں سختگی سے منع کرتا تھا۔ کبھی اور طرح کی بھی علامات
عرق وغیرہ میں ظاہر ہوتی ہیں مگر ان میں بحث کرنی مباحث جزوی سے مناسبت رکھتی ہے۔ اسی طرح بحث امراض

جزوی شرح قارورہ یا احکام بول و براز وغیرہ کی کیجاے گی — دوسرا فن کتاب اول کا فن طب مین تمام ہوا اور اوس مین اٹھانوے فصلین تھین

فن تیسرا حفظ صحت کا بیان اور اس مین ایک فصل اور پانچ تعلیمین ہین **فصل مفرد سبب صحت اور مرض اور ضرورت موت کے بیان مین** علم طب کا تقسیمت اوّلی دو جزو کی طرف منقسم ہوتا ہے —

جزو نظری — اور جزو عملی — اور دونون قسمین علمی اور نظری ہین یعنی قوت نظری اور علم منطقی دونون سے متعلق ہے لیکن مخصوص باسم نظری وہی قسم ہے جسمین افادہ علم آرا یعنی علم قیاسات کا ہوتا ہے اور احکام کلیہ فقط بیان ہوتے ہین — اور علم کسی عمل کا اوس مین نہین بیان ہوتا ہے جیسے وہ علم طب کا جسمین بیان مزاج — اور اخلاط — اور قوی — اور اقسام امراض — اور اعراض — اور اسباب کا کیا جاتا ہے — اور مخصوص باسم عملی وہ جزو ہے جسمین افادہ علم کیفیت عمل اور تدبیر کا ہوتا ہے جیسے وہ جزو جسمین تعلیم اس بات کی ہوتی ہے کہ حفظ صحت بدن خاص کی ایک خاص حال پر کیونکر کرنی چاہیے اور معالجہ ایک بدن کا جسمین ایسا ایک مرض ہے کس طرح کیا جاوے — یہ گمان کبھی نکرنا چاہیے کہ جزو عملی سے یہی مراد ہے کہ اوسمین مباشرت امر عمل درکار ہو بلکہ مراد جزو عملی سے وہ قسم ہے جسمین تعلیم علم مباشرت اور عمل کی کیجاتی ہے — شاید ہمنے پہلے اوائل کتاب مین سمجھی بیان کیا فن اول اور ثانی مین قسم نظری کلی علم طب کے بیان سے ہم فراغت پاچکے اور اب ہم اپنی فکر کو بطرف باقیماندہ چیزین قسم عملی کی اوسی طب سے بنہج کلی صرف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جزو عملی طب کی دو قسمین ہین — ایک قسم مین علم تدبیر ابدان صحیحہ کا ذکر ہے کہ اونکی حفظ صحت کیونکر کیجاوے اور کیسی تدبیر ہے صحت بحال خود باقی رہتی ہے اور اسکا نام علم حفظ صحت ہے — دوسری قسم مین علم تدبیر بدن مریض کا ذکر ہے کہ بدن مریض کس طرح اپنی حالت صحت اصلی پر لایا جاتا ہے اور اسکا علم علاج نام ہے — ہم اس قسم عملی کو شروع کرتے ہین اور پہلے اس فن مین مختصر بیان قواعد حفظ صحت کا کرتے ہین — اور کہتے ہین کہ ہرگاہ مبدا اول ہمارے ابدان کے تکون اور پیدایش کی دو چیزین ہین ایک منی مرد کی اور صحیح اوسکی نسبت یہ راے ہے کہ وہ قائم مقام سبب فاعلی ہمارے ابدان کی ہے جیسے کہ فصل مفرد تعلیم پانچوین فن اول مین بیان ہوچکا — دوسری شے منی عورت کی ہے اور خون حیض کا اور صحیح راے اسکی نسبت یہ ہے کہ قائم مقام جزو مادی کی ہے — یہ دونون جوہر اس بات مین شریک ہین کہ ہر ایک انمین کا جوہر سیال اور رطب ہے اگرچہ پیدا اس خاصیت کے اور امور مختلف ہین — اور مائیت اور ارضیت خون حیض اور منی عورت مین زیادہ ہے — اور ناریت اور ہوائیت مرد کی منی مین غالب ہے — باین لحاظ واجب ہوا کہ ہوا انعقاد ان دونون چیزون کا رطوبت کے ساتھ ہوکر ارضیت اور ناریت بھی مادہ تکون مین موجود تھین اور ارضیت مین جو صلابت تھی اور ناریت مین جو قوت انضاج تھی ان دونون نے ایک دوسرے کی اعانت کرکے نطفہ منعقدہ مین سختی اور بستگی پیدا کی مگر یہ سختی اور بستگی اوس درجہ تک نہین ہوسکتی ہے جیسے اجسام سخت مثل پتھر اور شیشہ وغیرہ کے سخت اور منعقد ہوتے ہین کہ اوس مین سے کوئی شے فعل اور انفعال حرکت قوی اور طبعی سے متحلل نہین ہوتی یا ایسی چیز متحلل ہوتی ہے جو محسوس نہین ہوتی لیکن یہ چیزین آفات عارضہ سے جو بوجہ تحلل دائمی اور طول زمانہ کے عارض ہوتا ہے حفاظت اور امان مین رہتی ہین اور نطفہ بستہ کا حال ایسا نہین ہے اسی جہت سے ہمارے ابدان دو قسم کی آفات مین مبتلا رہتے ہین — اور ہر ایک قسم کے واسطے ایک سبب داخلی اور ایک سبب خارجی ہوتا ہے *

پہلی آفت تحلیل اوس رطوبت مستوی کی ہے جس سے ہماری خلقت ہوئی ہے اور یہ تحلیل بتدریج اور رفتہ رفتہ

غریزی مین جو بمنزلہ مادہ یا روغن چراغ کے ہے پیدا ہوتی جاتی ہے اسلیے کہ چراغ کے واسطے بھی دو رطوبتین ہین پانی اور روغن — روغن کے باقی
رہنے تک چراغ روشن باقی رہتا ہے — اور پانی کی جہت سے بجھ جاتا ہے جیسے گلاس وغیرہ کی روشنی مین دیکھا جاتا ہے مترجم کہتا ہے
اس مقام پر پانی سے مراد وہ رطوبت نہین ہے جسکی جہت سے اجزا روئی وغیرہ کے جنس سے فتیلہ چراغ بنایا جاتا ہے متصل ہوتے ہین اور جسکے
فنا ہونے سے فتیلہ خاکستر ہوتا جاتا ہے جیسا کہ حمیات کے بحث دق مین اوسکی تفصیل آتی ہے کہ اسکو شیخ نے اوس مقام پر تیسری رطوبت
فرض کیا ہے بلکہ یہان پانی سے وہ پانی مراد ہے جو گلاس وغیرہ مین بھرا ہوتا ہے اور تیل اوسکے اوپر رہتا ہے جیسے آملی وغیرہ نے بھی تصریح
کی ہے متن اسیطرح حرارت غریزی کا قیام بسبب رطوبت غریزی کے ہوتا ہے اور احتقان اس حرارت کا بجہت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے
— اور رطوبت غریبہ کا بڑھ جانا بجہت ضعف ہضم وغیرہ کے ایسا خیال کیا جاتا ہے جیسے رطوبت مائی چراغ کی بڑھ جاوے پس اگر فتیلہ پانی
سے ہو جاوے کیفیتی اور ہبائی اشتعال چراغ مین پیدا ہوتی ہے کہ کبھی روشنی دیتا ہے اور کبھی قریب بجھنے کے ہو جاتا ہے — اور حرارت ناری
اوس رطوبت مائی کو مختلف صورتون سے جلا کرتی ہے — ایسا ہی حال ہمارے جسم کا اور ہماری حرارت غریزی کا بنسبت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے
کہ اوسوقت بجہت عروض سوء ہضم اور تخمہ وغیرہ کے چراغ حیات قریب بجھنے کے پہونچتا ہے تا اینکہ طبیعت تصرف کامل کرکے فضلہ اس
رطوبت کا کسی قسم کے استفراغ سے کردے — آخرکار جب یہ تجفیف تمام ہوتی ہے اور رطوبت اصلی فنا ہو جاتی ہے اوسوقت موت طبعی
واقع ہوتی ہے — اور بدن ہمارا جبتک باقی رہتا ہے اوسکی بقا کا سبب یہ نہین ہے کہ بدن کی رطوبت طبعی جو ابتداے خلقت سے ہے اور
اقوی ہے اوسنے مقابلہ حرارت عالم کا ہوا اور آفتاب سے اور حرارت اپنے بدن کا جو اوسکی طبیعت مین ہے کیا ہے اور مقابلہ اوس چیز کا
جو اپنی حرکات مین اس مقاومت شدیدہ کو پیدا کرتا ہے بھی کیا ہے اسلیے کہ طبیعت اس مقابلہ مین بہت ضعیف تھی لیکن استبدال بدل
ما یتحلل اس رطوبت کا جو بذریعہ غذا وغیرہ کے ہوتا رہا ہے اوسنے اس رطوبت کو واسطے مقابلہ ہر ایک قسم کی تحلیل کے برپا اور قائم کیا ہے
— جیسے پہلے بیان کیا ہے کہ غذا مین قوت تصرف کرتی ہے اور اوسکا استقبال ایک حد معین تک کرتی ہے نہ ہمیشہ — اور صناعت حفظ صحت کی
ایسی نہین ہے کہ موت کی ضامن ہو یا بدن کو آفات خارجیہ سے بچاتی رہے اور نہ ایسی یہ صنعت ہے کہ ہر ایک بدن کو عمر طبعی تک جو مناسب
نوع انسان کے علی الاطلاق ہے پہونچا دے بلکہ یہ صناعت فقط دو چیزون کی ضامن ہے — رطوبت مین عفونت نہ آنے دے اور رطوبت
کی حمایت ایسی کرے کہ اوس مین تحلیل جلد نہ آنے پاوے کہ ہان رطوبت کی قوت مین یہ بات ہے کہ اوس مدت تک باقی رہے جبکو سبب
اپنے مزاج اقوی کے یہ رطوبت مقتضی ہے اور یہ خواہش رطوبت کے باقی رہنے مین اوس مدت تک تدبیر صائب پوری ہو سکتی ہے وہ
تدبیر یہ ہے کہ استبدال بدل ما یتحلل کا بقدر امکان ہوا کرے اور جتنے اسباب بعجلت تجفیف پیدا کرنے والے ہین اونکا غلبہ ہونے پاوے
نہ یہ کہ اسباب تجفیف کے مطلق پیدا ہونے پاوین اور ایسی تدبیر کیجاوے جو تولید عفونت سے بچا کر ضمانت اور حراست بدن کی غلبہ
حرارت غریبہ سے خارجاً اور داخلاً کرے اسواسطے کہ تمام ابدان قوت رطوبت اصلی اور حرارت اصلی مین برابر نہین ہین بلکہ اسباب
مین ابدان مختلف ہین پس ہر ایک بدن کے واسطے ایک حد معین ہے کہ اوسی حد تک مقاومت اور مقابلہ اوس خشکی اور جفاف کا
کر سکتا ہے جو خشکی بنظر مقتضاے مزاج اور حرارت غریزی اور رطوبت غریزی اوس بدن کی واجب ہے اور اوس حد سے بڑھکر مقابلہ
نہین کر سکتا لیکن کبھی اوس حد سے پیشتر اور اوس زمانہ سے پہلے بسبب وقوع ایسے اسباب کے جو مفنی تجفیف ہوں یا بوجہ
دیگر یہ ہوتا ہے کہ بعض ابدان کی تاب مقاومت کی ساقط ہو جاتی ہے یعنی وہ حد معین وقت معین طبعی سے پہلے آ جاتی ہے — اور

بہت سے آدمی کہتے ہین کہ اجل طبعی یہی ہے کہ قبل از وقت طبعی بجہت فنا ہونے حرارت غریزی کے پیدا ہو جاوے اسباب خارجی سے
اور اجل عرضی اور غیر طبعی دوسری قسم کی ہے پس صناعت حفظ صحت کی وہی ہے جو بدن انسان کو بہ تندرستی اس حد مین تک لے
اس مین تک جسکا اجل طبعی نام ہے پہونچاوے اور جو چیزین مناسب اس جسم کی صحت کے ہین اونکی محافظت کرے اس محافظت
کی ضامن اور متعہد دو قوتین ہین کہ طبیعت اونکی خادم تصور کیجاتی ہے — ایک طبیعت ہے اور یہ قوت غاذیہ ہے کہ بدن مین بدل ما یتحلل
اوس جوہر سے جو مائل ارضیت اور مائیت کی طرف ہے بنا بنا کر چھوڑتی جاتی ہے — دوسری قوت حیوانی ہے اور یہ قوت نابضہ ہے یعنے
شراینن کی حرکت دینے والی واسطے ترویح قلب کے تاکہ چھوڑے بدل ما یتحلل کو روح سے جسکا جوہر ہوائی اور ناری ہے — اور چونکہ
غذا شبیہ بمغتذی کے بالفعل نہین ہوتی اسواسطے ایک قوت متغیرہ پیدا کی گئی کہ غذا کو بالفعل مشابہ مغتذی یعنی اوس عضو کے
جسکی یہ غذا ہے کی کرے بلکہ اوس غذا کو غذا اسکے بالفعل بنا دے — اور درحقیقت اس فعل کے تمام ہونے کے واسطے بہت سے
آلات اور مجاری پیدا کیے گئے کہ اونکے ذریعہ سے جذب اور امساک اور ہضم تمام ہوتا ہے پس ہم کہتے ہین کہ منتہاے کار صناعت حفظ
صحت کا درستی اور تعدیل اون اسباب دائمہ لازمہ کی ہے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے — اور اکثر توجہ اس صناعت کا سات چیزونکی
تعدیل مین ہوتا ہے اول اصلاح مزاج دوسرے اختیار ماکول اور مشروب تیسرے تنقیہ فضول چوتھے حفاظت ترکیب
پانچوین اصلاح ہوا چھٹے اصلاح ملبوس ساتوین تعدیل حرکات بدنی و نفسانی — انھین ساتون کے بعض اقسام
مین نوم و یقظہ بھی داخل ہے — یہ بات اوپر معلوم ہوچکی ہے کہ ہر اعتدال کی ایک حد خاص مقرر نہین ہے اور اسواسطے ہر صحت کی
ایک ہی حد نہین ہے — اور یہ بات ہے کہ ہر واحد مزاج کا اس بات مین داخل ہے کہ اوسکے واسطے صحت کسی طرح کی یا اعتدال کسی
قسم کا علی الاطلاق ثابت کیا جاسکے بلکہ ایک امر درمیانی دو امرون کے پایا جاتا ہے یعنی کبھی بعض افراد پر یہ بات صادق آتی ہے کہ اوس پر
غالباً صحت یا اعتدال کا اطلاق کیا جاتا ہے — اور بعض مزاج تحت مین اس حکم کے داخل نہین ہین پس یا تو وہ لائق صدق نقیض
اس قضیہ مطلقہ عامہ موجبہ کلیہ کے ہے یعنی وہ مزاج ہمیشہ غیر صحیح اور غیر معتدل رہتا ہے — پس سالبہ جزئیہ دائمہ کا صادق
ہے جسکو موجبہ معدولۃ المحمول لازم ہے اسلیے کہ موضوع اوسکا وجودی ہے — یا کبھی اس مزاج پر صحت اعتدال کی کوئی قسم
صادق آتی ہے — اور کبھی وصف سے متصف ہوتا ہے — پس چاہیے کہ شروع کرین ہم پہلے تدبیر اوس مولود کی جسکا مزاج نہایت
درجہ معتدل ہے **تعلیم پہلی فن تیسرے کا تدبیر مولود کے بیان مین** جس وقت وہ پیدا ہوتا ہے تا وقتیکہ
کھڑے ہونے کی طاقت آئے — تدبیرین حاملہ عورتون کی جو قریب بولادت ہون مباحث امراض جزئی مین بیان ہوگی —
اور لڑکا معتدل المزاج جس وقت پیدا ہو اوسکی تدبیر بموجب قول ایک جماعت فضلا کے یہ ہے کہ سب سے پہلے اوسکی
ناف کاٹین چار انگلیون سے زیادہ چھوڑ کر اور کاٹنے کے مقام کو ایک پاکیزہ ڈورے سے باندہین جو باریک بٹا ہوا ہو اور اون کا
ہو جسے تاکہ گزند نہ پہونچاسکے اور اوسی مقام پر ایک کپڑا روغن زیتون مین ڈبو کر رکھین — ناف کے تراشنے مین بہتر یہ
تجویز ہے کہ ہلدی اور دم الاخوین اور انزروت اور زیرہ اور اشنہ اور مر یہ سب چیزین ہموزن پیسکر اوسکی ناف پر چھڑکین
اور بہت جلد اوسکے بدن کی تملیح کرین یعنی پانی مین نمک پیسا ہوا گھول کر اوسکے بدن کو دہوئین تاکہ جلد اوسکی سخت اور
قوی ہو جاے سب سے اچھا نمک وہ ہے جسمین کسیقدر شادنج اور قسط اور سماق اور حلبہ اور صعتر ملا ہوا ہو اور ناک اور منہ کی

تملیح نکریں — تنفے اوسکے بدن کو سخت کرنا اسواسطے تجویز کیا ہے کہ ابتدا سے ولادت مین لڑکا ہر ایک چیز سے جو اوسکے بدن سے
ملتی ہے اذیت پاتا ہے خواہ وہ چیز گرمی پیدا کرے یا سردی اسلیے کہ جلد اوسکی رقیق اور گرم ہوتی ہے پس ہر ایک چیز بہ نسبت اوسکے
بدن کے سرد اور سخت اور خشن ہے — اگر ضرورت ہے تو مکرر تملیح کرین گے اور ضرورت یہ ہے کہ اوسکے بدن مین میل اور رطوبت
زیادہ ہو بعد تملیح کے نیم گرم پانی سے اوسکو نہلائین اور اوسکے دونون نتھنے ہمیشہ اون انگلیون سے جنکے ناخن ترشے ہوے
ہون پاک کرتے رہین اور آنکھون مین روغن زیتون ٹپکائین اور اوسکے مقام بیراز کو انگشت خنصر سے دبائین تا انیکہ کھلجاے
اور ہر قسم کی برودت سے اوسکی حفاظت کرین جب اوسکی ناف گر جاے یہ اکثر بعد تین یا چار دن کے واقع ہوتا ہے — تدبیر
مناسب یہ ہے کہ اوسپر خاکستر صدف یا خاکستر عرقوب یعنی سیلے یا شتہ گوسالہ یا خاکستر قلعی اس مین سے جسکو چاہین شراب مین
ملا کر چھڑکین — اور جسوقت ہم چاہین کہ اوسکے دست بند اور پابند کو گہوارے مین باندہین پس ضرور ہے کہ قابلہ شروع کرے
کہ اوسکے اعضا کو بہ نرمی دبائے تاکہ جو عضو قابل چوڑے ہونیکے ہے چوڑا ہو جاے اور جسے باریک ہونا ہے باریک
ہو جاے اور ہر عضو اپنی عمدہ شکل پر آ جاے — یہ سب افعال نہایت نازکی سے کرنے چاہئین کہ قابلہ انگلی کے سرون سے
اوسکو چھوے اور بنرمی نرم دبائے اور چند روز متواتر ایسے ہی افعال کی مداومت کرے — اور دونون آنکھین مولود کی
پارچہ ریشمی وغیرہ سے پاک کرتے رہنا اور اوسکے مثانہ کو دبایا کرے تاکہ اخراج بول کا آسانی ہو بعد اوسکے دونون ہاتھ
شانہ بچہ وغیرہ پر پھیلا کر دونون کلائیون کو دونون زانو سے ملا دے اور عمامہ سر مین باندہے یا ٹوپی قسب دار اوڑھا دے
— اور ایسے مکان مین جسکی ہوا معتدل ہو سلائے اور وہ مکان سرد نہونے پاوے — اور یہ بھی ضرور ہے کہ وہ مکان سایہ دار
اور خوب تاریک ہو کہ اوس مین کسی قسم کی شعاع کا گذر نہو — اور اوسکا سر فرش خواب مین تمام بدن سے اونچا رہے —
اور اوسکی گردن یا اطراف اور پشت کسیطرف بچھونے پر جھکنے نپائین ایسے کہ ترچھے ہوجائین — اور معتدل پانی سے فصل
گرما مین اور مائل بحرارت پانی سے بشرطیکہ تیز نہو جاڑون مین اوسکو نہلائین — عمدہ وقت اوسکے نہانے کا یہی
ہے کہ جب دیر تک سوکر اوٹھے — اور ایک دن مین دو تین مرتبہ بھی نہلانا جائز ہے جسقدر میل اور پسینے کی کمی اور بیشی ہو
— اور مناسب ہے کہ پانی رفتہ رفتہ شیر گرم کیا جاے اگر فصل گرمی کی ہو — اور جاڑون مین اعتدال حرارت پانی کا ملحوظ
رہے اور آہستہ نہلائین کہ بدن اوسکا گرم اور سرخ ہو جاے خصوصاً جاڑون مین بعد اوسکے حمام سے اوسکو باہر
نکالین اور اسکا بخوبی لحاظ رکھین کہ پانی اوسکے کان کے پردے تک نہ پہونچنے پاوے اور ہر وقت نہلانیکے واسطے یہ ہے
کہ مولود کو اس طرح لین کہ اوسکا داہنا ہاتھ قابلہ کی بائین کلائی پر رکھا ہو اور مولود سینہ کے بل لیٹا ہو اور پشت اوسکی اونچی
کیجانب ہو تاکہ زور قابلہ کے ہاتھ کا اور بوجھ اسکے جسم کا سینہ پر پڑے اور پشت پر نہ پڑے — اور اس بات مین کوشش
کیجاے کہ ہر وقت نہلانیکے اوسکی دونون ہتھیلیان پشت سے اور دونون قدم سر سے بہ نرمی مع آسانی ملائین
بعد اوسکے نرم کپڑے سے پانی کی رطوبت پاک کرلین مگر پاک کرنے مین بھی نرمی کا لحاظ رہے پھر اوسکو پیٹ کے بل
لٹائین اوسکے بعد چت کے بل اور ہمیشہ ہر وقت چت اور پیٹ لٹانے کے بدن پوچھتے جائین اور بدن کو دباتے
جائین اور اوسکے اعضا کی شکل درست کرتے جائین اور اوسکے لپٹنے کے بعد الٹ دین اور ایک کپڑے مین باندہین اور اوسکو

ناک مین روغن زیتون شیرین ٹپکائین کہ وہ آنکھ اور بلبقات جسم کو اور ہر عضو کو چیرک وغیرہ سے دہو ڈالتا ہے

فصل دوسری رضاع اور نقل کے بیان مین

لڑکے کو دودہ پلانا اور اوسکو غذا دینے کی کیفیت یہ ہے کہ جبتک ممکن ہو لڑکے کو اوسکی مان کا دودہ پلائین اسلیے کہ مان کا دودہ لڑکے کی اوس غذا سے بہت مناسبت رکہتا ہے جو قبل ولادت کے رحم مین اوسکو پہونچتی تہی یعنی خون حیض کا کہ وہی خون دودہ کی طرف مستحیل ہوا اور لڑکا اوسکے ہضم کی قابلیت زیادہ رکہتا ہے اور اوس سے مالوف ہے تا اینکہ تجربہ سے یقینی ثابت ہوا ہے کہ لڑکے کے منہ مین اوسکی مان کا پستان دے دینا بہت مفید ہے کہ جو چیز اوسکو اذیت دے رہی ہو دفع ہو جاتی ہے — اور دن بہر مین دو یا تین مرتبہ سے زیادہ دودہ پلانا نچاہیے — اور ابتداے ولادت مین بکثرت ارضاع مختلف عورتون سے نکرائین اگرچہ یہ بات اچہی ہے کہ لڑکا اپنی مان کا دودہ پہلے نپیے جب تک کہ اوسکا دودہ معتدل ہو جاے اور بہتر یہ ہے کہ پہلے تہوڑا شہد چٹائین بعد اوسکے دودہ پلائین — یہ بہی ضرور ہے کہ جس عورت کا دودہ لڑکا پیے صبح کے وقت دو یا تین مرتبہ اوس سے دودہ ڈالین بعد اوسکے سر پستان لڑکے کے منہ مین دین خصوصاً اگر دودہ مین کوئی عیب ہو — اور جو دودہ خراب یا تیز ہو بہتر یہی ہے کہ اوس سے نپلائین جسوقت کہ نہار منہ ہو اور باینہمہ واجب ہے کہ لڑکے کے واسطے دو چیزون کا التزام کرین جو نافع ہین اور اوسکے مزاج کو تقویت دیتی ہین ایک تو لڑکے کو آہستہ آہستہ ہلانا اور دوسرے ہلاتے وقت کچہ گانا برطبق موسیقی کے یا ایسی خوش آوازی سے جو لڑکون کے سلانے کے واسطے مخصوص ہے لیکن ہلانا اور گانا اوس مقدار ہو کہ جسکی لڑکے کو قابلیت ہو اور اوسکی واقفیت آمادگی ریاضت اور موسیقی پر رفتہ رفتہ بڑہتی ہے — ہلانے سے ریاضت بدنی اور موسیقی سے ریاضت نفسانی پر آمادگی بڑہتی ہے — اگر مان کے دودہ پلانے سے کوئی مانع پیدا ہو مثلاً وہ ضعیف ہو یا دودہ مین فساد ہو یا مائل باحتراق ہو مناسب ہے کہ اوسکے واسطے مرضعہ یعنی دودہ پلانے والی کی تلاش کرین مگر مرضعہ اون شرائط کے ساتہہ ہو جنکا ہم آگے ذکر کرینگے — بعض شروط بنظر سن و سال مرضعہ کے ہین اور بعض بنظر سحنہ اور بعض بنظر اخلاق کے اور بعض بنظر ہیئت پستان کے اور بعض بنظر کیفیت دودہ کے اور بعض بنظر اس امر کے کہ یہ دودہ کتنے دنون کا ہے اور بعض شروط بنظر جنس مولود مرضعہ کے پسر اور دختر کی راہ سے معتبر ہوتے ہین جب وقت یہ شروط کسی مرضعہ مین پاے جائین ضرور ہے کہ اوسکی غذا کا اچہا اہتمام کیا جاے یعنی گیہون اور خندروس یعنی رومی گیہون اور گوشت حملان یعنی گوسپند یکسالہ سے مقرر کیا جاے — یا گوشت جداء یعنی بہیڑ اور روہو مچہلی جسکے گوشت مین بو اور سختی نہو — اور کاہو بہی اوسکے واسطے اچہی غذا ہے — اور غذاے مناسب سے سیب اور بہی اور انار شیرین اور انگور اور انجیر اور بادام اور بندق اسکو کہلانا چاہیے — بدترین البقول واسطے دائی کے جرجیر یعنی لٹ جیرہ اور سداب اور جنگلی تلسی کہ یہ چیزین دودہ کو بگاڑ دیتی ہین اور پودینہ مین بہی کسیقدر قوت ہے کہ دودہ کو بوجہ تجفیف کے خراب کر دیتا ہے — شروط مرضعہ کے یہ ہین سن مین پچیس سے تیس برس تک ہو اسواسطے کہ یہی سن شباب اور سن صحت اور کمال کا ہے — سحنہ اور ترکیب جسم کی شرط یہ ہے کہ خوش رنگ اور قوی گردن کشادہ سینہ اور عضل چڑہے ہوے اور گوشت سخت اور لاغری اور فربہی مین متوسط اور بدن مین گوشت زیادہ اور چربی کم ہو — اخلاق کی شرط یہ ہے کہ بہت اچہے ہون آثار نفسانی جو برے ہین مثل غضب اور غم اور جبن کے اونکا اثر اوسپر دیر مین ہو — علی ہذا القیاس اور اخلاق بد سے بچی ہو اسلیے کہ اخلاق بد مزاج کو فاسد کردیتے ہین بشرطیکہ اوسکی تاثیر بذریعہ دودہ کے لڑکے مین پہونچتی ہے اسی واسطے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مجنون عورت سے دودہ پلوانے کو منع فرمایا ہے — ایک یہ بھی حکمت اس حکم کی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے
علاوہ یہ پاگلپن ہو جانے لڑکے کے سمجھ مین آتی ہے کہ مجنون عورت کو سبب بے التفاتی لڑکے کی پرورش مین اور کمی اوسکی مدارات
مین ہوتی ہے اس سبب وہ بخوبی تناور نہین ہوتا ہے — ہیئت پستان مین یہ شرط ہے کہ دونون سمٹے ہوے اور بڑے بڑے
ہون اور بوجہ بڑے ہونے کے لٹکتے ہون — اور یہ بھی اچھا نہین ہے کہ بہت بڑے ہون سختی اور نرمی مین معتدل ہونا بہت
ضرور ہے — دودہ کی شرط یہ ہے کہ قوام اور مقدار اوسکی معتدل ہو اور رنگ مائل بسفیدی تیرہ اور سبز اور زرد اور سرخ
نہو خوشبو اچھی ہو اور اوس مین بوے ترش اور عفونت نہ آئے مزہ شیرین ہو اور ترشی اور نمکینی اور تلخی نہو اور معتدل ار
مین بہت ہو اور اجزا اوسکے متشابہ ہون — پھر اس وقت بہت رقیق اور سیال یا بہت غلیظ مثل پنیر کے نہو اور نہ اوسکے
اجزا رقت اور غلظت مین مختلف ہون اور کف اوسپر بہت نہ آئے کبھی اوسکے قوام کا تجربہ ناخن پر ٹپکا کر کیا جاتا ہے
اگر بہہ جائے رقیق ہے اور اگر ناخن کیطرف جھکتا ہوا ٹھہر جائے وہ غلیظ ہے — اسی طرح شیشہ مین بھر کر تجربہ کرتے ہین
اوس مین کسیقدر مر یعنی بول ڈالکر اونگلی سے ہلاتے ہین کہ اس ذریعہ سے مقدار اوسکی جبنیت اور مائیت کی دریافت
ہوتی ہے اسلیے کہ اچھا دودہ وہی ہے جس مین جبنیت اور مائیت برابر ہو — اگر باضطرار ایسے دودہ پلانے کی حاجت پڑے
جسمین یہ اوصاف نہون اوس وقت پلانے کی تدبیر اور علاج مرضعہ سے اوس دودہ کی اصلاح کرینگے — پلانے کی تدبیر
مصلح یہ ہے کہ غلیظ دودہ جو کریہ الرائحہ ہو اوسکو دوہ کر ہوا مین رکھدین کہ رقیق ہو جائے اور بوے بد نکل جائے — اور جس مین حرارت
زیادہ ہو اوسکو ٹھنڈا کرکے پلانا مطلقاً جائز نہین ہے — اور علاج مرضعہ کا یہ ہے کہ اگر اوسکا دودہ گاڑھا ہو سکنجبین بزوری جوشاندہ
ملطفات کے ساتھ مثل فودنج اور زوفا اور حاشا اور صعتر جبلی وغیرہ کے پلائی جاوے — اور خورش اوسکی ماہی طریخ[له]
وغیرہ سے مقرر کیجائے اور کسیقدر مولی بھی اوسکی غذا مین داخل رہے اور سکنجبین مین گرم پانی ملا کر دایہ کو
قے کرائین اور معتدل ریاضت کا اوسے خوگر کرین — اور اگر مزاج دایہ کا گرم ہو سکنجبین ہمراہ شراب رقیق
کے پلائین الگ الگ خواہ دونون ملا کر — اور اگر دودہ اوسکا رقیق ہو اچھی غذا سے آسودہ حالی اوسکی کیجائے
اور ریاضت سے منع کرین اور جو چیزین خون غلیظ پیدا کرتی ہین غذا مین تجویز کیجائین — اگر تپ وغیرہ کوئی مانع نہو
شراب شیرین یا دوشاب انگور کا استعمال کرتے رہین — اور زیادہ سونے کا خوگر کرین — اور اگر دودہ اوسکا رقیق اور
کریہ الرائحہ ہو کھانا اوسکا خوشبودار چیزون سے جیسے دارچینی زعفران قرنفل وغیرہ معطر کرین — اور اگر دودہ کم ہو
اوسکے سبب کو سوچین اور دریافت کرین کہ دودہ مین کمی بسبب سوء مزاج تمام بدن کے ہے یا فقط پستان کے
سوء مزاج سے دودہ مین کمی ہوئی ہے — اور اوسکی شناخت اون علامات سے جو اوپر تحریر ہو چکے ہو سکتی ہے — اور
لمس پستان سے بھی دریافت ہو سکتا ہے اگر دلیل سے پیدا ہو کہ اوسکے پستان مین حرارت ہے یا مزاج مین آش جو
اور پالک وغیرہ سے غذا مقرر کرین — اور اگر یبوست مزاج کی ثابت ہو یا ثابت شدہ یا ضعف قوت جاذبہ کا دریافت
ہو غذا سے لطیف مائل بحرارت زیادہ کیجائے — اور نیچے پستان کے سینگیان لگائین مگر بہت سخت نہون
اور ایسی ہی صورت مین لگا جبکے بیچ اور خود کا چہ منفعت عظیم پیدا کرتی ہے — اگر دودہ کی کمی کا سبب کمی غذا سے مرضعہ کو

له [illegible]

اوسکی غذا حریرہ جو کہ جو اور سبوس گندم اور حبوب مناسب سے طیار کرتی ہین مقرر کرین ۔ اور واجب ہے کہ اوسکی حریری اور غذا مین تخم رازیانہ اور تخم اوسکا
اور تخم شبت اور کلونجی وغیرہ شریک کرین بعضی کہتے ہین کہ پستان نہ بش یعنے بھیڑ اور ماعز یعنے بکری کا کہانا بجہت اسکے کہ اوسمین دودھ رہتا ہے دودھ کے
زیادہ کرنیمین نافع ہے اسلیے کہ اسمین مشاکلت اور مشابہت ہے دودھ سے اور بالخاصیت بھی اثر ہے ۔ تجربہ مین آیا ہے کہ ایک درہم ارضہ یعنے دیمک
باجزا طین خشک کرکے آش جو مین چند روز متواتر کہلائین البتہ یہ نہایت سودمند ہے ۔ اسی طرح سُلانہ یعنے فشردہ نگین مچھلی کے سر کا سرکی
کی پانیمین ملاکر پلائین ۔ منجملہ اون چیزون کی جنسے دودھ مین افزائش ہوتی ہے یہ ہے کہ ایک اوقیہ روغن گاو لیکر اوسپر تھوڑی سی شراب خالص ڈالکے
پلائین ۔ یا آرد گنجد شراب مین ملاکر صاف کرکے پلائین اور پستان پر نقل ناردین مع روغن زیتون و شیر بادہ خر سے ضماد کرین یا ایک اوقیہ بھونا ہوا
بھکین چھلکا اوتار کر شراب مین چھانکر پلائین ۔ یا سبوس گندم او معمولی شراب مین جوش دیکر پلائین ۔ ایک اور قدیمی دوا یہ ہے شبت تین اوقیہ
تخم خندقوقی یعنے گدہ پرینا تخم گندنا ہر واحد ایک اوقیہ اور رطبہ یعنی خندقوقی تری اور حلبہ یعنے میتھی ہر واحد دو اوقیہ سبکو عصارہ رازیانہ اور شہد اور مسکہ
مین ملاکر فندری کہلائین ۔ اگر دودھ بجہت کثرت کی ایذا دیتا ہو اور فاسد ہو جاتا ہو بجہت احتقان ... تو غذا کم کرنی ... کم ہو جاتا ہے ۔ اور ایسی چیزون کو کھانو
سے جنمین غذائیت کم ہو ۔ اور سینے اور پستان پر زیرہ اور سرکہ یا سکا ضماد لگانے سے کم ہو جاتا ہے ۔ پالیٹین خرا اور سرکہ یا مسور جو سرکہ مین لگائی
جائے اور اسکا ضماد کیا جائے اور شور پانی بعد ضماد لگانے کے بہایا جاوے جب بھی دودھ کم ہو جائیگا ۔ اسی طرح پودینہ کا بکثرت استعمال کرنا اور بکثرت
مالش دینا پستان کا دودھ کو زیادہ کرتا ہے جس دودھ مین بو کہ بدآئی ہو شراب ریحانی کے پینے سے اور غذا اور ... کی کہلانے سے علاج کرنا چاہیے
۔ مرضعہ کی مدت وضع حمل کی یہ شرط ہے کہ تھوڑے دن اوسکو وضع حمل سے گذرے ہون مگر بہت کم بھی نہون بلکہ ڈیڑھ یا دو مہینہ گذرے ہون
۔ اور اوسکا پیدا ہوا ہو نہ لڑکی اور پوری مدت طبیعی یعنے نو مہینے پر لڑکا پیدا ہوا ہو ۔ اور اسقاط نہوا ہو اور نہ اس عورت کو عادت اسقاط کی ہو
یہ بھی ضرور ہے کہ مرضعہ کو ریاضت معتدل کرائی جاوے اور گیہوں چند ... والی غذا کہلائی جاوے ۔ اور زمانہ رضاع مین اوسکے ساتھ جماع
نکیا جائے کہ اس سے خون حیض مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور دودھ کی بو کم ہو جاتی ہے اور بگڑ جاتا ہے بلکہ اکثر پیٹ سے رہجاتی ہے اسمین دونون او
لڑکون کا ضرر ہوتا ہے دودھ پینے والے کو دودھ کم ملتا ہے اور جنین کو پوری غذا نہین ملتی ہے ۔ ہمیشہ ہر وقت دودھ پلانیکے خصوصاً پہلی مرتبہ
واجب ہے کہ تھوڑا سا دودھ دوہکر پھینک دین اور پستان کے مونہہ کو دبا کے دودھ سے بہر کر لڑکے کے مونہہ مین دینا چاہیے تاکہ چوسنے مین
اوسکو دقت ایسی نہ پڑے کہ آلات حلق اور مری مین الم ہو جائے اور اپنے کام سے بیکار ہو جائین اور ضعف پیدا ہو جائے ۔ اور یہ بھی لازم ہے
کہ ہمیشہ ہر وقت دودھ پلانے کے تھوڑا سا شہد چٹایا کرین کہ بہت نافع ہے اور شہد مین اگر تھوڑی سی شراب ملادین بہت بہتر ہے یکبیک
دودھ ایک مرتبہ پلانا مناسب نہین ہے بلکہ صواب یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا چند مرتبہ کرکے پلائین پھر اگر ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پلایا جاوے تو
بشیتر تمدد اور نفخ اور کثرت ریاح اور بیاض بول عارض ہو جاتا ہے ۔ اگر یہ عوارض پیدا ہو جائین پھر اوسکو دودھ نہ دینا چاہیے اور بہت دیر تک بھوکا
رکھین اور سُلانیمین اہتمام کرین یہانتک کہ ہضم ہو جائے ۔ اکثر اولی ایام ولادت مین تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا اچھا ہے ۔ اور انہین
دنونمین سوای ماں کے اگر کوئی مرضعہ دودھ پلائے بہتر ہوگا جیسا ہم اوپر کہہ چکے ۔ اسیطرح اگر دائی کے مزاج مین کوئی فساد برپا ہو یا کوئی مرض
اندازہ خواہ اسہال کثیر یا احتباس مواد عارض ہو تو مناسب یہ ہے کہ دوسری سے دودھ پلائین جب تک اوسکا مزاج درست ہو جائے
اسی طرح اگر بنظر ضرورت کے مرضعہ کو کسی دوا کے پلانے کی حاجت ہو کہ اوسکے واسطے ایک کیفیت خاص اور قوت غالب ہو اوسوقت بھی اوس
سے دودھ نہ پلوائین ۔ اگر دودھ پینے کے بعد لڑکا سو جائے تو بہت زور زور گہوارے کو نہ ہلائین کہ اس جہت سے معدے مین دودھ ہل جاتا ہے

مظنون ہو کہ مرضعہ کے بدن میں امتلا ہے خون سے فصد یا حجامت کرائی جاے ۔ اور اگر امتلا کسی اور خلط کی معلوم ہو تو عارض اوسی خلط کا
استفراغ کرانا چاہیے ۔ یا حاجت جنس طبیعت کی خواہ اطلاق طبیعت کی یا منع صعود بخار کی طرف سر کی یا اصلاح اعضاء نفس کی یا تبدیل کسی اور
سوء مزاج کی ہو ایسی چیزوں سے علاج کیا جاے جو مناسب اور موافق اوسی سوء مزاج کے ہوں ۔ پھر اگر معالجہ اوسکا بذریعہ اسہال کے ہو یا
اسہال خود بخود عارض ہو یا علاج بذریعہ قے کے کیا جاے یا خود بخود قے ہو مگر قوی ہو پس مناسب یہ ہے کہ اوسدن کوئی اور صورت
وغیرہ پلاوے ۔ اب ہم امراض جزوی لڑکوں کی جو اکثر عارض ہوتی ہیں بیان کرتے ہیں از انجملہ ورم اور امراض جو مسوڑھوں میں بروقت نکلنے دانتوں کے
پیدا ہوتے ہیں ۔ یا وہ ورم ہیں جو اونمیں بجانب حلق پیدا ہوتے ہیں اور تشنج اونمیں اوتا ہے بروقت نکلنے دانتوں کے پیدا ہوتا ہے
جسوقت یہ ورم ہو اور تشنج عارض ہو چاہیے کہ انگلی سے اوس مقام کو دبائیں بہت نرمی کے ساتھ اور چربی روغن دانت کے اوگنے کے مقام میں مذکور
ہو چکی ہیں اونکی مالش کریں یا اور شہد کو روغن بابونہ خواہ ہمراہ علک البطم کے ملیں اور سر پر نطول پانی کا جسمیں بابونہ اور شبت
جوش دیا گیا ہو کریں ۔ از انجملہ لڑکوں کو دست بروقت نکلنے دانتوں کے بکثرت آتے ہیں ۔ بعضوں کا یہ گمان ہے کہ سبب اس اسہال
کا یہ ہوتا ہے کہ لڑکا ایک فضلہ شور تیز مسوڑھوں سے ہمراہ درد کے چوستا ہے اسیوجہ سے اسہال عارض ہوتا ہے ۔ اور چاہیے کہ سبب
اسہال کا یہ ہو بلکہ چونکہ طبیعت بیدار ایک درد کے دفع کرنے میں مصروف ہوتی ہے اسوجہ سے ہضم غذا کا بخوبی نہیں کرتی اور یہی وجہ
درد مسوڑھوں میں عارض ہوتا ہے یہی ایک سبب بدہضمی کا ابدان ضعیفہ میں ہوسکتا ہے ۔ اسہال لڑکوں کا اگر کم ہو اوسکے علاج کی فکر
نہ مشغول ہونا چاہیے اور اگر افراط کا خوف ہو اوسکا تدارک اس طرح کریں کہ زیرہ اور گل سرخ کو سرکے میں بھگو کے پیٹ کو سینکیں یا جو
جو تھوڑے سے سرکہ میں پکایا جاے اوس سے تکمید کریں اگر اس سے فائدہ نہ ہو (یعنے معدہ بچہ کا) اوسکو منفحہ کہتے
ہیں پنیر مایہ کا ایک دانگ سرد پانی میں ملا کے پلائیں اور بروقت اسہال کے اسباب کی احتیاط رکھیں کہ دودھ اوسکے معدے میں پہنچنے نہ پاوے
وہ احتیاط اسطرح ہو سکتی ہے کہ دودھ کے قائم مقام کوئی اور غذا تجویز کریں جیسے زردی بیضہ نیمبرشت اور لب الخبز یعنے کوارٹی کا پانی
پکا کے یا ستو پانی میں ملا کے کھلائیں از انجملہ لڑکوں کو قبض شکم عارض ہوتا ہے اس عارضہ سے نجات اونکو بذریعہ شیاف ہوسکے یا شہد
میں ملا کے شیاف طیار کریں ہوتی ہے خواہ یہ دونوں چیزیں اور تخم اور اصل السوس آسمانگونی میں شیاف کریں یا تھوڑا سا
خواہ برابر چنے کے علک البطم کھلائیں اور نرم نرم روغن زیتون کی مالش کریں اور اوسکی ناف پر اور تھوڑا سا ملا کے لگائیں از انجملہ
لڑکوں کے مسوڑھوں میں الم کے شدید پیدا ہوتی ہے پس روغن اور موم اور چربی اور نمکین گوشت مرغ اور ان چیزوں کی تکمید نفع کرتی
ہے از انجملہ لڑکوں کو تشنج عارض ہوتا ہے اکثر سبب اس تشنج کا فساد ہضم باوجود شدت ضعف عصب کے ہوتا ہے خصوصاً جو لڑکا کہ
تازہ ہوا اور بدن میں اوسکے رطوبت زیادہ ہو اسکا علاج روغن ایرسا اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن خیری یعنے شب بوی سے
کیا جاتا ہے از انجملہ اکثر لڑکوں کو کزاز عارض ہوتا ہے اوسکا علاج قثاء الحمار کو پانی میں جوش دیکے بذریعہ روغن بنفشہ مع روغن قثاء الحمار
کے کیا جاتا ہے اگر اسکا احتمال ہو کہ جو تشنج اسکو عارض ہوا ہے بعد حمیات اور اسہال سخت کے اور تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا ہو تو اوسکے
مفاصل کو تنہا فقط روغن بنفشہ میں ڈبو دینا چاہیے خواہ روغن بنفشہ میں موم صاف کیا ہوا ملا دیں اور اوسکے دماغ پر روغن زنبق
اور روغن بنفشہ وغیرہ بہت سا ٹپکائیں ۔ اسی طرح اگر اونکو کزاز یابس عارض ہو از انجملہ اونکو کھانسی اور زکام عارض ہوتا ہے اوسکے
علاج میں ہم تجویز کرتے ہیں کہ بہت سا گرم پانی اوسکے سر پر ڈالا جاے اور زبان پر اوسکی شہد ملا جاے بعد اوسکے بیخ زبان انگلی سے دبائیں

تاکہ قے بلغمی ہو جائے اور صحت پائے ۔ یا صمغ عربی اور کتیرا اسپدانہ رب السوس قند سفید کا سفوف بنا کر دودھ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا پلائیں
از انجملہ کبھی اطفال کو سوء تنفس عارض ہوتا ہے اوسوقت دونون کان کی جڑونکو اور زبان کی جڑ کو روغن زیتون سے ملنا چاہیے اور
دبا کر اور تے کرانی چاہیے ۔ اسیطرح روغن مذکور سے مالش کر کے اوسکی زبان اندر کے کھینچی جائے کہ وہ بھی نفع کرتی ہے ۔ اور گرم پانی
اونکے منہ مین ٹپکانا چاہیے اور لعوق تخم کتان اور عسل کا بنا کر استعمال کرنا چاہیے از انجملہ قلاع کبھی لڑکونکو بکثرت عارض ہوتا ہے اسواسطے
کہ جھلی اونکے موہنہ اور زبان کی بہت نرم ہے کہ آہستہ چھونے کی بھی متحمل نہین ہے چہ جا کہ بامیت لبن اوس جھلی مین جلا پیدا کرتی ہی
یہ جلا اونکو اذیت دیتی ہے اور صورت قلاع کی ہوتی ہے بدترین قلاع جو لڑکون کو عارض ہو وہ ہے جسکا رنگ مثل کوئلے کے سیاہ
ہو کہ یہ اکثر قاتل ہوتا ہے ۔ اور اسلم اقسام قلاع جسمین لڑکا جانبر ہوتا ہے وہ ہی جو سفید یا سرخ رنگ ہو مناسب ہے کہ سبک دوا
قلاع سے جو امراض جزوی مین مذکور ہین استعمال کیجائے ۔ اکثر لڑکے کو لیسا ہوا بنفشہ تنہا خواہ گلسرخ اور تھوڑی سی زعفران ملا کر دینا
کافی ہوتا ہے اور کبھی تنہا خرنوب نبطی ۔ اور کبھی عصارہ برگ کاہو و برگ عنب الثعلب اور برگ خرفہ کافی ہوتا ہے ۔ اگر قلاع زیادہ قوی ہو تو
رب السوس پیسکر دینی چاہیے ۔ اور اگر مسوڑھون کے ورم اور قلاع کو مرکی اور مازو اور قشور کندر پیسکر عسل مین ملا کر استعمال کرین
۔ اور اکثر رب توت ترش اور رب انگور قلاع اطفال مین کافی ہوتا ہے ۔ اور کبھی دھونا مقام ماؤف کا شراب عسل یا ماء العسل سے
اور اوسکے بعد استعمال کسی شئے مجفف کا جو ابھی مذکور ہو چکا ہے استعمال کرنا نافع ہوتا ہے ۔ پھر اگر اس سے قوی تر دوا کی ضرورت ہو
چاہیے کہ عروق قشور رمان یعنی پوست اندرونی انار اور گلنار اور سماق ہر ایک ایک ماشہ مازو چودہ ماشہ تخم شبت ثلاث ماشہ پیسکر
پارچہ بیز کر کے چھڑکین از انجملہ کبھی لڑکون کے کان سے رطوبت بہتی ہے اسلیے کہ اونکے بدن خصوصاً دماغ مین رطوبت زیادہ ہے
چاہیے کہ ایک کپڑا شہد اور شراب ملا کر تر کرین جسمین تھوڑی سی پھٹکری اور زعفران اور نطرون ملی ہو کان مین رکھین اور بستیر کپڑے کو نقط
شراب عفص یعنی مازو جسمین تھوڑی سی زعفران شریک ہو بھگو کر کان مین رکھنا کافی ہوتا ہے از انجملہ اکثر لڑکون کے کان مین درد ریحی خواہ رطوبی
پیدا ہوتا ہے اوسکا علاج روسوت صفر اور نمک شطیرز داور مسور اور مرکی اور اندرائن کے بیج اور ماء العسل اسمین سے جسکو چاہین تیل مین ملا کر
کان مین ٹپکائین از انجملہ لڑکون کے دماغ مین ورم گرم پیدا ہوتا ہے جسکا نام عطاش ہے کبھی اس ورم کا درد آنکھ اور حلق تک پہونچتا اور چہرے کا
رنگ زرد ہو جاتا ہے اسوقت واجب ہی کہ تبرید اور ترطیب دماغ کی پوست کدو اور خیار سے کرین یا اوسکو عصارہ برگ خرفہ سے علاج کرین اور روغن
تھوڑا سا سرکہ مین ملا کر اور زردی بیضہ کی ہمراہ روغن گل کے بھی نافع ہے ۔ ان دوائون سے بدل بدل کر ہمیشہ استعمال کرتے رہین از انجملہ
لڑکے کے سر مین کبھی پانی بھر جاتا ہے اسکو ہم نے امراض سر مین کتاب سوم مین بیان کیا ہے از انجملہ کبھی آنکھین لڑکون کی پھول جاتی ہین
اوسپر موم دودہ ملا کر طلا کرنا چاہیے بعد اوسکے طبیخ بابونہ اور آب بادروج سے دھونا چاہیے از انجملہ کبھی بہت زیادہ رونے کے سبب
چشم لڑکونکی سفید ہو جاتی ہین اسکا علاج عصارہ برگ عنب الثعلب سے کیا جاتا ہی از انجملہ سلاق یعنی پلکونکا موٹا ہو کر سرخ ہو جانا اور موٹا ہونا بجہت ورم کے پیدا ہوتا ہی اسکا بھی
علاج برگ عنب الثعلب سے از انجملہ حمیات لڑکونکو عارض ہوتی ہین انکی حمیات کی عمدہ تدبیر یہی کہ علاج مرضعہ کا کیا جاوے اور رضیع کو آب انار ہمراہ سکنجبین و شہد کے پلائی جاوے یا عصارہ
خیار قدری کافور اور شکر ملا کر دینا چاہیے بعد اسکی لکالنی کی تدبیر کرین اسطرح کہ عصارہ قصب یعنی سرکنڈہ کو نچوڑ کر سر اور پانون پر لگائین اور کچھ اوڑھا دین کہ اس
ذریعہ سے تعریق لڑکونکی ہو جاتی ہے از انجملہ کبھی پیٹ مین لڑکون کے پیچ ہوتا ہے پس اینٹھتے ہین اور روتے ہین چاہیے کہ انکے پیٹ کی تکمید آب
گرم اور بہت سا روغن گرم اوسمین تھوڑا موم ملا کر کرین از انجملہ کبھی اونکو عطاس یعنی چھینک متواتر آتی ہے اگر یہ مرض بہت ورم

اطراف دماغ کے ہو علاج ورم کا بذریعہ تبرید اور طلا اور مالش عصارہ سرد اور روغن بارد سے کرنی چاہیے اور اگر ورم ہو اور روح کو سیکی ناک مین پھونکین
ازانجملہ کبھی اُنکے بدان مین بثور اور دانے برابر ہوتے ہین اگر اُنکی شکل قرحہ کے سیاہ سیاہ ہوں تو قاتل ہین اور اگر سفید ہون اسلم ہین اور اسیطرح
سرخ اور اگر قلاع ہے اور سیاہ ہو جب بھی قتال ہے پھر اسکا تمام بدان مین پھیل جاتا کیونکہ مہلک ہوگا۔ بیشتر ایسے بثور کے نکلنے مین بہت
منافع ہوتے ہین بہرحال ان بثور کا علاج مخففات لطیفہ سے کرنا چاہیے جو ایسے پانی مین داخل کیے جاتے ہین جو بثور دھونے جاتے ہین اور اُن
مثل گل سرخ اور آس اور برگ شجر مصطکی یا جھاؤ کی پتی جوش دی گئی ہو۔ اور ان چیزوں کے روغن بھی مفید ہوتے ہین اور بثور مسلیم اونکو
یہانتک ہی دین کہ نضج مادہ کا ہو جاوے بعد اوسکے علاج کرنا چاہیے اگر اونمین قرحہ پڑے مرہم اسفیداج کا استعمال کرین۔ اور اگر حاجت ہوئی
کی بار اکحل مین تھوڑا سا نطرون ملا کر دھوئین۔ اسی طرح قلاع اگر منفرج ہو جاوے انہین دواؤن سے علاج کیا جاتا ہے۔ اگر ان بثور مین بہت زیادہ
نخیین یا چرک کی کثافت پیدا ہو جاوے اس سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہوتی ہے پس بار اور ق سے جسمین دودہ ملا ہو دیا جاتا ہے ہین تا کہ تحلیل
ہو سکے پھر اگر جلد مین آبلہ برابر ہوں جو شاندہ آس اور گل سرخ اور اور خدا اور برگ درخت مصطکی سے نہلائین۔ ان سب تدابیر سے بہتر ہے کہ اصلاح
غذای مرضعہ کی کرین ازانجملہ بہت کثرت رونے کے ناف اُنکی اونچی ہو جاتی ہے یا کوئی اور سبب اسباب فتق سے پیدا ہو جاتا ہے۔ بہاری
تجویز اسوقت یہ ہے کہ اجواین کو پیس کر سفیدی بیضہ مین ملا کر ناف پر لگائین اور ٹکڑا کتان کا باریک اوسکے اوپر باندھین تا کہ ناف کی حفاظت ہو یا ورقہ
ترمس سے تلخ گرم بنائین تر کر کے ناف پر باندھین۔ اور اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ قوابض جیسے مرکی اور پوست سرو اور جوز السرو اور ماہا اور اقاقیا
خواہ اور دوائین جو مجربات نقش مین لکھی جاتی ہین استعمال کرین ازانجملہ لڑکون کو بروقت ناف کاٹنے کے ورم عارض ہوتا ہے اسوقت دوا
ہے کہ شنکاک جیسے رتن جوت بھی کہتے ہین اور شیخ نے اسکا نام چنچوش رکھا ہے۔ اور جالیس البطم یہ دونون تل کے تیل مین پگھلا کر پیشہ
پلائین اور ناف پر طلا کرین ازانجملہ لڑکون کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ کسی وقت نہین سوتے اور ہر وقت رویا کرتے ہین اور بیقرار رہتے
ہین اور آواز دردناک سے چلاتے ہین اور بافراط اونکے خلاصے کی ضرورت ہوتی ہے اگر ممکن ہو کہ پوست خشخاش یا تخم خشخاش یا روغن کاہو
اور خشخاش وغیرہ سر اونکی کنپٹی اور تالو پر ملنے سے نیند آجاوے تو بہتر ہے ورنہ دوائی قوی کی حاجت ہوگی منجملہ ان دواؤن کے ایک دوا یہ ہے
کہ جرو بجی اور جوز گندم اور خشخاش اور تخم کتان اور حب الجزری اور خرفہ اور بارتنگ اور تخم کاہو ایسون زیرہ رازیانہ ان سب کو تھوڑا
تھوڑا جوش دیکر کوٹ کر اسمین تھوڑا سا اسپغول بریان جو کوٹا گیا ہے ہموزن شکر سفید داخل کر کے سات ماشہ تک لڑکے کو پلائین اگر جانے
کہ اس سے زیادہ قوی ہو تھوڑی افیون شربت کر لین جسکی مقدار برابر ثلث ایک جزو کے ہو یا اوس سے کم ہو ازانجملہ لڑکے کو کبھی
ہچکی عارض ہوتی ہے اسکا علاج یہ ہے کہ تار جبل او ریشک کھلائین ازانجملہ لڑکے کو کبھی قے بافراط عارض ہوتی ہے بیشتر نصف ونگست اول
سے شفا ہو جاتی ہے اور کبھی معدے پر ضماد ہو کا جو ضعیف ہون نافع ہوتا ہے ازانجملہ کبھی ضعف معدہ لڑکون مین پیدا ہو جاتا ہے چاہیے
معدے پر لیپ لیئے وہ شراب جسمین سوسن آسمانگونی مع دیگر ادویہ کے جوش دی گئی ہو اوس شراب کو ہمراہ گلاب یا بارالاس کے طلا
کرین۔ یہ اور تھوڑی سی لونگ اور مشک پلائین یا ایک قیراط مشک تھوڑی سی شراب منہ مین داخل کر کے استعمال کرین ازانجملہ لڑکون کو
کبھی بدخوابی ایسی عارض ہوتی ہے کہ سونے مین چونک چونک پڑتے ہین۔ اکثر یہ بدخوابی امتلاے معدہ سے بسبب شدت بدہضمی کے
پیدا ہوتی ہے پس جسوقت طعام فاسد ہو اور معدہ اسکا حس کرے اسکی اذیت قوت حاسہ سے قوت متخیلہ و مصورہ تک پہونچکے صورتان
ایسے خوابہاے پریشان کے کرتی ہے جو خواب مین لڑکے کو ڈراتے ہین تدبیر واجب یہ ہے کہ بروقت ابتلا کے لڑکا سونے نہ پاوے اور

تھوڑا شہد چٹایا جاوے تاکہ جو غذا معدے مین ہو منہضم ہوجاوے اور معدہ بیٹھ جاوے از انجملہ لڑکون کو ورم حلق و درمیان فم اور مری کے عارض
ہوتا ہے اور اسی ذبحہ بھی کہتے ہین اور کبھی بڑھتے بڑھتے یہ ورم عضل اور مہرہ پشت تک پہونچتا ہے واجب ہے کہ اس مرض مین طبیعت کو بذریعہ
شیاف نرم کے ملین کرین بعد اوسکے رب السوس وغیرہ سے علاج کرین جو رادع اور مرخی اور محلل ہو از انجملہ کبھی لڑکون کو بوقت سونے کے خرخرہ
عظیم پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ السی کوٹ کر شہد کے ساتھ چٹائین یا زیرہ کوٹ کر ہمراہ شہد کے استعمال کرین از انجملہ کبھی لڑکون کو ریح الصبیان
یعنی ام الصبیان جو ایک قسم کی صرع ہے عارض ہوتی ہے اسکے علاج کا ذکر بخوبی باب امراض راس مین کیا ہے لیکن اس مقام پر بھی چند
دوائین ایسی جو بہت مفید ہین بیان کیجاتی ہین صعتر جبلی سعتر بری ہموزن لیکر پیسین اور بقدر تین جو کے پلائین از انجملہ خروج مقعد کا
مرض لڑکون کو اکثر ہوتا ہے جسکو کانچ نکلنا کہتے ہین چاہیے کہ پوست انار اور آس تر اور جفت بلوط اور گلسرخ خشک اور قرن سوختہ گوسفند
اور پھٹکری اور ناخن سوختہ گوسفند اور مازو برابر لیکر پانی مین جوش دین تاکہ اثر دوا کا اوسمین آجاوے بعد لڑکے کو اوس پانی مین بٹھا دین
بشرطیکہ نیم گرم ہو از انجملہ لڑکون کو بوجہ سردی کے ہچکیان عارض ہوتی ہین پس اوسوقت اونکو یہ دوا مفید ہے جوز بلی اور زیرہ ہر ایک
ساڑھے چار ماشہ لیکر کوٹکر چھانین اور روغن گاو کہنہ مین ملاکر رکھین اور سرد پانی کے ساتھ بقدر مناسب استعمال کرین از انجملہ یہ ہے کہ
کبھی لڑکون کے پیٹ مین کیڑے پڑجاتے ہین اور اونکو اذیت دیتے ہین اکثر یہ کیڑے کدو دانہ کے سے پیدا ہوتے ہین کہ اونکو چنچنے کہتے ہین اور بڑے
بڑے لانبے کیڑے بھی پیدا ہوتے ہین اور اونکو سروی کہتے ہین لیکن چوڑے اور چپٹے جنکو کدو دانہ کہتے ہین لڑکون کے پیٹ مین کم پیدا
ہوتے ہین ۔ لانبے کیڑے یعنی سروی اونکا علاج یہ ہے درمنہ کا پانی دودھ مین تھوڑا تھوڑا بقدر طاقت کے پلائین اور کبھی اونکے پیٹ پر
ضماد لگانیکی حاجت ہوتی ہے پس افسنتین اور بادرنگ کابلی اور تلخہ گاو اور شحم حنظل سے ضماد کرتے ہین ۔ چھوٹے کیڑے جنکو چنچنے کہتے ہین
اونکا علاج یہ ہے کہ راسن اور ہلدی ہموزن لیکر دونون کے برابر شکر ملاکر پانی کے ہمراہ استعمال کرین از انجملہ کبھی لڑکونکی ران چھل جاتی
ہے اوسوقت آس اور مہندی اور گلسرخ اور ناگرموتھ اور آرد جو اور آرد مسور سے تکمید کرنا چاہیے **فصل چوتھی تدبیر اطفال کے اوسوقت**
مین جب سن صبا کو پہونچین واجب ہے کہ تمامی توجہ درستی اخلاق مین لڑکون کے صرف کیجاوے تاکہ اخلاق درست ہون
اس طرح پر کہ لڑکے کی حفاظت کیجاوے کہ اوسے غضب شدید یا خوف زائد یا غم اور فکر عارض نہو ہر وقت اسی بات کا لحاظ رہے
کہ اوسکی خواہش دلی کس چیز کی ہے اور کون چیز اوسے اچھی معلوم ہوتی ہے وہی اوسکو دینی چاہیے اور کون چیز اوسے ناپسند ہے
وہ اوسکے پاس نہ لیجانی چاہیے کہ اس تدبیر مین دو منفعتین ہین ایک ذاتی ہے کہ سن طفولیت سے اوسکا نشو ونما حسن اخلاق پر ہوتا
اور خوبی اخلاق کی بمنزلہ ملکہ لازم کے ہوجاتی ہے دوسری منفعت بدنی ہے جیسے کہ اخلاق ردی سے اقسام سوء مزاج کے پیدا
ہوتے ہین اسی طرح اگر لڑکا خو گرفتہ اخلاق بد کا ہوجاوے وہ سوء مزاج جو مناسب ان اخلاق کے ہے گویا داخل طبیعت ہوجاویگا
بتبعیت اخلاق ردیہ کے پس غضب کی وجہ سے سخونت اور گرمی مزاج مین پیدا ہوتی ہے اور غم کی وجہ سے خشکی اور بلادت ذہنیہ
کندی ذہن کی قوت نفسانی کو ڈھیلا کردیتی ہے اور مزاجکو مائل طرف بلغمیت کے کرتی ہے ۔ تعدیل اخلاق اور درستی عادات سے نفس اور
بدن دونونکی حفاظت ہوتی ہے ۔ جسوقت لڑکا خواب سے بیدار ہو مناسب یہ ہے کہ اوسے نہلائین گرم پانی سے اور اوسکے بعد اوسے ایک
گھنٹے تک کھیلنے دین اسکے بعد اوس کے تھوڑا سا کھانا کھلائین اور کھلانیکے بعد پھر اوسے کھیلنے دین جب خوب کھیل چکے پھر اوسے
گرم پانی سے نہلائین بعد اوسکے پھر غذا دین اور تا امکان بعد کھانے کے پانی نہ پلائین تاکہ خامی قبل ہضم کے پیدا نہو جب اس سن

اوسپر چھہ برس گذرین مکتب خانہ مین بخدمت معلم او مودب کے بٹھائین اور اس بارہ مین تدریج او رتسہلگی کا لحاظ رہے کہ یکبارگی مطالعہ کا
کی زحمت اونپر نہ ڈالی جائے اور اسی چھہ برس کے سن مین اونکی آرام وہی مین کمی اور تعب مین زیادتی قبل از طعام کرنی چاہیے نبیذ
یعنے شراب خرما وغیرہ اونکو ہرگز نہ دینی چاہیے خصوصاً وہ لڑکا جسکا مزاج گرم وتر ہو اسلیے کہ جو مضرت نبیذ کی استعمال سے پیدا ہوتی ہے
کہ پینے والے کے بدن مین تولید مرار ہوتی ہے اور یہ مضرت بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے اور جن منفعت کی نبیذ کے بارے مین امید ہوتی ہے وہ یہ ہے
کہ ادرار بول کا ہو جائے اور ترطیب اونکے مفاصل کی حاصل ہو اور یہ دونون منفعتین مطلوب نہین ہین اسلیے کہ اطفال قبل استعمال نبیذ کے
اتنا زیادہ نہین ہے کہ اوسکا ادرار براہ بول کیا جائے اور مفاصل اونکی ترطیب سے مستغنی ہین اسلیے کہ رطوبت کے بہت بچون وہ زیادہ
کرتے ہین چاہیے کہ سرد پانی شیرین پاکیزہ بمقدار خواہش کے اونکو پلایا کرے اور یہ بات ہمیشہ اونکی تدبیر مین درست ہے تاکہ اونکا
چودہ برس کا پہونچے اور اسکا بھی خیال رہے کہ ہر روز کس قدر اونکی رطوبات مین کمی ہوتی ہے اور خشکی اور سختی پیدا ہوتی ہے پس
رفتہ رفتہ ریاضت اونکی کم کرائی جائے اور سخت ریاضت قطعاً ترک کیجائے یہ بات درمیان سن صبا کے سن ترعرع تک یاد رکھیں
اور معتدل ریاضت کا التزام کرین اور بعد اس سن یعنے چودھوین برس کے اونکی تدبیر یہ ہے کہ جس سے نمو بڑھے اور حفظ صحت حاصل
ہو چاہیے کہ ہم حفظ صحت کی تدبیر کا اب ذکر کرین اور پہلے اون چیزونکا بیان کرین جسپر مدار کار تدبیر صحیح لوگون کا ہے جو بالغ ہین
اور ابتدای اس بیان کی ریاضت سے کرین **تعلیم دوسری بیان مین اوس تدبیر مشترک کے جو واسطے بالغین**
کے درکار ہے اور اوسمین سترہ فصلین ہین فصل پہلی بیان مین مجمل ریاضت کے جسوقت کہ پوری تدبیر حفظ صحت
کی یہ ہے کہ پہلے ریاضت کرے بعد اوسکے ترتیب غذا اونکی مصروف ہو اوسکے بعد تدبیر نوم کی کرے لہذا واجب ہے کہ ہم ابتدا
کلام ریاضت سے کرین ریاضت وہ حرکت ارادی ہے جو تنفس عظیم اور متواتر کی طرف شخص انسانی کو مضطر کرتی ہے اور جس شخص کو
توفیق استعمال ریاضت کی بروجہ اعتدال اپنے وقت خاص مین ہو اوس شخص کو ہر ایک علاج کی بے پروائی حاصل ہوتی ہے یعنے ہر
علاج کی خواہش امراض مادی اور امراض مزاجی کو جو تابع امراض مادی کے ہوتے ہین اور اونسے پیدا ہوتے ہین [illegible]
استغنا معالجہ سے اوسوقت حاصل ہوتی ہے جبکہ تمام تدبیرین اوس شخص کی موافق اور صائب ہون بیان اس دعوے کا یہ ہے
کہ ہم لوگ جیسا اوپر معلوم ہو چکا بقاے حیات بواسطہ غذا کے باضطرار محتاج ہین اور ہماری حفظ صحت اوسی غذا سے ہو سکتی ہے
جو ہمارے مناسب ہو اور اپنے مقدار اور کیفیت مین معتدل ہو اور کسی غذا مین یہ صفت بالقوہ نہین ہے کہ تمام وکمال جزو
جسم کی غذا بالفعل بن جائے بلکہ ہر ایک غذا سے ہر ہضم مین ایک فضلہ باقی رہجاتا ہے اور طبیعت اوس فضلہ کی [illegible] کو
کرتی ہے مگر تنہا طبیعت کے ذریعہ سے پورا استفراغ ہر فضلہ کا نہین ہو سکتا بلکہ لا محالہ ہر ہضم کے فضلہ سے کچھ قدر باقی رہجاتا
خواہ جرم فضلہ کا یا اثر اوسکا پھر جسوقت متواتر اوسکا باقی رہتا ہے تھوڑی تھوڑی بقایا سے ایک مقدار معتدبہ فضلہ کی اکٹھا
ہو جاتی ہے اور اوسکے اجتماع سے مواد فضلیہ حاصل ہوتے ہین جنسے بدن کو چند وجوہ ضرر پہونچتا ہے ایک وجہ یہ ہے کہ اگر
ان مواد مین عفونت آجائے امراض عفونت پیدا کرینگے اور اگر ان مواد کی کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے بڑہ جائے امراض
سوے مزاج پیدا کرینگے اور اگر انکی مقدار بہت ہو جائے امراض امتلا ہے جنکا بیان آچکا ہے اقسام امراض ردیہ بیماری کی اونسے پیدا کرینگے
اور اگر یہ مواد کسی عضو پر گرین ورم پیدا کرینگے اور ان مواد کے بخارات جو ہر روح کے مزاج کو فاسد کر دیتے ہین پس لا محالہ ان مواد

سے کہ استفراغ کی طرف باضطرار حاجت ہوتی ہے اور انکا استفراغ اکثر اوقات اسی طرح تمام اور پورا ہوتا ہے کہ استعمال ادویہ ہمیشہ مسہلہ کا کیا جائے اور
بیشک ایسی دوائیں قوت غریزی کو کمزور کردیتی ہیں بلکہ اگر یہ دوائیں سمی بھی نہوں جب بھی انکا استعمال طبیعت پہ گرانی اور تحمل تعب سے خالی نہیں ہوتا
چنانچہ بقراط نے کہا ہے کہ دوائی مسہل جس طرح تنقیہ مواد کا کرتی ہے اوسیطرح اذیت بھی دیتی ہے اور باینہمہ جس طرح مواد فاسدہ کا استفراغ
ہوتا ہے اسیطرح خلط فاضل یعنے اچھی خلطا اور رطوبات غریزی اور روح وہ روح کہ جو جوہر حیات ہے اوس سے بھی ایک مقدار صالح نکلجاتی ہے
اور یہ سب باتیں قوت اعضای رئیسہ اور خادمہ کو ضعیف کردیتی ہیں پس یہ امور اور اسکے سوا اور بھی مضرتیں امتلاکی ہیں جو بحال خود مشروک
ہوجاتی ہیں جسوقت بذریعہ ریاضت کی استفراغ ہوجائے پس ریاضت بڑا کامل سبب مانع ہے واسطے مبادی امتلاء کے جسوقت کہ اوسکے
سبب تدبیریں ہمراہ ریاضت کی ٹھیک صواب وقت پہ ہوں۔ اور باینہمہ ریاضت سے حرارت غریزی کا انتعاش یعنے ہوشیاری پیدا ہوتی ہے اور بدن کو
سبکی بذریعہ ریاضت کے حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ ریاضت لطیف حرارت کو برانگیختہ کرکے جسقدر فضلہ ہر روز باقی رہجاتا ہے اوسکی تحلیل کردیتی ہے
اور حرکت کی اعانت سے فضلہ کا تسہیل کر نکلنا اور اسے تخریج کی طرف متوجہ ہونا حاصل ہوتا ہو اسی جہت سے باوجود گذرنے مدتہاے دراز کے فضلہ متشنہ
جمع نہیں ہونے پاتا۔ اور باینہمہ جس طرح کہ ریاضت حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے اور مفاصل اور اوتار کو سخت کرتی ہے اس سختی کی وجہ سے
ہر ایک ہر اپنے افعال پر قادر ہو کر انفعال سے محفوظ رہتا ہے اسیطرح اعضا کو اوپر غذا کے بوجہ کم ہونے فضلہ کے بسبب ریاضت کے آمادہ کرتی ہے
پس قوت جاذبہ کی بھی تحریک پیدا ہوتی ہے اور تنگی اعضا کی رفع ہوجاتی ہے پھر سب اعضا نرم ہوجاتے ہیں اور رطوبات رقیق ہوجاتے ہیں
اور مسامات کھل جاتے ہیں۔ اکثر یہ بات ہو کہ تارک ریاضت دق میں مبتلا ہوتا ہے اسلیے کہ اعضا کی قوتیں ضعیف ہوجاتی ہیں بجہت ترک کرنے
اوس حرکت کے جو روح غریزی کو کہ آلہ اوسکا ہر عضو کا وہی ہے بطرف اعضا کے کھینچنے والی ہے

فصل دوسری اقسام ریاضت کے بیان میں

ریاضت کی ایک قسم وہ ہے جسکی ضرورت بوجہ کسی عمل یا صنعت کی ہوتی ہے جس پیشہ کو انسان کرتا ہے اور دوسری
قسم ریاضت کی اسواسطے کیجاتی ہے کہ اوس میں مقصود محض ریاضت ہوتی ہے کسی عمل کا انتظام وس سے منتج ہوتا ہے اور اس ریاضت سے
خاص منافع ریاضت کے پیدا ہوتے ہیں اور اس دوسری قسم ریاضت کی جداجدا چند قسمیں ہیں اسی ریاضت سے ایک قسم وہ ہے جو کم ہوتی
ہے اور ایک قسم وہ ہے جو زیادہ ہوتی ہے اور ایک قسم شدید ہوتی ہے اور دوسری ضعیفہ ہوتی ہے ایک سریع ہوتی ہے اور دوسری بطی یا
مرکب شدت اور سرعت سے ہوتی ہے ایک قسم متراخی یعنے باہستگی اور ضعیف ہوتی ہے اور ہر ایک ایسی دو قسموں میں جو متضاد ہیں ایک قسم
معتدل درمیانی موجود ہے اقسام ریاضت کے یہیں منازعت یعنے ایک دوسرے سے کسی قسم کی نزاع واقع ہو اور مباطشت یعنے باہم حملہ
کرنا اور ملاکمت یعنے سینہ بسینہ ہو کر مارنا خواہ سینہ پر ایک دوسرے کے گھونسا مارنا اور احضار یعنے دوڑانا یا گھوڑے کا یا دوڑنا اور جلد چلنا او تیر لگانا یا
کیا وہ کشتی کرنا اور رو... یعنے ناوک کا تیر پھینکنا اور کسی چیز میں سوراخ کرکے بذریعہ رسیان وغیرہ کے لٹکنا او حجل یعنے ایک پاؤں چلنا کہ
جیسے لنگڑا کرتے ہیں اور شمشیر زنی اور نیزہ بازی کرنا اور گھوڑے پر چڑھنا اور بے لاگ ہو کر ہاتھ پاؤں مارنا اوسکی صورت یہ ہے کہ آدمی اطراف قدم
کھڑا ہو کر دونوں ہاتھ اپنے آگے پیچھے بڑھا کر جلد جلد ہلاتا ہے اور یہ قسم ریاضت کی نہایت شریف ہے منجملہ ریاضت لطیفہ اور سرعت کے جھولا جھولنا یا
پینگ لگانا اور گہوارہ میں کھڑے ہو یا بیٹھا یا لیٹا اور زوارق اور سمیریات جو دونوں چھوٹی قسم کی کشتیاں ہیں اوپر سوار ہونا اور اس سے
ریاضت لطیفہ اور گھوڑے اور عماری یا اونٹ پر سوار ہونا اور گھوڑے کی سواری بھی منجملہ ریاضت قوی کے ہے ریاضت میدانی ہے اور اوسکی صورت
یہ ہے کہ آدمی ایک مسافت معین کسی میدان میں دوڑنے کی مقرر کیجے پہلے وہاں سے کسیقدر دوڑے اور اوس معین تک دوڑ کر پچھلے پاؤں

پھر اسکے اور ہر مرتبہ مسافت میں نسبت سابق کے کم کرتا جاوے یہانتک کہ اخیر مرتبہ میں صرف مسافت بقدر قدم رہجاوے اور منجملہ ریاضت کے یہ ہے کہ نا وانیزہ
سے کھیلنا مثلاً اپنا سایہ پکڑنا اپنے شخص مقابل کے مقابلہ میں ہوا میں تھیلی بجانا اور پاؤنکا اٹھانا اور ایڑی سے پنجے کو بھانا اور گیند کھیلنا
بڑے یا چھوٹے گیند سے اور کھیلنا طبطاب یعنی لکڑی کی تلوار سے اور تیر اندازی اور بھاری بوجھ اٹھانا اور گھوڑے کو ٹھوکر لگا کر دوڑانا یا دوڑتے ہوئے
گھوڑے کو روک لینا بحالت سواری کے اور کشتی لڑنا اور مبالطت یعنی چلا کی کئی قسمیں ہیں ایک یہ ہے کہ دو آدمیوں سے ہر ایک
شخص دوسرے کو دونوں ہاتھوں سے کھینچ کر کمر کی جگہ پکڑے اور دونوں بغل دبا کر اور چھوڑا لینے کے واسطے زور کریں اور ہر ایک دوسرے
کو پکڑے اور یہا لگے رہے دوسری یہ ہے کہ داہنے ہاتھ سے داہنا اور بائیں ہاتھ سے بائیں طرف اپنے مقابل کو پکڑے اور مونہہ ایک کا
دوسرے کے سامنے ہو اور اوچا اور گھاکر پٹکے کہ وہ پیٹ گرے اور اسکے بعد پیٹ کے لیے کیا واسطے زور کرے خصوصاً جس وقت کہ دو مقابل
ایک مرتبہ جھکا ہوا اور دوبارہ دراز اور سیدھا ہوا زمین قبل سینہ سے سینہ لگا کر ایک دوسرے کو پیچھے ہٹانا از قبیل ہر ایک کی گردن میں
ہاتھ ڈالکر نیچے کو جھکانا از قبیل اپنے مقابل کے پاؤں کو لپیٹنا جیسے لنگی مارا کرتے ہیں اور اپنے دونوں پاؤں سے دوسرے شخص کے دونوں پاؤنکو
الگ رکھے کہ طرف سے ہٹانا اور دور کرنا اور ایسی قبیل اور صورتیں ریاضت بدنی کی جو گذشتہ کی لوگ استعمال کرتے ہیں اور منجملہ ریاضت شریفہ کے دو آدمی کا
اپنی جگہ کو بدل کر دوسری جگہ پہنچ جانا اور آگے اور پیچھے کی طرف ہٹنا کودنے وغیرہ کے ذریعہ سے کہ ہر ایک دو مرتبہ کے بیچ میں آ
جست و خیز آگے کی جانب کے درمیان پڑی اور علاوہ اسکے اس جست و خیز میں انتظام ہو یا بلا انتظام اور منجملہ ریاضت کے دو نکلو کی
ریاضت ہے اور اسکی کیفیت یہ ہے کہ آدمی ایک جگہ پر ٹھہرے اور اپنے داہنے بائیں دو نکلی زمین پر گاڑے کہ اونکے درمیان میں فولاد کی
جگہ ہو پس داہنی طرف سے کود کر بائیں نکلے کو چھوئے اور بائیں طرف سے داہنی طرف کود کر داہنی نکلے کو چھوئے اور چالاکی اسقدر کرے کہ
اوس سے جلد کودنا ممکن نہو سخت ریاضتیں اور جو استعمال کیجاتی ہیں بیچ میں وقفہ دیکر ریاضت ریاضتیں اونکے بیچ میں واسطے
آرام دہی کے کیجاتی ہیں واجب ہے کہ استعمال میں ریاضت کی طرح طرح کی صورتیں پیدا کیجائیں اور خاص ایک قسم کی ریاضت پر اکتفا کرنا درست
نہیں ہے ہر عضو کے واسطے ایک خاص ریاضت ہیں ہاتھوں اور پاؤں کی ریاضت ہر شخص بخوبی جان سکتا ہے سینہ اور
اعضای نفس کی ریاضت کبھی گران بار اور بڑی چیز کے اوٹھانے اور ہٹانے سے ہوتی ہے اور کبھی تیز چیزوں کے ذریعہ سے اور کبھی مختلف
اوصاف کی چیزیں ملاکر ہوتی ہے اور اسمیں ریاضت مونہہ اور لہات یعنی کوا اور زبان اور گردن کی ہوتی ہے اور ایسی ریاضت رنگ میں
خوبی پیدا کرتی ہے اور سینہ کو پاک کرتی ہے اگر سانس میں تنگی پیدا ہو تو ہنسی کی ریاضت کرنی چاہیے کہ اسمیں کسیقدر تمام بدن کی بھی ریاضت
ہوتی ہے اور بھاری نفس میں وسعت پیدا ہوتی ہے دیر تک آواز بڑھانے میں گو خطرہ ہے اور ہمیشہ آواز کا شدید کرنا زیادہ ہوا کے جذب کا
باعث ہے اور اسمیں بھی خطرہ ہے دیر تک آواز نکالنا یا سر پھر زیادہ ہوا کے نکالنے کا باعث ہے اور اوسمیں بھی خطرہ ہے واجب ہے کہ نرم
قرارت سے آواز کی ریاضت شروع کریں پھر رفتہ رفتہ آواز بلند کرتے جائیں یہانتک کہ آواز خوب بلند ہو چکے اور دیر تک بلند رہا کرے زمانہ اوس
ریاضت کا باعتدال تجویز کریں اوس وقت اس ریاضت سے فائدہ عظیم اور نفع بین ظاہر ہوگا اگر دیر تک زمانہ اس ریاضت کا مقرر ہوگا مقصد
اور صحیح آدمیوں کے واسطے اسمیں اندیشہ ہے ہر ایک آدمی کو موافق اوسکے مزاج کی ایک ریاضت مناسب ہوتی ہے جو ریاضتیں
نرم مثل گہوارہ وغیرہ کے ہیں وہ اون لوگونکو موافق ہیں جنمیں بہت ضعف کر دیا ہو اور حرکت سے عاجز کیا ہو یا جو لوگ بوجہ نقاہت کے چلنے
پھرنے سے عاجز ہوں یا جنکو جذام کے پینے سے ضعف پیدا ہوا ہو اور مثل ان لوگوں کے اور اسیطرح جن لوگوں کے جاب میں کوئی مرض ہو

ریاضت مین اگر نرمی کیجاے تو نیند پیدا کرتی اور ریاح کو تحلیل کر دیتی ہے اور بعضا امراض مرکبہ کو نافع ہے جیسے غشیات اور نسیان اور اگر خوب تیز حرکت پیدا کرتی ہے اور طبیعت غریزی کو اوسکے اشتعال پر آگاہ کرتی ہے اور جگا دیتی ہے اگر تخت پر بٹھا کر گہوارہ جنبانی کیجاے یہ طریقہ مثلا اوس شخص کو جو شطر الغب اور حمیات مرکبہ خواہ حمیات بلغمی مین مبتلا ہو اچھے مرض جنین لاحق ہو اور انکا اسباب اور جالینوس اور بیماران امراض کردہ کہ ان سب کے واسطے ایسی گہوارہ جنبانی سے یہ فائدہ مترتب ہوتا ہے کہ جو مادہ آمادہ دفع ہونے پر ہو اوسکی آمادگی بڑہ جاتی ہے اور جسم مادہ مین نرمی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور قوی مین زیادہ تر قوت پیدا ہوتی ہے ۔ اور گوسالہ کی سواری سے بھی کبھی یہ فائدہ مترتب ہوتے ہین لیکن اسمین برانگیختہ ہونا مواد کا بہ نسبت گہوارہ جنبانی کے زیادہ ہے کبھی گوسالہ پر اسطرح سوار کرتے ہین کہ منہ سوار کا دم کیطرف ہوتا ہے ایسی ترکیب سے اوس شخص کو فائدہ ہوتا ہے جسکی قوت بصارت مین ضعف ہو یا ظلمت بصر مین گرفتار ہو اور فائدہ اسکا بہت ہے ۔
کشتی اور جہازونکی سواری جذام اور استسقا اور سکتہ اور برودت معدہ اور تشنج کو نافع ہے اگر کنارے کنارے لیجاتے ہین اور گرد و آب مین لیجاتے ہین تو ان امراض کے دفع کرنے مین زیادہ مفید ہے اسواسطے کہ ایسے مقام پر ہونا اوسکے جانے سے کبھی نفس پر خوشی اور کبھی رنج پیدا ہوتا ہے اور اگر ناؤ کی سواری سے متلی پیدا ہو کر کہ جاے اور قے ہو تو امراض معدہ کو نافع ہے اعضا رقد کی ریاضت تابع ریاضت بدن کی ہے بصارت کی ریاضت باریک چیزونکو دیکھنے سے ہوتی ہے اور روشن چیزین رفتہ رفتہ دیکھنے سے بصارت ثابت رہتی ہے ۔ سماعت خفیف آوازونکے سننے سے مرتاض ہوتی ہے اور تدریجًا بڑی بڑی آوازونکے سننے سے بھی سماعت کو فائدہ ہوتا ہے ہر عضو کی ریاضت خاص کو ہم بیان حفظ صحت ہر عضو مین ذکر کرینگے بصورت امراض جزوی ہر اعضا کے لکھین گے واجب ہے کہ ریاضت کرنے والا اپنے بدن کے اعضائے ضعیف تک ریاضت کی گرمی پہونچنے نہ دے مگر بسبیل تبعیت کے مثلًا جسکے پاؤن مین مرض ہو اوسے واجب ہے کہ جو ریاضت وہ شخص کرے اوسمین دونو پاؤن کے ہلانے کی ضرورت نہو بلکہ پاؤن کی حرکت اوسکی ریاضت مین کمتر ہو اور اوپر کے اعضا مثل گردن اور سر اور ہاتہ وغیرہ کی ریاضت سے جو گرمی تمام جسم مین پیدا ہو وہی گرمی پاؤن تک پہونچنی بہتر ہے ۔ ضعیف بدن کی ریاضت ضعیف ہونی چاہیے اور قوی کی قوی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک عضو کے واسطے بجاے خود ایک ریاضت خاص ہے جیسے آنکہ کو باریک چیز دیکھنے مین اور حلق کو آواز بلند کرنے مین بشرطیکہ یہ دونو باتین بتدریج واقع ہون اور دانت اور کان کے واسطے بھی مخصوص ریاضتین ہین جنکا ذکر ہر ایک کے باب خاص مین بروقت ذکر امراض ہر عضو کے آئیگا

فصل تیسری بیان مین ابتدای وقت ریاضت اور انتہای وقت ریاضت کے

ریاضت کے شروع کرنے کا یہ وقت ہے کہ بدن فضول سے پاک ہو اور گردہ اور امعا اور عروق کے کچھ ساتھ خام اور ردی ایسی موجود نہون جنہین تمام بدن مین منتشر کر دے رات کی غذا کا ہضم معدے اور جگر اور رگونمین ہو چکا ہو اور صبح کی غذا کا وقت آچکا ہو تینون ہضم کی حاصل ہونے پہنچنے بول کا قوام اور رنگون مین دلالت کرتا ہے اسلیے کہ بول طبیعی اول وقت انہضام مین پیدا ہوتا ہے اور جب غذا کو ہضم ہو جانے مین زمانہ زیادہ گذر جاتا ہے اور قوت غریزی ایک مدت تک غذا کے تصرف سے خالی رہتی ہے بول مین ناریت پیدا ہو جاتی ہے اور زردی کی حد سے رنگت بول کی بڑہ جاتی ہے یعنی وہی رنگ جو طبعی ہے باقی نہین رہتا ہے اسوقت ریاضت بھی مضر ہے اسلیے کہ قوت مین ضعف پیدا کرتی ہے اسیواسطے کہتے ہین کہ مقتضای حال اگر ریاضت شدید کی خواہش کرے مناسب یہی ہے کہ اوسوقت معدہ بالکل خالی نہو بلکہ اوسمین تھوڑی سی غذا موجود ہو جو گرم نہو غلیظ اور گرم ہو نہ لطیف پھر اگر کوئی شخص شکم سیر ہو کر ریاضت کرے یہ بات بہتر ہے اوس سے کہ بھوکا ریاضت کرے ۔ اور گرم یا تر کیفیت کی ریاضت بہتر ہے اس سے کہ بدن سرد یا خشک ہو ۔ بہترین اوقات ریاضت

سکے وہی ہین جب بدن حالت اعتدال پر ہو گرمی اور سردی مین اگر گرم یا خشک مزاج کو ریاضت مبتلاے امراض کر دیتی ہے جب
شخص ترک ریاضت کرتا ہے صحت پاتا ہے — جو شخص ریاضت کا ارادہ رکھتا ہو واجب ہے کہ پہلے فضلہ کو اسہال اور پیشاب سے بطریق بول و براز
کے دفع کرے اوسکے بعد ریاضت مین مصروف ہو اور بدن کی مالش پہلے واسطے آمادگی اور استعداد کے اسقدر کرے کہ حرارت غریزی
مین انتعاش یعنی ہوشیاری پیدا کرے اور مسامات کھولدے مالش بدن کی سخت چیز سے کرنی چاہیے اوسکے بعد روغن شیرین ملکر آہستہ آہستہ
اسقدر مالش کرین کہ اوس عضو مین تھوڑی سی تنگی پیدا ہو نہ اسقدر کہ زیادہ گھٹ جاے اور مالش بہت سے ہاتھون کی جنکا اوضاع مختلف
ہو نہ پر بدن سے ملاقی ہون کرانی چاہیے تاکہ جمیع پارہ ہاے عضل کو اثر مالش کا پہونچے بعد اوسکے ریاضت شروع کرے — فصل ربیع مین عمدہ
وقت ریاضت کا قریب دوپہر کے مکان معتدل مین ہے — اور فصل خریف مین جسوقت سردی اور گرمی کا اعتدال ہو اوسوقت ریاضت
کرنی چاہیے — گرمیون مین دوپہر سے پیشتر اور جاڑون مین قاعدہ کے موافق تو یہ تھا کہ ریاضت مین تاخیر تا شام کیجاے لیکن اور چیزین اس
تاخیر کو منع کرتی ہین اسلیے واجب ہے کہ مکان ہوا سے چھوڑ کر اور انگیٹھی وغیرہ مین آگ روشن کرکے ہوا معتدل کیا کرے اور
بعد استعمال ریاضت کا ایسے وقت ہو کہ ہضم غذا اور دفع فضول وغیرہ بھی اوسوقت ہو چکا ہو کیا جاے — مقدار مین ریاضت کی تین باتون
کی رعایت واجب ہے پہلے بدن کا رنگ جب تک خوب سرخ ہو اور سرخی بڑھتی جاے اوسوقت تک ریاضت کا وقت باقی ہے دوسرے
حرکات جب تک سبک ہون یعنی گران نہ ہون وقت ریاضت کا باقی ہے تیسرے اعضا کے پھولنے مین جب تک بالیدگی پیدا کرے اوسوقت
تک وقت ریاضت باقی ہے لیکن جب ان حالات مین کمی آجاے اور پسینا بخارات کا جو مسامات سے نکلتا ہے نکلنے لگے اوسوقت ریاضت کا قطع کرنا واجب
ہے ریاضت کو قطع کرے کہ ایسا تحلیل لگاتار پسینہ کی جہت سے پسینا نکلے خصوصاً اگر سانس روک کر ریاضت کی ہو
— جب کوئی شخص ایک دن پوری ریاضت اپنے شروع کرتا ہے اوسکے دوسرے دن اوس شخص کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس
ریاضت کے بعد کسقدر غذا ہضم کرنیکی طاقت بہم پہونچی ہے پس چاہیے کہ دوسرے دن اپنی غذا اسی معمولی اور ریاضت سابق مین
کچھ تغیر اور تبدیل نکرے بلکہ ریاضت اور غذا باعتبار روز اول کے دوسرے دن باقی رکھے **فصل چوتھی دلک یعنی مالش**
کے بیان مین جو مالش سخت ہوتی ہے اوس سے استواری پیدا ہوتی ہے اور نرم مالش سے بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے — کثرت
مالش کرنے سے بدن لاغر ہو جاتا ہے معتدل مالش تینون کیفیتون سے بدن مین فربہی اور توانائی پیدا کرتی ہے — ترکیب عقلی سے
اس مقام پر اقسام دلک کی نو ہو سکتے ہین نو قسم کے آثار بھی پیدا ہون مگر الغرض مالش کبھی بخشونت یعنی کھرکھرے سے جو کیجاتی ہے خون کو
ظاہر بدن مین بہت جلد کھینچ لاتی ہے اور چکنی مالش ہتھیلی خواہ نرم کپڑے سے خون کو ظاہر بدن تک نکلنے سے منع کرتی ہے اور عضو مدلوک یعنی جس عضو
کی مالش کی گئی ہے اوسمین بند کر دیتا ہے — مالش سے غرض یہ ہے جو بدن متخلخل اور ڈھیلا ہین اوسمین گٹھاؤ اور لیسنگی پیدا ہو جاے اور نرم بدن مین سختی
اور گٹھیلے بدن مین تخلخل اور سخت بدن مین نرمی — اور جو مالش بغرض استعداد کیجاتی ہے وہ ریاضت سے پہلے ہوتی ہے اوس مالش کو نرمی سے
شروع کرتے ہین پھر ریاضت کرنیکا وقت قریب آتا ہے مالش مین شدت کیجاتی ہے پھر ایک مالش بغرض استرداد ہوتی ہے اسکا وقت بعد
ریاضت کے ہے اور اسکو مسکن بھی کہتے ہین اس مالش سے غرض یہ ہے کہ جو فضول عضل مین محتبس ہو رہے ہین اور بند بعد ریاضت کے اونکا استفراغ
ہو جاے اونکی تحلیل ہو جاے اور اس ریاضت کو بعد کے سے جب یہ حالت بہم پہونچے کہ رونگٹے کھڑے ہو جائین پس ماندگی نہین پیدا ہوتی —
[illegible] اور نازک اور معتدل ہو بہتر یہی ہے کہ تیل کی مالش کرین اور اس مالش کو درشتی اور سختی اور خشونت پر ختم نکرین یعنی

جسوقت تک اعضا مین نرمی پیدا نہو یا جبتک کہ سختی اعضا کی بوجہ اس مالش کے زائل ہوکر بالکل سختی اور درشتی نہو جاوے اوسیوقت تک اس مالش کو
استعمال کرنا چاہیے ورنہ اعضا مین سختی پیدا ہوجاویگی - لڑکون مین یہ مالش نشو ونما سے مانع ہوتی ہے - اور بالغین مین اوسکی مضرت کمتر ہے اگر یہ
خطا یہ مالش مائل بصلابت ہو بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بافراط مائل بنرمی ہو واسطے کہ تحلیل شدید کی تلافی باسانی ہوسکتی ہے بہ نسبت اوس فساد کے
جسکی آمادگی بدن کو بذریعہ دلک نرم کے ہوتی ہے - علاوہ یہ ہے کہ دلک سخت از راہ خشونت اگر بافراط ہو اعضا کو خشک اور بیجان مین نشو ونما کا مانع ہوتا ہے
عنقریب اسکا بیان اور بقیہ شرائط بعد بیان وقت دلک کے کیا جائیگا ابھی تو ہم دلک استرداد کے بیان سے فارغ نہین ہوئے ہین - دلک استرداد
حقیقت مین گویا آخری جزو ریاضت کا ہے لہذا واجب ہے کہ اسکی ابتدا اور روغن سے بقوت کیجاوے بعد اوسکے اعضا ملتے جھکائے جائین اور حالت
سختی مین تھم کیا جاوے اور متعدد ہاتھون سے یہ مالش کرائی جاوے - جسکے بدن کی مالش ہورہی ہے وہ اپنے اعضا کو بعد مالش کے تانے اور دراز
کرے تاکہ فضول اوس سے نکل جائین بعد اوسکے ایک تھما لینے نہا کر لیکر ابتدا اوپر اعضا کے پھیرا جاوے اور ہر وقت پھیرنے کے جہانتک ممکن ہو
سانس روکے رہے خصوصاً عضل البطن کو ڈھیلا کرکے اور عضل صدر کو کھینچ اور تان کر اگر یہ بات آسان ہو اور اثنا مین عضل البطن کو بھی
کھینچ لے تھوڑا سا تاکہ پہونچے اثر دلک استرداد کا احشا تک اور درمیان زمانہ ان افعال کے پیچھے جب تک سانس روکے ہے اور عضل البطن تانے ہے
سیدھے اور چت لیٹے اور دونون پانون اپنے مالش کرنے والے کے پانون پر رکھے - جو لوگ کہ مشاق ہین تمام زمانہ ریاضت مین سانس روکے رہتے
ہین - اور بیشتر وہ لوگ دلک استرداد کا استعمال اثنای ریاضت مین کرتے ہین پس ریاضت کو قطع کرکے بعد دلک استرداد کے پھر ریاضت شروع کرتے ہین
اگر ریاضت کا بڑہانا اونہین منظور ہوتا ہے - بکثرت مالش کی حاجت اوس شخص کو نہین ہے دلک استرداد مین جسکے اپنے بدن مین کوئی حالت زبون
اور خراب بنائی جاوے اور نہ اوسکا ارادہ بعد دلک کے ریاضت کرنیکا ہو بلکہ اگر کسی طرح کی ماندگی پائے بہ نرمی تیل کی مالش اوس طور پر کراے
جسطرح ہم آگے بیان کرینگے اور اگر کسی طرح کا پیس بدن مین پایا جاوے اعضا کی مالش مین زیادہ اہتمام کیا جاوے تاکہ تمام اعضا مین یہ بات پیدا ہو جاوے
کبھی مالش اور وہ بالشدت ہر وقت نرم کے مفید ہوتا ہے بدن مین خشکی پیدا کرنے کے رطوبت کو مفاصل کی طرف روان ہوکر آنے سے منع
کرتا ہے **فصل پانچوین بیان مین استحمام اور حمام کے** فصل سابق مین جس شخص کے واسطے ریاضت کے احکام مذکور ہوے
اوسکو حاجت استحمام محلل یعنی ایسی قسم کا نہانا حمام وغیرہ مین جس سے تحلیل فضول کی حاصل ہو نہین ہے اسلیے اوسکا بدن فضول سے پاک
ہے - حمام کی حاجت اس غرض سے ہوتی ہے کہ بدن کو فائدہ حرارت لطیف کا حاصل ہو اور ترطیب معتدل کا فائدہ ہو اسی جہت سے
واجب ہے کہ یہ لوگ جنکا اوپر ذکر ہوچکا ہے بہت دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین بلکہ آبزن کا استعمال اتنا کرین کہ اونکی جلد سرخ ہوکر پھول جاوے
اور جب تحلل شروع ہو یعنی جلد سمٹنے لگے ترک کردین - ہوا مین نداوت یعنی تری اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ آب شیرین گرد انکے گرایا جاوے چاہیے کہ لوگ
جھٹ پٹ نہا کر حمام سے باہر نکل آئین - ریاضت یافتہ کو چاہیے کہ بہت جلد حمام مین داخل ہو تاکہ استراحت بر وجہ تمام اوسکو حاصل ہو - حمام
کے حالات اور شرائط خوبی اور عمدگی کا اور مقامات مین بخوبی بیان ہوئے ہین اس مقام کے مناسب اسیقدر ہے کہ حمام کے نہانے والون کو چاہیے
کہ درجہ بدرجہ حمام کے مکانات مین داخل ہوون اور آخر کا درجہ جو بہت گرم ہوتا ہے اوسمین اسقدر ٹھہرین جبتک کرب اور اذیت پیدا نہو تاکہ
بوجہ تحلل فضول کے راحت حاصل ہو اور بدن کو آمادگی قبول غذا کی پیدا ہو اور ضعف کے پیدا ہونے سے احتراز کرین اور اسبات سے کہ عطش
شدید اور قوی بہ نسبت مہیات کے پیدا نہو جاوین - جس شخص کو اپنے بدن کی فربہی مطلوب ہو چاہیے حمام مین بعد کھانا کھانے کے داخل ہو
اگر [illegible] ہو [illegible] کا استعمال کرے [illegible] اور اگر سرد مزاج

مسہل فود نجی اور زلالا فلی کا استعمال کرے ۔ اور جسکی خواہش تحلیل اور تسبیل ہو سفر کی ہو چاہیئے کہ بوقت گرسنگی کے استعمال حمام کا کرے اور دیر تک
حمام میں بیٹھے ۔ اور جو شخص فقط حفظ صحت کا قصد کرے حمام میں نہار منہ نہ جاوے بلکہ بعد ہضم غذا کے معدے اور کبد میں داخل ہو جاوے اگر بہت
حمام میں جانے سے خوف غشیہ ہو تو اسکا علاج قبل دخول حمام کے کوئی لطیف شئے تھوڑی سی کھالے ۔ گرم مزاج اور صفراوی بدون ایسی تدبیر
داخل حمام میں نہیں ہو سکتا اور بالخصوص اخیر کا درجہ جو نہایت گرم ہے اوسمین داخل ہونا ایسے شخص کا حمام سے بہت اچھا نشہ ان لوگوں کا
یہ ہے کہ آب فواکہ خواہ گلاب میں روئی بھگو کر کھائیں بعد حمام سے نکلنے کے سرد چیز کے پینے سے پرہیز کرنا چاہیئے اور حمام کے اندر بھی سرد چیز پینا
بچنا چاہیئے اسلیئے کہ اوس وقت مسامات تمام بدن کے کھلے ہوئے ہوتے ہیں فوراً اثر برودت ظاہری کا اعضائے رئیسہ تک پہونچیگا اور قوتوں کو
فاسد کردیگا ۔ اسی طرح جو شئے بہت گرم ہو اوسکا بھی استعمال ایسے وقت پر ناجائز ہے اس خوف سے کہ بہت جلد اعضائے رئیسہ تک اثر
ہو کر سل یا دق پیدا کرتی ہے ۔ اسیطرح واجب ہے کہ یکایک ننگے حمام کے باہر نکلو اور نہ بعد حمام سے نکلنے کے سر کھولے اور نہ بدن کو سردی یا ہوا سے بچانے کی بابت ضرورت
ہے کہ فصل شتا میں اگر حمام سے نکلے روئی دار وغیرہ کپڑے میں خواہ اونی لباس میں بدن کو چھپائے ۔ جو شخص تپ میں گرفتار ہو تو نوبت کے
دن اوسے حمام کرنے سے پرہیز واجب ہے ۔ اسیطرح جسکو تفرق اتصال یا ورم عارض ہو ۔ اوپر بیان ہو چکا کہ حمام سے تسخین اور تبرید
اور ترطیب اور خشکی حاصل ہوتی ہے نافع بھی ہے اور مضر بھی ۔ منافع حمام کے نیند پیدا کرنا ۔ مسامات کھولدینا ۔ جلا یعنے چرک کا دفع کرنا ۔ تحلیل فضول کے
تمام مادہ کا نضج دینا ۔ غذا کو ظاہر بدن کی طرف جذب کرنا ۔ حمام تحلیل میں اوسی چیز کی اعانت کرتا ہے جسکے تحلل ہونے کا قصد ہو اور جس فضلہ
کے دفع کا ارادہ ہو اوسیکا اسہال کرتا ہے ۔ ماندگی کو دور کرتا ہے ۔ حمام سے اتنے ضرر ہوتے ہیں اگر افراط ہو ۔ ضعف قلب پیدا کرتا ہے
اور غشی اور متلی بھی افراط حمام سے پیدا ہوتی ہے ٹھہرے ہوئے مادہ کی تحلیل ہو جاتی ہے اور آمادہ تعفونت ہو جاتا ہے اور اوس مادہ کو نکل جانے
اور اعضائے ضعیفہ پر گرنے کو آمادہ کرتا ہے بانیوجہ اعضائے ظاہری اور باطنی میں اورام پیدا ہوتے ہیں مختصر بیان سرد پانی سے
نہانیکا سرد پانی سے نہانا اوسی شخص کو مناسب ہے کہ جسکی تدبیر ہر قسم کی درجہ نہایت پر پہونچی ہو بھی اوسکا اصلی درجہ میں ہونا بہت بھی
اوسکی بدرجہ غایت ہو ۔ سختہ بدن کمال خوبی پر فصل موافق مزاج بدن کے تخمہ نہو اور قے بھی نہوتی ہو اور نہ اسہال ہو اور نہ مرض سہر
میں مبتلا ہو ۔ اور نہ اوسکے بدن میں نوازل کی شکایت ہو ۔ نہ لڑکا ہو نہ بڈھا ۔ ایسے وقت میں کہ بدن میں اوسکے حرارت اور چالاکی ہو
کبھی سرد پانی سے غسل بعد نہانے کے گرم پانی سے کیا جاتا ہے ۔ جلد بدن کی تقویت کے واسطے اور حرارت کو اندر بدن کے بند کرنے کی غرض
سے اگر اس غرض سے نہانا منظور ہو چاہیئے کہ پانی میں اشد برودت نہو بلکہ باعتدال برودت ہونی چاہیئے اور کبھی استعمال غسل کا بعد
ریاضت کے بھی آب سرد سے ہوتا ہے چاہیئے کہ قبل اسکے مالش سخت کیجائے اگر تیل کی مالش کریں بر طبق عادات کے زیادہ سختی مناسب
نہیں ہے ۔ اور ریاضت بعد دلک اور مالش روغن کی معتدل ہونی چاہیئے اور بہ نسبت دلک معتاد کے تھوڑی تھوڑی ۔ اور بعد ریاضت
کے کہ آب سرد سے نہانا اسطرح چاہیئے کہ دفعتہً کل اعضا میں پانی پہونچ جاوے اوسکے بعد تھوڑی دیر بھیگے بدن سے ٹھہرنا چاہیئے جبتک نشاط
باقی رہے اور تحمل ہو سکے اور قبل پیدا ہونے پھریری کے پھر جب یہ شخص نہانے سے فارغ ہو جیسا ہم بیان کرتے ہیں اوسکی غذا میں
زیادتی اور شراب میں کمی کرنی چاہیئے اور اسکا خیال کرنا چاہیئے کہ کتنی دیر میں بدن کا رنگ بحال خود عود کرتا ہے اور گرمی بدستور آجاتی
ہے اگر جلدی بدن میں گرمی آجاوے اور رنگ بدن کا بدستور ہو جاوے معلوم ہوگا کہ ٹھہرنا آب سرد میں بقدر معتدل اور مناسب تھا اور
اگر دیر میں یہ کیفیت پیدا ہو جاننا چاہیئے کہ بمقدار مناسب سے زیادہ غسل کیا گیا دوسرے دن اوسی حساب سے کمی کرنا چاہیئے اور [illegible]

مالش کیا اور نگسا اور حرارت سکے لپٹ آئی کہ وہ مارہ آب سرد میں داخل ہوتے ہیں — جس شخص کا ارادہ اسکے استعمال کا ہو چاہئے
کہ بتدریج اسکی ابتدا کرے پہلے پہل جو دن گرمیوں میں سب سے زیادہ گرم ہو اوسکی ٹھیک دوپہر میں اسکا استعمال کرے اگر خیال رہے کہ
اوس دن ہوا نہ چلتی ہو اور بعد جماع اور قبل ہضم طعام اور بعد قے یا کسی دوسرے استفراغ کے اور بعد ہیضہ کے اور بعد بیداری شب کے اسکا استعمال جائز نہیں ہے اور یہی بہتر
ضعیف ہو بدن یا ہو گا اور بعد ریاضت مناسب نہیں ہے مگر اوس شخص کو جو نہایت قوی ہو وہ البتہ آب سرد سے غسل ہر حسب بیان بالا کریگا — آب سرد سے نہانا جس طرح
سے بدن کو ہوا حرارت غریزی کو بطرف اندرون جسم کے دفعتہً داخل کرتا ہے اور ضعیف کرتا ہے اوسکے بعد تقویت حرارت غریزی کے سبب سے
اور ظہور کے دوبارہ نسبت منفعت کرتا ہے یعنے جسقدر آب سرد کے نہانے سے ضعف پیدا ہوتا ہے اوس سے دو چند قوت پیدا ہوتی ہے

فصل چھٹی بیان میں تدبیر ماکول کے — جو شخص اپنی حفظ صحت کا طالب ہو اوسے واجب ہے اس بات میں کوشش کرے
کہ اوسکی غذا کوئی شے غذا سے دوائی سے نہ ہو جیسے ترکاری اور فواکہ وغیرہ اسلیے کہ ایسی غذائیں جو لطیف ہیں خون کو جلا دیتی ہیں اور جو غلیظ
ہیں بلغم پیدا کرکے بدن میں گرانی بڑھاتی ہیں بلکہ واجب ہے کہ غذا اپنی گوشت سے مقرر کرے [illegible] گوشت بکری کا یا گوساله یا مرغ کا اور
روٹی گیہوں کی ایسے گیہوں جو اور چیزوں کی آمیزش سے پاک ہوں اور لیاقت کہ گیہوں ہوں جن میں کوئی آفت اچھی اور مٹھاس [illegible]
ہو [illegible] میٹھی چیز مزاج کے مناسب ہے اور شراب جو خوشبودار اور پاکیزہ ہو اسکے ہو اور کوئی چیز کھانے پینے میں استعمال نہ کرنی چاہیے کہ سبیل علاج
بالقدم بالحفظ اسکے لیے پہلے سے حفظ صحت کی تدبیر کرنی — فواکہ میں جو چیز بہت مشابہ غذا ہے انجیر اور انگور جو خوب پختہ ہو گیا ہو اور [illegible] اور ان
مقامات میں جو ان چیزوں کے کھانے کے عادی ہوں اگر ان چیزوں کے کھانے سے بد ہضمی [illegible] پیدا ہوں اور اونکا استفراغ بہت
جلد کرنا چاہیے کھانے کا عام قاعدہ یہی ہے کہ جب خوب بھوک معلوم ہو اوسوقت کھانا چاہیے اور بھوک کو ٹالنا نہ چاہیے اور تکلیف بھوک
کی اور کھانا بشرطیکہ سچی بھوک ہو اچھا نہیں ہے اور مست اور بیہوش لوگوں کے ایسی جھوٹی بھوک ہو یا تخمہ والوں کی سی بھوک نہ ہو اسلیے
کہ بھوک پر صبر کرنا ہو سے میں اخلاط ردی اور صفرا بدی پیدا کرتا ہے — جاڑوں میں گرم کھانا اور گرمیوں میں سرد یا ایسا کھانا جو ٹھنڈا
گرم ہو [illegible] گرم یا ٹھنڈا ہونا کھانے کا باندازہ تحمل اور گوارا ہونیکے ہے — یہ بھی جاننا چاہیے کہ طیار بدن کے واسطے شکم
ہونے سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے ایسا آدمی شکم سیر اگر ہمیشہ رہے آخرکار بوقت قحط سالی کے جوع کلبی پیدا ہوتی ہے — اور دبلے آدمی کا
بھوکا رہنا اسی طرح برا ہے مگر اسکی برائی زیادہ ہے — ہمنے ایک جماعت کثیر ایسی دیکھی ہے کہ قحط سالی میں کھانیکی اوسپر تنگی ہوئی جب
قحط برطرف ہوا اور کھانا بالفراغت اونہیں میسر ہوا بدن اونکے اخلاط سے بھر گئے اور مر گئے علاوہ بریں بدخوری اور بشدت امتلا سے معدہ
ہر وقت میں قاتل ہے کھانے سے ہو یا شراب سے پس بہت سے آدمیوں کو دیکھا ہے کہ بوجہ امتلا معدہ خناق میں مبتلا ہوئے اور جو
اگر براہ خطا کوئی غذا یا دوائی سے مستعمل ہو اوسکے ہضم اور [illegible] کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور جس سوء مزاج کے واقع ہونے کی امید
اوسکا دفع باستعمال ضد اوس چیز کے جسکے استعمال غذا سے مذکور کے کرنا چاہیے تاکہ غذا سے دوائی کا ہضم ہو جائے — مثلاً غذا سے دوائی اگر
سرد ہو جیسے ککڑی اور کدو اوسکے تعدیل گرم چیز سے جیسے لہسن اور گندنا وغیرہ سے کرنی چاہیے اور اگر غذا سے دوائی گرم ہو سرد چیز سے
اوسکی تعدیل کرنی چاہیے جیسے ککڑی اور بقلۃ الحمقا یعنے خرفہ سے اگر غذا یا دوائی ایسی ہو کہ اوسکے استعمال سے سدے پڑنے کا خوف ہے
بعد اوسکے ایسی چیز کا استعمال کرنا چاہیے جو تفتیح سدہ کی کرکے اوسکا اخراج کر دے اور بعد اخراج سدے کے کچھ دیر بھوکا رکھنا چاہیے
کہ اوسی زمانہ میں کوئی چیز نکھائے — جو شخص آرزومند اپنی صحت کا یقینا ہو چاہیے کہ بے اشتہا سے صادق کے کچھ کھائے اور [illegible]

معدہ اور اوسکی آنتین غذای اول سی خالی ہو جائین اسلیے کہ بہت مضر حال بدن یہی ہے کہ ایک غذا پر دوسری غذا داخل کرین کہ ابھی پہلی غذا پختہ اور
ہضم نہو چکی ہو۔ اسیطرح کوئی چیز مضر تخمہ سے زیادہ نہین ہے خصوصاً جو تخمہ غذای ردی سے پیدا ہوا اسلیے کہ تخمہ جو غذای غلیظ سے پیدا ہوتا ہے وجع مفاصل
اور درد گردہ اور ربو اور نقرس اور خرابی طحال اور جگر کی اور امراض سوداوی پیدا کرتا ہے اور اگر تخمہ غذای لطیف سے پیدا ہو حمیات حادہ خبیثہ اور امراض
کرم ردی پیدا ہوتے ہین۔ کبھی بنظر ضرورت کہ ایک طعام دوسرے طعام کے ہمراہ ایسی چیز جو ساتھ طعام کے ہو داخل کرنے کی حاجت ہوتی ہے جیسے
کوئی شخص تیز غذا مثلاً شوربا کا استعمال کرے اور اوسکے پیچھے بعد اتنے زمانہ کے کہ ابھی پہلی غذا کا ہضم کامل نہوا ہو غذای مرطب جیسے بھیجی کھالیتا ہے ایسا
تدبیر سے پہلی غذا کا کیموس درست ہو جاتا ہے ایسے شخص کو یہی تدبیر کافی ہوتی ہے اور اوسکو ریاضت کی کچھ حاجت نہین ہوتی ہے بخلاف اسکے حال
اوس شخص کا ہے جو بعد غذای سریع الہضم اور تیز کے غذاے غلیظ کا استعمال کرے۔ خفیف حرکت کرنا کھانے کے بعد غذا کو معدے مین ٹھہرا دیتا ہے
خصوصاً اس شخص کا ارادہ ہو کہ بعد کھانے کے سو رہے۔ جو اعراض نفسانی یا حرکات بدنی کہ اوس سے گرانباری پیدا ہو ہضم غذا کو منع کرتے ہین واجب ہے
کہ جاڑے مین ایسی غذا جسمین غذائیت کم ہے نکھائی جائے جیسے ترکاری بلکہ وہی غذا اس فصل مین کھانی چاہیے جسمین غذائیت زیادہ ہو وہ غذا
جو مسمن ہوتی چاہیے اور ایسی غذا کہ اوسکا اکتناز بدن مین زیادہ ہو یعنی بدن مین خوب چسپیدہ ہو۔ اور گرمیون مین غذا اوسکے برخلاف
چاہیے اوسکے بعد واجب ہے کہ دونون قسم کی غذا سے بالکل معدے کو ممتلی نکر دے کہ اوس سے زیادہ کی جگہ باقی نرہے بلکہ کھانے سے اوسوقت
ہاتھ کھینچنا چاہیے کہ ابھی تھوڑی سی بھوک باقی ہو۔ تھوڑی سی بھوک بعد کھانے کے باقی رہنا مقتضای جوع سے ہے بعد ایک گھنٹہ کی جاتی رہتی
ہے۔ یہی ضرور ہے کہ غذا مین عادت کا لحاظ رہے اسواسطے کہ بدتر خورش یہ ہے جس سے معدہ بھاری ہو جائے اور بدتر شراب وہ ہے
کہ جسکی مقدار اعتدال سے بڑہ کر معدے مین طغیان پیدا کرے اگر ایک دن کھانے پینے مین زیادتی ہو دوسرے دن بھوکا رہنا چاہیے اور
ایسے مکان مین سونا چاہیے جسمین گرمی اور سردی نہو اگر نیند نہ آئے آہستہ آہستہ ٹہلے اور بیچ مین ٹہلتے ٹہلتے ٹھہر جائے لیکن نہ استراحت کرے
تھوڑی سی شراب خالص پیے۔ **روفس حکیم کا قول** ہے کہ مین ایسے چلنے اور ٹہلنے کو پسند کرتا ہون خصوصاً بعد اوس غذا کے
جو ہیچ کہ کھائی جائے کہ ایسی غذا حرکت اچھی طرح سے مقامات عشا نامی رگ کو ہضم غذا پر آمادہ کرتی ہے۔ واجب ہے کہ کھانے کے بعد
تھوڑی دیر داہنی کروٹ لیٹکر اوسکے بعد بائین کروٹ لیٹکر سوئے بعد اوسکے داہنی کروٹ لے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چادر اوڑہ لینا اور
تکیہ رکھنے سے زمین سے بلند ہونا ہضم پر معین ہے۔ حاصل یہ ہے کہ وضع اعضا کی نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو یعنی سرہانا اونچا اور پائنتی
نیچی ہو۔ مقدار کھانے کی بحسب عادت اور قوت کے مختلف ہے۔ صحیح القوت کی غذا کی مقدار یہ ہے کہ بعد کھانے کے اوسکے جسم مین
گرانی پیدا نہو اور نہ سینہ مین تمدد عارض ہو نہ پیٹ مین نفخ اور قراقر اور نہ پیٹ بالکل پر ہو جائے اور نہ بعد کھانے کے متلی عارض ہو
اور نہ شہوت کلبی اور نہ سقوط اشتہا اور نہ کندی ذہن اور نہ بیداری اور نہ کھانے کی بو ڈکار مین بعد تھوڑی دیر کے اور جس غذا کا مزا
بعد زمانہ دراز کے ڈکار مین پایا جائے وہ غذا بہت بری ہے۔ کبھی طعام کے معتدل ہونے پر اسطرح پر بھی دلالت ہوتی ہے کہ بعد کھانے
کے نبض عظیم اور نفس صغیر نہو جائے اسلیے کہ اکثر بجہت مزاحمت معدے کے واسطے حجاب کے نفس مین تنگی ہوتی ہے پس متواتر ہو جاتا
اسی جہت سے قلت کی حاجت ہوا کی زیادہ ہوتی ہے پس نبض عظیم ہو جاتی ہے لیکن اگر قوت ضعیف ہو اوسوقت نبض کا عظیم ہونا کچھ ضرور
نہین ہے جس شخص کو بعد کھانا کھانے کے کسی طرح کی گرمی معلوم ہو چاہیے کہ دفعۃً کھانا نکھائے بلکہ تھوڑا تھوڑا کھائے تاکہ بجہت امتلاء کے
لرزہ کی کیفیت پیدا نہو اور اوسکے پیچھے گرمی قوی تپ کے مانند عارض نہو جسوقت کھانے مین گرمی ہضم کی پیدا ہو۔ اور جو شخص قدر

ضروری غذا کے ہضم سے عاجز ہو چند اوقات مین تھوڑی تھوڑی غذا اوسکو کھانی چاہیے — سوداوی مزاج کا آدمی غذا کے ترطیب کا محتاج زیادہ
ہوتا ہے اور زیادہ گرم غذا نہونی چاہیے — اور صفراوی مزاجکی غذا سرد و تر ہونی چاہیے — اور جس شخص کے بدن مین خون کم پیدا ہوتا ہو
اوسکو ایسی غذا چاہیے جسمین تھوڑی سی سردی ہو اور غذائیت اوسمین کم ہو — اور جس شخص کے بدن مین خون بلغمی پیدا ہوتا ہو اوسکو
ایسی غذا چاہیے جسمین گرمی اور تلطیف ہو اور غذائیت کم ہو — ہر ایک غذا کے واسطے ایک ترتیب خاص ہے کہ اوسکی مراعات بحافظ صحت
کو واجب ہے کہ رقیق سریع الہضم غذا کو بعد قوی اور سخت غذا کے نکھائین اسلیے کہ سریع الہضم قوی غذا سے پیشتر ہضم ہوکر اوسپر ترقی رہیگی
اور اوسکو راہ نفوذ کی نملیگی پس متعفن ہوکر خود بھی فاسد ہو جائیگی اور جو چیز اس سے ملی ہوئی ہے اوسکو بھی فاسد کردیگی البتہ ایک خاص طور پر
ایسی غذا کا استعمال بعد بطی الہضم غذا کے ہوسکتا ہے جو ہم آگے لکھتے ہین ایضاً ایسا کھانا کہ سریع الہضم نکھانا چاہیے کہ اوسکے پیچھے بہت جلد
قوے اور سخت کھانا کھایا جاے اسلیے کہ بوجہ اسکے دسومت کے یہ تو امعا تک ہضم ہوکر اوتر آئیگا اور سخت اور بطی الہضم کھانا قبل ہضم ہونیکے
بوجہ دسومت کے اوسکے ساتھ اوتر آئیگا اور باعث فساد کے ہوگا — مچھلی وغیرہ بعد ریاضت کے جس سے تعب پیدا ہو نکھانی چاہیے کہ خود فاسد
ہوجاتی ہے اور اخلاط کو فاسد کردیتی ہے — بعض لوگ ایسے ہین کہ اونکو قابض چیز کا استعمال قبل طعام کے جائز ہے جیسے وہ شخص کہ اوسکے
معدے مین رخاوت یعنی ڈھیلا پن ہو ایسا کہ اوسکے معدے سے طعام بہت جلد اوتر جاتا ہو اور بقدر زمانہ ہضم ہونے کے نہ ٹھہرتا ہو — یہ بھی
واجب ہے کہ ہمیشہ معدے کا حال اور اوسکے مزاج مین تامل صحیح کیا جاے — بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اونکے معدے مین غذائی لطیف
سریع الہضم فاسد ہو جاتی ہے اور قوی غذا بطی الہضم اچھی طرح سے ہضم ہو جاتی ہے یہ وہی شخص ہے جسکا معدہ آتشی مزاج ہے یعنی گرم
ہے اور بعض آدمیونکا حال اسکے برعکس ہے یعنے بطی الہضم غذا اوسکے معدے مین فاسد ہوتی ہے اور سریع الہضم بخوبی ہضم ہو جاتی ہے
ہر ایک کی تدبیر موافق اوسکی عادت کے کرنی چاہیے — شہرون کو بھی بہ نسبت غذا کے خصوصیت ہے — ہر قسم کے پیشہ اور مزاج کو
خصوصیت اقسام غذا سے ہو اگرچہ وہ خارج قیاس سے ہے لیکن اوسکو یاد رکھنا چاہیے اور تجربہ کا حکم قیاس پر غالب جاننا چاہیے
اکثر ایسی غذا جو کسی شخص کی عادت ہوتی ہے اوسمین ایک قسم کا ضرر ہوتا ہے بہ نسبت اوس غذا کے جو عمدہ ہو اور اوسکی عادت نہو
ہر ایک صحت اور مزاج صحیح کے واسطے ایک غذا مناسب ہے جو اوسکے مشابہ ہے اگر تبدیل دونون کی منظور ہو یہ بات بالضد حاصل
ہوتی ہے — بعض آدمیون کو بعض قسم کی اچھی غذائین مضر ہوتی ہین جو شخص بری غذا کھاکر اوسکو ہضم کرلے چاہیے کہ اپنی قوت
معدے پر نازان نہو کہ عنقریب بعد تھوڑے زمانے کے اوسکے بدن مین ایسے اخلاط ردی پیدا ہونگے جن سے مہلک بیماریان واقع
عارض ہونگی — اکثر وہ شخص جنکے بدن مین اخلاط ردی ہون اچھی غذاون کے کھانے کا محتاج ہوتا ہے خصوصاً اگر بجہت ضعف کے
متحمل اسہال کا نہو اور جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اور تحلل با آسانی ہوتا ہو واجب ہے کہ اوسکو غذائی سریع الہضم دیجاوے علاوہ یہ کے
کہ جن بدنون مین تحلل ہوتا ہے اونکو تحمل خلا اور مخالف غذاون کا زیادہ ہوتا ہے اور اندرونی اسباب بدن سے اونکو ضرر کمتر پہونچتا ہے
اور اسباب خارجی سے ضرر اونکو زیادہ پہونچتا ہے — اور جس شخص کو بدن مین گوشت زائد ہو اور تناوری اور آسودہ حالی مین ہو تاکہ
کو فصد کی عادت ڈالیے — اور اگر مزاج اوسکا مائل بہ برودت ہو جوارشات اور اطریفلات گرم کا اکثر استعمال کرتا ہے اور اون چیزونکا
جنکا خاصہ یہ ہے کہ معدہ اور امعا اور وردہ جداول جو قریب ان دونون کے ہین اونکا تنقیہ کرتی ہین — بدترین امور یہ امر ہے کہ مختلف
غذاونکو ساتھ ہی کھائے اوسکے بعد یہ بھی زیادہ برا ہے کہ کھانا کھانے کی مدت طولانی ہو اسلیے کہ جو شخص کھانا دیر تک کھایا کرتا ہے

وہ غذا جو پہلے کھائی ہے قریب ہضم کے جب ہوتی ہے اوسوقت پچھلی غذا اوس سے جا کر ملتی ہے اس سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ ہضم
میں اجزا غذا کی یکسان باقی نہیں رہتی ۔ ایک یہ بھی ضروری بات قابل جاننے کے ہے کہ غذا وہی بہت اچھی ہے جو زیادہ لذیذ ہو کیونکہ
کہ معدہ اوسکو زیادہ قبول کرتا ہے اور قوت اوسکو بخوبی جذب کرتی ہے بشرطیکہ وہ غذا کی لذیذ جوہر میں اچھی ہو اور کل اعضا کی تشخیص
وسالم معدل ہے ہو گا حال ہے کہ اگر مزاج اعضا کی رئیسہ کے مناسب اوس غذا کی تشخیص ہوں یا وہ غذا جو رئیسہ کے مزاجوں کی مخالف ہو
اور جگر مخالف معدہ کے ہو زائد مخالفت طبعی سے اسکی طرف التفات کیا جائیگا ۔ منجملہ اسکے طعام لذیذ کہ بضرورت ہے کہ اوسکو کم
کھا سکتے ہیں ۔ پیٹ بھر کھانے کی ترکیب مناسب یہ ہے کہ ایکدن ایک ہی مرتبہ اور دوسرے دن دو مرتبہ صبح و شام کھاوے اور
اسمیں رعایت کی بہت ضرورت ہے پس جس شخص کو دو مرتبہ کھانے کی عادت ہو اگر ایک وقت کھاوے گا ضعیف ہو جائیگا اور قوت میں
سستی آجائیگی بلکہ واجب ہے کہ اگر ضعف ہضم اوسکو عارض ہو کھانا ہو جسب عادت کے دو ہی مرتبہ کھاوے لیکن کم کم ۔ اور جس شخص کی
عادت ایک وقت کھانے کی ہو جیسے روزہ دار اور وہ دو وقت کھانا اختیار کرے ضعف اور کسل اور استرخا ہو اوسکو عارض ہوگا اور دونوں
وقت کا کھانے والا جو اگر دن کے کھانے پر اکتفا کرے ضعیف ہو جائیگا اور رات پر اکتفا کریگا کھانا بخوبی ہضم نہوگا اور لطفی ذکا اور
خبث النفس اور تپلی اور تلخی دہن اور نرمی شکم پیدا ہوگی اسلیے کہ وہ اپنے معدے پر ایسی چیز وارد کرتا ہے جسکا معدہ خوگر نہیں ہے اور وہ
چیز عارض ہوگی جسکی برائی ظاہر ہے خلاصہ یہ ہے کہ اوسکی غذا ہضم نہوگی بہت اون ولائل اور عوارض کے جو آگے مذکور ہوتے ہیں
منجملہ اون عوارض کے اس شخص کو چین اور بیتابی اور درد فم معدہ کا اور لذیع عارض ہونگے اور ایسا معلوم ہوگا کہ اسکی آنتیں اور اوجہ
لٹکی ہوئی ہیں اور ان اعضا میں بجای خود انقباض اور تنفس پیدا ہوتا ہے ۔ بول و براز میں اس شخص کے سوزش رہیگی کبھی یہ
بوجہ انصباب صفری کے طرف معدے کے عارض ہوتا ہے یہ کیفیت اون ابدان کی ہے جو صفراوی مزاج ہیں اور اکثر یہ کیفیت
صفراوی مزاج ہونے سے کے پیدا ہوتی ہے نہ اسلیے کہ تمام بدن پر صفرا غالب ہو ۔ نیند میں ایسے شخص کو فساد ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات
کسلمند رہتا ہے ۔ جن لوگوں کے معدے میں صفرا بکثرت مجتمع ہوتا ہے اونکو حاجت تھوڑی تھوڑی غذا چند چند کھانے کی ہوتی ہے
اور ایسی غذا اونکو درکار ہے جسمیں قوت تغذیہ کی بسرعت ہو اور قبل نہانے خواہ حمام کرنے کے اونکو غذا درکار ہے سوا اسکے
ہیں اونکو واجب ہے کہ ریاضت اور حمام کرکے کھانا کھائیں اور اہتمام سے غذا کو مقدم نکریں ۔ جس شخص کو حاجت ریاضت سے پہلے
کھانے کی ہو چاہیے کہ تنہا تھوڑی سی روٹی کھاوے جسکا ہضم قبل شروع ریاضت کے ہونے لگے اور جس طرح حرکت قبل طعام کے ضرور ہے
کہ ضعیف نکرنی چاہیے اسی طرح بعد طعام کے واجب ہے کہ حرکت نرم کیجاوے ۔ اور جس شخص کو شہوت فاسد ہو خواہ اوسکی خواہش
تیز کھانے کی طرف ہو اور میٹھے اور چرب کھانے کو سوکھ کر چھوڑ دے اور نہ کھاوے اوسکی اصلاح شہوت کی واسطے اس سے بہتر کوئی بات
نہیں ہے کہ مچھلی کھا کر سکنجبین اور مولی وغیرہ سے قے کرے ۔ ضرور ہے کہ کوئی شخص بعد نکلنے حمام کے فوراً کسکو وغیرہ نکھاوے بلکہ صبر کرے
اور تھوڑی دیر ٹھہرے ایسے آدمیوں کے واسطے مناسب یہی ہے کہ دن و رات میں ایک مرتبہ کھائیں ۔ مناسب نہیں ہے
کہ بعد کھانے کے سوویں حالانکہ غذا ابھی معدے کے اوپر ٹھہری ہوئی ہے اور معدے سے اوتری نہیں ہے ۔ اسی طرح ضرور ہے
کہ بعد طعام کے سخت حرکت سے پرہیز کریں اسلیے کہ ایسی حرکت سے نفوذ غذا کا قبل ہضم کے ہو جاتا ہے یا غذا معدے سے نیچے
ڈھلک جاتی ہے بالجملہ معدے کے اوسکا مزاج فاسد ہو جاتا ہے ۔ کھانا کھانے کے بعد بہت سا پانی اسقدر نہ پینا چاہیے کہ وہ ...

جو ہم معدہ اور غذا کے جدائی پیدا کرے اور غذا کی حرارت کو بجھاوے بلکہ پانی پینے مین بعد غذا کے اتنی انتظار کرنا چاہیے کہ غذا
معدے سے نیچے اوتر جاوے ۔ اسکی شناخت اس طرح ہوتی ہے کہ پیٹ کے اوپر کے اعضا سبک ہوجاتے ہین اور اگر پیاس کی وجہ سے
بیتابی ہو جاوے تو چوس چوس کر تھوڑا سا سرد پانی پیے اور جتنا سرد زیادہ ہوگا تھوڑی مقدار اوسکی پیاس بجھانے مین کافی ہوگی ۔ اتنی
قلیل مقدار سے قوت معدے کی خوشحال اور مجتمع ہوجاتی ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر کھانا کھانے کے بعد پانی پیے تو درمیان اوس مدت
کے جسمین کھانا کھاتا ہے بلکہ بعد فارغ ہونے کے اسوقت اسیقدر پانی پینا چاہیے جو طعام کے واسطے نافع ہے ۔ سہانا
صبر کرنا اور نیند پر کھانا کھانے کی اون لوگونکو مفید ہے جنکا مزاج سرد و تر ہے ۔ اور جنکا مزاج گرم ہے اونکو مضر ہے ۔ اسیطرح بھوک پر صبر
کرنا بنسبت دونون کے ۔ گرم مزاج والونکو بھوک پر صبر کرنے سے ضرر پیدا ہوتا ہے کہ صفرا اونکے معدے پر گرتا ہے پھر جب کچھ کھاتے
ہین معدے مین فاسد ہوجاتا ہے اونکو خواب اور بیداری مین وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو اوپر بیان ہوئے اوس شخص کی حالت
جسکے معدے مین غذا فاسد ہوجاتی ہو ۔ ایضا اشتہای طعام بھی انکی فاسد ہوجاتی ہے اسوقت ایسی چیز کا پینا واجب ہے جو اس خرابی سے
بچاوے اور طبیعت مین نرمی پیدا کرے اور خود بھی سبک ہو جیسے آب جو یا تھوڑی سی شیر خشت جب اشتہائے طعام بحال خود عود کرے
اور پوری ہوجاوے اوسوقت انکو کھانا مناسب ہے ۔ علاوہ یہ ہے کہ جنکا مزاج اصلی مرطوب ہے تحلل اونکے بدن مین بہت جلد ہوتا ہے اور
اونکو بھوک پر صبر بنسبت خشک مزاج والون کے کم ہوتا ہے ہان اگر رطوبت زائد رطوبت اصلی سے انکے اعضا مین بھری ہو اور وہ
رطوبت اچھی ہو اور انکے بدن کے موافق ہو اوس رطوبت کو طبیعت انکی بدن کی غذای تام بالفعل کردے اوسوقت البتہ مرطوب
مزاج بھوک پر صبر کرسکتا ہے ۔ شراب کا پینا کھانے پر نہایت مضر ہے اسلیے کہ شراب سریع الہضم ہے اور بہت جلد نفوذ کرتی ہے
پہلے وہ ہضم ہوجائیگی اور کھانا ہضم نہوگا اس جہت سے سدے پڑجائینگے اور عفونت پیدا ہوگی ۔ علاوہ اس کی جہت سے بہت جلد سدے
پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ طبیعت شیرینی کو قبل ہضم کے جذب کرلیتی ہے اور سدے پڑنے سے اکثر امراض پیدا ہوجاتے ہین منجملہ اونکے استسقا ہے ۔
ہوا اور پانی کا غلیظ ہونا خصوصا اگر میوے بھی طعام کو فاسد کردیتا ہے ایسے وقت کھانے کے اوپر پانی ملی ہوئی شراب پینا کچھ مضر نہین ہے خواہ گرم پانی ہو
عود اور مصطگی ملی ہوئی ہو پینا چاہیے ۔ جس شخص کے احشا گرم اور قوی ہون اسوقت طعام غلیظ کھاتا ہے اکثر کھانے کے بعد ریاح پیدا ہوتی ہین
جو معدے اور گرد معدے کے تمدد پیدا کرتے ہین اور مرض مراق اسی قسم سے ہے کہ غذا مین دخانیت کی جہت سے ریاح پیدا ہوتی ہین ۔ جسکا معدہ
خالی ہو اگر کوئی شئے لطیف کھاوے فورا معدہ اوسکو قبول کریگا پھر اگر ایسی ہی کوئی غذا غلیظ کھاوے معدہ اوس سے متنفر ہوگا اور ہضم نکریگا پس
فاسد ہوجائیگی ہان اگر لطیف اور کثیف کے درمیان مین اسیقدر جہالت نہو بہتر ہے کہ ایسے وقت خالی معدے مین غذای غلیظ کو مقدم کرے اور تھوڑی
تھوڑی کھاوے پس معدہ اسوقت مین غذای لطیف سے نفرت نکریگا اگر کوئی شخص کھانے مین افراط کرے اور جو غذا معدے مین پہونچتی ہے اوسکو کوئی
حرکت قوی ہلاوے یا بوجہ استعمال شیر یا شربت کے اوسمین تشویش پیدا ہوجاوے چاہیے کہ فورا قے کرے اگر قے نہو سکے یا نکرے گرم پانی تھوڑا سا پیے
اسکی جہت سے ابتدای بد طرفت ہوجائیگی اور غذا منحدر ہوگی اور آنکھ جھپکنے لگیگی چاہیے کہ لیٹ کر سوے جتنی دیر تک چاہے اگر اس تدبیر سے
بھی آرام نہو یا میسر نہو تامل کرے اگر طبیعت کو ایسا پاوے کہ اس کیفیت کو دفع کردیگی اوسی پر قناعت کرے اور نہین تو طبیعت کی اعانت
ایسی چیز سے کرے جو باسانی روانی شکم پیدا کرے ۔ گرم مزاج اطریفل مسہل یا گلقند اور صعتر مربے یعنے پروردہ اور سرد مزاج مثل معجون کمونی اور
معجون شہریاران اور معجون تمری کا استعمال کرین ۔ پینے کی چیزون سے اگر بدن مین امتلا پیدا ہو بہتر ہے بنسبت اسکے کہ کھانے کی چیزون سے

بہتر ہے کہ زیادہ کہانے کے بعد [illegible] القنابری چبائے یا نصف درم ایلوا اور نصف درم علک الانباط یعنی گوند پستی کی درخت کا ایک آ
بورہ ارمنی کا استعمال کرے۔ اور اس سے بھی بہتر یہ دوا ہے کہ دو یا تین حبہ کے برابر علک البطم اور کبھی اسکے برابر بورہ ارمنی بھی شریک کرے تو بہت
سب سے بہتر یہ ہے کہ تہوڑی سی افتیمون [illegible] شراب کا استعمال کرین اگر انہین سے کوئی چیز میسر نہو تو وہ ہر تاسہ سویا کرے اور ایک دن غذا ترک
کرے پھر جب طبیعت ساکن ہو جائے گرم پانی سے خواہ حمام مین نہائے اور سینک کرے اور لطیف غذا کا استعمال کرے اگر باوجود ان تدبیرات کی
ہضم ہو اور ثقل اور تمدد اور کسل باقی رہے تو جاننا چاہیے کہ فضول غذائی رگونمین بھرے ہین اسلیے کہ جو غذا سے کثیر یا افراط ہوا کہ جو معدہ مین تو ہضم ہو گیا
ہے مگر رگون مین کم ہضم ہوئی ہے بلکہ رگونمین خام باقی رہ کر تمدد پیدا کرتی ہے اور اکثر رگون کو شگافتہ کرتی ہے اور کسل اور انگڑائی اور جمائی پیدا کرتی
ہے چاہیے کہ علاج انکا ایسی چیز سے کرین جو رگون سے بذریعہ اسہال کے اس فضول کو دفع کرے پھر اگر غذا مین اسقدر افراط نہو کہ یہ اعراض پیدا ہون
بلکہ فقط ایک قسم کی اعیا یعنی ماندگی پیدا ہو جائے چاہیے کہ ایک مدت تک اپنے حال پر ٹھہرا رہے اور کسی قسم کی حرکت بذریعہ علاج کے نکرے تاکہ طبیعت
چھوڑ دے بعد اوسکے اوس قسم خاص ماندگی کا علاج کرے جس طریق سے ہم آگے بیان کرین گے۔ جس شخص کا سن زیادہ ہو جائے اوسکا معدہ
اوتنی غذا نہ قبول کریگا جو بروقت جوانی کے قبول کرتا تھا بلکہ فضول اسکے غذا مین زیادہ پیدا ہونگے پس چاہیے کہ بقدر عادت ایام شباب کے
کہائے بلکہ اوس سے کم۔ جو شخص خوگرفتہ تدبیر غلیظ یعنی زیادہ کہانے کا ہو جسوقت تدبیر لطیف کرے اور کم کہائے جتنی غذا کم کی تھی اوتنی ہوا اسکے
بدن مین داخل ہو گی۔ پھر جب یہ شخص دوبارہ تدبیر غلیظ اختیار کریگا سدہ اسکے بدن مین پیدا ہونگے۔ گرم غذاؤنکی مضرت کا تدارک سکنجبین سے
ہوتا ہے خصوصاً اگر سکنجبین بزوری ہو اسلیے کہ اقسام سکنجبین مین یہ بہت مفید ہے اگر شکر سے بنائی جائے اور اگر شہد سے بنے سکنجبین سادہ کافی ہے
سرد غذاؤن کی مضرت دفع کرنیکے واسطے بعد غذا کے ماء العسل یا شراب العسل اور معجون کمونی کا استعمال کرتے ہین۔ غلیظ غذا کے بعد
حار مزاج ایسی سکنجبین بزوری کا استعمال کرے جسمین تخم بزور فودنج ہو اور سرد مزاج معجون فلافلی اور فودنجی کا استعمال کرے۔ لطیف غذا
سے حفظ صحت زیادہ ہوتی ہے اور قوت کی اعانت اور تجلد کی کم اعانت ہوتی ہے۔ اور غذای غلیظ اوسکی ضد ہے جس شخص کو
حاجت سختی اعضای کی بدن مین پیدا کرنیکی ہو اور اوسکی جہت سے ایسی غذاؤن کا محتاج ہو جنکا کیموس قوی ہوتا ہے چاہیے کہ خوب بھوک
کا انتظار کرے اور بعد ایسی بھوک کے اون غذاؤنمین سے بہت زیادہ نہ کہائے تاکہ خوب ہضم ہو جائین۔ ریاضت کرنے والے آدمی اور
جنکو تعب کثیر ہوتا ہے غذاے غلیظ کے زیادہ متحمل ہوتے ہین اور ایسی غذاؤن کی ہضم پر اونکے نوم قوی اور گہری نیند معین ہوتی ہے لیکن
چونکہ اونکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہے اور تحلل اونکے بدن مین زیادہ ہوتا ہے اونکے جگر غذاے غیر منہضم کو جاذب کرتے ہین جبتک کہ
بخوبی ہضم نہوئے پس وہ لوگ آمادہ ہوتے ہین واسطے امراض مہلک کی آخر خواہ اول عمر مین خصوصاً چونکہ وہ بجہت اپنے ہضم کامل کے
جو نوم طویل سے پیدا ہوتا ہے اوسپر فریفتہ ہوتے ہین اور وہ نیند باطل ہو جاتی ہے اگر آخر کار بیماری متواتر پیدا ہو خصوصاً جسوقت وہ
سن شیخوخت کو پہونچتے ہین۔ فواکہ رطب تعب اور مشقت والے آدمیون خواہ ریاضت والون کو یا جو لوگ زرد رنگ صفراوی مزاج ہون
ایسے ہی لوگونکو مفید ہین اور انکو قبل طعام کھانا چاہیے جیسے خوبانی اور توت اور خربزہ اور آڑو اور آلو بخارا۔ اور اگر انکے سوا
اور چیز بارد رطب سے تدبیر کرین بہتر ہے اسلیے کہ یہ سب چیزین خون مین ایک مائیت پیدا کرتی ہین اوسکی حدت سے خون کو بدن مین جوش
پیدا ہوتا ہے جیسا آب فواکہ خارج مین جوش کیا جاتا ہے اور اگر ایسی چیز سے بالفعل کسیقدر فائدہ بھی مرتب ہوتا ہے لیکن خون کو آمادہ
عفونت کرتی ہے اسی طرح جو چیز خون کو خلط خام سے بہر دے جیسے کہیرا اور ککڑی اسی جہت سے جو لوگ ایسی غذائین کھانے کے [illegible]

مین پیدا ہوتے ہین اگرچہ ابتدا ایمن اونسے برودت حاصل ہوتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خلط مائی مین کبھی یہ بات
عارض ہوتی ہے کہ اوسکا صدید بنجاتا ہے اور یہ اوسوقت ہوتا ہے کہ مائیت متحلل نہو اور رگونمین اوسی طرح باقی رہے — یہ لوگ اگر استعمال
ریاضت کا قبل اجتماع اس مائیت کے رگونمین کرین بلکہ جسوقت استعمال فواکہ کا کرین ریاضت بھی کرلیا کرین تحلل ان مائیات کا ہوجائیگا
اور ضرر انکا کمتر ہوگا — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر خون مین بلغم خام یا پانی موجود ہو بدن سے وہ خون نہ نکل سکیگا اور اوس خون سے
بدن کی غذا کم بنے گی — جو شخص فواکہ کھاتا ہے اوسکو سزاوار یہ ہے کہ بعد کھانے کے تھوڑی دیر بیٹھی کرے اور بعد چلنے کے پھر کھانا کھائے
تاکہ غذا اسکے سبب سے بسہولت کے اوتر جاے — جو غذائین مائیت پیدا کرین یا اخلاط غلیظ یا لزوجت یا اخلاط صفراوی اونسے حمیات پیدا ہوتے
ہین اسلیے کہ مائیت پیدا کرنے والی غذا سے خون مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور بالزوجت اور غلیظ غذا سے مجاری اور گذرگاہ اندر کے
سدے پڑتے ہین اور صفرا پیدا کرنے والی غذا سے بدن مین سخونت یا گرمی پیدا ہوتی ہے اور خون مین حدت — جن ترکاریون سے
صفرا پیدا ہو اکثر اونکا استعمال جاڑون مین نافع ہے جیسے پھیکی ترکاری گرمیون مین فائدہ کرتی ہے — اگر کوئی شخص ایسی حالتین
گرفتار ہو کہ بدون استعمال غذای ردی کے چارہ نہو چاہیے کہ ایسی غذا کو چند مرتبہ کھائے اور متواتر ایک ہی قسم کا استعمال نکرے اور
ایک کھانے کے ساتھ دوسری غذا مخالف اوسکی مزاجکی ملاوے — پس اگر ایسی میٹھی غذا کھائے اور سکے اوپر کھٹا مرکہ یا آب انار ترش یا سکنجبین دے یا
سفرجلی وغیرہ پی لے اور استفراغ کی عادت ڈالے — اور جس شخص کو اذیت ترش کھانے کی ہو اوسکے اوپر شہد یا شراب کہنہ کا استعمال
کرے اور ایسے استعمال قبل نضج اور ہضم کے جائز ہے — چکنی غذا کے ہضم کا تدارک کھٹی چیز سے کرنا چاہیے جیسے شوربا اور حب الآس اور زرشک
شامی اور سبز چوپکا ہو اور نمک و ریعنے پودینہ دشتی اور کڑوی چیز سے بھی اوسکی اذیت دفع ہوتی ہے جیسے راسن تلخ اور نمکین اور تیز چیز سے
بھی اوسکی اذیت زائل ہوتی ہے جیسے نانخواہ اور لہسن اور پیاز اور ان چیزون کی مضرت چکنی چیز سے دفع ہوتی ہے — جس شخص
کے بدن مین اخلاط ردی ہون اور رقیق بھی ہون اوسکی غذا اچھی زیادہ کرنی چاہیے — اور جس شخص کے بدن مین تحلل بآسانی ہوتا ہے
اوسکی غذای تیز سریع الہضم دینی چاہیے جالینوس کہتا ہے کہ غذای تر سے ہر ایک کیفیت بآسانی جدا ہوسکتی ہے گویا ایسی غذا
بیمزہ ہے نہ میٹھی نہ کھٹی نہ کڑوی نہ تیز نہ قابض اور نہ نمکین — جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اوسکو غذاے غلیظ کا تحمل بہ نسبت اوس شخص کے
جسکا بدن گٹھا اور پکا ہوا ہو زیادہ ہوتا ہے — خشک غذا کا زیادہ استعمال کرنا قوت کو ساقط اور رنگ کو فاسد کرتا ہے اور طبیعت مین
خشکی پیدا کرتا ہے — اور چکنی غذا سے کسل اور سستی پیدا ہوتی ہے — اور کھٹی غذا سے پیری بہت جلد عارض ہوتی ہے — اسیطرح تیز
غذا جیسے مرچ وغیرہ — اور نمکین غذا معدے کو مضر ہے اور آنکھ کو بھی — چکنی غذا جو ترکیب مناسب ہو اگر بعد اوسکے غذای ردی کھائی جائیگی
فاسد ہو جائیگی — جس غذا مین لزوجت ہو دیر مین ہضم ہوتی ہے اسی جہت سے گیہون مع چھلکون کے بہت جلد ہضم ہوتا ہے بہ نسبت
چھنے ہوئے کے اور روٹی اوس آٹے کی جسمین بھوسی ملی ہوئی ہو جلد ہضم ہوتی ہے بہ نسبت چھنے ہوئے آٹے کے — جس شخص کو تپ
اور مشقت بار عارض ہوتی ہے جسوقت تدبیر لطیف کرکے غذای غلیظ کا استعمال کرے جیسے چاول دودھ کے ساتھ بعد سچی بھوک کے تو اوسکے
خون مین حدت اور جوش پیدا ہوگا اور محتاج دفع فضول کا بذریعہ فصد کے زیادہ ہوگا اگرچہ بہت قریب زمانہ فصد سابق کو گذرا ہو —
یہی حکم اوس شخص کا ہے جسکو غضب عارض ہو اور غذای غلیظ کو تناول کرے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ میٹھی غذا کو طبیعت قبل
نضج اور ہضم کے جذب کرلیتی ہے پس خون کو فاسد کردیتی ہے — کبھی غذا اونکو بلحاظ ترکیب اور صنعت کے مختلف احکام اور خواص عارض

ہوتے ہین - ہندوستان کے اہل تجربہ نے یہ کہا ہے کہ دودہ کے ہمراہ کہٹائی کہانا نہ چاہیے اور مچہلی دودہ کے ہمراہ کہانی چاہیے کہ ان دونون
غذاؤن سے امراض مزمنہ مثل جذام کے پیدا ہوتے ہین - یہ بہی اونکا قول ہے کہ دہی مولی کے ساتھ کہانا چاہیے اور نہ دہی پرندونکے
گوشت کے ساتھ کہانا چاہیے اور نہ ستو چاول کے ساتھ - اور کہانا نہین وہ تیل اور چکنائی نہ ڈالین جو تانبے کے برتن مین رکہی ہوئی ہو - اور جو کباب
انجیر کی لکڑی کے کوئلون سے بہونا گیا ہو وہ بہی نہ کہانا چاہیے - مختلف قسم کے کہانے دو طرح سے مضر ہوتے ہین اول تو اونکے ہضم مین اختلاف
ہوتا ہے منہضم اور غیر منہضم کا اختلاف پیدا ہوتا ہے دوسرے ممکن ہے کہ مختلف طور کی غذاؤن کے کہانے مین بہ نسبت طعام واحد کے کوئی دوسرا
طعام زیادہ کہایا جاوے - قدیم زمانے کے ارباب مختلف غذاؤن کے کہانے سے گریز کرتے تہے اور صرف گوشت پر انکو اور روٹی پر بوقت عشا یعنی
شب کے قناعت کرتے تہے - افضل اوقات غذا کی فصل گرمی مین وہ وقت ہے جو سب سے زیادہ ٹہنڈا ہو - بہوک کا ٹالنا اکثر معدہ مین رطوبات
صدیدی بہر دیتا ہے جس سے بدحالی پیدا ہوتی ہے - یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ کباب اگر ہضم ہوجاوے بہت زیادہ غذائیت اسمین ہے مگر یہ دیر مین ہضم
ہوتا ہے اور اعور مین باقی رہتا ہے - شوربا بہی غذای جید ہے اگر اوسمین پیاز ملی ہوئی ہو ریاح کو توڑ دیتا ہے اور اگر پیاز نہو ریاح برانگیختہ کرتا ہے
بعض آدمی ایسا خیال کرتے ہین کہ عنب یعنی انگور کو بہنے ہوے کباب کہانا بہتر ہے اور یہ گمان صحیح نہین بلکہ بہت ردی ہے - اسیطرح نبیذ بلکہ جو آب
ہے کہ کلہ کے اوپر مثل دانہ انار کے بلا فصل اختیار کرین یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ تیہو خشک مزاج ہے اور طبیعت مین خشکی پیدا کرتا ہے
اور جوزرون مین رطوبت ہوتی ہے اس جہت سے طبیعت نرم رکہتی ہے بہتر مرغ تہنا ہوا وہ ہے جو پیٹ مین لکڑی یا بچہ گادسکے بہونا جاوے تا اوسکی
رطوبت محفوظ رہے یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ شوربا چوزونکا اخلاط کے تعدیل زیادہ کرتا ہے بہ نسبت شوربای مرغ کے لیکن مرغ کے شوربے
مین غذائیت زیادہ ہے اور بچہ بز سرد اور پاکیزہ ہے اس جہت سے کہ بہار اوسکا ساکن ہوتا ہے اور حمل یعنے برہ گرم اور پاکیزہ ہے اسلیے کہ
اوسکی بدبو کی چیز نکل جاتی ہے اور زیرباج گرم مزاج کو بے زعفران کے دینا چاہیے اور سرد مزاج کو زعفران ڈالکر دینا مناسب ہے
اور حلاوات یعنے حلوے اگرچہ شکر سے بنائی گئی ہون اونکا استعمال برا ہے اسواسطے کہ سدہ پیدا کرتی ہین اور پیاس زیادہ ہوتی ہے یہ بہی
جاننا ضرور ہے کہ روٹی اگر ہضم نہو بشرطیکہ زیادہ ہو اوسکی مضرت زیادہ ہے اور گوشت اگر ہضم نہو اوسکی کم ہے **فصل آٹہوین تدبیر مین
پانی کے استعمال و شراب کی اور جو چیز متعلق دونون کی ہے** مزاج معتدل کے واسطے بہت مناسب وہ پانی ہے
جو شدت برودت مین معتدل ہو یا بذریعہ برف کے سرد کیا ہو کسی برتن مین کہ جیسے صراحی مین پانی بہر کر برف مین جہلتے مین الغرض
جو ہم برف کا استعمال بہرحال بد ہے خصوصا اگر برف خراب ہو اور یہی حال ہے اگرچہ برف اچہی ہو اسلیے کہ گہلی ہوئی برف جلد سے پٹہو اور اعصاب کو نفس کو
ضرر پہونچاتا ہے اور تمام احشار کو بہی اوسکا ضرر پہونچتا ہے - اور سوا اوس شخص کے جسکا مزاج دموی ہو اور کوئی متحمل نہین ہوسکتا اور اگر
فی الحال یہ پانی مضر نہوگا بہت دنون کے بعد جب سن زیادہ ہوگا ضرور مضر ہوگا - اصحاب تجربہ کا قول ہے کہ کنوین اور نہر کا پانی ساتہ ہی پینا چاہیے
جب تک ایک ہضم نہولے - پانیکی عمدہ قسم کا اختیار کرنا ہم اوپر بیان کرچکے ہین اسی طرح بگڑے ہوے پانی کا درست کرنا بہی مذکور ہوچکا ہے
سرکا ملانا پانی کی اصلاح کرنا ہے - یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ نہار منہ پانی پینا خواہ بعد ریاضت کے یا استحمام کے خصوصا
پیٹ خالی ہو بہت برا ہے - اسی طرح جہوٹی پیاس جو رات کو مست اور مخمور کو لگا ہوا کرے اوسمین پانی پینا یا جسوقت طبیعت
مشغول ہضم غذا ہو اور پہلے اوس سے بقدر سیراب ہونیکے پانی پی چکا ہو پانی پینا بہت مضر ہے بلکہ اگر بہت پیاس شدت کی ہو سرد ہوا
مین ٹہلے یا سرد پانی سے کلی کرے پہر جب اس تدبیر سے تسکین نہو ایسے برتن سے جسکا منہ تنگ ہو پانی پیے - علاوہ یہ ہے کہ خشم بہی

چند چیزیں نافع ہوتی ہے اور بیشتر اگر نہار منہ ہو تو اسطرح پر پانی پیے مضر نہیں ہوتا ہے۔ جو شخص نہار منہ پانی پینے سے بے صبر ہو اور ضبط نکر سکے خصوصاً
بعد ریاضت کے چاہیے کہ قبل پانی کے تھوڑی شراب مین گرم پانی ملا کر پیے۔ جسے جھوٹی پیاس لگتی ہو اسکو یہ بات جاننی چاہیے کہ سونا
اور پیاس پر صبر کرنا اوسکی پیاس مین تسکین پیدا کرتا ہے اسلیے کہ طبیعت اسوقت تحلیل اوس مادہ کا جس سے پیاس جھوٹی پیدا ہوتی ہے کر لیتی ہے
خصوصاً اگر پیاس پر صبر کر کے سو رہین۔ اور جسوقت طبیعت ہضم غذا کر رہی ہو اور پیاس معلوم ہو تو سے پانی پی لے پھر پیاس معلوم ہو گی
اسلیے کہ جو خلط باعث عطش کی ہے وہ برقرار ہے۔ ہر شخص پر واجب ہے خصوصاً جھوٹی پیاس والے پر کہ پانی زیادہ نہ پیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیے
بہت سرد پانی پینا برا ہے اگر بے سرد پانی پیے کی چارہ نہو بعد طعام کے جو بمقدار کافی ہو آب سرد پینا چاہیے نہ گرم پانی سے متلی پیدا ہوتی ہے اور
بہت گرم پانی اگر زیادہ پیا جاوے معدے کو ڈھیلا کرتا ہے۔ اور اگر کبھی کبھی پیا جاوے معدے کو دھو ڈالتا ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے۔ شراب
اگر سفید اور رقیق ہو گرم مزاج والونکو موافق ہے اور درد سر نہین پیدا کرتی ہے بلکہ بیشتر بوجہ ترطیب کے جو درد سر التہاب معدہ سے پیدا ہوا
اوسمین تخفیف کر دیتی ہے۔ اور جس شراب مین کلیجہ اور روٹی بھگوئی گئی ہو قائم مقام سفید اور رقیق کی ہے خصوصاً اگر پینے سے دو گھنٹہ پیشتر
بھگوئین۔ شراب غلیظ شیرین جو شخص بدن کی فربہی اور قوت چاہے اوسکے مناسب ہے لیکن اوسکے سدے پڑنے سے پر خطر ہے۔ پرانی سرخ
شراب سرد اور بلغمی مزاج کو موافق ہے۔ ہر قسم کے کھانے پر شراب پینا برا ہے جسکا سبب ہم اوپر بیان کر چکے ہین پس بدون ہضم طعام اور اوسکے معدے
ہو ڈکے نہ پینی چاہیے۔ جو طعام ردی الکیموس ہو اوسپر شراب پینی بروقت کھانے یا بعد ہضم کے بھی بری ہے اسلیے کہ کیموس ردی کو اطراف بدن تک
رسائی کر دیتی ہے اسیطرح فواکہ پر خصوصاً خربزہ پر شراب کا پینا برا ہے۔ چھوٹی پیالیون سے ابتدا کرنا بہتر ہے بہ نسبت بڑی پیالون کے لیکن اگر کھانے کے
اوپر دو تین پیالے پیے خوگر کو مضر نہین ہے۔ اسی طرح بعد فصد کے صحیح آدمی کو مضر نہین ہے۔ محرورین کو فائدہ شراب کا بجہت ادرار کے اور [illegible]
کو بوجہ انضاج رطوبت کے ہوتا ہے۔ اور جسقدر عطریت اور خوشبو زیادہ ہو اور مزہ پاکیزہ ہو بہتر ہے۔ شراب بہت اچھی چیز ہے جو غذا کو تمام بدن
مین نافذ کر دیتی ہے اور بلغم کو قطع کرتی ہے اور جلا دیتی ہے اور صفرا کو بول وغیرہ کیطرف سے اخراج کر دیتی ہے۔ خلط سوداوی مین ازلاق پیدا کر کے آسانی
اخراج کرتی ہے اور اوسکی مضرت کو بجہت ضد مزاج کے چونکہ گرم تر ہے توڑ ڈالتی ہے اور جو چیز بدن کے اندر سبب ہو جسمین گرمی بہت
ہو اور وہ شے غریب ہو اوسکو بدن سے نکال لیتی ہے اور ایسی شے کے اقسام قریب ہے کہ ہم اپنے مقام پر بیان کرین۔ جس شخص کے
دماغ مین قوت ہوتی ہے بہت جلد مست اور بیہوش نہین ہوتا ہے اور اوسکا دماغ اون بخارات ردی کو جو شراب سے چڑھتی ہین قبول نہین
کرتا اور سوای اوس حرارت مناسب کے جو دماغ پر چڑھتی ہے اور کوئی اثر شراب دماغ کو شراب سے نہین ہوتا پس اوسوقت اوسکا ذہن ایسا صاف
ہو جاتا ہے اور دوسرونمین ایسا صاف نہین ہوتا۔ اور جسکے دماغ مین ضعف ہو اوسکا حال اس شخص کے برخلاف ہے۔ اور جس شخص کے سینہ مین کسی
طرح کی سستی یا ناتوانی ہو کہ جاڑے مین اوسکی سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہو پس وہ کثرت سے شراب خواری نہین کر سکتا ہے۔ جس شخص کا ارادہ
شراب کا ہو کھانا پیٹ بھر کر نکھاوے اور اپنے کھانے مین اوس چیز کو اختیار کرے جس سے ادرار پیدا ہو۔ اگر بوجہ طعام کے شراب کی امتلا پیدا ہو جاوے
تو ڈکار لے اور لازم ہے کہ ماء العسل پکا کے قے کرے اور منہ کو سرکہ اور شہد اور چہرے کو سرد پانی سے دھو ڈالے جسکو اذیت شراب سے بخونت بدن اور
حرارت کی پہونچتی ہو اپنی غذا میں حصرمیہ وغیرہ اختیار کرے اور نقل انار ترش اور چوسکے سے کرے جسے اذیت شراب کی جانب سر مین پہونچتی ہو گرم
کو دے اور پانی ملا کر خواہ روٹی بھگو کر استعمال کرے اور اوسکے اوپر نقل بہی کا کرے۔ اور اگر بوجہ حرارت معدہ اذیت ہوتی ہو حب الآس ترش
کیا ہوا استعمال کرے اور کسیقدر کافور چوسے یا وہ چیز جسمین قبض اور ترشی ہو۔ اور اگر بوجہ برودت شراب کی اذیت ہو تو نقل نا گرم ہونا اور

لونگ اور پوست اترج کا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے شراب کہنہ حکم میں اوس دوا کے ہے جو قلیل الغذا ہو اور نئی شراب جگر کو
مضر ہے اسہال کبدی بوجہ نفخ کے پیدا کرتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہترین شراب وہی ہے جو معتدل ہو کہنگی اور تازگی میں
اور صاف ہو اور سفید مائل بحمرت اور خوشبو ہو مزے میں معتدل نہ ترش اور نہ شیریں ہو — عمدہ شراب جسکا نام معتدل ہے وہ ہے کہ تین حصہ
شیرہ انگور اور ایک حصہ پانی لیکر پکائیں اور جوش میں لائیں تا اینکہ چوتھا حصہ اوسکا کم ہو جاوے — جس شخص کو بعد شراب پینے کو کسی طرح کا لذع پیدا
ہوتا ہو چاہیے کہ بعد شراب کا آنا یا ایا اور آب سرد چوسنے کے طور پر استعمال کرے اور شراب پیتے ہیں دوسرے دن کی صبح کو اور حمام کا استعمال کرے
بعد اسکے کہ کچھ تھوڑا سا کھا لیا ہو — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ پانی ملی ہوئی شراب معدے کو ڈھیلا کرتی ہے اور سکر یعنی مستی بہت
جلد پیدا کرتی ہے اسلیے کہ مائیت کی وجہ سے اوسکا نفوذ بہت جلد ہوتا ہے — جس شخص کی طبیعت میں خشکی ہو نہار منہ شراب پینے سے
پرہیز کرے اور قبل اسکے کہ پانی کا اثر پورا کل اعضا میں پہونچ جاوے مرطوبین کو استعمال شراب کا اجتناب کرنا چاہیے یا پھر حرکت مفرط کی
اسلیے کہ ان پہلی دو صورتوں میں دماغ اور پٹھہ کو اذیت پہونچتی ہے اور تشنج اور اختلاط عقل میں واقع ہوتی ہے — حالت مرض میں بھی شراب سے اجتناب
چاہیے — اور فصل گرما میں بھی متواتر بیہوش رہنا بہت برا ہے اسواسطے کہ جگر اور دماغ کے مزاج کو فاسد کرتا ہے اور پٹھہ کو ضعیف کرتا ہے اور امراض
عصب اور سکتہ اور مرگ مفاجات پیدا کرتا ہے شراب کثیر اکثر صفراء ردی کی طرف بعض معدوں میں مستحیل ہو جاتی ہے اور بعض معدوں میں
سرکہ تند اور ترش ہو جاتی ہے اور ضرر ان دونوں کا بہت برا ہے — بعضوں کی تجویز یہ ہے کہ مستی شراب کی اگر مہینے میں ایک یا دو مرتبہ پیدا
ہو نفع کرے گی اس جہت سے کہ قوای نفسانی کو سبک کرتی ہے اور راحت دیتی ہے اور ادرار بول اور تحلیل فضول کرتی ہے — یہ بھی معلوم رہے کہ جس کا
ضرر شراب کا دماغ میں ہوتا ہے ضعیف الدماغ کو چاہیے کہ سوائے مقدار قلیل کے کہ اوسمیں پانی بھی ملا ہو اور قسم کی شراب نہ پیے — اور تدبیر چاہیے
اوس شخص کیواسطے جو شراب بہت پی گیا ہو یہ ہے کہ فوراً اسکو قے کرا دے اگر آسانی سے ہو جاوے بہتر ہے ورنہ بہت سا پانی تنہا یا شہد ملا کر پیے
اور قے کے بعد بطور آبزن کے استحمام کرے اور بہت سے تیل کے مالش بدن میں کرکے سو رہے — لڑکوں کے حق میں شراب کی یہ کیفیت ہے
کہ جیسے تھوڑی سی لکڑی پر آگ رکھنی چاہیں — بڈھوں کو اگر متحمل ہو شراب پلانی چاہیے — جوانوں کو شراب کی تعدیل موافق ہے اگر اونکو تنہا
یہ ہے کہ پرانی شراب میں آب انار یا آب سرد ملا کر پئیں — سرد مقامات کے اہل زیادہ متحمل شراب کے ہو سکتے ہیں اور گرم مقام کے آدمی متحمل نہیں
ہو سکتے ہیں — جس شخص کو منظور ہو کہ بہت شراب پیے چاہیے کہ بہت کھانا اور شیرینی مطلق نہ کھاوے بلکہ تھوڑا سا چکنا شوربا لے اور تھوڑی
سی روٹی ٹکڑے ٹکڑے کرکے چکنی ملا کر کھاوے یا گوشت مرغن اور حرکت و سکون میں اعتدال کرے اور زیادہ تعب او نشست نکرے
اور باداام اور مسور کو نمکین کرکے نقل کرے اور کامخ کبر کا استعمال کرے اور اگر کبابہ اور زیتون الماء وغیرہ کا استعمال کرے نفع کریگی اور پینے پر اعانت
کریگی — اسیطرح جو چیز کہ بخارات کو سبک کرد مثل تخم کرنب نبطی اور زیرہ اور سداب خشک اور فودنج اور طلع نفطی اور اجواین کے — جو غذائیں کہ اونمیں
لزوجت اور تغریہ یعنی چپچپیدگی ہے اکثر بخار شراب کو غلیظ کر دیتی ہیں جیسے چکنی مٹھائی جنمیں لزوجت ہو اسلیے کہ یہ مستی کو منع کرتے ہیں اگرچہ پرانی
کثیر کو قبول نہیں کرتیں اسواسطے کہ دیر میں نافذ ہوتی ہیں اور مستی کا جلد آنا یا بجہت ضعف دماغ کے ہوتا ہے یا بوجہ کثرت اخلاط دماغی کے یا بسبب قوی ہونے
شراب کے یا بجہت قلت غذا اسکے یا اوسمیں شورہ تدبیری کرنے سے یا جس چیز کا استعمال متصل غذا کے ہو — ضعف دماغ کی وجہ سے بسرعت مستی
کا پیدا ہونا اوسکا علاج مثل علاج نزلہ کرنے کے ہے اور ان لطوخات سے جو باب نزلہ میں مذکور ہیں — اور ایسا شخص اگر شراب پیے او سی
قسم کی تھوڑی سی پیے جو دیر میں مستی پیدا کرتی ہو اور چاہیے کہ آب کرنب سفید ایک حصہ اور آب انار ترش ایک حصہ اوسکے

نصف درہم ملا کر جوش دین اور بعد ایک اوقیہ کے قبل شراب کے پیے۔ ایضاً نمک سداب زیرہ سیاہ سے گولی بنا کر خشک کرے کے رکھے اور
ایک گولی سکے بعد دوسری گولی کھائے ایضاً تخم کرنب زیرہ بادام تلخ سقمونیا تخم خشخاش تلخ فلفلی یا تخواہ شراب یا لبن اسمین سے دو درہم ہمراہ آب
سرد کے نہار منہ وہ شخص پیے جسکو خوف حرارت کی ضرر کا ہو۔ چاشت کے وقت بیہوش آدمی پانی اور سرکہ تین مرتبہ متواتر پیے یا دہی کا توڑ خواہ
ترش دہی پیے اور کافور سونگھے اور سر اپنے سرد چیزیں جو رادع ہوں جیسے روغن گل اور سرکہ لگاوے۔ علاج شراب خوار کا امراض جزئی میں
ہم ذکر کرینگے۔ جسکا ارادہ ہو کہ بسرعت بیہوش ہوجاے اور کچھ ضرر نہ پہونچے شراب میں اشنہ اور عود ہندی بھگو کر پیے۔ اور جسکا ارادہ ہو
کہ بلا کسی احتیاج کے شکستہ بند یا بغرض علاج کسی عضو کے جسمین درد زیادہ پہونچتا ہو بیہوشی پیدا کرے چاہیے کہ شراب میں شیلم یعنے اشنہ داخل کرے یا شاہ...
اور افیون اور بنگ ہموزن نصف نصف درہم لیکر اور جوزبوا اور مشک اور عود خام ایک ایک قیراط شراب میں ڈالکر بقدر حاجت سے پانچ اسقو...
یعنے بنگ سیاہ اور پوست بیروج پانی میں ڈالکر جوش دیوے اور بعد شراب میں ملاوے

فصل نوین خواب و بیداری کی بیان میں

سبب نوم طبیعی اور سبات اور ان دونوں کی ضد یعنے یقظہ اور ارق کا اور جو کچھ ہر ایک کے پیدا کرنے میں درکار ہے یا ہر ایک کی دفع کرنے میں
ہر وقت ایذا پہونچنے کے ضرور ہوتا ہے کسیقدر اوپر اپنے مقام میں مذکور ہوچکا ہے۔ اور یہ بھی بیان ہوچکا کہ ہر ایک انمین سے کس چیز پر دلالت
کرتا ہے اور باقیماندہ ان چیزوں کی حالات امراض جزوی میں بیان ہونگے۔ اس مقام میں جس قدر مناسب ہے وہ اسیقدر ہے کہ نوم معتدل سے
قوت طبعی کو اپنے افعال میں قدرت بڑہتی ہے اور قوت نفسانی کو راحت پہونچتی ہے اور جوہر روح میں کثرت ہوتی ہے تا اینکہ
اکثر بوجہ سستی اعضا پیدا کرنے نوم کے تحلل روح میں ایک نوع پیدا ہوتا ہے جو روح کیواسطے نہو اسی فائدہ نیند کی جہت سے ہر ایک قسم کا
ہضم جو اوپر مذکور ہوچکا ہے اچھی طرح ہوجاتا ہے اور ہر ایک قسم کے تحلل کا ضعف برطرف کیا جاتا ہے خواہ ضعف بجہت ماندگی کے ہو یا بسبب
جماع اور غضب کی ہو۔ نوم معتدل ہر وقت اعتدال اخلاط کے مقدار اور کیفیت میں رطوبت اور حرارت پیدا کرتی ہے اور مشائخ
کے واسطے بہت نافع ہے اسواسطے کہ اونکی رطوبت کو محفوظ رکہتی ہے اور پہیر لاتی ہے اسیواسطے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ وہ شبکو
قبل سونے کے تہوڑا سا کاہو خوشبو کر کے کہالیتا ہے۔ کاہو کا استعمال واسطے نیند پیدا کرنے کے اور خوشبو کرنا اوسکا اس فائدہ کیواسطے
کہ اوسکی تبرید کا تدارک کرے۔ کہتا ہے کہ میں آجتک سونے پر حریص ہوں یعنے باوجودیکہ اب میں بڈہا ہوچکا پہر بھی سونا مجکو مفید ہے
اور جو ترطیب بذریعہ نوم کے پیدا ہوتی ہے وہ مجکو نافع ہے۔ یہ بہت اچھی تدبیر ہے اوس شخص کیواسطے جسے نیند نہ آتی ہو اور اگر سونے
سے پیشتر حمام کرے بعد ازان کہ ہضم کامل اوس غذا کا ہوچکے جو اسنے کہائی ہے اور بہت سا گرم پانی سر پر ڈالے یہ بھی واسطے نیند پیدا
کرنیکے اچہا مددگار ہے۔ جو تدبیر بہ نسبت اسکے قوی ہے اوسے ہم معالجات میں ذکر کرینگے۔ صحیح آدمیوں پر واجب ہے کہ امر نوم کی بخوبی
مراعات کریں۔ اور چاہیے کہ باعتدال اور وقت مناسب میں سوئیں اور سونے میں افراط نکریں۔ بیداری کی ضرر سے اپنے دماغ اور
تمامی قوی کو بچائیں۔ اکثر کسی آدمی بیداری کی تکلیف دیجاتی ہے اور نیند اوس سے دور کیجاتی ہے جسوقت خوف غشی اور سقوط قوت کا
ہوتا ہے۔ افضل نوم وہی ہے جو گہری ہو ایضاً افضل وہ نیند ہے جو بعد انحدار طعام کے بطن اعلی سے یعنی معدہ سے پیدا ہو اور بعد
ٹہر جانے اون اعراض کی جو تابع ہضم اول کے ہین نفخ اور قراقر سے اسلیے کہ سونا اس حالت میں بچند وجوہ مضر ہے نہ خوشنودی مزاج
کی پیدا ہوتی ہے اور نہ متصل نیند آتی ہے اور نہ تململ یعنے نیند کی آمد کی بیچینی اور نہ تغلب یعنی نیند کا غلبہ ایسے وقت کو سونے سے برطرف
ہوتا ہے باوجودیکہ ایسے وقت کا سونا مضر ہے ایذا بھی دیتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ تہوڑی مشی کرے اگر انحدار غذا میں دیر ہو

اوسکے سوئے۔ حالت گرسنگی مین سونا برا ہے قوت کو ساقط کرتا ہے امتلا مین بھی قبل انحدار کے بطن اعلیٰ سے برا ہے اسلیے کہ ایسے
وقت گہری نیند پیدا نہین ہوتی بلکہ ایسے وقت نیند کے ہمراہ تحلل بھی ہوتا ہے اسواسطے کہ طبیعت جیسی نیند پیدا کرنے مین مشغول ہوتی ہے
اوسی طرح ہضم غذا مین مصروف ہوکر دونو فعل مین طبیعت کو معارضہ پیدا ہوکہ ایسی بیداری جو بیچینی اور حیرت پیدا کرے عارض ہوتی ہے
اسوجہ سے طبیعت کند ہو جاتی ہے پس ہضم مین فساد پیدا ہوتا ہے۔ دن کو سونا بہت برا ہے اکثر امراض رطوبت اور نزلات پیدا
کرتا ہے رنگ فاسد کرتا ہے طحال کے امراض پیدا ہوتے ہین پٹھے ڈہیلے ہو جاتے ہین کسل عارض ہوتا ہے اشتہا مین ضعف پیدا
ہوتا ہے اورام اور اکثر تپین پیدا ہوتی ہین۔ منجملہ آفت نوم کے جلدی اوسکا برطرف ہوجانا اور کند ہونا طبیعت کا بوجہ مصروف ہونے
کسی دوسرے فعل کے۔ فضائل نوم شب سے ایک یہ بھی بات ہے کہ رات سے صبح تک مستمر رہے اور گہری ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ جس شخص کو
دن کے سونے کی عادت ہو اوسپر ضرور نہین ہے کہ دفعۃً بلاتدریج اوس عادت کو ترک کرے۔ افضل ہیئت سونے کی یہ ہے کہ پہلے داہنی
کروٹ لیٹین اوسکے بعد بائین کروٹ پھر جائین اور یہ ہیئت باتفاق قواعد طب اور احکام شرع کے افضل ہے اور جسوقت پیٹ کے
بھل لیٹ کر سونا شروع کرے یہ ہیئت ہضم پر بخوبی اعانت کرتی ہے کہ بوجہ ثقل کے حار غریزی اندر محتقن ہوتا ہے اور بند ہو جاتا ہے پس حرارت
غریزی مین کثرت پیدا ہوتی ہے۔ چت لیٹ کر سونا بہت برا ہے کہ اکثر امراض ردی مثل سکتہ اور فالج اور کابوس وغیرہ کو آمادہ عروض
کرتا ہے اسلیے کہ یہ صورت فضول کو مائل بطرف پشت کرتی ہے پس جو مجاری فضول آگے کی جانب مین ہین بند ہو جاتے ہین جیسے منخرین
اور حنک وغیرہ۔ چت لیٹکر سونا ضعیف بیمارون کی عادت ہو جاتی ہے اسلیے کہ اونکے فضول کے نکلنے مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور
اعضا بھی اونکے ضعیف ہوتے ہین بوجہ اس ضعف کو داہنی یا بائین کروٹ پر لیٹنے کا اونہین تحمل نہین ہوتا بلکہ بہت جلد چت لیٹ جاتے
ہین پیٹھ پر زور دیکر اسواسطے کہ پیٹھ مین قوت بہ نسبت پہلو کے زیادہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر مونہہ کہولکر سوتے ہین کہ جس عضل کے
ذریعہ سے فک اعلیٰ اور فک اسفل کو جمع کرتے ہین اوسمین ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اور اس حکم خاص کا بیان امراض جزوی مین
بخوبی کیا جائیگا

فصل دسوین اوس چیز کا بیان جسکا تہوڑا سا ذکر یہان کرکے تفصیل اوسکی دوسرے مقام پر کرنی چاہیے

بموجب عادت اطبا کے اس مقام پر امر جماع کا بھی ذکر کیا جاتا ہے اور اوسکا معتدل طور پر کرنا اور اوسکے
ضرر کا تدارک بھی بیان ہوتا ہے۔ ہم اس بیان کو باب معالجات جزوی پر حوالہ کرتے ہین ایضاً اور اطبا اس مقام پر کیفیت ادویہ مسہلہ
کی اور اونکے ضرر کا تدارک بیان کرتے ہین۔ اور ہم اس بات کو بھی کچھ [illegible] معالجات مین ذکر کرینگے اور [illegible] جب ادویہ مسہلہ
مین کام کرینگے لکھین گے۔ لیکن اتنا اس مقام پر ضرور کہتے ہین کہ حافظ صحت پر واجب ہے کہ ہمیشہ استفراغ بذریعہ اسہال اور ادرار
تعریق اور نفث کی کرتا رہے۔ اور عورتون پر واجب ہے کہ اپنے خون حیض کے اجرا کی تدبیر کرتی رہین جس تدبیر کی توضیح ہم آگے بیان کرینگے
اور اپنے مقام پر وہ بیان کی جائیگی

فصل گیارہوین ضعیف اعضا کی تقویت اور اونکا فربہ کرنا اور اونکی جسم کے بڑہانے کا بیان

جو اعضا ضعیف ہون اور چہوٹے ہون اونکی تقویت بھی کیجاتی ہے اور اونکے بڑہانے کی تدبیر کیجاتی
ہے۔ جو لوگ سن نمو اور نشو سے تجاوز کر گئے ہین اور جو لوگ انتہائی ضعف کو پہونچے ہین اونکے واسطے مالش بدن کی بوجہ اعتدال
اور ریاضت دائمی جو عضو کے واسطے مخصوص ہے مناسب ہے اور اوسکے بعد [illegible] کا طلا کرنا چاہیے اور سانس کا روکنا بھی اسی تدبیر
مین داخل ہے خصوصاً اگر عضو متصل سینہ کے ہو اور یہ کہ مثال اسکی یہ ہے کہ [illegible] شخص کی دونون پنڈلیان پتلی ہون ہم اوسکو

حکم کرتے ہین کہ تھوڑا سا دوڑے اور دلک معتدل کرے اور طلا رقت کا اوسی حالت مین کرے پھر دوسرے دن مثل پہلے دن کے کرے اور ریاضت
مین زیادتی کرے اور تیسرے دن دلک بدستور اور ریاضت مین زیادتی کرے مگر یہ کہ کسی دلیل سے رگونکا وسیع ہو جانا اور اونمین مواد کا اونا ظاہر
ہو پس جس عضو مین گمان حدوث ورم کا ہو اوسکے مخالف تدبیر کیجاے اور جو آفت امتلا کی اوس عضو خاص کو پہونچنے والی ہو اوسکے مخالف تدبیر کرنی
چاہیے جیسے اس مقام پر اگر خوف دوالی اور داء الفیل کا ہو جب انمین سے کسی کے آثار ظاہر ہون جو ریاضت پہلے کی جاتی ہو اوسمین اور دلک
مین کمی کرین بلکہ اوسے ٹھہرا کر اور لٹا کر پاؤن اونچے کرکے عضو مخصوص کی مالش کرینگے مثلاً جو ساق دوالی ہو اوسکے پاؤنکو ملین گے اور برعکس مالش اول
کو کرینگے یعنے اونگلیون سے شروع کرینگے اور بیچ ران تک الٹی آئین گے اور اگر تدبیر ایسی عضو کے واسطے درکار ہو جو قریب اعضاء تنفس کے ہے اور مثلاً
وہ سینہ ہو چاہیے کہ اوسکے نیچے ایک نہالچہ رکھین جسکی کشش منضبط ہو اور عرض اوسکا معتدل ہو بعد اوسکے حکم کرینگے کہ وہ دونون ہاتھون کی ریاضات
کا استعمال کرے اور سانس کو تنگ کرے اور بہت اچھی طرح سے روکے اور چیخے اور بڑی آواز لگاے اور سانس نہ چھوڑے اتنی تدبیر یہان بیان ہوئی
آیندہ کتاب زینت مین اسکی پوری تفصیل بیان ہوگی جو لوگ مسن ہین اکثر اونکو بسبب برودت اور یبوست کے یہ صورت عارض ہوتی ہے اسکی تدبیر
وہی ہے جو دفع شیخوخت کی تدبیر ہے اور اوسکی تدبیر کا اشارہ کتاب الزینت مین کیا جائیگا **فصل بارہوین اوس ماندگی کے**
بیان مین جو ریاضت کے بعد عارض ہوتی ہے ماندگی کی تین قسمین ہین اور چوتھی قسم اوسپر بڑہائی جاتی ہے اور ماندگی
کے پیدا ہونے کی دو صورتین ہین تین قسمین پہلی ماندگی کی یہ ہین قروحی - تمددی - ورمی - اور چوتھی جو اوسپر بڑہائی جاتی ہے اوسکا نام
یبسی قشفی **اعیاے قروحی** اوس ماندگی کو کہتے ہین جو ظاہر جلد مین محسوس ہو مشابہ اسکے کہ قروح کو کسی نے چوس لیا ہے یا جلد کے اندر
محسوس ہو اور اوسکے غار کے موافق اندر کیطرف ہون اور کبھی چھونے سے بھی محسوس ہوتے ہین اور صاحب اس ماندگی کا بوقت حرکت کے اسکا
احساس کرتا ہے اور کبھی اسطرح محسوس ہوتی ہے جیسے کانٹے چبھتے ہین اور یہ لوگ حرکات کو ناپسند کرتے ہین تا اینکہ انگڑائی بھی ان کو ناگوار ہوتی
ہے اور اگر انگڑائی لیتے ہین تو بہت ضعیف جسوقت اس ماندگی مین شدت ہوتی ہے بدن مین پھریری سی پیدا ہوتی ہے اگر اس سے بھی ماندگی
پیدا ہو لرزہ آجاتا ہے اور تپ پیدا ہوتی ہے سبب اس ماندگی کا کثرت ایسی فضول کی ہے جو رقیق اور گرم ہون یا گھلنا گوشت اور
چربی کا بسبب شدت حرکت کے - خلاصہ یہ ہے کہ ایسے اخلاط ردی اس ماندگی کے سبب ہوتے ہین کہ اگر رگون مین وہ اخلاط منتشر ہوے اچھے خون کو
انکی آفت خراب کرتی ہے پھر چونکہ بوجہ ریاضت کے یہ اخلاط تنہا بطرف جلد کے نکل آتے ہین اونکی اذیت بھی جلد تک آجاتی ہے - کمتر اذیت انکی یہی
ہے کہ اس قسم کی ماندگی پیدا کرین پھر اگر تھوڑی سی حرکت انمین پیدا ہو قشعریرہ پیدا کرینگی اگر اس سے زیادہ حرکت کرین لرزہ پیدا ہوگا کبھی
ان اخلاط مین سے تیز خلط بطرف جلد کے دفع ہو جاتی ہے اور خام رگون مین باقی رہجاتی ہے اور کبھی خام گوشت مین بھی باقی رہتی ہے **اعیاے**
تمددی مین صاحب ماندگی کو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا بدن اوسکا پاش پاش ہوگیا تا اینکہ انگڑائی تک بھی اسکو ناگوار ہوتی ہے خصوصاً اگر
یہ ماندگی بوجہ تعب کے ہو اور بجہت اون فضول کے جو عضل کے ریشون مین پیدا ہو لیکن یہ فضول بہت ردی نہین ہوتے انکا جوہر اچھا ہوتا ہے
اور انمین لذع نہین ہوتی - اور کبھی یہ قسم ماندگی کی بجہت ریاح کے پیدا ہوتی ہے ان دونون قسم کی ماندگی مین فرق بنظر خفت اور ثقل کے کیا جاتا
ہے اکثر یہ ماندگی کچی نیند سے بھی پیدا ہوتی ہے اور اگر بعد پوری نیند کے یہ ماندگی پیدا ہو اوس شخص کے بدن مین اور قسم کا اختلاف ہوگا اور وہ
ماندگی بدترین اقسام ہے اور اوسکا مادہ باریک ہو نہین منفصل عضل کے بین بشکل مستقیم اونہین ہوتا ہے **اعیاے ورمی** اس طرح پیدا ہوتی
ہے کہ بدن مین گرمی عادت سے زیادہ پیدا ہو سبب اسکا یہ ہے کہ عضل مین بدن کی نفخ اور لحم مین تمدد پیدا ہو اور چھونے اور حرکت سے اذیت پہونچے اور اس

اعیا کے ساتھ تمدد بھی محسوس ہوتا ہے اعیاء تشققی اوس حالت کو کہتے ہین کہ آدمی اپنے بدن کو ایسا پائے کہ اوسکی خشکی بڑھ گئی ہے یہ ماندگی
یا بجہت افراط ریاضت کے بشرطیکہ کیموس جید ہو اور ریاضت اسقدر ہو کہ باعث ہو ریاضت اول کو گرمی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بجہت خشکی
ہوا کے یا کم کرنے غذا اور روزہ رکھنے سے پیدا ہوتی ہے اور دو چیزین سبب ہوتے ماندگی کے ہین اوسکی دلیل یہ ہے کہ ماندگی یا بجہت ریاضت
کے پیدا ہو اور وہ ماندگی اسلم اور جید ہو اوسکے علاج کا ایک طریقہ خاص ہے یا ماندگی خود بخود پیدا ہو اور یہ کسی مرض کا مقدمہ ہے اسکے علاج کا
بھی طریقہ جداگانہ ہے کبھی اسباب ماندگی کے مرکب بھی ہو جاتے ہین بجہت ترکیب ہواے کے یا بالذات ترکیب ہوتی ہے یا بوجہ ریاضت کے مفرد اقسام
ماندگی کی تدبیر جسوقت پہچان لیجاے پھر کیا اقسام کی شناخت اوس قاعدے سے جو ہم اوسکے بیان کرتے ہین ہو سکتی ہے اور وہ تدبیر یہ ہے
کہ زیادہ صرف توجہ سبب سے پہلے اوسطرف کرنا چاہیے جسکا اہتمام زیادہ ہے باوجودیکہ تدبیر اوسکی کچھ ہے ہم اس مقام پر تدبیر بغرض تین باتون کے
ہوتی ہے یا بوجہ قوت کے یا بجہت شرافت عضو ماؤف کے یا بسبب جو ہمراہ ہو کے جسوقت کسی ایک شخص مین انہین سے دو یا تین مجتمع ہون یا
تین سے وہ اہم ہے اگرچہ ایک قسم دوسرے شخص مین دو قسمون سے زیادہ قوی ہو بہ نسبت دوسرے شخص کے پس یہ دوسرا بجاے پہلے کے قرار دیا جائیگا جیسے
دو سبب تھے اور اوسکا ایک سبب بمنزلہ دو سبب کے قرار دیا جائیگا مثال اسکی اعیاء ورمی قوی ہی ہے اور اشرف بھی اگرچہ ہمراہ اعیاء قروحی کا
اگر زیادہ تر بعید اعتدال سے ہو اور بہت مخالف مزاج طبعی کے برابری اگر کی جاے دونون سبب اعیاء ورمی کے شرف اور قوت مین پس اسکی تدبیر اعیاء
ورمی پر مقدم کیجائیگی اور اگر جو ہمراہ اعیاء قروحی کا زیادہ تر بعید اعتدال ہو تو تدبیر اعیاء ورمی کو اعیاء قروحی پر مقدم کیجائیگی

فصل تیرھوین بیان مین تمطی اور تثاؤب کے

تمطی انگڑائی کو کہتے ہین اسکی پیدائش اوس فضلہ سے ہوتی ہے جو عضل مین جمع
ہو جاوے اسواسطے اکثر انگڑائی بعد نیند کے پیدا ہوتی ہے اور اگر فضول زیادہ جمع ہون تو شدہ یا لرزہ پیدا ہوتا ہے اگر اس سے زیادہ کثرت ہو
تب عارض ہوتی ہے تثاؤب جمائی کو کہتے ہین یہ بھی ایک قسم کی انگڑائی ہے ایک ایسا سبب عارضی پیدا ہوتا ہے جسکی بابت سے جبڑے
اور ہونٹھون کے عضل مین انگڑائی پیدا ہوتی ہے اوسکو جمائی کہتے ہین صحیح آدمی کو اگر ابتدا جسوقت جمائی ہو بہت برا ہے اور بہتر ہے کہ جمائی
ہر وقت ہضم آخر کے آوے اور اوس سے دفع فضلہ مذکور کا ہو جاوے کبھی جمائی اور انگڑائی … اور نکالنے اور کمی تحلیل مین اور جاگ
اوٹھنے نیند سے قبل پوری ہونے نیند کے پیدا ہوتی ہے اور جمائی اور انگڑائی سے جو … فضول کا ہوتا ہے یہ دفع عاجز ہے یعنے مادہ بخوبی
دفع نہین ہوتا ہو اگر شراب مین نصف حصہ پانی ملا کر استعمال کرین جمائی اور انگڑائی کیواسطے بہت اچھا ہے بشرطیکہ کوئی اور مانع نہو

فصل چودھوین علاج مین ریاضت کی ماندگی کے

… اعیا ہین ذریعہ اون سے بہت سے امراض کا
از قسم حمیات کے لیکن اعیاے قروحی کا تدارک اس طرح پر واجب ہے کہ اگر اس ماندگی … ظاہر ہون ریاضت مین کمی کیجاے بشرطیکہ
یہی ریاضت سبب ماندگی کا ہو اور اگر اسکے ساتھ کچھ امتلا اسی طرف جلد کے خارج ہونے یا تخمہ فی الحال پیدا ہوا ہو ان دونون کے
ضرر کا تدارک بذریعہ گرسنگی اور استفراغ کی اور تحلیل کردینی اوس مادے کی جو طرف جلد آگیا ہے بذریعہ مالش کرنے سے جسمین نرمی ہو بسبب استعمال
کرنے ایسے روغن کے جسمین قبض نہو کرنی چاہیے اور اس تدبیر اور مالش کے بعد ریاضت استرداد کا بھی استعمال کرنا چاہیے
اور پہلے دن استحمام اور اسی کیفیت کی غذا کا چاہیے جسپر عادت جاری ہو لیکن مقدار اوسکی کم کرنا چاہیے دوسرے دن مرطبات سے
غذا دینی چاہیے اور اگر کہین مادہ سے پاک ہون اور غذا کا مادہ گوشت مین حاجت ماندگی کی باقی ہو مالش سے کبھی اوسکا نفع ہو جاتا ہے خصوصاً
جسوقت قوت دواؤن گرم کی گوشت تک نفوذ کرے اور دہن الفرس یعنی روغن … اسباب مین بہت نافع ہے اور روغن سنبت

اور بابونہ وغیرہ اور جوشاندہ بیخ چقندر روغن مین ڈالکر دوسرے برتن مین طیار کرین اور روغن بیخ خطمی اور بیخ کرنبا اور بیخ فاشرا لینے ہزار جشان
اور روغن بنفشہ بہتر ہے۔ اسی طرحسی جس روغن مین اشنہ داخل کیا جاوے وہ مفید ہے۔ اعیای تمددی کے معالجہ سے غرض ڈھیلا کرنا بالتست
کا بذریعہ مالش نرم کے ایسے روغن نرم سے جو آفتاب مین گرم کیا گیا ہو ہوتی ہے اور نہانا نیمگرم پانی سے اور اوسمین دیر تک ٹھہرنا بھی اس مراد کو
پورا کرتا ہے جیسے کہ اگر ایک دن مین دو تین مرتبہ آبزن کیا جاوے جائز ہے اور ہر نہانے کے بعد تیل لگانا چاہیے۔ اور اگر بسبب عرق کے پونچھنے
کے کہ اوسکے ساتھ تیل بھی پونچھ جاتا ہے حاجت دوبارہ تیل لگانے کی ہو لگانا چاہیے اور غذا اسے مرطوب قلیل المقدار کھلائی جاوے اسلیے کہ اعیای
تمددی مین تقلیل غذا کی حاجت بنسبت اعیای قروحی کے زیادہ ہے اس ماندگی کو فقط ریاضت اور ماندگی کا رفع ہونا دور کر دیتا ہے اگر اسکا مرض
بذاتہ بوجہ فضول کے ہو بدون استفراغ کے چارہ نہوگا اور اگر بجہت ایسی ریاح کے پیدا ہو جس سے تمدد حاصل ہوتا ہے زیرہ اور شاہ زیرہ اور انیسون
سے مرفع ہو جائیگی۔ اعیای ورمی کا علاج تین فایدون کے واسطے کیا جاتا ہے جس عضو مین تمدد ہوا ہو وہ ڈھیلا ہو جاوے اور جس مقام پر
گرمی پیدا ہوئی ہو اوسکی تبرید اور جو فضلہ جمع ہوا ہو اوسکا استفراغ۔ اور یہ تدبیر بہت سے روغن نیمگرم اور نرم مالش سے پوری ہوتی ہے
اور دیر تک ٹھہرنا اوس پانی مین جو مائل بسخونت ہو اور بعد ان تدابیر کے راحت دینا یہی باتین اس ماندگی کے علاج مین درکار ہین
اعیای قشفی کے علاج مین جو تدبیر حفظ صحت صحیح آدمیون کے واسطے کیجاتی ہے اوسمین کچھ تغیر نہین ہوتا لیکن جس پانی سے نہلاتے ہین اوسمین گرمی
زیادہ درکار ہے اسلیے کہ آب گرم جسکی گرمی زیادہ ہو اوسمین تکثیف جلد کی بھی زیادہ ہوتی ہے اور باینہمہ آب گرم مین کچھ مضرت نہین ہے
مثل آب سرد کے اسلیے کہ آب سرد بھی اگرچہ تکثیف جلد کی کرتا ہے مگر اوسمین خوف نفوذ برودت کا بھی اندر اوس بدن کے ہوتا ہے جو نحیف
اور ناتوان ہو رہا ہے۔ اور کبھی سبب سخافت بدن کا جلد کا متخلخل اور ڈھیلا ہونا ہوتا ہے بلکہ اکثر سبب سخافت کا یہی ہوتا ہے پس اسوقت
نفوذ برودت آب سرد کا خوف یقینی ہوگا بعد اس تدبیر کے دوسرے دن استعمال ریاضت استرداد کا بھی کرنا چاہیے اور حمام کا استعمال مثل
پہلے دن کے بدستور رہے اوسکے بعد اجازت دی جائے کہ سرد پانی مین دفعۃً بیٹھ جاوے تاکہ اوسکی جلد مین تکثیف پیدا ہو اور تحلل کم ہو جاوے
اور رطوبت اوسکی بدن مین محفوظ رہے اور نرم کیا جاوے بدن اوس چیز سے جو بمقابلہ حرارت کام کرسکے بحالیکہ اوسمین تکثیف پیدا ہو چکی ہے
اور یہ دونون باتین یعنی حرارت اور تکثیف مضرت برودت کے دفع کرنے مین ہوتی ہین خصوصاً اگر سرد پانی مین اوترکر فوراً باہر نکل آئے
اور اوسمین ٹھہرے نہین اسلیے کہ ٹھہرنے کے بعد پھر اسقدر تخوف باقی نہین رہتی ہے اور غذا اوسکی دوپہر کے وقت کوئی چیز مرطوب ہو یعنی
تجویز کرنی چاہیے لیکن ممکن ہے کہ بوقت عصر مالش دوبارہ کیجائے اسوقت مناسب ہے کہ غذا ابھی رات کو دیجاوے۔ اس شخص کو کوشش کرنی چاہیے
کہ اخراج فضول بطور خود کرے اور میٹھے تیل کی مالش آپ ہی کرے مگر پیٹ مین تیل نہ لگنے پائے مگر یہ کہ سبب اسکا اثر ماندگی کا متصل بطن مین
پایا جاوے اوسوقت بہ نرمی و آسانی اوسمین بھی تیل ملنا چاہیے۔ غذا مین اس شخص کی توسیع کرنا چاہیے اور غذا بڑہانی چاہیے مگر یہ بھی خیال رہے
کہ حرارت مزاج مین زیادہ ہوئے۔ جو ماندگی بہ سبب حرکت کے پیدا ہوئی ہو پس ترک حرکت کا ہر وقت ابتداے ظہور اثر ماندگی کے اوسکی پیدا ہونیکو منع
کرتا ہے۔ اوسکے بعد استعمال ریاضت استرداد کا کیا جاتا ہے تاکہ حرکت معتدل مواد کو بطرف جلد کے دفع کردے اور جلد کے مواد کو مالش
تحلیل کرتی ہے وہ مالش جو درمیان سکون حرکات ریاضت وغیرہ کے کیجاتی ہے یعنے جسوقت ریاضت کرتے کرتے ٹھہر جائین اوسوقت
مالش کرنی چاہیے۔ بجز اسکے حال کا استحمام سے کیا جاتا ہے اگر حمام سے لرزہ پیدا ہو تو پس یہ ماندگی اوس حد سے بڑھی ہوئی ہے کہ ایسی خفیف
تدبیر سے رفع ہو جاوے خصوصاً اگر استحمام سے تپ پیدا ہو اسوقت نہلانا حمام مین درست نہین ہے بلکہ استفراغ مادہ کا کرکے اصلاح مزاج

کی کرنی چاہیے اور اگر حمام مین نہانے سے لرزہ وغیرہ پیدا ہو البتہ ایسی تدبیر خفیف سے نفع ہوگا بشرطیکہ حرارت آب حمام کے معتدل ہو
۔ اگر کوئی صاحب ماندگی کے اخلاط خام ہون ابتدا مین ماندگی کی تدبیر کرنی چاہیے جیسے مناسب ہے بعد اوسکے اخلاط خام کا نضج اور
تلطیف اور اخراج کرنا چاہیے پھر اگر اخلاط زیادہ ہون حکم سکون اور ترک ریاضت کا دینا چاہیے اسلیے کہ سکون زیادہ تر ہضم کرتا ہے اور فصد کو
ترک کرنا چاہیے اسلیے کہ فصد سے اکثر اچھا خون نکلجاتا ہے اور خام باقی رہتا ہے اور مسہل کا بھی استعمال قبل اصلاح کے نکرنا چاہیے اسلیے
کہ اس سے فتار زیادہ ہوتا ہے اور نہ کچھ اذیت ہوتی ہے البتہ ادرار کا مضائقہ نہین ہے ۔ اور زیادہ گرم چیز بھی نہ دینی چاہیے کہ خام کو تمام بدن مین
منتشر کردے ۔ اور چاہیے کہ استعمال گرم چیز کا ایسے شخص کے واسطے بنرمی اور بآسانی ہو اور واجب ہے کہ اوسکی غذا مین فلفل اور کبر اور زنجبیل
اور سرکہ جسمین کبر پڑا ہو اور سرکہ جسمین لہسن داخل ہو اور سرکہ جسمین اونٹ کٹارا شریک ہو اور جرم ان دواؤنکو بھی استعمال کیے جائین
اور وہ جوارشین جو مشہور ہین بقدر مناسب و بعد ظہور نضج اور ظہور رسوب کے بول مین اور نضج باقی خلط غالب کے استعمال شراب کا کرنا
چاہیے ۔ اور ادرار مناسب ہے اور چاہیے کہ شراب لطیف اور رقیق ہو اور قے کا استعمال نکرنا چاہیے ۔

فصل سولھوین چند احوال کے بیان مین جو بعد ریاضت وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین

اکثر بعد ریاضت وغیرہ کے تکاثف اور تخلخل اور
ترطیب زائد اور یبس مفرط پیدا ہوتا ہے ۔ ہمکو مناسب ہے کہ پہلے ان احوال کو بیان کرکے اوسکے بعد اوس ماندگی کی تدبیر کرین جو خود بخود
پیدا ہوتی ہے ۔ منجملہ ان احوال کے کبھی تخلخل بدنکو عارض ہوتا ہے اور بیشتر اسکا عارض ہونا اوسوقت ہوتا ہے جب تھوڑی سی مالش سختی
کے ساتھ بذریعہ روغن قابض کرین ۔ منجملہ ان احوال کے تکاثف ہے کہ بوجہ برودت یا استعمال شئے قابض کے یا بجہت کثرت فضول
اور اونکی غلاظت اور لزوجت کے کہ اسوجہ سے احتباس فضول کا مسام جلد مین ہوجاتا ہے عارض ہوتا ہے ۔ ایضاً بسبب ایسی ریاضت
کے جو اخلاط اندر سے باہر کھینچ لاے بدون اس بات کے کہ تحلیل کرے اور اسباب تکاثف کے موجود ہون بھی تکاثف عارض ہوتا ہے کبھی
سبب تکاثف کا کوئی شئے غباری ہوتی ہے جو بدن پر جم جاے ۔ یا مالش قوی اور سخت موجب تکاثف ہوتی ہے ۔ جو تکاثف بوجہ برودت
و قبض کے پیدا ہوا اوسکی شناخت یہ ہے کہ رنگ جلد کا سفید ہوتا ہے اور گرمی دیر مین قبول کرتا ہے اور پسینہ بھی دیر مین نکلتا ہے اور
رنگ کی سرخی دیر مین ہوتی ہے پس بوقت ریاضت کے یہ لوگ اگر گرم حمام مین نہائین اور جو فرش حمام مین ایسے مقام پر بچھے ہوئے ہین جنکی حرارت
معتدل ہے اوسپر اسقدر لوٹین کہ پسینہ آجاے اور لطیف گرم روغن کی مالش کرین انکے حق مین بہت بہتر ہوگا ۔ جو لوگ تکاثف مین بوجہ ریاضت
کے پھنسے ہون اونکی علامت نہونا اس علامت کا ہے جو تکاثف برودت کی مذکور ہوئی اور جلد کا میلا ہونا یہ علامت خاص ہے ۔ علاج
اس تکاثف کا نکال ڈالنا مادہ کا ہے اگر فضول موجود ہون بعد اوسکے استعمال اوس چیز کا جو تحلیل کرے حمام ہو یا تیل کی مالش ہو ۔ جن لوگونکے
بدن مین تکاثف بجہت گرد و غبار کے پیدا ہو یا بوجہ قوت مالش کے اونکو حاجت حمام کی زیادہ ہے بہ نسبت تیل کی مالش کے ۔ اور چاہیے کہ مالش نرم قبل حمام یا بعد حمام
کے کرین کبھی بعد افراط ریاضت کے بجہت قلت مالش کے ضعف اور تخلخل پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ جماع مفرط کے اور بسبب متواتر حمام کرنیکے بھی تخلخل
عارض ہوتا ہے ۔ ایسے لوگونکا علاج ریاضت معتدل ہے اور خشک مالش جسمین سختی ہو کرنا چاہیے اور روغن قابض کا بھی استعمال ہو سکتا ہے ۔ غذائین
ایسی کہلانی چاہیے جسمین ترطیب ہو اور مقدار کم ہو اور حرارت اور برودت مین معتدل ہون مگر اندک مائل بحرارت ہون تبھی تدبیر کرین اگر
ضعف یا بیداری یا غم عارض ہو یا تشنگی بجہت غضب کے پیدا ہو پھر اگر ان لوگونکو بدہضمی عارض ہو ریاضت اسپر دال ہو کہ کسی قسم کی ریاضت
نکرینگے کبھی بجہت زیادتی استحمام کے یا کثرت استعمال غذا اور شراب کے یا زیادہ آسودگی اور خوشحالی کہانے اور پینے مین حاصل ہوتی ہو الخ

زیادتی رطوبت کا اپنے اعضا مین احساس کرتا ہو خصوصاً اپنی زبان مین تا انکہ زیادتی افعال اعضا کو ضرر پہونچاتی ہے پس اگر یہ زیادتی بجہت کسی سبب سابق کو پیدا ہوئی ہو اوسکا علاج امراض تجربی کے ساتھ بیان ہوگا۔ اور اگر کسی ایسے سبب سے جسکو ابھی ہم نے شمار کیا ہے عارض ہو مثلاً شرب ما مین زیادتی کرنا یا زیادہ آرام اور آسایش کرنا یا افراط سے ایسی اشیا کا استعمال کرنا جنسے رطوبت پیدا ہو مثل حمام وغیرہ کے پس ایسے سبب سے کیہ لوگ بہت اہتمام سے ریاضت قوی کرین اور مالش با خشونت او خشک بدون روغن کی یا تہوڑا سا روغن گرم ہی مالش مین استعمال کرین —
جو شکی یا فراط کوئی شخص اپنے بدن مین دریافت کرے وہ از قسم اعیاء تشنجی کے ہے اور اوسکا علاج بھی وہی ہے جو اعیاء تشنجی کا ہے

فصل سترھوین

بیان مین اوس ماندگی کے جو خود بخود پیدا ہوتی ہے اگر اعیاء قرحی خود بخود پیدا ہو شناخت اوسکی حال کی اسطرح کرنی چاہیے کہ جو خلط سبب اس ماندگی کا ہو اندر رگون کے ہے یا باہر داخل عروق ہونے پر بول کی اور حالات سابق کی غذا اون کی اور اوس شخص کی عادت کثرت اور فضول کی رگ مین یا قلت فضول کی اور بسرعت نکلنا فضول کا بدن سے یا محتاج کرنا فضول کا خارج اوس شخص کو اپنے نکلنے مین بطرف علاج کے دلالت کرتا ہے — اسیطرح کیفیت مشروبات کی کہ صاف تھی یا گدر تھی داخل عروق ہونے پر دلیل ہوتی ہے — اگر یہ دلائل پائے جاوین پس خلط اندر رگون ہونگے ورنہ رگون کے باہر — اگر ماندگی بجہت اون فضول کے پیدا ہو جو رگون کے باہر ہون اور اندر رگون کا پاک ہو فقط ریاضت استفراغ کافی ہوگی — اور وہ تدبیر بھی کرنی چاہیے جو اعیاء قرحی کے بارہ مین مذکور ہو چکی ہے جو رگون سے پیدا ہوتی ہے — اور اگر ماندگی بجہت اجتماع فضول کے داخل عروق مین ہو اوسکی تدبیر ریاضت سے نکرنی چاہیے بلکہ اوسکی تدبیر آرام ہے اور تنویم ہے اور اوسکو بہوکا رکھنا اور بدن کو تیل لگانا اور نہلانا آب معتدل سے بشرطیکہ متصل حمام کا ہو بشرط مذکور بالا اور غذا دینا اوسکا بقلت ایسی چیز سے جسکا کیموس جید ہے از قسم مزورہ ہی ہو سکتا ہے مگر غذا مین کثرت لزوجت اور کثرت غذائیت نہونی چاہیے — یہ غذا ایسی ہونی چاہیے جیسے جوار خندروس یا بچہ جوار اور گوشت پرند کا — اور پینے والی چیزین جیسے سکنجبین عسلی اور ماء العسل اور شراب سفید اور رقیق اس شخص کو کیفیت شراب پینے سے مانع نہین ہو سکتی ہے اسلیے کہ منضج اور مدر ہے اور آب سے کم اثنا تدبیر ایسی شراب سے کیجائے جسمین اندکے ترشی یا خوشبو یعنی زردی مثل برگ درخت خرما کے ہو بعد اوسکے بتدریج ابعض رقیق تک نوبت پہونچے اگر یہ تدبیر کافی نہو اوس بدن مین کوئی خلط فاسد ضرور ہے پس خلط غالب کا استفراغ کرنا چاہیے پہر اگر خلط غالب خون ہو یا کوئی اور خلط ہو کہ اوسکے ساتھ خون ہو فصد کرنی چاہیے ورنہ مسہل دینا چاہیے یا فصد اور مسہل دونون کو جمع کرنا چاہیے جیسا حال قلت اور کثرت خون کا ہو مگر اسکا خیال ضرور ہے کہ فصد یا اسہال سے ضعف قوت نہونے پائے — جنس خلط پر استدلال کرنا بول اور عرق اور نیند سے اور نیند کیحالت اور بیداری کی حالت سے کیا جاتا ہے اگر باوجود تدبیر جید کی نیند نہ آئے دلیل ردی ہے اگر اسکا خیال ہو کہ اچہا خون رگون مین کم ہے اور اخلاط خام غالب ہین پس راحت دیکر ایسی چیز کہلانی چاہیے جو تلطیف پیدا کرے بعد خیال اس بات کی کہ اوسمین زیادہ سخونت نہو بلکہ وہ چیز ایسی ہون جسمین نفع ہو جیسے سکنجبین عسلی — اور اگر احتیاج زیادہ قوی ملطفات کی ہو طعام مین یا اسکے جو مین جوارش پلائی جاوے اور مین تہوڑی سی فلفل سیاہ داخل کرین — اور اگر باضطرار حاجت معجون کمونی اور فلافلی کی بجہت خامی خلط کے ہو بجہت مناسبت قبل طعام یا بعد طعام کہ یا ہر وقت سوتے کے جائز ہے — اور مقدار شربت ایک چھوٹے چمچہ مین جتنے آئے — ان لوگون کو لائق معجون فود نجی نہین ہے اسلیے کہ اوسمین گرمی زیادہ ہے — پہر اگر ثابت ہو جاوے کہ اخلاط خام اندر رگون کے نہین ہین بلکہ اعضاء اصلیہ مین ہین چاہیے اوسکے بدن کی مالش ایسے روغن سے جو ارخاء پیدا کرے کرنی چاہیے — اور پلانے مین ایسی دوائین گرم تجویز کرنی چاہیے جنکی گرمی جلد تک

پہونچے ۔ اور زیادہ دیر تک سکون کرنا اوسکے بعد استحمام ایسے پانی سے جسکی حرارت معتدل ہو اونکو بالتزام کرانا چاہیے ۔ اور معجون فودنجی بھی
اونکو کہلانی چاہیے ۔ لیکن معجون کا استعمال قبل از طعام اور ریاضت کے واجب ہو ۔ اگر بعد طعام کے کسی دوائی ہاضم کی حاجت ہو دوائی
قوی جو بحیثیت قوت لطف و تحلیل رکہتی ہو جیسے فودنجی نہ دینی چاہیے بلکہ مثل معجون کمونی اور فلافلی کے مناسب ہے ۔ اور ان دونوں سے جسکا استعمال
کریں مقدار اوسمین تہوڑی ہونی چاہیے ۔ اور معجون سفرجلی بہی دیا جائز ہے اسکی مقدار فلافلی اور کمونی کے مقدار سے زیادہ بہی ہو سکتی ہے
مگر اسقدر تامل کر لینا چاہیے کہ نہین التہابت حرارت عارضی ہر وقت استعمال ان دواؤں کا ہو ۔ ان لوگون کو ملنا روغن بابونہ اور شبت
اور قرنفل وغیرہ کا تنہا یا بہمراہ موم کے بہی نافع ہے یا ان روغنون کو بالتہیج اور مدنا ہیانج سے صبح بار وغیرہ گئے روغن زیت کے قوی کرنا چاہیے
اگر یہ دریافت ہو جاوے کہ اخلاط اندر اور باہر رگون کے دونون جگہ ہین قصد اصلاح صورت تغیر یا آفت عظیم کرے کہ جس سے آفت صغیر پیدا ہو
اوسے چہوڑ دینا چاہیے ۔ اگر ضرر دونون سے برابر ہو پہلے قصد اسہابت کا تنقیہ کیا جاوے کہ اوویہ ہاضمہ مثل فلافلی کے استعمال کریں ۔
اگر اس معجون پر فقط اسالیون ہموزن افیمون کے زیادہ کرین تاکہ اور اشد یہ ہو ممکن ہے ۔ اور اگر اسمین تہوڑی سی معجون فودنجی ملائین
از انکہ مقدار شربت معجون فودنجی ملائین بعد ازانکہ مقدار شربت معجون کمونی اور فلافلی کی کم کرین جائز ہے اور بتدریج ایسا کرنا چاہیے کہ آخر
فقط فودنجی باقی رہجاوے یعنے جسوقت اخلاط اندرونی عروق کا ہضم ہو کر اخراج ہو جاوے اور فقط تدبیر اون اخلاط کی باقی رہے جو باہر رگون کے
ہون معجون فودنجی اخلاط خارج عروق کے واسطے نافع ہے جیسا اوپر بیان ہوا ۔ اور اندرونی رگونکے اخلاط کی نسبت مضر ہے ۔ اور جو لوگ
جنمین دونون باتین جمع ہین اونکے واسطے مناسب ہے کہ اجتناب کرین کل ایسی چیزون سے جو شدت طرف خارج کے جذب اخلاط کریں
یا بشدت اندر کیطرف اخلاط کو جذب کرین اسیواسطے انکے حق مین جلدی تدبیر ہے اور اسہال کی جائز نہین ہے جبتک کہ پہلے تلطیف اور
اور انضاج نہوے انکے حق مین ریاضت کثیر بہی مناسب نہین ہے جسوقت ماندگی مین سکون پیدا ہوا اور رنگ بدنکا اچہا ہونے لگے
اور بول مین نضج دریافت ہو پس بخوبی انکے بدن کی مالش کرنی چاہیے اور تہوڑی سی ریاضت کرانی چاہیے بعد اوسکے تجربہ کرانا چاہیے
اگر دلک اور ریاضت سے کسیقدر مرض عود کرے ترک کرنا چاہیے اور اگر نہ عود کرے انکا استمرار بسبب عادت رفتہ رفتہ کرنا چاہیے تاانکہ نوبت استحمام
اور تیل کی مالش اور دلک اور ریاضت واجبی کی پہونچے اور آخر کو روغن قوی کا استعمال کرنا چاہیے ۔ پھر اگر یہ لوگ دوبارہ ماندگی مین مبتلا ہو جاوین
اور اوسکے ساتھ قروح کا بہی احساس کرین تدبیر مذکورہ بالا کو دوبارہ کرنا چاہیے ۔ اور اگر دوبارہ کی ماندگی مین احساس قروح کا نہو تدبیر مذکورہ دوبارہ
استرداد کے کرنی چاہیے ۔ اور اگر دلائل ظہور ماندگی اور احساس قروح مین اختلاف اور ترکیب ہو اور ماندگی قوی محسوس نہو اوسوقت مریض
کو فقط راحت دینی چاہیے ۔ اعیاء تمددی کا سبب اس مقام پر فقط امتلا بدون ردائت خلط کے ہوتا ہے اوسکا علاج اون ابدان مین
جنکا مزاج ردی ہے فصد اور تدبیر لطیف سے کرنا مناسب ہے ۔ اور جس بدنکا ہم ذکر کر رہے ہین اوسکی تدبیر بذریعہ تطول اور تفطیح کے کرنی مناسب
ہے بعد اوسکے اعانت ایسے امور سے کیجاوے جو مناسب ہو ۔ اعیاء ورمی کا علاج یہ ہے کہ بہت جلد اوس رگ کی فصد لین جو مناسب نسبت
اوس عضو کے ہو جسمین ماندگی زیادہ موجود ہو اور پہلے ظہور ماندگی کا جسمین ہوا ہو ۔ اور اگر ماندگی مین سب عضو برابر ہون فصد اکحل یعنے
ہفت اندام کی لیجاوے ۔ اور بیشتر حاجت ہوتی ہے کہ دوسرے دن بہی بلکہ تیسرے دن فصد لی جاوے ۔ پس پہلے دن جسوقت ظہور ماندگی کا
ہو فوراً فصد کرنی چاہیے اور تاخیر نکرنی چاہیے تاکہ ماندگی متمکن اور تمام بدن مین ٹہر نہ جاوے اور دوسرے اور تیسرے دن شب کو فصد لی جاوے
پہلے دن غذا آب جو یا حریرہ خندروس سادہ کا دینا چاہیے اگر تپ عارض نہو ورنہ فقط آب جو اور دوسرے دن روغن بادام کا

معتدل جیسے روغن بادام شریک کرکے کھلائین۔ اور تیسرے دن وہ غذائین جسمین کاہو اور کدو شریک ہو اور ملوکی اور حماضی کا استعمال کرین اور مثل سماک خراضی کے بطور اسفیدباج کے پکاکر کھلائین اور ان دنون مین تاامکان پانی پینے سے منع کرین لیکن اگر تیسرے دن اونکو پیاس پر صبر نہو سکے اور نہ غذا اچھی طرح ہضم ہو ماء العسل پلانا چاہیے یا شراب سفید رقیق یا پانی ملی ہوئی شراب پینی چاہیے۔ اور اس بات سے پرہیز کرنا چاہیے کہ بعد ان استفراغات کے دفعۃً اونکو اتنی غذا دیجاوے جو بقدر اونکی حاجت کے ہو اسواسطے کہ اگر پوری غذا دینگے غذا غیر منہضم کا جذب بطرف رگون کے ہوجائیگا تین وجہون سے پہلی وجہ یہ ہے کہ غذا جسوقت قلیل ہوتی ہے معدہ اوسکو گرفت کرلیتا ہے اور باہر نکلنے نہین دیتا اور قوت ماسکہ معدہ کی قوت جاذبہ کبد سے مقابلہ کرتی ہے اور جسوقت غذا زیادہ ہوتی ہے معدہ اوسکو نہین گرفتا بلکہ بیشتر معدہ جذب کبد کی اپنی قوت دافعہ سے اعانت کرتا ہے اور یہی حال ہر ایک طرف مقدم غذا کا ہے نسبت اپنے مابعد کے دوسری وجہ یہ ہے کہ غذاے کثیر معدے مین بخوبی ہضم نہین ہوتی تیسری وجہ یہ ہے کہ بوقت کثرت غذا کے رگون تک بہی زیادہ غذا پہونچتی ہے رگین بہی اوسکے ہضم سے عاجز ہوتی ہین

فصل ستر ہوین بیان تدابیر اون ابدان کا جنکے مزاج اچھے نہین ہین

یہ بدن یا مخطی ہین یا از راہ خلقت کے ممنوہ ہین۔ مخطی سے وہ بدن مراد ہین جنکے مزاج اصل خلقت مین اچھے ہین مگر فی الحال بوجہ خطاے تدبیر کے اونکے مزاج مین برائی پیدا ہوئی ہے اور تدبیر مین اسقدر طول ہوا ہے کہ اب گویا بمنزلہ عادت کے ہوگئی ہے اور اوس بدن مین جاگزین ہوگئی۔ اور ممنوہ اوس بدنکو کہتے ہین جسکا مزاج اصل خلقت مین نادرست ہو۔ بدن مخطی کی شناخت خطاے تدبیر کی کمیت اور کیفیت سے کیجاتی ہے تاکہ علاج اونکا بالضد کیا جاوے۔ اور کبہی حال صحت بدنکا بہی اوس پر دلیل ہوتا ہے۔ اور ممنوہ بدن مین فساد مزاج یا ابتداے خلقت سے ہو یا ابتدا سے اوس سن کے جس سن مین اب بدن ہے۔ ہم ابتداے بیان معالجہ ابدان ممنوہ کا ابدان مشایخ سے کرتے ہین

تعلیم تیسری فن تیسرا اسمین چہہ فصلین ہین

فصل پہلی بیان عام تدبیر مشایخ کا

مجملی تدبیر ان لوگون کی استعمال اوس چیز کا ہے جس سے ترطیب اور تسخین ساتھ ہی حاصل ہو اور نیند کا بڑہانا بستر خواب پر زیادہ ٹہرنا بہ نسبت جوانون کے۔ غذاؤن اونکے اہتمام کرنا اور استحمام۔ مشروبات مناسب حال تجویز کرنا۔ ہمیشہ ادرار بول اور اخراج بلغم کا اونکے معدون سے پاوشانہ اور امعا سے کرانا۔ اور ہمیشہ اونکی طبیعت کو نرم رکھنا چاہیے۔ مالش جو معتدل کمیت اور کیفیت مین ہو بیچ روغن کے بعد اوسکے مشی کرنا یا سوار ہونا اگر مشی سے ضعف پیدا ہو انکو بہت مفید ہے۔ اور جو شخص ضعیف ہو اوسکے بدنکی مالش دوبارہ بہی کرنا چاہیے۔ واجب ہے کہ عطر خوشبو خصوصاً جسکے گرمی معتدل ہو بالالتزام استعمال کرین۔ مالش تیل کے بعد نوم کرنے سے قوت ہوائی مین آگہی اور بیداری پیدا ہوتی ہے بعد اوسکے استعمال سواری اور مشی کا کرنا چاہیے

فصل دوسری غذاے مشایخ کے بیان مین

غذا انکو متفرق اوقات مین تہوڑی تہوڑی دینی چاہیے اور دو یا تین مرتبہ بحسب قوت کی کہلانی چاہیے ایسی تیسرے گہنٹہ مین دن کے گہنٹون سے روٹی بہت اچہی قسم کی ہمراہ شہد کے کہائین اور ساتوین گہنٹے مین اونکو استحمام کرکے اوس چیز کا استعمال کرنے چاہئین جیسا ہم ذکر کرینگے اسکے بعد قریب شب کے اول طعام جسمین غذا اچہی تجویز کیجاوے کہانی چاہیے۔ اگر شخص قوی ہو رات کو غذا مین کچھ زیادتی کرلی چاہیے۔ جو غذا کہ اوس سے تولید سودا یا بلغم کے ہو اسیطرح جو چیز تیز اور گرم مثل ماتحریف اور توابل [illegible] مصالحہ گرم کے ہو اوس سے پرہیز کرنا چاہیے بلکہ بسبیل دوا کے ہو اگر ان چیزونکو جو ادویہ کے لائق نہین ہین استعمال کرین چاہیے کہ قسم اول [illegible] سودا مین سے کوئی شوربہ ترکاری یا نگین یا اسقدر [illegible] گوشت بریان اور شکار کیے ہوئے جانورونکا گوشت یا وہ مچہلی جسکا

گوشت سخت ہو اور تربوز اور کھیرے کا استعمال کریں — اور اگر دوسری قسم میں سے از روے غذا کے کوئی چیز استعمال کریں تو ایسی چیزیں
چیزیں حاد اور حریف ہیں اونمیں سے کوامیخ یعنے نانخورش باعتبار اپنے امیابانہ جو ایک مرکب چیز مچھلی اور سرکہ وغیرہ سے بنائی جاتی ہے یا مثل کہ یہی
ایک نانخورش تیز اور نمکین ہے اوسکا استعمال کریں چاہیے کہ اس خطا کا علاج بالضد کیا جاے بلکہ واجب ہے کہ استعمال ملطفات کا اونکے واسطے
تجویز کیا جاے جسوقت معلوم ہو کہ اونکے بدن میں فضول پیدا ہوے ہیں — پھر جسوقت تنقیہ ہو چکے مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور بعد اسکے
تغذیہ کے کبھی کبھی کوئی چیز ملطف ہمراہ غذا کے بھی تجویز کرنی چاہیے جیسا ہم آگے بیان کرینگے — دودھ سے اس سن میں وہی لوگ انتفاع اوٹھاتے
جنہیں بخوبی دودھ کے ہضم کی قوت ہو اور بعد ہضم کے کسیطرح کا تمدد بطرف جگر یا بطن کے پیدا ہو اور نہ کسی قسم کی خارش ہو اور نہ [illegible]
ہو اگر یہ باتیں نہوں دودھ کا استعمال بیشک مفید ہے اسلیے کہ غذا ہے بدن کی ہو جاتا ہے اور ترطیب بھی کرتا ہے — بہتر دودھ گوسفند
اور مادہ خر کا ہے — مادہ خر کے دودھ میں یہ بات ہے کہ وہ پیٹ کے معدہ میں مثل پنیر کے نہیں ہو جاتا ہے — اور بہت جلد بدرقہ [illegible]
ہے خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ شہد اور نمک ہو مگر اوسکے چراگاہ کی خبرگیری کرنی چاہیے تاکہ کوئی چیز بری غذا تیز یا ترش یا شور چرنے نپاے —
ترکاریاں اور فواکہ جنکو مشائخ کھا سکتے ہیں وہ یہ ہیں جیسے چقندر اور تھوڑا سا گندنا اونکو مری اور زیتون سے خوشبو کر کے خصوصاً قبل طعام
کے اگر استعمال کریں تلیین طبیعت پیہم ہو گا جسوقت استعمال نوم کا کسی وقت میں کریں اور اوسوقت سونے کی عادت بھی ہو تو اس
سے فائدہ پاتے ہیں — زنجبیل پروردہ ایسی دوا ہیں جو اونہیں موافق ہیں اور اکثر گرم مربے کا بھی استعمال کرنا چاہیے مگر اتنا کہ جس سے
گرمی پیدا ہو اور ہضم ہو جاے نہ اسقدر کہ جو بدن میں خشکی پیدا کرے — پس واجب ہے کہ اونکی غذائیں مرطب ان مرطبات سے بطریق
ہضم او تسخین کے اثر پذیر ہوں اور تخفیف کا اثر قبول نکریں — واسطے تلیین طبیعت کے منجملہ اون چیزوں کو جو لائق اونکے بدن کے ہیں
فواکہ میں سے انجیر تر اور آلو بخارا انگور ہیں — اور انجیر خشک جو ماء العسل میں پکایا جاے جائز نہیں — مگر یہ سب چیزیں قبل طعام کھلانے واسطے
تلیین طبیعت کی دینی چاہئیں ایضاً لبلاب یعنی عشق پیچہ جو پانی اور نمک میں جوش دیا جاوے اور مری اور روغن زیتون سے خوشبو کیا جاے
اور زیتون لباب اگر شوربا مرغ میں ڈالیں یا شوربا چقندر یا کرنب میں شریک کریں وہ بھی مفید ہے — اگر اونکی طبیعت کا یہ حال ہو کہ
ایکدن نرم رہے اور بخوبی اجابت ہو اور دوسرے دن نہو اوسوقت مسہل اور مزلق چیزوں کی حاجت نہیں ہے — اور اگر ایکدن نرم رہے
اور دو دن قبض ہو فقط آب کرنب اور لبلاب اور لباب قرطم یعنے شیرہ کڑ کا آب جو میں شریک کر کے پلائیں یا بمقدار ایک یا دو جوزہ کے صمغ بطم
اور زیادہ مقدار اوسکی تین جوزہ ہے کہ بالخاصیت ملین ہے اور احشا میں جلا پیدا کرتی ہے بدون کسی اذیت کے ایضاً اونکو وہ دوا مفید
ہے جو مرکب نبات قرطم سے ہو اور وہی گویا لباب قرطم ہے اوسمیں انجیر خشک پڑا ہو مقدار شربت اسکی ایک جوزہ ہے — حقنہ روغن سے
کرنا بھی مفید ہے کہ اسمیں باوجود قوت استفراغ کے تلیین اعضا کی بھی ہے خصوصاً زیت نشیرین سے حقنہ کرنا — تیز حقنوں سے اونکو
بچانا چاہیے کہ اونکی آنتوں میں خشکی پیدا ہوتی ہے اور حقنہ ترجبین میں اخل ہو مشائخ کو بہت نافع ہے جسوقت چند روز اونکی طبیعت میں قبض
پیدا ہو ایضاً اور بھی واسطے مشائخ کے ادویہ ملین طبیعت ہیں جنکا ذکر قرابادین میں ہم خاص واسطے اونکے کرینگے — واجب ہے کہ استفراغ
کہول اور مشائخ کا تا امکان فصد سے نکیا جاے — اسہال معتدل اونکے واسطے مناسب ہے

فصل تیسری شراب مشائخ کے بیان میں

بہترین شراب اونکے واسطے شراب کہنہ سرخ ہے تاکہ ادرار اور تسخین ساتھ ہی کرے — اور سفید شراب جو سفید ہو اوس سے
پرہیز کرنا چاہیے ہاں بعد غذا کے اگر استحمام کریں اور پیاس معلوم ہو اوسوقت تھوڑی سی شراب سفید رقیق پی سکتے ہیں گو بلکہ وہ [illegible]

پانی کے سبب ہے۔ شیرین شراب اور اور میٹھی چیزین مشروب جنسے سدے پڑنیکا خوف ہو چاہیے کہ اوس سے پرہیز کرین **فصل چوتھی تفتیح سدد مشائخ کے بیان مین** اگر مشائخ کے بدنین سدے پڑجاتین اور آسان تراخراج اون سدد نکا ہے جو بوجہ پینے شراب سے پیدا ہون۔ واجب ہے کہ تفتیح اون سددون کی معجون فودنجی اور فلافلی سے کیجاے اور استعمال فلفل کا شراب کے اوپر اختیار کیا جاے اور اگر اونکی عادت استعمال پیاز اور لہسن کی ہو بدستور جاری رکھین۔ تریاق بھی اونکو بہت فائدہ کرتی ہے خصوصاً جسوقت سدے پیدا ہون۔ اسیطرح اثاناسیا اور امروسیا جو اسی قسم کی خاص دوائین مرکب ہین لیکن واجب ہے کہ ترطیب انکو بدن کی بعد استعمال ان چیزون کے بذریعہ استحمام اور مالش روغن کی ذہن بذریعہ استعمال مرطب غذاون کے مثل ماء اللحم [illegible] روس اور جو کے ساتھ کیجاے۔ شراب العسل کا بھی استعمال اونکو نافع ہے سددون کے پیدا ہونے اور وجع مفاصل سے امان دیتا ہے بشرطیکہ بروقت محسوس ہونے سدے کے کسی عضو مین یا مستعد ہونے کسی عضو کے اسباب پر گذشتہ پیدا ہو ماء العسل مین ایسی چیزین بڑہائی جائین جو رفع سدد کیواسطے مخصوص ہین جیسے تخم کرفس کہ اعضای بول تک تر شراب العسل کا پہونچا دیتی ہین۔ اور اگر سدہ عضوی ہو یعنے بشکل پتہری کے ہون کرفس سے قوی تر کوئی دوا مثل فطراسالیون کے شراب العسل مین جوش دینی چاہیے۔ اگر سدہ ریہ مین ہو اوسوقت زوفا پرسیاوشان سلیخہ وغیرہ ملانا چاہیے **فصل پانچوین دلک مشائخ کے بیان مین** مالش مشائخ کے بدنکی معتدل مقدار اور کیفیت مین کرنی چاہیے۔ اور جو اعضا اونکے بدن مین ضعیف ہین یا مالش سے اونکو گزند پہونچتا ہے اونکی مالش ترک کرنی چاہیے۔ اور اگر چند مرتبہ مالش کیجاے ہر مرتبہ پارچہ ای سخت سے یا خالی ہاتہون سے کرنی چاہیے یہ تدبیر اونکو نافع ہے۔ اور اونکے اعصاب کو امراض کی نوائب کو منع کرتی ہے۔ اور حمام ہمراہ دلک کے یقیناً مفید ہوتا ہے **فصل چھٹی ریاضت مشائخ کے بیان مین** ریاضت مشائخ کے بحسب حالات اونکا مختلف ہوتی ہے یعنے جیسے اونکے بدن کے حالات ہون اور جیسی بیماریان اونکو عارض ہوتی ہون اور جیسی عادت اونکو ریاضت مین ہو ویسی ہی ریاضت بھی اونکی مناسب ہوتی ہے۔ اگر اونکے بدن نہایت درجہ اعتدال پر ہون ریاضت معتدل اونکو موافق ہوگی۔ پہر اگر کوئی عضو اونکے بدن کا اپنے افضل حالات پر ہو خاص اوس عضو کی ریاضت بخلاف اور اعضا کے زیادہ کرنی چاہیے مثلاً اگر سر مین دوار یا صرع عارض ہو یا سر سے مواد بطرف رئتین گرتے ہون خواہ سر کی طرف اکثر بخارات چڑہتے ہون ایسی ریاضتین اونکو مفید ہونگی جسمین سر جھکانے کی حاجت ہو لیکن اوسکا سبب یہ ہے کہ ریاضت بذریعہ مشی اور دوڑنے اور سوار ہونے کی کرین یا جو ریاضت ایسی ہو کہ اوسمین نصف جسم اسفل کا متحرک ہو اور اگر کوئی آفت اونکے پاؤن مین ہو ایسی ریاضت اختیار کرین جسمین اعضای فوقانی متحرک ہون مثل اسکے کہ دو آدمی ایک دوسرے کی گردن مین ہاتہ ڈالکے چھوڑانے کا زور کرین اور پتہر پھینکنا یا اوٹھانا۔ اور اگر آفت وسط جسم مین ہو مثل طحال اور جگر اور امعاء کے دونون اطراف کی ریاضتین یعنے ہاتہ اور پاؤن کی مفید ہونگی۔ اگر کوئی اور مانع ان ریاضات کا نہو۔ اگر آفت بطرف سینہ کے ہو اونکو فقط ریاضت اعضای تحتانی کی مفید ہوگی۔ اگر گردہ اور مثانہ مین آفت ہو فقط اوپر کے اعضا کی ریاضت نفع دیگی۔ اونکو یہ بات ممکن نہین ہے کہ رفتہ رفتہ ان اعضا کی ریاضت بڑہا کر ان اعضا کو بذریعہ ریاضت کے قوی کرین۔ یہ بات مشائخ کے واسطے ایسی ہے جو اوس سن مین نہین ہے۔ اور کہول جو اکثر ایسے ہوتے ہین کہ جو چیز مشائخ کو موافق ہوتی ہے اونکو بھی موافق ہے اونکے لیے بھی یہ بات خلاف ہے اسلیے کہول اپنے اعضای ضعیفہ کی تقویت بتدریج ایسے ریاضت سے کر سکتے ہین جو اون اعضا کو موافق ہو اور اون اعضا سے ہو سکے۔ مشائخ کے جو اعضای مریض ہون بغیر اونکی بھی ریاضت کر سکتے ہین اگر اونکی اسکی اجازت نہین دیجاتی ہے [illegible] اعضا [illegible] ان یا انہین ایسا مادہ ہو جسکی عفونت اور [illegible] کا خوف ہو جسمین تفتیح پیدا ہونے کا [illegible] ہو **تیسری بیان مین تدبیر اوس بدن کے جسکا مزاج فاضل یعنی درست نہین ہے** اور اس تعلیم مین پانچ فصلین ہین

فصل پہلی درست کرنا اوس مزاج کا جسمین حرارت بڑہ گئی ہو سوء مزاج گرم کے ساتہ کبھی یبوست اور رطوبت مین اعتدال ہوتا ہے اور کبھی یبوست کا غلبہ ہوتا ہے یا رطوبت کا۔ اگر سوء مزاج گرم مین یبوست اور رطوبت دونون معتدل ہون اور صرف زیادتی حرارت کی ایک اندازہ خاص پر ہوگی اور بافراط نہوگی ورنہ خشکی ضرور زیادہ ہوگی۔ جو سوء مزاج گرم خشکی کے ساتہ ہو یہ کیفیت مزاج کی زمانہ دراز تک ٹہر سکتی ہے اور سوء مزاج حار رطوبت کے ساتہ دیر تک قائم نہین رہ سکتا کبھی رطوبت غالب ہو کر حرارت کو بجہا دیتی ہے کبھی حرارت کو غلبہ سے رطوبت مین خشکی پیدا ہوتی ہے۔ اگر حرارت پر رطوبت غالب ہو جاے ایسے شخص کا حال وقت تمامی شباب کا ہوتا ہے کہ اسوقت دونو کیفیتین برابر ہو جاتی ہین سبب شباب کا انحطاط شروع ہوتا ہے رطوبت غریزیہ گہٹتی جاتی ہے اور حرارت گہٹتی باقی ہے۔ اب ہم کہتے ہین مجملاً تدبیر گرم مزاجون کی منحصر دو غرض مین ہے **اول** یہ ہے کہ اونکا مزاج معتدل کر دیا جاے **دوسرے** یہ ہے کہ اونکی صحت اور قوت حرارت مزاج کے جیسی ہے ویسی ہی باقی رہے اور اوسمین کمی نہو پہلی تدبیر کا تمام ہونا بہ نسبت اون لوگون کے خیال کیا جاتا ہے جو اکثر لذات کو ترک کرین اور پابندی اور التزام اونکے مزاج مین زیادہ ہو اور زمانہ دراز تک صبر کر سکین یا ایکہ رفتہ رفتہ اونکا مزاج بطرف اعتدال کے رجوع کرے اسلیے کہ اگر اونکی تدبیر بلاتدریج کیجاے اکثر امراض پیدا ہونگے۔ دوسری تدبیر اوسی غذا سے ممکن ہے جو مشابہ اونکے مزاج کے ہو تاکہ اونکی صحت موجودہ بحال خود باقی رہے۔ جو لوگ گرم مزاج ایسے ہین کہ اونکی رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہے ابتداے امر مین قریب بصحت ہونگے اور اونکے مزاج مین سرعت دانتونکے نکلنے کی اور بالون کے پیدا ہونے کی ہوگی۔ اور بیان ہر چیز کا اچہے طور پر اور خوش بیانی کے ساتہ اور باتونمین جلدی بلکہ چال مین بہی سرعت پیدا ہوگی۔ پہر جسوقت جوان ہونگے حرارت مزاج کی بڑہ جائیگی اور خشکی زیادہ پیدا ہوگی۔ مزاج مین اونکے خلط کی لذع پیدا ہوگی اور اکثر تولد صفرا کا اونکے بدن مین زیادہ ہوگا۔ ابتداء سن مین یعنے سن صبے مین اونکی تدبیر وہی ہے جو معتدل مزاج لوگونکی تدبیر ہے۔ جب سن زیادہ بڑہے اونکی تدبیر ایسی ہونی چاہیے کہ اوس سے ادرار بول اور استفراغ خلط صفرا کا اوس طرف سے ہو جدہر اونکے فضول بالطبع مائل ہون خواہ بطرف اسہال یا بطرف قے کے۔ اور اگر یہ آمادہ خلط کی بطرف استفراغ کے کافی نہو خفیف چیزون سے طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے۔ قے کیواسطے تنہا آب گرم یا ہمراہ سکنجبین کے۔ اسہال کے واسطے خمیرہ بنفشہ۔ تمر ہندی۔ شیر خشت۔ ترنجبین۔ مناسب ہو۔ ریاضت مین اونکے تخفیف کرنی چاہیے۔ غذا ایسی جسکا کیموس اچہا بنے۔ کبہی ایکدن مین تین مرتبہ حمام کرانا چاہیے۔ جو چیز گرمی پیدا کرے اوس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر بعد کہانے کے استحمام سے تمدد اور ثقل جانب کبد یا بطن کے پیدا ہو چاہیے کہ استحمام کا استعمال کرین ... اور اگر انمین سے کوئی چیز عارض ہو استعمال ملطفات کا مثل خیساندہ افسنتین اور دواے صبر اور انیسون اور بادام اور سرکی اور سکنجبین وغیرہ کی کرین۔ اور بعد طعام کے استحمام ہرگز واجب ہو کہ ملطفات بعد ہضم طعام کے ایسے وقت استعمال کرین کہ دوسرے کیفیت آنے مین دیر باقی ہو اور یہ وقت وہی ہے جب ان کے سونے سے اوٹہین کہ اوسکے بعد استحمام کیا جاتا ہے۔ بنفشہ تیل کی مالش بدن مین کرانی شراب سفید اور رقیق کا پینا ان لوگون کے مناسب حال ہو۔ اور آب سرد بہی نافع ہے۔ جن لوگونکا مزاج خشک مائل بحرارت ہے ابتداء سن مین یہ تدبیر اونکی بہی لائق ہے اور جنکا مزاج گرم اور تر ہے اونکے بدن مین عفونت مواد کی پیدا ہوتی ہے اور اکثر اوسے لاحق امراض کے گہیرتے ہین چاہیے کہ اونکی ریاضت ایسی ہو جس سے تحلیل بکثرت پیدا ہو۔ بانہمہ ریاضت مین نرمی رہے تاکہ حرارت نہ پیدا کرے۔ ایسی ہی کثرت کی فصد کا احتیاط رہے جس سے اخلاط مین ثوران نہ پیدا ہو۔ اکثر اجتناب ریاضت سے ان لوگون مین وہی شخص کرے جو ریاضت کا خوگر نہو

تدبیر مناسب یہ ہے کہ انکی ریاضت بعد استفراغ کے واقع ہو اور استحمام قبل از طعام کے اور تعب و مشقت بعد دفع کرنے کل فضول کے ہو
اور فصل ربیع میں ابتداءً احتیاطاً فصد اور استفراغ واجب ہے

فصل دوسری اصلاح مزاج اوس شخص کی جسکے مزاج مین برودت زائد ہے اقسام ان لوگون کے بھی تین ہین۔ جن لوگون کے مزاج مین باوجود زیادتی برودت کی رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہو اوسکو چاہیے کہ ایسی تدبیر کا قصد کرین جس سے حرارت غریزی میں حرکت پیدا ہو۔ اور یہ تدبیر بذریعہ ایسی غذا سے گرم کے ہو جو رطوبت مین اور یبوست مین معتدل ہو مثل ادویہ اور ان مسخنہ اور معاجین کبار اور بذریعہ استفراغ کے جو خاص اسلیے رطوبات کے ہے۔ اور بذریعہ ایسے استحمام کے جسسے عرق برآمد ہو اور ایسی ریاضتین جو اونکے لائق ہین سلیح کہ یہ لوگ اگرچہ انکی رطوبت مین اعتدال ہے لیکن بوجہ زیادتی برودت کی احتمال ہے کہ بعض اوقات مین انکی رطوبت بڑہ جائیگی۔ جو ہیں مزاج ایسے ہین کہ مزاج مین باوجود زیادتی رطوبت کے خشکی بھی ہے اونکی تدبیر اور مشائخ کی تدبیر ایک سی ہے

فصل تیسری تدبیر مین اون ابدان کے جو مرض کو بسرعت قبول کرتے ہین بسرعت قبول کرنا مرض کا یا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ اخلاط بدن مین بہت ہوتے ہین اوسکی تدبیر یہ ہے کہ مقدار اخلاط کی بذریعہ تدبیر مذکور آیندہ کے کم کرے کہ بقدر معتدل باقی رکھی جاے یا بوجہ خامی اخلاط کے قبول مرض کا بسرعت کرتے ہین اوسکی تدبیر یہی ہے کہ اخلاط کی کیفیت درست کیجائے۔ اور غذا ایسی اختیار کیجاے جو متوسط بدن ہو قلت اور کثرت مین۔ تعدیل مقدار اخلاط کی مقدار غذا کی تعدیل ... ہے اور ریاضت کی زیادتی اور مالش قبل استحمام سے اگر ان دونون کی عادت ہو کرنی چاہیے اور اگر عادت نہو ریاضت خفیفہ اور دلک خفیف کا استعمال کرین۔ اور غذا چند اوقات مین کہلائی جاے ایک ہی مرتبہ اتنی نہ کہ جسمین سیری حاصل ہو۔ اور اگر بدن انکا ایسا ہو کہ پسینہ اوس سے بآسانی نکل سکے اور اوسکا خوگر ہو بعض اوقات پسینہ نکالنے کی بھی تدبیر کرنی چاہیے۔ اگر غذا کے وقت مین تاخیر کرنے سے انصباب صفرا کا معدے پر نہو تا ہو چاہیے کہ غذا بعد حمام کے دی جاے ورنہ طعام کرنے پر مقدم کرین۔ وقت معتدل استحمام کا اگر کوئی مانع نہو چوتھا گھنٹہ ونکا ہے اون گھنٹون سے دن کے جو برابر ہوے۔ اگر اتنی دیر تاخیر کرنے مین غذا کے احتمال انصباب صفرا کا معدے پر ہو اوسوقت سے پیشتر غذا دینی چاہیے۔ اگر بین ... علامات محسوس ہون ایسے مفتوحات سے جنکا ذکر ہو چکا ہے اور مناسب انکے مزاج کے ہون علاج کرنا چاہیے۔ اور اگر اسکی جہت سے کوئی ضرر اوسکے سر مین پیدا ہوا اوسکا تدارک مشی سے کرنا چاہیے۔ اگر اوسکے معدے مین طعام فاسد ہو پھر اگر فضول بخود منحدر ہوجاے اسکو غنیمت جاننا چاہیے ورنہ اوسکے انحدار کی تدبیر نبیذ اور انجیر جو ہمراہ اوس قرطم کے معجون کیے جاتے ہین جنکی صفت اوپر مذکور ہو چکی ہے کرنی چاہیے

فصل چوتھی فربہ کو لاغر کرنے کے بیان مین اسکی تدبیر بہت جلد انحدار طعام کا معدے سے ہے تاکہ جلد اول غذا کو جسم نہ سکین اور استعمال کرنا ایسے طعام کا جسکی مقدار زیادہ ہو اور تغذیہ کم کرے۔ اور سیر پہلے حمام کرنا قبل طعام کے اور ریاضت شریفہ اختیار کرنا اور دوامالا محلل کی مالش اور معاجین سے اطریفل صغیر اور دوا اللک اور تریاق اور پیناسر کا تھری کو ساتھ نہار ہو نہا اور زیادہ تفصیل اس تدبیر کے مقالہ زینت مین کیجائیگی

فصل پانچوین لاغر کو فربہ کرنے کے بیان مین بہت قوی سبب لاغری کا جیسا اگلی ذکر ہوگا خشکی مزاج کی اور یبوست اسارقا مین پیدا ہونی اور یبوست مواد کی ہے۔ ماساریقا مین جب خشکی پیدا ہوتی ہے غذا کو قبول نہین کرتی ہین خشکی اور لاغری بڑہتی جاتی ہے سو واجب ہو کہ مالش حمام سے پیشتر ایسی کیجاے جو خشونت اور لین کے درمیانی ہو تا اسکے جلد سرخ ہو جاے بعد اوسکے مالش سخت کیجاے اوسکے بعد زفت کو طلا کرین اوسکے بعد اعتدال

ریاضت کرین — اوسکے بعد استحمام اسطرح کرین کہ بہت جلد فارغ ہوجاوین بعد اوسکے خشک رو مالون سے بدن کو پاک کرین بعد اوسکے
تھوڑے تیل کی مالش کرین اوسکے بعد غذا اسے مناسب تناول کرین — اور اگر بنظر سن اور فصل اور عادت کے آب سرد کا تحمل ہوسکے
بدن پر اسکو ڈالین — نہایت معتدل اوس دلک سخت کی جو اس طلای زینت پر مقدم ہے یہ ہے کہ جسقدر بدن مالش سے پھول اوٹھے
اوسکا پھیلنا شروع ہو — اور یہ دلک قریب اوسکے ہے جو ہمنے چھوٹے عضو کے بڑے کرنے مین بیان کی ہے — تمامی اس تدبیر کی مقالہ
زینت کتاب چہارم مین آویگی

تعلیم پانچوین انتقالات کے بیان مین اور اسمین ایک فصل اور ایک جملہ ہے

فصل پہلی تدبیر فضول کے بیان مین

ربیع مین بہت جلد فصد اور اسہال بقدر واجب اور عادت کے کرنا چاہیے — اور اسی فصل
مین خاص کر قے کا استعمال بھی کیا جاتا ہے — اور جو چیز گرمی اور رطوبت بکثرت پیدا کرے جیسے گوشت اور شراب وغیرہ ترک کیجاتی
ہے — غذا مین لطیف یعنی کمی اور ریاضت معتدل جو زیادہ فصل صیف سے ہو اور ایک مرتبہ بقدر سیری کے غذا کھائی نہین جاتی ہے
بلکہ مختلف اوقات مین چند مرتبہ کرکے تھوڑی غذا کھانی چاہیے — شربت اور رب جنسے اطفای حرارت کا اثر پیدا ہو استعمال کیے جاتے
جاتے ہین — اور ہر ایک شے گرم اور تلخ اور تیز اور شور ترک کیجاتی ہے — فصل صیف مین غذا اور مشروب اور ریاضت مین کمی کرنی
چاہیے اسایش اور آرام کا التزام — حرارت کی بجھانے والی چیزونکا استعمال اور بے تکلف قے کرنا جسکو ممکن ہو — اور سایہ دراز یا وہ سایہ
جو بوقت دوپہر کے ٹھہرتا ہے خواہ وہ جگہہ ہو جہان اتساع اور دھوپ نہ آتی ہو اوسمین ٹھہرنا چاہیے — فصل خریف مین خصوصاً وہ خریف جسکی ہوا
مختلف ہو ہمہ وقت پرہیز ونکا اہتمام کرے اور کل خشکی پیدا کرنے والی چیزونکا ترک کرے اور جماع اور سرد پانی زیادہ پینے سے اور اوسکو سر پر ڈالنے
سے اجتناب کرے اور سر دوپہر مین سونے سے جہان بدن مین پوست اور ترسنے لگے بچانا چاہیے — اور ہر وقت امتلاے طعام کے اس فصل
مین سونا بچانا چاہیے — دوپہر کی گرمی اور رات کی سردی سے بچنا چاہیے — فصلی فواکہ اور اونکا بکثرت کھانا چھوڑ دے — استحمام سوا آب
نیم گرم اور پانی سے نکرے — جب دن اور رات اس فصل مین برابر ہوجاوے استفراغ بدن کا کرے تاکہ فصل شتا مین فضول اندر بدن کے
محتقن نہو جاوین — علاوہ یہ سبب کہ اکثر ابدان ایسے ہوتے ہین کہ اونکے مناسب حال یہی ہوتا ہے کہ اپنے اخلاط کے پراگندہ کرنے اور حرکت
دینے مین مشغول نہون — اونکو یہی مناسب ہے کہ بدستور جیسے اخلاط ٹھہرے ہوئے ہین اوسی طرح رہنے دین — قے کرنے سے فصل خریف مین
اطبا منع کرتے ہین اسلیے کہ تپ پیدا کرتی ہے — شراب اس فصل مین ایسی چاہیے جسمین پانی بہت ملا ہو اور زیادتی نکرنی چاہیے —
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کثرت بارش کی فصل خریف مین اوسکے شر سے امان دیتی ہے — فصل شتا مین چاہیے کہ تعب بدن مین
زیادہ پیدا کرے — اور غذا مین زیادتی کرنی چاہیے — لیکن اگر شتا جنوبی ہو اوسوقت ریاضت مین زیادتی اور غذا مین کمی کرنی چاہیے
— اور واجب ہے کہ غذا مین ایسے گیہون اختیار کرے کہ جسکی روٹی قوی تر ہو اور اوسکے آٹے مین چسپیدگی زیادہ ہو بہ نسبت اون گیہون کے
جو کہ میوون مین کھاے جاتے ہین — اور یہی حال گوشت کی سب قسمون اور بھنے ہوئے گوشت وغیرہ کا ہے — ترکاریان اس فصل مین کرنب
چقندر کرنس اور تھوا اور چولائی اور خرفہ اور کاسنی ترک کرے — کمتر شیح ایام مین کوئی مرض اس فصل مین پیدا ہوتا ہے — پھر اگر
جاڑون مین کوئی مرض پیدا ہو بہت جلد علاج کرنا چاہیے اور بہت جلد استفراغ اوس مادہ کا کرنا چاہیے جس سے مرض پیدا ہوا ہے بشرطیکہ
استفراغ واجب ہو اسلیے کہ جاڑون مین مرض کا پیدا ہونا بدون آفت عظیم کے نہین ہوسکتا خصوصاً اگر مرض حار ہو اسلیے کہ حرارت غریزی
جو اندر بدن ہے جاڑون مین بہت قوی ہوتی ہے بوجہ اسکے کہ تحلل جاڑون مین نہین اور بوجہ احتقان کے اندر بدن کے جمع ہوجاتی ہے اور

تمامی قوائے طبعی اپنا اپنا فعل بہت عمدگی کے ساتھ کرتے ہیں بقراط کے نزدیک جاڑوں میں اسہال بہتر ہے سوا و فصد کے اور قے کو بھی ناپسند جانا ہے
اور گرمیوں میں ترک کرنا مناسب جانتا ہے اسلیئے کہ اخلاط گرمیوں میں اوپر آجاتے ہیں اور جاڑوں میں اخلاط تہ نشینی پر آمادہ ہوتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ اسی کی
عادت کرے۔ ہوا جاڑوں کی اگر فاسد ہو جائے اور اوس میں وبائیت آجائے چاہیئے کہ بدن کے تنقیہ کرنے پر اہتمام کیا جاوے اور مکانات کی ہوا ایسی چیزوں
سے معتدل کیجائے جو تبرید اور ترطیب قوی پیدا کریں۔ اور جب ہوا وبائی ہو اسکے واسطے واجب ہے یا ہوا مکان کی گرم کیجائے اور جس جہت سے فساد
ہوا میں پیدا ہوا ہے اوسکی ضد سے اصلاح کریں۔ خوشبودار چیزیں ایسی ہوا کی اصلاح میں نہایت مفید ہیں خصوصاً اگر مخالف مزاج ہوا
وبائی کے ہوں۔ ہوائے وبائی میں ایسی تدبیر کرنی چاہیئے کہ زیادہ ہوا کے استنشاق کی حاجت کم ہو جائے یہ بات اسی پر حاصل ہوگی کہ آرام
راحت اختیار کرے۔ اگر فساد ہوا کا زمین کی وجہ سے ہوتا ہو چاہیئے کہ زمین پر بیٹھنا چھوڑ دیں اور تخت پر بیٹھنا اختیار کریں اور اونچے مقامات واسطے
بیٹھنے کے اختیار کریں۔ اور ہوا کی وبا کو دفع کرنے والی چیزیں تلاش کریں۔ اگر سبب فساد ہوا کا خاص ہوا سے ہوتا ہے اس جہت سے کہ قریب کی ہوا کو
فساد میں ہوا میں آگیا ہے یا فساد ہوا کا کسی امر آسمانی سے جسکی کیفیت آدمی سے پوشیدہ ہو پیدا ہوتا ہے۔ واجب ہے کہ ایسی وبا میں ایسے تہخانوں
میں پناہ لے اور ایسے گھروں میں سکونت اختیار کریں جنکی دیواریں اونچی ہوں اور جو مکانات خزانہ رکھنے کے قابل ہیں اون میں پناہ لے۔
بخورات جو ہوا کی عفونت کا اصلاح کریں۔ کندر سعد آس گل سرخ صندل۔ سرکہ کا استعمال وبا میں اوسکی آفات سے پناہ دیتا ہے
امراض جزوی میں اسکی باقیماندہ تدبیر بھی بیان کیا جائیگی جملہ تدبیر مسافر کے بیان میں اسمیں آٹھ فصلیں ہیں **فصل پہلی**
بیان میں تدارک اون امراض کے جو منتشر امراض کے ہیں جس شخص کو ہمیشہ خفقان عارض ہوا کرے چاہیئے کہ
اپنی تدبیر کرے ایسا نہو کہ یکایک مر جاوے۔ جس شخص کو کابوس بکثرت عارض ہو اور دوار کیفیت کو بھی دیکھنا چاہیئے کہ تدبیر استفراغ اخلاط غلیظہ کی
کرے ایسا نہو کہ صرع اور سکتہ عارض ہو۔ جس شخص کی تمام بدن میں اختلاج پیدا ہوا اور جابجا بدن پھڑکتا ہو چاہیئے کہ تدبیر استفراغ بلغم کی کرے
ایسا نہو کہ تشنج اور سکتہ میں مبتلا ہو جاوے۔ اسیطرح اگر حواس میں کدورت اور ضعف حرکات مع امتلا کے پیدا ہو۔ جسوقت تمام اعضا
سن ہو جائیں تدبیر استفراغ بلغم کی کرے تاکہ فالج میں گرفتار نہو۔ اگر چہرہ اکثر مقامات پر پھڑکتا ہو چاہیئے کہ تنقیہ دماغ کا کریں تاکہ لقوہ عارض نہو
اگر چہرہ اور آنکھ بہت سرخ ہو جائے اور آنسو جاری ہوں اور روشنی سے بھاگی اور درد سر بھی ہو چاہیئے کہ تدبیر اپنی فصد اور اسہال وغیرہ سے کرے ایسا نہو
کہ سرسام میں مبتلا ہو جائے۔ اگر غم بے سبب بڑھ جاوے اور خوف کی زیادتی ہو استفراغ اخلاط سوختہ کا کرنا چاہیئے کہ مالیخولیا میں مبتلا نہو۔ ایضاً چہرہ
اگر سرخ ہو کر پھول جائے اور مائل بتیرگی ہو اور یہ کیفیت بہت دنوں تک رہے جذام پیدا ہونیکا خوف ہے۔ جسوقت بدن بھاری ہو جاوے اور
اور ماندگی پیدا ہو اور رگیں پھول جائیں فصد کھولنی چاہیئے تاکہ کوئی رگ نہ پھٹ جاوے اور سکتہ اور موت ناگہانی عارض نہو۔ اگر تہبج چہرہ اور
پاؤں اور اطراف میں بخوبی ظاہر ہو حال جگر کا تدارک کرنا چاہیئے ایسا نہو کہ استسقا پیدا ہو۔ اگر براز میں بو پیدا ہو ازالہ عفونت کی رگوں سے
تدبیر کرنی چاہیئے ایسا نہو کہ حمیات پیدا ہوں اور بول کی بو بھی بد ہو اس بات پر دلالت زیادہ ہے۔ اگر ماندگی اور ہاتھ پاؤں کا ٹوٹنا پیدا ہو تپ
ہونے سے بچنا چاہیئے۔ اگر اشتہا ہی ساقط ہو جاوے یا بڑھ جاوے تو یہ بھی کسی مرض پر دلیل ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو چیز اپنی عادت سے متغیر ہو جاوے انتہائے
طعام یا براز اور بول یا خواہش جماع یا نفیہ یا پسینہ خواہ خارش بدن یا ذہن میں تیزی یا ذائقہ نہ ہو یا خواب دیکھنا خلاف عادت کم یا زیادہ
یا کیفیت ان چیزوں کی متغیر ہو جاوے یہ سب امور کسی مرض کی خبر دیتے ہیں۔ اسیطرح غیر طبعی عادت جاری ہونی جیسے خون بواسیر یا خون
حیض یا قے یا رعاف یا عادت اشتہا کسی شے فاسد یا غیر فاسد کی۔ پس عادت بھی بمنزلہ طبیعت کی ہے سوائے بُری عادت کے اور عادت کا ترک

نکرنا چاہیے ۔ اور اگر شک کرین تو بتدریج ترک کرین ۔ کبھی بعض جزئی بھی جزئیات امور پر دلالت کرتے ہین جیسے پیشینی شقاقہ کہ سر پہ شے سے خوف
انتشار عین اور نزول الماء آنکھ کا ۔ خیالات آنکھ کے سامنے چہرہ کے مثل پتنگ وغیرہ کے ۔ جسم وقت پر خیالات ثابت اور راسخ ہوجا بین اور آنکھ پر
ضعف بصارت پیدا ہو تو انکو دلیل نزول الماء کی آنکھ مین ہوتی ہے ۔ اگر گرانی اور تنگی باتین خلاف عادت بدن سے پیدا ہوا اور رنگ سرخ ہو جگہ پر دلالت
کریگی ۔ گرانی اور تمدد اگر پیچھے کے نیچے اور تہیگاہ مین پیدا ہوا اور بول بھی خلاف عادت متغیر ہوجاوے مرض گردہ پر دلالت ہوگی ۔ خلاف عادت
اگر رنگ بالکل تغیر ہو یرقان پر دلالت کریگا ۔ اگر سوزش بول مین مانند ریگ ہوا اور گرد ہونا اور قضیب مین قروح ہونے پر دلالت کریگی ۔ اسہال
ایسا کہ جس سے مقعد چھلنے لگے خراش امعاء پر دلالت کرتا ہے ۔ سقوط اشتہا کے ساتھ اگر قے اور نفخ شکم اور دوران سر پیدا ہو تو بلغم پر دلالت کرے
۔ خارش مقعد مین اگر بوجہ چھینکے پڑنے کے ہو بواسیر پر دلالت کریگی ۔ جو تاوان اور گنج کا پیدا ہونا سلیکہ کبیرہ پر دلالت کرتا ہے جو بار بار پیدا ہو جاتا
داد سے خوف برص اسود کا ہوتا ہے ۔ بہق ابیض سے خوف برص ابیض کا ہوتا ہے

فصل دوسری بیان اہتمام تدبیر مسافرون کا

مسافر سے کبھی ایسی باتین ترک ہو جاتی ہین جنکا خوگر اپنے اہل و عیال مین ہوتا ہے ۔ اور سفر مین اسکو تعب اور ماندگی بھی ہوتی ہے
پس واجب ہے کہ اوسکو ایسی چیز پر برانگیختہ کرین کہ اوسکی خوگری اپنی ذات کی تدبیر مین ایسی مصروف ہو کہ اوس سے امراض کثیرہ جو اسقدر نہو سکنے پائین
۔ زیادہ تر اہتمام مسافر کو اپنی غذا کا کرنا چاہیے اور ماندگی کی تدبیر بھی ضرور ہے ۔ پس واجب ہے کہ اپنی غذا جید الکیموس اور مقدار معتدل پر مقرر
کرے تاکہ بخوبی ہضم ہو جاوے اور فضول کوئی باقی نرہین ۔ اور چاہیے کہ بروقت امتلاء کے سوار نہو تاکہ طعام اوسکا فاسد نہو جاوے ۔ پانی کے پینے
مین احتیاط کرے تاکہ پیٹ مین زیادہ ہلنے سے آواز نہ پیدا ہوا اور جلد ہضم نہو سکے اور تاخیر غذا مین یہانتک کرے کہ منزل پر پہونچ جاوے مگر کوئی ایسا
سبب داعی ہو جاوے کہ ہم بیان کرینگے ۔ پھر اگر تناول غذا مین بیتابی ہو تھوڑی سی غذا تناول کرے بسبیل تلطف کے اتنی کم ہو کہ اوسکو
کھانے سے پیاس نہ لگے رات کو منزل کرے یا دنکو ۔ اور اپنی ماندگی اوتارنے کی ایسی تدبیر کرے جو باب اعیا مین مذکور ہو چکی ہے ۔ اگر
خون سے بدن ممتلی ہو یا اور کبھی خلط سے چاہیے کہ بعد تنقیہ کے سفر کرے ۔ اگر تخمہ مین مبتلا ہو پہلے ایسی تدبیر کرے کہ بھوک پیدا ہو اور ہضم ہوجاوے بعد
اوسکے سفر کرے مسافر پر واجب ہے کہ رفتہ رفتہ مسافت بڑہائے پس ریاضت عادت سے تھوڑی کرے ۔ اور اگر احتیاج جاگنے کی راہ مین پیش
نظر ہو تھوڑی تھوڑی عادت جاگنے کی ڈالے ۔ اگر تخمیناً یہ بات معلوم ہو کہ آیندہ سفر مین بھوک اور پیاس وغیرہ کی تکلیف ہوگی پہلے سے
اسکا خوگر ہو جاوے ۔ جس غذا کا سفر مین کھانیکا اتفاق ہوگا پہلے سے اوسکو اختیار کرے مگر چاہیے کہ غذا ایسی تجویز کرے جو مقدار مین کم اور جزو
بدن زیادہ ہو ۔ ترکاریان اور فواکہ اور جو ایسی چیزین ہین کہ اخلاط خام پیدا کرتی ہین اونکو ترک کرے مگر بضرورت معالجہ کے ہو جیسے اگر اسکا
خیال ہو کہ آیندہ ان کے کھانیکی ضرورت ہوگی ۔ اگر براہ اضطرار مسافر کو اس بات کا آمادہ رہنا پڑتا ہے کہ بھوک پر صبر کرے تا اینکہ بھوک اسکی
کم ہو جاوے اس امر مین ایسے طعام ہین جو از قسم کلیجی بھنی ہوئی کہ ہون اور کبھی کلیجی کے کباب ہے اور لوزجات اور پگھلائی ہوئی چربی گوشت کی
اور روغن بادام اور چربیون مین گاے کی چربی کہ اس مرکب چیز سے اگر ایک کباب کھالے زمانہ معتدبہ تک بھوک پر صبر کرسکتا ہے ۔
بعض اہل تجربہ کہتے ہین کہ اگر کوئی شخص ایک رطل روغن بنفشہ اوسمین تھوڑا سا موم گھلا کر بشکل قیروطی بنائے اور پی جاوے دس دن تک
بھوک نہ معلوم ہوگی ۔ اسیطرح مسافر کو پیاس پر صابر ہونے کی آمادگی درکار ہے پس واجب ہے کہ اونکے ساتھ وہ دوائین جو پیاس مین تسکین دینے
والی ہین اور انکا ذکر ہم کتاب ثالث کے باب عطش مین کرینگے موجود رہین خصوصاً تخم خرفہ نیلوفر مع سرکہ کے ساتھ لی جاوے ۔ اور جن
غذاون سے پیاس بجھ سکتی ہے جیسے مچھلی اور کبرا اور نمکین اور میٹھی چیزین اور کلام مین کمی اور چلنے مین نرمی کرے ۔ اگر پانی مع سرکہ کے ہمراہ

پی لے تہوڑا پانی تسکین عطش مین کافی ہوگا جہان بہت پانی نہ ملے **فصل تیسری حرارت کی حفاظت کا بیان خصوصاً سفر مین اور تدبیر اوس شخص کی جو گرمی مین سفر کرے** جو لوگ گرمیون مین سفر کرتے ہین وہ بہی اگر اپنی بہ مناسبت تدبیر نکرین
آخر مین یا ضعیف ہوجائینگے یا اونکی قوی متحلل ہوجائینگی پہر اونمین طاقت حرکت کی باقی نرہے گی اور پیاس اونپر غالب ہوگی اور کبھی تمازت آفتاب
کی دماغ کو مضرت پہونچاتی ہے پس واجب ہے کہ مسافرین اپنے سر چہپانے کی دہوپ سے زیادہ تدبیر کرین اور سینہ کو بہی دہوپ سے زیادہ چہپائین
اور اوسپر لعاب بہغول اور عصارہ تخم خرفہ طلا کرین۔ کبھی مسافرین کو قبل چلنے کے کچہ کہانے کی ضرورت ہوتی ہے مثل جو کے ستو اور شربت
فواکہ وغیرہ کے اسلیے کہ اگر وہ سوار ہوجائین اور پیٹ مین کچہ نہو تحلل اونکو زیادہ ضعیف کریگا بوجہ نہونے بدل ما یتحلل کے بدن مین اسواسطے واجب
ہے کہ تہوڑا سا کہالین اون چیزون مین سے جنکا ہمنے ذکر کیا اوسکے بعد اتنا ٹہر جائین کہ غذا معدے سے اوتر جاے اور چلتے وقت پیٹ مین
نہ ہلے۔ اور واجب ہے کہ اپنے ہمراہ راہ مین روغن گل او بنفشہ رکہین کہ اوسکو ساعت بساعت اپنے سر پر ملتے رہین۔ اگر جسکو آفت گرمی
کی سفر مین پہونچتی ہے اپنی حالت اصلی پر سرد پانی مین تیرنے سے عود کرتا ہے مگر مناسب یہ ہے کہ استعمال سباحت کا تہوڑا تہوڑا کرین اور
رفتہ رفتہ بڑہاتی جائین۔ اگر لون مارنے کا خوف ہو چاہیے کہ اپنے نتہنون اور موہنہ کو عمامہ اور دہاٹہ سے باندہین اور مشقت پر صبر کرین اور پہلے
سے پیاز دوغ مین ڈالکے پئین خصوصاً اگر دوغ مین پرورده کیا ہو یا رات سے بہگو یا گیا ہو پہر اوسکو کہالے اور دہی کو پی لے۔ واجب ہے کہ پیاز
قبل ہی سے مین ڈالنے کے قوی ہوا اور اوسمین تقطیع زیادہ ہو۔ اور چاہیے کہ روغن بادام اور روغن کدو کا استنشاق کرین۔ روغن تخم کدو پینے کو
بطور سر پر ملنے کے لون کی وہ مضرت جسکی آیندہ واقع ہونے کی امید ہو دفع ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کو لون کا صدمہ پہونچے اطراف پاؤنمین
سرد پانی بکثرت ڈالے اور اوسی سے اپنے موہنہ کو دہوئے۔ اور غذا مین سرد ترکاری اختیار کرے اور سر پر سرد روغن جیسے روغن گل اور
اور روغن بید ساده اور عصارہ سرد چیزون کی جیسے کاہو وغیرہ اوسمین کپڑا تر کرکے سر پر رکہے اور بعد اوسکے نہائے اور جماع سے پرہیز کرے۔ مچہلی شور
اسکو فائدہ کرتی ہے جسوقت اذیت لون کی برطرف ہوجاے۔ پانی مین ملی ہوئی شراب بہی نافع ہے۔ دودہ سے بہتر کوئی اسکی غذا نہین ہے
اگر تپ نہو۔ اور اگر تپ از قسم حمیات یومی ہو دوغ ترش کا استعمال کرے۔ لون مارنے کے بعد اگر پیاس کا غلبہ ہو فقط کلی کرنے پر اکتفا کرے
اور سیراب ہو کر پانی نہ پیے ورنہ اوسی وقت مرجائیگا بلکہ کلی کرنے پر جرأت کرتا ہے اگر بدون پانی پیے ہوئے چارہ نہو جرعہ جرعہ پانی پیے۔
جسوقت اذیت لون مین تسکین ہو اور پیاس کی شدت بہی کم ہوجائے اوسوقت پانی پیے اور پانی پینے سے پہلے روغن گل پی لے اور اوسکے
بعد پانی پیے تو بہت بہتر ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو صدمہ آفتاب یا ہوا کا پہونچا ہو چاہیے کہ مکان سرد مین بیٹہے اور پاؤنکو سرد پانی
مین ڈبوئے اور اگر پیاس ہو سرد پانی تہوڑا تہوڑا پیے۔ اور غذا سریع الہضم اختیار کرے **فصل چوتہی تدبیر مسافر کی سردی پہونچنے کے بیان مین** مسافرونکو زیادہ سردی مین بہی خطرہ عظیم ہوتا ہے۔ اگرچہ احتیاط چلنے پہرنے مین کرین پہر بے احتیاطی مین کیا حال ہوگا بہت
سے مسافر جو خوب اوڑہے اور لپیٹے ہوئے بدن کو ایسے کپڑون سے ہوتے ہین جو اونکو میسر ہین پہر اونکو شدت برد کی اور اوس سمیت کی جو بسبب
برودت سے پیدا ہوا کرتا ہے قتل کرتی ہے۔ اس طرح سے کہ تشنج اور کزاز اور سکتہ پیدا ہوتا ہے اور اس سے مرجاتا ہے جیسے کوئی افیون یا بیروح کہاکے
مرجائے۔ اگر کوئی اس حال تک نہ پہونچے اور ہر بجاے اگر اوس جوع مین مبتلا ہوگا جسے بولیموس کہتے ہین اسکی تدبیر معالجہ کی جو واجب ہے ہمنے
اپنے مقام مین ذکر کی ہے پہلے سب سے زیادہ اونکو مناسب یہ ہے کہ انکے مسامات بند کیے جائین اور ناک اور موہنہ اسطرح بند کرین کہ اوسمین
ہواے سرد داخل نہونے پاے اور اطراف کو بہی بند کرین جس ترکیب سے ہم آگے ذکر کرینگے۔ جسوقت مسافر ہواے سرد مین وارد ہو مناسب

نہین ہے کہ جھٹ پٹ اپنی کو اوڑھنے والی چیزون مین چھپائے بلکہ بتدریج تہوڑا تہوڑا اوڑھے اور تاپنے کا استعمال بعجلت جائز نہین ہے
اوسکے نزدیک سجانا چاہیے اگر بدون تاپنے کے چارہ نہو اسمین بھی رفتہ رفتہ زیادتی کرنی چاہیے ۔ نہایت مناسب وقت اسکے پرہیز کا وہ ہے
جسوقت اسکا ارادہ سرد ہوا مین چلنے کا ہو ۔ یہ تدبیرات اوس کی ہین کہ سردی کی وجہ سے مسافر کے بدن مین سستی اور سقوط قوت پیدا ہوا
ہو لیکن جسوقت سردی جسم مین اثر کر جاے ضرور بعجلت استعمال اوڑہنے اور روغن گرم کا خصوصاً جس روغن مین تریاقیت ہو جیسے روغن
سوسن کرنا چاہیے ۔ جسوقت مسافر سردی مین اوترے اور بہوکہا ہو اور کوئی گرم چیز کہالے اوسکی جہت سے ایسی حرارت پیدا ہوگی جیسے
حمی مجیبہ ۔ مسافرون کو واسطے چند غذائین خاص ہین کہ ہر وقت برودت کی بکار آمد ہوتی ہین اور بآسانی مل سکتی ہین ۔ یہ وہ غذائین ہین
جنمین لہسن اور جوز اور رائی اور ہینگ داخل ہو اور اگر اوسمین تہوڑا سا مسل لیطے کنبک و بیخ خشک شدہ داخل کرین لہسن کی
بو جاتی رہیگی ۔ جوز اور مسکہ بھی اونکے واسطے بہتر ہے ۔ خصوصاً اگر اسکے اوپر شراب خالص پئین ۔ مسافر کو احتیاج اس بات کی ہے
کہ گرسنہ سردی مین سفر نکرے بلکہ غذا سے سیر ہو کر تہوڑی دیر ٹہر کر تا کہ غذا پیٹ مین قرار پکڑ لے اور طبخ معدہ کی گرمی غذا مین آجائے
بعد اوسکے سوار ہو اور چلے ۔ ہینگ بھی جس شخص کے بدن مین بوجہ سردی کے بستگی پیدا ہو گرمی پیدا کرتی ہے خصوصاً اگر مسلم شراب مین
پئے پوری مقدار شربت ایک درم ہینگ ایک رطل شراب مین پئے ۔ مسافر کے واسطے چند چیزین ایسی ہین کہ اوسکے بدن کو تاثیر
برودت سے منع کرتی ہین ۔ منجملہ اونکے روغن زیتون وغیرہ ہے لہسن بہت عمدہ چیز ہے واسطے اوس شخص کے جسکو برودت ہوا کی پہونچے

فصل پانچوین حفاظت اطراف کی برودت سے

واجب ہے کہ مسافر پہلے اطراف کی مالش کرے تا انکہ گرم ہو جائین
بعد اوسکے روغن گرم طلا کرے جنمین خوشبو ہو جیسے روغن سوسن اور روغن بکاین ۔ اور سوسن کا لگانا اونکے واسطے بہت اچھا ہے
اگر موجود نہو روغن زیتون کافی ہے خصوصاً جسوقت اوسمین فلفل عاقرقرحا فربیون حلتیت جند بیدستر شریک کرین ۔ منجملہ ضماد اونکے
جو حافظ اطراف ہین یہ ہے کہ اونپر قنہ یعنے بیروزہ اور لہسن لگائین کہ اس سے برودت کی امان حاصل ہوتی ہے اور قطران سے بہتر کوئی چیز
نہین ہے ۔ جائز نہین ہے کہ موزی اور دستانے اتنے تنگ ہون کہ اوسمین عضو حرکت نکر سکے اسلیے کہ حرکت عضو کی ایک سبب ہے
برودت کی دفع کرنیکی اسباب مین سے ۔ جو عضو تنگ بندہا ہوا ہو اوسمین برودت بشدت پہونچتی ہے ۔ اگر کسی عضو کو کاغذ سے منڈہ کر بال
ابریشم چبائین پوری حفاظت برد کی ہوگی ۔ جسوقت ہاتھ پاؤن ٹہر جائین کہ اون مین حس بوجہ برودت کی باقی نرہے اور سستی پیدا ہو اور
کوئی تدبیر جدید بحفاظت برودت کی کرنے سے یہ بات پیدا ہوئی ہو جاننا چاہیے کہ حس مین بطلان عارض ہوا ہے اور برودت نے بخوبی
اپنا عمل کر لیا ہے اب اوسکی تدبیر جو ابھی معلوم ہوگی کرنی چاہیے لیکن جسوقت برودت کسی عضو مین ایسا عمل کرے کہ اوسکی حرارت غریزی
فنا ہو جاے اور جو چیز اوس عضو سے متحلل ہوتی ہے اوسمین مختنق ہو کر بستہ ہو جاے اور عفونت اوسمین آجاے بشتر ایسے وقت حاجت اوسی تدبیر
کی ہوتی ہے جو باب قروح مین ذکر کی جاتی ہے خصوصاً اکلہ خبیثہ کے ۔ لیکن اگر بعد ضرر پہونچنے برودت کے اگر عفونت نہ پیدا ہوئی ہو بلکہ
آمادہ عفونت ہو رہا ہو پس تدبیر صائب یہ ہے کہ اوس طرف کو آب تسلیم مین خاص کر کہ بین یا اوس پانی مین جسمین انجیر جوش دیا ہوا ہو اور اونکا تسلیم
کرنب اور آب ریاحین اور آب شبت اور آب بابونہ یہ سب بہتر ہے اور تر دوغ نطوخ جید ہے اور آب شیح اور آب تمام اور ضماد کرنا گل
دوا جید اور نافع ہے ۔ واجب ہے کہ آگ سے پرہیز کرے اور آنچ سے اور فی الحال مشی کرے ۔ اور پاؤن اور طرف کو ہلائے اور اوسکی
ریاضت اور مالش کرے اور روغن ملے اور طلا کرے اوسکے بعد اونہین دواؤن سے نطول کرے جنکا ابھی ذکر ہوا ۔ یہ بھی جاننا

چاہیے کہ اطراف کو بعلاج سردی مین ٹھیرانا کہ اونمین حرکت نہو اور نہ اونسے کچھ ریاضت لیجاے بڑا قوی سبب ہے اطراف مین سردی پہونچنے کا — بعض آدمی اطراف کو سرد پانی مین ڈبو دیتے ہین اس ترکیب سے ایک فائدہ ہوتا ہے گویا کہ اذیت اسکی جہت سے دفع ہو جاتی ہے جیسے کوئی سوکھا پھل سرد پانی مین ڈالا جاے اوسوقت اوس سے ایک سنسناہٹ پیدا ہوتی ہے اور جمید یا خشکی اوس سے نکلتی ہے اور اوسکی لکیرین یا قاشین پھول پھول کر درست ہوتی جاتی ہین پس نرم ہو کر اپنے پورے مقدار پر ہو جاتا ہے — اگر یہ پھل آگ کے قریب رکھا جاتا زیادہ فاسد ہو جاتا — دلیل اس بات کی اور بیان اسکا کہ یہ کیون ہوتا ہے طبیب اسکا محتاج نہین ہے بلکہ حکیم طبعی اسکو دریافت کر سکتا ہے لیکن جسوقت طرف سردی کا پہونچا ہوا تیرہ ہونے لگے پچھنے لگانا فرض ہے اور خون اوس سے نکال ڈالنا چاہیے لیکن جس عضو مین پچھنے لگائے جائین گرم پانی کے اندر رہے تاکہ خون پچھنون کے سوراخ پر جم نجاسکے اور نکلنا موقوف نہو بلکہ بعد پچھنے لگانے کے اوسی طرح چھوڑ دینا چاہیے تاکہ خود بخود نکلنا خون کا موقوف ہو اوسکے بعد گل ارمنی اور سرکہ ملاکر اوس مقام پر لگا دینا چاہیے کہ اس سے اوس مقام مین فساد پیدا نہین ہوگا اور قطران ابتدا اور آخیر دونون وقت فائدہ کرتا ہے — اگر تیرگی سے بڑھ کر رنگ عضو کا سیاہی یا سبزی کی طرف پہونچ جاے اور عفونت پہونچ جاے پھر کسی چیز کا استعمال بدون گرا دینے اوس مقدار کے جو بہت جلد متعفن ہو جاتا ہے جائز نہین ہے تاکہ مقدار صحیح جو قریب ہے اوسی متعفن نکرے اور عفونت دور نجاسکے بلکہ اسوقت وہی تدبیر کرنی چاہیے جو باب زخم کے باب مین کہی گئی ہے

فصل چھٹی حفاظت رنگ کے بیان مین — سفر مین چہرے پر بالخصوص بہت اور چپکنے والی چیزین لگانی چاہیے جیسے لعاب اسپغول یا لعاب خرفہ طلا کرنا چاہیے یا کتیرا پانی مین گھول کر یا گوند سپیدی بیضہ مرغ یا نشاستہ خواہ مائدہ پانی مین بھیگا ہوا یا دوسرا جیسے اقلیطن نے تجویز کیا ہے اور قرابادین مین مذکور ہوگا — لیکن اگر چہرے کی جلد سخت ہو یا برودت یا حرارت آفتاب کے شق ہو جاے اوسکی تدبیر کتاب الزینت مین تلاش کر لینی چاہیے

فصل ساتوین مختلف پانی کی مضرت سے حفاظت کا بیان — مختلف مقامات کے پانی پینے سے اکثر مسافرین کو امراض عارض ہوتے ہین جو بوجہ اختلاف غذاؤن کے نہین پیدا ہوتے پس واجب ہے کہ اسکی رعایت کرین اور پانی کی مضرت کا تدارک کرتے رہین — ایک تدبیر یہ ہے کہ اوسکو خوب صاف کرین اور ٹپکا لین سنگ پیرونیا اوسکو جوش دین جیسا پہلے بیان کیا اور اوسکا سبب بھی ہم بیان کر چکے — اور اس ذریعے سے جیسا فصل ساتوین جلد اول تعلیم دوم فن دوم مین بیان ہوا خالص پانی آمیزش سے الگ ہو جاتا ہے — اکثر ترکیب یہ بذریعہ تقطیر اور تصعید یا بذریعہ فرع انبیق وغیرہ مین کیجاتی ہین — کبھی اونی بتی بناکر وہ برتن رکھتے ہین یا ایک مین پانی بھر دیتے ہین اور اوسمین بتی ڈالکر وہ سرا اوس بتی کا خالی برتن مین ڈالتے ہین پانی صاف ہو کر دوسرے برتن مین ٹپکتا ہے یہ ترکیب بہ نسبت پہلی ترکیب کے اچھی ہے خصوصاً اگر یہ ٹپکایا جاے — اسی طرح اگر پانی تلخ یا بد اوبالا جاے اور بوقت جوش آنے کے سیاہ مٹی اور لیسی مٹی مثل نمدے وغیرہ اوسمین ڈالین بعد اوسکے پانی اوس سے نچوڑین یہ طریقہ بتی کے ٹپکانے سے بہتر ہے — اسی طرح سے مضر پانی کا سیاہ مٹی الیسی الاکہ مین کھولکر کیفیت ردی دفع خصوصاً وہ جسکا اثر پہونچی ہوئی مٹی جو سوکھ گئی ہو بعد اوسکے پانیکو نتھار لینا اوسکے فساد کو دور کر دیتا ہے — شراب کے ہمراہ پانی پینے سے بھی فساد اوسکا باطل ہو جاتا اگر اس قسم کا فساد ہو جو نفوذ مین پانیکی کمی ہوگئی ہو — ایضاً اگر پانی کم ہو اور نہ ملتا ہو سرکہ ملاکر پینا چاہیے خصوصاً گرمیون مین اس سے زیادہ پانی پینے کی خواہش مٹ جاتی ہے — شور پانی مین سرکہ اور سکنجبین ملاکر پینا چاہیے اور اوسمین حب الآس اور [illegible] اور زعرور یعنی جنگلی سیب بھی ترکیب کرنا چاہیے — جو پانی برا اور متعفن ہو جاے اوسپر ایسی چیزین کھانی چاہیے جو لہسن ہو اور اسپر شراب پینا بھی نافع ہے — تلخ پانی پر حلوی اور میٹھی چیزین استعمال کرنا چاہیے اور حلوا اوسمین ملانا چاہیے — اوس سے پہلے آب نخود پی لینا چاہیے — بعضون نے کہا ہے کہ [illegible] اسکے اور ہر چیز تلخ پانی کے ضرر کو دفع کرے استعمال کرنی چاہیے — اسی طرح چنے چبانا بھی مفید ہے — جو پانی [illegible] وغیرہ مین شہد ملا ہوا ہو اوسمین [illegible] کم غذا

کہلانی اوسکے ساتھ مناسب نہین ہے۔ قابض چیزین سرد فواکہ یا ترکاری کا استعمال اوسکے ساتھ کرنا چاہیے جیسے سیب اور بہی اور ریباس وغیرہ
جو پانی غلیظ اور مکدر ہوگیا ہو اوسکے پینے کے بعد لہسن کا استعمال ضرور ہے اور پھٹکری بھی ایسے پانی کو صاف کر دیتی ہے مختلف پانیون کا فساد بیان
ہو بر طرف ہو جاتا ہے اسلیے کہ پیاز اسکا تریاق ہے خصوصاً پیاز اولسن شریک کرکے۔ اور سرد چیزین کاہو بھی مختلف پانی کے فساد کو دفع کر دیتا
ہے۔ ایک عمدہ تدبیر ایسے مسافر کی جسکو مختلف مقامات کا پانی پینے کی ضرورت پڑے یہ ہے کہ اپنے شہر یا گانو سے چلتے وقت تھوڑا سا پانی اپنے
ساتھ لے لے اور جہان دوسرا پانی ملے اوسمین ملاتا ہوا اور پیتا ہوا سفر کرے تا آنکہ اپنی منزل مقصود کو پہونچ جاے پھر اسکو اختلاف سے پانی کی مضرت
نہ پہونچیگی۔ اسی طرح اگر اپنے شہر سے تھوڑی سی مٹی لیکے جہان پانی ملے اوسمین ملا کر خوب ہلا لے اور ٹھہرا ہوا پانی پیے۔ واجب ہے کہ پانی
سامنے سے پیے تاکہ جونک وغیرہ نہ پی جاے۔ بوجہ غلاظت پانی کے معلوم نہو۔ اور کبھی گھانس جسکی تاثیر فاسد ہو اوسکی بھی تمیز ہو جاے
ترش ربوب سفر مین ہمراہ رکھنا تاکہ ہر ایک مختلف قسم کے پانی مین ملا دین عمدہ تدبیر ہے **فصل آٹھوین دریا کے مسافرون کی**
تدبیر کا بیان جہاز وغیرہ کی سواری مین مسافر کو کبھی دوران سر اور متلی اور قے عارض ہوتی ہے۔ اور یہ باتین اوائل سفر مین پیدا ہوتی
ہین بعد اوسکے خود بخود طبیعت ٹھہر جاتی ہے اور تسکین پیدا ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ اپنی متلی اور قے حبس کرنے مین زیادہ اور نکرے بلکہ اوسکو
بحال خود چھوڑ دے۔ اگر قے مین افراط ہو اوسوقت البتہ بند کرنا چاہیے۔ مسافر کی طبیعت کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ اوسکو جہاز وغیرہ پر قے عارض
کچھ مقام خوف نہین ہے اور اوسکی یہ کہ سیب اور انار اور بہ وغیرہ استعمال کرے اور اگر تخم کرفس یا افسنتین پیے متلی کے ہیجان کو منع کرتا ہے
اور اگر متلی کی شدت ہو اوسمین تسکین پیدا کرتا ہے۔ افسنتین کا بھی یہی فائدہ ہے۔ ترش چیزین جو فم معدہ کو قوت دین اور بخارات کے سر کی طرف چڑھنے کو
منع کرین اونکی غذا بھی مناسب ہے جیسے ہمراہ سرکہ اور انگور ترش اور تھوڑا سا فودنج اور حاشا کے شراب ریحانی یا سرد یا نہین روٹی بھگو کر کھانا
بھی فائدہ دیتا ہے۔ حاشا بھی تنہا کے اثر اور قے کے روکنے کے واسطے بہت مفید ہے **فن چوتھا**
بیان مین اقسام وجوہ معالجات کی بحث مین اطراف کلی سے کیے اور اسمین اکتیس فصلین ہین **فصل پہلی بیان عام**
معالجہ کا علاج تین باتون سے تمام ہوتا ہے پہلی تدبیر اور غذا دوسری دوا اونکا استعمال کرنا تیسری اعمال دستکاری کی۔
تدبیر سے ہماری مراد یہ ہے کہ اسباب ستہ ضروریہ مین جنمین غذا بھی داخل ہے انمین تصرف کرنا تدبیر کے احکام بنظر کیفیت کے مثل احکام دوا کے ہین لیکن
غذا کے احکام بنظر مقدار کے خاص ہین کہ وہ دوا مین نہین پائے جاتے اسلیے کہ غذا کبھی بالکل متروک کرانی چاہیے اور کبھی کم کھلائی جاتی ہے
کبھی مقدار معتدل پوری جاتی ہے اور کبھی بڑھائی جاتی ہے۔ ترک غذا کا اوسی وقت ہوتا ہے جسوقت طبیعت کا قصد ہو کہ طبیعت مادہ کے
نضج اخلاط پر مشغول ہو اور کمی غذا کی اوسوقت ہوتی ہے کہ باوجود اس غرض کے مریض کی قوت کی بھی حفاظت رہے۔ پس جتنی مقدار غذا کی
جاتی ہے بنظر بقاے قوت ہوتی ہے۔ اور کمی جتنی کیجاتی ہے اوسمین رعایت نضج مادہ کی ہوتی ہے یعنے اگر غذا کثیر دیجائے طبیعت اوسکو
ہضم کرنے مین مصروف ہوکر نضج مادہ سے کوتاہی کریگی۔ پھر ان دونون مین جو زیادہ اہم ہوتا ہے اوسکی رعایت مقدم کیجاتی ہے۔ اگر قوت
زیادہ ضعیف ہو اوسکی تدبیر مقدم ہوگی۔ اور اگر مرض زیادہ قوی ہو اوسکی تدبیر مقدم کیجائیگی۔ غذا مین تقلیل دو جہت سے ہوتی ہے
مقدار مین بھی کم کیجاتی ہے اور کیفیت مین بھی تقلیل ہوتی ہے۔ ہم اپنی تجویز سے دونو صورتونکو ملا کر ایک تیسری قسم پیدا کرتے ہین۔
فرق مقدار مین کمی اور کیفیت کی کمی کا یہ ہے کہ بعض غذا مقدار مین زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت مین کم ہوتی ہے یعنے جزو بدن کم ہوتی ہے
جیسے ترکاری اور فواکہ۔ جو شخص انکے مقدار زیادہ استعمال کرے باوجود زیادتی کمیت کے کیفیت اغتذا کے کم حاصل ہوگی۔ اور بعض غذا

ایسی ہے کہ مقدار مین کم ہوتی ہے اور جزو بدن زیادہ ہوتی ہے جیسے انڈا اور مرغ کے خصیے سو ہمکو کبھی حاجت اسبات کی ہوتی ہے کہ غذا کی کیفیت
مین کمی کرین اور مقدار مین زیادتی یہ احتیاج اوس وقت ہے کہ اشتہا مریض پر غالب اور خام اخلاط رگون مین بھرے ہون پس واسطے تسکین اشتہا کے
معدے کو غذا سے بھر دیتے ہین - اور چونکہ اوس غذا مین تغذیہ کم ہوتا ہے بعد ہضم کے بہت کم حصہ اس غذا سے رگون مین پہونچتا ہے جو اخلاط مین
زیادتی پیدا کرے اسیوجہ سے اخلاط موجودہ کا نضج ہوا کرتا ہے اوسمین کسیطرح کا ہرج نہین ہوتا ہے سوای اسکے اور بھی بہت سے اغراض ہین - اور
جسوقت اسکی حاجت ہو کہ غذا کی کیفیت زیادہ ہو اور کمیت کم ہو مثلا ہم چاہین کہ قوت مریض کی بڑہاوین اور معدے مین مقدار کثیر غذا کی ہضم کرنے
کی طاقت نہو اوسوقت غذای قلیل المقدار جو کثیر الکیفیت ہو کہلاتے ہین - اکثر تکلیف تقلیل غذا کی مریض کو ہم اوسوقت دیتے ہین خواہ مطلق
تغذیہ موقوف کرتے ہین جسوقت علاج امراض حادہ کا کرتے ہین - امراض مزمنہ مین بہی کبہی تقلیل غذا کی کرتے ہین مگر بہ نسبت امراض حادہ کے
بہت کم اسواسطے کہ توجہ ہمارا علاج مین امراض مزمنہ کی بطرف بقای قوت کے زیادہ ہوتا ہے - اس سبب سے کہ اونکا بحران اور منتہا دور ہوتا ہے
- اگر قوت کی حفاظت نہ کیجای تا وقت بحران ثابت نرہے گی اور جس مادہ کا نضج مدت طولانی چاہتا ہے اوسکے نضج مین قوت وفا نکریگی - امراض
حادہ مین چونکہ بحران قریب ہوتا ہے اور ہمکو امید ہوتی ہے کہ قبل انتہای امراض کی قوت زائل نہوگی اس سے تقلیل غذا کی جائز رکہتے ہین - اگر
زوال قوت کا امراض حادہ مین بہی خوف ہو زیادہ اہتمام تقلیل غذا مین نکرینگے - اور جس قدر مرض قریب زمانہ ابتدا کے ہو اور اعراض مین سکون
ہو غذا بخوبی واسطے زیادہ کرنے قوت کو دیتے ہین - اور جس وقت مرض کا زمانہ تزید شروع ہو اور اعراض مین زیادتی پیدا ہو غذا کی تقلیل کرتے
ہین باعتماد تدبیر سابق کے - اور بخیال اسبات کے کہ قوت کو بوقت مجاہدہ مرض کے دو طرف متوجہ ہونیکا بوجہ نہ پڑے - اور بوقت منتہا کی تلطیف
تدبیر زیادہ کیجاتی ہے اور جسقدر مرض مین حدت زیادہ ہو اور بحران اوسکا قریب تر ہو تدبیر مین تلطیف زیادہ ہوگی مگر ایسے اسباب مخصوص
پیدا ہون جو تلطیف تدبیر کی مانع ہون جنکا ذکر امراض جزئیہ مین کیا جائیگا - غذا کو بنظر جزو بدن ہونے کے دو فضیلتین اور ہین **اول** سرعت
نفوذ یعنے بہت جلد ہضم ہوجانا جیسے شراب **دوسری** بطور نفوذ یعنی بدیر ہضم ہونا جیسے گہنی ہوئی چیز مثل ہریسہ اور ایک یہی کیفیت غذا کی ہے کہ کبہی غذا سے
خون غلیظ پیدا ہوتا ہے اور چکنا ہوا جیسے سور کے گوشت سے خون پیدا ہوا گوشت بچہ گاو سے - اور کبہی کسی غذا سے خون رقیق پیدا ہوتا ہے
اور بہت جلد اوسمین تحلل عارض ہوتا ہے جیسے وہ خون جو شراب اور انجیر سے پیدا ہو - ہمکو احتیاج سریع النفوذ غذا کی اوسوقت ہوتی ہے
جسوقت تدارک سقوط قوت حیوانیہ کا ہمکو منظور ہو اور اوسکا جلد تدارک کرنا مطلوب ہو اور مدت اور قوت اتنی وفا نکرے کہ غذای بطی الہضم
استعمال کیجاے - اور سریع الہضم غذا سے ہم اوسوقت پرہیز کرتے ہین اگر پہلے سریع الہضم غذا کہا چکا ہے پس خوف اسکا ہو کہ دونو غذا آپس
مین ملکر یہ اضطراب ہضم پیدا کرین جسکا بیان فصل تیرہوین جملہ پہلا تعلیم دوسری فن دوسرے مین ہوچکا ہے - اور غذای غلیظ بطی النفوذ سے
مریض کو ہم اوسوقت بچاتے ہین جب خوف سدے پڑنے کا ہو - مگر ہم غذای قوی جو بطی الہضم ہو اوس شخص کے واسطے اختیار کرتے
ہین جسکا قوی کرنا اور اوسکو آمادہ بریاضات کرنا مطلوب ہو - غذای کمزور اوسکے واسطے تجویز کرتے ہین جسکے مسام مین تکاثف بہت
جلد ہوجاتا ہے **معالجہ دوائی** کے تین قاعدے ہین **اول** دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا یعنے اوسکی حرارت اور برودت اور رطوبت اور
یبوست کو اختیار کرنا **دوسرا قاعدہ** دوا کے مقدار کا اختیار کرنا اور اس قاعدے کی تقسیم بطرف وزن دوا اور اندازہ کیفیت دوا
یعنے درجات اوسکے حرارت اور برودت کیطرف ہوتی ہے **تیسرا قاعدہ** ترتیب وقت دوا کا - اختیار کیفیت دوا کا قاعدہ علی الاطلاق
اسی طرحسے دریافت ہوتا ہے جب قسم مرض پر آگاہی ہو جسوقت کیفیت مرض پہچانی جائے واجب ہے کہ دوا مخالف کیفیت مرض کی اختیار

کرین اسلیے کہ علاج مرض کا بالضد ہوتا ہے اور حفظ صحت بالمثل کیا جاتا ہے۔ اندازہ مقدار دوا کا دو طرح سے ہوتا ہے اول بطریق حدس
صناعی بنظر طبیعت عضو کے یعنی طبیب کو کرتے کرتے ایک مشق ایسی بہم پہونچتی ہے کہ طبیعت عضو جسقدر وزن دوا کو متحمل ہے فوراً بلا فکر پہچان
لیتا ہے اور مقدار مرض سے بھی مقدار دوا کی کیجاتی ہے۔ اور جن چیزون سے موافقت اور مناسبت دوا کی واسطے اعضا کے معلوم ہوتی ہے
وہ جنس اور سن اور عادات اور بلاد اور صناعت اور قوت اور سحنہ ہے۔ شناخت طبیعت عضو کی چار چیزون کی شناخت پر موقوف
ہے۔ مزاج عضو کا اور اوسکی خلقت اور اوسکی وضع نسبت قرب اور بعد کے معدن غذا یعنی معدہ سے اور اوسکی قوت۔ مزاج عضو کا
اصلی جسوقت پہچانا جاوے بعد اوسکی جو مزاج بوجہ مرض کے عارض ہوا ہو وہ بھی پہچانا جاوے حدس صناعی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اوسکا مزاج
عارضی مزاج طبعی سے کتنا بعید ہے بعد اوسکے جتنے مقدار کی دوا اوسکے مناسب ہو وہ بھی دریافت ہو سکتی ہے مثلاً کسی عضو کا مزاج اصلی حار
کا بارد ہوا اور مزاج عارضی مرض کا گرم پیدا ہوا ہو اس مزاج کو مزاج اصلی سے نہایت بعد ہے پس اسکو حاجت زیادہ تبرید کی ہوگی اور اگر دونون
مزاج اصلی اور عارضی حار ہون اوسمین فقط تبرید حقیقت کی ضرورت ہوگی۔ خلقت عضو کی شناخت اوسکو ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ خلقت کتنی
معنون پر استعمال کیجاتی ہے اور کون کون سی چیز خلقت مین داخل ہے اسبات کو فصل پہلی تعلیم پانچوین فن اول مین دیکھنا چاہیے بعد
اوسکے یہ جاننا چاہیے کہ بعض اعضا اپنی خلقت مین ایسی ہین کہ اونکے منافذ داخلی یا خارجی کسی سے تنگ ہو جانے آنے کو بسہولت قبول کرتے
ہین اوس عضو کا فضلہ دوای معتدل اور لطیف سے دفع ہو سکتا ہے اور جو عضو ایسے نہین ہین اونکی دفع فضول مین دوای قوی کی حاجت ہے
اسی طرح سے بعض اعضا متخلخل ہین اور بعض متکاثف اور سخت ہین متخلخل ہین لطیف دوا کافی ہے اور کثیف عضو مین سب سے استعمال دوا
قوی کی کچھ اثر نہین ہوتا۔ اکثر ہی اعضا محتاج دوای قوی کے ہین جنمین تجویف نہین ہے جانب اندرونی اور بیرونی مین اور نہ اوسکو سطح
فضای وسیع ہے دونون جانبون مین لیکن وہ عضو سخت اور کثیف ہے جیسے گردہ۔ اوسکے بعد وہ عضو جسکے دو جانبون مین تجویف ہے
وہ کمزور ہے جیسے ریہ۔ وضع عضو سے اس چیز کی شناخت ہوتی ہے کہ چونکہ وضع جیسا اوپر معلوم ہو چکا دو باتونکا مقتضی ہے پہلے مقام خاص
اوس عضو کا دوسری مشارکت اوسکی باعتبار قرب و بعد کے دوسرے عضو سے۔ مشارکت کی جاننے سے جو فائدہ اختیاری معالجہ کو
حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اوس عضو کی غذا کا جذب کرنا اور کبھی دوسرے مخرج کی طرف نکالنا یا کسی دوسرے عضو مشارک کیطرف سے مادہ کو
بطرف اس عضو کے لانا مثال اسکی یہ ہے۔ اگر مادہ کسی مرض کا محدب جگر مین ہو طبیب اوسکے جذب کی تدبیر بذریعہ ادرار کے
کریگا تاکہ اوسکا استفراغ بذریعہ بول کے ہو جاوے۔ اور اگر مادہ مقعر جگر مین ہو اوسکا استفراغ بذریعہ اسہال کے کرنا چاہیے۔ پہلی صورت مین
استفراغ مادہ کا بذریعہ بول کے اسواسطے مناسب ہے کہ محدب جگر کو مشارکت اعضای بول سے ہے۔ دوسری صورت مین استفراغ
مادہ کا بذریعہ اسہال اسلیے مناسب ہے کہ مقعر جگر کو مشارکت امعا سے ہے۔ مقام خاص عضو کے جاننے سے فائدہ تین طرح کا ہوتا ہے
اول بجہت قرب اور بعد کے مثلاً اگر کوئی عضو قریب منفذ دوا کے ہو مثل معدہ کے اثر دوای معتدل کا بھی تھوڑے زمانے مین اوس تک
پہونچیگا اور اگر منفذ دوا سے دور ہو جیسے ریہ اوس عضو تک پہونچتے پہونچتے قوت دوای معتدل کی فاسد ہو جاویگی اسلیے ایسے عضو کی تدبیر مین
دوای قوی کی استعمال کی حاجت ہے۔ جو عضو قریب ہے اور اوس تک اثر دوا کا بآسانی پہونچتا ہے اوسوقت واجب ہے کہ قوت دوا کی
ضد مقابل قوت مرض کے ہو۔ اور اگر اثر دوا کا عضو مین بدیر پہونچتا ہے اور وہ عضو ایسا کثیف ہے کہ جسم واہن قوت خالقہ قوی ہے
اوسکا اثر اوس تک پہونچیگا۔ ایسی صورتمین دوا مین بہ نسبت قوت مرض کے اثر زیادہ درکار ہے جس طرح عرق النسا وغیرہ کو

کی کیفیت سے ہے — دوسری وجہ عضو کی مقام خاص جاننے کی یہ ہے کہ مقام خاص کے جاننے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے اور اسکی بھی شناخت ہوتی ہے کہ
اس دوا میں کیا چیز شریک کیا جائے تاکہ اثر دوا کا اوس عضو تک جا پہونچے جیسے اعضاء بول کی دوا میں مدرات اور قلب کی دوا میں زعفران — تیسری وجہ یہ ہے
کہ جس وقت عضو کا مقام خاص معلوم ہوتا ہے کہ اوس عضو تک دوا کس راہ سے پہونچے گی مثلاً اگر ہمکو معلوم ہو کہ قرحہ نیچے کی آنتوں میں ہے دوا نیچے کی راہ سے عضو کو پہونچائینگے
— اور اگر یہ جانا جاوے کہ قرحہ اوپر کی آنتوں میں ہے تو مشروبات سے تدبیر کرینگے — کبھی مقام خاص اور مشارکت عضو دونوں سے ساتھ ہی فائدہ ہوتا ہے یہ اوس وقت
ہے کہ ہم تدبیر کریں جس وقت کہ مادہ بالکل عضو خاص میں گر چکا ہو یا ہم تدبیر کریں اور مادہ ابھی گرتا ہو اسلیے کہ مادہ ابھی گر رہا ہے اور اسکا مقام انصباب سے
بعد رعایت کرنے چار شرطوں کے ہم جذب کرلینگے — پہلی رعایت مخالفت جہت کی کہ اگر داہنی طرف گرتا ہو بائیں طرف جذب کرینگے یا اوپر کی طرف
گرتا ہو نیچے کی طرف جذب کرینگے — دوسری رعایت عضو مشارک کی جیسے خون حیض بند کیا جاتا ہے پستان پر پچھنے لگانے سے بوجہ مشارکت پستان
کے واسطے رحم کے جیسا باب تشریح میں گذرا — تیسری رعایت محاذات کی جیسے امراض جگر میں داہنے ہاتھ کی باسلیق کھولی جاتی ہے یا امراض طحال میں
بائیں ہاتھ کی باسلیق — چوتھی رعایت مادہ کی دوری کرنے کی تاکہ جس عضو کی طرف جذب کرکے مادہ کو لیجائیں قریب اوس عضو کے نہو جس عضو سے
مادہ کو جذب کیا ہے — لیکن اگر مادہ بالکل گر چکا ہے اوسوقت مقام خاص اور مشارکت دونوں کا فائدہ ساتھ ہی ہوتا ہے اس طرح سے کہ یا ہم اوس مادہ کو
اوسی عضو خاص سے جذب کرلیں یا اوسکو عضو قریب مشارک کی طرف نقل کرکے وہاں سے نکالیں جیسے فصد صافن کی امراض رحم میں یا فصد اوس
رگ کی جو زیر زبان ہے ورم لوزتین میں — اگر معالج کا قصد ہو کہ جذب مادہ کا بطرف مخالف کرے تو پہلے درد میں عضو کی تسکین پیدا کردے اور
پھر دیکھے کہ بوقت جذب کرنے مادہ کی اس مادہ کا گذر کسی عضو رئیس تک ہے یا نہیں — قوت عضو کی شناخت سے تین طرح کا فائدہ ہوتا ہے
پہلی رعایت اس بات کی کہ عضو رئیس اور سبب یہ ہے اسلیے کہ ہم اعضاء رئیسہ پر قوی دواؤں کے استعمال کی جرأت تا امکان نہیں کرتے — اس
خوف سے کہ اگر اذیت دوا کی عضو رئیس تک پہونچی گی تمام بدن میں اسکا ضرر عام ہوگا اسیواسطے دماغ اور جگر سے استفراغ مادہ کا دفعۃً واحدۃً نہیں کرتے — اور نہ اونکی تبرید
شدید کرتے ہیں اگر جگر پر ضماد اور ادویہ محللہ کا کرتے ہیں یا اونمیں کچھ دوائیں قابض خوشبودار اسواسطے حفظ قوت کو ضرور شریک کرتے ہیں — اسیطرح جو مشروبات بغرض تحلیل
استعمال کرتے ہیں اونمیں بھی اسکی رعایت ملحوظ رہتی ہے — اس رعایت میں سب سے زیادہ مقدم قلب ہے اوسکے بعد دماغ — اوسکے بعد جگر — دوسرا
فائدہ مراعات فعل مشارک عضو کا ہے اگرچہ وہ عضو رئیس نہو جیسے معدہ اور ریہ — اسیواسطے کسی تپ میں بوقت ضعف معدہ کو بہت سرد پانی نہیں
پلاتے — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ استعمال ادویہ مرخیہ کا اعضاء رئیس میں اور جو اعضا کہ بعد اعضاء رئیس کی مثل اعضاء رئیس کے ہیں
زیادہ تر باعث کوتاہی حیات ہے — تیسرا فائدہ مراعات اس بات کی کہ وہ عضو ذکی الحس ہے یا حس میں کند ہے — پس جو اعضا کہ ذکی الحس اور
عصبانی ہیں واجب ہے کہ اونمیں استعمال ایسی دواؤں کا جو ردی الکیفیت اور لذاع اور موذی ہوں مثل یتوعات (یعنی وہ گھانس جسکے کاٹنے سے
دودھ نکلے) وغیرہ کے نکریں اور تا امکان ان اعضاؤں کو ایسی دواؤں سے بچائیں — جن دواؤں کے استعمال سے اجتناب چاہیے تین قسم کے
ہیں — محللات اور مبردات قوی جیسے افیون اور وہ دوائیں جنکی کیفیات مخالف ہیں مثل زنگار اور سفیداب قلعی یعنی اسفیداج اور نحاس سوختہ
وغیرہ — یہ سب بیان تفصیل اختیار دوا کا بسبب طبیعت عضو کے تھا — اب باعتبار مقدار مرض کے دیکھنا چاہیے جس مرض کی مقدار حرارت
ارضی شدید ہو اوسکو واجب حرارت بجھانے کی نہایت مقدار دوا سے ہوتی ہے — اور جس مرض کی مقدار برودت ارضی شدید ہو اوسمیں
زیادہ تسخین کی ضرورت ہوتی ہے — اگر حرارت اور برودت میں قوت نہو کم قوت دوا پر اکتفا کرینگے — وقت مرض سے اسطرح شناخت
ہوتی ہے پہچاننا چاہیے کہ مرض کا کونسا زمانہ ہے مثلاً اگر ورم کا زمانہ ابتدائی ہو فقط دوائی رادع کا استعمال کرینگے — اور اگر زمانہ منتہا کو پہونچا ہو

فقط دوائی مسہل کا استعمال کرینگے - اور درمیان زمانہ ابتدا اور انتہا کی ہو رادع اور محلل دونون کو ملا کر استعمال کرینگے - اگر مرض حار ہو زمانہ ابتدا
مین لطیف تدبیر باعتدال کرینگے - اور اگر ایسا مرض منتہا کو پہونچے تو لطیف تدبیر مین مبالغہ کرینگے - اور اگر مرض مزمن ہو ابتدا مین اتنی بھی لطیف
نکرینگے اور بروقت منتہا کے تدبیر معتدل کرینگے - علاوہ یہ ہے کہ اکثر امراض مزمنہ سوای حمیات کے فقط تدبیر لطیف سے زائل ہو جاتے ہین ایضاً اگر
مرض کا مادہ کثیر ہو اور ہیجان مادہ مین زیادہ ہو ابتدا مین بدون نضج کے استفراغ کرین - اگر مقدار مادہ کے معتدل ہو اور ہیجان بھی زیادہ نہو پہلے نضج
کرلین اور بعد اوسکے استفراغ کرین جن چیزونسے ہوا اور انکی مناسبت کے حالات مرض پر بحث کرتے ہین انکی شناخت آسان ہے منجملہ انکے ہوا ایسی چیز ہے کہ اوسکی رعایت مقدم ہے
- اور یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ ہوا اور الکی ہیں ہو یا مرض کی - یہ بھی ہم کہتے ہین کہ بعض امراض مین اندیشہ زیادہ ہو اور تدبیر واجب مین تاخیر ہونے سے یا اوسمین
کمی کرنے سے فوت قوت کی پہونچتی ہے ایسے امراض مین واجب ہے کہ قوی علاج سے ابتدا کیجائے - اور جو امراض ایسے نہون اونمین تدریجاً علاج قوی کا
استعمال کرنا چاہیے اگر دوائی سبک کافی نہو - علاج ہر واجب ہے کہ تدبیر مناسب سے جبا انہو اگر مناسب تدبیر مناسب کی دیر مین پیدا ہوتی ہو یعنی ظہور تاثیر
اگر تاخیر ہو تو تدبیر مناسب ہوا وسے ترک نکرنا چاہیے - اور تدبیر فائدہ کو ضرر اوسکا ظاہر ہو قائم رکھنا چاہیے - اور با انتہا علاج واحد پر دوائی واحد
اکتفا نکرنا چاہیے بلکہ ایک ہی قسم کا علاج دواتین بدل بدل کر کرنا چاہیے اسلیے کہ جس دوا کی طبیعت کو خو گری ہو جاتی ہے اوسکا اثر قبول نہین کرتی
ہو - اور ہر ایک بدن بلکہ ہر ایک عضو بدن کو ایک وقت کسی دوا کے اثر قبول کرنے کی خصوصیت ایسی ہوتی ہے کہ اوسوقت دوسری
دوا کا اثر ایسا پیدا نہین ہوتا - اگر مرض کے پہچاننے مین اشکال ہو طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیے اور علاج مین عجلت نکرنی چاہیے - پس طبیعت
یا مرض پر غالب آتی ہے کہ یا مرض بخوبی ظاہر ہوگا - اگر کسی مرض کے ہمراہ درد یا ذرد کی کھٹک یا سبب درد کا جیسے ضربہ وغیرہ فقط مجتمع ہو تسکین درد سے
علاج شروع کرنا چاہیے - اگر احتیاج استعمال مخدرات کی ہو خشخاش سیاہ سے زیادہ مخدر دوا استعمال نکیجائے کیونکہ دوا ناموافق ہو دوا کیطرح
بھی آتی ہے - اگر کسی عضو مین حس زیادہ ہو اوس کو علاج مین ایسی غذا جس سے خون غلیظ پیدا ہو کھلانی چاہیے - اور اگر خوف زیادہ تحلیل
کا نہو غذا ہو بارد مثل کاہو وغیرہ کے جائز ہے - اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ معالجات جیدہ مین سے جو اکثر بیشتر نافع ہوتی ہین
اعانت چاہنا اون چیزون سے جو قوای نفسانی اور حیات کو قوی کرین جیسے فرحت اور ملاقات اوس شخص کی جس سے مریض مانوس ہو
اور بالالتزام موجودگی اوس شخص کی جسکے موجود رہنے سے مریض مسرور ہو - اور اکثر بالالتزام ہو جاونگی اون لوگون کی جو محتشم اور بزرگ ہون خواہ
اوس شخص کی جس سے مریض کو حیا آتی ہو بھی نفع کرتی ہے - اور جن چیزون سے مریض کو ضرر پہونچتا ہے اونکی مضرت کو باز رکھتی ہے
قریب اسکے یہ بھی معالجہ ہے کہ مریض کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجاتین اور ایک ہوا سے دوسری ہوا مین پہونچاتین اور ایک ہیات
سے دوسری ہیات بدل دین - اور بتکلف ایسی ہیات اور حرکات پیدا کرین جیسے ہیات کسی عضو کی درست ہو جاتے اور وہ ہیات
بتکلف بنی ہوئی بمنزلہ مزاج اصلی کے ہو جاتی ہے جیسے لڑکے کو جو احول بننے لگا ہو تکلیف دیجاتی ہے کہ چمکتی ہوئی چیز کو تیز نظر سے دیکھے یا صاحب
لقوہ کو آئینہ چینی کے دیکھنے کی تکلیف دیجاتی ہے کہ آئینہ چینی کی طرف دیکھے - پس یہ دونون تدبیرین احول کی آنکھ اور صاحب لقوہ کے چہرے کو
بتکلف درست کرتی ہین اسواسطے کہ احول اپنی آنکھ کو بتکلف چمکتی ہوئی چیز کے دیکھنے پر قائم کرتا ہے اور صاحب لقوہ اپنے چہرے کو بھی اسیطرح
درست کرتا ہے - پس اکثر دونون درست ہو جاتی ہین منجملہ اون قواعد کے جنکا حفظ ضرور ہے یہ بھی ضرور ہے کہ معالجات قوی کا استعمال فصول
قوی مین تا امکان ترک کرنا چاہیے جیسے اسہال قوی اور داغ دینا اور ربط پہنچے چاک کرنا اور قرا کرنی اور سہار دکھنی - منجملہ اون امور کے
جنمین حاجت نظر دقیق کی بروقت معالجہ کے ہوتی ہے یہ ہے کہ مرض واحد مین دو مستحق متضاد مجتمع ہون مثلاً مرض مستحق تبرید کا ہو اور

مرض مستحق تسخین کا جیسے حمای سدد سے ہیں تب مستحق تبرید کی ہوتی ہے اور جو سدہ سبب مرض ہو وہ تسخین کو چاہتا ہے۔ یا استحقاق برعکس اسکے
ہو کہ مرض تسخین چاہے اور عرض تبرید چاہے جیسے مادہ قولنج کا مستحق تسخین و تقطیع کا ہوتا ہے اور شدت درد کی تبرید اور تخدیر چاہتی ہے یا عکس اسکا
ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک امتلا اور سوء مزاج کا علاج بالضد بذریعہ استفراغ اور مقابلہ کیفیت کے واجب نہیں ہے بلکہ اکثر
تدبیر میں امتلا اور سوء مزاج میں کافی ہوتی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا

فصل دوسری معالجہ امراض سوء مزاج کے بیان میں

جو سوء مزاج بلا مادہ ہو اوسمین ہم فقط تبدیل مزاج کی تدبیر کرتے ہیں۔ اور اگر سوء مزاج مادی ہو استفراغ مادی کا کرتے ہیں پس اکثر
فقط استفراغ کافی ہوتا ہے۔ اور اگر فقط استفراغ مادہ بوجہ جاگرفتہ ہونے اور بمنزلہ مزاج اصلی ہوجانے کے کافی نہو اوسوقت بعد استفراغ کے
تبدیل مزاج کی بالضد کرتے ہیں۔ بالجملہ معالجہ سوء مزاج تین طرح ہوتا ہے اسلیے کہ اگر سوء مزاج مستحکم ہو اوسکا علاج بالضد علی الاطلاق کیا جاتا ہے
اور یہی علاج مطلق ہے۔ یا سوء مزاج پیدا ہوتا جاتا ہے اور ابھی مستحکم نہیں ہوچکا ہے اوسکی اصلاح معالجہ سے مع تدبیر تقدم بالحفظ کے جو مانع
حدوث سبب کی ہو کیجاتی ہے۔ یا سوء مزاج پیدا ہونے والا ہو اور ابھی کسیقدر حادث نہیں ہوا ہے اسکی تدبیر فقط اسباب سے جو مزاج کو ردی کرتے
ہوتی ہے اسکا نام تقدم بالحفظ ہے مثال اول کی علاج عفونت حمای ربع کا تریاق سے اور سرد پانی کا پلانا حمای غب میں۔ اور مثال علاج تقدم
بالحفظ کی استفراغ حمای ربع میں حسنہ یعنی لینے تنگی سے اور غب میں سقمونیا سے۔ جسوقت ارادہ ہو کہ ابتدای نوبت کو روکیں
اور مثال تقدم بالحفظ کی تنہا استفراغ اوس شخص کا جو مستعد حمای ربع کا ہو بوجہ غلبہ سودا کے اور مستعد حمای غب کا استفراغ بجہت غلبہ صفرا
کے سقمونیا سے۔ اگر سبب مرض کا حرارت اور برودت میں مشتبہ ہو اور ارادہ یہ ہو کہ تجربہ سے دریافت کریں چاہیے کہ قوی دوا سے تجربہ
کیا [illegible] کیفیت بالعرض پیدا ہوگی اصلی سبب کے پہچاننے میں دہوکا دیگی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تبرید اور تسخین
دونون کی زیادتی کا ضرر یکسان ہے مگر اندیشہ تبرید کی زیادتی میں زیادہ ہے اسلیے کہ حرارت طبیعت کے مناسب ہے۔ اور خطرہ ترطیب اور یبس یعنی
خشکی پیدا کرنے میں برابر ہے لیکن مدت ترطیب پیدا ہونے کی زیادہ ہے۔ ہر ایک کی رطوبت اور یبوست سے حفاظت بذریعہ تقویت اسباب
ہر ایک کے اور تبدیل اسباب ضد اوسکے سے ہوتی ہے۔ حرارت کی تقویت کے اسباب کو ہم اوپر ذکر کرچکے ہیں۔ اور جو چیزیں حرارت غریزیہ کو
بہوشیاری قائم اور برپا کرتی ہیں اونسے بھی تقویت حرارت کی ہوتی ہے جیسے ثقل بدنی اور امتلائی کو دور کرنا اور سددون کی تفتیح کرنی اور اوسکے
بعد حرارت کی حفاظت رطوبت معتدل سے ہوتی ہے۔ اور برودت کی تقویت اوسکے اسباب کی تقویت سے ہوتی ہے۔ اور حرارت کے
اندر بدن کے بستہ ہونے سے اور ہر یبت اوس چیز کے جو بافراط تحلیل کرے۔ بالذات یہ فعل یبوست کا ہے اور بالعرض حرارت کا۔ جو شخص
علاج افراط حرارت کا بذریعہ تفتیح سددون کی کرے اوسکو لایق ہے کہ تبرید مفرط سے احتراز کرے کہ اسکی جہت سے سدے میں تحجر اور سختی پیدا ہوتی
ہے پس سوء مزاج حار بڑھ جائیگا بلکہ لائق ہے کہ علاج میں نرمی کرتا رہے پس پہلے ایسی چیز سے دوا کرے جو جلا پیدا کرتی ہو اگر جلا کرنے والی مفرد دوا
کافی ہوجاوے جیسے آش جو اور آب کاسنی پھر اس سے کیا بہتر ہے اور اگر نہ کافی ہو پس ایسی دوا جلا کرنیوالی جو حرارت اور برودت میں معتدل ہو
اگر یہ کافی نہو ایسی دوا دینی چاہیے جسمین حرارت لطیف ہو اور اوسکا چندان خوف نہو۔ اگرچہ یہ دوا تفتیح کا نفع مع تبرید کے کرتی ہے مگر اسکا
نفع بہ نسبت ضرر تسخین کے جو اس سے حاصل ہوتی ہے اور جسکا اطفا اور بجھ جانا بعد تفتیح کے آسان ہے بہت زیادہ ہے بہ نسبت ضرر تسخین کے
۔ اگر بافراط بجھانا حرارت کا بذریعہ ادویہ مطفیہ کے نضج اخلاط مادہ کو مانع ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض اطبا اس رای کے ابطال میں نہایت مصر ہیں
اور مادہ انکے نزدیک افراط ادویہ مطفیہ کی واجب ہے سبب یہی ہے کہ ان لوگون کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ قوی دوا کو بھی دوا کسی حرارت کا

بجھانا قوت اصلی کو ساقط کردیتا ہے خصوصاً وہ قوت جو بوجہ مرض کے ضعیف ہوجاتی ہے۔ اگرچہ اصلاح آدمی کی بخوبی کرتا ہے لیکن تقاضہ اصلاح
کا اور امراض دوسرے پیدا کرتا ہے یعنے کبھی سوء مزاج بارد مفرد اور کبھی سوء مزاج مادی جسکا مادہ مخالف اون مواد کے ہو جنکی اصلاح اوسنے
سلطفیہ نے کی ہے۔ سوء مزاج کی تسخین بہت دشوار ہے بعد استحکام برودت کے اور بہت آسان ہے ابتدا مین۔ حاصل یہ ہے کہ تسخین بارد کی
ابتدا مین آسان تر ہے بہ نسبت تبرید حار کے ابتدا مین مگر تبرید حار کی انتہا مین اگرچہ دشوار ہے لیکن پھر بھی آسان ہے بہ نسبت تسخین بارد کے
انتہا مین۔ اسلیے کہ برودت جسکا زمانہ حد سے گذر جائے اور انتہا کو پہونچے گویا موت طبیعت کی رہتی ہے اور موت کو اپنے ساتھ کھینچ لاتی ہے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تبرید سے کبھی خشکی حاصل ہوتی ہے اور کبھی ترطیب حاصل ہوتی ہے اور کبھی دونوں مین سے کچھ نہین ہوتا
۔ اگر تبرید سے خشکی پیدا ہو اوس برودت جاذبہ کو ثبات اور بقا زیادہ ہوتی ہے۔ اور ترطیب ہو جس برودت کا پیدا کرنا منظور ہو بہت
جلد پیدا ہوتی ہے۔ کبھی یبوست کی پیدا کرنے پر تمام اسباب حرارت کے معین ہوتے ہین جسوقت حرارت مین افراط ہو اور ترطیب پیدا نہ
تمامی اسباب یبوست کو نشر و افراط کرتے ہین لیکن کوئی سبب ترطیب مین قائم مقام آرام دہی اور ہمیشہ استحمام خفیف اور آبزن کی نہین ہے
۔ اور اسکا بیان فصل دوسری تعلیم دوسری جملہ دوسرا فن دوسرے مین ہوچکا ہے۔ شراب پانی ملی ہوئی ترطیب مین زیادہ قوی ہے۔
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شیخ جسوقت محتاج تبرید اور ترطیب کا ہو اوسکے واسطے ایسی تدبیر جو باعتدال اوسکو اس کیفیت کیطرف
پھیر لائے کافی نہین ہے بلکہ جو حد اعتدال سے بڑھ کر ہو تاکہ بوجہ اپنی برودت اور رطوبت کے اوس حرارت اور یبوست کو جو شیخ کے
مزاج مین عارض ہوئی ہے دفع کرے۔ اسلیے کہ اگرچہ یہ مزاج عارضی ہے مگر بمنزلہ مزاج طبعی کے واسطے شیخ کے ہوگا۔ واجب ہے جاننا اسبات
کا اکثر ادویہ مسخنہ کے ہمراہ سرکے کی حاجت ہوتی ہے۔ جسوقت کسی عضو کی تسخین منظور ہو اور سرکے کی آمیزش اسواسطے ہوتی ہے تاکہ قوت
دوا کی اندر عضو کے پہونچ جاے جیسے استعمال زعفران کی حاجت ادویہ مبردہ قلب کے ہمراہ ہوتی ہے تاکہ اثر تبرید کا قلب تک پہونچے۔ اور اکثر
کوئی دوا قوی التاثیر تبدیل مزاج مین ہوتی ہے مگر اتنی دیر تک نہین ٹھہرتی ہے کہ اوسکا فعل تمام ہوجاے۔ پس حاجت ملانے ایسی دوا
کی ہوتی ہے جو کثیف ہو اور اوسکو اتنی دیر تک ٹھہرائے اگرچہ یہ دوا کثیف اوس دواء لطیف کی ضد ہوتی ہے جیسے روغن بلسان مین
آمیزش موم وغیرہ کی کرتے ہین تاکہ روغن بلسان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ اوسکا فعل تمام ہوجائے

فصل تیسری اسبات کے بیان مین کہ استفراغ کس وقت اور کس طرح کرنا چاہیے

جو چیزین صواب حکم پر استفراغ مین دلالت کرتی ہین
وہ دس ہین۔ ایک امتلا اخلاط۔ ۲ قوت بدن۔ ۳ مزاج۔ ۴ وہ اعراض جو مناسب کسی خاص استفراغ کے ہون مثلاً جو
طبیعت خواہش اسہال کی کرتی ہو اور اوسکو اسہال پہلے سے عارض نہوا ہو یہی مناسب استفراغ اسہالی کے ہوگی اسلیے کہ اسہال کا
اسہال مین اندیشہ کی بات ہے۔ ۵ سحنہ ۶ سن ۷ فصل ۸ کیفیت ہواے بلد ۹ عادت ۱۰ بنیہ اوس عضو کا
جسکا اسہال منظور ہو یہ دسون چیزین اگر دلالت خلاف استفراغ پر کرین استفراغ جائز نہوگا۔ خلا یعنے امتلا کا نہونا ضرور استفراغ کو منع
کرتا ہے۔ اسی طرح سے ضعف کسی قوت کا قواے ثلاثہ سے بھی مانع استفراغ کا ہے۔ لیکن ہم کبھی اسبات کو پسند کرتے ہین کہ گو ضعف کسی قوت
مین ہوجائے مگر ترک استفراغ کا ضرر پیدا نہو۔ اور یہ بات قواے حس و حرکت کے ضعف مین ہم تجویز کرتے ہین۔ اور کبھی ہم ضرر استفراغ کو
بجہت ضعف قوت کے ناجائز سمجھتے ہین اور ایسا خیال کرتے ہین کہ ترک استفراغ سے تدارک ضعف قوت کا ہوگا۔ اور یہ بات بہ نسبت تمامی
قوی کے ملحوظ رہتی ہے۔ جو مزاج گرم اور خشک ہو اوسمین بہ نظر استفراغ منع کیا جاتا ہے۔ اور جو مزاج سرد اور تر ہے کہ اوسمین استفراغ

مفقود ہے یا حرارت ضعیف ہو اوسمین بھی بلحاظ ضعف قوت کے استفراغ ناجائز سمجھتے ہین ۔ اور گرم اور تر مزاج مین تو شدید کے استفراغ کی اجازت دیجاتی
ہے سمنہ کا یہ حال ہے کہ بافراط لاغر اور متحلل ہونا استفراغ کو بخوف تحلیل قوت کے منع کرتا ہے اسیواسطے طبیب پر واجب ہو کہ تدبیر ضعیف و نحیف کی جسکی خون
صفرے کی کثرت ہو ایسی آسانی سے کرے کہ اوسکو نوبت استفراغ کی پہونچے اور غذا اوسکی جید ہو جو خون عمدہ پیدا کرے اور مزاج اوس غذا کا مائل برودت
اور رطوبت ہو بلکہ ایسی تدبیر سے اصلاح اوسکے مزاج اور خلط کی ہو جاتی ہے ۔ اور کبھی یہی تدبیر اوسکو اتنا قوی کر دیتی ہے کہ متحمل استفراغ کا ہو جاتا ہے
۔ اسی طرح واجب ہو کہ استفراغ قلیل الغذا کی جسکی عادت کم کہانے کی ہو اقدام نکیا جاوے جبتک اوس کے استفراغ سے گریز ہو سکے ۔ فربہی مفرط
بھی مانع استفراغ سے ہے بنظر خوف غلبہ برودت کے اور اس خوف سے کہ رگون مین گوشت تنگی پیدا کرے ۔ اور بوقت خالی ہونے رگون کے گوشت
بھی رگونکی اطاعت کرے گا پس حرارت اندر بستہ ہو جاویگی اور فضول بطرف احشا کے بطور بخور سے کے کہنچ جاوینگے ۔ جو اعراض کہ دیر پا ہیں جیسے مستعد ورم
یعنی اسہال اور تشنج کا ہونا مانع استفراغ ہے ۔ جو سن ابھی تمام نشو و نما کو نہ پہونچا ہو اور جو سن حد ذبول سے گذر گیا ہو یہ بھی مانع استفراغ کا ہوتا ہے ۔
فصل نہایت گرم اور نہایت سرد مین بھی استفراغ کرنا نچاہیے ۔ بلد جنوبی جو بہت گرم ہے اوسمین بھی استفراغ ناجائز ہے اسلیے کہ اکثر مسہل کی
دوائین گرم اور تر ہین ۔ اور دو قسم کی تیزی کا تحمل نہین ہو سکتا ۔ ایضاً چونکہ قویٰ ایسے مقامات مین ضعیف اور تحلیل ہوتے ہین اور یہی حرارت
خارجی مادے کو بطرف خارج جذب کرتی ہے اور دوا کی حرارت مادے کو بطرف اندر کے جذب کریگی پس دونون جذب مین تعارض واقع ہوگا اور
دونون کا اثر باطل ہو جاویگا ۔ جو بلد شمالی اور بہت سرد ہے وہ بھی استفراغ کو منع کرتا ہے ۔ قلت عادت استفراغ کی بھی مانع استفراغ ہوتی
ہے ۔ جس صناعت مین استفراغ زیادہ ہوتا رہے جیسے حمامی یا حمال اوسکا بھی استفراغ ناجائز ہے ۔ مناسب جاننا اس بات کا ہے کہ غرض
ہر استفراغ کی ایک بات پانچ باتون مین سے ضرور ہوتی ہے پہلے نکالنا اوس چیز کا جس کا استفراغ واجب ہو بعد اوسکے نکل جانے کی راحت
ضرور پیدا ہوتی ہو مگر جسوقت اوعیہ مین کسیقدر وہ شی یا اوسکا اثر باقی رہجاوے یا بعد استفراغ کے غلبہ حرارت ادویہ وغیرہ کا پیدا ہو یا حرارت حمای
یوم کی بڑہ جاوے یا کوئی اور مرض ایسا پیدا ہو جیسے خراش امعاء بوجہ اسہال کے خواہ قرحہ مثانہ کا بوجہ ادرار کے کہ یہ استفراغ اگرچہ نافع ہوتا ہے مگر بالفعل
اسکی منفعت محسوس نہین ہوتی ہے بلکہ تا زوال عارض جدید اذیت اس استفراغ کی منفعت سے زیادہ ہوتی ہے ۔ دوسرے
ہر استفراغ مین متوجہ ہونا مادہ کا کسی جہت خاص مین بھی لحاظ کرنا چاہیے جیسے اگر کسی مادے سے متلی پیدا ہو اوسکو بذریعہ قے دفع کرے ۔ اور جس مادہ
سے پیچ امعاء مین پیدا ہو اوسکو بذریعہ اسہال دفع کرنا چاہیے تیسرے مخرج اور طریقہ نکلنے اوس خلط کا جہت سہل سے دریافت کرنا چاہیے جیسے
امراض جگر کے واسطے داہنی باسلیق بہ نہ داہنے ہاتھ کی ہر ارد ۔ اگر اسکا مرض مین خطا ہو گی اندیشہ پیدا ہو گا ۔ یہ بھی واجب ہو کہ جس طرف
مادہ نکالا جاوے وہ عضو جسمین [illegible] رکم رتبہ ہو بہ نسبت اوس عضو کے جسمین سے مادہ نکالا جاتا ہے تاکہ مادہ بطرف اشرف کے مائل نہو ۔ یہ بھی واجب ہو کہ مخرج
مادے کا طبعی ہو جیسے اعضای بول واسطے محدب جگر کے اور امعا اور اعضای غذا واسطے مقعر جگر کے ۔ بعضی اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جس عضو سے مادہ دفع کیا جاتا ہے
کسی عضو کیطرف وہ عضو خود ایسا ہوتا ہے کہ اوسمین ایک قسم کا مرض ہوتا ہے اور خوف ہوتا ہے کہ اگر وہ اخلاط اس عضو کی طرف منتقل ہونگے مرض
مین زیادتی ہوگی اوسوقت جس طرف مادہ کا انتقال اصوب ہوتا ہو اوسکے خلاف جہت مین مادہ لیجانا پڑتا ہے ۔ اسیطرح کبھی وہ عضو جسطرف
انتقال مادہ کا مناسب ہو اگرچہ اوسمین کوئی مرض نہین ہوتا لیکن اوس مادہ کی آنے سے مرض جدید پیدا ہونیکا خوف ہوتا ہے جیسے کوئی مادہ آنکہ سے
بطرف حلق کے لیجانے سے خوف پیدا ہوجانے خناق کا ہوتا ہے ۔ ایسے وقت مین تدبیر مین نرمی چاہیے ۔ کبھی طبیعت خود بخود کسی مادہ کا استفراغ
خلاف جہت عادت مین کر دیتی ہے واسطے بچانے اوس عضو کے جسوقت کہ ضعیف ہو ۔ اکثر جو استفراغ طبیعت کا خلاف جہت عادت مین ہو

بعد استفراغ کے بھی اشکال باقی رہ جاتا ہے جیسے کوئی مادہ دماغی بطرف مقعد یا ساق یا قدم کے گیرے براہ دفع طبعی کے کہ اسوقت یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ تمام دماغ سے گرا ہے یا ایک ہی بطن ہی دماغ کا گرا ہے چوتھے وقت استفراغ کا دیکھنا چاہیے جالینوس حکم قطعی کرتا ہے کہ امراض مزمنہ مین انتظار نضج کا کرنا چاہیے اور غیر مزمنہ مین کچھ ضرور نہین ہے — اور نضج کی شناخت اوسکے مباحث مین خصوصی بیان بول مین بخوبی ہو چکی ہے قبل استفراغ اور بعد نضج کے ملطفات پلانی چاہئین جیسے آب زوفا اور رحاشا اور بیروز وغیرہ — امراض حادہ مین بھی رائے صائب یہی ہے کہ انتظار نضج کا کرین خصوصاً اگر مادہ ساکن ہو اور اگر متحرک ہو عجلت استفراغ مادہ مین بہتر ہے اسلیے کہ ضرر حرکت مادہ کا زیادہ ہے بہ نسبت اوس ضرر کے جو استفراغ سے قبل از نضج کے متظنون ہے خصوصاً اگر اخلاط رقیق ہون خاص ترجبکہ تجویف عروق مین ہون اور اعضا تک داخل نہوئی ہون — اگر کوئی خلط ایک ہی عضو مین ٹھہری ہوئی ہو اوسکی تحریک بے نضج کے اور بدون اس بات کے کہ قوام معتدل اوسکو حاصل ہو جیسا اپنے مقام مین بیان ہو جائز نہین ہے — اسیطرح اگر باوجود قوت نضج قوت باقی رہنے کی امید نہو استفراغ مادہ کا کرد یتے ہین بعد شناخت رقت اور غلظ مادہ کے کہ اسمین حتیاط ضرور ملحوظ رہتی ہے — اگر مادہ تخمہ کا غلیظ ہو اوسکی تحریک بدون ترقیق کے جائز نہین ہے اس مادہ کے غلیظ ہونے پر استدلال اسطرح کیا جاتا ہے کہ پہلا اور بھی تخمہ حادث ہو چکا ہو اور شراسیف کے نیچے وجع ممدد ہو اور احشا مین اورام پیدا ہو گئے ہون بہت واجب ہے ایسے مقام پر رعایت کرنا حال مسافذ کا تاکہ وہ بند نہون — اور بعد ان سب امور کے ملاحظہ کے قبل نضج کے بھی استعمال مسہل کا جائز ہے پانچوین مقدار مادہ کی جسقدر استفراغ کرنی چاہیے اسکی شناخت مقدار مادہ موجود سے ہو سکتی ہے اور قوت مریض سے بھی مقدار دریافت ہو سکتی ہے — اور بعد استفراغ کے جو اعراض پیدا ہونے والے ہین اونسے بھی اوس مقدار کی تعیین ہو سکتی ہے — اسلیے کہ اگر استفراغ سے اوس مادہ کے کوئی عارض جدید پیدا ہو مقدار نکالنے مادہ کے کم کرنی چاہیے — اور جتنا مادہ نکالنا مقصود ہے اوسمین سے اسقدر رکھنا چاہیے کہ اوسکا باقی رہنا اس عرض کو حد ذات کا مانع ہو جیسے تشنج امتلائی مین بھی تدبیر کیجاتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ مادہ کا اور اوسکا ہٹانا اپنے مقام سے دو طرح ہوتا ہے — یا بجہت جذب کی طرف جانب مخالف بعید کے — دوسرا جذب بطرف جانب مخالف قریب کے — بہترین اوقات استفراغ بطور جذب کے یہ ہین کہ بدن مین امتلا و سقوط نہو اور نہ جس عضو کی طرف جذب مادہ منظور ہے اوسطرف توجہ مواد کا خود بخود ہو — اس حکم کے بیان کو واسطے تمثیلاً ایک آدمی ایسا فرض کرتے ہین کہ جسکے سونہہ کے اوپر کیجانب یعنی فلک اعلی سے بہت سا خون بہتا ہو اور ایک عورت ہو کہ اوسکے بواسیر کا خون جاری ہے ان دونون صورتون مین ہماری تدبیر دو حال سے خالی نہوگی — اگر استفراغ بانداز قریب کرین پہلی صورت مین یعنی جسکی سونہہ سے خون جاری ہے رعاف کی تدبیر مناسب ہوگی — اور دوسری صورت مین رحم کیطرف سے اور اسیف کا مناسب ہوگا — اور اگر جذب بطرف بعید کرین تو پہلی صورت مین استفراغ خون کا رگون سے ہو اور اون مقامات سے جو اسفل بدن مین ہین کرنا چاہیے — اور دوسری صورت مین اون رگون سے اور اون مقامات سے جو اعلائے بدن مین ہین استفراغ کرنا چاہیے — امالہ بعید مین واجب نہین ہے کہ وہ مقام دونون قطرین بعید ہو بلکہ قطراً کو البعد ہونا چاہیے — پس اگر مادہ اعالی بدن کی داہنی جانب مین ہو اوسکا جذب اسافل کے بائین طرف نکرنا چاہیے بلکہ داہنی اسافل کی اور یہ تدبیر واجب اور نہایت درست ہے — یا بائین طرف کی اوپر کے اعضا مین جذب کرنا چاہیے — اگر وہ عضو الیالعید ہو جیسے ایک شانہ سے دوسرا شانہ اور اوسکا حال نزدیکی مین مثل سر کے دونون جانبیون کے نہو — اسلیے مادہ اگر سر کے داہنی طرف ہو اوسکا امالہ بطرف اسافل کے کیا جاتا ہے نہ سر کے بائین طرف اگر مادہ جاذب مادہ کا بجہت بعید مین ہو پہلے تسکین وجع کی موضع مائوف سے کر لینی چاہیے تاکہ درد کی شدت سے جذب کی نکرے اسلیے کہ درد بھی مادہ کو اپنی طرف جذب کرتا ہے — اگر مادہ جذب ہو نہین نافرمانی کرے اور جس مقام پر جذب کرکے لیجانا منظور ہے

اوسکا جانا نہو سکے پس سختی جذب مین نکرنی چاہیے اسلیے کہ بتیز سختی جذب کی مادہ کو متحرک کر کے رقیق کر دیتی ہے اور باانیمہ چونکہ جذب پیدا نہین ہوتا بہت جلد مقام مرجع مین یکجا ہو جاتا ہے اکثر فقط تدبیر جذب کی کافی ہوتی ہے اور استفراغ کی حاجت نہین ہوتی اسلیے کہ جذب کی نفسہ تو جہ مادہ کا بطرف موضع ماوف کی رک جاتا ہے گو اخراج مادہ کا نہو پس فقط جذب سے غرض مطلوب حاصل ہوتی ہے ـ ایسے مقام پر اقتصار اسی تدبیر پر کیا جاتا ہے کہ اعضای مقابل کو با ستواری باندہین یا دباتین یا خالی پچہنے لگاتین یا ایسی دوائین جو اون اعضا کو سرخ کر دین ـ خلاصہ یہ ہے کہ ایسی تدبیر کرین جس سے اعضای مقابل کو کسیقدر الم پہونچے ـ جو مادہ رگون مین ہے اوسکا استفراغ بہت آسانی سے ہو جاتا ہے اوسکے بعد وہ مادہ جو اعضا اور مفاصل مین ہو کہ اس مادہ کے اخراج مین کبھی دشواری بھی ہوتی ہے ـ اور ضرور ایسے استفراغ مین مادہ صالح جو قابل استفراغ کے نہین ہوتا ہے نکل جاتا ہے ـ جس شخص کے مادہ کا استفراغ کیا جای چاہیے کہ بہت جلد اغذیہ کثیرہ اور خام تناول کرے تاکہ طبیعت اونکو قبل ہضم کے جذب کرے ـ اگر کسیطرح کا ضرر ہو چاہیے کہ تہوڑی تہوڑی غذا استعمال کرے تاکہ رفتہ رفتہ داخل بدن ہو کہ ہضم جید ہوتا جائے ـ فصد ایک استفراغ خاص ہے واسطے ہر ایک خلط کی برابر یعنے اس سے استفراغ چارون خلط کا برابر ہوتا ہے ایک خلط خاص اگر مقدار مین زیادہ ہو جاے یا کیفیت اوسکی فاسد ہو جای اوسکا استفراغ فصد سے نہین ہوتا ـ جو استفراغ بافراط ہو اکثر تپ پیدا کرتا ہے ـ جس شخص کی عادت اسہال کی ہے اور رک جای اور اوس سے کوئی مرض پیدا ہو دوبارہ پیدا ہونا اس استفراغ کا اکثر اوسکو نجات دیتا ہے اوس مرض سے جو بسبب رکنے اسہال کے پیدا ہوا ہے جیسے کسی شخص کے کان کا میل یا فضلہ بینی رکنے سے سدہ پیدا ہوا اور پہر دوبارہ یہ دونون فضول جاری ہون سدہ زائل ہو جاتا ہے ـ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ باقی رہنا کسیقدر مادہ کا بعد استفراغ کے اتنا ضرر پیدا نہین کرتا جسقدر بکثرت نکلجانا مادہ کا اور پہر نکلجانا استفراغ کا اس وجہ تک کہ قوت مین ضعف پیدا ہو مضر ہے اسلیے کہ بقیہ مادہ کو طبیعت خود بخود تحلیل کر لیتی ہے جبتک وہ خلط جسکا استفراغ کرنا در کار ہے باقی رہے اور مریض متحمل استفراغ کا ہو اوسوقت تک خوف افراط استفراغ سے نکرنا چاہیے بلکہ اکثر حاجت اسقدر افراط استفراغ کی ہوتی ہے کہ نوبت غشی کی پہونچ جای جیسے سونخس مین جسکی قوت قوی نہو اور مادہ اخلاط ردی کا زیادہ ہو نہو تو اوسیقدر استفراغ کے تمام مادہ کا اخراج بتیزی چاہیے ـ اور اگر مادہ لثبارت لپٹا ہوا نہو یا خون سے زیادہ ملا ہوا ہو اوسکا استفراغ دفعۃً ممکن ہے جیسے عرق النسا اور وجع مفاصل مزمن اور سرطان اور خارش مزمن اور دبل جو مزمن ہون ـ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسہال جذب مادہ کا اوپر سے کرتا ہے اور نیچے کیطرف سے دفع کرتا ہے پس اسکے ذریعہ سے جذب بجانب مخالف اور جذب بطرف موافق دونون پائے جاتے ہین ـ اور بعد مستقر ہو جانے اور ٹہر جانے مواد کے موافق ہے پس اگر مواد بجانب تحت کے ہون اونکو بطرف خلاف کے جذب کر کے دفع کر دیتا ہے ـ اور جس جگہ مواد ٹہرے ہوئے ہین وہان سے بھی دور کرتا ہے ـ اور قے کا فعل جذب اور دفع مین برعکس ہے یعنے جذب مواد کا نیچے سے کر کے اوپر سے دفع کرتی ہے ـ فصد کا حال بحسب اختلاف مقامات کے مختلف ہے اور اسکا جذب اور دفع بطریق اون مقامات کے ہوتا ہے جس جگہ کا خون لیا جاے جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے ـ بہت کم حاجت استفراغ کی اوس شخص کو ہوتی ہے جسکی غذا جید ہو اور مضم تام غذا کا ہو جاتا ہو اسیطرح گرم بلاد کے رہنے والے کمتر محتاج استفراغ کے ہوتے ہین

فصل چوتھی بیان مین شترک قے اور اسہال کے اور اشارہ طرف کیفیت جذب مسہل اور قے کے

پسندیدہ یہ بات ہے کہ جو شخص ارادہ مسہل لینے یا قے کرنے کا کرے اپنے طعام کو متفرق اوقات مین تناول کرے اور جو مقدار غذا کی معمولی روزانہ ہے اوسکو ایک دن مین چند مرتبہ تناول کرے اور ایک قسم کے کہانے پر اکتفا نکرے بلکہ چیزین کہانے پینے کی مختلف اختیار کرے اسلیے کہ معدے کو بروقت ایسی تدبیر کے

اشتیاق دفع کرنیکا اون چیزون کی جو معدی مین ہون اوپر یا نیچے کی طرف سے ہوتا ہے — ایک ہی قسم کا طعام جسکے اوپر دوسرے قسم کا طعام
داخل نکیا ہو اوسکے نکلجانے پر معدہ بخل اور خست کرتا ہی اور اوسکو بقوت گرفت کرتا ہے خصوصاً اگر ایسے طعام کی مقدار بہی کم ہو مگر جسکی طبیعت
خود بخود نرم ہو اوسکو اس تدبیر کی کچھ حاجت نہین ہے — یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ حاجت طرف قے اور اسہال وغیرہ ضروری نہین ہے
اور اوس شخص کو احتیاج قے اور اسہال کی نہین ہے جسکی تدبیر درست ہو اسلیے کہ درستی تدبیر کی خفیف استفراغ کی محتاج ہوتی ہی جو قے اور
اسہال سے کم ہو — بیشتر ایسے شخص کو ریاضت اور دلک اور حمام کافی ہوتا ہے — پہر اگر اسکے بدن مین امتلا پیدا ہو ایسے شخص کے بدن مین امتلاء
عمدہ اخلاط یعنی خون کا اکثر ہوتا ہے جب بہی اسکو حاجت فصد کی ہوگی نہ اسہال اور قے کے تاہم اگر ضرورت مقتضی فصد اور استفراغ دونون کی ہو
فصد پہلے کرینگے اور استفراغ ادویہ قوی سے مثل خربق وغیرہ کرینگے — یہ ایک وصیت بقراط کی ہے منجملہ اون وصایا کے جو کتاب ابیذیمیا مین
مذکور ہین — اگر اخلاط یعنی خون سے ملے ہون جب بہی یہی تدبیر مناسب ہی لیکن اگر اخلاط باردہ مین لزوجت ہو بیشتر بوجہ فصد کی غلاظت یا
لزوجت مین زیادتی پیدا ہوتی ہے اوسوقت واجب ہے کہ ابتدا مسہل سے کرین — مختصر یہ ہے کہ اگر اخلاط اور خون برابر ہون تقدیم فصد
کی کرنی چاہیے اگر بعد فصد کے بہی غلبہ اخلاط کا باقی رہے استفراغ باسہال کرنا چاہیے — اور اگر اخلاط برابر نہون پہلے استفراغ اوسی خلط کا
کیا جاے جو زیادہ ہو تاکہ برابر ہو جائین بعد اوسکے فصد کیجائے — جو شخص دواے مستفرغ کو فصد پر مقدم کرے حال آنکہ اوس مقام پر مناسب تقدیم
فصد کے ہو چاہیے کہ چند روز فصد مین تاخیر کرین — اور جس شخص کے فصد کا زمانہ تہوڑا گذرا ہو اور پہر محتاج استفراغ کا ہو کر کوئی دواے مسہل
استفراغ کا استعمال کرے البتہ یہ دوا موافق ہوگی اور فصد کی ضرورت نہوگی — اور اگر جس مقام پر فصد واجب ہو اگر بدون فصد کیے دوا
مسہل پلائین تپ اور اضطراب پیدا ہوتا ہے پہر اگر بعد استعمال مسکنات کے بہی تسکین نہو یقین کرنی چاہیے کہ اس مقام پر تقدیم فصد کی لازم تہی
— پہر استفراغ محتاج الیہ کی ضرورت منحصر از ابتدا امتلا مین نہین ہے بلکہ زیادتی مرض کی بہی اور ابتلا استدعی بحسب کیفیت استفراغ کی ہو
ہی بحسب کمیت — اکثر درستی تدبیر کی نفع واجب سوقت ہمین مین مستغنی کر دیتی ہی — بیشتر کسی وجہ سے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہی اور کسی
مانع ایسا پیدا ہوتا ہی کہ استفراغ کر نہین سکتے اوسوقت چارہ کار منحصر اسمین ہوتا ہی کہ تکلیف سموم اور لزوم کی بچاو اور تدارک اوس سوء
مزاج کا جو بوجہ امتلا کے پیدا ہوا ہے کیا جاوے — کبہی استفراغ بوجہ اخلاط کے کیا جاتا ہی جیسے کسی شخص کو درد نقرس یا صرع وغیرہ کا ہوتا ہی ایک دو
موسم مین اوسکو حاجت استفراغ کی ہوتی ہے خصوصاً ربیع مین پس احتیاطاً قبل دورے کے استفراغ کرایا جاتا ہے اوسی قسم کا استفراغ
جو اوسکے مرض سے خصوصیت رکہتا ہے فصد ہو یا اسہال — کبہی استعمال محففات کا خارج سے بہی کیا جاتا ہے جسطرح جو دوائین رطوبت کو چوس
لیتی ہین وہ بہی خارج سے مستعمل ہوتی ہین — جس طرح اصحاب استسقاء پانی کے بدن پر ضماد اور روپور وغیرہ لگاتے ہین خواہ ریگ مین
مدفون کرتے ہین — کبہی طبیب کو حاجت استعمال ایسی دوا کی ہوتی ہی جو ہمجنس کیفیت مین اوس خلط کی ہو جسکا استفراغ کیا جاتا ہے جیسے
استفراغ صفرا سقمونیا سے اوسوقت واجب ہی کہ اوسمین ایسی دوا شریک کرین جو کیفیت مین اس دوا کی مخالف ہو اور قوت مسہلہ مین موافق
جیسے بلیلہ اور ایسی دوسری دوا مین یہ بہی فائدہ ہو کہ تدارک اوس سوء مزاج کا کرے جسکے پیدا ہونیکا خوف پہلی دوا سے ہو — جنکے احشا مین
ورم ہی اونکا اسہال اور قے دشوار ہوتا ہی اگر باضطرار حاجت ہو ادویہ مسہلہ مثل لباب اور قرطم آب عنب الثعلب ماء الہندبا وغیرہ کو استعمال
کرین بقراط کہتا ہے جو شخص لاغر ہو اور اوسکی طبیعت بآسانی قے کو قبول کرے مناسب اوسکے تنقیہ مین یہی ہے کہ استعمال قے کا کیا
کرے خواہ ربیع یا خریف مین سواے جاڑون کے — جس شخص کا سحنہ معتدل ہو اور کوئی داعی اوسکو استفراغ کو بوجہ قے کے خواہش کرے

اونکے قے کرانے کے واسطے اشتہا زار ضعیف کا کرنا چاہیے اور بدون مقام حاجت کے اونکو قے سے بچانا چاہیے — واجب ہے کہ قبل استفراغ اور قے کے اونکے
اخلاط کی تلطیف کرنی چاہیے جبکا استفراغ منظور ہے اور مجاری کی توسیع اور تفتیح بھی کرنی چاہیے کہ اس تدبیر سے بدن کی تعب پیدا ہونے سے امان ہوتی ہے
— یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عادت ڈالنا طبیعت کا نرم چیزوں اور مجیب کردینا طبیعت کا اوسوقت تک جبکہ اسہال یا قے کرانا منظور ہے کہ
بسہولت قبل استعمال دوای قوی کے اجابت پیدا ہو اکسے نہایت مناسب تدبیر ہے اور فلاح اور رستگاری پیدا کرتی ہے — اسہال اور قے اوس شخص کو
بہت دشوار ہے جسکا مزاج لاغر ہو اور اکثر ایسے شخص کو تعب پیدا ہوتا ہے خالی اندیشہ سے نہیں ہے — قے لانے والی دوا کبھی خاصیت مسہل کی پیدا کرتی
ہے اگر معدہ قوی ہو یا شدت گرسنگی میں پی جای خواہ پینے والا فربہ یعنی اسہال معدہ میں مبتلا ہو یا اوسکی طبیعت نرم ہو یا قے کا عادی نہو یا دوا ثقیل ہو کہ
بہت جلد معدہ میں اوتر جای — اسیطرح دوای مسہل سے بھی قے پیدا ہوتی ہے اگر معدہ ضعیف ہو یا ثقل اسہال کا نہایت ... یا دوا کریہ الطعم یا بدبو
یا پینے والے کو تخمہ عارض ہو — جو دوای مسہل اسہال پیدا نکرے یا تخمہ اخلاط کو دفع کرے ایسی دوا سے تحریک اوس خلط کی ہوتی ہے جسکا اسہال کرتی
ہے اور تمام بدن میں وہ خلط منتشر ہو جاتی ہے پس اور اخلاط بدن کے اسی خلط کی طرف مستحیل ہو جاتے ہیں اسوجہ سے اس خلط کی بدن میں کثرت ہو جاتی ہے
— بعض اخلاط قے کو زیادہ قبول کرتے ہیں جیسے صفرا اور بعض قے کی طرف رجوع نہیں ہوتے مثل سودا کے اور بعض اخلاط کا حال کبھی کچھ ہوتا ہے اور کبھی کچھ
محموم کے واسطے اسہال بہ نسبت قے کے زیادہ مفید ہے — اور جسکی خلط بطرف اسفل کے اوترتی ہو جیسے وہ لوگ جنہیں زلق الامعاء عارض ہو اونکا قے کرانا
جائز ہے — بدترین ادویہ مسہلہ وہ دوا ہے جو مرکب ایسی اجزا سے ہو جنمیں اختلاف شدید بہ زمانہ اسہال میں پیدا ہو یعنی کوئی دوا اثر اسہال کا جلد کرنے
والی ہو اور کوئی دوا دیر میں اثر کرتی ہے اسکی جہت اضطراب اسہال میں عارض ہوتا ہے — اور پہلے دوا کا اسہال قبل دوسری دوا کے پیدا ہوتا ہے
— اور کبھی دوای اول سے اسہال دوای ثانی کا ہو جاتا ہے — جو شخص استعمال دوای مسہل اور مقی بلا ضرورت کرے حالانکہ بدن اوسکا مواد سے
پاک ہو ضرور مبتلای دوار اور مغص یعنی مروڑا اور کرب میں ہوگا — اور اگر کسی چیز کا استفراغ ہوگا تو بہت تھوڑا سا ہوگا — حاصل یہ ہے کہ جبتک دوا
مسہل وغیرہ سے اخراج فضول کا ہوتا ہے اوسوقت اضطراب پیدا نہیں ہوتا ہے — اور بعد پیدا ہونے استفراغ کے خلط صالح کا نکلنا متیقن ہو جاتا ہے —
جسوقت خلط کا استفراغ بذریعہ قے یا مسہل کے ہوتے ہوتے خلط بدل جائے اور دوسری خلط نکلنی شروع ہو بدن کے صاف ہو جانے پر اوس خلط سے
جسکا استفراغ مقصود تھا یقین کرنا چاہیے — اگر یہ تغیر بطرف خراط یعنی ایسے مادے کے جو مثل ... وغیرہ کے ہو یا بعد تغیر کے کوئی چیز سیاہ بدبو نکلے
یہ تغیر برا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعد اسہال اور قے کے اگر پیاس کی شدت ہو دلیل استفراغ تام اور عمدگی تنقیہ پر ہوگی —
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دوای مسہل جس چیز کا اسہال کرتی ہے بذریعہ قوت جاذبہ کے خاص اوسی خلط کو جذب کرتی ہے پس غلیظ
کو جذب کر کے رقیق کو چھوڑ دیتی ہے جیسے مسہل خلط سودا کا اور — بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ جس خلط کا دوای مسہل جذب کرتی ہے اوسکو بدن میں پیدا
بھی کر دیتی ہے اس قول کی کچھ اصل نہیں ہے بلکہ محض باطل ہے — اسیطرح یہ بھی قول بے اصل ہے کہ دوای مسہل پہلے خلط رقیق کو جذب کرتی
ہے جالینوس باانہمہ مہارت علی الاطلاق اسکا قائل ہے کہ جس دوای مسہل میں سمیت نہو اور اسہال پیدا نکرے بلکہ منہضم ہو جاے وہی خلط
پیدا کریگی جسکے جذب اور دفع کی اسمین خاصیت تھی اور یہ قول درست نہیں ہے — اس قول کا حال اوس مقام سے ظاہر ہوتا ہے جس جگہ جالینوس
تحقیق کر کے یہ تجویز کرتا ہے کہ درمیان دوا سے جاذب اور خلط مجذوب کی ذاتی مشابہت ہے اسیواسطے جذب پیدا ہوتا ہے — اور یہ مسئلہ خود غلط
ہے اسلیے کہ اگر جذب بوجہ مشابہت جوہری کے ہوتا بالضرور لوہا مقناطیس کو جذب کرتا جبکہ بمقدار لوہے کے مقناطیس سے زیادہ ہوتی اسیطرح
سونیکا بڑا اگر اچھوٹے ٹکڑے کو کھینچ لیتا — پورا بیان اس استدلال کا غیر طبیب پر واجب ہے یعنی حکیم طبعی پر — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ

جذب ہے تا بعد پینے دوائے مسہل مقی کے اونہیں ایک ہولنے ہوتا ہے جن ا ہونسے دفع ہو کر یہ اخلاط امعا اور معدہ میں حاصل ہوئے ہیں — اور اوس مقام سے طبیعت بطرف
اونکے دفع کرنے کی جہت خارج میں متحرک ہوتی ہے — اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بروقت پینے مسہل کے بطرف معدے کے یہ اخلاط چڑہیں — اگر چڑہیں
ہین طبیعت کا میلان بطرف قے کے ہوتا ہے ان اخلاط کا نہ چڑہنا بطرف معدے کے دو وجہ سے ہوتا ہے **اول** یہ کہ دوائے مسہل بہت جلد بطرف امعا کے
نفوذ کر جاتی ہے **دوسرے** یہ کہ بروقت پینے دوائے مسہل کے طبیعت کو عجلت دفع اخلاط میں اور وہ ناسازگار سے نیچے اور اسفل کیطرف ہوتی
ہے نہ اوپر کی طرف اسلیے کہ اسفل کیجانب واسطے نکالنے مواد کے اسہل اور اقرب ہے اور اس جہت سے کہ جسکے سبب سے ہیجان اخلاط کی ہوتی ہے
وہ اوسے انہیں مقامات سے چڑہنے کو بطرف فوق کے منع کرتا ہے — اور اس مزاحمت سے تحریک طبیعت کی طرف دفع کرنیکے جانب قریب اور اقرب
طرق سے ہوتی ہے — پھر اگر واسطے دوا کی قوت جاذبہ لازم فرض کیجاے ہر آئینہ قوت دافعہ لائق تر اس بات کے ہوگی کہ ہیجان اور تو جی میں فعل غالب
کرے — علاوہ یہ ہے کہ دوا بھی جذب اخلاط کا ایک طریق معین سے کرتی ہے لیکن حال دوائے مقی کا برخلاف دوائے مسہل کے ہے کہ اگر وہ معدے میں ہو
اوسی میں ٹھہر جاتی ہے اور امعا سے اخلاط کو اپنی طرف جاذب کرکے بجانب قے دفع کر دیتی ہے — اور اس دوا کی قوت پر اور جو مقابلہ قوت کا طبیعت
ہے اوسپر غالب آتی ہے — **یہ بھی جاننا چاہیے** کہ اکثر جذب ہونا اخلاط کا بذریعہ دوا کے رگون سے ہوتا ہے لیکن جو مادہ بہت قریب ہو وہ
سوائے رگون کے اور مقامات سے بھی کھینچ جاتا ہے جیسے وہ اخلاط جو ریہ میں ہوتے ہین کہ بجہت قرب کے بطرف معدے کے اور امعا کے کھنچ جاتے ہین گو
رگون کی راہ سے نہ آئین — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اکثر خشک دواؤن سے جو تشنف رطوبت حاصل ہوتا ہے اسکے سبب سے استفراغ رطوبت
بدنکا ہو جاتا ہے جیسے استسقی میں

فصل پانچوین بیان اسہال اور مسہل کے قواعد کا

ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ مسہل کو واسطے
پہلے سے بدن آمادہ و قبول مسہل کا کر لیا جاے اور توسیع مسامات اور تلئین طبیعت خصوصاً صاحب امراض بارده میں بخوبی کر لینی چاہیے — خلاصہ
یہ ہے کہ نرم ہو جانا طبیعت کا قبل اسہال کے قانون جید ہے اوس سے اکثر خوف والی چیزون سے امان ہوتی ہے — مگر یہ تدبیرات واسطے اوس شخص کے
مناسب نہیں ہین جو آمادہ ذرب کا ہو ورنہ افراط اسہال میں پیدا ہوگی بلکہ ایسے شخص کے مسہل میں ایسی دوائین ملانی چاہیں جنسے قے
پیدا ہوتی ہے تاکہ لعابات معدے سے اوتر جاتی ہین — اور قبل اسکے کہ فعل دوا کا تمام ہو یہ دوا نافذ نہو جاے بلکہ دونون دواؤن کی قوت معدے میں باہم
معتدل ہو کہ مسہل اپنا فعل کرے اور مقی اپنا فعل اوسوقت کرے جس وقت حاجت اسہال کی کم اور قے کی زیادہ ہو — التخ یعنے ترلا استعمال
ہوتا ہے اوسکو تحمل دوائے قوی کا نہیں ہے — اکثر تو نکلون کو قے بجہت نوازل کے ہوتا ہے — ایک خطرہ مسہل کے پینے میں یہ ہے کہ بروقت پینے
مسہل کی کوئی خشک فضلہ امعا میں موجود ہو بلکہ واجب ہے کہ پہلے اوسکا اخراج کر لین گو بذریعہ حقنہ یا حلیتے شوربے کے ہو — استعمال حمام چند روز قبل دوا کا
مسہل کی معین جید ہے مگر یہ کہ کوئی مانع پیدا ہو — واجب ہے کہ درمیان حمام اور شرب دوائے مسہل کے تہوڑا زمانہ فاصل ہو اور بعد شرب مسہل کے
استعمال حمام کا جائز نہیں ہے کہ حمام کرنا جذب مادہ کا اطراف خارج کے کرتا ہے — حبس اسہال کے واسطے البتہ جائز ہے — اور بصورت اسہال کے
واسطے ناجائز ہے — جاڑون میں اگر بیتا اول ہی حمام کو داخل ہون بشرطیکہ اوسکی حرارت قادر جذب مادے پر نہو بلکہ یکمین خفیف بدن میں
پیدا کردے — اسصورت میں البتہ جائز ہے اسلیے کہ ہوا مسہل پینے والے کیواسطے وہی مناسب ہے جسمین تہوڑی سی حرارت ہو نہ اتنی حرارت کہ
اوس سے پسینہ نکلے اور کرب پیدا ہو بلکہ معتدل ہو کہ اعتدال ہوا مائل بحرارت منجملہ معدات مسہل کی ہے یعنے طبیعت کو آمادہ اسہال پر کرتا ہے
مالش بہکی اور روغن کی بھی مالش از قسم معدات کے ہے — جس شخص کو عادت دوا پینے کی نہو یا اوسنے کبھی دوا نہ پی ہو ایسے شخص کو مسہلات
قوی پلانی طبیب کی احتیاط سے دور ہے — جن لوگون کو تخمہ ہو یا اخلاط لزج اونکے بدن میں ہون یا مراقشیف میں اونکے تعدد ہو یا اونکو اختلاج

التہاب خواہ سدے ہون اونکو بھی دوای مسہل پلانا بدون اصلاح ان فسادات کے ضرورنہین ہے بلکہ پہلے بذریعہ غذا کے تسکین کی اور آرام اور راحت
کو یا ترک کرانے اوس چیز کے جو باعث التہاب یا درحرکت ہین اصلاح کر لینی چاہیئے جو لوگ آب زلال لیکے آب بستہ پینے کے خوگر ہین اور مطبوخ کا
مسہل دوای قوی سے ہوتا ہے اگر دوای مسہل قوی ہو مناسب ہے کہ قبل عمل مسہل کے مسہل پینے والا سو جاوے اور ضعیف دوا مین سونا مناسب
نہین ہے اسلیے کہ طبیعت اس دوا کو ہضم کر دیتی ہے اور جسوقت عمل دوا کا شروع ہو سو جانا مناسب ہے لیکن دوا کیوقت سونا ضرور
کسی طرح کی تحریک نکرنی چاہیے اتنا ٹھہر جاوے کہ طبیعت اوسپر متوجہ ہو پس دوا مین عمل کرے اسلیے کہ طبیعت جبتک دوا پر عمل نہین کرتی
بھی طبیعت مین کچھ اثر نہین کرتی البتہ بعد پینے دوا کے ایسی چیزین سونگھنی چاہیین جو متلی کو منع کرین جیسے پودینہ اور متلی اور کرفس اور اور نگل
جیسے گلاب چھڑکا ہوا اور تھوڑا سا کرے پھر اگر ہر وقت پینے دوا کے اوسکی بو ناگوار ہو تو نتھنے بند کرے جس شخص کو دوای مسہل پینے مین ناگواری
طبع پیدا ہوتی ہے کہ پہلے تھوڑا طرخون چبائے تاکہ قوت ہونے کی مخدر ہو جائے اور اگر قے کرنیکا خوف ہو اطراف کو مضبوط باندھے اور پینے
کے بعد کوئی چیز قابض کہائے اطبا حب مسہل کو شہد سے ملا دیتے ہین اور کبھی اوسکے اوپر شہد قوام کیا ہوا یا شکر قوام کی ہوئی
لگا دیتے ہین تاکہ گولی مسہل اس سے چھپ جاوے ایک حیلہ عمدہ یہ بھی ہے کہ گولی کے اوپر فیروطی لگا دے نہایت عمدہ یہ تدبیر ہے کہ منہ
مین پانی خواہ اور کوئی چیز بھر کر گولی اوتار جاوے یا اور حیلہ ایسے کرے جس سے پوری دوا اوتر جاوے حاصل سب حیلوں کا یہی ہے کہ اصل جرم
دوا کا ظاہر نہو دوای مسہل اگر بطور جوشاندہ کے ہو نیمگرم پینی چاہیے اور گولی ہو نیمگرم پانی کے ساتھ اور پہلے مسہل پینے والے کا منہ
گرم کر لینا چاہیے بعد دوا پینے کے جب متلی مین تسکین ہو او ٹھے اور تھوڑی تھوڑی حرکت کرے کہ یہ حرکت معین ہوتی ہے اور ایک ایک
گھونٹ گرم پانی وقتاً فوقتاً پیتا رہے مگر اتنا پانی نہ پیے جو خود دوائے مسہل کو نکالدے اور اوسکی قوت توڑ ڈالے اتنا آب کثیر ہر وقت رکنے
اسہال کی البتہ جائز ہے تھوڑا تھوڑا گرم پانی پینا بوجہ تریاقیت کی مضرت دوا کو دفع کرتا ہے جسکا مزاج گرم ہو اور ترکیب اعضا مین اوسکے
ضعف ہو اور معدہ بھی کمزور ہو اوسکو مناسب ہے کہ قبل پینے دوائے مسہل کے تھوڑا آب انجبار یا آب انار پی لے تاکہ فی الجملہ غذای لطیف اوسکے
معدہ مین پہونچ جاوے اور جو شخص ایسا نہو اوسے نہار منہ مسہل پینا چاہیے اکثر جس شخص کا مسہل گرمیون مین ہو اوسے تپ جاتی
ہے مسہل کے پینے والے پر واجب ہے کہ جبتک دوا اپنے عمل سے فارغ نہو کہانا پینا ترک کر دے اور جبتک حاجت ہو اکرے سونے کو بھی ترک
کرے ہان اگر ارادہ مسہل کے روکنے کا ہو اوسوقت مضائقہ نہین ہے پھر اگر اوسکا معدہ متحمل بھوک کا نہو مثلاً معدہ پر صفرا اوبت غالب
ہو کہ بہت جلد حالت گرسنگی مین انصباب صفرا کا ہو جاتا ہو یا چونکہ مدت سے یہ شخص پرہیز کر رہا ہے اور بھوک کی تکلیف اسی مدت سے پہونچ
رہی ہے ایسے شخص کو روٹی کسی شربت مین بھگو کر تھوڑی سی بعد پلانے دوا اور قبل شروع ہونے اسہال کے دیسکتے ہین اس تدبیر سے
بنسبت فعل دوا پر اعانت ہوسکتی ہے اور شارب مسہل کو سرد پانی پینے سے ہونا سرد کیا جائز نہین ہے اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ جو مسہل جو بکا
ہو اوسکے ساتھ جوشاندہ بھی مناسب اوسی گولی کے شریک کرنا چاہیے مثلاً گولی مسہل صفرا ہمراہ جوشاندہ شاہترہ کے اور مسہل سودا ہمراہ جوشاندہ
افتیمون اور بسفائج وغیرہ اور مسہل بلغم کے ہمراہ جوشاندہ قنطوریون پلانا چاہیے اگر احتیاج استفراغ بدن خشک اور سخت گوشت کی دوائے
قوی مثل خربق وغیرہ سے ہو پہلے اوس بدن کی ترطیب حکیمی غذاؤن سے کر لینی چاہیے حاصل یہ ہے کہ دوائے قوی مثل خربق وغیرہ کے خطرہ
شدید سے خالی نہین ہے کہ جو بدن اخلاط سے پاک ہو اوسمین تشنج پیدا کرتی ہے اور جس بدن مین اخلاط بھرے ہون اوسکی رطوبت مین ایسی
تحریک پیدا کرتی ہے جس سے خناق پیدا ہوتا ہے اور اختشار کی طرف ایسی چیزین کھینچ لیجاتی ہین جنکا دفع دشوار ہوتا ہے تو عات زہر دار

مثل مازریون اور شبرم وغیرہ کی مضرت اگر بافراط استعمال دہی کا ہو برطرف ہوجاتی ہی اور اسہال بند کردیتا ہی۔ اکثر دوا کی بو معدہ مین مختلف
طور کی ہوتی ہے اور جَو کے ستو سے جو بو دوا کی باقی رہجاتی ہے مٹ جاتی ہے۔ یہ سفوف بھی مناسب ہی بہ نسبت اور سفوفات کے۔ اگر مسہل کے
بعد دیر تک اجابت نہو اور تخفیف ممکن ہو یعنے کسی طرح کی حرکت دینا دوا کو ضرور نہو یہی کرنا چاہیے اور اگر اجابت نہونے سے کسی طرف کا خوف ہو
تدبیر صائب یہی ہی کہ ماء العسل یا شراب العسل ایک ایک گھونٹ پیے یا نطرون یا نمین گھول کر استعمال کرے یا کوئی فتیلہ بطور شیاف کے کبھی یا حقنہ
کرائے۔ کوتاہی دوای مسہل کی اپنے عمل مین یا بسبب تنگی مجاری کے اپنے خلقت مین خواہ تنگی مجاری کی کسی مزاج عارضی کی وجہ سے خواہ بوجہ قرب عہد
مجاری کی کسی مرض سے ہوتی ہے بعض جنکو مرض فالج یا سکتہ عارض ہوا اونکے مجاری اوسیا اسقدر تنگ ہوجاتی ہین کہ دوا کا پہونچنا اون تک نہین
ہوسکتا ہی اسی جہت سے اونکے اسہال مین دشواری ہوتی ہے۔ ایکدن دو مسہل پینا اندیشہ کی بات ہی اور صواب سے دور ہے۔ جو دوا
مسہل خاص کسی خلط کی ہے اگر بدن مین وہ خلط نہین پاتی ہی مشوش ہوجاتی ہے اور بدشواری اسہال پیدا کرتی ہے۔ سے مسہل اگر اوس
خلط کو اوسکے اضداد مین ڈھونڈھا پاتی ہے۔ پہلے ہر ایک دوای مسہل اوسی خلط کا اخراج کرتی ہے جس سے خاص ہے اوسکے بعد جو خلط اوس کی
خلط خاص کی قلت اور کثرت اور رقت مین قریب ہو اور بتدریج اوس خلط کا جو اوس قریب کو قریب ہو اخراج کرتی رہتی ہی اور خونکو کہ وہ بطور
ذخیرہ کے جمع رہتا ہے اور طبیعت اوسکی نکلنے مین بخل کرتی ہے۔ ہر ایک دوا سے جذب خلط بعید کا دشوار ہوتا ہے۔ جس شخص کو خوف
کرب یا متلی کا بعد دوا پینے کے ہو تین دن خواہ دو دن پہلے قے کرڈالے تخم ترب یا نمین جوش دیکر یا مولی کھالے۔ جس شخص کا ارادہ مسہل
لینے کا ہو نمک کی زیادتی کہانا نہین کرنا اکثر دوای مسہل سے کرب اور غشی اور متلی اور خفقان اور پیچ شکم پیدا ہوتا ہی خصوصًا جسوقت اجابت
نہو اور پسینا زیادہ نکلے۔ اور اکثر دوای مسہل کی قے کرڈالنے کی ایسے وقت حاجت ہوتی ہے۔ اور بیشتر یہ دشواری فقط قابض چیزون کے
کہانے سے دفع ہوجاتی ہے۔ آبجو بعد اسہال کے پینا اذیت مسہل کو دفع کردیتا ہی اور جو ہوا خواہ دوا گذرگاہ اور راہون مین چسپیدہ ہوئی
ہین اونکو دہو ڈالتا ہے۔ جس شخص کا مزاج سرد ہو اور بلغمیت مزاج پر غالب ہو بعد عمل مسہل کے چاہیے کہ ترہ تیزک گرم پانی مین ہو کے
تناول کرے اور اسمین تہوڑا روغن زیتون بھی شریک کرین۔ اور جسکا مزاج گرم ہو اسپغول ہمراہ سرد پانی اور روغن بنفشہ اور شکر طبرزد اور جلاب
کو استعمال کرین۔ اور معتدل مزاج تخم کتان۔ جس شخص کو خوف خراش امعاء کا ہو گل ارمنی آب انار کے ساتھ تناول کرے لیکن یہ استعمال
بعد اسہال اور قطع ہوجانے اجابت کے واجب ہی۔ جس شخص کو بعد مسہل پینے کے تپ عارض ہو مناسب دوا اوسکے حق مین آش جو ہے
سکنجبین کے استعمال سے سحج یعنے خراش امعاء پیدا ہوتا ہی اسلیے دو تین دن سکنجبین کا استعمال بچانا چاہیے تاکہ قوت امعاء کی بحال خود
برقرار ہوجاوے۔ واجب ہی کہ بعد مسہل کے دوسرے دن حمام مین داخل کرین اگر بقیہ اخلاط کا بدن مین رہے اور حمام مین جانے سے طبیعت
خوش ہو اور لذت پاوے اس سے معلوم ہوگا کہ بقیہ اخلاط کا تنقیہ حمام نے کردیا پھر اوسے مسہل نہ پینا چاہیے۔ اور اگر حمام مین جانے سے لذت
نپاوے اور دلتنگ ہو حمام سے باہر نکال لینا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسکے امعاء ضعیف ہون اکثر دوای مسہل سے بیجا
اسہال شدید اوسکو عارض ہوتا ہے کہ اوسکے بند کرنے مین نہایت دقت ہوتی ہی اور بہت سی علاج کے بعد اوسکے دست بند ہوتے
ہین۔ اسی طرح مشایخ کا حال ہی کہ ادویہ مسہلہ کی دقتین اونکو درپیش ہوتی ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبیذ کا پینا بعد مسہل
کی حمیات اور اضطراب پیدا کرتا ہے۔ اور اکثر بعد اسہال اور فصد کے ایک درد جگر مین پیدا ہوتا ہے اور فقط آب گرم کے پینے سے
دفع ہوجاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر وقت طلوع شعری جنوبی کے اور ہر وقت برودت شدید اور ہر وقت برف ریزی کے

بیمارون پر دوائے مسہل کا استعمال جائز نہین ہے — پس چاہیے کہ دوائے مسہل کو ربیع یا خریف مین استعمال کرے — اور چونکہ فصل ربیع کی صیف سے پہلے ہوتی ہے اور گویا گرمیونکا استقبال کرتی ہے اسواسطے فصل ربیع مین سوائے مسہل لطیف کے کثیف اور قویکا دینا جائز نہین ہے ہان فصل خریف مین قدرے مسہل قوی کا موقع ہے — طبیعت کو دوائے مسہل کا خوگر کرلینا تھوڑی سی حاجت تائین کی اگر ہو مناسب نہین ہے — اسلیے کہ یہی عادت پختہ ہوجاتی ہے اور اسکا خوگر اسی شغل مین مدت العمر رہتا ہے اور انجام اوسکا بہت بد ہوتا ہے — جس شخص کا مزاج یابس ہو دوائے قوی اوسکو ناتوان کردیتی ہے — دوائے ضعیف کے پینے کے بعد حرکت کم کرنی چاہیے تاکہ قوت دوا کی تحلیل نہ پائے — مگر دوائے ضعیف کے جو بسا کہ ہو یعنی بے خبری ہو منفتح اور شکم ہے — جس شخص کو حاجت مسہل کی جاڑون مین ہو چاہیے کہ منتظر ہوائے جنوبی چلنے کا رہے — اور گرمیون مین بقول بعض اطبا رسکے انتظار ہوائے شمالی کا کرنا چاہیے — مگر اس قول مین تفصیل ہے کہ اگر اسہال خلط رقیق صفراوی کا منظور ہو انتظار ہوائے شمالی کا کرے اور خلط غلیظ کے اسہال مین کچھ ضرورت نہین ہے — مریض جسوقت محتاج مسہل ضعیف کا ہو کر استعمال دوائے ضعیف کا کرے اور کچھ اثر ظاہر نہو پھر تکرار جائز نہین ہے بلکہ بحال خود چھوڑ دینا چاہیے — اگر پہچان خون کا اسہال سے ہوتا ہے کہ اسکی وجہ سے تپ پیدا ہوتی ہے اور اسکے دور کرنے مین تنہا فصد کافی ہوتی ہے

فصل چھٹی افراط مسہل کا بیان اور وقت اوسکی بند کرنے کا

منجملہ اون علامات کی جنسے وقت بند کرنے مسہل کا بالضرور پہچانا جاتا ہے یہ ہے کہ بعد اسہال کے پیاس معلوم ہو اسلیے کہ اگر اسہال برابر جاری رہین اور پیاس نہ معلوم ہو روکنا نچاہیے اور افراط اسہال سے خوف کرنا نچاہیے ہان پیاس کا پیدا ہونا فقط کثرت اسہال اور افراط اجابت سے نہین ہوتا پس اسکی شناخت ضرور کرنی چاہیے کہ پیاس کبھی بسبب کیفیت معدہ کے پیدا ہوتی ہے کہ معدہ اگر گرم یا خشک ہو یا دونون کیفیتین معدہ مین ہون بہت جلد پیاس پیدا ہوتی ہے — اور کبھی بسبب حال دوا کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہے جسوقت دوا گرم اور لذاع ہو — اور کبھی بنظر نفس کیفیت مادہ کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہے جسوقت مادہ گرم ہو مثل مادہ صفراوی کے ایسے اسباب کی نظر سے بعید نہین ہے کہ پیاس جلد معلوم ہو اور ابھی تنقیہ تمام نہوا ہو چنانچہ اگر اضداد ان اسباب کے پائی جائین بعید نہین ہے کہ پیاس دیر سے معلوم ہو بہرحال جسوقت پیاس مین افراط ہو اور اجابت بھی زیادہ ہو چکی ہو روک دینا چاہیے خصوصاً اگر اسباب سرعت عطش موجود نہون بلکہ بروقت موجود نہونے اسباب عطش کے اگر پیاس ظاہر ہو تا خیر پیاس مین کسیقدر جائز نہین ہے کبھی جو مادہ نکل رہا ہے وہ بھی دلیل مسہل کی بند کرنے پر ہوتا ہے — مثلاً خلط صفراوی کے مسہل مین اگر نوبت بلغم کے نکلنے کی پہونچ جائے جاننا چاہیے کہ اسہال مین افراط ہوئی چہ جائیکہ مسہل صفراوی سے خلط سوداوی کے نکلنے تک نوبت پہونچے — پھر اگر ایسی مسہل سے خون کے نکلنے کی نوبت پہونچے اندیشہ عظیم پیدا ہوگا اور بہت دشواری پڑے گی — جس شخص کو مسہل مین مفصل یعنی مروڑا انجام کار مین پیدا ہوا اوسکی تدبیر کتاب سوم کے امراض امعا مین دیکھنی چاہیے —

فصل ساتوین تدبیر اوس شخص کی جسکو افراط مسہل کی پیدا ہو

افراط اسہال یا بوجہ ضعف عروق کے عارض ہوتا ہے یا بہت وسیع ہوجانے رگون کے منہ کے — یا اس وجہ سے کہ دوائے مسہل رگون کے منہ مین لذع پیدا کرے — یا اس وجہ سے کہ بدن کو دوائے مسہل سے کوئی سوء مزاج بنیا عارض ہو خواہ ایسی چیز جو قائم مقام سوء مزاج کی ہو بہرحال بروقت افراط اسہال کے اطراف کو اوپر اور نیچے سے باندھنا چاہیے ہاتھون کو بغل سے اور پاؤن کو بیچ ران سے شروع کر کے نیچے اوتر تا ہوا چلا جائے اور تریاق یا تھوڑی سی فلونیا اوسکو پلانی چاہیے اور اگر ممکن ہو حمام یا آب گرم کے بخار سے پسینا اوسکے بدن کا نکالا جائے اسطرح کہ تمام بدن کپڑون کے نیچے چھپا ہوا اور سر کھلا ہو — پھر اگر باوجود زیادہ پسینا برآمد ہونے کے بھی اسہال منقطع نہو قابض دوائین پلانی چاہیئین اور بدن کی مالش کیجائے اور خوشبو لخلخہ جو آب برگ مورد یا عرق گلاب کے ساتھ بنایا گیا ہو ......

(Note: the final lines read:) اور خوشبو لخلخے جو آب بہی اور صندل اور کافور اور فشردہ فواکہ سے بنائی جاتین سونگھانی چاہیین — مالش اونھین اعضا کی کرنی چاہیے جو اعضا کہ خارجی ہین اور اونکو گرم کردینا بھی چاہیے کو بدنیعہ

مجمہ باری کے گرم کیے جائین اسطرح کہ مجمہ نیچے اضلاع اور درمیان دونون شانون کے لگایا جاے پہر اگر احتیاج اسکی ہو کہ اوسکے معدہ یا اوسکی انتڑیون
پر ضماد آرد جو اور قابض چیزون کا لگایا جاے یہہ بہی جائز ہے - اور اوسان مین سے روغن بہ اور روغن مصطگی بہی مفید ہے - یہہ بہی واجب ہے کہ سرد
ہوا سے اونکو بچائین اسلیے کہ سرد ہوا بطریق عصر کے اسہال پیدا کرتی ہے - اور گرم ہوا سے بہی اجتناب کرنا چاہیے کہ اونکی قوت کو سست کرتی
ہے - یہہ بہی واجب ہے کہ اونکی تقویت خوشبودار چیزون سونگہانا کرنی چاہیے اور ایک ایک گہونٹ قوابض اور کعک یعنی کلچہ شراب ریحانی مین
ملاکر پلانا چاہیے - اگر یہہ چیزین گرم گرم پلائی جائین بہتر ہے - اور اوس سے بہتر روٹی آب انار مین خواہ اقسام سویق لیکے ستو ہے یا پوست خشخاش
لیسی ہوئی استعمال کیجاے مجرب دوا یہہ ہے کہ ان تین درم ہو کہ دوغ ترش مین جوش دین تا انکا نستہ ہو جاے بعد اوسکے استعمال کرین بس نہایت
مفید ہے - واجب ہے کہ انکی غذا قابض ہو اور شربتہا مین سے سرکہ کیجاے جیسے آب انگور ترش وغیرہ سنبھالو انکی تدبیرون سے جو انکی ہمین اسہال مین
یہہ ہے کہ گرم پانی پلا کر قے پر آمادہ کرین اور اطراف بدن کے بہی گرم پانی مین رکہین اور اونکو حرکت نہ دین اگرچہ اونکو خشی طاری ہوئی ہو - شراب کا
استعمال اون لوگون کو قطعًا جائز نہین ہے - یہہ جتنی تدبیرین اوپر بیان کی گئین اگر ان مین سے کوئی تدبیر کارگر نہو آخر کار استعمال حبس اسہال کا کرین
اون معالجات قویہ کا جو باب منع اسہال مین کتاب سوم کے بیان ہوگا کرین - بہت لائق ہے کہ طبیب بنظر احتیاط قرص او مسقوف قوابض
قبل از وقت حاجت مہیا کر رکہے اور احتیاطًا حقنے کو اور جو آلات احتقان کے ہین اونہین بہی موجود رکہے تا کہ بوقت حاجت تلاش کی نہو

فصل آٹھوین تدبیر اوس شخص کی جسپر دواے مسہل نے اثر نکیا ہو

جب دواے مسہل اثر نہین کرتی ہے تو دوران سر اور تشنج
اور سدر اور صداع پیدا کرتی ہے انتفاخ اور حرارت پیدا ہوتی ہے ایسے شخص کو واجب ہے کہ حقنہ کرین اور حمول مسہل کا استعمال کرین جنکا ذکر اوپر بیان
مین ہوگا اور مصطگی مین کوسہ لیکر ربع درم نیم گرم پانی مین ملا کر پئین کبہی قوابض کے پلانے سے اپنے وقت دواے مسہل کا عمل ظاہر ہوتا ہے
جیسے سیب اور بہہ کیونکہ یہہ چیزین قسم معدہ کو نچوڑ کر معدہ مین انکو دیتی ہین اور قوام دوا کا غلیظ کر کے اوپر کی طرف حرکت کو روک کر نیچے کی طرف متوجہ
کرتی ہین اور طبیعت کو تقویت دیتی ہین - اگر حقنہ سے فائدہ نہو اور اعراض ردی پیدا ہون کہ تمام بدن کی رگین اور پٹہے کہینچے لگین اور آنکہین
باہر نکل آئین اور دوا کو حرکت اوپر کیجانب ہو ضرور فصد کردینی چاہیے - بلکہ اگر دواے مسہل عمل نکرے اور اوسکے بعد اعراض ردیہ پیدا نہون تو
بہی فصد کرنا چاہیے گو دو تین دن بعد کیون نہو اسلیے کہ اگر فصد نکیجاے خوف حرکت اخلاط کا طرف بعض اعضاے شریفہ کی ہوتا ہے -

فصل نوین احوال ادویہ مسہلہ کے بیان مین

بعض ادویہ مسہلہ ایسی ہین کہ اونکا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے جیسے خربق سیاہ بلکہ
سپید سے بلکہ زرد ہو یا غاریقون اگر سفید اور خالص نملے بلکہ بالکل سیاہی ہو یا فربیون کہ یہہ دوائین نہایت بری ہین - اگر ان دواؤن
سے کسی دوا کے پینے کا اتفاق ہو اور اوسکے بعد اعراض ردی پیدا ہون تدبیر صائب یہی ہے کہ تا امکان اس دوا کو بدن سے بذریعہ قے
یا منفذ کے دفع کردین - اور اوسکے بعد تریاق سے علاج کرین اگر ان دواؤن مین ایسی چیزین ہین جنکا شر اور فساد جو انکی وجہ سے مین پیدا
ہوا ہو بہت سرد پانی پینے سے دور ہو جاتا ہے نہایت ٹہنڈے پانی مین بیٹہنے سے تریاق زہر رسیدہ کی تدبیر جو منفعت ہوگیا ہو - اسیطرح جو چیزین دوا کی
تیزی کو بوجہ برانگیختہ کرنے اوسکے اور چربیت اوس چکنائی کے جو اوسمین ہو اور مثل پیہ مرغ کہ چکتی ہو توڑ ڈالے ان ادویہ کی شر اور فساد
کو دفع کرتی ہے - بعض دوائین مسہل کی ایسی ہوتی ہین کہ اونکو مناسبت بعض امزجہ سے ہوتی ہے - اور بعض امزجہ سے اونکو مناسبت نہین ہوتی
مثلاً سقمونیا ایسی دوا ہے کہ اوسکا عمل اور اثر ہر ملک کی رہنے والون کے بدن مین نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے تو بہت ضعیف ہوتا ہے اور جبتک
سقمونیا کی مقدار کثیر مستعمل نہو کچہ اثر نہین ہوتا ہے جیسی حالت بلاد ترک کے لوگون کی بہی ہے - کبہی اختلاج بعض ابدان مین اور بعض بلاد مین

اس بات کی ہوتی ہے کہ جرم دواؤن کا استعمال نکیے جائین بلکہ اونکے قوی اور جوہر کا استعمال کیا جاتا ہے جو بذریعہ تر کرنے یا جوش دینے وغیرہ کے نکالا جاتا ہے — واجب ہے کہ ادویہ مسہلہ کے ساتھ خوشبو دوائین بھی شریک کیجائین اسکا فائدہ یہ ہے کہ قوتین اعضا کی محفوظ رہتی ہین — اگر خوشبو دوائین ایسی ہون کہ اونسے تقویت قلب کی پیدا ہو اس مقام پر اونکا شریک کرنا بہت اچھا ہے اسواسطے کہ جو دوائین مقوی قلب ہین اونسے تقویت اوس روح حیوانی کی حاصل ہوتی ہے جو تمام بدن کے ہر عضو مین موجود ہے — ادویہ مسہلہ مین دو قسم کی دوائین ہوتی ہین پہلی قسم یہ ہے کہ جس خلط خاص کی دوا ہو اوسکا اسہال بہت جلد کرے دوسری قسم یہ ہے کہ استفراغ مین اوسکے دیر ہو — پہلی قسم کی دوا اپنے فعل سے فارغ ہوتی ہے — اور دوسرے قسم کی دوا خلط مین بھی ایک قسم کی مزاحمت پیدا کرتی ہے اور دوسرے قسم کی فعل کو کسیقدر روکتی ہے اور اوسکی قوت کو توڑ ڈالتی ہے — پھر جب پہلی قسم کی دوا کا عمل پورا ہوجاتا ہے اور دوسرے قسم کی دوا اپنا اثر شروع کرتی ہے اس کا اثر ضعیف ہوتا ہے اور اوسکی تحریک پوری نہین ہوتی ہے اسیواسطے واجب ہے کہ ایسی دوا ضعیف العمل کے ہمراہ ایک ایسی دوا بھی شریک کرین جو اسکے عمل مین جلدی کرے جیسے زنجبیل واسطے تربد کے کہ ایسی دوا کی شرکت سے دیر تک اس دوا کی عمل مین سستی نہین رہتی مگر یہ فائدہ اوسوقت حاصل ہوتا ہے کہ جب ان دونون دواؤن مین آمیزش اور اختلاط اچھی طرح ہوجاے — واجب ہے کہ ہر وقت تجویز کرنے ادویہ مسہلہ کے اون قواعد کو بھی تصور کرین جو ہمنے کتاب ثانی مین قوت ادویہ مسہلہ کے باب مین بیان کیے ہین — جس مقام پر ہمنے قواعد کلی ادویہ مفردہ کے ذکر کیے ہین وہان اسکا بیان بخوبی ہوگیا ہے — دوای مسہل کا اثر چند طرح سے پیدا ہوتا ہے — کبھی بجہت تحلیل کے بالخاصہ اثر کرتی ہے جیسے تربد — اور کبھی اسہال بوجہ عرض کے بالخاصہ پیدا کرتی ہے جیسے ہلیلہ کہ یہ مادہ کو نچوڑ کر بذریعہ قبض اسہال پیدا کرتا ہے — کبھی اثر دوای مسہل کا بجہت تلئین اور نرم کرنے طبیعت کو بالخاصہ پیدا ہوتا ہے جیسے شیرخشت — اور کبھی بجہت ازلاق کے اثر کرتی ہے یعنے بوجہ لعاب کے مادہ پھسل جاتا ہے جیسے لعاب اسبغول اور آلوی بخارا — اکثر قوی دوائین جنہین سمیت ہے وہ اسہال کو اسطرح پیدا کرتے ہین کہ طبیعت پر غالب آجاتی ہین اسیواسطے واجب ہے کہ ایسی دواؤنکی اصلاح اون چیزون سے کیجاے جنمین قوت فادزہر کی موجود ہو — کبھی تلخی اور تیزی اور قبض اور عفوصت یعنی کہٹا ہونا اور حموضت یعنے کہٹا ہونا بہت کچھ اعانت فعل دوای مسہل کی کرتا ہے — جسوقت کیفیتین فعل دوای مسہل کے قریب ہون اور اپنی خاصیت کے مناسب اوسکی خاصیت بائیز مثلا تلخی اور تیزی تحلیل پر معین ہے پس جو دوا بذریعہ تحلیل کے مسہل ہے مثل تربد کے اوسکے ساتھ تلخ اور تیز دوا معین ہوسکتی ہے اسہال کی اور عفوصت سے کہ عصر پیدا ہوتا ہے جو دوا مسہل بوجہ عصر کے ہے جیسے ہلیلہ اوسکے ہمراہ کہٹی چیزین شریک کرنے سے اعانت پیدا ہوتی ہے — ترشی تقطیع معدہ کے بوجہ ازلاق کے کرتی ہے — پس مثل آلوی بخارا کے ہمراہ لعاب اسبغول کے معین اسہال ہوگی —
یہ بھی واجب ہے کہ دوای مزلق کے ہمراہ وہ دوا جو بالعرض مسہل ہو استعمال نکرین مثلا اسبغول ہمراہ ہلیلہ کے مگر مخالفت اوسوقت ہے کہ جب قوتین دونون دواؤن کے برابر ہون بلکہ ایسے وقت مین اصلح یہ ہے کہ ایک کی قوت دوسرے کی قوت سے زیادہ ہو کہ اوسکا اثر پہلے ظاہر ہوجاے — مثلا ایک دوای ملین بازلاق اپنا فعل قبل فعل دوای عاصر کے کرلے بعد اوسکے جب دوای عاصر اپنا فعل شروع کرے جس چیز کی اوسنے پہلے تلئین کردی ہے یہ اوسکو باسہال دفع کرے اسی قیاس پر اور قواعد ادویہ مسہلہ کے اور مقامات سے دریافت کرنی چاہئین

فصل دسوین بیان مین اون چیزون کے جنہین اور ابواب مین تلاش کرنا چاہیے ہماری قرابادین مین ادویہ مسہلہ اور ملینہ کا بخوبی بیان ہوا ہے اونمین سے ادویہ مذکورہ کو طلب کرنا چاہیے اور جس دواؤن کا لگانے سے خواہ اکیلی

ترکیب ہو اونکا استعمال مسہل اور تلیین سے ہے وہ بھی اوسی مقام پر مذکور ہین اور جو مسہلات مرکب ہین کہ موافق ہین اونکا بھی اوسی جگہ بیان ہوا ہے اور ادویہ مفردہ کے بیان مین اصلاح ہر ایک دوای مفرد کی اور اوسکے ضرر کا تدارک اور اوسکے پلانے کی کیفیت بیان ہوئی ہے کہ لیا دوائی جو پرانی ہو کے بیکار ہوجائین اونکا استعمال درست نہین اور گیلی یا رطوبت بھری جو دوائین ہون اور اسقدر گیلی ہون کہ تھوڑی ہو [illegible] ہے ہر صورت اونکی بدل جای وہ بھی کام کی نہین بلکہ جسوقت حبوب خشکی پکڑ لاتین اور کراری ہونے لگین اور انگلیون کے نیچے دبانے سے دب سکین اوسوقت اونکا استعمال کرنا چاہیے

فصل گیارہوین قے کرانے کا بیان

طبیب کا قے کرانا اوس شخص کو زیادہ ناروا ہے جسکی طبیعت اور خلقت ایسی ہو کہ اوس شخص کا سینہ تنگ اور سانس کی [illegible] کیفیت نہ ہی ہو۔ اور جو شخص مہزول آثار اور علامات کہ آمادہ نفث الدم اور خون تہوکنے کا ہو خواہ اوسکی گردن باریک یا ہر جو آمادہ اس بات کا ہو کہ اوسکے حلق میں اورام پیدا ہوتے ہون خواہ وہ شخص جسکا معدہ فضول سے پاک ہو خواہ نہایت فربہ اور موٹا آدمی کہ یہ لوگ بالطبع لائق اسہال کے ہین لاغر آدمی جنکو صفراوی مزاج ہوتا ہے اوسکے حق مین قے بہت مفید ہے بنظر عادت کے قے کرانی اونکو نامناسب ہے جنکو قے باسانی نہ ہوتی ہو اور نہ اونہین قے کرنے کی عادت ہو پس یہ لوگ اگر قوی دواؤن سے قے کرائی جائین تہوڑی بات ہے اوسکے رگین اعضاء النفس کی پہٹ جائین گی اور مرض سل مین گرفتار ہونگے۔ جس شخص کا حال مشتبہ ہو کہ اوسکو قے مناسب ہے یا نہین پہلے خفیف دواؤن سے تجربہ کرنا چاہیے اگر باسانی قے ہوجائے زیادہ قے کرانے پر جسارت کرنی چاہیے قوی اور وہ ہے مثل خربق وغیرہ کے۔ اگر شخص ایسا ہو کہ قے کرنا اوسے گوارا نہو اور طبیب کو بنظر ضرورت قے کرانی واجب ہو پہلے اوسے آمادہ قے کرنے پر کرنا چاہیے اور خوگر کرانا چاہیے کہ اوسکی غذا نرم اور مائع چکنی اور شیرین تجویز کرے اور اوسکی ریاضت مین کمی بلکہ رفتہ رفتہ موقوف کرا دینی چاہیے بعد ازان استعمال قے کی چیزونکا کرنا چاہیے اسطرح کہ پہلے چکنی چیزین اور روغن ہمراہ مشروبات کے پلائی جائین اور غذائین خوشگوار جنکا کیموس جید ہو کہلائی جائین خصوصاً جسکو قے بدشواری ہوتی ہو اسلیے کہ یہ شخص [illegible] پلانے اور دینے سے قے نہین کرتا اور اوسکی طبیعت اخراج مواد کو بطرف قے کے بخل کرتی ہے اسیواسطے اچھی غذا کہلانی چاہیے کہ اگر قے نہو اور معدہ مین باقی رہے اوسوقت اچھی غذا کا باقی رہنا بہتر ہے [illegible] رہنے غذا سے ردی کے۔ جو شخص بعد ایسے طعام کے جو بغرض قے کرنے کے کہلایا گیا ہو قے کرے دوبارہ کہانا جب تک خوب بہوک نہ لگے اوسے کہانا مناسب نہین ہے اور پیاس ایسے شخص کی شربت سیب سے دور کرنی چاہیے۔ پانی نیم گرم ہمراہ [illegible] سکنجبین کا استعمال اچھا نہین ہے اسلیے کہ اسکے دینے سے متلی پیدا ہوتی ہے۔ غذا جو مناسب ایسے شخص کو [illegible] پکائین کہ ہلکی یا [illegible] بعد اوسکے اونکے پیٹ مین مصالحہ گرم بہر کے آگ پر مثل کباب [illegible] اور تین پیالہ شراب بعد غذا کے پلانے چاہئین جس کو کثرت قے ہو اور پہلے کبہی عادت ایسی قے کی نہو اور اوسکے نبض مین تہوڑی سی تپ بھی ہو چاہیے کہ غذا اور [illegible] نہ کہائے اور قبل از غذا گلاب گرم کرکے پیئے اور جس شخص کو قے سوداوی ہوجاتی ہے اسفنج کا [illegible] گرم کرین [illegible] بہتر ہے کہ [illegible] بغرض قے کرانے کی کہلایا جاسکے کئی [illegible] ہوا اسلیے کہ ایک ہی قسم کے کہانے کو کبہی معدہ ایسا قبول کرلیتا ہے کہ پہر اوسکے اخراج [illegible] کرتا ہی اور اپنی طرف پہیر لیتا ہے۔ جب قے بافراط ہوئے اور رطوبت انکہی نکلنے لگے غذا مین گوشت کنجشک اور کبوتر [illegible] اور [illegible] نافع ہے [illegible] اور اطراف ان چیزون کے نہ کہلانی چاہئین اسلیے کہ یہ ثقیل ہین [illegible] ہضم ہوتی ہین۔ اور [illegible] حمام مین داخل کرنا چاہیے۔ اور ہر وقت پلانے دوا کے قے آور کے ایسی حرکات کہ جن مین [illegible] کی ضرورت ہو اور ریاضت کرین [illegible]

اور شفقت کریں بعد اوسکے قے کریں اور یہ امور تھوڑے تھوڑے کرنے چاہئیں — ایضاً بوقت قے کرنے کے دونوں آنکھیں اوپر چڑھا کر پٹی باندھنی چاہیے اور پیٹ پر بھی
ایک کپڑا اسطور پر لپیٹنا ضرور ہے مگر نرم ہو اور بندش میں اعتدال رہے — قے پیدا کرنیوالی چیزیں جیسے چچڑا در مولی اور طریخ یعنے مچھلی
مچھلی اور قنبیط کو بھی تر و تازہ اور پیاز اور گندنا اور آش جو مع تفل کے شہد کے ساتھ اور میٹھا حریرہ باقلی کا اور شوربہ شیرین اور قریب اسکے بادام ہمراہ شہد کے
اور جو چیز مشابہ بلکہ مثل یعنے نیم خام روٹی جو روغن میں پکا کر میٹھے قوام یا شکر وغیرہ میں بھگو دیجاوے جیسے حلوہ وغیرہ کے یا اور روٹی خمیری جو روغن سے پختہ کیجاوے —
اسی طرح خربزہ اور کھیرا اور دونوں کی بیج خواہ انکی جڑیں پانی میں بھگو کر کوٹی جائیں اور شیرینی ملائی جاوے — اور جس شخص کو پیٹ بھر مولی چھڑی ہو
جو شخص شراب بسبب غرض قے کرنے کے پینی چاہے کہ تھوڑی سی پیکر قے کرے بلکہ بہت سی پی لے اور قے کرے — فقاع ہمراہ شہد کے اگر بعد حمام
پیے قے فوراً آجاویگی اور آسانی ہوگی اور سہل بھی ہو جس شخص کا ارادہ قے کرنیکا ہو قریب اس روز کے چاہیے کہ بخوبی چبا کر کوئی چیز نہ کھاوے
اگر کوئی شخص دوا قے مثل خربق کے استعمال کرے چاہیے کہ نہار منہ استعمال کرے اور اگر کوئی نفع نہو دو گھنٹے تک جب چڑھے اور بول و براز سے فارغ ہو
قے کرے — اگر پر ڈالکر قے کرے اور آسانی ہو جاوے بہتر ہے ورنہ پیر کو کسیقدر حرکت دے اگر پھر بھی قے نہو حمام میں داخل کیا جاوے اور
جسم پر پسینہ کرایا ہے مناسب ہے کہ اسمیں روغن حنا تھوڑا سا لگا دیا جائے اگر قے قطع ہو اور کرب پیدا ہو آب گرم اور روغن زیتون پلانا چاہیے کہ پانی ہالگیا
خواہ اسہال عارض ہوگا — قے کرنے پر اعانت اس تدبیر سے بھی ہوتی ہے کہ معدہ اور اطراف گرم کیے جائیں کہ اس سے متلی پیدا ہوتی ہے — اگر دوا متقی بہت
جلد تاثیر کرے اور جب پیٹ قے پیدا ہو چاہیے کہ قے کو روکیں اور ٹھہرائیں اور خوشبو اور معطر چیزیں سونگھائیں اور اطراف کو دبائیں اور ملیں اور تھوڑا سرکہ پلائیں
اور تھوڑا سیب کھلائیں تھوڑی سی مصطگی ملا کر — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکت کرنے سے قے زیادہ ہوتی ہے اور سکون سے کم ہوتی ہے اور گرمی کی
فصل سبب قے پیدا قابل اسکے ہے کہ قے کا اوسمیں استعمال کیا جاوے — اگر احتیاج ہو ایسے شخص کو قے کرانے کی جسکا سخت بدن مناسب قے کرانے
نہیں ہے ایسی فصل جیسے میں البتہ اجازت ایسے شخص کو قے کرانے کی دیجاتی ہے — سب سے زیادہ کی فائدہ کی قے کرنے میں بنظر تنقیہ اول کے تنہا معدہ
کو ہے سوای اسہال کے اور بنظر دوسرے تنقیہ کے سر کو اور تمام بدن کو ہے اور جذب اور قلع مادہ کا فائدہ اسافل بدن کو ہوتا ہے — مفید قے کی نشانی
بعد مفید ہے اسطور پر ہوتی ہے کہ بعد قے مفید کے خفت اور اشتہا جید اور سانس اچھی اور نبض جید ہوتی ہے اور یہی حال سب قوتوں کا ہے اور اوس قے
سے پہلے متلی ہوتی ہے اور اکثر اوسکے ہمراہ لذع شدید معدہ میں اور سوزش پیدا ہوتی ہے اگر دوای مسہل قوی ہو مثل خربق کے خواہ خود دوا خربق سے مرکب
شروع میں ایسی قے کہ منہ سے لعاب چھوٹتا ہے اور بعد لعاب کے قے میں بلغم کثیر بدفعات گرتا ہے اوسکے بعد ایک شے سیال اور روان صاف صاف
پیدا ہوتی ہے اور لذع خواہ درد جسقدر ہوتی ہے بحال خود ثابت رہتی ہے اوس سے اور قسم کے بعد اعراض کے سوائے متلی اور کرب قے کی پیدا نہیں ہوتی
اور کبھی شکم بھی روان ہو جاتا ہے بعد اوسکے چوتھی ساعت میں سکون طبیعت پیدا ہوتا ہے اور بالکل براحت ہو جاتی ہے — بری قے کی نشانی
یہ ہے کہ اولاً طبیعت کچھ نہیں ہوتی اور قے کا پیدا ہونا دشوار ہوتا ہے اور اگر بجبر پیدا بھی ہو تو کرب عظیم ظاہر ہوتا ہے اور ہاتھ پاوں کھچے جاتے ہیں
اور آنکھ اندر کو گھسی جاتی ہے چہرہ زیادہ سرخ ہو کر تمتما جاتا ہے اور آنکھ میں سرخی زیادہ پیدا ہوتی ہے پسینا بہت نکلتا ہے آواز بند ہو جاتی ہے اور جس کو
یہ کیفیت عارض ہو اوسے جلد تدارک نکیا جاوے فوراً مر جاتا ہے — تدارک اسکا بذریعہ حقنہ کے اور شہد اور نیم گرم پانی پلانے سے کرنا چاہیے اور جن ادویہ
میں تریاقیت ہے جیسے روغن سوسن وغیرہ اونکا استعمال کرنا چاہیے اور تا بمقدور کوشش کرکے قے کرانی چاہیے اگر قے ہو جاوے اختناق پیدا نہوگا
ایضاً حقنہ جو پہلے سے طیار رکھا ہو اوسے استعمال کرنا چاہیے — بہت مناسب استعمال قے کا اول امراض میں ہے جو مزمن ہوں جیسے صرع
اور استسقا اور جذام اور مالیخولیا نقرس عرق النسا — قے میں اگرچہ منافع ہیں تاہم اکثر امراض بوجہ قے کے پیدا ہوتے ہیں جیسے طرش یعنے بطلان سمع

ایسے شخص کو پرخوری سے منع کرنا چاہیے اور طعام اور شراب مین اعتدال کر دینا چاہیے **فصل پندرہوین بیان مین تدارک اون احوال کے جو قے کرنے والون کو عارض ہوتے ہین** قے کو روکنے کی تدبیر پہلے بیان ہو چکی اور قدر دار روجع جو شراسیف کے نیچے پیدا ہون گرم پانی اور روغن بلبن کے سینکنے سے خواہ محجمہ ناری لگانے سے دفع ہوتے ہین ۔ جو لذع شدید بلعنے کے معدہ مین باقی رہجاے اوسکو تناول شوربا اور روغن دار سریع الہضم دفع کر دیتا ہے اور مقام درد پر مالش روغن بنفشہ کی جسمین روغن قسب اور تھوڑا سا موم شریک ہو بہی مفید ہے ۔ ہچکی اگر ہیم عارض ہو چھینک پیدا کرنے سے دفع ہوتی ہے اور جرعہ جرعہ گرم پانی تھوڑا تھوڑا پلانا بہی نافع ہے قے کے دفع کرنے کی تدبیر چودھوین فصل مین خواہ جہان ہیضہ کا بیان ہوا اور کزاز اور دیگر امراض بارد اور سبات اور انقطاع صوت جو بعد قے کے عارض ہون اطراف کی بندش اور اونکا ملنا پیہم متصل باندہنا نافع ہے اور معدہ کو روغن زیتون جسمین سداب کو جوش دیا ہو اور کہیلا جوش دیا ہو اوس سے سینکنا اور شہد ہمراہ آب گرم کے پلانا مفید ہے اور جسکو سبات عارض ہوا اوسکے لیے بہی ادویہ مستعمل کیجائین اور اوسکے کان مین پکارا کرین **فصل سولہوین تدبیر افراط سے قے عارض ہونے کی** اوسکو سولانا چاہیے اور جس تدبیر سے نیند پیدا ہو پیدا کرنی چاہیے اور اوسکے اطراف کی بندش ایسی کرنی چاہیے جسطرح افراط اسہال مین کیجاتی ہے اور معدہ کا علاج بذریعہ ضماد قابض اور مقوی کے کرنا چاہیے ۔ پہر اگر قے مین افراط ہوا اور خون برآمد ہو تو دودہ مین شراب حماض قوطولی جو تھنڈا پانی اور کسر کچھ زائد بوزن ہندوستان ہو شریک کرکے پلائین کہ اوسمین دواے مقوی کم کر دیتی ہے اور خون بند کر دیتی ہے اور طبیعت نرم کر دیتی ہے ۔ اگر ارادہ ہو کہ اطراف صدر اور معدہ خون سے پاک ہوجائین کہ خون اون مقامات مین بستہ ہو جاے اوسوقت سکنجبین برف سے سرد کرکے تھوڑی تھوڑی پلانی چاہیے اس پچہلے امر کے فائدہ کو خیال ہو اب برگ خرفہ ہمراہ گل ارمنی کے استعمال کرتے ہین پس جس شخص کو قے بافراط عارض ہو چاہیے کہ بہت جلد دوا پلائی جاے ۔ جو ادویہ مقوی ہین اونکی قوت کو درجات کا بہی خیال رکہنا چاہیے اور اس کا بہی خیال ضرور ہے کہ ہر ایک دوا کیونکر پلانے کے لائق ہے اور خصوصاً تریاق کے استعمال کے تدبر قرابادین اور ادویہ مفردہ کے باب مین ملاحظہ کرنی چاہیین **فصل سترہوین حقنہ کے بیان مین** حقنہ ایک علاج عمدہ ہے آنتون کی فضول دفع کرنے کے واسطے اور تسکین درد گردہ اور مثانہ اور اونکے اورام کے بارہ مین بہی نافع ہے اور امراض قولنج کو بہی مفید ہے اور جذب فضول کا اعضاے رئیسہ جو معدہ سے اوپر ہین بہی کرتا ہے ۔ مگر تیز حقنہ سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہے اور تپ عارض ہوتی ہے اور بادہ بعد استفراغ کے امعا وغیرہ مین باقی رہجاے اوسکے نکالنے پر حقنہ سے اعانت ہوتی ہے جس آلہ سے حقنہ کیا جاتا ہے اور جس طرح کرنا چاہیے اوسکا ذکر قولنج کے باب مین کیا جائیگا ۔ غالباً افضل اوقات حقنہ لینے والے کی یہ ہین کہ مستلقی ہو اور پہر چت لیٹ جاے اور بطرف درد کے مائل ہو کر لیٹے اور اوسوقت ہوا معتدل ہو لیکن دونون وقت صبح اور شام کے اور ایسے وقت مین کرب اور اضطراب اور غشی کم ہوتی ہے ۔
حمام کی خاصیت یہ ہے کہ اوس سے اخلاط مین ثوران اور تفرق پیدا ہوتا ہے اور حقنہ اخلاط البتہ کو جذب کرتا ہے ۔ اسیواسطے بہتر نہین ہے کہ قبل حقنہ کے حمام کرین جس شخص کے امعا مین عقر یا لسنگی ہو اور بسبب حمی خواہ اور کسی مرض کے حاجت حقنہ کے ہو اور خوف یہ ہو کہ شاید حقنہ سے اخراج مواد نہو بلکہ دواے حقنہ بہی رک جاے اوسپر واجب ہے کہ اپنی مقعد اور ناف کو اور گرد اگرد اوسکے سینک کر مرباجرے وغیرہ کو گرم کرکے **فصل اٹھارہوین طلا کے بیان مین** طلا کرنا بہی معالجات کے اقسام مین ایسا ہے کہ خاص مقام پر اوسکا اثر پہونچتا ہے اور کبہی کسی دوا مین دو قوتین ہوتی ہین لطیف اور کثیف اور حاجت بطرف قوت لطیف کے زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت کثیف کے

واسطے کہ گرانی خفت سے تعدیل لطافت کی ہوتی ہے۔ اگر اسوقت یہ دوا بطور ضماد کے مستعمل ہو لطیف قوت دوا کی نافذ ہوجاوے گی اور
کثیف قوت نافذ ہونے سے رکی رہے گی بس جو قوت لطیف نافذ ہوئی ہے اوسکا نفع پیدا ہوگا اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے دہنیا جو کے
ستو کے ساتھ خنازیر پر ضماد کیجاوے ضماد اور طلا کا فائدہ ایک سا ہے مگر ضماد مین کسیقدر چپچپاہٹ ہوتی ہے اور طلا رقیق ہوتا ہے اکثر طلا پارچہ اور
روئی وغیرہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اور اگر اعضاء رئیسہ مثل قلب اور جگر کے تدبیر بذریعہ طلا ملحوظ ہو کپڑے کے ٹکڑے عود اور صندل مین بسے
ہوئے گلاب طلا ہو خوشبو کا کرتے ہین جب اونسے اعضای مذکورہ گرم کیے جاتے ہین

فصل انیسوین نطولات کے بیان مین

نطول
تریڑیے کو کہتے ہین یہ بھی ایک قسم کا عمدہ علاج ہے اگر تحلیل مادہ کی سر وغیرہ دیگر اعضا سے مرکوز ہو خواہ کسی عضو کا مزاج بدلنا ضرور ہو جو
اعضا محتاج نطول کے ہین گرم ہو خواہ سرد پھر اگر اوسمین فضول کا انصباب نہوتا ہو پہلے نطول گرم کا استعمال کرنا چاہیے بعد ازان آب سرد
سے تریڑا دینا چاہیے تاکہ جو نرمی نطول گرم سے پیدا ہوئی ہے دفع ہو جائے آب سرد سے عضو مذکور مضبوط ہوجاوے اور اگر انصباب مواد کا اوس
عضو مین ہوتا ہو پہلے سرد پانی سے نطول کرے بعد ازان نطول گرم کا استعمال کرین

فصل بیسوین فصد کے بیان مین

فصد
ایک استفراغ عام ہے کہ اوس سے کثرت مادہ کی نکالی جاتی ہے اور کثرت سے مراد زیادتی اخلاط کی ہے جو برابر رگون مین زیادہ ہوا اور کسی رگ مین
کم اور بیشی نہو فصد کا استفراغ دو شخصون کے واسطے درکار ہے اول تو جو شخص آمادہ امراض کا ہو اور اوسکا خون بڑھ گیا ہو دوسرے
جو مریض ہو یہ دونون شخص ایسے ہین کہ انکی فصد یا بوجہ کثرت خون کے کیجاوے یا خون کی برائی کے لحاظ سے فصد تجویز ہو خواہ دونون ضرر
مجتمع ہون آمادہ امراض جیسے جو شخص مستعد عرق النسا اور نقرس دموی اور وجع مفاصل دموی کا ہو خواہ جس کو نفث الدم بوجہ
شگافتہ ہونے اوس رگ کے عارض ہوتا ہو جو اوسکے پھیپھڑے مین باریک سی لگی ہوئی ہے جب اوسمین خون زیادہ پیدا ہوتا ہے پھٹ
جاتی ہے خواہ جو لوگ مستعد صرع اور سکتہ اور مالیخولیا کے ہون اور اونکے بدن مین خون کی کثرت ہو خواہ مستعد خوانیق اور اورام احشا کے اور
رمد کے ہون خواہ جو لوگ کہ اونکی بواسیر کا خون بند ہو گیا ہے اور عادت اوسکی جاری رہنے کی تھی خواہ جس عورات کا حیض بند ہوا اور یہ
دونون ہمیشہ انکے الوان دلیل وجوب فصد نہین ہوتے ہین اسلیے کہ انکے رنگ مین تیرگی اور سپیدی اور سبزی پیدا ہوتی ہے
ایضاً جو لوگ ایسے ہون کہ اونکے اعضائے باطنی مین ضعف ہو اور مزاج اونکے گرم ہون پس ان لوگون کو لائق یہی ہے کہ فصل ربیع مین
فصد انکی کھولی جاوے اگرچہ ان امراض مین مبتلا نہون اور یہی جو لوگ ایسے ہون کہ اونہین صدمہ چوٹ کا مارنے خواہ گر پڑنے سے
پہونچا ہو اور کبھی منجملہ اس احتیاط کے انکی فصد لیجاتی ہے کہ ورم پیدا نہو اور جسکے بدن مین ورم ایسا ہو کہ اوسکے شگافتہ ہونے کا خوف
قبل ورم پختہ ہونے کے انکی فصد بلا حاجت بھی لیجاتی ہے اگرچہ خون مین کثرت نہو یہ بھی واضح رہے کہ ان امراض کا جب تک خوف
وقوع ہے اور پیدا نہوئے اونمین زمانہ جواز فصد کا وسیع ہے اور اگر یہ امراض پیدا ہو جاوین اوائل مین ان امراض کی فصد کو ترک
کرنا لازم ہے اسلیے کہ اسوقت فصد سے فضول مین رقت پیدا ہوتی ہے اور رقیق ہو کر تمام بدن مین جاری ہوتی ہین اور خون صالح
سے مل جاتے ہین اور بیشتر وہ خون جسکے نکالنے کی ضرورت ہے فصد سے اوایل مین ان امراض کے خارج نہین ہوتا اور چند مرتبہ فصد کی
ضرورت ہوتی ہے کہ اوس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہے پھر جس وقت نضج مادہ کا ظاہر ہوا اور زمانہ ابتدائے مرض کا گذر جاوے اور زمانہ
انتہا کا بھی تمام ہو جاوے اوسوقت اگر فصد واجب ہو اور کوئی مانع بھی نہو فصد کھولنی چاہیے پھر بھی اسکا خیال رہے کہ بروز حرکت مرض
فصد اور کوئی استفراغ نکرنا چاہیے اسلیے کہ وہ روز راحت و آرام کا ہے اور اوسدن سونا مفید ہوتا ہے اور اوسدن مرض کا ثوران اور غلبہ

ہوتا ہے۔ اگر مرض کے بحران چند ہونے والے ہوں اور ان بحرانات کا زمانہ طولانی ہو لیکن زیادہ خون کا نکالنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ بلکہ اگر بدون
فصد کے سکون مرض کا ممکن ہو یہی کرنا چاہیے اور اگر سکون مرض بدون فصد کے ناممکن ہو تو تھوڑا سا خون بذریعہ فصد کے نکالنا چاہیے اور بہت سا خون
باقی رکھنا چاہیے کہ اگر ضرورت ہو چند مرتبہ فصد کھولی جاسکے اور قوت بدنی واسطے مقابلہ بحران کے باقی رہے۔ جس شخص کی فصد زمانہ دراز سے کہلی ہو
اور جاڑوں میں زیادتی خون کی بوجہ ہاتھ پاؤں ٹوٹنے کے شکایت کرے فصد کھولنا جائز ہے مگر بقدریکہ خون اسقدر ہے جو پیوست فصل کو دافع ہو
اور مفسد خون کو بجانب مخالف جذب کرتی ہے بوجہ روکنے طبیعت کے۔ اگر بوجہ فصد کے ضعف قوت پیدا ہو بوجہ زیادہ نکل جانے خون کے اخلاط
کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور غشی اول فصد میں واقع ہوتی ہے اسواسطے کہ دفعۃً غیر معتاد چیز پیدا ہوتی ہے یعنے جاری ہونا خون کا۔ اگر قے ہوئی ہو فصد
لینے سے خون برابر نہیں ہوتا اور اسطرح کہ اگر بعد فصد کھلنے کے قے ہو خون بند ہوجاتا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون فصد کا خود بخود
بند نہیں ہوتا جب تک بند نہ کیا جاوے اور قولنج کے ہمراہ فصد نہیں ہوتی ہے۔ حاملہ اور حائض کی فصد بدون ضرورت شدید کے جائز نہیں
مثلاً بعض قوی روکنا مرکو ہلا اگر قوت وفا کرے — یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ جس وقت علامات امتلاء خون کے پیدا ہوں جو اوپر مذکور ہوچکے
فصد واجب نہیں ہوتی بلکہ اکثر امتلا اخلاط خام کی ہوتی ہے اوس وقت فصد نہایت درجہ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ اگر بلا نضج فصد لی جاوے تو خوف
ہلاکت مریض کا ہوتا ہے — جسکے بدن میں خلط سوداوی غالب ہو مضائقہ نہیں کہ پہلے اوسکی فصد کھول کر بعد ازاں بذریعہ اسہال کے استفراغ
کریں — بلکہ طبیب سے ملاحظہ حال رنگ بدن کی واجب ہے اون شرطوں سے جو آئندہ ہم مذکور کریں اور اعتبار نبض کا بھی کرنا چاہیے کہ طبیعت کو مدد
اطمینان کامل ہوتا ہے کہ فصد واجب ہے — جس شخص کے بدن میں خون صالح کم ہو اور اخلاط ردی کی بدن میں کثرت ہو اور اگر اوسکی فصد
کہولیں خون صالح نکل جاویگا اور خلط ردی غالب ہوجاویگی — اور جس کا خون فاسد ہو اور کم بھی ہو اور کسی عضو کی طرف متوجہ ہو کہ اوسکا
مائل ہونا ضرر عظیم اوس عضو میں پیدا کریگا اور بدون فصد کھولنے کے چارہ نہو واجب ہے کہ فصد کھولکر تھوڑا سا خون نکالیں اور بعد ازاں غذا
خوشگوار کھلاویں اور پھر دوبارہ فصد کھولیں چند روز کے بعد تاکہ تمام خون فاسد نکل جاوے اور اچھا خون باقی رہجاوے — اگر فاسد خون میں اخلاط صفراوی
ملے ہوں اونکے استفراغ کے واسطے پہلے اسہال لطیف خواہ سفر کی تدبیر کرنی چاہیے خواہ اونکے تسکین کی فکر کیجاوے اور مریض کو سکون اور آرام
دینے میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے — اور اگر اخلاط غلیظ ہوں قدمار اطبا ایسے وقت مریض کو تکلیف استحمام کی دیتے تھے اور اپنے کاروبار کے
ضروری میں چلنے پھرنے کو زیادہ حکم دیتے تھے اور بیشتر قبل فصد اول کے اور بھی فصد ثانی سے پہلے بعد فصد اول کے سکنجبین لطیف جسمیں جز
زوفا ملی ہو یا شاہترہ مطبوخ ہو پلاتے تھے — اگر باضطرار فصد کے حاجت ہو باوجود ضعف قوت کی بوجہ غلبہ حمی یا اور اخلاط کے جو ردی ہوں لیس چاہیے
کہ فصد چند مرتبہ کھولی جاوے جیسا ہمنے بیان کیا ہے — باریک زخم فصد کا بیشتر سے قوت کی حفاظت زیادہ کرتا ہے لیکن بیشتر ایسی فصد سے
خون رقیق نکل جاتا ہے اور خون کثیف اور کدورت ناک نہیں نکلتا ہے — اور چوڑے مونہہ کی فصد سے غشی بہت جلد پیدا ہوتی ہے اور
تنقیہ خوب ہوجاتا ہے اور اندمال اس زخم کا دیر ہوتا ہے مگر ایسی فصد اوسکے حق میں بہتر ہے جو براہ احتیاط فصد کہلواتے اور فربہ لوگوں کو
بھی ایسی ہی مناسب ہے بلکہ جاڑوں میں فصد واسع بہرحال بہتر ہے تاکہ خون بستہ ہوکر رک نہ جاوے اور تنگ مونہہ کی فصد گرمیوں میں اگر حاجت ہو
بہتر ہے — ہر وقت فصد کھولنے کے مقصود یہ ہے جسکی فصد کھولی جاوے اگر لیٹا ہو تو بہتر ہے کہ یہ وضع حفظ قوت کیواسطے بہت مناسب ہے
اور غشی بھی پیدا نہیں ہوتی حمیات میں اگر شدید ہوں تا امکان فصد سے اجتناب اولی ہے اگر التہاب شدید پیدا ہوا ہو اور کل حمیات
جو غیر حادہ ہیں اونکے ناٹھہ ابتدا میں اور ایام دورات میں اور بعض حمیات کی ہمراہ تشنج ہو یا وصف حاجت کی بھی فصد کم کھولنی چاہیے اسلیے

کہ تشنج جسوقت پیدا ہوتا ہے یا بیداری پیدا ہوتی ہے خواہ پسینا زیادہ نکلتا ہے یا قوت ساقط ہوتی ہے انہیں اعراض کے مقابلہ کے واسطے کسی قدر
خون زائد رہنا چاہیے جو بمقابلہ شدت کا ان اعراض کی کرے — اسی طرح جس محموم کی حمی عفونیہ تند اور رفیعہ کہولی جاسے واجب ہے کہ خون
کم نکالیں تاکہ واسطے تحلیل حمی کے خون کا ساز و سامان باقی رہے — پہر اگر تپ میں التہاب کی شدت ہو اور از قسم حمی عفونت ہو جس قاعدہ
لحاظ کرکے فصد کہولنی چاہیے — پہر قارورہ کو دیکہو اگر غلیظ مائل بسرخی ہو اور نبض بہی عظیم اور سحنہ میں انتفاخ ہو اور حمی ایسی تیز نہیں ہو جسکے باعث
بدن میں انحزاز اور رطوبات کا فنا آناً فاناً اور لاغری بڑہتی جاتی ہے پس ہر وقت خلاء معدہ کے طعام سے فصد کہولنی چاہیے اور اگر قارورہ عفونت
رقیق ہے خواہ ناری ہے اور سحنہ سوکہتا جاتا ہے ابتداے مرض سے پس ہرگز فصد کہولنی نچاہیے — اگر حمی میں فترات اور سکون پیدا ہوا تا کہ
زمانہ میں فصد کا موقع ہے — نبض کا حال بہی دیکہنا چاہیے اگر نبض قوی ہو ہرگز فصد کہولنی چاہیے — رنگ خون کا بہی دیکہنا چاہیے اگر بسیر
مائل بسپیدی ہو فوراً بند کر دینا چاہیے — مطلب یہی لحاظ رہے کہ فصد سے مریض پر غلبہ ہیجان اخلاط صفراوی کا نہو اور نہ اخلاط خام بارد غلبہ کرے —
پہر اگر تپ میں فصد بنظر قواعد عام خواہ حکم خاص کے واجب ہو اسقول کیطرف التفات نکرنا چاہیے کہ بعد روز چہارم کے محموم کے فصد منع
نہیں ہے اسلیے کہ بعد وجوب فصد کے چالیس دنکی مدت میں بہی ہر وقت فصد جائز ہے یہ رای جالینوس کی ہے — لیکن روز چہارم قبل
فصد اولی ہے بہ نسبت بعد اس زمانہ کے — اگر دلائل وجوب فصد کے صحیح ہوں اور فصد میں تقصیر ہو جاے پہر جو وقت کیوں نہو
فصد کہولنا چاہیے بعد ہجامت وس چیز دنکی — اکثر بعض حمیات میں گو حاجت ہو مگر فصد سے طبیعت کو مادہ کے دفع اور مقابلہ کی قوت پیدا
ہوتی ہے اسواسطے کہ کچھ مقدار مادہ کی فصد کیوجہ سے کم ہو جاتی ہے — مگر یہ فصد بلا حاجت اوسیوقت جائز ہے کہ سحنہ اور قوت وغیرہ
رخصت فصد کی دیتے ہوں — حمی دموی میں استفراغ بذریعہ فصد کے ضرور ہوتا ہے مگر ابتدا میں خون بافراط نکالنا جائز نہیں ہے اور ہر وقت
نفخ کے فصد مفرط ضرور ہے اور اکثر حمی دموی بعد فصد کے فوراً زائل ہو جاتی ہے — جو مزاج بشدت بارد ہو اوسکے بدن کی فصد
نکہولنی چاہیے اور جو بلاد بہت سرد ہوں اونمیں بہی استعمال فصد کا نا جائز ہے — اور ہر وقت درد شدید کے اور ابتدا ایسے ہضم کے
جو محلل ہو اور عقب جماع کے اور تا امکان اوس سن میں جو چودہ برس سے کم ہو الصائمین شیخوخت میں بقدر امکان ہاں اگر امتلاء سحنہ
پر ہونا عضل کا اسطرحپر کہ سستی اور ڈہیلا ہوں و رگیں اونکی رگونکی اور اونکا پر ہونا او سرخی رنگ کی ظاہر ہو ایسے مشائخ اور کم سن لوگوں کی
فصد پر جراحت ہو سکتی ہے — کم سن لڑکے بتدریج اور تہوڑی تہوڑی فصد سے فرق کیے جاتے ہیں — جنکے بدن زیادہ لاغر ہوں خواہ
زیادہ فربہ ہوں خواہ بدنمیں زیادہ تخلخل اور ڈہیلا پن ہو خواہ بدن سپید اور ڈہیلا ہو خواہ زرد بدن کہ اونمیں خون مطلق معلوم ہو اونکی
فصد سے بہی احتراز کرنا واجب ہے جب تک ممکن ہو — اور جس ابدان کے امراض طولانی ہو چکے ہوں انکی فصد بہی نلینی چاہیے مگر اسلیے
فساد خون اون ابدان کا مستدعی فصد کا ہو پہر مضائقہ نہیں — گہ خون کو بتامل دیکہنا چاہیے اگر سیاہ اور گاڑہا ہو نکالنا چاہیے اور
سپید اور رقیق ہو فوراً بند کر دینا واجب ہے کہ ایسے خون کے نکالنے میں خطرہ عظیم ہے — بر وقت امتلاء طعام کے بہی فصد سے
اجتناب کرنا چاہیے تاکہ مادہ ناپختہ بطرف رگوں کے جذب نہو عوض اوس رطوبت کی جو فصد سے نکل گیا ہے — اور بروقت امتلاء
معدہ اور امعا کے فضلہ محبوس خواہ اوس فضلہ سے جو قریب بہ محبوس ہو ایضاً فصد سے اجتناب کرنا چاہیے بلکہ اس فضلہ کے نکالنے
میں کوشش پہلے فصد سے کرنی چاہیے معدہ اور قریب معدہ کے فضول کو بذریعہ قے کے اور نیچے کی امعا کا ثفل جو بطور سے نکل سکے
کو بذریعہ حقنہ کے ہو نکالنا چاہیے — جس شخص کو تخمہ عارض ہو اوسکی فصد بہی نلینی چاہیے بلکہ اتنی مہلت دینی چاہیے کہ تخمہ منہضم ہو جاے

جس شخص کا فم معدہ ذکی الحس ہو خواہ ضعیف ہو خواہ باعتبار خلقت کے معدہ میں خلط صفراوی زیادہ پیدا ہوتی ہو ایسے اشخاص کی فصد
پر بھی جرات کرنی چاہیے فصد مثانہ ہو نہیں بہت مضر ہے۔ جس کا فم معدہ ذکی الحس ہو اوسکی شناخت لاذع اور تیز چیزوں کے کہلانے سے
ہوتی ہے۔ اور ضعف فم معدہ کے ہیجان اشتہا اور راجع فم معدہ سے ہوتی ہے۔ اور جسکے معدہ میں قابلیت صفرا اور بکثرت تولد
اس خلط کا ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ ہمیشہ متلی بنی رہتی ہے اور قے صفراوی زیادہ عارض ہوتی ہے ہر وقت اور اوسکا منہ ہمیشہ
تلخ رہتا ہے۔ یہ لوگ اگر انکی فصد کہولی جاے اور انکی فم معدہ کی کوئی تدبیر پہلی سے نہ ہوئی ہو فصد سے خطر عظیم پیدا ہوگا اور بعض بعض کی
ہلاکت عارض ہوتی ہے۔ پس فم معدہ کے ذکی الحس کو اور اوسکو جسکا فم معدہ ضعیف ہو چند لقمے روٹی کے کہلا دینے چاہئیں جو کسی
شراب یا خوشبوؤں میں ڈبوئی گئی ہوں۔ اور اگر ضعف بوجہ برودت مزاج کے ہو شربت شکر میں ڈبونا چاہیے جسمیں خوشبودار گرم
چیزیں پڑی ہوں۔ خواہ پودینہ کا شربت اور معجون مسک اور شربت بہ مسکن پلا کر بعد ازان فصد کہولی جاے۔ اور جسکے معدہ میں
صفرا پیدا ہوتا ہے پہلے اوسکو قے آب گرم سے ہمراہ سکنجبین کے کرا کے اوسکے بعد چند لقمہ کہلائیں اور تہوڑی دیر آرام دے کر اوسکی
فصد کہولی جاے اور پہلے اتحلل اوس خون جیسا کہ جو فصد سے خارج ہوگا اوسکا تدارک کریں اگر قوی ہو کباب مع اوسکی تفل کے کہلائیں
کہ اگر وہ ہضم ہو جاے گا زیادہ تغذیہ کرے گا مگر مقدار میں کم دینا چاہیے کہ معدہ ضعیف ہو بعد ازان فصد کرنی چاہیے۔ کبھی نکسیر زیادہ
چلنے کی وجہ سے کبھی رگ کی فصد کرتے ہیں خواہ رحم سے خون جاری ہونے کے روکنے کے واسطے خواہ خون مقعد اور سینہ کو خون کے
روکنے کے واسطے خواہ اور جراحات کے خون بند کرنے کے واسطے تاکہ خون بطرف خلاف کے جذب ہو کے بند ہو جاے اور یہ علاج
قوی ہے اور نافع ہے ایسی فصد میں زخم کا تنگ زیادہ ہونا واجب ہے اور چند مرتبہ کہولنا چاہیے نہ کہ ایک ہی روز مگر باضطرار اور ضرورت
ایک ہی روز بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایکدن کے بعد دوسرے روز۔ اور ہر مرتبہ خون کم لیا جاے اگر ممکن ہو۔ حاصل یہ ہے شماریں
فصدوں کا زیادہ ہونا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی مرتبہ خون کی مقدار کثیر کا اخراج کریں۔ جو فصد بلا حاجت کہلتی ہے اوسی سے
صفرا کا ہیجان ہوتا ہے اور اوسکے بعد خشکی زبان وغیرہ کی ہوتی ہے اسکا تدارک آب شعیر اور شکر وغیرہ سے کریں۔ اور جو شخص دوبارہ
فصد کہلوائے اور پہلی فصد سے اوسے کچھ مضرت فالج وغیرہ کی نہ پہونچی ہو چاہیے کہ دوبارہ کی فصد میں اوسکی رگ طول میں کہولی
جاے تاکہ حرکت متصل کی اوسکے التحام اور رگ جانے سے باز رکہے اور فصد وسیع کہولی جاے اور اگر باینہمہ خوف یہ ہو کہ خون بند
ہو جانے کا باعث جلد بہ مقام زخم پر ایک کپڑا روغن زیتون اور نمک سے بہگو کر رکہیں اور اوپر اوسی مقام سے پٹی باندہیں اور اگر شدت
درد وقت فصد کے روغن لگا دیں بسبب التحام یعنے زخم کے بہر آنے کو منع کریگا اور درد بہی کم ہو جاے گا اور بمقام فصد کو ملیں اور روغن
زیتون وغیرہ اوس مقام پر لگائیں اور مالش بہ نرمی ہو خواہ پہلے زیتون سے ملیں اوسکے بعد کپڑے سے ملیں۔ سو رہنا درمیان فصد
اول اور فصد دوم کے بہیئت مقام فصد کو ملتحم کر دیتا ہے۔ وہ قوا عد بہی یاد کرنی چاہئیں جو استفراغ کی نسبت فصل ۲۷ ستائیس میں
بیان ہوئے ہیں کہ فصد کے واسطے بہی انتظار اوس روز کا کریں جب دن ہواے جنوبی چلے جیسا اور استفراغ کے واسطے اسکے نزدیک ہے
یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ فصد اون لوگوں کی جنکا مزاج میں سوء ہے اور فصد چاہیں کی اور جو لوگ محتاج فصد کے رات کو
اور فاقہ نوم میں ہوں ضیق یعنے تنگ ہونی چاہیے تاکہ نزف الدم پیدا نہو اسی طرح جو شخص محتاج دوسری مرتبہ فصد کا نہو۔ یہ بہی
جاننا ضرور ہے کہ دوبارہ فصد کہولنا اخر زمانہ کی زیادہ چاہتا ہے درمیان فصد اول اور دوم کے بوجہ ضعف مفصود کے

اگر مقصود تنقیہ نہو نہایت کم یہ ہے کہ ایک ساعت کا فاصلہ دونون فصدون مین کیا جاوے — ارسال دم سے مراد یہ ہے کہ دن بھر خون فصد کا بند کیا جا
— فصد مورب اسی جہی مناسب اوسکی یہ ہے جو ایکبار دوسری فصد کہلوانیکا قصد کرے — اور یہ غرض ہین فصد اوسکو مناسب ہے جو دوسری فصد
ایک ساعت بعد کہلوا سکے — اور طولانی فصد اوسکی کہولنی چاہیے جو دو فصد سے زیادہ تین خواہ چار مرتبہ کہلوانے کا قصد کرے اور جسکا یہ ارادہ نہو کہ
دونون تک ہر روز فصد کہلوا سکے — جسقدر فصد کے بعد درد زیادہ ہو دیر مین زخم پوراتا ہے — دوسری فصد مین خون زیادہ نکالنے سے غشی پیدا
ہوتی ہے گر اسکو دوبارہ فصد لینے والا کہا ہے — پہلی اور دوسری فصد کے بیچ مین سوچنا یہ فضول کا اخراج ہمراہ خون کے نہین ہوا اسلیے کہ
نوم کی وجہ سے اخلاط اندر بدن کے سماجاتے ہین — منجملہ فوائد دو مرتبہ فصد کہولنے کے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قوت مفصود کی محفوظ رہتی ہے اور استفراغ
پورا ہوجاتا ہے جسقدر استفراغ واجب ہو — دوسری فصد بہتر یہی ہو کہ دو یا تین دن کی تاخیر کرکے کہولی جاوے — بعد فصد کے بہت جلد سونے سے
اکثر اعضا مین انکسار اور ٹوٹنا پیدا ہوتا ہے — قبل فصد کے استحمام سے اکثر بدشواری خون برامد ہوتا ہے اسلیے کہ جلد مین غلاظت پیدا ہوتی ہے اور
جلد کی نرمی اور آمادہ ہونا اوسکا واسطے لغزش اور پہیلنے کے مانع برامد خون کا ہوتا ہے ہان اگر مفصود کا خون بہت غلیظ ہو اور موقوف استحمام سے
یہ مضرت زائد پیدا نہین ہوتی — فصد کہلوانے والے کو مناسب ہے کہ فصد کے بعد سیر ہوکر کہانا نہ کہاوے بلکہ تہوڑا تہوڑا غذا کو بڑہاوے اور
پہلی غذا لطیف کا استعمال کرے اور اسیطرح بعد فصد کے ریاضت پوری بہی ترک کرے بلکہ لیٹنے اور استراحت کی طرف میلان خاطر رکہے — اور
استحمام محلل بعد فصد کے نکرے — جس شخص کی ہاتھ مین بعد فصد کے ورم پیدا ہوجاوے اوسکو چاہیے کہ بقدر تحمل دوسرے ہاتھ کی فصد کہلواوے خواہ مقام ورم پر
اسفیداج رکہے اور گرد اوسکے مبردات قویہ کو ملا کرے — جس شخص کے بدن مین اخلاط کا غلبہ ہو اور فصد کہلواوے بعد فصد کے شریان اور
اخلاط مین پیدا ہوگا اور تمام بدن مین یہ اخلاط جاری اور روان ہوجاتین گے پہر اونکی اصلاح محتاج فصد ہنوانے کی ہوگی — خصوصا سوداوی کا
محتاج فصد ہنوانے کا ہو فی الحال تو خفت پیدا ہوجاتی ہے اور زمانہ مستقبل مین چند امراض پیدا ہوتے ہین ازانجملہ کثرت ہے — اکثر اوقات فصد
کے حمیات کا ہیجان پیدا ہوتا ہے اور یہ حمیات اکثر تحلیل عفونت کرتے ہین — جو صحیح آدمی فصد کہلوانے اوسپر واجب ہے
چیزکا جو باب شراب مین مذکور ہوچکا ہین — یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ فصد کی رگین آوردہ ہی ہین اور شریانین بہی اکثر اوقات کہولی جاتی ہین
— اور یہ جو اوس خطرہ سے کہ جو شریان کے کہولنے سے پیدا ہوتا ہے اوسکے چہیڑنے سے احتراز کرتے ہین اور وہ خطرہ یہ ہے کہ خون بند
ہوجانا ہے کم ہے مگر یہ ہے کہ ابو سیبا یعنے سیلان خون پیدا ہوتا ہے اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے جب نشتر باریک ہو اور
جاوے — بالجملہ اگر شریان کا خون بعد نکلنے بمقدار ضرورت کے بند ہوجاوے نفع عظیم پیدا ہوتا ہے اون امراض مین جنکی بہت فصد
اور اکثر شریان کی فصد اوسوقت نافع ہوتی ہے کہ جب کوئی شریان قریب اوس عضو کے ہو جسمین کوئی مرض ردی پیدا ہوا ہو اور
مرض کا سبب خون لطیف اور تیز ہو اسوقت جب ایسی شریان قریب کی فصد کہولی جاتی ہے بہت نافع ہوتی ہے — اکثر ایکا اوسکے
مین خطرہ اور اندیشہ نہو — جو رگین ہاتہ مین کہولی جاتی ہین شمار مین چہہ ہین قیفال یعنے سر اور اکحل یعنے ہفت اندام
حبل الذراع اور اسیلم اور ابطی جو شعبہ باسلیق کا ہے اور سب سے زیادہ اسلم ہے یعنے اوسکے کہولنے مین خوف شریان پر پہونچنے کا
ہے — پہلی تینون رگین اکحل باسلیق ابطی بالعرض کہولی جائین یعنے جو مقام پہونچے اور بازو کے بیچ مین جہکتا ہے اور جہان ہاتہ
خم پیدا ہوتا ہے اوس سے تہوڑا اوپر ہی ہو کہولنی چاہیے یعنے پٹی نیچے باندہ کر جب رگ اوپر برامد ہو کہولی جاوے اور بالعرض کے نیچے خواہ
کہولنی چاہیے تاکہ خون بخوبی برامد ہو جسطرح دہار جہوٹی ہی جاری ہے اور اس مقام کے نشتر لگانے مین پٹی پر آفت پہونچنے کا خوف

اور نہ شریان کو آفت پہونچتی ہے۔ اور اسی طرح قیفال کو اگر فصد طول مین کہولی جاے دیر مین زخم بہرتا ہے اسلیے کہ یہ رگ جڑ سے تعلق رکہتی ہے اور یہ رگ متصل نہو اور جوڑ سے بے تعلق ہو اوسکی فصد طول مین اچہی ہے۔ عرق النسا اور اسلیم کی دہنی اور رگون کی فصد مین راے صائب یہی ہے کہ طول مین کہولی جاے۔ اور معتدنا مناسب ہے کہ قیفال کی فصد اوس عضلہ کی سر سے نشتر دور رکہے جو موضع زخم مین اوپر یا نیچے کو واقع ہے اور وسیع زخم لگایا جاے اور دوبہر انشتر نہ لگانا چاہیے کہ ورم پیدا ہوگا۔ اکثر فصاد کو اگر مقام قیفال مین خطا ہوتی ہے ایک ہی جا نشتر لگانے سے برائی پیدا نہین ہوتی گو کہ گہرا لگایا ہو بلکہ اذیت کا پیدا ہونا فقط اکرنہ زخم لگانے سے ہوتا ہے۔ اور جبانا زخم قیفال کا دیر مین اوسوقت ہوتا ہے کہ فصد طول مین ہو اور گہری فصد کہولنی اوسوقت چاہیے کہ دوبارہ پہر کہولنے کی ضرورت ہو۔ اگر قیفال نظر نہ آوے اور ملنا دشوار ہو اوسکا کوئی شعبہ جو گردن کی جانب وحشی یعنے بیرونی جانب مین بطرف انگوٹھے کی سیدہ مین تلاش کرکے کہولدیا جاے۔ ہفت اندام کے نیچے ایک پٹھا ہے اوسمین نشتر لگنے کا خوف ہے اور کبہی بجاے دو پٹھون کے ہوتی ہے لہذا واجب ہے کہ یہ رگ عرضًا کہولی جاے اور ٹہکا کر فصد کہولنی چاہیے یعنے اوچہلتا ہوا نشتر لگانا چاہیے جو گہرا نہو۔ اور کبہی ہفت اندام کے اوپر ایک باریک پٹھا دراز ہوتا ہے جیسے تند یا اسکی شناخت کرکے فصد کہولنی چاہیے اور احتیاط کامل رہے ایسا نہو کہ نشتر اوسی پٹھہ تک پہونچے ورنہ خدر پیدا ہوگا۔ جسکی رگ موٹی اور نمودار ہوتی ہے اوسکے ہاتہ مین یہ شعبہ پٹھے کا بہت ظاہر ہوتا ہے۔ اگر خطا سے اس پٹھہ مین نشتر لگ جاے بہت اذیت ہوگی اگر غلطی سے پڑ جاے پہر فصد کے پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اوسپر ایسی چیز رکہنی چاہیے کہ پورجانے سے منع کرے اور علاج وہی کرنا چاہیے جو عضو کی جراحات کا علاج ہے اور اوسکا بیان کتاب چہارم مین کیا گیا ہے۔ بہت بڑی احتیاط رہے کہ اس زخم کے قریب کوئی شے تبرید نہ پہونچے جیسے آب برگ کدو اور صندل وغیرہ بلکہ اسکے گرد اور تمام بدن مین روغن گرم کی مالش کرنی چاہیے۔ حبل الذراع کا بہی سوراخ کہولنا مناسب ہے مگر اتنا کہ دونون طرف سے کٹی ہوئی ہو اسوقت ہتا چاہے کی طول مین کہولنی چاہیے۔ باسلیق مین خوف یہی ہے کہ اوسکے نیچے شریان ہے اوسکی حفاظت ضرور ہے اسلیے کہ اگر شریان تک نشتر پہونچے گا خون بند نہوگا خواہ بند بدشواری ہوگا۔ بعضے آدمی کی باسلیق کے گرد دو شریان ہوتی ہین جب ایک شریان دکہائی دے فصاد گمان کرتا ہے کہ اب نشتر شریان تک پہونچنے سے رہائی حاصل ہوی اور اطمینان سے دوسرے شریان پر نشتر بیدھڑک مارتا ہے لہذا اسکو پہلے سے پہچان لینا واجب ہے۔ جب پٹی باندہتے ہین اکثر اوقات وہ مقام بہول جاتا ہے لیکن یہ بہولنا کبہی بوجہ برابد ہونے شریان کے ہوتا ہے اور کبہی باسلیق ہولتی ہے اور کوئی کیون نہین ہوے چاہیے کہ پٹی کہولکر لین اور نرم نرم مالش کرین بعد ازان پہر پٹی باندہین اگر پہر ہوے دوبارہ یہی ترکیب کرین پہر بہی اطمینان نہو کچہ حرج نہین باسلیق کو چہوڑ کر اوسکا شعبہ جسکا نام ابطی ہے کہولین اور وہ شعبہ پہونچے کی جانب انسی یعنے اندرونی ہے یہ نیچے ہٹکر باسلیق سے اسلیے کہ بہول جاتین اکثر غلطی واقع ہوتی ہے باسلیق شریان سے مشتبہ ہوجاتی ہے اکثر بوجہ باندہنے اور بہولنے کے حرکت شریان کی ٹہر جاتی ہے جب وسکو اوٹہاتے ہین اور شہوق پیدا کرتے ہین گمان ہوتا ہے کہ کوئی ورید ہے اسی وجہ سے فصاد کہولدیتا ہے۔ جسوقت کسی رگ کی بندش کیجاے اور بعد بندش کے ہتلی انہ اسمین سکے خواہ ہتلی چہنے کے گول گول کچہ برابد ہو وہی ترکیب کرنی ضرور ہے جو باسلیق کے اشتباہ مین مذکور ہو چکی۔ باسلیق کی فصد جسقدر نیچے اوتار کر کہولین خطا سے اسلم ہوگی نشتر کا مسلک خلاف جہت اوس شریان مین ہونا چاہیے جو اس رگ کو قریب ہے۔ خطا باسلیق کی فصد مین فقط بوجہ شریان کے نہین ہے بلکہ اوسکے نیچے ایک عضلہ بہی ہے اور ایک پٹھہ ہے ان دونون کے سبب سے بہی خطا واقع ہوتی ہے اور اسکی خبر اوپر باب تشریح مین ہم دے چکے ہین۔ باسلیق مین خطا ہونے کی اور نشتر شریان تک پہونچنے کی

نشتر

شناخت یہ ہے کہ خون رقیق اشقر اور جھلتا ہوا نکلے اور مجس میں نرمی پیدا ہو پس بہت جلدی کرکے مونہہ میں زخم کے لتیم ارنب لبنی حریر کو
بھر دینا چاہیے جس میں تھوڑے سے دواء کندر اور دم الاخوین اور صبر اور مرکی اور تھوڑی سی پھٹکری سبز اور پھٹکری سرخ ملی ہو اور سرد پانی اوپر
ٹپکانا چاہیے اور مقام فصد سے اوپر ایسا باندھنا چاہیے پٹی وغیرہ سے کہ خون بند ہو جاوے اگر بند ہو جاوے تین روز تک ہرگز نہ کھولیں اور بعد
تین روز کے بھی تا امکان احتیاط کرنی ضرور ہے اور گرد زخم کے ادویہ قابضہ کا ضماد کرنا چاہیے — اکثر لوگ اس شریان کو کاٹ ڈالتے ہیں
تا کہ سمٹ کر اوسکا منہہ گوشت اس پر جم جاوے کہ اس جہت سے خون بند ہو — اور اکثر لوگ بوجہ جاری ہونے خون کے مرجاتے ہیں — اور
اکثر کی موت اس وجہ سے ہو جاتی ہے کہ تحمل اوس سخت بندش کا جو بغرض بند ہونے خون کے کیجاتی ہے نہیں کر سکتے وہ بندش ایسی سخت
ہوتی ہے کہ عضو کی موت اوس سے پیدا ہوتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون کبھی اور وہ سے بھی بعد فصد کے جاری رہتا ہے
— اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قیفال سے اکثر اون خونکا استفراغ ہوتا ہے جو رقبہ اور گردن سے اوپر ہے اور بہت کم گردن کے نیچے کا
خون برآمد ہوتا ہے — اور اطراف ہیکل اور شراسیف سے جو کہ سرارہ کا استفراغ بکار آمد نہیں ہوتا اور شراسیف کا تنقیہ اس فصد سے نہیں
ہوتا اور نہ اسافل بدنکا تنقیہ ایسا جو تنقیہ میں شمار ہو سکے — صفت اکحل کا حکم متوسط ہے درمیان سرارو اور باسلیق کے اور اسکے
فصد سے استفراغ اطراف تحت بدن یعنی از سینہ تا اسفل ہوتا ہے — حبل الذراع مثل قیفال کے ہے — اسلیم کا ذکر اسواسطے کیا
جاتا ہے کہ داہنے ہاتھ کی یہ رگ کھولنی درد جگر کو مفید ہے اور بائیں ہاتھ کی اوجاع طحال کو مفید ہے — اوراسپر پٹی نہیں باندھی جاتی ہے
جب تک اسکا خون خود بخود بند نہو جاوے — اور جبکہ بدن کی یہ فصد کھولی جاوے اوسکا بدن آب گرم میں رکھنا چاہیے تاکہ خون بہنے
نہ اور بسہولیت نکلے اگر خون بدقت نکلتا ہو جیسے اکثر مفصود کا یہی حال ہوتا ہے — افضل فصد اسلیم کی یہی ہے کہ طول میں ہو —
ابطی کا حکم اور باسلیق کا ایک ہی ہے — جو شریان داہنے ہاتھ کی کھولی جاتی ہے وہی ہے جو ہتھیلی کے پشت درمیان سبابہ اور ابہام
کے واقع ہے اوسکا فائدہ واسطے درد جگر اور حجاب کے جو عارض ہو عجیب ہے جالینوس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص اوسے اس
رگ کی فصد کا حکم دیتا ہے اور اوسوقت جالینوس درد جگر میں گرفتار تھا خواب سے چونک کر فصد کھولی اور فوراً درد زائل ہو گیا — کبھی
ایک اور شریان جو پشت اس رگ کی مائل بطرف باطن کف کے ہے اسی فائدہ کے واسطے کھولی جاتی ہے — جو شخص ہاتھ کے کسی رگ کی
فصد کھلوائے اور خون نہ برآمد ہو پس براہ غلط اوسکے پیچ پیچ کرنے اور اوسپر سخت پٹی باندھنے اور مکرر نشتر لگانے میں احتراز کرے بلکہ
دو دن خواہ ایک ہی روز یونہی رہنے دے — پھر اگر ضرورت دوبارہ نشتر لگانے کی ہو مقام نشتر اول سے اوپر دوبارہ نشتر لگاوے
اور اوس سے نیچے ہرگز نشتر لگانا جائز نہیں ہے — زور سے باندھنا ورم پیدا کرتا ہے پٹی کو سرد کرنا اور اوسکو گلاب خواہ آب سرد سے
تر کرنا بہتر ہے — واجب ہے کہ پٹی بندہی ہوئی جو قبل فصد کے نہ ہٹائے اور بعد فصد کے بھی اوسکا سرکانا جائز نہیں ہے — لاغر
اندام کو پٹی بہت کس کر باندھنے کی ضرورت ہے اس لیے کہ اونکی رگیں خالی ہوتی ہیں اور جب خون نکلتا ہے بدون سخت بندش
کے اوسکا بند ہونا ممکن نہیں ہو سکتا اور سخت بندش سے عضو مشدود کی گویا موت پیدا ہوتی ہے اور اوس عضو میں فساد عارض ہوتا ہے
اور فربہ اندام کی رگیں جب تک کس کر باندھی نہ جاویں بخوبی ظاہر نہیں ہوتی اسلیے ڈھیلی باندھنی مناسب نہیں — کبھی بعض نقاد
جو خوب واقف اور ماہر ہیں ایک لطف کی یہ بات کرتے ہیں کہ درد مخفی ہو جاتا ہے اس طرح کہ ہاتھ کو
پہونچا کے پٹی مضبوط باندھتے ہیں اور تھوڑی دیر بخار سے دیتے ہیں تا یدرد پہنچے تک اور رگ متفرق ہونے کی جہت سے پوشیدہ ہو جاتا ہے

اور بعض فصاد نرم دستہ خواہ نشتر کا باریک سے ہی کو اوس مقام پر تیل لگا کر ملتے ہیں اور یہ ترکیب جیسی ہم اوپر بیان کر چکے درد میں تخفیف پیدا
کرتی ہے زخم کے بند ہو جانے کو دیر تک روکتی ہے — جو رگیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں اگر ہاتھ میں ظاہر نہوں اور اونکے شعبے ظاہر ہوں لازم
ہے کہ شعبے کے مقام پر ہاتھ کو دبائیں اور ملتے رہیں اور دیکھیں اگر بہ تحریک مالش اور دباؤ کے خون اون شعبوں کی طرف کرتا ہے اور اونکو پھیلا
دیتا ہے او نہیں شعبوں کی فصد کھولنی چاہیے ورنہ ہرگز اون شعبوں کو نشتر سے نہ چھیڑیں — اگر ہاتھ کا دھونا اور فصد کے بند ہو
پہلے جلد کو کھینچیں تاکہ زخم چھپ جائے اور بعد دھو ڈالنے کے پھر بصورت اول پھیلائیں اور پٹی کو درست کر کے باندھیں یا ڈھیلا کر دیں یا
روغن کتان سے بھیگا روئی کا تر کر کے پٹی کے نیچے رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ پٹی گول ہو جیسے دوڈا بندھا ہوا — اگر زخم کو سوجن پیدا ہو جائے
ہو جانا ہے کہ اوسکو نرمی دور کریں اور کاٹنا مناسب نہیں ہے اور ایسے لوگوں کے دوسری فصد اور جگہ سے کھولی جاسکے — یہ
بھی جاننا ضرور ہے کہ خون کے بند کرنے اور بندش کے اوقات معین ہیں اگر چہ مختلف ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اونکے
بدن سے اگر پانچ رطل یعنی بوزن دو سیر تیسری کے سے زائد خواہ چھ رطل یعنی ڈھائی سیر نکالیں تو بھی حالت غشی میں انکا ابتلا نہیں ہوتا
تحمل ہو سکتا ہے اور بعض لوگ کہ بدن سے ایک رطل کا نکلنا دشوار ہوتا ہے اور نہ اونمیں اسکا تحمل ہوتا ہے کہ اس مقدار کے
بارہ میں تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے اول بقوت خون کا نکالنا اور کمزوری سے نکلنا دوسرے خون کا رنگ اور تیسرے پہلے خون کا نکلنا
نکلتا ہے بلکہ رقیق اور پتلا نکلتا ہے اسوجہ سے غلطی واقع ہوتی ہے اگر اس مقام پر علامات امتلاء خون کی موجود ہوں اور شاید
سے فصد واجب ہو پس فصد کرنے میں سستی کرنی نہ چاہیے — کبھی بوجہ رنگ خون کے بھی غلطی واقع ہوتی ہے صاحب ورم کے
بدن میں اسلیے کہ ورم خون کو اپنی طرف جذب کرتا ہے اسوجہ سے خون میں پہلے رنگ کم ہو جاتا ہے پر جب ورم کی قوت گھٹتی ہے خون
آتا ہے سیاہ اور غلیظ ہوتا ہے تیسرے نبض کی رعایت بھی بروقت نکالنے خون کے بطرف فصد کے ضرور کرنی چاہیے اگر دوسرے
نکلنا خون کا موجب خوف مفصود کا ہو خواہ رنگ خون کا بدل جاسے یا نبض صغیر ہو جائے خصوصاً وہ صغیر جو مائل بضعف ہو تو
خون کو بند کر دینا چاہیے یا اگر جمائی خواہ انگڑائی یا ہچکی خواہ متلی پیدا ہو اور اسکے پیدا ہوتے ہی جھٹ پٹ نبض صغیر ہو جائے
بلکہ تیزی سے نکلنا خون کا بھی بدل جائے اوسوقت اعتماد نبض پر کر کے لیکن بلا صغر اور ضعف کے روکنا چاہیے جن لوگوں کو فصد
بہت جلد غشی پیدا ہوتی ہے وہی لوگ ہیں جو حار مزاج اور نحیف اور لاغر خواہ پتلے بدن پہلے اور متخلخل ہوتے ہیں — اور جنکی
دیر میں غشی لاحق ہوتی ہے اونکے بدن معتدل اور گوشت اونکے سخت ہوتے ہیں — اطبا کہتے ہیں کہ فصاد کے ہمراہ مناسب ہو کہ
بہت سی نوک دار ہوں اور بے نوک کے بھی ہیں اور نوک دار نشتر پھسلنے نہیں پاتے رگوں کے واسطے جیسے دواج وغیرہ — الضاً
فصاد کے ہمراہ ریشم کا لچھا خواہ تانت ہونی چاہیے اور السقہ کا اسکا ہونا خواہ ہمیشہ اوسکے ہمراہ ضرور رہنا چاہیے اور خرگوش
کے بال اور دواء صبر اور کندر اور نافہ مشک اور دواء المسک قرص مشک کا پاس فصاد کے رہنا ضرور ہے شاید کسی مفصود کو
غشی آجائے اور یہ بڑا امر ہے جسکا خوف فصد کھولتے وقت ہوتا ہے — اور اکثر اوقات ان چیزوں کا پاس نہ ہونا باعث ہلاکت کی
مفصود کی موت سے ہوتا ہے اسطرح سے کہ بروقت غشی کے فوراً الٹی آتی اوسکی حلق سے اور السقہ سے کہ اسکا اور خوشبو
نافہ کو سونگھانا ہے اور دواء المسک تھوڑی سی پلائے خواہ قرص مشک کا اسلیے کہ فوراً قوت مفصود کی برانگیختہ ہو جاتی ہے — اگر
خون بند ہو جائے پس موئے خرگوش اور دواء کندر سے بند کر دینا چاہیے — اگر غشی تا وقتیکہ خون جاری رہے پیدا نہیں ہوتی بلکہ بعد بندش

خون کو پیدا ہوتی ہے لیکن اگر بافراط نکالا او سوقت اثناء براز خون مین بھی خوف عروض غشی کا ہوتا ہے — لیکن حمی مطبقہ مین فصد کیوجہ اگرچہ غشی
قریب پہنچ جائے کچھ مضائقہ نہین اسیطرح ابتدای سکتہ اور خوانیق اور ایسے اورام عظیم او مہلک ہون خواہ ایسے درد شدید او محلل ارواح ہون لیکن
ایسی فصد اوسیوقت مناسب ہوتی ہے کہ قوت بدنی مریض کی قوی ہو — اس مقام پر عجیب اتفاق ہوا کہ ہم ہاتھون کی رگونکا بیان بہت
بسط سے کر رہے ہین اور بات مین بات نکلتی چلی آتی ہے اور پانونکی رگونکا حال چھوٹا جاتا ہے اور سوای پانون کو اور مقامات کی رگین جنکی فصد کہولی
جاتی ہے وہ بھی رہی جاتی ہین لہذا مناسب ہے کہ اسی سلسلہ مین اون رگونکا بیان بھی مسلسل کرین — پانون مین ایک رگ عرق النسا نام
رکھتی ہے اور اسکی فصد بجانب وحشی کعب کے نیچے خواہ اوپر کہولی جاتی ہے اور اس مقام سے اوپر رگ سے کعب تک پٹی باندہی جاتی ہے اور ایک
بڑا کپڑا خواہ عصابہ لپیٹا جاتا ہے سب مناسب یہ ہے کہ اس فصد کو کھولنے سے پہلے استحمام کرے اور صواب یہ ہے کہ طول مین یہ رگ کہولی جاوے اور جو شعبہ
ہو اور اگر نہ ملے اسکا شعبہ درمیان خنصر او بنصر پانون کی انگلیون سے کھولا جاوے اس فصد کا فائدہ عرق النسا کو مرض مین بڑا ہے اسی طرح نقرس
اور دوالی مین اور داء الفیل جیسے پیل پا کہتے ہین اور دوبارہ کہولنا عرق النسا کا دشوار ہے — ایک رگ پانون مین اور ہے جسے صافن کہتے ہین
اور یہ رگ بطرف انسی کعب کی ہے اور بہ نسبت عرق النسا کی یہ رگ زیادہ ظاہر ہے اور اسکی فصد واسطے امراض اون اعضا کو مفید ہے جو زیر جگر
واقع ہین اور اطراف عالیہ کے مواد کا امالہ بطرف اعضای سافلہ بھی اس فصد سے پیدا ہوتا ہے اسی جہت سے ادرار حیض کا بخوبی ہوتا ہے اور
بواسیر کے منہ بھی کہلجاتے ہین — قیاس عقلی اسبات مقتضی ہے کہ عرق النسا او صافن کا فائدہ ایکسا ہو جیسا کہ ان تشریح پر مخفی نہین لیکن تجربہ سے ایسا
معلوم ہوا ہے کہ مرض عرق النسا مین فصد عرق النسا کا فائدہ بہت زیادہ ہے شاید یہ بات بوجہ محاذات کی پیدا ہوتی ہے — فصد صافن
کی افضل علامت یہ ہے کہ بطور تورب کہولی جاوے بجانب عرض کو — منجملہ اون کی رگونکے مابض بھی ہے اور یہ رگ اندرون زانون مین واقع ہے
اسکا فائدہ او صافن کا ایک ہی ہے — لیکن صافن سے یہ زیادہ قوی ہے واسطے ادرار حیض کو اور اوجاع مقعدہ اور بواسیر کے — منجملہ اون
وہ رگ ہے جو پس عرقوب یعنی پاشنہ واقع ہے شاید یہ رگ شعبہ صافن کا ہے اسکا حال بھی وہی ہے جو صافن کا فصد مین ہے —
خلاصہ یہ ہے کہ پانوکی رگین ایسی ہین کہ اونکی فصد سے فائدہ ایسے امراض مین ہوتا ہے جنکے مواد بطرف سر کے مائل ہون خواہ وہ امراض
سوداوی ہون لیکن ضعف اونکی رگونکی فصد ضعف زیادہ پیدا کرتی ہے بہ نسبت ہاتہ کی رگون کے — جو رگین اطراف مین سر کے کہولی جاتی ہین
سوای ودراج کو اور رگونکی فصد حجامت سے کہولنی افضل ہے — یہ رگین بھی کچھ از قسم اوردہ ہین اور کچھ از قسم شرائین کو ہین — اور وہ جیسے کہ
عرق جبہہ یعنی پیشانی کی جو دونون ابرو کے بیچ مین کہڑی ہے یہ فصد گرانی سر کو فائدہ دیتی ہے خصوصاً اگلی موخر مین سر کی گرانی پیدا
ہو اور آنکہونکی گرانی کو مفید ہے اور جو درد سر مزمن اور لازم ہو — اور جو رگ سر کے بیچ مین ہے شقیقہ کی اور قروح سر کے واسطے کہولی جاتی
ہے — دونو رگین جو کنپٹیون پر لپٹی ہوئی ہین اور دونون جو ماقین مین ہین اور اکثر ظاہر نہین ہوتی ہین بدون خوب دبانے گردن کے اگر انپر
کنپٹی گرانے لگایا جاوے — و بعد اگر نشتر چہوجاتا ہے اور ان رگون سے خون بہت کم نکلتا ہے اور انکی فصد سے درد سر او شقیقہ او آشوب
چشم جو مزمن ہو اور رمد اور جھلی جو آنکہ پر پڑتی ہے اور پلکون کی کہجلی اور پلکون کے بثور اور شبکوری کا فائدہ ہوتا ہے —
تین اور رگین چہوٹی چہوٹی پیچہ اوسی مقام کی ہین جہان پر کان کی لو بالون سے ملتی ہے ایک ان مین سے بہت ظاہر ہے اور اسکی فصد ابتدا
نزول الماء مین مفید ہے اور سبب کہ ہی دسی بخارات بطرف سر کے اوٹہین اور سر مین قابلیت زیادہ ہو اسطرح کان کی زخم کو جو الٹی
گردن کے قروح اور پشت سر کے قروح کو مفید ہے بعض لوگ جو مدعی اسبات کے ہین کہ اگر انہی گوشت کی دونو رگین فصد مین کٹ جاتی

دانشمندان مفصد وکی منقطع ہوجاتی ہے جیسے وہ فقرا جو تارک دنیا ہوتے ہین اس فعل کو اسی غرض سے کرتے ہین جالینوس اسکا
حکم کا منکر ہے۔ انہین اوردہ سے دواجین بھی ہین اور وہ دو رگین ہین جو ساتھ ہی ابتدای جذام مین کھولی جاتی ہین اور خناق
شدید اور ضیق نفس اور ربو اور بستگی آواز جو ذات الریہ مین پیدا ہو اور بہر یعنی دمہ اور بہق جو خون گرم سے پیدا ہو اور امراض طحال اور
جنبین مین بھی انکی فصد کھولی جاتی ہے۔ انکی فصد مین نشتر کو کرار درکار ہے چنانچہ اوپر بھی بیان ہوچکا اور بندش کی کیفیت یہ ہے کہ اوپر
ہونی چاہیے تاکہ سر بجانب مخالف اوس رگ کی جسکی جا جسکی فصد کھولی جاتی ہو اس بندش سے رگ ابہر کر بخوبی نمودار ہوجاتی ہے اور بعد
ازان دیکھین کہ یہ کسطرف زیادہ جھکتی ہے اوسکے مخالف جہت مین رگ کو چھیڑنا چاہیے۔ اور جھکانا سر کا اس رگ کی فصد کے واسطے عرض
مین چاہیے نہ طول مین جیسے فصد عرق النسا اور صافن مین کیا جاتا ہے معہذا فصد اس رگ کی طول مین ہونی چاہیے۔ انہین [illegible]
وہ رگ ہے جو ارنبہ یعنی کنارہ بینی پر واقع ہے اسکی فصد کا مقام وہی ہے جہان سے دونون کنارے بینی کے الگ ہوگئے ہین یعنی وہ مقام جو انگلی
سے دبایا جاے اوسوقت ناک کی دو حصہ معلوم ہوتے ہین اسی جگہ نشتر لگایا جاتا ہے اور خون اس سے بہت کم نکلتا ہے اس رگ کی فصد
کلف یعنی چھائین اور کدورت لون اور بواسیر اور ناک کی کھجلی کو مفید ہے لیکن کبھی اس فصد سے سرخی رنگ کی ایسی مرض پیدا ہوتی ہے جو
مشابہ بمرض [illegible] کے ہوتی ہے اور تمام چہرہ پر یہ سرخی پھیل کر نمودار ہوجاتی ہے پس اس فصد سے اوسکا ضرر زیادہ ہوتا ہے۔ جو چھوٹی
پنچ سر بینی کے قریب کو لگے ہوئے ہین اونکی فصد سدر اور دوار کو نافع ہے جو بوجہ خون لطیف کے پیدا ہوا ہو اور جو پرانی اوجاع سر مین ہو
منجملہ انہین کے گونکی چہار رگ ہین اور چار رگین ہر ایک ہونٹھ پر ایک زوج واقع ہے اونکی فصد قروح دہن اور قلاع اور مسوڑہ ہے کے
درد اور ورم خواہ مسوڑہ ونکی استرخا اور قروح خون بواسیر الشفہ اور ہونٹھ کے پھٹ جانے کو مفید ہے۔ ایک رگ زبان کے نیچے ہے
باطنی ذقن پر خوانیق اور اورام لوزتین کو اوسکی فصد مفید ہے۔ ایک رگ زیر زبان اور خود زبان پر بھی ہے اوسکی فصد سے ثقل زبان
(جو بوجہ خون کے پیدا ہوا ہو) دفع ہوتا ہے مگر اسکی فصد طول مین کھولنی چاہیے اگر عرض مین کھولین خون بدشواری بند ہوگا ایک
رگ نزدیک بچہ کے یعنی نیچے کے ہونٹھ کے نیچے جو بال اوگتے ہین اوسکی فصد ہونٹھ کے اندر جہان دبانے سے رگ پیدا ہو گندہ دہنی
کے علاج مین کھولی جاتی ہے ایک رگ ہنسلی کے قریب ہے فم معدہ کے معالجات مین کھولی جاتی ہے جو شریانین ہین اونمین سے
ایک شریان کنپٹی کی ہے کبھی اسکی فصد کھولی جاتی ہے اور کاٹ ڈالی جاتی ہے اور کبھی زخمی نکال ڈالی جاتی ہے اور کبھی داغ دیجاتی
ہے اور یہ سب باتین واسطے بند کرنے تیز نزلہ کے جو لطیف ہو اور آنکھو پر گرتا ہو اور واسطے ابتدای انتشار شعاع کے کیجاتی ہین۔ اور
دو شریانین دونون کانونکے پیچھے ہین اونکی فصد اقسام رمد اور ابتدای نزول الماء اور جہلی اور شبکوری اور درد سر مزمن کے واسطے مفید ہے
لیکن یہ فصد خالی از خطرہ نہین اور دیر مین انکا زخم پورا ہوتا ہے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ ایک زخمی کے حلق مین ایک ٹکڑا شریان کا
پایا گیا اور اوس سے خون مقدار صالح روان ہوا اوسکا تدارک جالینوس نے دواء کندر سے اور صبر اور دم الاخوین اور مر سے کیا خون
بھی بند ہوگیا اور جو درد طرف ورک مین اوسکی مدت سے تہا وہ بھی دور ہوگیا۔ منجملہ اون رگونکے جو بدن انسان مین کھولی جاتی ہین
دو رگین پیٹ پر ہین ایک تو مقام جگر پر موضوع ہے اور دوسرے طحال پر داہنی رگ استسقا مین اور بائین امراض طحال مین کھولی
جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کے واسطے دو وقت ہین ایک وقت اختیاری اور دوسرا وقت اضطراری اختیاری
وقت وہ دوپہر دن کا ہے بعد تمام ہونے ہضم غذا اور بعد دفع فضول بول اور براز کے۔ اور وقت اضطراری وہ ہے کہ جسوقت تاخیر
فصد

کی کرنے سے کوئی آفت پیدا ہو اور گنجائش تاخیر کی نہو — اوسوقت کسی مانع کی طرف التفات نہین کیا جاتا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ نشتر کند سے مضرت زیادہ پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوس سے خطا پیدا ہوتی ہے اور رگ تک نہین پہونچتا ہے اور ورم پیدا ہوتا ہے اگر
درست ہو اوسے اندر چبھونا جائز نہین ہے بلکہ باسانی رگ تک سر النشتر کا پہونچانا چاہیے اور یہی کوشش کرنی چاہیے کہ رگ خوب اوبھر آئے اور
نشتر گر جاتا ہے اور نشتر چبھونے سے کبھی یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ اوسکی نوک ٹوٹ کر اندر رہجاتی ہے اور پہسلجاتی ہے جہان رگ نہین رہتی ہے
اور رگ سے نہین نکلتی ہے اگر اوسکے نکالنے مین زیادہ کوشش کیجاے خواہ زخم زیادہ بڑہایا جاے ضرر زیادہ بڑہ جاتا ہے — اسی طرح قبل چیرنے
رگ کی کیفیت جسپیدگی نشتر کی جلد پر لگاکر دریافت کرنی چاہیے — اور جب ایک طرف ضرب نشتر کی پوری نہ پڑے خواہ رگ سے خون
نہ دے اور دوبارہ لگانا منظور ہو اور سر نو امتحان نشتر کی تیزی اور کندی کا کرلینا چاہیے ایسی کوشش کرنی چاہیے کہ رگین خوب بندوا
ہوجائین اور خون سے بہرجائین اور پہول جائین کہ پہسلنا اور ہٹ جانا رگونکا کم ہوجائیگا اگر باوجود اہتمام کے رگین بخوبی نہو
نہون اور اونمین خون کی پری ہوجائے اور جہان پر نشتر لگانا چاہیے اوس مقام مین بخوبی ظہور نہوئی کہولکر پہر دوبارہ مالش کرکے بند
کرنی چاہیے اور ملتی جہان رگونکا کنج ہے او ترستے ہوئے پہر ٹہپنا چاہیے تاکہ دبا اصدمہ رگ کو خبردار کرے اور ظاہر ہوجاے اور اسکا
دو انگلی یعنے سبابہ اور نر انگشت سے دباکر اوس مقام کو جہان پر ابتدا رگونکا معلوم ہو اس طرح کرنا چاہیے کہ پہلے دونون انگلی سے
بند کرے اور پہر ایک انگلی سے بند کرے اور دوسرے سے خون کو روان کرے تاکہ ٹہرے ہوئے کا عذر ہر وقت روانی خون کے اور
ہر وقت خالی ہونے کے خون سے محسوس ہو — نشتر کا سر اتنا بڑا ہونا چاہیے کہ رگون مین در آئے اور زیادہ بڑا نہو کہ دوسری طرف
پار ہوجاے اور نیچے اس رگ کے جو شریان خواہ پٹہ ہے اوس تک پہونچے — زیادہ اوبہارنا رگ کا اوسی مقام مین ضرور ہوتا ہے جبکی رگین
باریک ہون لیکن جسوقت نشتر معتاد ہاتہ مین بارادہ فصد کے لے چاہیے کہ انگوٹھی اور بیچ کی انگلی سے گرفت کرے اور سبابہ واسطے
چہونے اور مس کرنے کے بیچمین چہوڑ دے اور نشتر کے آدہے پہل سے گرفت کرے اس سے کم بطرف دنبالہ کے گرفت کرنی جائز نہین
ہے ورنہ قرار نشتر کو اچہی طرح نہوگا اور اگر رگ کسی ایک طرف ہٹتی ہو اوسکی جہت مقابل مین بندش کردے اور اگر دونون طرف جنبش
کرتی ہو طول مین اوس رگ کو کہولدے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بندش اور دبانا بقدر احوال جلد کے سختی اور نرمی اور غلاظت اور بقدر
کثرت لحم اور زیادتی گوشت کی کم و بیش ہونی چاہیے اور پٹی قریب مقام نشتر لگانے کے باندہنی چاہیے اگر قریب باندہنے سے رگ
چھپ جاے اور سر نشان سیاہی وغیرہ سے لگاکر پٹی سرکا کر باندہنا چاہیے اور نشان لگانے کا فائدہ یہ ہے کہ محاذات اور سامنا جاتا رہے
اور بااینہمہ کہ از خم نہ لگانا چاہیے — اگر رگ اونچی نہو اور اوبہر نہ سکے لاغر اندام مین تسکاف جلد کرکے رگ پیدا کرنا جائز ہے اور بہہ
گاہی کپڑے کی لگاکر پٹی باندہین مفصل اور کہنی کے پاس پٹی باندہین خواہ بندش کرنے سے امتلا رگونکی بخوبی خون سے نہین ہوتی
ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے بوجہ امتلا بدنی کے پسینا بکثرت نکلتا ہو وہ محتاج فصد کا ہے اور اکثر جس محموم کو
دردسر ہو اور اوسکے لیے فصد کی تجویز ہو خود بخود اسہال طبعی عارض ہوتا ہے پس فصد سے استغنا ہوجاتی ہے — جسوقت بعد فصد کے
دہونے کا ارادہ ہو جلد کو ہاتہ کی اپنی انگلی سے خوب کہینچکر ملین تاکہ سوراخ زخم کا چہپ جاے بعد ازان دہوئین اور پونچہین اور پٹی کہین
اور جلد کو چہوڑ دین کہ اپنی وضع سابق پر آجاے **فصل اکیسوین حجامت کا بیان** حجامت پچھنے لگانے کو کہتے ہین اور پچھنے کا فائدہ
جلد کے قریب کو مادہ مین تنقیہ کرنے سے زیادہ ہے بہ نسبت فصد کے اور حجامت سے خون رقیق بہ نسبت غلیظ کے زیادہ برامد ہوتا ہے

اور منفعت اوسکی فربہ اور شاداب بدن مین کہ اون خون مین غلاظت زیادہ ہو اور بوجہ فرط غلیظ کے بخوبی نکل نہ سکے بہت کم ہے اسلیے کہ حجامت خون کو
بخوبی اخراج نہین کرتی بلکہ جو خون نہایت رقیق ہو وہ بھی بہ تکلف نکلتا ہی اور بعض عضو ایسے بھی ہوتے ہین کہ بوجہ حجامت کے اونمین ضعف پیدا ہوتا ہے
۔ اور حجامت کا حکم طبیب اول ماہ مین نہین دے سکتا ہے اسلیے کہ ابتداے ماہ مین اخلاط مین حرکت پیدا نہین ہوتی اور آخر مہینے مین بھی بوجہ نقصان
ہو جانے کے اخلاط مین حجامت جائز نہین ہے ۔ بلکہ درمیان ہر مہینے کے حجامت کا وقت ہی کہ اوسوقت اخلاط مین ہیجان ہوتا ہی اور زیادتی
بھی اخلاط مین بوجہ زیادتی نور ماہ کی اسوقت ہوتی اور مغز سر ونمین زیادہ ہو جاتا ہے اور پانی ایسی نہرونمین جن مین جذر اور مد ہو بڑھ جاتا ہی ۔
افضل اوقات حجامت دن کی دوسری خواہ تیسری ساعت ہی اور بعد حمام کے حجامت سے پرہیز کرنا چاہیے ۔ ہان جس شخص کا خون غلیظ ہو اسکو
استحمام واجب ہی اور پھر ایک ساعت گرم ہو کر حجامت کراوے ۔ اکثر آدمی اگلے بدن مین حجامت ناپسند کرتے ہین اور خوف کرتے ہین کہ اوس سے
حس اور ذہن کو ضرر پہونچتا ہے ۔ حجامت نقرہ پر یعنے گدی یا پس گردن پر قائم مقام فصد اکحل کے ہی اور گرانی ابرو کو مفید ہے اور پلکون کو سبک
کر دیتی ہے اور آنکھ کی کھجلی بھی دور کرتی ہے اور گندہ دہنی کو بھی فائدہ ہوتا ہے ۔ اور حجامت بیچ مین دونون شانونکے قائم مقام فصد باسلیق کے
اور وجع منکب یعنے مونڈھے اور حلق کو مفید ہے اور ایک واخدعین یعنے پشت کی دونون رگون پر جنکو وریدین کہتے ہین حجامت کرانی قائم مقام
فصد قیفال یعنے سر رگ کی ہے اور سر کے رعشہ کو مفید ہے اور جو اعضا سر مین ہین جیسے چہرہ اور دانت چھوٹے اور بڑے اور کان اور آنکھ اور حلق
اور ناک کو مفید ہے ۔ مگر نقرہ پر حجامت سے نسیان بالتحقیق پیدا ہوتا ہے جیسا جناب رسالتمآب صلوات اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے اسلیے
کہ مؤخر دماغ مقام حافظہ کا ہے اور اوس مقام مین بوجہ حجامت کے ضعف پیدا ہوتا ہی اور درمیان دونون شانون کے حجامت سے فم معدہ اور اخدعین
کی حجامت سے اکثر سر مین رعشہ پیدا ہوتا ہی لہذا واجب ہی کہ نقرہ کی حجامت تھوڑا اونچا اوٹھ کے کرنی چاہیے اور کاہل کی حجامت تھوڑی اوپر
چڑھ کر مگر اینکہ اوس سے امید معالجہ نزف الدم اور کھانسی کی ہو اوس وقت دونون شانون کی حجامت مین اوپر
چڑھانا مضر ہے بلکہ نیچے اوتر کر کرنی چاہیے ۔ یہ حجامت کاہل اور اخدعین کی نافع ہے امراض مین سینہ کو جو دموی ہون ۔ اور زیر ٹھوڑی
کو مفید ہے لیکن معدہ کو ضعیف کرتی ہے اور خفقان پیدا ہوتا ہے ساق پر حجامت قریب فصد کے ہے اور خون کو اخراج کرتی ہے اور حیض کا ادرار
کرتی ہے اور جو شخص سپید رنگ ہو اور اوسکا بدن متخلخل اور خون اوسکا رقیق ہو اوسکے واسطے حجامت ساقین کی بہت مناسب ہی بہ نسبت فصد
صافن کے حجامت بیچ سر کی اور سر کی بموجب دعوی بعض اطبا کے اختلاط عقل اور دوار کو نافع ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ شیب یعنے پیری دیر تک
پیدا نہین ہوتی ۔ مگر ہمکو اس قول مین اعتراض ہے اسلیے کہ یہ حکم کلی نہین ہے بعض ابدان مین یہ فائدہ ظاہر ہوتا ہے اور بعض مین نہین ہوتا
ہے بلکہ بعض ابدان مین اس حجامت کی وجہ شیب بہت جلد پیدا ہوتا ہی ۔ یہ حجامت امراض چشم کو بھی نافع ہے اور یہ منفعت بہت زیادہ ہی کہ جن
مین ادوار اور سرسام کو فائدہ تام ہوتا ہے مگر ذہن کو مضر ہے اور حماقت اور نسیان اور رداءت جگر مین پیدا ہوتی ہے اور امراض مزمن
اور قسم کے بھی پیدا ہوتے ہین اور جنکی آنکھو نمین پانی اوترا یا ہو اونکو ضرر پہونچتا ہی ہان اگر وقت اور حال مریض دونو ایسے ہون کہ اوسوقت
اسکا استعمال واجب ہی پھر یہ ضرر پیدا نہین ہوتا زیر ذقن کی حجامت سے دانت اور چہرہ اور حلقوم کو فائدہ ہوتا ہے اور سر اور دونون فک یعنی جبڑونکو
مفید ہی حجامت قطن یعنے میان دوران کے اسکے دنبل اور خارش اور بثور کو نافع ہے اور نقرس اور بواسیر اور داء الفیل اور ریاح مثانہ اور
رحم اور پشت کی خارش کو فائدہ ہوتا ہی ۔ اگر یہ حجامت آگ کے ذریعے سے پچھنے لگا کر خواہ بدون پچھنے کے ہو جیسے بھی فائدہ دیگی اور پچھنے لگا کر زیادہ
قوی ہے سوای مادہ ریحی کے واسطے اور ریحی مادہ مین خالی سینگی توڑ دانا قوی ہے کہ تحلیل اور استیصال ریاح اس مقام سے ایک ہی مقام سے

ہوجاتا ہے — دونوں ران پر حجامت آگے کیطرف ورم خصیتین کو نافع ہے اور خراجات ران اور ساقین کو بھی مفید ہے اور رانوں کے نیچے اور بانوں کی
اور پیچھے کی طرف سے اورام اور جراحات جو الیتین میں پیدا ہوتی ہیں خواہ اسفل رکبہ پر خواہ رکبہ کو جو بوجہ اخلاط حارہ کے پیدا ہوا ہو فائدہ مند ہے
اور خراجات ردی اور قروح کہنہ جو ساق میں اور پاؤں میں ہوں اونکو مفید ہے کٹیتین پر حجامت احتباس حیض اور عرق النسا اور نقرس کو فائدہ
دیتی ہے — حجامت بلا شرط کبھی واسطے جذب مادہ کی اوس طرف سے جدہر متحرک کیجاتی ہے جیسے پستان پر محجمہ واسطے بند کرنے خون حیض کے کبھی پیٹ
— کبھی محجمہ سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو ورم اندر وار ہے باہر کو اوبھر آئے تاکہ دوا کا اثر اوس ورم تک پہونچے — اور کبھی غرض یہ ہوتی ہے کہ عضو رئیس کا
ورم بطرف عضو خسیس کے منتقل ہوجائے جو رئیس کے قریب میں ہے — اور کبھی یہ مطلب ہوتا ہے کہ عضو معین میں گرمی پیدا ہو اور خون اوسکی طرف
کیچکر پہونچے اور جو ریاح عضو میں بہرے ہوئی ہیں اونکی تحلیل ہوجاوے — کبھی یہ مراد ہوتی ہے کہ جو عضو اپنے موضع طبعی سے اوتر گیا ہو خواہ الگ ہوگیا
ہو اپنے مقام اصلی کیطرف پلٹ آئے جس طرح مرض فتیلہ میں کیا جاتا ہے — کبھی تسکین درد کے واسطے وضع محاجم کرتے ہیں جیسے درد قولنج لازم ہے
ناف پر وضع محاجم کرنا خواہ ریاح شکم میں خواہ رحمی اوجاع میں جو بروقت حرکت خون حیض کے پیدا ہوتے ہیں ناف پر وضع محاجم سے تسکین ہوتی
ہے — خواہ ورک پر سینگی توڑنے سے عرق النسا کو فائدہ ہوتا ہے یا اگر خوف اوتر جانے اور خلع کا ہو ورک پر وضع محجمہ سے روک ہوجاتی ہے —
ہاں دونوں ورک کی حجامت دونوں ورک اور دونوں رانوں کو اور بواسیر اور صاحب قیلہ اور جنہیں نقرس کا مرض ہو مفید ہے — مقعد پر حجامت
تمام بدن سے جذب کرتی ہے اور سر سے بھی جذب کرتی ہے اور امعا کے امراض کو نافع ہے اور فساد حیض کو نافع ہے اور بدن میں
بوجہ اسکے سبکی پیدا ہوتی ہے — حجامت باشرط کے تین فائدہ ہیں — پہلا فائدہ یہ ہے کہ خاص عضو محجوم سے استفراغ مادہ کا ہوجاتا ہے دوسرا
فائدہ یہ ہے کہ جوہر روح کا باقی رہتا ہے اور بتبعیت اوس خلط کی جو حجامت سے مستفرغ ہوتی ہے استفراغ جوہر روح کا نہیں ہوتا تیسرا فائدہ یہ ہے
کہ اعضاء رئیسہ سے استفراغ نہیں ہوتا ہے — واجب ہے کہ پچھنے گہرے لگائے جائیں تاکہ اندر سے مادہ نکل آئے اور اگر موضع چسپان ہونے محجمہ کا
سوج جاتا ہے پہر اوسکا چھوٹنا دشوار ہوتا ہے چاہیے کہ چیتھڑوں سے خواہ اسفنج یعنی ابیرہ سے بگرم پانی میں بہگو کر چہوڑائیں اور گرد پچھنے کے
پہلے گرم پانی سے سینکیں — اور یہ صورت اکثر پیدا ہوتی ہے جب کہ پستان کے واسطے بند کرنے رعاف یا خون حیض کے پچھنے لگائے جاتی
ہیں — اسواسطے خاص پستان پر نہیں لگاتے ہیں — اگر پچھنے لگانے کے مقام میں روغن کی مالش کرنی چاہیے کہ بعد اوسکے فوراً حجامت کیجائے
اور تاخیر اور بدافعت جائز نہیں ہے اور پہلے باریک اور نرم لگائیں جو بہت جلد اور آسانی سے چھوٹ جاوی بعد ازاں رفتہ رفتہ گہرے لگانے
چاہیے — جس کی حجامت کرتے ہیں اوسکی غذا بعد ایک گھنٹہ کے کرنی چاہیے — لڑکے کی حجامت دو برس کے سن میں جائز ہے اور
ساٹھ برس کے بعد ہرگز حجامت کرنی جائز نہیں ہے اوپر کے اعضا کی حجامت سے اسفل بدن میں انصباب مواد کے امان حاصل ہوتی ہے
اور صفراوی مزاج بعد حجامت کے دانہ انار اور آب انار آب کاسنی ہمراہ شکر کے اور کاہو ہمراہ سرکہ کے تناول کریں **فصل بائیسویں**
علق کے بیان میں علق جونک کو کہتے ہیں حکماء ہند کا یہ قول ہے کہ بعض جونک کی طبیعت میں سمیت ہوتی ہے پس چاہیے کہ جو بڑے
سر کی جونک ہو اور رنگ بدن کا سرمہ گون ہو خواہ اوسکا رنگ سبز ہو اور جسکے بدن میں بال ہوں اور جو کہ شبیہ ماہی کے ہو اور جسکے
بدن پر لاجوردی لکیریں ہوں خواہ شبیہ الوان بوقلمون کے ہو کیونکہ ان اقسام میں سمیت ہے ہر حال میں ایسے اجتناب کرنا چاہیے اور اگر
احیاناً ایسی جونک لگائی جاوے ورم اور غشی اور نزف الدم اور تپ اور ورم خبیثا اور قروح ردی پیدا کرتی ہے لیس جونک کہ سیاہ مٹی اور ردی
پانی سے پکڑی گئی ہو اوسے بھی استعمال کرنا جائز نہیں ہے — بلکہ ایسے پانی کی جونک جسمیں کائی پڑتی ہو اور جسمیں مینڈک ہوں اختیار کرنی

چاہیے اور جو لوگ ایسے پانی کی جونک کو جسمین مینڈک پیدا ہوئے ہین بری تجویز کرتے ہین اونکے قول پر اعتماد کرنا درست نہین ہے
اور چاہیے کہ رنگ جونک کا ماشی ہو کہ اوسپر سبزی غالب ہوا اور اوسپر دو لکیرین برنگ ہرتال طبقی کے ہون اور مٹیگون اور نیل اوسکے
گول خواہ برنگ جگر اور کلیجی کے ہون خواہ وہ جونک جو مشابہ چہوٹی مچھلی کے ہو خواہ جو جسم مین مشابہ دم موش کے ہو اور پتلی جونک جسکا پیٹ چہوٹا
ہے اور شکم سرخ جس سی سبزی ظاہر ہوتی ہو خصوصاً اگر آب جاری سے پکڑی جاوی اختیار کرنی چاہیے — جونک خون کو بنسبت مچھلی کے زیادہ
جذب کرتی ہے اندر بدن سے اور ایک دن لگانے سے پہلے تالاب وغیرہ سے پکڑلی چاہیے اور مونہہ کے بل اولٹی لٹکا کر رکھے کرائین تاکہ اندرونی
آلایش اوسکی نکلجائے اگر یہ بات ممکن ہوا وسکے بعد تہوڑا سا خون بچہ گوسفند کا سامنے کرین کہ اوس سے غذا پائے قبل رہا کرنے کے — اوسکے
بعد پکڑکر اوسکی لزوجت اور میل وغیرہ اسفنج سے پاک کرین اور جس مقام سے جونک بدن مین چپٹے اوس جگہہ کو بورہ ارمنی سے رگڑ ڈالین اور
مالش ہوکر سرخ کریکے جسوقت ارادہ لگانیکا ہوا اوس سی تہوڑی دیر پیشتر آب شیرین مین ڈالکر نکال لین اور پہر صاف کرکے نکالین — جونک کے پینکا
چپٹنے کی اچہی طرح سے اسطرح بڑہتی ہے کہ مقام چپیدگی کو مسہ کے ملنے کی مٹی یا خون سے ملین جب خوب سا خون بدن کا پی چکے اور چہڑانا
ارادہ ہو تہوڑا نمک یا راکہ یا خاکستر پارچہ کتان یا اسفنج سوختہ یا پشم سوختہ چہڑکین — اور بہتر یہ ہے کہ بعد دور ہونے جونک کے اوس مقام کو پچہنے
سے چوسین تاکہ مقام چسپیدگی مین جو ضرر جونک لگانے کا ہے دفع ہو جاوے — اگر خون بند نہو بازوی سوختہ یا چونہ یا راکہ یا ایسی ہوئی اینٹ
وغیرہ جو حابسات خون کے باب مین ہین کوئی چیز چہڑکین — اگر واجب ہی کہ بعد وقت جونک لگانے کے یہ چیزین طیار رہین — استعمال جونک کا
امراض جلدین بہتر ہے جیسے سعفہ اور داد وغیرہ

فصل تئیسوین حبس استفراغات کا بیان

بند کرنا استفراغ کا بالعرض اما لیئے
مادہ یا لاستفراغ دوسرے قسم سے ہوتا ہے یا واسطے استفراغ کے ہے اوسکا بند کیا جاتا ہے یا واسطے اعانت خاص استفراغ کے یا سرد دواؤن
سے حبس کیا جاتا ہے یا قابض دواؤن سے یا مغریات سے یا ادویہ کاویہ سے جیسے وہ دوائین جو جلد کو سمیٹین اور مسامات کو بند کرین یا حبس استفراغ
کا اطراف کے باندہنے سے کیا جاتا ہے — پہلے طریقہ کا حبس جسمین جذب ہو مادہ یا استفراغ ہو اوسکی مثال یہ ہے کہ پستان پر محجمہ لگائین تاکہ جریان کو
رحم سے بند کرے [illegible] اوسوقت ہی کہ پہلے اوس [illegible] پیدا کیا جاوے جسکے مادہ کا جذب کرنا منظور ہے بعد اوسکے
تدبیر حبس کی کرین — اور دوسری قسم کا حبس جسمین [illegible] استفراغ ہوتا ہے اوسکی مثال جیسے فصد باسلیق واسطے رحم کے خون
روکنے کے یا قے کا بند کرنا بوجہ اسہال پیدا کرنے کے یا اسہال کا روکنا قے کرانے سے یا دونو کا روکنا پسینا نکال لینے سے — تیسرے قسم کا
حبس جو واسطے اعانت استفراغ کے کیا جاتا ہے اوسکی مثال جیسے [illegible] اور امعاء کا پاک کرنا اخلاط بالزوجت سے جنسے ذرب پیدا ہو
خون شیر ہو اور وہ اخلاط لزوجی ہون [illegible] پاک [illegible] واسطے قطع کر ڈالنے مادہ تپ کے جو فم معدہ مین بہرا
ہوا ہو — اور چوتہی قسم کا حبس جو سرد دواؤن سے کیا جاتا ہے اوس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو مادہ سائل اور روان ہو بستہ ہو جاوے اور [illegible]
رگونکی بند اور مسامات ہوجائین — پانچوین قسم کا حبس قابض دواؤن سے بغرض قبض مادہ اور ملانے مجاری کے کیا جاتا ہے — چہٹی
قسم کا حبس [illegible] اسواسطے کیا جاتا ہے کہ سدہ مجاری کے [illegible] ہوجائین اگر یہ دوائین تیز اور مخفف ہون زیادہ [illegible]
ساتوین قسم کا حبس جو ادویہ کاویہ سے ہوتا ہے اوسکا فائدہ یہ ہے کہ مجریٰ کے مونہہ پر [illegible] بند ہوجاوی پس مادہ حرکت سے ٹہر جاوے
اور بستہ ہوجاوے — بعض ادویہ کاویہ قابض بہی ہوتی ہین جیسے زنگاری اور بعض مین قبض نہین ہوتا جیسے آہک آب نارسیدہ —
جو ادویہ کاویہ ہین قبض ہوتا ہے اونکے مقدار زیادہ اوسوقت استعمال کیجاتی ہین کہ خشک [illegible] کا ثابت رہنا دیر تک منظور ہو — اور وہ

کا دیہ غیر قابضہ اسوقت زیادہ کیجاتی ہین جب عضو کا خشکیہ کا جلد گرنا منظور ہو۔ آٹھوین قسم کا حبس جو بذریعہ بندش کے کیا جاتا ہے
کبھی ایسی بندش ہوتی ہے کہ مجری مادہ کا لبستہ ہوجاوے اور حرکت قدری الیسی وضع مناسب پر پہونچے کہ قریب جانے کے ہو جیسے پہونچے
کے اوپر کی بندش بروقت خطا کرنے فصاد کے باسلیق کے نشتر لگانے مین کہ شریان تک نشتر پہونچ جاوے۔ اور ایسی قسم کی بندش
ایسی ہوتی ہے کہ زخم کے موندہ میں وہ چیز بھر دین جس سے راہ مادہ کے نکلنے کی بند ہوجاوے جیسے پشم خرگوش مقام جراحت مین
بھرکر پٹی باندہین۔ یہ بھی ہم کہتے ہین کہ جو نزف الدم بوجہ کٹ جانے رگ کے موندہ کو ہو اور دیہ قابضہ سے علاج کیا جائیگا تاکہ موندہ بند ہوجاوے
۔ اور اگر بوجہ جلجانے کے ہو ادویہ قابضہ مفردہ سے علاج کیا جاوے جیسے گل ہی نوشادر۔ اور اگر بوجہ شریان کے ہو ایسی دواسے علاج کرین جو کہ
پیدا کرے اور زخم کو صاف کر دے۔ **فصل چوبیسوین سدون کے علاج کا بیان** سدے یا اخلاط غلیظہ سے پڑتے
ہین یا اون اخلاط سے جنمین لزوجت ہو یا اون اخلاط سے جنمین کثرت ہو۔ اخلاط کثیرہ کے سدے اگر اونمین کوئی سبب نہو فقط فصد
واسہال سے اونکی مضرت رفع ہوجاتی ہے۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو ایسی محللات جنسے جلا پیدا ہو اونکی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اور
اگر اخلاط مین لزوجت ہو خصوصاً بروقت رقیق ہونے کے مقطعات کی استعمال کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ غلیظ اور لزج کا فرق ہم
بیان کر چکے ہین مجملاً فرق اوسکا یہ ہے جیسے گوندہی ہوئی مٹی اور پگھلا ہوا سریشم۔ مادہ غلیظ محتاج تحلیل کا ہوتا ہے کہ اوسمین رقت
پیدا ہو لیکن وسکا دفع آسان ہوجاتا ہے اور مادہ لزج محتاج تقطیع کا ہوتا ہے تاکہ درمیان اوس مادہ کے اور جسمین وہ مادہ لپٹا ہوا
ہو نفوذ کرے اور دور کرے پس اوس مادہ کو اوس مقام سے جدا کر دے اور اوسکے اجزا چھوٹے چھوٹے کر دے اسواسطے کہ مادہ لزج
بسبب لپٹ جانے اور ایک جزو دوسرے جزو کی متصل ہونے سے سدہ پیدا کرتا ہے۔ واجب ہے کہ غلیظ کی تحلیل میں دو امر
متضاد سے خوف کیا جاوے اول تحلیل ایسے عضو ضعیف کی جس سے تحلل مادہ زیادہ ہو اور سیّم اوسکا بستہ ہو جائے بدون اوسکے کہ بقدر
حاجت تحلیل حاصل ہو اس جہت سے سدہ مین زیادتی ہوتی ہے دوسری تحلیل شدید قوی ایسے مادہ لطیف بطور بخارات کے
منجمد ہو اور کثیف منجمد ہوجاوے۔ پس جسوقت حاجت تحلیل قوی کی ہو ضرور ہے کہ ملینات لطیف اوس مادہ کے جسمین غلظت نہو
بانکہ حرارت معتدل اعانت کرنی چاہیے کہ یہ تدبیر سدہ کے ڈالنے والی شے کے کلیتہً تحلیل کر دے۔ بہت دشوار سدے وہی ہین
جو جگر گوشہ مین پڑین اور رگونمین سخت تر وہی ہین جو شرائین مین پڑین۔ اور شرائین مین سخت وہی ہین جو اعضاء رئیسہ مین پڑین۔
جسوقت ادویہ مفتحہ مین قبض اور تلطیف مجتمع ہو بہت اچھی بات ہو اسلیے کہ قبض کے ذریعہ سختی دوا کو ملاطفت کے عضو سے ربط
ہوجاتی ہے۔ **فصل پچیسوین معالجہ اورام کے بیان مین** ورم گرم بھی ہوتا ہے اور سرد بھی۔ اور سرد ورم ڈھیلا
بھی ہوتا ہے اور سخت بھی۔ اور سب اقسام کا شمار اور بیان تفصیلی فصل پانچوین تعلیم پہلی فن دوسرے مین ہوچکا ہے اور انکا اسباب کا بیان بھی فصل آٹھوین
تعلیم تیسری فن دوسرے مین مذکور ہوا ہے۔ اس مقام پر بھی اشارۃً اتنا ذکر ہوتا ہے کہ اسباب اورام کے چند طرح کے ہوتے ہین۔ کچھ اسباب
بادیہ ہین یعنی جو چیزین بدن پر خارج سے وارد ہو کر بلا واسطہ موثر ہون۔ اور بعض اسباب سابقہ ہوتے ہین جیسے امتلاء بدن کا۔ اور بادیہ کی
مثال جیسے چوٹ لگنا خواہ حشرات کا کاٹنے سے ورم پیدا ہونا۔ جو ورم اسباب بادیہ سے پیدا ہو یا بروقت امتلاء بدن کے اخلاط سے حادث ہو
۔ یا بروقت اعتدال اخلاط پیدا ہو۔ جو ورم اسباب سابقہ سے یا اوس مادہ سے جو بدن مین بھرا ہوا اوسکی بھی دو صورتین ہین یا ایسے اعضا مین ہو
جو قریب اعضاء رئیسہ کے ہین اور اعضاء رئیسہ کے واسطے بمنزلہ مقام انحدار کے واقع ہین یا ایسے اعضا مین نہون۔ اگر ورم ایسے اعضا مین

جو قریب اعضای رئیسہ کے ہین اون اعضا کے اورام مین ابتدا محللات کا استعمال جائز نہین ہے بلکہ واجب ہو کہ اصلاح عضو رافع کی
کیجاے اگر عضو متورم کے واسطے کوئی عضو دافع ہو یعنے یہ مادہ اوس طرف ہٹ سکے ورنہ تمام بدن کی اصلاح کیجائے اگر اوسکے واسطے کوئی عضو مفرد
نہو — اسی ابتدا مین کوئی شے رادع کا یا دوای جاذب جو برخلاف جذب کرے یا دوای قابض کا استعمال جائز نہین ہے — اکثر خلاف
اس عضو کی مادہ کو ایسی طرف جذب کرتے ہین جس عضو کی وضع جانب مخالف عضو متورم کے ہو مگر یہ جذب بذریعہ ریاضت یا کسی وزنی چیز اوٹھانیکے
ہوتا ہے بتجربہ اگر کسی ہاتہ مین ورم ہو اور دوسرے ہاتہ سے بہاری چیز اوٹہا کر تھوڑی دیر تک لیے رہین اس تدبیر سے اوس ہاتہ کا ورم دفع ہو جاتا ہے
— قابضات کا یہ حال ہے کہ اورام گرم مین قابضات رادعہ جنکا مزاج خالص بارد ہو استعمال کیے جاتے ہین — اور اورام سرد مین ایسے قابضات
جنمین آمیزش اجزای حارہ کی ہو استعمال کیے جاتے ہین جیسے اذخر اور اظفار الطیب — اور جسقدر ان دونون قسمون کے اورام مین زیادتی ہو
قابضات کی وزن مین کمی اور محللات کی آمیزش زیادہ ہونی چاہیے تاکہ زمانہ انتہا کا پہونچے اوسوقت قابض اور محلل مساوی استعمال کرنا چاہیے
— اور زمانہ انحطاط مین اور ہر وقت شروع ہوتے انحطاط کے محلل اور مرخی دوا پر اقتصار کرنا چاہیے — بلغمی ورم جو سرد اور دُرد پیدا ہوتا ہے اوسمین
واجب ہے کہ دوای محلل ایسی ہو جو رطوبت کو پہنچے اور خشکی زیادہ پیدا کرے بہ نسبت اوس دوای ناشف کی جو ورم گرم مین مستعمل ہوتی ہے
یہ معالجہ اورام مادی کا تہا — اور جو ورم بسبب خارجی سے پیدا ہو بشرطیکہ بدن مین امتلای اخلاط نہو اوسکا معالجہ واجب ہو کہ ابتدا مین دوای مرخی اور
محلل سے کیا جای — اور اگر امتلای اخلاط بھی ہو پس مثل اوس علاج کے جو ورم مادی مین بیان ہوا کرنا چاہیے — اگر عضو متورم کسی عضو رئیس کا مقام تخلیہ
مادہ ہو جیسے مواضع غددی گردن سے گردونون کانون کے واسطے دماغ کے بغلین واسطے قلب کے یا کنج ران واسطے جگر کے کہ یہ مقامات فرود
مواد اعضای رئیسہ کے ہین اونکے اورام کے معالجہ مین رادعات کا استعمال جائز نہین ہے اور عدم جواز کچہ اس نظر سے نہین ہے کہ اون اعضا کے
ورم کا علاج دوای رادع سے ہو نہین سکتا اسلیے کہ علاج اونکے ورم کا حقیقت مین یہی ہے لیکن ہمکو احتیاط اسبات کی ہے کہ اگر رادعات سے
اونکا علاج کیا جای اور زیادہ کوشش جذب مادہ مین بطرف ان اعضا کی کیجاے اور بشدت ضرر عضو متورم سے معالج بے پروا ہو جای اسمین کسیقدر خلاف
مصلحت عضو رئیس کی لازم آتا ہے — اور ہمکو خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ اگر ردع اس مادہ کا کرین یہ مادہ پلٹ کر بطرف عضو رئیس کے چلا
جای اور ایسی خرابی نہ پڑے جسکا تدارک ہماری طاقت سے باہر ہو لہذا اس عضو خسیس کے ضرر سے ہم گریز بنظر منفعت عضو رئیس کے کرتے ہین
اور تا امکان ہماری کوشش یہی رہتی ہو کہ جذب اس مادہ کا طرف عضو خسیس کے کرکے اوسمین ورم زیادہ پیدا کرین گو بذریعہ حجامت کی ہو یا بوجود دوای
جاذب گرم مین اور اونکے ضماد کے ذریعہ سے ہو — اگر ایسے اورام پکجا ہو جاوین خصوصاً اون مقامات مین جنکو ہم نے خالی ہونیکا ہو یا مواد جذب کرنیوالی ہون اپنی طرف
تو کبھی خود بخود شگافتہ ہو جاتے ہین اور کبھی چاک کرنے سے اور کبھی محض بذریعہ نضج دینے کے اور کبھی احتیاج نضج دینی اور چاک کرنیکے ساتہ
ہی ہوتی ہے — نضج ایسی دواؤن سے تمام ہوتا ہے جسمین قوت تحلیل اور سدہ ڈالنے کی اور قوام سے چسپیدہ کرنیکی ہو کہ اوسکی
جہت سے حار غریزی قوام مین محصور اور بند ہو جای — جو شخص ایسے منضجات سے قصد انضاج کا کرے اوسپر واجب ہو کہ کیفیت حار غریزی کی
متامل رہے — اگر حرارت غریزی کو ضعیف پاے اور عضو کو مائل بطرف فساد کے دیکہے سدہ ڈالنے والی اور چسپندہ دواؤنکو ترک کرے
اور منضجات کا استعمال کرکے پچھنے لگاے اوسکے بعد وہ دوائین جنمین تحلیل اور تجفیف ہو استعمال کرے جیسا کتاب ثالث مین بیان ہوگا —
اکثر ورم اندر کیطرف زیادہ ہوتا ہے اونکے مادہ کے جذب مین بطرف جلد کے حاجت پڑتی ہے گو فقط محجمہ ناری سے کیون نہو — اورام
سخت جب زمانہ ابتدا سے گذر جاتین قانون اونکے علاج مین یہ ہے کہ جن دواؤنکی تخفیف اور تسخین کم ہو اور ورم مین نرمی پیدا کرین اونمین

اختیار کرین تاکہ مادہ کثیف اون اورام کا بحت شدت تحلیل سے منجمد نہو جاسے بلکہ تمام مادہ مستعد تحلیل کا رہے اور اوسکے بعد اوسکی تحلیل کرنیمین
اہتمام شدید کرنا چاہیے — پہر اگر تحلیل کی تدبیرین اس بات کا خوف ہو کہ جتنا مادہ قابل تحلیل کے ہے اوسکی تحلیل ہو جائیگی اور باقیماندہ منجمد
ہو جائیگا دوبارہ اوسکی تلیین کرنی چاہیے اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے رہین کہ سارا مادہ اسی تلیین اور تحلیل سے فنا ہو جاوے — جو اورام بطور نفخ کے
پیدا ہوتے ہین اونکا علاج ایسے مسخنات سے کرین جسکا جوہر لطیف تحلیل ریح کی بہی کرے اور مسامات مین توسیع پیدا کرے اسواسطے کہ سبب اون اورام
نفخیہ کا غلیظ ہونا ریح اور انسداد مسامات کا ہوتا ہے — یہ بہی واجب ہے کہ توجہ خاطر اوس طرف قطع کرنے اوس مادہ کے جس سے تولد بخار ریحی کا ہوتا ہے
کرین — بعض اورام قروحی بہی ہوتے ہین جیسے نملہ پس اونکی تبرید مثل فلغمونی کے واجب ہے لیکن ترطیب اونکی مناسب نہین ہے اگرچہ ورم
مقتضی ترطیب کا ہے بلکہ ایسے اورام کی تجفیف مناسب ہے اسوجہ سے کہ عرض یعنے قرحہ کا خوف اس مقام پر سبب یعنی ورم کے خوف سے بڑہا ہوا ہے
اور قرحہ یا واقع ہو چکا ہے یا اوسکے واقع ہونیکی امید ہے بہرحال اوسکا علاج تجفیف ہے اور ترطیب سے زیادہ کوئی چیز قرحہ کو مضر نہین ہے —
اورام باطنی کا مادہ بذریعہ فصد اور اسہال کے کم کرنا واجب ہے اور جیسے ورم عارض ہو حمام اور شراب اور حرکات بدنی اور نفسانی جو باعث
ہون مثل غضب وغیرہ کے اون سے اجتناب کرے بعد کم کرنے مادہ کے ابتدا مین استعمال ایسی دوای رادع کا کرے جسمین زیادہ قوت نہو اور تحلیل
شدید کی ضرورت نہ پڑے خصوصاً اگر یہ ورم معدے اور جگر مین ہو اور جب وقت تحلیل کا آپہونچے پس واجب ہے کہ دوای محلل شرکت سے دوای قابض
خوشبو کے خالی نہو چنانچہ اوپر اسکی طرف اشارہ کر چکے ہین — جگر اور معدہ ایسی دوا کا زیادہ محتاج ہے بہ نسبت ریہ کے — اور جو ملینات طبیعت
کہ مستعمل ہون اونمین ایسی دوائین درکار ہین جو باوجود انضاج کے اورام سے بہی مناسب ہون جیسے عنب الثعلب ورالماش خصوصاً عنب الثعلب
کو ایک خاصیت زائد ہے بہ نسبت اورام حارہ باطنی کے — ایسے مریض کو سوای غذای لطیف کے اور کچھ مناسب نہین ہے اور وہ بہی بغیر نوبت
نوبت مین دینی چاہیے اگر اون اورام کیواسطے نوبت ہو اور بغیر وقت ابتدای نوبت کے مگر یہ کہ ضعف شدید کا خوف ہو — جو شخص باوجود
ورم اندرونی کی بوجہ بنا سنے غذا کے سقوط قوت کے قریب ہو جاوے وہ موت کی راہ پر کہڑا ہے اسلیے کہ قوت بغیر غذا کے حاصل نہین ہوتی
اور غذا سے زیادہ چیز ورم اندرونی کو مضر نہین ہے — اگر اورام باطنی کے تحلیل ہو جاے اس سے بہتر کوئی چیز نہین ہے اور اگر شگافتہ ہو جائین
واجب ہے کہ ایسی دوائین پلائین جو اونکو دہو ڈالین جو ماء العسل اور شکر اور بعد اوسکے وہ چیز جو تنقیح بآسانی دے اور تجفیف بہی پیدا کرے اوسکے
بعد فقط مجففات کا استعمال کرنا چاہیے اسکا بیان کتاب ثالث کے امراض جزوی مین ایسا مفصل اور مشرح کیا جائیگا جیسا چاہیے — کبہی
اورام باطنی اور اون اورام مین جو نیچے بطن کے ہین اس بات کی غلطی ہوتی ہے کہ وہ شی ورم نہین ہوتی بلکہ وہ فتق ہوتا ہے یعنے تفرق اتصال
جہلی اور پردہ کا اور بشیتر اسکے چاک کرنے مین اندیشہ ہوتا ہے — اور کبہی ورم باطنی ہوتا ہے اور پردے مین نہین ہوتا مگر انفس مین ہوتا ہے
چاک کرنے مین بہی خطرہ ہے **فصل چھبیسوین بط یعنے چاک کرنے کے بیان مین** جو شخص چاک کرنیکا عمل کرے چاہیے کہ ضبط
شکن اس عضو مین پڑتی ہو اور سر استرے سے چاک کرے لیکن عضو اگر مثل پیشانی کے ہو اوسمین اگر چاک بطرف شکن کے ہوگا عضلہ پیشانی
کٹ جائیگا اور ابرو ساقط ہو جائیگی — اور جن اعضا مین چاک استرے کا مخالف لیف عضل کے ہو اوسمین بہی یہی قباحت واقع ہوگی
بطاط یعنے چاک کنندہ کو علم تشریح مین بخوبی مہارت درکار ہے تاکہ اعصاب اور اوردہ اور شرائین کو بخوبی پہچانے اور رگ پٹھون کو
بخوبی بچا کر چاک کرے — اور واجب ہے کہ اوسکے پاس حبس کرنے والی خون کی دوائین اور درد کی تسکین دینے والی مرہم وغیرہ موجود رہین اور
آلات اور اسباب جو ان دونون فایدون کا کام دین جیسے دوای جالینوس جو بحث فصد مین بیان ہو چکی یا خرگوش کے بال غبار آسیا

چالدیا انڈے کی سفیدی یا اور جتنے آلات داغ دینے کے ہین وہ سب خون کو روک دیتے ہین — اگر براہ خطا یا ضرورت خون نکالا گیا ہو —
اسی طرح اوسکے پاس او وہ مرضیہ بھی موجود رہنی چاہئین — اگر کسی پھوڑے کو چاک کیا ہو اور اوسکی آلایش سب نکالی اسکے بعد اسکے پانی
خواہ روغن نہ لگانا چاہیے اور نہ ایسا مرہم جسمین چربی یا روغن زیت غالب ہو جیسے باسلیقون بلکہ مرہم واقطار کا استعمال کرنا چاہیے اور
اوسکے اوپر شراب قابض مین اسفنج بھگوکر رکھنا چاہیے

فصل ستائیسوین فساد عضو اور اوسکے کاٹنے کا بیان

عضو جسوقت فاسد ہو جائے کسی مزاج ردی کی وجہ سے مادی ہو یا غیرمادی اور فصد اور حجامت اور طلا وغیرہ سے اوسکی اصلاح جیسی کتب جزئیہ
مین لکھی ہے نہیں ضرور ہے کہ گوشت فاسد اوسکا کاٹ کر نکال ڈالا جائے بہتر یہ ہے کہ بدون لوہے کے استعمال کے نکال ڈالا جائے اسلیے
کہ لوہا اکثر کنارے پر عضو اور چند رگونکی کیفیت خرابی ہوجاتا ہے اگر اسقدر کاٹنا کافی نہو اور فساد عضو کا گوشت تک پہنچ جاوے تو اس عضو کو
کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور بعد کاٹنے کے کھولتے ہوئے تیل مین داغ دیکر تیل دینا چاہیے تاکہ اوسکے قریب کا عضو اوسکے فساد سے محفوظ رہے
اور خون کا نکلنا بند ہو جاوے اور اوسکے مقام قطع پر گوشت یا نئی جلد غیرمناسب پیدا ہو جو نہایت مشابہہ سختی مین گوشت کے ہو جسکو
ارادہ کاٹنے کا ہو او نکلی سے دبا کر ہڈی سکے ہے دیکھین جہان اتصال شدید گوشت کو ہڈی سے ہے اور دبانے سے درد پیدا ہوتا ہے وہان
شدت ہے اور جہان کا گوشت ڈھیلا اور ہڈی سے بضعف متصل ہے وہ قابل کاٹنے کے ہے — کبھی اوس ہڈی کے گرد کوشی مین
سوراخ کر دیتے ہین جہان پر کاٹ ڈالنا منظور ہے تاکہ برابا ہوا گوشت کٹکر گر پڑے — اور کبھی اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہین جب
اس ترکیب کا ارادہ ہو کاٹنے اور سوراخ کرنے والے آلہ ہین اور درمیان گوشت کے کوئی چیز از قسم دوا پیچ مین حائل کر دیتے ہین تاکہ ورم
پیدا نہو — اگر کوئی ہڈی جسکا کاٹنا منظور ہے کنارے کسی عضو کا ہو کہ بعد کاٹنے کے پھر درست نہو اور نہ اوسکی درستی کی امید ہو اور اوسکے
فساد سے متصل کے عضو کے فاسد ہونیکا خوف ہو ایسی ہڈی سے ہم گوشت جدا کر لیتے ہین کبھی چاک کرکے پھر ایسی بندش کرتے ہین جو خلا
بہت فاسد مین لیجاوے یا اور چند حیلے کیے جاتے ہین جنکا اطلاع دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے درمیان عضو شریف اور اوس کے جسکا کاٹنا منظور
ہوتا ہے ایک شی حائل مقرر کرنا ضرور ہے مثل پارچہ وغیرہ کے بشرطیکہ اوس جگہ یہ بات ممکن ہو — اگر عضو فاسد استخوان کے اقسام سے ہو جیسے
استخوان ران کے اور پہونچنے سے بہت قریب ہو اور شرائین اور اوردہ اوسکے نزدیک بہت ہون اور اوسکا فساد زیادہ خرابی پیدا کرتا ہو
پس طبیب کو اوس سے گریز مناسب ہے

فصل اٹھائیسوین معالجات تفرق اتصال کے بیان مین

اور نیز اقسام قروح کے معالجات اور ہڈی بٹھانے کا طریق اور سخت چوٹ لگنے بذریعہ گر پڑنے خواہ مارنے کے علاج — تفرق اتصال بڑے بڑے اعضا کا
علاج برابر درست کرکے باندھنے سے ہے اور باہم پیوند کرنے سے جسکا ذکر مقام جبر مین آتا ہے کیا جاتا ہے — اور بعد اس تدبیر کے مریض کو
سکون اور آرام دینا چاہیے — اور استعمال ایسی غذا کا چاہیے جو مغزی ہو یعنی لزوجت پیدا کرنے والی جس سے امید ہو کہ غضروفی مادہ پیدا
ہو کہ دونون کنارے ٹوٹنے کے مقام کے جوڑ جائین — اور باہم پیوستہ ہو جائین — گر جیسے کفشیر یعنی وہ گوشت جس سے تانبے کے
پتر وغیرہ جوڑے جاتے ہین اور مومیائی کا استعمال بالتزام کرنا چاہیے کہ جوڑ جانا استخوان شکستہ کا اور خصوصا ایسے لوگون کی ہڈی جو سن
ہون اور سن نمو سے تجاوز کر گئے ہون بدون ایسی تدبیرات کے محالات سے ہے اور یقینا وہ ہڈی درست نہین ہوتی — کتاب سوم مین
جبر استخوان کا بیان مفصل کیا جائیگا یہان اسقدر پر اختصار کیا گیا — جو تفرق اتصال نرم اعضا مین واقع ہو اوسکے علاج مین تین اصول
کی رعایت مد نظر ہوتی ہے اگر سبب تفرق اتصال کا برقرار ہو اور رفع نہوا ہو — پہلے استعمال اور تناول ایسی شے کا جو قطع سبب کرے

خواہ مادہ کو بہا دے اور اگر مادہ متحرک ہو اوسکو قطع کردے۔ دوسرے گوشت پیدا کرنیکی تدبیر بذریعہ غذا اور دواؤں کے تیسرے
عفونت کو روکنے کی تدبیر جو ان تینوں میں ہو اور جب ان تینوں میں سے ایک تدبیر پوری ہو چکی ہو دوا اور باقیماندہ کی تدبیر میں اہتمام شروع
کرنا چاہیے۔ سیال مادہ کا روکنا اور قطع کرنے کی تدبیر اور سرکہ ابحاث میں پہلی مذکور ہو چکی ہے اور گوشت پیدا کرنا خواہ ملانے کی
تدبیر یہ ہے کہ دوائیں ایسی ہوں کہ [illegible] اور انکا اجتماع ہو سکا اور تجفیف کی تدبیر ایسی ہو اور [illegible] جیسے [illegible] کا استعمال کرتے ہیں اور
یہ بھی ضروری بات ہے کہ [illegible] علاج میں شروع کرائی خشکی پیدا کرتی ہے لیکن جو قرحہ [illegible] سے پاک اور صاف ہو اوسکا علاج فقط تجفیف
سے کرنا چاہیے اور جو قرحہ تازہ نہو اور متعفن ہو پہلے گرم دوائیں جو اکال ہوں جیسے مرہم [illegible] خواہ [illegible] اور ہڑتال اور چونا وغیرہ اور اگر
یہ دوائیں کارگر نہوں پس جلا دینا چاہیے جو دوا کہ زنگار اور موم اور روغن سے مرکب ہو اور جو زنگار سکے زخم کو پاک اور صاف کرتی ہے اور
افراط [illegible] اور خارش زنگار خواہ مادہ کو بوجہ روغن اور موم کے روکتی ہے اسواسطے دوا اس کام کیواسطے بہت اچھی اور معتدل ہے مرہم
کہتے ہیں کہ ہر ایک قرحہ کی دو قسمیں ہیں یا مفرد ہو یا مرکب مفرد قرحہ اگر چھوٹا ہو اور بیچ سے شگافتہ ہوا ہو اسکے کناروں کو ملا کر
باندھ دینا چاہیے مگر اسکا خیال رہے کہ اوسکے اندر کوئی شی از قسم روغن خواہ گرد و غبار نہ پڑ جاوے ورنہ اوسکا پورا دشوار ہوگا اسیطرح
مفرد قرحہ جو بڑا ہو اور اصل عضو متفرق سے کوئی جزو کم نہو گیا ہو اور اوسکے سرے ملانے سے آپس میں مل بھی سکتے ہوں اوسکا بھی علاج
مثل چھوٹے قرحہ مذکورہ کے ہو سکتا ہے اور اگر بڑے قرحہ کا شگاف مل نہ سکے اور اسمیں مرہم وغیرہ بھرا ہو یا خالی ہو اور اصل عضو سے کچھ
کم ہو گیا ہے اوسکا علاج فقط خشک کرنے سے کرنا چاہیے اگر فقط کھال اوڑ گئی ہو اور کچھ خشکی بھی کچھ پیدا ہو جاوے اور کھرنڈ [illegible]
خواہ بالذات یہ خاصیت دوائیں ہوں جیسے [illegible] اور یہ قابضہ مجففہ خواہ بالعرض یہ تاثیر پیدا کرے جیسے اور یہ حادہ اور تیز دوائیں لیکن
تھوڑی تھوڑی لگائی جاویں جیسے زاج اور قلقطار کہ یہ اجزا تجفیف اور خشکی شدید پیدا کرنے میں زیادہ معین ہیں اور اگر زیادہ مقدار
انکا استعمال کیجائے قرحہ بڑا دیتے ہیں اور سڑا دیتے ہیں۔ اگر قرحہ کے مقام کا گوشت جاتا رہا ہو جیسے گہرے زخم کا بھی حال ہوتا ہے
ایسے زخم کے علاج میں عجلت اس تدبیر کی نہ کرنی چاہیے جس سے پپڑی پیدا ہو بلکہ گوشت جدید پیدا کرنے کی تدبیر کرنی واجب ہے
اور گوشت پیدا کرنیوالی وہی دوا ہے جسکی خشکی درجہ اول سے زیادہ نہیں ہوا [illegible] چند شروط اور بھی ہیں جنکی رعایت ایسے زخم
کے علاج میں ضرور ہے اول تو اعتبار حال مزاج اصلی عضو کا اور نیز مزاج قرحہ کا کرنا لازم ہے کہ اگر مزاج میں عضو کے رطوبت زیادہ
ہو اور قرحہ زیادہ مرطوب نہو فقط خشکی پیدا کرنی تھوڑی سی کافی ہے جو پہلے درجہ میں ہو اس سے کہ مرض کو طبیعت عضو سے زیادہ
ابعد اور مخالفت نہیں ہے اور اگر مزاج میں عضو کے یبوست ہو اور قرحہ کے مزاج میں رطوبت شدید ہو اوسوقت ایسی دوا جسکی
تجفیف دوسرے خواہ تیسرے درجہ کی ہو مستعمل ہونی چاہیے تاکہ قرحہ کا مزاج بطرف مزاج عضو کے آجاوے اور اگر عضو کا مزاج بھی معتدل
ہو اور قرحہ کا بھی رطوبت اور یبوست میں معتدل ہو اختیار دوای معتدل کا ایسے مقام میں کرنا چاہیے۔ ایضاً تمام بدن کی مزاج کا حال
بھی ہر وقت علاج قرحہ کے ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بدن میں خشکی زیادہ ہو خواہ رطوبت بدن کی زیادہ ہو اور قرحہ کی رطوبت معتدل
ہو اوسوقت معتدل مجفف کا استعمال کرنا چاہیے۔ اسیطرح اگر بدن میں رطوبت زیادہ ہو تجفیف کی ضرورت ہوگی یا بدن میں خشکی
زیادہ ہو تو علاج میں تجفیف قلیل درکار ہے اور زیادہ کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح قوت اور [illegible] کا بھی خیال ضروری ہے اسلیے کہ جو
دوائیں خشکی پیدا کرتی ہیں اور گوشت پیدا کرتی ہیں اگرچہ اونسے ویسی خشکی جو اونمیں ہے مطلوب نہو لیکن اور [illegible] زیادہ استعمال [illegible]

جتنی اونکی قوت ہو — تاہم ریزش مادہ کو بطرف اوس عضو کے مانع ہوتی ہین جس سے آمادگی گوشت پیدا ہونے کی متوقع ہو جیسے وہ مجففات
جو بغرض انبات لحم مستعمل نہون بلکہ واسطے پیدا کرنے خشک کے استعمال کیجاتین کہ اونمین جلا اور مرہم کا صاف کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہے نسبت
اون اجزا کے جنکے استعمال سے فقط پٹری پڑنا خواہ گوشت پیدا ہونا اور مندمل ہونا مقصود ہو — جو دوائین خشکی بدون لذع کے پیدا کرین اونسے
گوشت ہی پیدا ہوتا ہے اور وہ منبت لحم کے اقسام مین داخل ہین — اور جو قرحہ ایسی جگہ ہو جہان گوشت نہین ہے اور اسی طرح جو قرحہ مستدیر
یعنے گول ہو اوسکا اندمال جلد نہین ہوتا — اندرونی جسم کے قروح کی دوائین مجففہ قابض کے ہمراہ ایسی چیزین بھی ملانی چاہئین جنمین قوت
نفوذ بڑہانے کی خاصیت ہو مثل شہد کے اور وہ دوائین بھی ضرور شریک کرنی چاہئین جو اوس مقام اندرونی سے خصوصیت رکھتی ہون
جیسے مدرات کی شرکت علاج قروح آلات بول مین اور جب ارادہ اندمال کا ہو اور وہ قابضہ کے ساتھ دوای لزج اور چسپندہ بھی شریک کی
چاہیے جیسے گل مختوم — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قرحہ کے اچھی ہونے کی بہت سی موانع ہوتے ہین بدترین موانع مزاج اوس عضو کا ہے
جسمین قرحہ پڑا ہے پس عضو کی اصلاح کیطرف توجہ ضرور ہے اور خرابی اوس خون کی بھی مانع صحت قرحہ کی ہوتی ہو جو بطرف قرحہ کے آتا ہو
بذریعہ استفراغ اور تلطیف اور ریاضت غذا کی خون کو درست کرنا چاہیے بشرطیکہ ریاضت وغیرہ ممکن ہو — اور اوس ہڈی کا فساد جو قرحہ کے نیچے
واقع ہو اور صدید خواہ ریم بطرف قرحہ کے اوسی ہڈی سے آیا کرتا ہے یہ بھی صحت قرحہ کا مانع ہے اور اسکی مضرت اور کچھ نہین ہے سوای اسکے کہ
اوس ہڈی کی اصلاح کیجاے اور ہڈی کو چھیل ڈالین اگر اوسکا چھیلنا فساد عضو کا منتہی ہو خواہ اوس ہڈی کو نکال ڈالین یا کاٹ ڈالین
اکثر احتیاج قرحہ کی معالجہ مین ایسے مراہم کی ہوتی ہے جو ہڈی کی کرچین اور ریزہ خواہ پوست اور بال کے ٹکڑے جو قرحہ مین ہون اونکو جذب
کرین اور نکال دین ورنہ درستی قرحہ اور صحت کو یہ چیزین مانع ہونگی — غذا دینے کی ضرورت بوجہ بقاء قوت کے ہے اور تقلیل غذا کی بنظر
قطع مادہ مدہ کے ہوتی ہے اور ان دونون مقتضی مین خلاف ہو اسلیے کہ زمانہ دراز تک مرض کا رہنا مستدعی تقویت کا ہے اور یہ استعمال
غذا کے حاصل ہوگی اور مادہ بوجہ غذای قوی کے زیادہ پیدا ہوگا اسواسطے ترک غذا کا واجب ہو لہذا طبیب کو لازم ہے کہ اس تناقض
اور اختلاف خواہش مین بخوبی غور اور فکر کرتا رہے اور دیکھے کہ اگر قرحہ کا زمانہ ابتدا خواہ تزید کا ہو اوسوقت مریض کو حمام مین داخل
ہونے دے اور آب گرم اوسکے بدن تک نہ پہونچنے پاے ورنہ ایسی شی بطرف قرحہ کے جذب ہوگی جس سے ورم مین زیادتی ہوتی ہے
— پھر جب قرحہ مین سکون پیدا ہو اور ریم پڑجاے اوسوقت حمام وغیرہ کی اجازت مل سکتی ہے جو قرحہ بہت جلد اچھا ہو ہوکر پھر پلٹتا ہو اوسمین
خوف ناصور پڑنے کا ہے — یہ بھی واجب ہو کہ ہر وقت مدہ کا رنگ اور زخم کے مونہہ کو دیکھتا رہے جب کثرت سے مدہ برامد ہو اور غذا انکی
کثرت نہو کی ہو وہی زمانہ نضج کا ہے — اب ہم فسخ کا علاج بیان کرتے ہین اور چونکہ فسخ وہ تفرق اتصال ہے جو طول مین عضلہ کے
واقع ہو اور اندر کو غائر ہو اور اجزا زیادہ ہون اور اسی وجہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ اسکی علاج مین وہ ادویہ درکار ہین جنکی قوت زیادہ ہو بہ نسبت
اون دواؤن کی جو کہلی ہوئی قروح جلدی وغیرہ مین درکار ہوتی ہین اور پھر چونکہ خون کی ریزش ایسے قرحہ مین زیادہ ہوتی ہو اسلیے دوای محلل
کی بھی حاجت ضرور ہے اور یہ بھی واجب ہو کہ اسکی دوای محلل مین زیادہ تجفیف بھی نہو ورنہ جز لطیف کی تحلیل کرکے جز کثیف کو متحجر کردینگی
پھر جب محلل کے استعمال سے فراغ حاصل ہو دوای ملحم یعنے گوشت پیدا کرنے والی دوا جو لطیف ہو استعمال کرنی چاہیے تاکہ زمانہ اتصال اور
اور زخم کے بھرنے تک چرک وغیرہ اوسمین رہ نجاے کہ تہوڑی سبب سے متعفن ہوجاے خواہ چرک کی وجہ سے جو گہران یا میزی پڑی ہو اور گہر نہ جاے
کہ پھر از سر نو تفرق اتصال پیدا ہوجاے گا — اگر فسخ زیادہ اندر کیطرف گہرا ہو مقام ماؤف مین پچہنے لگائینگے تاکہ دراز زیادہ تہ غواص ہوجاے

اگر فسخ اور رض یعنے تفرق اتصال وسط عضلہ کا جو پاشان ہو خفیف ہو اور بہت گہرا نہو اوسکے علاج مین تنہا فصد کافی ہوتی ہے
اور اگر ہمراہ فسخ کے شدخ بھی ہو یعنے ہڈی کا تفرق اتصال جو طول مین ہو اور اجزا زیادہ ہون پہلے شدخ کا علاج کرنا چاہیے تاکہ فسخ کا معالجہ
ممکن ہو پھر ہڈی کا تفرق اتصال یعنے شدخ اگر زیادہ ہو مجففات سے اوسکا علاج کرین کے اور اگر کم ہو جیسے کانٹے کا چبھنا اوسی طبیعت
چھوڑ دینا اور دینا چاہیے مگر یہ کہ اوسکا نشان باقی رہنے کا خوف اور متلف ہو یعنے خوف تلف ہو خواہ درد زیادہ پیدا ہو خواہ ہڈی تک پہونچ جانیکی
وجہ سے ورم خواہ ضربان پیدا ہونے کا خوف ہو اوسوقت علاج خفیف کا مضایقہ نہین — تدبیر وثی یعنے اوکھڑے اور بیٹھے
ہوئے عضو خواہ ہڈی کے بٹھلانے کی تدبیر اوسمین فقط بندش خفیف درکار ہے جس سے درد پیدا نہو اور اوسپر بٹھانے والی دوا این
رکھنی چاہیین سقطہ اور ضربہ کے علاج مین فصد جانب مخالف کی اور تلطیف غذا کی درکار ہوتی ہے اور تازمان صحت خورش گوشت
وغیرہ کی ترک کرنی چاہیے اور طلا اور مشروبات جو کتاب سوم مین تحریر کیے جاینگے استعمال کیے جاوین — ٹیھون اور ہڈیون مین
جو اور طرح کا تفرق اتصال ہوتا ہے اوسکا بیان ہم آیندہ کرینگے اور خدا زیادہ تر عالم ہے **فصل انتیسوین کی بیان**
کی یعنی داغ نہادن کی ہے اور داغ دینے سے بہت بڑا نفع یہہ ہوتا ہے کہ فساد کا انتشار ہر طرف ہوجاتا ہے اور جس عضو کا مزاج بارد
ہوگیا ہو اوسکی تقویت بھی اس سے حاصل ہوتی ہے اور جو مادہ فاسد عضو مین ٹھہرا ہو اوسکی تحلیل ہوجاتی ہے اور خون کبھی
جاری ہو داغ دینے سے بند ہو جاتا ہے — داغ دینے کے واسطے سب دھاتون سے بہتر اور افضل سونا ہے اور جس مقام پر
داغ لگایا جاے اگر ظاہر اور نمودار ہو اسی دیکھکر اور بموقع اور محل دریافت کرکے داغ لگانے کا استعمال کرینگے اور اگر وہ مقام ظاہر
بلکہ غائر اور پوشیدہ ہو جیسے ناک اور موہنہ خواہ مقعد وغیرہ ایسے مقام کو حاجت ایک قالب کی ہوتی ہے کہ اوسپر ارک اور گیرو سرکہ مین
طلا کرکے پھر ایک کپڑا اوسپر لپیٹ کر اوسی گلاب خواہ اور قسم کو عصارات سے سرد کرتے ہین اور یہہ قالب اوس مقام پر رکھا کر
کرتے ہین کہ موضع یا وقت جہان کی آگ کا استعمال منظور ہے اس سانچہ کے موہنہ مین سما جاے بعد اسکے داغ کرنیوالی آلہ
سے اوس جگہہ پہونچاتے ہین ایسی احتیاط سے فائدہ یہہ ہوتا ہے کہ سواے مقام یا وقت کے اور جگہہ اذیت داغ دینے کی نہ پہونچے اور
آلہ داغ لگانے والا سانچہ کے دور ونسے باریک تر ہو اوسوقت سانچہ کی دوڑ ونکو گیلا رکھنا چاہیے — کاوی یعنے داغ لگانے والا اسکا خیال
کہ داغ کی اذیت پٹھون تک نہ پہونچ پاے اور نہ رباطات اور اوتار کو کچھ گزند اسکا پہونچے اور اگر داغ واسطے روکنے خون کے ہو چاہیے کہ قوی تر داغ لگاوے
تاکہ خشکریشہ کیواسطے عمق اور نخس پیدا ہو کہ بسرعت گر نہ پڑے کیونکہ اگر یہہ خشکریشہ گر پڑیگا آفت عظیم برپا ہوگی بہ نسبت اوس آفت کو جو پیدا ہوتی
کی وجہ سے تھی — اگر کسی گوشت فاسد کی جہت سے داغ لگایا جاے اور صحیح جگہہ دریافت کرنا منظور ہو تو اوسکی شناخت یہی ہے کہ جہان خشکی
کا اثر ہو اور درد معلوم ہو اوس مقام کا گوشت فاسد نہین ہے اور بسا اوقات ہمراہ گوشت فاسد کی نیچے کی ہڈی بھی داغ لگائی جاتی ہے یعنے جس پر
گوشت ٹھہرا ہوا ہے تاکہ جمیع فساد از سر جاتا رہے — اگر یہہ ہڈی مثل سر کی ہڈی کی ہو زیادہ گرمی آگ کی نہ پہونچانی چاہیے تاکہ دماغ مین جوش پیدا نہو اور
نہ حجاب وغیرہ مین تشنج واقع ہو اور پورا داغ ایسے مقام پر کچھ اندیشہ کی بات نہین ہے **فصل تیسوین دردین تسکین پیدا کرنیکا**
بیان جن اسباب سے درد کی پیدائش ہے اونکا انحصار دو قسمون مین ہے یا مزاج مین دفعۃً تغیر پیدا ہوتا تفرق اتصال عارض ہو پھر یہہ بھی بیان
ہوچکا ہے کہ تفصیل ان اجزا اسباب کی بھی ہے کہ ایک کیموس گرم خواہ سرد خواہ یا البتہ مادہ پیدا ہو خواہ مادہ بھی کوئی ہو یا کوئی ریح یا ورم پیدا ہو اور
تسکین وجع کی تدبیر مخالفت سے انہین اسباب کی ہوتی ہے اور مخالفت اسباب کا بھی جو طریقہ ہے وہ بھی بخوبی اوپر بیان ہوچکا — اور

یہ بھی معلوم ہو چکا کہ سوء مزاج یا درم خوا ریح کا معالجہ کیونکر کرنا چاہیے اور جو وجع شدید ہو اکثر قاتل ہوتا ہے اور کبھی پہلے پہل یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بدن سرد
ہو جاتا ہے اور ایک لرزہ او جنبش سی پیدا ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے نبض صغیر ہو جاتی ہے۔ دلیل اسکی یہ ہے برودت کا اسقدر غلبہ بدن پر ہوتا ہے
اوسکے سبب سے حرارت غریزی اور اصلی کو برپا کرنے سے استغنا ہو جاتی ہے بعد ایسی حالت کے مریض کی موت واقع ہوتی ہے۔ تمام اشیا جو
کہ درد مین تسکین پیدا کرنیوالی ہین یا مزاج کو بدل دیتی ہین یا مادہ کو تحلیل کرین خواہ مخدر ہون اور تخدیر یعنی سن کر دینے سے درد زائل ہو جاتا ہے اسلیے
کہ عضو کی حس باطل ہو جاتی ہے اور حس کا بطلان مخدر سے دو جہت سے پیدا ہوتا ہے۔ بوجہ افراط تبرید کی خواہ ایک قسمت سمی جو خلاف قوت عضو
یا دوت کی دوای مخدر مین ہوتی ہے اوسکی وجہ سے بطلان حس پیدا ہوتا ہے۔ ادویہ مرخیہ اور ڈھیلا کرنیوالی دوائین بھی کچھ ایسی ہین کہ تحلیل
باسانی پیدا کرتی ہین جیسے تخم شبت یعنی سویا اور تخم کتان اکلیل الملک بابونہ تخم کرفس بادام تلخ اور جو دوا اول درجہ مین گرم ہو خصوصا اگر اوسمین
چسپیدگی بھی ہو جیسے صمغ الو اور نشاستہ اور سپیدہ زعفران لاذن خطمی حماما کرنب شلجم اور انکا جوشاندہ اور چربی اور زوفا ہے رطب اور روغن
جو ادویہ مذکور سے طیار کیے جاوین اور ادویہ مسہلہ اور مستفرغہ کیسی ہی کیون نہون اسی قسم مین داخل ہین لیکن مرخیات کا استعمال بعد استفراغ
کے کرنا لازم ہے اگر ضرورت استفراغ کی ہوتا کہ جو مادہ بطرف عضو کے گرتا ہے اوسکا انصباب منقطع ہو جاے ایضا ادویہ مرخیہ مین وہ بھی چیزین داخل
ہین جو اورام مین نضج پیدا کرین اور ورم کو توڑ دین مخدرات مین قوی تر افیون ہے اور لفاح اور اوسکے بیج اور اوسکی کلی اور اسکے جڑ کے چھلکے
اور خشخاش اور بھنگ اور شوکران اور سیاہ مکو جو مخدر ہے اور تخم کاہو اور برف اور آب سرد بھی اسمین داخل ہے اکثر ایک قسم کی غلطی اوجاع
کی شناخت مین یہ پڑتی ہے کہ سبب درد کا کوئی امر خارجی ہوتا ہے جیسے حرارت آگ خواہ آفتاب کی خواہ سرد طور پر تکیہ لگانا خواہ بری طرح سے لیٹنا
خواہ بیٹھنا خواہ بیہوشی اور مستی کے وقت گر پڑنا کہ واقع مین سبب درد کا انھین سے کوئی امر ہوتا ہے اور طبیب براہ غلط یا بوجہ بے علمی کے سبب مادی کی
اندرون جسم کے طلب کرتا ہے اور اسوجہ سے غلطی پیدا ہوتی ہے اسواسطے واجب ہے کہ پہلے وقوع سے ایسے اسباب کی استفسار کر لیا جائے اور بعد
ازان سبب اصلی کی شناخت پر استدلال بقواعد مقررہ معاودہ کرنا چاہیے۔ اور یہ بھی پہچان لینا چاہیے کہ اسوقت امتلا اخلاط ہے یا نہین اور
درد سے پہلے اسباب مثلا معلوم کی پیدا ہوئی تھی یا نہین اور کبھی سبب درد کا خارج سے بدن پر وارد ہوتا ہے اور بعد ازان بمنزلہ سبب اصلی کے
جاگزین ہو جاتا ہے جسطرح کوئی شخص ٹھنڈا پانی پیے اور درد شدید پیدا ہو اطراف معدہ اور جگر مین اور اکثر ازالہ درد مین امر عظیم
سے از قسم استفراغ وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے پس اکثر ایسے درد مین استحمام اور نوم کافی ہے بلکہ سو رہنا نہایت درجہ مفید ہے اور
جیسے کوئی شخص کوئی گرم چیز کھانے اور اوسکی جہت سے درد سر پیدا ہو اور درد شدید ہو ایسے صداع کی تدبیر فقط آب سرد سے ہوتی ہے
کبھی جس سے امید زوال وجع کی ہو دیر مین اوسکا اثر ظاہر ہوتا ہے اور مریض بھی اس زمانہ تک متحمل صعوبت درد کا ہو سکتا ہے جیسے استفراغ
اوس مادہ کا جس سے درد قولنج پیدا ہوا ہے اور وہ مادہ لیف امعا مین محتبس ہو رہا ہے اور کبھی دوا تو سریع التاثیر ہوتی ہے مگر اوسمین ضرر عظیم
بھی موجود ہوتا ہے جیسے مخدرات کا استعمال وجع قولنج مین۔ ایسے وقت بنظر لطور اور سرعت اثر کے معالج کو اختیار دوا مین تحیر پیدا ہوتا ہے
کہ کونسی دوا کو استعمال کرے۔ پس چاہیے کہ حدس قوی کے ذریعہ سے دریافت کرے دو مدت مین سے کونسی طولانی ہے ثبات قوت یا زمانہ بقاے درد
یعنی تا زمانہ بقاء وجع قوت ساقط نہوگی اور اوسکا بھی لحاظ کرے کہ زیادہ مضرت بقاء درد مین ہے یا دوای مخدر سریع الاثر سے جو مضرت پیدا ہوگی وہ
زیادہ ہے اور پھر جو اصوب ان دونو مین ہے اوسکی تقدیم کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ اکثر بقاے درد کا ضرر یہ ہوتا ہے کہ نوبت بہلاک پہونچ جاتی
ہے اور دوای مخدر سے ہلاکت نہین پیدا ہوتی گو اور طرح کی مضرت ضرور ہوتی ہے۔ پھر مخدر کی مضرت کی تلافی بھی ممکن ہے کہ دوبارہ

ایسی تدبیر صائب علاج کیجاے کہ یہ ضرر بھی مرتفع ہو اور مریض قولنج بھی متحمل ہو جاے۔ باینہمہ ترکیب مخدر اور اوسکی کیفیت تخدیر کا لحاظ کرنا ضرور ہے تاکہ اسہل مخدرات کا استعمال کیا جاے اور جو تریاق اوس مخدر کی مضرت کا ہے اوسکے ہمراہ مرکب کر کے مستعمل ہو لیکن اگر درد مین بہت ہی شدت ہو اوسوقت بدون استعمال مخدر قوی کو چارہ نہین ہوتا۔ بیشتر بعض اعضا ایسے ہوتے ہین کہ اونکے مخدر کرنے سے کوئی ضرر عظیم بھی پیدا نہین ہوتا جیسے دانت کہ اگر اوپر دواے مخدر رکھی جاے کچہ ایسا ضرر نہین ہے۔ اکثر شراب مخدر کا استعمال بجاے اور قسم کے مخدر کے واسطے درد چشم کو بہتر ہوتا ہے بہ نسبت اسکے کہ کوئی دواے مخدر بطور سرمہ کے آنکھہ مین لگائین کہ شراب مخدر کے پینے کا ضرر دیگر اعضا کے ذریعہ سے دفع ہو سکتا ہے۔ ہان مگر قولنج مین اسکا ضرر زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ وجع کی برودت زیادہ ہوتی ہے اور جمود اور سنگی اوس مادہ مین بوجہ استعمال مخدر کے زیادہ ہوتی ہے۔ ادویہ مخدرہ کبھی درد مین تسکین بوجہ پیدا کرنے نیند کے کر دیتی ہین اسلیے کہ نوم بھی ایک سبب ہے منجملہ اسباب کے جو درد کو ساکن کرتے ہین خصوصاً اگر بھوک کی نیند مع جمع مادے مین پیدا ہو۔ جو مخدرات مرکب ایسی ہون کہ دفعتہً تو نہین لیکن بتدریج پیدا ہو بذریعہ آمیزش اون اجزا کے جو مثل تریاق کے واسطے مخدرات کے ہین ایسے مخدرات کا استعمال اسلم ہے بہ نسبت ایسی مخدرات کے جنکے اجزا کاسرہ تریاقیہ سے نہون اور وہ اسلم مخدرات جیسے فلونیا اور قرص مثلث وغیرہ لیکن ان ادویہ مرکبہ مین تخدیر کم ہوتی ہے ہان تازہ طیار کیجائین تخدیر قوی پیدا کرین گی اور کہنہ اور مدت کی بنی ہوئی شاید کسیقدر تخدیر پیدا نہین کر دی اور متوسط درمیان نئی اور پرانی کے اونکی قوت تخدیر بھی درمیانی ہوتی ہے۔ بعض اقسام کے درد ایسے ہوتے ہین کہ باوجود شدت وجع کے علاج اونکا آسان ہوتا ہے جیسے ریحی درد کہ بیشتر گرم پانی کا گرانا مقام درد مین کافی ہوتا ہے اور فوراً درد مین تسکین پیدا کرتا ہے لیکن اس تدبیر مین خطرہ بھی ہے کہ اکثر سبب درد کا ورم ہوتا ہے اور طبیب ریحی گمان کر کے آب گرم کا نطول کرتا ہے اوسوقت ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے۔ پھر ریحی درد کو بھی کبھی نطول آب گرم مضر ہوتا ہے جب اتنی گرمی نہو کہ ریح کی تحلیل کر سکے بلکہ اوسکا حجم بڑہا دے کہ درد مین اور شدت ہو جاتی ہے۔ تکمید یعنے سینکنا بھی ریحی درد کا علاج کامل ہے بشرطیکہ ایسی چیز سے سینکین جو خشکی پیدا کرے جیسے باجرہ مگر جو مقام تکمید کا متحمل نہین جیسے آنکھہ اوسے کپڑے سے سینکنا چاہیے۔ بعض قسم کی سینک گرم کیے ہوئے روغن سے بھی ہوتی ہے منجملہ قوی کمادات کی یہ ہے کہ آرد کرسنہ یعنے مٹر کا آٹا سرکہ مین پکا کر خشک کرین اور اوس سے پوٹلی بنا کر سینکین۔ اور اس سے ضعیف یہ ہے کہ بھوسی سرکہ مین پکا کر بدستور سابق استعمال کرین۔ نمک کی سینک سے بخار مین لذع پیدا ہوتی ہے۔ اور باجرہ نمک سے بہتر ہے اور اثر مین ضعیف ہے۔ کبھی پانی سے بھی اسطرح تکمید کرتے ہین کہ مثانہ مین آب گرم بھر کے اوس سے مقام درد پر تکمید کرتے ہین اور یہ طریقہ سلیم اور نرم ہے۔ مگر اسکا بھی ضرر وہی ہے جو نطول آب گرم کا اوپر بیان ہوا جسوقت شناخت وجع ریحی اور ورمی کی نہ کیجاے۔ محجمہ ناری سے بھی فائدہ تکمید کا حاصل ہوتا ہے اور وجع ریحی کی تسکین مین اسکا اثر قوی ہے اور دو مرتبہ کے استعمال سے درد بالکل زائل ہو جاتا ہے مگر اسکا ضرر بھی وہی ہے جو نطول کا ضرر ہے بشرطیکہ درد ورمی ہو۔ منجملہ مسکنات وجع کے مالش نرم و دیر تک کرنی کہ اوس سے ارخا پیدا ہوتا ہے۔ اسیطرح مشہور چربی کی اقسام اور جو روغن کہ اوپر جابجا مذکور ہو چکے ہین اور بعضی خوش آواز کا گانا خصوصاً وہ گانا جس سے نیند پیدا ہوتی ہے اور مفرحات سے مشغلہ کرنا بھی مسکن قوی درد کا ہے

فصل اکتیسوین شامل خاتمہ کے ہے

اس فصل مین یہ بات بیان ہوتی ہے کہ بروقت اجتماع امراض شروع معالجہ کا کیونکر کرنا چاہیے۔ ہمارا طریقہ یہ ہے کہ بروقت اجتماع امراض اگر کہ جسمین تین خاصیت مین کوئی خاصیت موجود ہو اوس سے شروع علاج کا کرتے ہین سب سے پہلے

وہ مرض علاج مین مقدم کیا جاتا ہے جسکے زوال کے بدون کوئی دوسرا مرض اچھا نہو سکے جیسے اگر ورم اور قرحہ مجتمع ہون اسصورت مین ہم پہلی علاج ورم کا کرتے ہین تا اینکہ وہ سوء مزاج جو ہمراہ ورم کے ہی برطرف ہوجاے — وجہ تقدیم علاج ورم کی یہی ہے کہ تاوقتیکہ ورم باقی ہی قرحہ اچھا نہین ہوسکتا — دوسری یہ بات ہی کہ پہلی علاج اوسی مرض کا ہم کرتے ہین جو دوسری کیواسطے بمنزلہ سبب کی ہو جیسے اگر حمی سدی پیدا ہو پہلے علاج سدہ کا کرینگے اور بعد تفتیح سدہ کی علاج تپ کا کرینگے — اور تفتیح مین سدہ کی اگر حاجت دواء گرم کی پڑے تپ کی خوف سی اوسی ترک نکرینگی — اسیطرح مرض سل مین گو کہ تپ لازم ہوتی ہی مگر ہم مخففات کا استعمال کرینگے اور تپ کا لحاظ نہین کرتے — اسلیے کہ یہ بات محال ہی کہ سبب تپ کا مثلاً حمی سدی مین سدہ اور سل مین قرحہ باقی رہی اور تپ زائل ہوجاے اور ان دونون تپ کا سبب بذریعہ تخفیف کی علاج پذیر ہوتا ہی اور تخفیف سی ظاہر ہے کہ تپ کو ضرر ہے تیسرے یہ بات ہی کہ تقدیم علاج مین اوس مرض کو ہونی چاہیے کہ جسکی اذیت زیادہ ہو جیسے اگر سونا خس یعنی حمی دموی اور فالج مجتمع ہون ہم پہلے علاج سونا خس کا بذریعہ تطفیہ حرارت خون لعنی فصد کی کرینگے اور مبردات جنسے اطفاء حرارت خون کا ہوتا ہی بخوف فالج بارد کی ترک نکرینگے — اگر کوئی مرض اور عرض مجتمع ہو ابتداءی علاج مرض ہی کرینگے ہان اگر عرض کی اذیت غالب ہو ایسے وقت پہلے عرض کی تدبیر کرینگے اور مرض کیطرف کچھ التفات نکرینگے — جیسے درد قولنج مین مخدرات کا استعمال واسطے تسکین درد کی جو عرض ہی کرتے ہین اگرچہ مخدر مرض قولنج کو مضر ہی جیسا فصل سابق مین بیان ہوچکا — اسیطرح کبھی ہم فصد واجب مین بخیال ضعف معدہ کی تاخیر کرتے ہین خواہ بنظر اسہال متقدم یا متلی کی جو فی الحال موجود ہو تاخیر فصد مین کردیتے ہین اور بشتر مطلق تاخیر نہین کرتے بلکہ فصد کو فوراً کردیتے ہین مگر اسقدر تنقیہ جس سی قطع سبب ہوجاے نہین کرتے جیسے مرض تشنج مین تمام اخلاط کا اخراج نہین کرتی بلکہ تھوڑا سا بقیہ چھوڑ دیتے ہین تاکہ حرکت تشنجی سے اوسکی تحلیل ہوجاے ورنہ یہ حرکت اصلی رطوبت کی تحلیل کردیگی — اسقدر بیان پر گو کہ مختصر ہے فن کلیات علم طب مین ختم کرکے اس مقدار کو کافی سمجھتی ہین اور اوسکے بعد ادویہ مفردہ کا بیان دوسری کتاب مین شروع کرینگے ان شاء اللہ

تم الکتاب بعون اللہ تعالی الصلوۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

خاتمۃ الطبع نتائج فکر ارجمند مولوی سید محمد علی صاحب خلف الصدق حضرت مترجم جناب مولوی حکیم میر غلام حسنین صاحب

کلیات حمد اوسی حکیم مطلق اور خداءی برحق کی درگاہ کی قابل ہین جسنے تمام عالم وعالمیان کا قانون وجود فقط ایک لفظ کن کہنے سی درست فرمایا اور ادنی اشارہ مین ہر ایک کے لیے علامات ہستی بود اپنی اسباب قدرت سی آشکار فرمائی کھلا عاجز بندی اور بزبان مخلوق سی اوسکی قدرت نمائی اور عالم آرائی کی تشریح بجز آیہ وافی ہدایہ تبارک اللہ احسن الخالقین تلاوت کرینگے اور کیا ہوسکے بعد حمد کے طیب اور پاکیزہ پاکیزہ سلام اور درود کی کلمے اور اعلی سی اعلے ثنا و نعت کی فقرے اون بارگاہون عرش جاہون مین نذر کرتی باعث حفظ صحت ایمان ہین جن نفوس قدسیہ نے اپنی صائب تدبیرون اور سچے معالجون سی ہم سب کو ضلالت اور ہلاکت کی محرق تپون اور جان بخارون سی بچایا صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا محمد المصطفے وآلہ المجتبی — ہر ایک صاحب فہم و کیاست کی نزدیک یہ بات مسلم ہی کسی ممدوح کا مرتبہ بہت بلند ہو یعنی جسکی تعریف لکھنی منظور ہو آدمی ہو یا اور کوئی شی موجودات عالم سی تو مداح کو کوئی چارہ نظر نہین آتا اور اوسکی اوصاف و مدائح مین کچھ بھی نہین کہہ سکتا بجز اس کے کہ میرے ممدوح کا رتبہ عالی ہر کس و ناکس جانتا اور اوسکا مقام رفیع ایک عالم پہچانتا ہی مثلاً شیخ الرئیس ابو علی بن عبد اللہ بن سینا جیسا فیلسوف اعظم اور اوسحان ارسطو و روان جالینوس کا سا حکیم و یگانہ عالم یا اوسکی کتاب قانون الطب جو فی الواقع فن طبابت کے لیے ایسا مستحکم اور مضبوط قانون ہی کہ آجتک اوسکی ایک بھی دفعہ اور ادنی سے ادنی قاعدہ کوئی کونسل اطبا اور پارلیمنٹ حکما منسوخ نکر سکے پس ایسی کتاب اور اسکے مصنف کی جسقدر تعریف کیجائیگی کم ہوگی لہذا اوس سی گریز ہی کرنا اور کلمات عجز و اعتراف زبان پر لانا خوب ہی — یہ تو سب کچھ ہی لیکن اوس کتاب کی عربی ہونی

سے اور عربی بھی کسی نے تحقیق جیسا لکھنے والا جناب شیخ سا محقق فرزانہ و مدقق یگانہ آفاق ہے اسوجہ سے کتاب مذکور کا فیض و فائدہ اب تک اونہین لوگون مین محدود
رہا جو کملا روزگار و عصر ہوتے چلے آئے اور جو متوسط درجہ کے طبیب تھے بہرہ پانے سے محروم ہی رہے اگرچہ علامہ محمد اکبر ارزانی نے فن طب کی بہت کچھ ارزانی فرمائی
اور فارسی زبان مین کثرت سے تالیف و تصنیف کی پھر بھی بہت سے اجناس کی گرانی باقی رہی علی الخصوص ہم لوگ اردو زبان والون کے لیے تو سب
سے بھی قسمونکا نرخ چڑھا ہوا ہے۔ اسمقام پر ایک اسا یہ بھی جملہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ظاہرا ہمیشہ ایسا ہی کچھ قاعدہ رہا کہ جب ایک مشکل اور
خاص فہم زبان سے کسی علم کا ترجمہ دوسری زبان عام فہم مین ہوا تو وہ خاص لوگ جو علم مذکور کے جاننے والے تھے اپنا یہ کمال کہ عام اور آسان ہوجانے سے ضرر آشفتہ
خاطر ہوتے رہے ہین۔ مثلاً جب یونانی سے عربی مین علوم عقلیہ نقل ہوئے تو یونانی دانون نے غل مچایا دوسری مرتبہ حکیم محمد اکبر پر عربی دانون نے [illegible]
علی ہذا القیاس اگر اب تیسری نقل و ترجمہ پر طنز و تشنیعات ہوئی ہو تو کچھ عجب نہین۔ ہمارے گمان مین شاید بعض لوگونکا یہ خیال صحیح ہو کہ ہر ایک علم مین
کچھ اپنی محاورات اور رموز ہوتے ہین جو زبان ہی مین سمجھا جاتا ہے غیر زبان مین اسقدر کا فائدہ جبھی حاصل ہوگا کہ شخص طالب اوسکا اہل زبان ہو جاوے اور اتنی استعداد بہم
پہونچاوے کہ اوسمین اور زبان والون مین بہت ہی کم فرق ہو سکے لیکن ہر ایک کو اتنی استعداد کا کمال پیدا ہونا سبھی جانتے ہین کہ نہایت دشوار ہے پھر
کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ بالآخر اگر سچ پوچھیے تو آج کم استعداد والے طبیبون کو در حقیقت جو پایہ تحقیق ہین اونکو زمانہ تحصیل طب عربی کی مہلت نہین دیتا
و نیز قانون پڑھنے والے طالب علمون کو جنہین ہر وقت مطالعہ شرح وغیرہ دیکھنے کی حاجت ہوتی ہے ایک مژدہ جانبخش اور نوید مسرت افزا سنائی جاتی ہے
کہ قانون الطب سے مسیحا نفس نے فرقت لی ہے پھر سکے بعد عربی پوشاک اوتار کر اردو کا گران بہا خلعت زیب تن فرمایا تفصیل اس خبر مجمل کی یہ ہے کہ جناب
منشی صاحب عالیجاہ رفیع بارگاہ والا حشم عالی ہمم علم دوست ہنر قدر کمال پرور بلند اختر جناب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودہ اخبار دام
اقبالہ و زاد احتشامہ نے محض اپنی دریا دلی و عالی ہمتی و اولو العزمی و خوش [illegible] و اشاعت علوم کے خیال سے عالیجناب معلی القاب جامع معقولیہ و نقلیہ حاوی
فنون علمیہ و شرعیہ اکمل الکملا عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا حضرت والدی العلامہ جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب ادام اللہ ایامہ کو
حق ترجمہ و تالیف عطا فرمایا کہ قانون شیخ الرئیس کا اردو ہو جانا چاہیے چنانچہ جناب مولانا دام ظلہ العالی نے منجملہ پانچون مجلدات کے نشستہ و گذشتہ ایام مین جلد اول
کلیات و جلد چہارم حمیات بالتمام ترجمہ فرمائین اور جلد سوم یعنی معالجات اوس زمانہ مین ناقص رہ گئی تھی جو اب بعون اللہ جلد تر پوری ہو جائیگی
ترجمہ کی عمدگی اور خوبی لکھنی کیا ضرور عیان را چہ بیان ناظرین خود ہی معترف اور ثناخوان ہونگے حق یہ ہے کہ خوشنما تبدیل لباس کا اوسکے [illegible]
پوری اور سچی ہے جناب مترجم کا بیان ایسا بے تکلف اور صاف و پاکیزہ ہے کہ کہین سے بھی ترجمہ کی شباہت معلوم نہین ہوتی گویا بالاستقلال اردو
زبان مین نئی کتاب تصنیف ہوئی۔ ہزار ہزار شکر خداوند عالم کا کہ منجملہ اون مجلدات سہ گانہ کے بالفعل ماہ اپریل ۱۸۷۸ء مطابق ماہ
ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۵ھ مین حصہ کلیات نے اول نئے کپڑے اور تازہ ملبوس کو اور زیور طبع سے بھی اپنے آپکو آراستہ و مزین کر لیا اور آپ ہمہ تن [illegible]
و معائنہ مشتاقان کے لیے آمادہ اور موجود ہوگیا فللہ الحمد علی ذالک حمداً کثیراً۔ چونکہ اہتمام صحت طبع جناب مترجم دام ظلہ کے متعلق کر تھی اور وقت طبع
اس جلد کی جناب ممدوح لکھنؤ مین تشریف نرکھتے تھے لہذا جناب منشی صاحب موصوف الصدر دام اقبالہ نے مجکو خدمت تصحیح سے معزز فرمایا اونکا ارشاد
اور حکم کی تعمیل چار و ناچار کرنی ہی پڑی لیکن مجھے اپنی کم مائگی اور بے استعدادی سے یقین ہے کہ اغلاط کثرت سے رہ گئی ہونگی حضرات ناظرین والا تمکین
سے امید رکھتا ہون کہ اونکو بدامن عفو پوشیدہ فرمائین والعذر عند کرام الناس مقبول۔ راقم آثم ذرہ بے مقدار احمد [illegible]

حررہ فی الیوم الحادی عشر من الصفر ۱۲۹۵ھ من ہجرۃ رسول المختار ﷺ